

حضور سرور کائنات، فخر موجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم جانثار  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب پر مشتمل جامع اور مستند کتاب

# فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

﴿ تصنیف ﴾

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

﴿ منوجم ﴾

حضرت علامہ مولانا محمد امتیاز الحسن صدیقی

﴿ نظر ثانی و تشریح ﴾

علامہ ریاست علی مجددی

شیار پبلی کیشنز لاہور





# قرآن و سنت کا عظیم ادارہ مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (Boys & Girls)

01 April 2021

جہاں اسلامی و عصری علوم کا عظیم امتزاج

## مختصر تعارف

شعبہ ناظرہ: 386

شعبہ حفظ: 150

طلباء و طالبات

شعبہ تجوید: 14

شعبہ درسِ نظامی: 150

اور انہی شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام، قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول کالج و کمپیوٹر 17 اساتذہ

شعبہ حفظ و ناظرہ 19 اساتذہ

جامعہ کا  
اسٹاف

باورچی 3 خادم 5 چوکیدار 2

شعبہ درسِ نظامی و تجوید 17 اساتذہ

کل طلباء کم و بیش 650 اور مکمل اسٹاف 60 افراد پر مشتمل ہے

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی (بادای مسجد) گنگلی میٹھا در کراچی پاکستان

Account  
Detail:

Account Title: Markaz ul alum Islamia (Trust)  
Account: 00500025657003 Branch Code: 0050  
Bank: Habib Bank Limited BARNES STREET BRANCH

ادارے کے زیر اہتمام جامعہ کی تین عمارتیں (طلباء و طالبات کے لئے) اور دو مسجدیں چل رہی ہیں



حضور سرور کائنات، فخر موجودات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم، جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب احادیث مبارکہ کی روشنی میں

# فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

﴿مؤلف﴾

حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

﴿نظر ثانی و تشریح احادیث﴾

علامہ ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کوٹ قاضی گوجرانوالا

﴿مترجم﴾

علامہ مولانا پروفیسر

محمد امتیاز الحسن صدیقی

فاضل درس نظامی ایم فل

ارو بازار لاہور

فون: 042-37240084

شاہد پبلی کیشنز



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

## فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی (ایم فل، فاضل درس نظامی، جامع نعیمیہ، لاہور)

علامہ ریاست علی مجددی (کوٹ قاضی، گوجرانوالہ)

قاری راشد علی نعیمی، حافظ زوہیب احمد مجددی

محمد فرخ شہزاد مجددی، حافظ احمد قادری (گوجرانوالہ)

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء

ملک محمد شاہ کر 0322-2222240

نام کتاب

مصنف

مترجم

نظر ثانی / تشریح احادیث

پروف ویڈنگ

کمپوزنگ

اشاعت بار اول

با اہتمام

احمد بک کارپوریشن

راولپنڈی

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر - ۴۰ اردو بازار لاہور  
0301-4377868

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور  
042-3724600

ملنے کا پتہ

مکتبہ بابا فرید

چوک چنی قبر  
پاک چن شریف

معراج کتب خانہ

اندرون بوہڑ گیٹ ملتان  
0323-7210125

نظامیہ کتاب گھر

پشاور

مکتبہ قادریہ

داتا دربار مارکیٹ لاہور  
042-37226293

### تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے

### ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ارادہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔ ادارہ



## فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
5	عرض ناشر	1
7	دیباچہ	2
13	پیش لفظ	3
15	تعارف..... حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	4
18	فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	5
29	امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل	6
36	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی دو بہترین ہستیاں	7
119	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا	8
125	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان..... ابو بکر کو جنت کی بشارت دے دو	9
135	امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل	10
161	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام	11
190	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت	12
224	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل	13
320	امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل	14
407	امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمودات اور زہد	15
426	امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسبت	16
429	امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت	17
432	امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل	18
590	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل	19
595	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل	20
602	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل	21
614	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	22



621	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	23
635	حضرات امامین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل	24
662	انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل	25
687	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل	26
691	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل	27
701	حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل	28
702	حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل	29
703	عرب کے فضائل	30
710	حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے فضائل	31
714	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل	32
722	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	33
725	أم المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کے فضائل	34
736	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل	35
740	اہل یمن کے فضائل	36
747	أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اور اہل یمن کے مزید فضائل	37
763	قبیلہ بنو غفار اور قبیلہ بنو اسلم وغیرہ کے فضائل	38
772	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل	39
774	حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل	40
777	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل	41
779	مختلف شامی اقوام کے فضائل	42
789	اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے عمومی فضائل	43
794	حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل	44
796	حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل	45
833	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	46

## عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد و ثناء جس نے ہمیں اپنے پسندیدہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق اور سعادت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے اور محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام جن کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے دین اسلام ہم تک پہنچا اور ہمیں آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کو بیان کرنے کا موقع ملا جس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

کسی کتاب کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کے لئے ترجمے کے مراحل کتنے صبر آزما اور مشکل ہیں یہ تو ترجمہ نگار ہی جانتے ہیں۔ قطرے کے گہر ہونے تک جو کچھ گزرتی ہے وہ اہل علم ہی جان سکتے ہیں۔ سینکڑوں یا ہزاروں صفحات پر مشتمل کتاب جب طباعت کے مراحل طے کر کے منظر عام پر آتی ہے تو عام قاری کو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کاوش میں مصنف اور مترجم کی زندگی کے کتنے قیمتی لمحات شامل ہیں۔ یاد رکھیں یہ کام اپنی زندگی کو مکمل طور پر تصنیف و ترجمے کے سپرد کر دینے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ علمی قابلیت کے ساتھ ساتھ یہ کام لگن اور جنون کے بغیر بھی نہیں ہو سکتا یہ چیزیں اس طرح کے کاموں کے لیے بنیادی شرائط ہیں۔

ایسے علمی کام کے مکمل ہونے اور نظر ثانی سے گزرنے کے بعد اگلا مرحلہ اشاعت کا ہے۔ اس بدلتی دنیا اور طباعتی سہولیات کی فراوانی میں کتب کی اشاعت ماضی کے مقابلے میں بہت آسان ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان سہولیات کے پیش نظر ناشرین کتب کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس کے باوجود کاغذی کتابوں کو اب نئے چینلنجز کا سامنا ہے۔ حصولِ علم کے ذرائع اور ماخذ بدلتے جا رہے ہیں۔ اہل علم بتدریج کم ہو رہے ہیں۔ علم کی مسند معلومات سنبھال رہی ہے، مکتب کی جگہ انٹرنیٹ لے رہا ہے اور کاغذی کتابوں کی جگہ برقی کتابیں براجمان ہو رہی ہیں۔ ایسے میں کتابوں کے ناشرین کو تمام تر اشاعتی سہولیات کے باوجود اس شعبے کو سنبھالے رکھنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن ان کے سامنے تجارت سے زیادہ مشن کی کامیابی ہوئی ہے جس کی بنا پر وہ کتاب کی اشاعت کے کام کو نہیں چھوڑتے بلکہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔



یاد رکھیں! اگر کوئی ناشر آج بھی کتاب کی خدمت کر رہا ہے، نئے علمی کام مسلسل سامنے لا رہا ہے اور وہ اپنے مشن سے دستبردار نہیں ہو رہا ہے تو وہ یقیناً بہت بڑی قربانی دے کر یہ کام کر رہا ہے جس کی پذیرائی اور قدر افزائی ضروری ہے کہ یہی وہ واحد تسکین ہے جو اس شعبے کو فعال رکھ سکتی ہے۔

بلند پایہ محدث... حافظ قرآن... منکسر المزاج... خود دار... حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل پر مشتمل عظیم الشان کتاب ”فضائل الصحابہ“ آسان، محبت بھرے اور با محاورہ ترجمے کے ساتھ آپ کے ذوق اور ایمان کی نظر کی جا رہی ہے۔ اس کتاب کے ترجمے، نظر ثانی، تخریج اور تزئین و آرائش کے تمام تر مراحل کو حضرت علامہ ریاست علی مجددی اور ان کے معاون ساتھیوں حضرت علامہ مولانا محمد امتیاز الحسن صدیقی فاضل درس نظامی، ایم فل، علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ، حافظ زوہیب احمد مجددی نے بڑی محنت، لگن اور ذوق و شوق سے مکمل کیا ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا اجمالی تعارف بھی علامہ مجددی صاحب نے تحریر کر دیا ہے، جسے آئندہ صفحات پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے، اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ علم حدیث یعنی فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور دوسرے ساتھیوں تک بھی منتقل کرنے کی کوشش کریں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے مصنف، مترجم، مترجم کے معاونین، ہمارے ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے تمام متعلقین کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور صاحب کتاب حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مترجم، کمپوزر، پروف ریڈرز، ناشر اور تمام معاونین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ناشر

شا کر پہلی کیشنز

## دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَحْمَةِ الْعَالَمِیْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ہر قسم کی حمد و ثناء پروردگار عالم کی ذاتِ وحدہ لا شریک کے شایانِ شان ہے کہ جس نے امرگن سے تمام جہانوں کو تخلیق فرمایا، جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے، جس نے انسانیت کی دنیاوی و اخروی فلاح و بہبود کے لئے انبیاء کرام ﷺ کو مبعوث فرمایا اور نبیء آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

پھر بے حد و حساب درود و سلام اُس ستودہٴ صفات... خلاصہٴ موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سیدالابرار... محبوب پروردگار... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو باعثِ تخلیق کون و مکان... شہنشاہِ دو جہاں... قبلہٴ عدیں... کعبہٴ ایمان... خزینہٴ معرفت الہی... سردارِ قباۃِ قوسین اودانی... فرمانِ وائے ملکِ تسلیم و رضا... سرورِ عالم اور فرخِ بنی آدم ہیں۔

حضور سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں، جو انبیاء کرام ﷺ کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات، قیامت تک بنی نوعِ انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء و محدثین، قیامت تک آنے والے تمام اولیاءِ علماء، صلحاء، صوفیاء پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے..... آمین۔

الحمد للہ رب العالمین..... راقم الحروف عرصہ پچیس سال سے تصنیف و تالیف اور تراجم سے وابستہ چلا آ رہا ہے، بندہ ناچیز کی دین اسلام کی خدمت کے سلسلے میں کئی ایک کوششیں منظر عام پر آ چکی ہیں، تقریباً ایک سال پہلے، ملک محمد شاہ صاحب ”شاہِ کربلی کیشنز، لاہور“ اور ان کے ساتھی غلام علی نوشاہی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بندہ ناچیز کی توجہ بلند پایہ محدث... امام حدیث... محدث کبیر... حافظ قرآن... عظیم فیاض... متواضع... منکسر المزاج... خود دار... غریبوں کے حامی حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ”فضائل صحابہ“ کی طرف مبذول کرائی، بندہ ناچیز نے اپنے فاضل اور مخلص معاونین سے مشاورت کے بعد حامی بھر لی۔ ترجمے کی ذمہ داری حضرت علامہ مولانا پروین محمد امتیاز الحسن صدیقی (فاضل درس نظامی، ایم فل) کے سپرد کی، ان کے ساتھ ساتھ علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور اور علامہ حافظ محمد زبیر احمد مجددی فاضل جامعہ نقشبندیہ امینہ گوجرانوالا کی معاونت حاصل رہی، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری نے حوالہ جات کی تصحیح اور مشکل الفاظ کے معانی اور تسہیل فرمادی، کمپوزنگ کے مراحل محمد فرخ شہزاد مجددی، نفیسہ مجددی اور



حافظ محمد احمد قادری کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ پھر اس پر راقم الحروف نے دو مرتبہ نظر ثانی کی جو ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ کو مکمل ہوئی اور اکثر احادیث مبارکہ کی تشریح کی گئی۔ اس کی تزئین و آرائش میں حافظ محمد زویب مجددی، عبدالمنان مجددی، محمد غضنفر اقبال مجددی نے راقم کے ساتھ مکمل ساتھ دیا۔ برادران محترم ڈاکٹر حاجی شفاقت علی مجددی اور حافظ لیاقت علی مجددی جنہوں نے راقم کی صحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سازگار ماحول مہیا کیا، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے..... امین۔

نظر ثانی کے دوران اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں فاتحہ شریف کا اہتمام ہوتا رہا جس کی برکات ظاہر ہوتی رہیں۔ کبھی خواب میں ایمان افروز نظارے دیکھے، کبھی دوران کام خوشبوئیں پھیل جاتیں اور سب سے اہم معاملہ یہ ہوا کہ نظر ثانی کے وقت شدید گرمی تھی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقہ سے دُعا کی تو موسم میں تبدیلی آتی گئی۔ کبھی بارش، کبھی ٹھنڈی ہوائیں، یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے سے وسیع پیمانے پر اسی کا انتظام فرما دیا۔

یہ تمام کام پیر و مرشد قبلہ عالم... سراج العارفین... امام السالکین... سعید الاولیاء... شہباز طریقت... شارح مکتوبات امام ربانی... حضرت علامہ ابوالعباس پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ (وصال ۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) کی نظر کرم اور والدین کی دُعاؤں سے پایہ تکمیل تک پہنچا۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاحی پہلو کے پیش نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی کوشش کی جائے گی۔

ملک محمد شاہ صاحب ”شاہ کربلی کیشنز“ لاہور، اس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں بارگاہ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بارالہ! تو نے اپنے ایک ادنیٰ اقلیل العلم والعمل بندے کو اپنے عظیم رسول ﷺ کے عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توصیف کی توفیق عطا کی، اسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے اور بروز حشر، اپنے محبوب مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنا دے..... امین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین ﷺ

طالب شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

ریاست علی مجددی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء

## دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَحْمَةِ الْعَالَمِیْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ہر قسم کی حمد و ثناء پروردگار عالم کی ذاتِ وحدۃ لا شریک کے شایانِ شان ہے کہ جس نے امرگن سے تمام جہانوں کو تخلیق فرمایا، جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے، جس نے انسانیت کی دنیاوی و اخروی فلاح و بہبود کے لئے انبیاء کرام ﷺ کو مبعوث فرمایا اور نبیء آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ذریعے انبیاء کرام کی بعثت کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔

پھر بے حد و حساب درود و سلام اُس ستودہ صفات... خلاصہء موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سیدالابرار... محبوبِ پروردگار... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو باعثِ تخلیق کون و مکان... شہنشاہِ دو جہاں... قبلہء دیں... کعبہء ایماں... خزینہء معرفت الہی... سردارِ قابتِ قوسینِ اودنی... فرمانِ وائے ملکِ تسلیم و رضا... سرورِ عالم اور فرخِ بنی آدم ہیں۔

حضور سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں، جو انبیاء کرام ﷺ کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، جن کی لائی ہوئی ہدایت اور بتائی ہوئی تعلیمات، قیامت تک، بنی نوعِ انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء و محدثین، قیامت تک آنے والے تمام اولیاءِ علماء، صلحاء، صوفیاء پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے..... آمین۔

الحمد للہ رب العالمین..... راقم الحروف عرصہ پچیس سال سے تصنیف و تالیف اور تراجم سے وابستہ چلا آ رہا ہے، بندۂ ناچیز کی دینِ اسلام کی خدمت کے سلسلے میں کئی ایک کوششیں منظر عام پر آ چکی ہیں، تقریباً ایک سال پہلے، ملک محمد شاکر صاحب ”شاکر پبلی کیشنز، لاہور“ اور ان کے ساتھی غلام علی نوشاہی سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بندۂ ناچیز کی توجہ بلند پایہ محدث... امام حدیث... محدث کبیر... حافظ قرآن... عظیم فیاض... متواضع... منکسر المزاج... خوددار... غریبوں کے حامی حضرت علامہ امام احمد بن حنبل شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب ”فضائل صحابہ“ کی طرف مبذول کرائی، بندۂ ناچیز نے اپنے فاضل اور مخلص معاونین سے مشاورت کے بعد حامی بھر لی۔ ترجمے کی ذمہ داری حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی (فاضل درس نظامی، ایم فل) کے سپرد کی، ان کے ساتھ ساتھ علامہ قاری راشد علی نعیمی فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور اور علامہ حافظ محمد زبیر احمد مجددی فاضل جامعہ نقشبندیہ امینہ گوجرانوالا کی معاونت حاصل رہی، مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری نے حوالہ جات کی تصحیح اور مشکل الفاظ کے معانی اور تسمیہیں <https://a1islami.net> کے پورنگ کے مراحل محمد فرخ شہزاد مجددی، نفیسہ مجددی اور



حافظ محمد احمد قادری کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ پھر اس پر راقم الحروف نے دو مرتبہ نظر ثانی کی جو ۲۹/ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ کو مکمل ہوئی اور اکثر احادیث مبارکہ کی تشریح کی گئی۔ اس کی تزئین و آرائش میں حافظ محمد زوہیب مجددی، عبدالمنان مجددی، محمد غضنفر اقبال مجددی نے راقم کے ساتھ مکمل ساتھ دیا۔ برادران محترم ڈاکٹر حاجی شفاقت علی مجددی اور حافظ لیاقت علی مجددی جنہوں نے راقم کی صحت کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ سازگار ماحول مہیا کیا، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے..... امین۔

نظر ثانی کے دوران اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں فاتحہ شریف کا اہتمام ہوتا رہا جس کی برکات ظاہر ہوتی رہیں۔ کبھی خواب میں ایمان افروز نظارے دیکھے، کبھی دوران کام خوشبوئیں پھیل جاتیں اور سب سے اہم معاملہ یہ ہوا کہ نظر ثانی کے وقت شدید گرمی تھی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقہ سے دُعا کی تو موسم میں تبدیلی آتی گئی۔ کبھی بارش، کبھی ٹھنڈی ہوائیں، یوں سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے سے وسیع پیمانے پر اے سی کا انتظام فرمادیا۔

یہ تمام کام پیر و مرشد قبلہ عالم... سراج العارفین... امام السالکین... سعید الاولیاء... شہباز طریقت... شارح مکتوبات امام ربانی... حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ (وصال ۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) کی نظر کرم اور والدین کی دُعاؤں سے پایہ تکمیل تک پہنچا۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاحی پہلو کے پیش نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کی کوشش کی جائے گی۔

ملک محمد شاکر صاحب ”شاکر پبلی کیشنز، لاہور“ اس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں بارگاہ ربوبیت میں دست بدعا ہوں کہ اے بارالہ! تو نے اپنے ایک ادنیٰ قلیل العلم والعمل بندے کو اپنے عظیم رسول ﷺ کے عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توصیف کی توفیق عطا کی، اسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنا دے اور بروز حشر، اپنے محبوب مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنا دے..... امین یا رب العالمین، بجاہ سید المرسلین ﷺ

طالب شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

ریاست علی مجددی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء

## ﴿چمنستان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضوافشاں ستارے رضی اللہ عنہم﴾

انبیاء کرام اور رسل عظام ﷺ کے بعد بنی نوع انسانیت میں جن معزز اور مکرم ہستیوں کا مقام ہے وہ ہیں حضور سرور کائنات شافع روز شمار خاتم النبیین، افضل المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

صحابی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے ایمان اور ہوش کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا ہو جیسے نابینا اصحاب اور ایمان پر خاتمہ بھی نصیب ہو جس کی بنا پر ہر وہ شخص صحابہ میں شامل ہوگا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہو خواہ اُس کی نشست زیادہ دیر رہی یا کم اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یا نہیں کی اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا یا نہیں کیا اور جس نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار نہیں کی اور جو کسی معذوری مثلاً نابینا پن کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھ سکا وہ بھی صحابی ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُسے دیکھا ہے۔

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چمنستان نبوت کے ضوافشاں ستارے، گلستان نبوت کے خوشبودار پھول ہیں، ہر پھول کی الگ رنگت ہے اور الگ خوشبو ہے اور کوئی بھی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی عنایت سے خالی نہیں، ہر ایک کی زمانے بھر میں روشنی اور خوشبو پھیلی ہوئی ہے، نہایت خوش قسمت ہیں وہ انسان جو ان کی محبت کو سینے میں بسائے ہوئے دلوں کو منور کر رہے ہیں، ان کی خوشبو سے دماغوں کو معطر کر رہے ہیں اور یہی چیز ان کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ارفع و اعلیٰ شان کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور نصرت کے لئے چُن لیا اور اپنی پاک کلام میں اعلان فرمادیا:

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ - ﴿سورة المائدة آیت: ۱۱۹﴾ "اللَّهُ اُنْ سَ رَاضِي هُوَ كِيَا اورو ه (اللَّهُ) سَ رَاضِي هُوَ كَئِي"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فداکاروں اور جاں نثاروں کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ان کی عظمت و رفعت کو اجاگر کر دیا ہے رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لئے یہ قانون بنا دیا ہے کہ تمہارا ایمان اُس وقت ہی مکمل ہوگا جب تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و پیار کرو گے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت اور عقیدت کے بغیر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور سچی محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس اُسوہ پر عمل پیرا ہونے بغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا تصور بھی محال ہے۔

اس لئے کہ ان مقدس ہستیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں بیٹھ کر تربیت حاصل کی، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوئے، رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایسی زندگی گذاری کہ جس کی زمانے بھر میں مثال نہیں ملتی، اپنے تور ہے اپنے، جس کی غیر بھی گواہی دینے بغیر نہ رہ سکے، جس کے ثبوت کے لئے زمانے بھر کی لائبریریوں کی الماریاں بھری پڑھی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمال ایمان، جمال محبت اور عمدگی، تقویٰ کی سند خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے جس پر قرآن مجید فرقان حمید کی آیات مقدسہ شاہد ہیں۔



رسول کائنات، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی مقدس زبان سے اپنے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے انہیں ہدایت کے ستارے قرار دیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و شان کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًا فَلَيْسَتْ بَيْنَ قَدْمَاتِ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُوْمِنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، أَلَيْكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَهًا قُلُوبًا، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقْلَبَهَا تَكْلَفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَأَقَامَهُ دِينَهُ، فَأَعْرَفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبَعُوهُمْ فِي آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَدِينِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَ الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ ﴿شرح طحاویة: ۳۸۴﴾

”آپ لوگوں میں سے جو کوئی بھی کسی طریقے کو اپنانا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اُن کے طریقے کو اپنائے جو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس دُنیا سے وصال فرما چکے ہیں، کیونکہ زندہ انسان کے فتنے سے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں، اور وہ لوگ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ ہی ہیں، جو اس اُمت کے افضل لوگ تھے، انتہائی نیک دل راسخ علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے تھے۔ وہ ایسی ہستیاں تھیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (کریم) ﷺ کی صحبت اور اقامت دین کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ لہذا تم ان کی فضیلت کو پہچانو، اُن کے نقش قدم پر چلو اور جتنا ممکن ہو سکے اُن کے اخلاق اور دین کو اپناؤ، کیونکہ وہ ہدایت کے راستے پر تھے“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّدًا فَبَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاخْتَارَ لَهُ أَصْحَابَهُ فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِينِهِ وَوَزَرَءَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مسند ابی داؤد طیالیسی: ۲۴۳﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو منتخب فرمایا، پھر انہیں اپنے پیغامات دے کر (دُنیا میں) بھیجا، پھر آپ کے بعد لوگوں کے دلوں میں دیکھا اور آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا، پھر انہیں اپنے دین کے مددگار اور اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے وزراء بنا دیا“

غور فرماؤ! جو ہستیاں خود پروردگار عالم کی منتخب ہوں اُن کے عالی شان مقام و مرتبہ، عزت و تکریم اور بالا قدر و منزلت کے متعلق کوئی شبہ رہ سکتا ہے..... نہیں، ہرگز نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و رفعت کے متعلق امام طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حُبُّهُمْ دِينٌ وَ إِيْمَانٌ وَ أَحْسَانٌ، وَ بَغْضُهُمْ كُفْرٌ وَ نِفَاقٌ وَ طُغْيَانٌ ﴿شرح طحاویة للراجعی: ۳۸۴﴾

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظمت و اکرام والی ہستیاں ہیں، جن سے محبت رکھنا واجب اور ایمان دار ہونے کی نشانی ہے، اُن کی دشمنی سے اتنی ہی پرہیز ضروری ہے جتنی کفر اور شرک سے، اُن کے ساتھ دوستی رکھنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھنے والا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نظر سے گر جاتا ہے، حتیٰ کہ ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، یعنی بے ایمان ہو جاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ انسانیت کے طبقوں میں اچھے اور بُرے کے تقسیم ہو جو ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات نہیں، اس لئے کہ

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نام آئے گا تو دل و دماغ میں کمی کا تصور بھی نہیں آئے گا، کیونکہ صحبت رسول ﷺ کی بدولت انہیں وہ مقام حاصل ہے کہ پوری دُنیا کے عام انسان تو رہے ایک طرف بلکہ تمام اولیاءِ اقطاب، ابدال، غوث تک سب کے سب مل کر بھی ایک صحابی رسول ﷺ کے قدموں کی خاک تک بھی نہیں پہنچ سکتے، اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ خوشبودار پختہ اور محبت بھرا ہونا چاہئے۔ جہاد کرنے والا غازی، قرآن پڑھنے والا قاری، نماز پڑھنے والا نمازی، اسلامی فیصلے کو نئے والا قاضی، کعبہ کو دیکھ کر آنے والا حاجی مگر چہرہ پاک مصطفیٰ ﷺ کو دیکھنے والا مومن صحابی ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے اس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد مسلمانوں میں حاجی، غازی، نمازی، قاضی سب ہو سکتے ہیں، مگر صحابی کوئی نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ محبوب رسول پاک ﷺ سب کچھ دے گئے مگر اپنا ظاہری دیدار ساتھ لے گئے۔ کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد کل انبیاء کرام ﷺ کے برابر ہے، پھر جیسے انبیا کرام ﷺ مختلف درجات والے ہیں ایسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف مرتبہ والے ہیں، پھر جیسے سارے فرشتوں میں چار سردار اور سارے نبیوں میں چار پیغمبر بڑی ہی شان والے ہیں ایسے ہی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت ہی اعلیٰ شان والے۔

جیسے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر اور نبی تمام دُنیا سے اعلیٰ ہیں اس نبوت کی صفت میں تمام یکساں ہیں، مگر بعض پیغمبروں کے کچھ خصوصی صفات قرآن یا حدیث میں بیان ہوئے، بعض کے صرف نام آئے اور اکثر وہ ہیں جنکے نام سے بھی دُنیا واقف نہیں، مگر ایمان سارے نبیوں پر ہے، کسی کی توہین کرنا کفر ہے۔ اسی طرح تمام صحابہ وصف صحابیت میں برابر ہیں، مگر پھر ان میں سے بعض بزرگوں کے خصوصی فضائل قرآن و حدیث میں وارد ہوئے اور کچھ بزرگوں کے صرف نام ہی معلوم ہو سکے اور اکثر کے نام شریف کی بھی خبر نہیں، مگر صحابیت میں سے یکساں ہیں، سب کی تعظیم و توقیر واجب ہے، کسی صحابی کی گستاخی سخت محرومی کا باعث ہے، جس پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ وارد ہیں۔

کوئی بھی صحابی فاسق یا فاجر نہیں، سارے صحابہ متقی، پرہیزگار ہیں، یعنی اولاً تو ان سے گناہ سرزد ہوتے ہی نہیں اور اگر سرزد ہو بھی جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھے پاک فرما دو۔ صحابیت اور فسق جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے اندھیرا اور اجالاجمع نہیں ہو سکتے۔ جس طرح نبی گناہ سے معصوم ویسے ہی سارے صحابہ فسق سے مامون و محفوظ ہیں کیونکہ قرآن کریم نے ان سب کے عادل، متقی، پرہیزگار ہونے کی گواہی دی اور ان سے وعدہ فرمایا مغفرت و جنت کا، فرمان رب تعالیٰ ہے:

وَالَّذِي لَهُمْ كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ﴿سورة الفتح: آیت ۲۶﴾

اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کا کلمہ ان سے لازم کر دیا اور وہ اس کے مستحق تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُغْضُونَٰ أَصْوَابَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ﴿سورة الحجرات: ۳﴾

جو لوگ اپنی آوازیں اللہ کے رسول ﷺ کے حضور میں پست رکھتے ہیں یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا۔

أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ۔

یہ ان الزاموں سے بری ہیں جو لوگ کہتے ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور اچھی روزی۔

وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ﴿سورة النساء: آیت ۹۵﴾ اور سارے صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ۔ ﴿سورة الحجرات: آیت ۱۵﴾ یہ صحابہ سچے ہیں۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ - ﴿سورة المائدة آیت: ۱۱۹﴾ اللہ ان سے راضی یہ اللہ سے راضی ہیں۔  
وَكَرِهَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ﴿سورة الحجرات: ۷﴾ اللہ نے تمہارے دلوں میں کفر، فسق اور گناہوں سے نفرت ڈال دی یہ صفات فاسقوں کے نہیں ہو سکتے بہر حال سارے نبی معصوم اور سارے صحابہ فسق سے محفوظ ہیں بلکہ رب نے گناہوں سے ان کے دلوں میں ایسی گھن رکھی جیسے ہمارے دلوں میں گندیوں پلیدیوں سے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ظاہری احوال تو دنیا کے سامنے ہیں ان کے باطنی احوال کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اعلان فرمایا دیا: وَالزَّمَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ﴿سورة الفتح: آیت ۲۶﴾  
اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کا کلمہ ان سے لازم کر دیا اور وہ اس کے مستحق تھے۔

یاد رکھیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں کہ جن سے بشری تقاضوں کے تحت کبھی کوئی لغزش ہوئی بھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اجتہادی لغزشوں کو صرف معاف ہی نہیں کہا بلکہ قرآن کریم میں آیات مبارکہ نازل فرما کر قیامت تک ان ہستیوں پر اعتراضات و تنقید اور تبصرے کا دروازہ ہی بند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی صداقت اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی پسندیدگی کی سند بھی عطا فرمادی۔ اب اگر کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراضات کرے گا تو وہ گمراہ ہو جائے گا بلکہ اگر وہ اسی روش پر تسلسل سے قائم رہے گا تو ہو سکتا اپنے اسلام اور ایمان کو ہی ضائع کر بیٹھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی محبت مسلمان کے دین و ایمان کو پرکھنے کی کسوٹی ہے۔  
حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے تو فیصلہ ہی کر دیا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ بڑے انداز میں کرتے دیکھو تو اس کے مسلمان ہونے میں شک کرو۔ ﴿البدایہ والنہایہ﴾

جن پاک ہستیوں کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو جن کی فضیلت اس قدر عالی ہو ان کے خلاف اگر کوئی زبان کھولے گا تو کیا وہ مسلمان ہی رہے گا؟  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دل و جان سے عقیدت رکھ کر اپنا ایمان سلامت رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں زندہ رکھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں ہی موت آئے..... آمین۔

فقیر شہیر، محدث کبیر حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے ”فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم“ کے عنوان سے تقریباً ۱۹۶۲ء/۱۸۱ حدیث پر مشتمل مجموعہ تیار کیا ہے جو کہ دو جلدوں میں بیروت سے شائع ہو رہا ہے۔ احادیث کی کتابیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت سے بھری پڑی ہیں اور یہ کتاب ”فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم“ بھی اپنی روشنی بکھیر رہی ہے جو کہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بے مثال ہے اور عوام و خواص کے لئے یکساں مفید ہے جس کا ترجمہ راقم کی خواہش پر حضرت علامہ مولانا پروین محمد امتیاز حسن صدیقی فاضل درس نظامی جامعہ نعیمیہ لاہور نے بہت احسن انداز میں کیا ہے جو ایمان کی تازگی کا باعث ہے عوام و خواص کے دلوں کو ایقان و ایمان اور سکون نصیب ہوگا جس سے دماغ معطر اور دل روشن ہو جائیں گے اور روزِ حشر ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شفاعت نصیب ہو جائے آمین، ثم آمین..... بجاہ سید المرسلین ﷺ

شَفَاعَتِ صَحَابَةِ كَا اُمِيدُوَار

ریاست علی مجددی



## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحفہٴ صلوة و سلام پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کو پوری دنیا میں پھیلانے کا جو احسن کردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرانجام دیا وہ انہیں کا حصہ اور لائق تحسین ہے۔ صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر محدثین کرام نے حدیث کی کتابوں میں مکمل باب باندھے ہیں، کئی محدثین کرام نے علیحدہ تصنیف بھی پیش کیں، انہیں میں سے امام حدیث، محدث کبیر، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم نے جنہوں نے ”فضائل صحابہ“ کے عنوان سے کثیر تعداد میں حدیثیں جمع کیں ہیں، جو کہ دو جلدوں میں بیروت سے شائع ہو رہی ہیں۔

ہمارے علاقے کی ایک شخصیت علامہ ریاست علی مجددی جو عرصہ دراز سے تصنیف و تالیف کے شعبہ سے منسلک ہیں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور چند ایک کتابوں کے ترجمے بھی شائع کرا چکے ہیں، انہوں نے بندہ ناچیز کو توجہ امام صاحب موصوف کی عربی کتاب کی طرف مبذول کرائی، انہیں کی سرپرستی میں ترجمہ کا کام مکمل ہوا، پھر تمام مسودہ ان کے حوالے کر دیا جس پر انہوں نے نظر ثانی کی اور بعض حدیثوں کی ”شرح“ کے عنوان سے وضاحت فرمادی۔

### اس ترجمہ کی خصوصیات

اس ترجمے میں چند امتیازی خصوصیات ہیں جن کا اجمالی تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱)..... ترجمہ کے دوران عربی نسخہ ”دار ابن الجوزی“ کا طبع شدہ زیر نظر رہا۔

یاد رہے ”دار ابن الجوزی“ ایک عربی اشاعتی ادارہ ہے جس کی شاخیں ”مکہ مکرمہ..... الریاض..... جدہ..... القاہرہ.....

اور بیروت میں ہیں۔

(۲)..... احادیث مبارکہ کی تخریج عربی نسخہ سے لی گئی ہے جو کہ الشیخ وصی اللہ بن محمد عباس نے کی ہے۔

(۳)..... تسہیل و تنظیم پوری احتیاط سے کی گئی ہے تاکہ قاریوں کو سہولت رہے۔

(۴)..... اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۵)..... حتی الوسع ترجمہ با محاورہ اور سلیس کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۶)..... ترجمہ کرتے وقت عربی متن کے بالکل قریب تر رہنے کی کوشش کی گئی ہے؛ تاکہ کسی عربی لفظ کا ترجمہ بھی نہ چھوٹے اور مفہوم بھی خوب واضح ہو جائے۔

(۷)..... روایات میں مشکل مقامات کی وضاحت ”تشریح“ کے عنوان سے اختصار کے ساتھ کر دی گئی ہے۔

(۸)..... روایات میں راویوں کے نام برقرار رکھے گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کے دل و دماغ میں ان کی محبت بڑھے جنہوں نے ہم تک رسول کریم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب پہنچائے۔

(۹)..... روایات کی سند کو حذف نہیں کیا گیا بلکہ ”سند حدیث“ کے عنوان سے اسے ممتاز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۱۰)..... حدیث پاک کے متن کو علیحدہ پیرے کی صورت میں ”متن حدیث“ کے عنوان سے ممتاز کرنے کی کوشش کی

گئی ہے۔

(۱۱)..... احادیث کی ترتیب کو عربی نسخے کے مطابق ہی رکھا گیا ہے تاکہ اگر کوئی حوالے کے لئے حدیث پاک کو تلاش

کرنا چاہے تو اسے آسانی سے مل سکے۔

(۱۲)..... روایت کی ترتیب کچھ اس طرح رکھی گئی ہے کہ پہلے ”سند حدیث“ پھر ”متن حدیث“ پھر ”اردو میں آخری

راوی کا نام“ پھر ”متن حدیث“ کا ترجمہ۔

ملک محمد شاہ صاحب ”شاہ پہلی کیشنز؛ لاہور“ اس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ

آپ کے اس ادارہ کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ اے بارالہ! اسے میرے سمیت تمام معاونین اور ناشر کے لئے دُنیا اور آخرت میں

کامیابی کا ذریعہ بنا دے..... آمین یا رب العالمین؛ بجاہِ سید المرسلین ﷺ

شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا امیدوار

پروفیسر محمد امتیاز الحسن صدیقی

ایم فل؛ فاضل درس نظامی؛ جامعہ نعیمیہ لاہور

ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء

## ﴿تعارف امام اہل سنت﴾

### ﴿حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ﴾

#### نام و نسبت

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ”احمد“..... کنیت ”ابو عبد اللہ“..... سلسلہ نسب کچھ اس طرح ہے:

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افضی بن دمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان الشیبانی مروزی الاصل رحمۃ اللہ علیہ..... اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے ساتھ شیبانی لکھتے۔

#### ولادت باسعادت

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے آباء و اجداد ”مرو“ سے ”بغداد شریف“ تشریف لائے یہیں بغداد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ ربیع الاول ۱۶۳ھ مطابق نومبر ۸۰۷ء میں پیدا ہوئے۔

#### علم و عمل

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کا سلسلہ بچپن ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف چار سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور سات سال کی عمر میں باقاعدہ حدیث پڑھنا شروع کر دی تھی۔ تقریباً پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ علم حدیث کی طلب میں مصروف ہو گئے اور اپنے استاد سے تین ہزار سے زائد حدیثیں پڑھیں۔ ایک عرصہ تک آپ بغداد شریف میں ہی رہ کر وہاں کے مشائخ کرام سے استفادہ کرتے رہے اس کے بعد دین اسلام کے مشہور و معروف مراکز مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، یمن، شام اور عراق وغیرہ کا رخ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم ۱۹۵ھ میں شروع کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس حدیث کو لکھتے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

#### آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام

آپ کے اساتذہ کرام کی فہرست بہت طویل ہے جن نمایاں حضرات امام ابو یوسف قاضی القضاة بغداد شاگرد رشید حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کے علاوہ حدیث اور انساب کا علم بھی ان ہی سے حاصل کیا۔ ان کے علاوہ امام سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داؤد طیالسی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن نمیر، کعب بن جراح اور یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے اکابر محدثین اور ائمہ وقت سے بھی آپ نے استفادہ کیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استادوں کا اس حد تک احترام کرتے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰ سال تک ہر نماز کے بعد اپنے استاد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دُعا مانگی۔

#### آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے مختلف طبقات ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ



کیا، آپ ﷺ کے ہم عصر بھی آپ ﷺ کے چشمہ علمی سے اپنی روشنی دور کرتے رہے۔ آپ ﷺ کے اقرباء اور عام تلامذہ کی بھی ایک کثیر تعداد نے آپ ﷺ کے فیض علم سے اپنے اپنے دامن کو بھر پور کیا۔

آپ ﷺ کے اساتذہ میں سے حسن بن موسیٰ، زیاد بن ایوب، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرزاق بن ہمام، امام شافعی، کعب بن جراح، یحییٰ بن آدم اور یزید بن ہارون رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے استفادہ کیا۔

ہم عمروں میں احمد بن ابی الحواری، حسین بن منصور، عبدالرحمن بن ابراہیم، عبید اللہ بن سعید، سرخسی، علی بن عبداللہ مدینی، محمد بن رافع قشیری اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہم وغیرہ کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

اعزہ میں آپ کے چچیرے بھائی حنبل بن اسحاق اور صاحبزادگان صالح اور عبداللہ کو آپ سے روایت کا فخر حاصل ہے۔ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد بلا واسطہ جبکہ امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ بالواسطہ آپ کے شاگرد ہیں۔

عام تلامذہ کی تعداد جن میں سے اکثر اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے وہ شمار سے باہر ہیں۔

### آپ ﷺ کا فضل و کمال

آپ ﷺ بڑے بلند پایہ محدث اور ان تمام اوصاف و کمالات سے متصف تھے جو ایک امام حدیث میں ہونے چاہئیں۔ حافظہ کا ہی تذکرہ کریں تو چار سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لینے سے بڑی کیا دلیل ہوگی؟ نیز مؤرخین کا بیان ہے کہ ان کے پاس بارہ ٹھٹھروں کے بقدر کتابیں تھیں اور وہ سب آپ کو زبانی یاد تھیں۔ عدالت و ثقاہت کی بات کریں تو ان کی توثیق پر ائمہ فن کا اتفاق ہی ملتا ہے۔ نقد و تمیز کو لیجئے تو پتا چلتا ہے کہ آپ حدیثوں کے معتبر ناقل و حافظہ ہی نہ تھے بلکہ روایتوں میں امتیاز پر بھی پورا ملکہ رکھتے تھے۔

آپ چالیس سال کی عمر میں درس و تدریس کی مسند پر رونق افروز ہوئے، علمائے سیر کا بیان ہے کہ پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں لوگ آپ کے حلقہ درس میں شریک ہوتے تھے۔ شہرت و ناموری اور امامت و سیادت سے کنارہ کش رہنے کے باوجود عالم اسلام کا کوئی گوشہ بھی آپ کے آوازہ شہرت سے خالی نہ تھا۔ عبادت و ریاضت کا اس قدر اہتمام کرتے کہ فرائض و واجبات کے علاوہ نوافل بھی آپ ﷺ کے معمولات کا حصہ تھے۔

تلاوت قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ ہر ساتویں دن ایک مرتبہ قرآن پاک مکمل کرتے تھے۔ پانچ مرتبہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ غربت و ناداری کے باوجود طبیعت میں بڑی فیاضی تھی۔ جہاں تک ہوتا غریبوں کی امداد کرتے۔ طبعاً بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ خود دار اس قدر تھے کہ احباب سے کسی قسم کا انتفاع خود داری کے منافی سمجھتے تھے۔ خدمت حدیث، تائید سنت اور ابطال بدعات تو گویا ان کی زندگی کا مشن تھا۔

### آپ ﷺ کی تصانیف

(۱) کتاب المسند (۲) کتاب طاعة الرسول (۳) کتاب الصلوٰۃ و ما یلزم لها (۴) کتاب العلیل (۵) کتاب الفرائض (۶) کتاب التفسیر (۷) کتاب النسخ و المنسوخ (۸) کتاب الزہد (۹) کتاب الایمان (۱۰) کتاب الاثریہ (۱۱) کتاب المسائل (۱۲) کتاب الفصائل (۱۳) کتاب المناسک (۱۴) کتاب الرد علی الجہمیہ (۱۵) کتاب التاریخ (۱۶) کتاب الحدیث شفعیہ (۱۷) کتاب المقدم و المؤخر فی القرآن (۱۸) کتاب جوابات القرآن (۱۹) کتاب المناسک الکبیر (۲۰) کتاب المناسک الصغیر

### آپ ﷺ آزمائش

۲۱۲ھ مطابق ۸۶۷ء عباسی خلیفہ مامون الرشید کے دور میں مسئلہ خلق قرآن کے فتنے نے سر اٹھایا تو آپ ﷺ اس کی مخالفت میں

پیش پیش دکھائی دیے۔ چونکہ خلیفہ خود اس نظریے سے متاثر تھا اس لیے اُس نے عوام اور علماء سے بزورِ شمشیر یہ منوانا شروع کر دیا کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے جبکہ آپ اور دیگر علمائے حق اسی موقف پر قائم تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اسی کی پاداش میں آپ کو بیڑیاں ڈال کر قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ مامون کی وفات کے بعد معتصم خلیفہ بنا تو اُس نے بھی آپ پر ستم کا پہاڑ توڑا اور طرح طرح کی آزمائشوں کے بعد آپ کو نہایت سختی اور بے دردی کے ساتھ اسی (۸۰) کوڑے لگائے گئے، لیکن یہ ظلم بھی آپ کے پایہء استقامت کو متزلزل نہ کر سکا۔ بالآخر آپ ۱۰۰ روئے اللہ کو رہا کر دیا گیا۔ اس ابتلا کے بعد آپ بڑے کمزور ہو گئے اور مسلسل نحیف رہے۔

### آپ ۱۰۰ روئے اللہ وصال مبارک

۲۱ ربیع الاول کو شدید بخار میں مبتلا ہوئے اور شدید علالت میں رہنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول ۲۳۱ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۸۵۵ء کو بروز جمعہ المبارک ۷۷ سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حضرت امام بستر مرگ پر ہیں زبان سے بول نہیں سکتے، موت سے پہلے وضو کرایا جاتا ہے، انگلیوں میں خلال کرنا سہوارہ جاتا ہے، فوراً ہی اشارہ کرتے ہیں اور جب تک یہ سنت ادا نہیں ہو جاتی ہے آپ کو سکون نہ آیا۔

آپ ۱۰۰ روئے اللہ کی وفات کی خبر سنتے ہی لوگ درد و غم کی تصویر بنے باہر نکل آئے اور گلیوں، بازاروں اور مکانات کی چھتوں پر لوگ ہی لوگ نظر آ رہے تھے۔ آپ ۱۰۰ روئے اللہ کے جنازے میں شریک ہونے والے لوگوں کی تعداد دس لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں بتائی جاتی ہے۔ خلیفہ متوکل نے ان تمام مقامات کی پیمائش کرائی جہاں تک کہ لوگ حضرت امام کے جنازے کی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے تھے اس حساب سے حاضرین کی تعداد پچیس لاکھ تک پہنچتی ہے۔ احمد بن الحسن القاسمی کہتے ہیں کہ کوئی ولی اللہ ایسا باقی نہیں رہا جو آپ کے جنازے میں شریک نہ ہوا ہو چاہے وہ دنیا کے کسی مقامات پر ہو۔ آپ ۱۰۰ روئے اللہ کے جنازے کو دیکھ کر نبیؐ ہزار یسود و نصاریٰ اور مجوسی اسلام لے آئے۔

ابن خلکان لکھتے ہیں کہ آپ کی نماز جنازہ محمد بن عبداللہ بن طاہر نے پڑھائی، آپ کے جسد مبارک کو باب حرب کے مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

انتقال کے ۲۳۰ سال بعد آپ کی قبر کے پہلو میں قبر کھودی گئی، قبر کا ایک حصہ کھل گیا، دیکھا تو آپ کا کفن صحیح و سالم تھا اور جسم مبارک میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔

لوگوں کا چند دن قبر پر اڑدھام لگا رہا۔ یہاں تک کہ ابوالحسن تمیمی کا بیان ہے کہ میں چند دن اس انتظار میں ٹھہرا ہا کہ قبر تک پہنچ سکوں مگر اس قدر زبردست مجمع تھا کہ ایک ہفتہ کے بعد میں آپ کی قبر تک پہنچ سکا۔

حاضرین کی کثرت کی وجہ سے جنازہ کی نماز کئی بار پڑھائی گئی اور تہ فین کے بعد بھی کئی روز تک نماز جنازہ کا سلسلہ جاری رہا۔ امام و ذاق ۱۰۰ روئے اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام اور دورِ جاہلیت کے کسی زمانے میں اتنا بڑا جنازہ نہیں ہوا۔

طالب شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجیدی

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالا

فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

## فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(1) ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَتْنَا سَعْدُ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ الزُّهْرِيِّ: قَتْنَا عُبَيْدَةَ بْنَ أَبِي رَائِطَةَ الْحَدَّاءُ التَّمِيمِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ، أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلِ الْمَزْنِيِّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحْبَبَهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

﴿مسند احمد: ۵/۵۴۵/۵۷۶/۵/سنن الترمذی: ۶۹۶/۵/التاریخ للخطیب: ۱۳۱/۱/الحلیۃ لأبی نعیم: ۲۷۸/۸﴾

◊ ◊ ◊ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے (ظاہری وصال کے) بعد ان پر تنقید نہ کرنا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے (ان کے ساتھ) محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ عداوت رکھی تو اُس نے (گویا) میرے ساتھ عداوت ہونے کی وجہ سے اُن کے ساتھ عداوت رکھی، جس نے انہیں تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ فرمائے۔

(2) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَزَّازِ، وَكَانَ مِنَ الثَّقَاتِ،

قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَائِطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحْبَبَهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. ﴿مسند احمد: ۸۷۴/۴﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، میرے (ظاہری وصال کے) بعد ان پر تنقید نہ کرنا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت ہونے کی وجہ سے ہی اُن سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ عداوت رکھی تو اُس نے بھی میرے ساتھ عداوت ہونے کی وجہ سے ہی اُن کے ساتھ عداوت رکھی، جس شخص نے انہیں (کسی بھی لحاظ سے) تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچاتا ہے تو بعید نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آجائے۔

(3) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يُونُسُ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي: ابْنَ سَعْدٍ،

عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي رَأَيْطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي،

فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۸۷/۴ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن مغفل مرزئی رضی اللہ عنہ ہی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد میرے صحابہ کو (تنقید کا) نشانہ نہ بنانا۔ پھر آگے اسی اوپر والی حدیث کے مثل حدیث بیان فرمائی۔

(4) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زُحْمَوِيٍّ، وَحَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَا: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي رَأَيْطَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوا أَصْحَابِي

غَرَضًا، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ. ﴿ ﴿ ابن حبان فی موارد الظمان: ص ۶۷۸ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم میرے صحابہ کو (تنقید کا) نشانہ مت بنانا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے (گویا) میرے ساتھ محبت ہونے کے سبب ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کے سبب ان کے ساتھ بغض رکھا، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اُس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی، پس فریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی

پڑھ کر لے۔

(5) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ

أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

﴿مسند احمد: ۱۱/۳/صحیح البخاری: ۷/۲۱۷/سنن ابی داؤد: ۲۱۳۴/سنن الترمذی: ۶۹۵/سنن ابن ماجہ: ۱/۵۷۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برامت کہو، کیونکہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو اُن کے ایک مد بلکہ آدھے مد (صدقے کے اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

(6) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ

مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ.

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برانہ کہو، کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تب بھی ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے صدقے کے مقام (یعنی اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ کا خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے لوگوں

سے ہے، جن کا بڑے سے بڑا عمل بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک معمولی سے عمل کے مقام و مرتبے تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ انہوں نے اسلام کی خاطر اپنی جان و مال کی قربانیاں پیش کیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا اُس وقت ساتھ دیا جب اسلام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی، جب پوری دنیا میں اسلام کی حمایت کرنے والا کوئی نہ تھا۔

(7) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا:

﴿متن حدیث﴾ ◀ نَاشِعَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

❖ ❖ ❖ اس سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا اسی (یعنی اوپر والی حدیث) کے مثل فرمانِ عالی شان ہے۔

(8) ► ❖ سند حدیث ❖ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ الصَّدَائِيَّ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبُو شَيْبَةَ الْجَوْهَرِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

► ❖ متن حدیث ❖ ◀ قَالَ أَنَسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا

نُسِبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ،

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. ﴿مجمع الزوائد: ۲۱/۱۰﴾

❖ ❖ ❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں برا بھلا کہا جاتا ہے تو رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ ایسے (بد

زبان) شخص کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

(9) ► ❖ سند حدیث ❖ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمِيُّ بْنُ مُوسَى، نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ

عِيَّاشٍ قَتْنَا حُمَيْدُ بْنُ مَالِكِ اللَّخْمِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

► ❖ متن حدیث ❖ ◀ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَطَعُ كُلَّ أَمِيرٍ، وَصَلَّ

خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ، وَلَا تُسَبِّنْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي. ﴿المجم الكبير للطبرانی: ۵۳۷/۱﴾

❖ ❖ ❖ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر اور میرے کسی بھی صحابی کو برا نہ کہنا۔

(10) ► ❖ سند حدیث ❖ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ

الضَّبِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، يُعْنِي: ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:

► ❖ متن حدیث ❖ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ حَافِظًا، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ. ﴿مجمع الزوائد: ۱۶/۱۰﴾

❖ ❖ ❖ حضرت امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کے معاملے میں میرے حکم کی پاسداری کی تو روزِ قیامت میں بھی اُس کا (خاص) خیال رکھوں

گا اور جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا تو اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔



﴿ تشریح ﴾ ﴿ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم و تکریم اور ان کی گستاخی کے سے بچنے کا جو حکم ارشاد فرمایا ہے، اُس پر عمل کرنے والا قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی شفاعت کا حقدار ٹھہرے گا۔

(11) ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ، عَنْ عُبَيْرِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ

لَعْنَةُ اللَّهِ. ﴿ الصارم المسلول لابن تيمية: ٥٤٤ ﴾

﴿ ﴿ حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ جو شخص میرے صحابہ کو برا کہتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسی ہے۔

(12) ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ،

يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ شَكَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ فَهَبًا، لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. ﴿ رواه مسلم بن طريق آخره صحيح: ١٩٦٤/٣ ﴾

﴿ ﴿ حضرت امام عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اے خالد! کیا بات ہے کہ تم ایک مہاجر صحابی کو تکلیف پہنچا رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو پھر بھی تم ان کے ایک عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔

(13) ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ

الْمُؤَدَّبُ إِبرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبِ أَبُو الْفَضْلِ إِمْلَاءُ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدَّبُ إِبرَاهِيمُ

بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، شَكَى عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: يَا خَالِدُ، لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ فَهَبًا لَمْ

تُدْرِكْ عَمَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَقْعُونَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا

فَبَاتَهُ سَيْفٌ مِّنْ سَيُوفِ اللَّهِ صَبَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ. ﴿الجم الصغیر للطبرانی: ۲۰۹/۱/المستدرک للحاکم: ۲۹۸/۳﴾  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے (حضور نبی کریم ﷺ سے) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تم ایک بدری صحابی کو کیوں تنگ کر رہے ہو؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تب بھی تم اس کے ایک عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ میری عیب جوئی کر رہے تھے تو میں نے بھی انہیں جواب دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: تم بھی خالد بن ولید کو تنگ نہ کیا کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ نے کفار پر مسلط کر رکھا ہے۔

(14) ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا

هَشَامُ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ أَمِرُوا بِالْإِسْتِغْفَارِ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ -

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ: يَا ابْنَ أُخْتِي، أَمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ -

﴿﴾ مسلم شریف: ۲۳۱۷/ تاریخ کبیر: ۲۲۳/۱۹۳/ تاریخ بغداد: ۱۳۷/۳۷/ تذکرۃ الحفاظ: ۱۳۲/۱/ وفیات الاعیان: ۸۰۶/۱/ التہذیب: ۲۸/۱۱﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا، لیکن انہوں نے صحابہ کو برا (بھلا) کہا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا:

يَا ابْنَ أُخْتِي، أَمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَسَبُّهُمْ - ﴿صحیح مسلم: ۲۳۱۷﴾

اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے مغفرت کی دُعا کریں، لیکن انہوں نے (دُعا کرنے کی بجائے) انہیں برا بھلا کہا۔

﴿﴾ [تشریح] ﴿﴾ استغفار کا حکم قرآن پاک میں اس آیت پاک میں موجود ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ - ﴿الحشر: ۱۰﴾

”اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں“

(15) ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، قَتْنَا سَفِيَانُ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ

دُّعْلُقٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسْبُوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلٍ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً. ﴿سنن ابن ماجہ: ۵۷۱/۱، السنن لابن ابی عاصم: ۹۸﴾

﴿﴾ حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی عمر بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔

(16) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ أَصْحَابِي فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: هِيَ هَاتِ ذَهَبَ مِلْحُ الْقَوْمِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۲۱/۱۱، الزهد لابن المبارك: ص ۲۰۰﴾

﴿﴾ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں میرے صحابہ کی مثال ایسے ہے جیسے کھانے میں نمک کی مثال۔

پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: بعید نہیں ہے کہ اس قوم کا نمک ختم ہو جائے۔

﴿تشریح﴾ ◀ یعنی جس طرح نمک کے بغیر کھانا بدمزہ ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دنیا میں صحابہ نہ ہوتے تو یہ دوسرے لوگ بھی کوئی خاص مقام نہ رکھتے۔

(17) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ: وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ: فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟

﴿مشکاۃ الأئوار للبخاری: ۷۷۷/۲، مجمع الزوائد: ۱۸/۱۰﴾

﴿﴾ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

تمہیں لوگوں میں ایسا مقام حاصل ہے جیسا کھانے میں نمک کا مقام ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہوگا

جس کا نمک ختم ہو جائے؟

(18) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: وَنَا رَجُلٌ، عَنْ

مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ

يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَ ﴿منہاج السنۃ لابن تیمیہ: ۱۴۲/۲﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو تم برا نہ کہو، کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے،

حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کروایا جائے گا۔

(19) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا جَعْفَرٌ، يَعْنِي: ابْنَ

بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ثَلَاثٌ أَرَفُضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظْرُ فِي

النُّجُومِ، وَالنَّظْرُ فِي الْقَدْرِ. ﴿السلسلة الصحیحة: ۳۳۱/۳ شرح السنۃ: ص ۱۳۳/ الاخبار لابن نعیم: ۲۹۹/۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام میمون بن مهران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا کہنے سے، ستاروں کو دیکھ کر حال بتانے سے اور

تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور و خوض کرنے سے۔

(20) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ

مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً. ﴿قد مضى رقم: ۱۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ ان میں سے کسی ایک صحابی کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک

گھڑی ٹھہرنا تم میں سے کسی کی چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

(21) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ



الْهُدَايَةُ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَرْحَبِيِّ قَتْنَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْمَجَالِدِيِّ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ رَجُلِي عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ، أَوْ تَرْعِ الْحَوْضِ، وَإِنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللَّهُ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا أَحَبَّ، يَأْكُلُ مِنْهَا مَا أَحَبَّ، وَيَبِينَ لِقَاءَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَإِنَّ الْعَبْدَ اخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الْمِنْبَرِ، حَتَّى قَالَ شَيْخٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا يُبْكِي هَذَا؟ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ، قَالَ: وَعَرَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عَنَى نَفْسَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَتْ عِبْرَتُهُ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَائِنَا وَأَنْفُسِنَا، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْظَمَ عَلَيْنَا حَقًّا فِي صُحْبَتِهِ، وَمَالِهِ، مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءٌ إِيْمَانٍ.

﴿رواه البخاری من طریق آخر وهو صحیح: ۵۵۸﴾

◊ ◊ ◊ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

میرے قدم جنت کے یا (فرمایا) حوض کوثر کے ایک زینے پر ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (اپنے) بندے (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اختیار دیا کہ یا تو وہ دنیا میں جتنا بھی عرصہ رہنا چاہے (رہ لے) اور جو کچھ بھی کھانا پسند کرے (کھاتا رہے) یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ (یہ بات سن کر) رونے لگے۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: انہیں (ابو بکر صدیق کو) کس بات نے رُلا دیا؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنی اسرائیل کے کسی شخص یا عام لوگوں میں سے کسی شخص کا ذکر فرمایا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی تھے۔ پھر جب ان کی پریشان حالت ذرا سنبھلی تو انہوں نے عرض کیا: (يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بلکہ ہم اپنے آباؤ اجداد اور اپنی جانیں بھی آپ پر قربان کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر تمام لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو اپنی صحبت (یعنی ہمارا ساتھ دینے) اور اپنے مال کے ذریعے ہم پر زیادہ حق رکھتا ہو اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو انہیں (یعنی ابو بکر کو) ہی بناتا، البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو رہے

گا۔

(22) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، ثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَأَخَذَا طَرِيقَ ثَوْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ خَلْفِكَ فَأَتَاخَرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتَى مِنْ أَمَامِكَ فَأَتَقَدَّمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَبَا إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَمَا أَنْتَ حَتَّى أُمَّتِهِ. قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُرْحًا فِي الْغَارِ فَالْقَمَهَا قَدَمُهُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَتْ لَسَعَةٌ أَوْ لَدَغَةٌ كَانَتْ بِي

﴿دلائل النبوة للبيهقي: ۶۲۳-۶۲۷﴾

◀ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے آپ دونوں غار ثور کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنے لگتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پیچھے سے نہ آکر (تکلیف پہنچائے) تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ کوئی آگے سے نہ (آکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (تکلیف پہنچائے) تو میں آگے آجاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہیں ٹھہریے، میں غار کی صفائی کر لوں۔ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اُس پر اپنا پاؤں رکھ کر اُسے بند کر دیا اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی (موزی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے (یعنی مجھ ہی کو تکلیف پہنچے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے)

(23) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَتْنَا هَمَّامٌ قَالَ: أَنَا ثَابِتٌ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْغَارِ - وَقَالَ مَرَّةً: وَنَحْنُ فِي الْغَارِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ لِابْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ،

مَا ظَنَنْتَ بِائْتِمَنِ اللَّهِ تَالِثَهُمَا؟ ﴿صحیح البخاری: ۳۲۵۸/۸، صحیح مسلم: ۱۸۵۴/۳، سنن الترمذی: ۲۷۸۷/۵﴾

◀ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اگر کسی دشمن نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً اُس کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف سے) ہم پر بھی نظر

پر دسکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ہو؟  
**[ تشریح ]** ◀ اس میں آپ ﷺ نے فرمایا ”مجھے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا ساتھ حاصل ہے“ اس لیے کہ کوئی

بھی دشمن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، اسی بات کا ذکر قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

إِذْ هَمَّ فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ..... ﴿التوبة: ٣٠﴾

جب وہ دونوں غار میں تھے اور جب نبی کریم ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے

ساتھ ہے۔“

(24) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ نا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - عَنْ

عُرْوَةَ أَوْ عَمْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَنْ نَفَعْنَا مَالٌ أَحَدٍ مَا نَفَعْنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ﴾

﴿مسند الحمیدی: ۱۲۱/۱ / مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۳/۲۴۹﴾

◀ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہمیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ہمیں ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔



سُئِلَ عَنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرِضْوَانُهُ

## حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

(25) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشَ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا

وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ﴿مسند احمد: ۲/۲۵۳، سنن ابن ماجہ: ۳۶۱﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی کے مال سے کبھی اتنا نفع ~~موصول~~ نہیں ہوا جتنا نفع مجھے ابو بکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سنتے ہی) حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اور میرا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نہیں ہیں؟

(26) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نُسَيْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَبَكَى أَبُو

بَكْرٍ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۳۶۱﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری سند کے ساتھ روایت مروی ہے جس میں حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

(27) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرِو قَتْنَا زَائِدَةَ، عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِمَّا يَمْلِكُ، فَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ يَدْعُوهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، يَا

مُسْلِمٌ، هَذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ " فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ، إِنْ تَرَكَ بَابًا دَخَلَ مِنَ الْآخِرِ

، فَحَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفَهُ بِيَدِهِ، وَاللَّهُ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، وَاللَّهُ مَا نَفَعَنِي مَالٌ



مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ هَدَانِي اللَّهُ وَرَفَعَنِي إِلَّا بِكَ؟

﴿مسند احمد: ۳۹۴/۱۳﴾

﴿﴾ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اپنی ملکیت کی چیزوں کا ایک جوڑا خرچ کیا، اُسے جنت کا ہر دربان آواز دے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ (دروازہ) بہتر ہے اس طرف آؤ۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایسے شخص کو تو کوئی نقصان نہیں کہ اگر وہ ایک دروازہ چھوڑ بھی دے گا تو کسی دوسرے سے داخل ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُن کے کندھے کو زور سے ہلایا اور پھر فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک میری یہ خواہش ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں، اللہ کی قسم! کسی مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، پھر عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت ہدایت اور بلندی نہیں عطا کی؟

(28) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ. قَالَ يَحْيَى: فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَهُ

مِنَ الزُّهْرِيِّ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي وَإِنِّي.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع مجھے (حضرت) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(29) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيِّ قَتْنَا سُفْيَانَ قَالَ: حَفِظْتُ

مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعْنَا مَالٌ أَحَدٍ مَا نَفَعْنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی بھی شخص کے مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع ہمیں ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(30) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَتْنَا الْحَمِيدِيَّ عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَتْنَا سُفْيَانَ قَتْنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَا نَفَعْنَا مَالَ أَحَدٍ مَا نَفَعْنَا مَالَ أَبِي بَكْرٍ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُهُ عَنْ سَعِيدٍ، فَقَالَ: مَا سَمِعْنَا مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. ﴿ مسند الحمیدی: ۱۲۱/۱ ﴾

◊ ◊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے مال سے ہمیں اس قدر نفع حاصل نہیں ہوا جس قدر نفع ہمیں ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے مال سے حاصل ہوا ہے۔

(31) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَتْنَا وَهَيْبٌ قَتْنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ.

◊ ◊ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جتنا نفع اسلام میں مجھے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے اتنا نفع کسی کے مال نے نہیں پہنچایا۔

(32) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ يُعْنِي: ابْنُ عَمْرٍو، قَتْنَا أَبُو إِسْحَاقَ، يُعْنِي الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجًا، أَوْ قَالَ: زَوْجَيْنِ، مِنْ مَالِهِ - أَرَاهُ قَالَ: فِي سَبِيلِ اللَّهِ - دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ: يَا مُسْلِمُ، هَذَا خَيْرٌ هَلُمَّ إِلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا رَجُلٌ لَا تَوَى عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ إِلَّا مَالُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ نَفَعَنِي اللَّهُ إِلَّا بِكَ، وَهَلْ رَفَعَنِي اللَّهُ إِلَّا بِكَ؟ ﴿ صحیح بخاری: ۱۱۱۱/۳، صحیح مسلم: ۱۲۲/۲، مسند احمد: ۳۶۶۲/۳، سنن النسائی: ۱۶۹/۳، سنن الترمذی: ۶۱۳/۵ ﴾

◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے (کسی چیز کا) جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کا دربان بلائے گا: اے مسلمان! یہ دروازہ بہتر ہے اس کی طرف آؤ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے شخص کا تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے (اتنا) نفع نہیں پہنچایا (جتنا) ابو بکر کے مال نے۔

روای بیان کرتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: کیا آپ کی برکت سے مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے نفع نہیں پہنچایا؟ کیا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی رفعت و شان عطا نہیں فرمائی؟

(33) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُخْتَارِ

قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

﴿مسند احمد: ۲۷۰/۱: سنن الدارمی: ۳۸/۱﴾

◊ ◊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا:  
ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے (گھر کے) دروازے کے علاوہ جتنے بھی (گھروں کے) دروازے مسجد میں کھلتے ہیں سب  
بند کر دو۔

﴿[تشریح]﴾ ◀ مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وسلم میں مختلف دروازے تھے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کی طرف  
کھلتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر مبارک کی طرف کھلنے والے دروازے کے علاوہ سب  
دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا تھا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ باقی سب دروازے بند کر دیے گئے جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
کا دروازہ آج بھی موجود ہے۔

(34) ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ قُلْتُ لِأَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ. فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ قُلْتُ:  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ يَحْيَى: فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ: مَنْ  
ذَكَرَهُ؟ قَالَ: وَإِنِّي لَأَبِي نَزَى وَإِنِّي لَأَسْمَعُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، إِنَّمَا رَوَى وَإِنِّي عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ: هَذَا خَطَأٌ ثُمَّ  
قَالَ:

◊ ◊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا نفع مجھے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے پہنچایا ہے۔

(35) ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ﴿مسنف عبد الرزاق: ۲۲۸/۱﴾

◊ ◊ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر انہوں نے درج بالا

حدیث بیان فرمائی۔

(36) ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدْوَانَ، جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْفَضِيلِ قَتْنَا حَسَنُ

بُنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ قَتْنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ أَعْيَنَ، قَتْنَا إِسْحَاقَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا مَالٌ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْفَعُ لِي مِنْ مَالِ أَبِي بَكْرٍ، وَمِنْهُ أَعْتَقَ بِلَالًا، وَكَانَ يُقْضَى فِي مَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يُقْضَى الرَّجُلُ فِي مَالِ نَفْسِهِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۲۸/۱۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسلمانوں میں سے کسی بھی شخص کا مال میرے لیے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے زیادہ نفع مند ثابت نہیں ہوا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی مال سے حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کروایا اور آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا کرتے تھے جس طرح آدمی اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔

(37) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَرْتِيُّ قَتْنَا بَشْرَ بْنَ

عَبَّاسِ بْنِ مَرْحُومٍ قَتْنَا النَّضْرُ بْنُ عَرَبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُرْوَى الدَّوْسِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آيَدَنِي بِكُمَا ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۰/مجمع الزوائد: ۵۲/۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو اروی الدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ہر قسم کی تعریف اور شکر و ستائش کے تمام تر کلمات اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

(38) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْفَ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنِ الْعِمْرَازِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ يُسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ عَائِشَةَ وَهِيَ

رَافِعَةٌ صَوْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذَنَ لَهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: يَا ابْنَةَ أُمِّ رُومَانَ وَتَنَاوَلَهَا، أَتَرْفَعِينَ

صَوْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَحَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ جَعَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا يَتَرَضَّاهَا: أَلَا تَرَيْنِ أِنِّي حُلْتُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنِكَ؟



قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَحْسَبُهُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ يُضَاحِكُهَا، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْرِكَانِي فِي سِلْمِكُمْ كَمَا أَشْرَكْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمْ.

• احمد: ۲۷۲۴/۳ سنن ابی داؤد: ۳۰۰۷

❖ ❖ ❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے کا شانہ اقدس میں تشریف لائے اور اندر آنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم) سے اجازت طلب کرنے لگے (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے (اپنی صاحبزادی) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی جو اونچی آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کر رہی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو (اندر آنے کی) اجازت دے دی۔ جب (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) گھر میں (داخل ہوئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے کہا: اے امِ رومان کی بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتی ہو؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئے (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خاموش کرادیا)۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں تمہیں بچانے کے لیے ان (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے درمیان حائل ہو گیا تھا؟

ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے۔ اُس وقت انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خوشگوار انداز سے گفتگو کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی (پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) آپ اندر آ گئے۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ! جس طرح آپ دونوں نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا اسی طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کر لیجئے۔

(39) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَتْنَا يُونُسُ قَتْنَا الْعِيزَارُ

بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: قَالَ النَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ، فَأَمْرِي إِلَيْهَا فَقَالَ: يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ، أَلَا أَسْمَعُكَ تَرْفَعِينَ صَوْتِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

﴿الخصائص الكبرى: ص ۲۸﴾

❁ ❁ ❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (گھر میں داخلے ہونے) کی اجازت طلب کی تو (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آواز سن لی جو کہہ رہی تھیں: اللہ کی قسم! مجھے پتا ہے میرے والد کی بہ نسبت علی (رضی اللہ عنہ) آپ کی نظر میں زیادہ محبوب ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ (بات) دو یا تین مرتبہ کہی۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت لی اور اندر آ گئے پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا: اے فلاں عورت کی بیٹی! کیا میں نے تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آواز میں بات کرتے نہیں سنا؟



سُئِلَ عَنْ قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرِهِ:  
خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

اس اُمت کی دو بہترین ہستیاں

(40) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّرْمِذِيُّ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ.

﴿السنن لابن عاصم: ۱۱۷/المجم الكبير للطبرانی: ۶۴۱/مسند احمد: ۱۱۳۱/سنن ابن ماجہ: ۳۹۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔  
پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(41) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قَتْنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ دِرْهَمٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَحْسَبُهُ عَرِيفَ بْنَ دِرْهَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین ہستیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر اور عمر

رضی اللہ عنہما ہیں۔

(42) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَتْنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتَهُ. ﴿اس سند کے ساتھ اصحابِ علیؓ میں سے ایک شخص نے حضرت علیؓ سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے (اور انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا):

اور اگر میں تیسری شخصیت کا نام بھی بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(43) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زَحْمَوِيَّةٌ قَتْنَا عَمْرُ بْنَ مُجَاشِعٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ لِأَبِي إِسْحَاقَ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّكَ تَقُولُ: أَفْضَلُ فِي الشَّرِّ، قَالَ: خَيْرٌ. ر. ﴿زیادات المسند: ۱۲۸/۱﴾

﴿ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿ [تشریح] ﴾ تیسری شخصیت کون تھے؟ اس کے بارے میں دو طرح کی رائے ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، جیسا کہ آئندہ روایات میں بھی مذکور ہے۔ نیز اسی کتاب کی حدیث نمبر ۷۶۲ میں بھی بیان ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا: یقیناً حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہم میں سے بہتر اور افضل بھی ہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے مراد خود حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ ایک روایت میں اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ عبد خیر الحمد انی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا سکتا ہوں، تو ہم سمجھ گئے کہ اس سے مراد خود آپ ہی ہیں اور بوجہ انکساری اپنا نام نہیں لے رہے۔

﴿ السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۵۸۶/۲﴾

(44) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ



قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُبَيِّنُ لَكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ عُمَرَ؟ فَقَالُوا: بَلَى، فَسَكَتَ. ﴿الْاخبار لابن عديم: ۱۸۲/۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کے متعلق نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ)۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کے متعلق نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

(45) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ آدَمَ قَتْنَا مَالِكُ بْنُ

مِغْوَلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَخَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ

سَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ﴿مسند احمد: ۱۱۰/۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسری شخصیت کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(46) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي

رِزْمَةَ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرِّ قَالَ: خَطَبَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ إِنَّ عُمَرَ كَانَتْ خِلَافَتُهُ فُتْحًا، وَإِمَارَتُهُ رَحْمَةً، وَاللَّهُ إِنِّي أَظُنُّ أَنَّ الشَّيْطَانَ

كَانَ يَفْرُقُ أَنْ يُحْدِثَ حَدِيثًا مَخَافَةَ أَنْ يُغَيِّرَهُ عَلَيْهِ عُمَرُ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ عُمَرَ أَحَبَّ كَلْبًا لَأَحْبَبْتُ ذَلِكَ الْكَلْبَ.

﴿مجمع الزوائد: ۷۸/۹﴾

﴿﴾ حضرت زُرّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا:

بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، فتح اور آپ کی امارت، رحمت تھی، اللہ کی قسم! بلاشبہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیطان اس

خدا کے باعث کوئی بھی بدعت ایجاد کرنے سے گھبرایا کرتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ختم کر دیں گے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی کتے سے محبت کرتے تو میں اُس سے بھی محبت کرتا۔

(47) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ أَبُو عَمْرٍو قَالَ: اَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ وَالَّذِي لَوْ شَاءَ أَنْ يُنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقْتُ، لَوْ أَنَّ عُمَرَ كَانَ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِطُّ شَعْرَةٍ، يَعْنِي: مِثْلُ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اُس ذات کی قسم جو میرے اس نیزے کو بھی بولنے کی طاقت دینا چاہے تو یہ بھی بولنے لگے! اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو اُن میں سُرے کی سلائی کے برابر بھی فرق نہ ہوتا۔

(48) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْخُرَّاسَانِيُّ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بِمَكَّةَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ قَتْنَا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي وَإِيلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَوَفِّرُونَ، وَمَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا فَتَشَّ عَنْ جَانِفَةٍ، أَوْ مَنْقَلَةٍ، إِلَّا عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ. ﴿المجم الاوسط للطبرانی: ۳/۳۲۷﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر (اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما) گئے تو ہم کثیر تعداد میں تھے ہم میں سے ہر ایک کا حال یہ تھا کہ اگر اس کا کھوج لگایا جاتا تو اس میں کوئی نہ کوئی بڑا عیب ہی نکلتا، سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(49) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا يُفْضِلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي.

﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۱۹۔ الصارم المسلول لابن تیمیہ: ص ۵۸۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حکم بن جحل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کوئی بھی شخص کسی کو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت نہ دے، وگرنہ میں اُسے بہتان طراز کی حد کے طور پر کوڑے لگاؤں گا۔

(50) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَبُو صَالِحٍ بِمَكَّةَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الطَّنَافِيسِيِّ قَتْنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبِ السُّوَائِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ فَقَالَ: ﴿

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَن خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقُلْنَا: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَمَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

﴿مسند احمد: ۱۰۶/۱، کنز العمال: ۳۴۰/۶﴾

﴿﴾ حضرت وہب سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور استفسار فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص کون ہیں؟ ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

(51) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذُكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ. ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ دُرْجًا جِيءَ بِهِ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ وَفِيهِ جَوْهَرٌ، فَسَأَلَ عُمَرُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَأْذِنُونَ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَيَّاهَا، فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِهِ فَفَتَحَتْهُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُرْسِلَ إِلَيْكَ عُمَرُ، فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ عَلَيَّ ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿المستدرک للحاكم: ۹۴﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عراق کی طرف سے ایک صندوق لایا گیا جس میں جواہرات تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ صندوق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دوں؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اجازت دے دی) چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے وہ صندوق ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ انہوں نے جب اُسے کھولا تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ظاہری وصال کے) بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔

(52) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ قَتْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنْ

سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَعُدُّ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ: خَيْرُ هَذِهِ

الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عُبَيْدٍ لَيْسَ الطَّنَافِيسِيُّ، كَانَ بِمَكَّةَ يَبِيعُ الْخُمْرَ.

﴿مسند احمد: ۱۴۲﴾

﴿﴾ حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کثیر تعداد میں موجود تھے تب بھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہترین شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ہی شمار کیا کرتے تھے۔

(53) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ

النَّيْسَابُورِيُّ قَتْنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ الطَّاطِرِيُّ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَفْضِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

وَعُثْمَانَ، لَا نَفْضِلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱۶۷﴾

﴿﴾ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم عہد رسالت میں حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر) فضیلت دیا کرتے تھے (اور ان کے بعد) کسی صحابی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(54) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ

سَلَمَةَ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي الْمَاجِشُونَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرَكَ، وَلَا نَفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. ﴿صحیح البخاری: ۵۳/۷/سنن ابی داؤد: ۲۰۶/۳﴾  
 ﴿ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ ﷺ کے بعد (کسی صحابی کو) حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر نہیں سمجھا کرتے تھے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو درجہ دیتے اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فضیلت کا حامل شمار کرتے، پھر ہم (درجہ بندی کرنا) چھوڑ دیتے اور فضل و کمال میں باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں کرتے تھے۔

(55) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَتْنَا الْعَلَاءَ بْنَ

عَبْدِ الْجُبَّارِ الْعَطَّارُ قَتْنَا الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

﴿ سنن الترمذی: ۶۲۹/۵/کشف الاستار: ۲۲۳/۲﴾

﴿ حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں ہی یوں کہا کرتے تھے کہ (تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور (ان کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(56) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَبُو

الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّا كُنَّا نَقُولُ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى: أَفْضَلُ أُمَّةٍ رَسُولِ اللَّهِ

بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ. ﴿ سنن ابی داؤد: ۲۰۶/۳/السنن لابن ابی عاصم: ۱۱۶﴾

﴿ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ ابھی اس دنیا میں ہی تشریف فرما تھے کہ ہم کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت

کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(57) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ،

يَعْنِي: ابْنَ عِمَّاشٍ، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ

بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ. ﴿ صحیح البخاری: ۱۶/۷﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت نافع بن عبد العبدی سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:  
ہم عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا کرتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(58) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ كُنَّا نَعُدُّ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَأَصْحَابَهُ مُتَوَافِرُونَ: أَبُو

بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسَكْتُ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۲/۲

﴿ ﴿ ﴿ ابوصالح بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اس ظاہری دنیا میں ہی تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کثیر تعداد میں موجود  
تھے (اس وقت) ہم اس طرح درجہ بندی کیا کرتے تھے: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر  
ہم خاموش ہو جاتے۔

(59) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو

بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۲۶۲/۲ / مجمع الزوائد: ۱۲/۹

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمر بن اُسید بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں،  
پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(60) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۱۵/۱

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد خیر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (اس دنیا سے پردہ فرمانے کے) بعد اس امت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر اور حضرت عمر

رضی اللہ عنہما ہیں۔

(61) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا شَيْبَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ الْأَبْلَى أَبُو مُحَمَّدٍ قَتْنَا الْحَسَنُ

بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَقُولُ إِذَا عَدَدْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 'قُلْنَا: أَبُو بَكْرٍ،

وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ. ﴿فضائل الخلفاء الراشدين: ۱۳۸/۱﴾

◀ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شمار کرتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔

(62) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هَمَّامِ السَّكُونِيُّ الْوَلِيدُ بْنُ شُبَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ

قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَسْرُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَفَاضِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

وَعُثْمَانَ، ثُمَّ لَا نَفْضِلُ أَحَدًا عَلَى أَحَدٍ. ﴿السنن لابن أبي عاصم: ۵۶۸/۲﴾

◀ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیا کرتے تھے

ان کے بعد ہم کسی کو بھی ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

(63) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَتْنَا مَرْوَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ

الطَّاطِرِيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ عُمَرَ عُثْمَانُ.

﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ۵۷۷/۲﴾

◀ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس بارے میں اختلاف نہیں کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ بنیں گے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ، خلیفہ بنیں گے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس طرح داخل ہوا کرتے تھے کہ جیسے آپ ﷺ اپنے ہی گھر میں داخل ہو رہے ہوں اور آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اس طرح تصرف فرمایا کرتے تھے کہ جیسے اپنے ہی مال میں تصرف فرما رہے ہوں۔

(66) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِأَبِيهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بَنِي، إِنِّي أَرَاكَ تَعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رَجُلًا جُلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي أُرِيدُ مَا أُرِيدُ، قَالَ: فَمَتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتُ إِلَّا فِيهِ، وَفِيمَا قَالَ أَبُوهُ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرُهُ لِلْهُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرُهُ لِلْعُسْرَى، وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى، إِنَّ عَلَيْنَا لِلْهُدَى، وَإِنَّ لَنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَى، فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى، لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى، الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى، وَسَيَجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى، وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى، إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى، وَلَسَوْفَ يَرْضَى) (الليل: 6): ﴿ ﴿ الدر المنثور: ۶/۳۵۸، فتح القدير للشوكاني: ۲۵۲/۵ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی صاحب سے بیان کیا:

حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم (بہت زیادہ) غلام لوگوں کو آزاد کراتے ہو پس اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو (بہ وقت ضرورت) تمہارے کام آسکیں اور تمہارے دفاع میں بھی کھڑے ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے درج ذیل آیات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور ان باتوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو ان کے والد نے کی تھیں:

(فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرُهُ لِلْهُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرُهُ لِلْعُسْرَى، وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى، إِنَّ عَلَيْنَا لِلْهُدَى، وَإِنَّ لَنَا لِلْآخِرَةِ وَالْأُولَى، فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى، لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى، الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى، وَسَيَجَنَّبُهَا الْأَتْقَى، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ



يَتَزَكَّى، وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى، إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى، وَلَسَوْفَ يَرْضَى (سورة الليل: 6)

”جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا، تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی، تو ہم بھی اسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔ اس کا مال اس کے (اوندھا) گرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ بے شک راہ دکھا دینا ہمارے ذمہ ہے اور ہمارے ہی ہاتھ میں آخرت اور دنیا ہے۔ میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے، جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر لیا، اور اس سے ایسے شخص کو ڈور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا، جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو، بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے یقیناً وہ (اللہ) عنقریب راضی ہو جائے گا۔“



قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا  
مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا  
اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

(67) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى قَتْنَا جَرِيرٌ،  
يَعْنِي: ابْنَ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
﴿مُتَّنِ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ  
فِي خِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَّنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ  
بُنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خَلَّةَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ، سُدُّوا  
عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةٍ أَبِي بَكْرٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱/۵۵۸/۵ السنن الکبریٰ للنسائی: ۵/۱۸۰﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ مرض الموت کے دوران تشریف لائے، آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ  
ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس  
نے ابو بکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے مجھ پر احسانات کیے ہوں، اور اگر میں لوگوں میں سے  
کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، البتہ اسلام کا تعلق سب سے افضل ہے، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد  
میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

﴿تشریح﴾ ◀ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رہائش گاہیں مسجد نبوی شریف کے ارد گرد تھیں، انہوں نے اپنے  
گھر سے مسجد میں ایک ایک چھوٹا سا دروازہ بنا رکھا تھا، جس کا مقصد مسجد میں بہ آسانی پہنچنا اور جماعت کے ساتھ بہ آسانی  
شریک ہونا تھا۔ پہلے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دے رکھی، لیکن پھر ان تمام کھڑکیوں کو بند کرنے کا حکم دے دیا،  
لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کو بند نہ کیا، اُسے برقرار رکھا، اس سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت  
ظاہر ہوتی ہے۔

(68) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، وَأَشْرَبَتْ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ، فَلَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّوَاسِي مَا نَزَلَ بِأَبِي لَهَا ضَهًا، فَوَاللَّهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نَقْطَةِ إِلَّا طَارَ أَبِي بِحِظِّهَا وَعَنَايَهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هَذَا: وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ غِنَاءً لِلْإِسْلَامِ، كَانَ وَاللَّهِ أَحْوَزِيًّا، نَسِيبَهُ وَحِدَةً، قَدْ أَعَدَّ لِلْأُمُورِ أَقْرَانَهَا. ﴿المطالب العالیة: ۳/۲۵۲/عیون الاخبار لابن قتیبة: ۲/۳۱۳﴾

◀ ◀ ◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے (ظاہری) پردہ فرما گئے تو (اکثر) عرب مرتد (یعنی اسلام سے پھرنے) لگے اور مدینہ شریف میں نفاق پھیلنے لگا، (اُس وقت) جو آفتیں میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) پر اُتریں اگر گڑے ہوئے مضبوط پہاڑوں پر بھی وہ اُترتیں تو انہیں بھی توڑ ڈالتیں۔ اللہ کی قسم! لوگوں کا اسلام کے بارے میں ایک نقطے کا بھی اختلاف ہو جاتا تو میرے والد پورے اہتمام اور بڑی تیزی سے وہاں پہنچ جاتے۔ اس کے باوصف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جس نے بھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا: اُس نے جان لیا کہ انہیں اسلام کے فائدے کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! وہ ایک سنجیدہ کارِ شخصیت تھے، وہ اکیلے کئی کاموں پر مامور ہوتے اور بہت سے کاموں کے لیے انہوں نے علم و ہنر میں ہم رُتبہ تیار کر رکھے تھے۔

(69) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ. ﴿صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۳/مسند احمد: ۱/۴۳۷/سنن ابن ماجہ: ۳۶۱/۱/مسند الحمیدی: ۱/۶۲۱/السنن لابن ابی عاصم: ۱۱۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(70) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: <https://alislami.net>

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّي فَقَالَ: سَلْ تُعْطَهُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَأَبْتَدَرْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، وَمَا اسْتَبَقْنَا إِلَى خَيْرٍ إِلَّا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ مِنْ دُعَائِي الَّذِي لَا أَكَادُ أَنْ أَدْعَهُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۳، المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۰۹/۱، الحلیۃ لابن نعیم: ۱۲۷﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ؛ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! (جو مانگنا ہے) مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ؛ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہما دوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ؛ میرے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے، جب بھی ہم نے کسی نیک کام میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ؛ اس کام میں مجھ پر برتری لے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ؛ نے فرمایا: میری وہ دعا جسے میں چھوڑا نہیں کرتا تھا (یعنی ہمیشہ پڑھتا کرتا تھا، وہ یہ ہے):

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں، آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک جو کبھی کم نہ ہو اور

جنت کے اعلیٰ مقام (یعنی) جنت الخلد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت کا سوال کرتا ہوں“

(71) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ قَالَ: أَنَا عَبِيدُ

اللَّهِ يَعْنِي: ابْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَقَّى بِخَمْسٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ كَانَ لِي مِنْكُمْ إِخْوَةٌ وَأَصْدِقَاءُ، وَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَكُونَ لِي

مِنْكُمْ خَلِيلٌ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسْجِدًا، إِنِّي أَنهَاكُمُ عَنْ ذَلِكَ.

﴿صحیح مسلم: ۳۷۷۱/سنن ابن ماجہ: ۳۶۱/سنن ابی داؤد: ۱۸۰۲/المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۰۹/۱﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت جناب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک سے پانچ روز قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

بلاشبہ تم میں سے کچھ لوگ میرے بھائی اور کچھ دوست ہیں اور میں اس بات سے مستغنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم میں سے کوئی میرا دوست ہو البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور بلاشبہ میرے پروردگار نے مجھے اسی طرح دوست بنایا ہے جس طرح اُس نے میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔ خبردار! بلاشبہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، لیکن تم قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا اور یقیناً میں تمہیں اس سے منع کر رہا ہوں۔

(72) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ مِنْ كِتَابِهِ قَتْنَا مَرَوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَلْعِ الْهُمْدَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَامَ عَلِيُّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِ وَسَارَ بِسِيرَتِهِ، حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۲۸/۱ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک روز منبر پر جلوہ افروز تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے ہوئے فرمایا:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا، چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے مطابق تمام امور سرانجام دیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نقش قدم پر چلتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی عمل پر اپنے پاس بلا لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرزِ خلافت پر کام کیا اور ان دونوں کے نقش قدم پر چلتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی عمل پر اپنے پاس بلا لیا۔

(73) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَيُّوبَ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: ابْنَ عِيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلِي - ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۲۳۷۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی طرح دوست بنایا ہے جس طرح اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا اور بے شک ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) میرے دوست ہیں۔

(74) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مُعَمَّرٌ، عَنْ

أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ يَوْمَ غَزْوِنَا الْيَرْمُوكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَصْبَتُمْ اسْمَهُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصْبَتُمْ اسْمَهُ، عَثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كَفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ لِأَنَّهُ يُقْتَلُ، أَصْبَتُمْ اسْمَهُ، قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ وَالِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَابْنُهُ، قَالَ عُقْبَةُ: قُلْتُ لِابْنِ الْعَاصِ: سَمَّيْتَهُ هَؤُلَاءِ، قَالَ: مُعَاوِيَةُ وَابْنُهُ. ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۳۶۱۱/مجمع الزوائد للسيوطي: ۸۹/۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس دن ہم غزوہ یرموک میں شریک ہوئے اُس دن میں نے ایک کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ "صدیق" ہیں، تم نے ان کا (مکمل) نام پالیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "فاروق" ہیں، جو لوہے سے مقرون ہیں، تم نے ان کا (مکمل) نام پالیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ "ذو النورین" ہیں، کیونکہ انہیں رحمت کے دو حصے عطا کیے گئے تھے، اسی لیے انہیں شہید کر دیا گیا، تم نے ان کا (مکمل) نام بھی پالیا۔ پھر ارض مقدسہ کے نگران اور ان کے صاحبزادے ہیں۔

عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح آپ نے ان اصحاب کو القاب دیے ہیں اسی طرح ان کا بھی کوئی نام رکھ دیجئے۔ تو انہوں نے فرمایا: معاویہ اور ان کا صاحبزادہ۔

﴿تشریح﴾ ◀ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک پادری نے کہا تھا کہ میں آپ کا ذکر پہلی کتابوں میں

"قرن" کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس چیز کا قرن؟ تو اس نے کہا: لوہے کا۔ یہاں قرن سے مراد قلعہ ہے جو اس بات سے استعارہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت گویا ایک فولادی قلعہ تھی جو شیطانی حملوں سے بچنے کی ایک محفوظ پناہ گاہ تھی، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جس گلی سے عمر گزر رہا ہو شیطان وہ گلی چھوڑ کر بھاگ جاتا

(75) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ

عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَى رَجُلًا أَبَا بَكْرٍ، وَعَلَى عَاتِقِهِ عَبَاءَةٌ، فَقَالَ: أَرِنِي أُعِنِكَ فَقَالَ: إِلَيْكَ لَا

تَغُرَّنِي أَنْتَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ عِمَالِي. ﴿الطبقات لابن سعد: ۱۸۴/۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُن کے کندھے پر عباءہ تھی، اُس نے کہا: یہ مجھے دکھائیے، میں آپ کی

مدد کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہنے دو مجھے بے جا مقام نہ دو تم اور ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) میرے خاندان میں سے نہیں ہو۔

(76) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيِّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ

الْقُدُوسِ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ قَالَ: يَطْلَعُ

عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۲/۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے سامنے (ابھی) ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اب پھر) تمہارے سامنے ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔

(77) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، يَنْزِلُ قَنْطَرَةَ بَرْدَانَ،

وَكَانَ ثِقَةً - سَأَلْتُ أَبِي عَنْ عَبَّاسٍ فَذَكَرَهُ بِخَيْرٍ - قَتْنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ

يَسَارِهِ، فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۱۲/۵/سنن ابن ماجہ: ۳۸/۱/المستدرک للحاکم: ۶۸/۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بائیں جانب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

(78) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ  
 قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَرَقَمِ بْنِ شُرْحَبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ  
 وَجَدَ خِيفَةً فَخَرَجَ، فَلَمَّا أَحْسَسَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكُصَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ  
 أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْآيَةِ الَّتِي انْتَهَى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ

﴿مسند احمد: ۲۳۱/۱/سنن ابن ماجہ: ۳۹۱/۱/شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۲۷۱/سنن الدارمی: ۲۸۷/۲﴾

◀ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر  
 جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ ﷺ تشریف لے آئے، جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے قدموں کی آہٹ محسوس  
 کی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کیا، پھر آپ ﷺ حضرت ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب پہلو میں بیٹھ گئے اور آیت کے اسی حصے سے قرأت شروع کی جہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 نے ختم کی تھی۔

(79) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَتْنَا قَيْسُ يَعْنِي  
 ابْنَ الرَّبِيعِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ أَرَقَمَ بْنِ شُرْحَبِيلَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ،  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ، وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً فَخَرَجَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ تَأَخَّرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 مَكَانَكَ، ثُمَّ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَقْتَرَا مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ



مِنَ السُّورَةِ. ﴿منداحمہ: ۲۰۹/۱ / کشف الاستار: ۲۲۳/۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض کی حالت میں فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور (نماز شروع کرتے ہوئے) اللہ اکبر کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راحت محسوس کی تو دو آدمیوں کے درمیان (ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے؛ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور سورت کے اسی مقام سے قرأت شروع کر دی جہاں تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

﴿ [ تشریح ] ﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دو آدمیوں کے درمیان مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تھے وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحیح البخاری)

(80) ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَ أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَتْنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ ابْنِ شُرْحَبِيلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاؤُهُ، فَاسْتَرَنَ مِنِّي إِلَّا مِيمُونَةَ، فَقَالَ: لَا يَبْقَى فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ شَهِدَ اللَّذَّ إِلَّا لَدَّ، إِلَّا أَنْ يَمِينِي لَمْ يُصِبِ الْعَبَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قَوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى، قَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيفَةً فَبَجَاءَ، فَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَجَلَسَ إِلَيَّ جَنْبِهِ ثُمَّ اقْتَرَأَ. ﴿ منداحمہ: ۲۰۹/۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی تیمارداری کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی موجود تھیں (میری خالہ) میمونہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام اُمہات المؤمنین نے مجھ سے پردہ کر لیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھر میں موجود جس جس نے بھی میرے منہ میں دوا ڈالی ہے اُس کے منہ میں بھی دوا ڈالی جائے، کوئی بھی باقی نہ بچے، البتہ میری قسم عباس پر لاگو نہیں ہوگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (یہ سن کر) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہئے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تو ایسے (نرم دل) آدمی ہیں کہ جب وہ اس مقام پہ کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو



(پہاڑ) ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید کے علاوہ (اور) کوئی موجود نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پوچھا گیا: وہ کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے بتلایا: حضرت ابو بکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر (مجھ سے) پوچھا گیا کہ دسویں صحابی کون تھے؟ تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ یعنی انہوں نے اپنا نام لیا۔

(83) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَتْنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ حَيَّانِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيُّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ: وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ. ﴿سنن ابی داؤد: ۲۱۱/۴﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

ہم حراء پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر کوئی (عام لوگ) نہیں بلکہ نبی صدیق اور شہید موجود ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پہاڑ پر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر، عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ حراء وہ پہاڑ ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے، بعثت سے قبل حضور نبی کریم ﷺ وہاں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے، پہلی جی بھی اسی پہاڑ پر موجود غار حراء میں نازل ہوئی۔

(84) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَتْنَا عُبَيْدُ بْنَ سَعِيدٍ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ حَيَّانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. ﴿سنن ترمذی: ۶۳۷/۵، السنن الکبریٰ للنسائی: ۵۲۲/۱، مسند احمد: ۱۹۳/۱﴾

﴿﴾ اس سند کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل درج بالا روایت مروی ہے۔

(85) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي: ابْنَ الْجَرَّاحِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ "، فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التَّسْعَةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنشُدُكَ بِاللَّهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، أَنْتَ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: إِذَا نَاشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ: أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ (ص: 116). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَأَسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَرَّاحِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۸/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دس صحابہ جنتی ہیں: ابو بکر جنتی، عمر جنتی، علی جنتی، عثمان جنتی، زبیر جنتی، طلحہ جنتی، عبد الرحمان جنتی، ابو عبیدہ بن جراح جنتی اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ان نو صحابہ کرام کا ہی نام لیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو اعور! ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ بتائے دسویں آدمی آپ ہی ہیں ناں؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے تو سنو! ابو اعور بھی جنتی ہے۔

﴿[ تشریح ]﴾ ◀ ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے، یعنی وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں دُنیا میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوش خبری دے دی تھی۔

(86) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْوُرْكَانِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو مُعَشَّرٍ يَعْنِي نَجِيحًا الْمَدَنِيَّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّ تِسْعَةَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: كُنَّا عَلَى صَخْرَةٍ بِأَحُدٍ فَتَحَرَّكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْدَيْتَنِي، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، وَكَانَ عَلَى الصَّخْرَةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَتَرَكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ نَفْسَهُ، وَكَانَ عَلَيْهَا. ﴿السنن لابن أبي عاصم: ۱۴۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دس لوگ جنتی ہیں، ہم اُحد پہاڑ کی ایک چٹان پر موجود تھے کہ پہاڑ حرکت کرنے

لگ گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا نام نہیں لیا، جبکہ وہ بھی چنانچہ موجود تھے۔

(87) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَالَ مِنْ فُلَانٍ، فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ ذَكَرَ نَفْسَهُ يَعْنِي الْعَاشِرَ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۸۸، سنن ابی داؤد: ۴/۲۱۱، سنن الترمذی: ۵/۶۵۲﴾

◀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

نبی (ﷺ) جنتی ہیں، ابوبکر جنتی، عمر جنتی، عثمان جنتی، علی جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمن بن عوف جنتی اور سعد جنتی ہیں۔ (پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر میں چاہوں تو دسویں شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

ابن جعفر اور حجاج رضی اللہ عنہما نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دسویں نمبر پر اپنا نام لیا۔

(88) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبِ الزُّبَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ يَعْنِي: ابْنَ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ، قَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، ففَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتَنَّ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ، مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ

مِنْكَ خَيْرًا. ﴿صحیح البخاری: ۲/۱۶۴، الموطأ: ۱/۱۴۲، سنن الترمذی: ۵/۶۱۳، سنن النسائی: ۲/۹۹، سنن ابن ماجہ: ۳۸۹﴾

◀ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:



ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً جب ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: حضور ﷺ سے کہیے کہ جب ابوبکر (آپ ﷺ کے مصلیٰ امامت پر) کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے، لہذا حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمادیتے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ چنانچہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو یقیناً تم عورتیں یوسف کے ساتھ والیاں ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: مجھے تمہاری وجہ سے کسی اچھی بات کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

**[ تشریح ]** ◀ آواز نہ سنا سکنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ فرط غم میں نڈھال ہو جائیں گے جس کی وجہ سے ان کی آواز نہیں نکل سکے گی، میرے والد بہت نرم دل ہیں، ان سے ایسا نہیں ہو سکے گا، آپ ﷺ کے پیش نظر بہت اہم مسئلہ تھا، اور وہ یہ تھا کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے لوگوں کو یہ بتادینا چاہتے تھے کہ میرے بعد میری نیابت کا بار ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر ہوگا۔ گویا آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خود ہی خلیفہ منتخب کر گئے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جو ”یوسف کے ساتھ والیاں“ کہا، یہ آپ نے خفگی کے انداز میں فرمایا تھا، اس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نامناسب کام کے لیے کہا تھا اسی طرح تم میرا حکم ماننے کی بجائے ایک ایسی بات کہہ رہی ہو کہ جو مناسب نہیں ہے۔ وہ بات یہ تھی کہ آپ کی ازواجِ مطہرات آپ ﷺ کو یہ مشورہ دے رہی تھیں کہ آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دینے کی بجائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں، وہ نہایت دلیری اور ہمت والے ہیں، وہ یہ کام بہ خوبی سرانجام دے سکیں گے۔ جبکہ آپ ﷺ صرف امامت ہی نہیں بلکہ خلافت کی تعیین کا اشارہ دینا چاہتے تھے، اس لیے بار بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی حکم صادر فرما رہے تھے کہ وہی لوگوں کو امامت کروائیں۔ یاد رہے کہ اصل امام نبی کریم ﷺ ہی تھے، یعنی آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔

(89) ▶ **سند حدیث** ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو جَعْفَرٍ (ص 119): قَتْنَا

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

▶ **متن حدیث** ◀ كَانَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَمُرُّ بِبِلَالٍ وَهُوَ يَعْذَبُ، وَهُوَ يَقُولُ: أَحَدٌ أَحَدٌ، فَيَقُولُ:

أَحَدٌ أَحَدٌ اللَّهُ يَا بِلَالُ، ثُمَّ يَقْبَلُ وَرَقَةُ عَلَى أُمِّيَّةَ بْنِ خَلْفٍ وَمَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ بِبِلَالٍ مِنْ بَنِي جُمَحَةَ، فَيَقُولُ: أَحْلِفُ بِاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ عَلَى هَذَا لَاتَّخَذْتُهُ حَنَانًا، حَتَّى مَسَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَوْمًا، وَهُمْ يَصْنَعُونَ بِهِ

ذَلِكَ ' وَكَانَتْ دَارُ أَبِي بَكْرٍ فِي بَنِي جُمَحَ ' فَقَالَ لِأُمِّيَّةَ: أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذَا الْمُسْكِينِ ' حَتَّى مَتَى؟ قَالَ: أَنْتَ أَفْسَدْتَهُ فَأَنْقِذْهُ مِمَّا تَرَى ' قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَفْعَلُ ' عِنْدِي غُلَامٌ أَسْوَدٌ أَجْلَدُ مِنْهُ وَأَقْوَى عَلَى دِينِكَ ' أُعْطِيكَ بِهِ ' قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ ' قَالَ: هُوَ لَكَ. فَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ غُلَامَهُ ذَلِكَ ' وَأَخَذَ بِلَالًا فَأَعْتَقَهُ ' ثُمَّ أَعْتَقَ مَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ مِنْ مَكَّةَ سِتِّ رِقَابٍ - بِلَالٌ سَابَعَهُمْ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ ' شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَقُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعُونَةً شَهِيدًا ' وَأُمُّ عُبَيْسٍ ' وَزَيْنَبَةُ ' فَأَصِيبُ بَصْرَهَا حِينَ أُعْتِقَهَا ' فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: مَا (ص: 120) أَذْهَبَ بَصْرَهَا إِلَّا اللَّاتُ وَالْعُزَّى ' فَقَالَتْ: حُرِّقُوا ' وَبَيْتِ اللَّهِ مَا يَضُرُّ اللَّاتُ وَالْعُزَّى وَمَا يَنْفَعَانِ ' فَردَّ اللَّهُ إِلَيْهَا بَصْرَهَا ' وَأَعْتَقَ النَّهْدِيَّةَ وَأَبْنَتَهَا ' وَكَانَتَا لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ' فَمَرَّ بِهِمَا وَقَدْ بَعَثْتُهُمَا سَيِّدَتُهُمَا تَطْحَنَانِ لَهَا ' وَهِيَ تَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أُعْتِقُكُمْ أَبَدًا ' فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: جِلًّا يَا أُمَّ فُلَانٍ ' قَالَتْ: جِلًّا ' أَنْتَ أَفْسَدْتُهُمَا فَأَعْتِقْتُهُمَا ' قَالَ: فَبِكُمْ هُمَا؟ قَالَتْ: بَكْذَا وَكَذَا ' قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُمَا وَهُمَا حُرَّتَانِ ' أَرْجِعَا إِلَيْهَا طَحِينَهَا ' قَالَتَا: أَوْ نَفْرَعُ مِنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ ' ثُمَّ نَرَدَهُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: أُوذَاكَ إِنْ شِئْتُمَا. وَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ بِجَارِيَةِ بَنِي مُؤَمَّلٍ ' حَيٍّ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ ' وَكَانَتْ مُسْلِمَةً وَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَذِّبُهَا لِتَتْرَكَ الْإِسْلَامَ ' وَهُوَ يَوْمِنِي مُشْرِكٌ ' وَهُوَ يَضْرِبُهَا حَتَّى إِذَا مَلَّ قَالَ: إِنِّي أَعْتَدِرُ إِلَيْكَ ' إِنِّي لَمْ أَتْرُكْكَ إِلَّا مَلَالَةً ' فَعَلَ اللَّهُ بِكَ ' فَتَقُولُ كَذَلِكَ فَعَلَ اللَّهُ بِكَ ' فَابْتَاعَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْتَقَهَا ' فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ' وَهُوَ يَذْكَرُ بِلَالًا وَأَصْحَابَهُ وَمَا كَانُوا فِيهِ مِنَ الْبَلَاءِ ' وَإِعْتِاقَ أَبِي بَكْرٍ إِيَّاهُمْ ' وَكَانَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيقًا:

عَتِيقًا وَأَخْزَى فَأَكْبَهَا وَأَبَا جَهْلٍ  
وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعَقْلِ  
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ رَبِّي عَلَى مَهْلٍ  
لَأُشْرِكَ بِالرَّحْمَنِ مِنْ خِيفَةِ الْقَتْلِ  
وَمُوسَى وَعِيسَى نَجِنِي ثُمَّ لَا تُسَلِّ  
عَلَى غَيْرِ بَرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلٍ

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا عَنِ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ  
عَشِيَّةً هُمَا فِي بِلَالٍ بِسُوءِ قِيَّةِ  
بِتَوْجِيهِ رَبِّ الْأَنْامِ وَقَوْلِهِ  
فَإِنْ يَقْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ  
فِي رَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ  
لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَيِّ مِنْ آلِ غَالِبٍ

﴿الحلقة الأولى لبي نعيم: ١٢٤/١٢٤٠ سيرة اعلام النبلاء: ٥٣/٣﴾

﴿ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ﴿

ورقہ بن نوفل، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس <https://www.islam.net> میں لڑائیں دی جا رہی تھیں اور وہ ”أحد..... أحد“ (اللہ

ایک ہے اللہ ایک ہے) پکار رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل کہنے لگے: اے بلال! واقعی اللہ ایک ہی ہے۔ پھر ورقہ، امیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہو کر بولے: بنو جمح میں سے بلال کے ساتھ ایسا سلوک کون کر سکتا ہے؟ پھر کہنے لگا: اللہ کی قسم! اگر تم لوگوں نے اسے اس حالت پر قتل کر دیا تو میں اس کا سوگ مناؤں گا۔ یہاں تک کہ ایک روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ گزرے اور وہ ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کر رہا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گھر بنو جمح میں تھا۔ انہوں نے امیہ سے کہا: کیا تجھے اس بے چارے کے معاملے میں اللہ سے ڈر نہیں آتا؟ تو کب تک اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتا رہے گا؟ وہ بولا: تم نے ہی اسے خراب کیا ہے (یعنی اسلام کی راہ پر لگایا ہے) اب (اگر تم بچا سکتے ہو تو) اس کو اس اذیت سے بچا لو جس میں تم اسے دیکھ رہے ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ میرے پاس ایک حبشی غلام ہے جو (ظاہری طور پر) اس سے زیادہ خوبصورت اور طاقتور بھی ہے، میں اس کے بدلے میں تجھے وہ دے دیتا ہوں۔ امیہ بولا: مجھے قبول ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہارا ہوا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ غلام اُسے دے دیا اور اُس سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو لے کر آزاد کر دیا۔ پھر ہجرت کرنے سے پہلے اسلام کی بنیاد پر ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ غلام اور آزاد کیے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ ساتویں تھے۔ (باقی چھ یہ تھے): عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ، یہ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور بر معونہ کے روز ان کی شہادت ہوئی۔ ام عمیس، زُنیرہ، جس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو آزاد کرایا، اُس وقت تک ان کی بینائی چلی گئی تھی یہ دیکھ کر قریش کہنے لگے: اس کی بینائی لات اور عزی نے ہی ختم کی ہے۔ یہ سن کر بولیں: اللہ کے گھر کی قسم! لات اور عزی نے تو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی کچھ فائدہ دے سکتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی بینائی لوٹا دی۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نجد یہ اور ان کی بیٹی کو آزاد کروایا۔ یہ دونوں بنو عبدالدار کی ایک عورت کی مملوکہ تھیں۔ آپ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی مالکہ نے ان کو چکی پیسنے کے لیے بھیجا ہوا تھا اور کہتی تھی: بیٹے کی قسم! میں تم دونوں کو کبھی آزاد نہیں کروں گی۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام فلاں! اپنی قسم توڑ دو۔ اُس نے کہا: جنتوں کی عورتوں کی تم نے ہی ان دونوں کو خراب کیا ہے، اب تم ہی ان کو آزاد کرو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان دونوں کو کتنی قیمت میرا آزاد کروگی؟ وہ بولی: اتنی قیمت میں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہیں تم سے خرید لیا ہے اور اب یہ دونوں آزاد ہیں (پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان ماں بیٹی سے کہا) اس کو اس کی چکی واپس لوٹا دو۔ وہ دونوں بولیں: اے ابو بکر! کیا ہم اس کام سے فارغ نہ ہو لیں؟ پھر اس کو یہ لوٹا دیں گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے تم چاہو۔ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بنو مؤمل، جو بنو عدی بن کعب کا ہی ایک قبیلہ تھا، کی ایک لونڈی کے پاس سے گزرے۔ وہ لونڈی اسلام آئی تھی اور عمر بن خطاب، جو کہ ابھی اسلام نہیں لائے تھے، اُسے سزا دے رہے تھے تاکہ وہ اسلام چھوڑ دے۔ وہ اُسے اتنا مار رہے تھے کہ مارتے مارتے ہانپنے لگے اور بولے: میں نے ابھی جو تجھے مارنا بند کیا ہے اس کی وجہ صرف میرا تھک جانا ہے (اور

میں تجھے اُس وقت تک مارتا رہوں گا جب تک کہ (اللہ تعالیٰ تیرا کوئی فیصلہ نہ کر دے۔ تو وہ بھی اسی طرح کہتی کہ تمہارا فیصلہ بھی اللہ ہی کرے گا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کی آزمائشوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، جن کا لقب ہی عتیق (یعنی آزاد کرنے والا اور خود جہنم سے آزاد ہونے والا) پڑ گیا تھا، کہ ان کو آزاد کرانے کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا عَنْ بِلَالٍ وَصَحْبِهِ  
عَتِيقًا وَأَخْزَى فَاجِهًا وَأَبَا جَهْلٍ  
عَشِيَّةً هُمَا فِي بِلَالٍ بِسُوءَةٍ  
وَلَمْ يَحْذَرَا مَا يَحْذَرُ الْمَرْءُ ذُو الْعُقُلِ  
بِتَوْحِيدِهِ رَبَّ الْأَنَامِ وَقَوْلِهِ  
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ رَبِّي عَلَى مَهْلٍ  
فَبِأَنْ يَقْتُلُونِي يَقْتُلُونِي وَلَمْ أَكُنْ  
لِأَشْرِكِ بِالرَّحْمَنِ مِنْ خِيْفَةِ الْقَتْلِ  
فِي رَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبْدِ يُونُسَ  
وَمُوسَى وَعِيسَى نَجِسِي ثُمَّ لَا تُمَلِّ  
لِمَنْ ظَلَّ يَهْوَى الْغَى مِنْ آلِ غَالِبٍ  
عَلَى غَيْرِ بَرٍّ كَانَ مِنْهُ وَلَا عَدْلٍ

”اللہ تعالیٰ عتیق (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اُس کے ساتھیوں کو آزاد کرانے کے

حوالے سے بہتر بدلہ دے اور فاجہ اور ابو جہل کو رسوا کرے، کہ ایک شام ان دونوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا اور انہیں ایسا کوئی بھی ڈر نہیں آیا کہ جو ایک عقلمند آدمی کو آسکتا ہے۔ یہ سزائیں صرف اس وجہ سے تھیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے پروردگار کو ایک مانتے تھے اور کہتے تھے کہ میرا رب بس ایک اللہ ہی ہے۔ اگر یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں لیکن میں موت کے ڈر سے رحمن کے ساتھ شرک کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کے رب! مجھے نجات عطا فرما، پھر تو آل غالب میں سے ایک شخص کو مہلت نہ دے جو ضلالت و گمراہی میں دھنس چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گناہ و نافرمانی اور بے عدلی پر قائم ہے۔“

(90) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حدثنا عبد الله، قثنا ابراهيم بن الحجاج الناجي، قثنا عبد الواحد بن

زيد، قال: نا صدقة بن المثنى النخعي، قال: حدثني جدى رياح بن الحارث قال:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فِي أَنْاسٍ كَثِيرٍ، فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

بِنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ، فَأَوْسَعَ لَهُ الْمُغِيرَةُ وَقَالَ: هَا هُنَا، فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ شَابٌّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ عَلْقَمَةَ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: لِمَنْ يَسُبُّ هَذَا؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: يَسُبُّ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا مُغِيرَةُ، أَلَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ، ثُمَّ لَا تَغَيِّرُ، لَنْ

أَقُولُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 'سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَى أَحَدٍ' مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ 'أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ' وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ' وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ' وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْجَنَّةِ' وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ' وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ' وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ' وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ' وَتَاسِعُ الْمُسْلِمِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ' قَالَ: فَضَخَّ النَّاسُ وَقَالُوا: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ 'أَخْبَرْنَا مَنْ تَاسِعُ الْمُسْلِمِينَ؟' وَنَاشَدُوهُ' فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّكُمْ نَاشَدْتُمُونِي مَا أَخْبَرْتُكُمْ' أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ' وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ الْعَاشِرَ' ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَمَوْقِفُ رَجُلٍ أَوْ مَشْهُدُ رَجُلٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغَيِّرُ فِيهِ وَجْهَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ عُمَرَةَ ﴿مسند احمد: 1/187 / سنن ابى داود: 4/212 / سنن ابن ماجه: 1/48﴾

✦ ✦ ✦ حضرت رباح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بہت سے لوگوں (کی موجودگی) میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے جگہ کھلی کرتے ہوئے کہا: آئیے یہاں تشریف رکھئے۔ وہ ان کے ساتھ چار پائی پر بیٹھ گئے۔ پھر قیس بن علقمہ نامی ایک کوئی شخص آیا اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے گالیاں بکنے لگا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ آدمی کس کو گالیاں دے رہا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بولے: اے مغیرہ! تجھ پر افسوس ہے! میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ آپ کے سامنے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہے ہیں اور آپ کو کچھ فرق ہی نہیں پڑ رہا۔ میں کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو کہ کل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اس بارے میں پوچھ لیں (یعنی میں وہی بات کہوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے) اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بلاشبہ میری طرف جھوٹی بات منسوب کرنا کسی عام شخص کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے جیسا نہیں ہے (بلکہ) جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ) ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، علی جنتی ہے، عثمان بن عفان جنتی ہے، عبد الرحمان بن عوف، سعد بن مالک، زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔

(پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ یہ سن کر لوگ دھکم پیل کر کے کہنے لگے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! ہمیں بتلائیے کہ نواں (جنتی) مسلمان کون ہے؟ اور (ساتھ ہی) لوگوں نے ان کو قسم دی۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر تم مجھے قسم نہ دیتے تو میں تمہیں نہ بتلاتا، وہ نواں (جنتی) مسلمان میں ہوں اور دسویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! کسی (عام) آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) کھڑے



ہونا یا حاضر رہنا اور اس کے چہرے کا غبار آلود ہو جانا تمہاری عمر بھر کی عبادت سے افضل ہے۔

﴿ تشریح ﴾ یعنی ایک صحابی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جانا ہی اتنا عظیم عمل ہے

کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی ساری زندگی بھی عبادت و ریاضت میں صرف کر دے تو بھی اس کی فضیلت کو نہیں پہنچ سکتا۔

(91) ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْبَرَ فِيهِ وَجْهَهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ وَلَوْ عَمَرَ عُمَرُ نُوحًا

﴿ مسند احمد: 187/1 / سنن ابی داؤد: 212/4 / السنن لابن ابی عاصم: 141 ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں سے اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دن جہاد فی سبیل اللہ میں شرکت کرے کہ جس

میں اُس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے یہ تمہاری عمر بھر کے اعمال سے افضل ہے اگرچہ اُسے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر ہی دے دی جائے۔

(92) ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ وَيِينَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ قَدْ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ، فَهُوَ

يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَشَهِدَ عَلَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَكَيْسٌ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ

﴿ صحیح البخاری: 258/10 - صحیح مسلم: 1653/3 - مسند احمد: 267/2 - سنن الترمذی: 206/8 - مصنف عبدالرزاق: 82/11 - سنن

الدارمی: 116/1 ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس دوران (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) ایک آدمی چونکہ پہنے چلا جا رہا تھا اُسے اُس کی چال ڈھال نے خود پسندی میں

بتلا کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ تا قیامت زمین میں ہی دھنستا رہے گا، اس بات پر حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی گواہ ہیں۔ حالانکہ وہاں نہ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(93) ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ،

فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (يَا عَلِيُّ، هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ

وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ) ثُمَّ قَالَ: (يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرُهُمَا) ﴿ سنن الترمذی: 211/5 / سنن ابن ماجہ: 36/1 ﴾

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے جب

رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام

عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(94) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ، قَتْنَا الْمُحَارِبِيَّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ زَيْدٍ عِنْدَ عَامِرٍ عَنْ نَعِيمٍ أَوْ ابْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَلِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ. ﴿راجع الحدیث السابق﴾  
 ◀ ◀ ◀ اس سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

(95) ﴿متن حدیث﴾ ◀ تَدْرُونَ لِمَ خَصَّصْتُ وَكَدَّ أَبِي بَكْرٍ مِنْ ثُلثِي؟ لِأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَقَدْ خَلَّفَ لِعِيَالِهِ شَيْئًا غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَإِنَّهُ آثَرَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ بِمَالِهِ كُلِّهِ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكْفِيَهُ، وَكَدَّ أَبِي بَكْرٍ مِنْ مَالِي دُونَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ رَحِمًا.

﴿تاریخ بغداد: 142/6 / تاریخ الفسوی: 174/1﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو بکر بن ابوعون المدینی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن شکلہ المہدی کو فرماتے سنا: تم جانتے ہو کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے دونوں دوہائی حصوں کے ساتھ کیوں خاص کیا؟ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کے بارے میں یہی پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ نہ کچھ چھوڑ کر گئے ہیں سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ انہوں نے اپنا سارے کا سارا مال ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر دیا۔ چنانچہ میں نے یہ پسند کیا کہ اس شخص کو چھوڑ کر کہ جو رشتے داری میں میرے زیادہ قریب ہے، میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو اپنے مال سے (اس کا) بدلہ دوں۔

(96) ﴿متن حدیث﴾ ◀ مِنْ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ لَمْ يَشْكُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً قَطُّ.

﴿الصواعق المحرقة لابن عساکر: ص: 85﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی بھی شک نہیں کیا۔

(97) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَيْضًا لَطِيفًا جَعْدًا، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ صَدَعِ حَجَرٍ، مُشْرِفَ الْوَرِكَيْنِ، لَا يَثْبُتُ إِزَارُهُ عَلَى وَرِكَيْهِ. ﴿مجمع الزوائد المصنوع: 42/9 / المعارف لابن قتيبة: ص: 74﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نسبتاً سفید رنگ، نرم خو، خوش مزاج اور سخت و توانا جسم کے مالک تھے، جیسے پتھر پھاڑ کر نکلے ہوں، بڑے کولہوں والے، ان کا تہبندان کے کولہوں پر ٹھہرتا نہیں تھا۔

(98)..... حضرت سعید بن جبیر اور عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ“ (التحریم: ۴) ”(نیک اہل ایمان) سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿مسند رک للحاکم: 69/3۔ السنن الکبریٰ للنسائی: 253/10۔ مجمع الزوائد للصبیحی: 127/7﴾

(99) ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ كَلَامَ عُمَرَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عُمَانَ وَخُطْبَتَهُ، وَكَلَامَ عَلِيٍّ وَخُطْبَتَهُ، فَمَا كَانَ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَعْلَمَ بِمَا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ، وَلَا بِمَوَاضِعِ الْكَلَامِ، مِنْ عَائِشَةَ، وَكَذَلِكَ كَانَ أَبُو هَانَا۔ ﴿صفة الصفوة لابن الجوزي: 36/2۔ سير اعلام النبلاء: 335/3﴾

◀ ◀ ◀ حضرت احف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گفتگو بھی سنی اور خطبہ بھی، لیکن ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ان باتوں کا علم رکھتا ہو جو ان کے سر سے نکلتی ہیں اور نہ ہی کلام کے مقامات کا۔

(100) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُخَافُ بِصَوْتِهِ إِذَا قَرَأَ، وَكَانَ عُمَرُ يَجْهَرُ بِقِرَاءَتِهِ، وَكَانَ عَمَّارٌ إِذَا قَرَأَ يَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: لِمَ تُخَافُ؟ قَالَ: إِنِّي لَأَسْمِعُ مَنْ أُنَاجِي، وَقَالَ لِعُمَرَ: لِمَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَتِكَ؟ قَالَ: أَقْرَعُ الشَّيْطَانَ، وَأَوْقِظُ الْوَسْطَانَ، وَقَالَ لِعَمَّارٍ: وَلِمَ تَأْخُذُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَهَذِهِ؟ قَالَ: أَسْمَعُنِي أُخْلِطُ بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكَلِّهُ طَيِّبٌ ﴿مسند احمد: 109/1 / سنن ابی داؤد: 37/2 / السنن الکبریٰ للبیہقی: 11/3 / مجمع الزوائد للصبیحی: 266/2﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تھے تو آہستہ آواز میں کیا کرتے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونچی آواز میں قرأت کیا کرتے تھے، اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ جب قرأت کرتے تو وہ کچھ حصہ اس سورت سے پڑھتے اور کچھ حصہ اس سورت سے۔ جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ آہستہ آواز میں کیوں پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں (رب تعالیٰ کے ساتھ) اپنی ہی سرگوشیوں کو سننا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ اونچی آواز میں قرأت کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: میں شیطان کو چوٹ لگاتا ہوں اور خواب غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کچھ حصہ ایک سورت سے، کچھ دوسری سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے ایک سورت میں کسی ایسے حصے کو ملاتے سنا ہے جو اُس میں سے نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پس یہ سب طریقے ہی پاکیزہ (اچھے) ہیں۔

(101) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿لَمَّا بُوِعَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَايَعَهُ عَلِيُّ وَأَصْحَابُهُ، قَامَ ثَلَاثًا يَسْتَقْبِلُ النَّاسَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ أَقَلْتَكُمْ بَيْعَتَكُمْ، هَلْ مِنْ كَارِهِ؟ قَالَ: فَيَقُومُ عَلِيُّ فِي أَوَائِلِ النَّاسِ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ لَا نُقِيلُكَ، وَلَا نَسْتَقِيلُكَ أَبَدًا، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ؟﴾

﴿کنز العمال: 604/5﴾

﴿﴾ حضرت ابوالحکام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ اس کے بعد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) تین دن تک لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے رہے: اے لوگو! میں تمہاری بیعت کو ختم کرتا ہوں، کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟ پہلی صفوں کے لوگوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے اور فرماتے: اللہ کی قسم! نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ رضی اللہ عنہ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، لہذا کون ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو پیچھے کر سکے؟

(102) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿لَمَّا بُوِعَ أَبُو بَكْرٍ أُغْلِقَ بَابُهُ دُونَ النَّاسِ ثَلَاثًا، كُلَّ يَوْمٍ يَقُولُ: قَدْ أَقَلْتَكُمْ بَيْعَتَكُمْ فَبَايَعُوا مِنْ شِئْتُمْ، قَالَ: كُلَّ ذَلِكَ يَقُومُ عَلِيُّ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَيَقُولُ: لَا نُقِيلُكَ وَلَا نَسْتَقِيلُكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا يُؤَخِّرُكَ؟﴾ ﴿الرياض للطنبري: 309/1﴾

﴿﴾ حضرت ابوالحکام رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے تین دن تک لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنا دروازہ بن کیے رکھا، روزانہ آپ یہی فرماتے کہ میں تمہاری بیعت لینے سے دستبردار ہوتا ہوں، لہذا تم (میرے علاوہ) جس کی چاہو بیعت کر لو، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار کھڑے ہو کر یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس بات کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر کون ہے جو آپ کو پیچھے کر سکے؟

(103) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: مَنْ أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، ثُمَّ

قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ:

فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

وَأَوَّلِ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَحْسَى ثِقْوَةٍ

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَنْفَاهَا وَأَعْدَلَهَا

الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدَةٌ

﴿المستدرک للحاکم: 64/3 / مجمع الزوائد للہیثمی: 43/9 / صفحہ المستوفی لابن الجوزی: 237/1﴾

◆ ◆ ..... حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر فرمایا: کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار نہیں سنے:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أُخِي ثِقَةٍ      فَادْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا  
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا      بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا  
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ      وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرُّسُلَا؟

”جب تم نے میرے کسی پختہ و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو، ان کارناموں کی وجہ سے جو انہوں نے انجام دیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخصیت ہیں، ان سب سے زیادہ متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذمہ داری ان کو دی گئی تھی اس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں، وہ جس اجتماع گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائق تعریف ہو گئی، اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی“

(104) ► ﴿متن حدیث﴾ ◄ لَوَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ - ﴿تذکرۃ الحفاظ: 322/1﴾

◆ ◆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب بھی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں تو خواہش کرتا ہوں کہ میں بھی جنت میں جاؤں۔

(105) ► ﴿متن حدیث﴾ ◄ (مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنْ

أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)

﴿مجمع الزوائد للہیثمی: 51/9﴾

◆ ◆ حضرت ابوالخفاف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے دو وزیر اہل آسمان میں سے بنائے اور دو وزیر اہل زمین میں سے

بنائے، اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام ہیں، اور اہل زمین میں سے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔

(106) ► ﴿متن حدیث﴾ ◄ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ذَاكَرْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ بِحَدِيثِ أَبِي سَعِيدِ

الاشعري من حديث تليد عن عطية عن ابي سعيد قال: ((هو مرسل عن تليد عن ابي الجحاف فقط))

◆ ◆ اسی مفہوم کی ایک مرسل روایت بھی مروی ہے۔ ﴿سنن الترمذی: 216/5﴾



(107) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ عَلَى سَائِلٍ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، قَالَ: مَنْ شِيعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ: قَالَ الصِّدِّيقُ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَجْمَعَ هَذِهِ الْخِصَالَ إِلَّا لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -  
 ﴿صَحِّحَ مُسْلِمٌ 713/2 / مُصَنَّفَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: 953/3 / الْأَدَبُ الْمَعْرُوفُ لِلتَّجَارِي: ص: 181﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز استفسار) فرمایا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کس نے آج کسی ماکنے والے کو کوئی چیز صدقہ دی ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: آج تم میں سے کسی نے جنازے میں شرکت کی ہے؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ تمام خوبیاں صرف اسی شخص میں جمع فرماتا ہے جو جنتی ہو۔

(108) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ مَنْ جَهَلَ فَضْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ جَهَلَ السُّنَّةَ -

﴿فَضَائِلُ الصَّحَابَةِ لِلدَّارِقُطْنِيِّ: 19/1﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جو شخص ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہم) کی فضیلت سے ناواقف ہے، وہ سنت سے بھی ناواقف ہے۔

(109) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُقَعَاءَ نَجَبَاءَ، وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَأَبْنَائِي، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُدَيْفَةُ، وَعَمَّارٌ، وَالْبِقْدَادِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَسَلْمَانَ، وَبِلَالٌ رَجِمَهُمُ اللَّهُ -

﴿مُسْنَدُ أَحْمَدَ: 148/1 / السُّنَنُ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ: 139 / سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ: 662/5 / الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ: 264/6﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن مسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلاشبہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں تھا کہ جس کو سات ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی نہ دیے گئے ہوں، لیکن تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہ ایسے ساتھیوں سے نوازا گیا تھا۔ ہم نے عرض کیا: وہ (چودہ) اصحاب کون تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں، میرے دو صاحبزادے (حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم)، حمزہ، جعفر، ابو بکر، عمر، عبد اللہ بن مسعود، حذیفہ، عمار، مقداد، ابوذر، سلمان اور بلال رضی اللہ عنہم

﴿سند حدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

(110) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ: رَحِمَهُمَا اللَّهُ أَخَوَايَ.....

﴿تاریخ بغداد: 223/9﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو اس طرح فرماتے: اللہ تعالیٰ ان دونوں پر

رحم فرمائے وہ دونوں میرے بھائی ہیں، میرے بھائی ہیں۔

﴿سند حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ وَكَيْعَةَ بِنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ:

(111) ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَهَبَ الْإِسْلَامَ-

﴿﴾ حضرت امام وکیع بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم ہو جاتا۔ ﴿الطبقات لابن سعد: 405/6﴾

(112) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَوَّلًا مِنْ مَنِيَّبِ الْقَلْبِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ

اللَّهُ۔ ﴿الطبقات لابن سعد: 171/3﴾

﴿﴾ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا:

آپ بہت نرم دل اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے تھے، یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔

(113) ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ مَثَلُ الْقَطْرِ، أَيْنَمَا وَقَعَ

نَفَعَ ﴿المنقب لابن الجوزی: ص: 106۔ الصواعق المحرقة لابن عساکر: ص: 85﴾

﴿﴾ حضرت امام ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کتابِ اول میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے مانند (بیان کی گئی) ہے، کہ جو جہاں بھی برستی ہے

فائدہ ہی دیتی ہے۔

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ:

(114) ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ وَكَيْعَةَ يَقُولُ، وَنَحْنُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ: لَوْلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

لَذَهَبَ الْإِسْلَامُ۔ ﴿تقدم الاثر برقم: 111﴾

﴿﴾ حضرت احمد بن عبد اللہ بن یونس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم مکہ کے راستے میں تھے کہ میں نے امام وکیع رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام ختم

ہو جاتا۔

(115) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ شُعَيْبَ بْنَ حَرْبٍ أَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ

قَبَّلْتُمْ مُحَمَّدًا؟ لِأَنَّهُ قَدْ وَهَبَ نَفْسَهُ فِي نُصْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ ﴿تاریخ بغداد: 416/5 / تذکرۃ الحفاظ: 494/2﴾

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت محمد بن عبد اللہ مخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت شعیب بن حرب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے اپنے بیٹے کو اشارہ کیا، تو اُس نے انہیں بوسہ دیا۔ پھر اُس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے محمد کو کیوں بوسہ دیا؟ اس لیے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نصرت و مدد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔

(116) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ لَجَبْرِئِلَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي، فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِلُ: بَلَى، يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ۔ ﴿مجمع الزوائد للبيهقي: 41/9﴾

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: یقیناً میری قوم مجھے سچا نہیں مانے گی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کیوں نہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے۔

(117) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي

الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ

بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ۔ ﴿تدمر مضمی برقم: 87﴾

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت حُر بن صیاح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

میں جنتی ہوں، ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبد الرحمن جنتی ہے، سعد

جنتی ہے اور سعید بن زید جنتی ہے رضی اللہ عنہم۔

(118) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَفْضَلِ النَّاسَ بِأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرَهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا، إِنَّمَا

فَضَلَهُمْ بِشَيْءٍ كَانَ فِي قَلْبِهِ۔ ﴿احیاء علوم الدین: 23/1 / النوادر للحکیم الترمذی: ص: 31﴾

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں پر ان سے زیادہ نمازیں پڑھنے اور روزے رکھنے کی بنا پر فضیلت نہیں رکھتے

تھے بلکہ وہ تو صرف اس چیز کے باعث ان پر فضیلت رکھتے تھے جو ان کے دل میں تھی۔

(119) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَوْلُ مَنْ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِأَيَّاتِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ

فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا  
بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا  
وَأَوْلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرَّسُلَا؟

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أُخَى ثِقَةٍ  
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتَقَاهَا وَأَعْدَلَهَا  
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ

﴿مجمع الزوائد للبيهقي: 43/9﴾

◊ ◊ ◊ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:  
سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے

ان اشعار کو بطور مثال پیش کیا:

فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا  
بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا  
وَأَوْلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَقَ الرَّسُلَا؟

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أُخَى ثِقَةٍ  
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتَقَاهَا وَأَعْدَلَهَا  
الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهُدُهُ

جب تم نے میرے کسی پختہ و معتبر بہادر بھائی کا ذکر کرنا ہو تو اپنے بھائی ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کا ذکر کرو ان کارناموں کی وجہ سے جو انہوں نے انجام دیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد روئے زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہترین شخص ہیں ان سب سے زیادہ متقی اور عادل شخص ہیں اور جو ذمہ داری ان کو تفویض کی تھی اُس کو سب سے بہتر طور پر نبھانے والے ہیں۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) دوسرے تھے اور آگے آنے والے ہیں وہ جس اجتماع گاہ میں بھی جلوہ گر ہوئے وہ لائق تعریف ہوگئی اور وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

(120) ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ طَيْرُ الْجَنَّةِ أَعْظَمُ مِنَ الْبُخْتِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ذَاكَ

لَطَيْرٌ نَاعِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَكَلَهُ أَنْعَمُ مِنْهُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ يَا

أَبَا بَكْرٍ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهُ

﴿سلسلة الاحاديث الصحیحة: 268/1 / سنن الترمذی: 680/4 / مسند احمد: 221/3 / الترغیب والترہیب للمندری: 298/6﴾

◊ ◊ ◊ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جنت کا پرندہ خراسانی اونٹ سے بھی بڑا ہوگا۔ (یہ سن کر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً یہ پرندہ تو بڑا تروتازہ اور خوشگوار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اُس کو کھانے والا اُس سے بھی زیادہ خوشگوار

ہوگا اللہ کی قسم! یقیناً مجھے امید ہے کہ آپ بھی اُن ہی میں سے ہوں گے جو اس کو کھائیں گے۔

(121) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَتَى قَوْمَ عُمَرَ فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا خَلِيفَةً خَيْرًا مِنْكَ، قَالَ: فَضَرَبَهُمْ عُمَرُ

فَقَالَ: اَتَقُولُونَ هَذَا لِي وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَبَا بَكْرٍ؟

◀ ◀ ◀ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے بہتر خلیفہ کوئی نہیں دیکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مارا اور فرمایا: کیا تم ایسی بات میرے متعلق کہہ رہے ہو؟ جبکہ تم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

(122) ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَجُلٌ لِسُمَرَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا خَيْرًا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَأَيْتَ أَبَا

بَكْرٍ؟ فَقَالَ: لَا، قَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَجَلَدْتُكَ ﴿الطبقات لابن سعد: 337/6﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: کیا تو نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو ”ہاں“ کہتا تو میں تجھے کوڑے لگاتا۔

(123) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّي اَنْ اُخَالِفَ اَبَا بَكْرٍ۔

﴿فضائل الصديق للعشاري: ص: 4﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اپنے رب سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔

(124) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ اَنْزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ) (الحجر: ۴۷) قَالَ: وَاللَّهِ اِنَّهَا لَفِيهِمْ اَنْزَلْتُ، فَفِي مَنْ نَزَلَتْ اِلَّا فِيهِمْ، قُلْتُ:

وَاَيُّ غِلٍّ هُوَ؟ قَالَ: غِلُّ الْجَاهِلِيَّةِ، اِنَّ بَنِي تَمِيمٍ وَعَدِيَّ وَبَنِي هَاشِمٍ كَانَ بَيْنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا اَسْلَمَ هَؤُلَاءِ

الْقَوْمُ تَحَابُّوا، فَاخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ الْخَاصِرَةَ، فَجَعَلَ عَلَيَّ يَسْخِنُ يَدَهُ فَيَكِيدُ بِهَا خَاصِرَةَ اَبِي بَكْرٍ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ

الْآيَةُ۔ ﴿الدر المنثور: 101/4﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بلاشبہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی: (وَنَزَعْنَا مَا فِي

صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ) (الحجر: ۴۷) ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال



دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ فرمایا: اللہ کی قسم! یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ان کے بارے میں نہیں تو پھر کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

(ایک راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا: رنجش و کینہ سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد دورِ جاہلیت کا رنجش و کینہ ہے، کیونکہ دورِ جاہلیت میں بنو تمیم بنو عدی اور بنو ہاشم کے درمیان رنجشیں اور عداوتیں ہوتی تھیں، لیکن جب یہ سب اسلام لے آئے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگ گئے۔

(ایک روایت میں ہے کہ ایک بار) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پسلی کا درد ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ کو گرم کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسلی پر ٹکور کرنے لگے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

(125) ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ: اُنْشِدْكَ؟ فَمَا اسْتَنْشَدَ قَالَ: فَجَعَلَ يُنْشِدُ فَنَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِعْرِهِ فَقَالَ:

رَحِمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبِرَ

قَالَ عُمَرُ: قَدْ فَعَلَ، قَالَ:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ

فَقَالَ: مَا شَاءَ اللَّهُ

﴿الطبقات لابن سعد: 286/6﴾

◀ ◆ ◀ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا، اُس نے کہا: میں آپ کو شعر سناؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے شعر سنانے کی فرمائش نہ کی، لیکن وہ خود ہی شعر سنانے لگا اور اپنی شاعری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

رَحِمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِمَا صَبِرَ

”اللہ تعالیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرمائے، اُن کے سبب جو انہوں نے صبر کیا“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً بہت صبر کیا تھا۔ پھر اُس نے (اگلا مصرعہ) کہا:

ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ

”پھر (اللہ تعالیٰ) ابو بکر اور عمر دونوں پر (رحم فرمائے)۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مَا شَاءَ اللَّهُ کہا۔

(126) ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ وَاللَّهِ مَا اُنْشَرَ صَدْرِي قَطُّ اَنْ اُنْضِلَ عَلَيَّا عَلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ،

وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى عُمَانَ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى عَلِيٍّ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمْ فَمَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ، وَإِنَّ أَوْثَقَ أَصْحَابِنَا حُبَّنَا إِيَّاهُمْ أَجْمَعِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، وَلَا جَعَلَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فِي أَعْنَاقِنَا تَبِعَةً، وَحَشَرْنَا فِي زُمْرَتِهِمْ وَمَعَهُمْ، آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

❖ ❖ ❖ حضرت امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! اس بارے میں کبھی بھی میری شرح صدر نہیں ہوئی (یعنی میرے دل میں یہ بات کبھی نہیں آئی) کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دوں۔ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم پر اللہ کی رحمت ہوئی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رحمت الہی سے فیضیاب ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی رحمت خداوندی کا نزول ہوا، جو شخص ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے، اور یقیناً ہمارے اعمال میں سے مضبوط تر عمل ان سب سے محبت رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام سے راضی اور خوش ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی ایک کی پیروی کا طوق ہماری گردن میں نہیں ڈالا (یعنی صرف کسی ایک کی پیروی کا حکم نہیں دیا بلکہ ان چاروں کی برابر اتباع کا حکم دیا ہے) اللہ تعالیٰ ہمارا قیامت کے روز ان کی جماعت میں اور ان کی معیت میں ہی حشر کرے..... آمین رب العالمین۔

(127) ❖ متن حدیث ❖ ◀ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَاسْمُ أَبِي بَكْرٍ عَتِيقٌ، وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَانَ

بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمٍ۔ ❖ السیرة لابن ہشام: 68/2 / مجمع الزوائد: 40/9 ❖

❖ ❖ ❖ حضرت امام ابن اسحاق رضی اللہ عنہ اس شخصیت کے بارے میں فرماتے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھی:

وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام گرامی عتیق تھا اور ان کا نسب یہ تھا: عبداللہ بن عثمان بن

کعب بن عمرو بن سعد بن تيم۔

(128) ❖ متن حدیث ❖ ◀ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

عُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدْنَا بَعْدَهُمْ أَحَدًا نَأْتِي بِقَضَى اللَّهِ فِيهَا مَا أَحَبَّ۔ ❖ مضی برقم: 40 ❖

❖ ❖ ❖ حضرت عبد خیر الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ فرماتے سنا:

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں،

ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرمادے گا۔

(129) ❖ متن حدیث ❖ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَانِ سَهْدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ

وَالْمُرْسَلِينَ۔ ❖ السنن لابن ابی عامر: 139 ❖

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی وقت حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم تشریف لے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(130) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَلَا إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

عُمَرُ، ثُمَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالثَّالِثِ - ﴿ الطبقات لابن سعد: 345/6 ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

سنو! یقیناً اس اُمت کے بہترین شخص ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر تیسرے کا اللہ تعالیٰ کو بہتر علم ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(131) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ

الدُّرِّيَّ فِي أُنْفِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا -

﴿ السنن لابن ابی عاصم: 39 / ولد شاہد فی العجم الکبیر للطبرانی: 284/2 / مجمع الزوائد للہیثمی: 54/9 ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُنق پر چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو بلاشبہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(132) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ

يَبْعَثُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ -

﴿ سنن الترمذی: 622/5 / موارد القمآن: ص: 539 / الجامع الصغیر: 107/1 ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابو بکر و عمر کی (قبروں) کو (کھولا جائے گا)، پھر اہل بقیع (یعنی جنت البقیع میں دفن ہونے والے لوگوں کو) اٹھایا جائے گا، پھر اہل مکہ کو، پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

(133) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَمَّا بُوِيَ أَبُو بَكْرٍ أُغْلِقَ بَابُهُ ثَلَاثًا، يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَتَيْلُونِي

بِعَتِّكُمْ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ عَلِيٌّ: أَنْقِيْلِكَ وَلَا نَسْتَقِيْلِكَ، قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ ذَا

يُؤَخِّرُكَ؟ - ﴿كنز العمال في سنن الاقوال والافعال: 657/5﴾

﴿﴾ حضرت ابوالحجاف داؤد بن ابو عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت لی گئی تو انہوں نے تین دن تک (لوگوں سے کنارہ کش ہو کر) اپنا دروازہ بند کیے رکھا، آپ فرماتے: تم مجھے اپنی بیعت سے دستبردار کر دو۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر بار آپ کو یہی جواب دیتے کہ نہ تو ہم آپ کو یہ بیعت ختم کرنے دیں گے اور نہ ہی ہم آپ سے اس کا مطالبہ کریں گے، آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے کھڑا کیا تھا تو پھر آپ کو پیچھے کون کر سکتا ہے؟

(134) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسُهُ بِخَرْقَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ ثَمْرًا قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمِنَ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سَدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخِةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخِةٍ أَبِي بَكْرٍ - ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: 44/9﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت کے دوران تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے اپنی جان اور مال کی قربانیوں سے ابو بکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر مجھ پر احسانات کیے ہوں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا، البتہ اسلام کا تعلق سب سے زیادہ فضیلت والا ہے، ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی کھڑکی کو چھوڑ کر اس مسجد میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دو۔

(135) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، أَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَلَا غَرَبَتْ، عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ - ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: 44/9﴾

﴿﴾ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا:

اے ابوالدرداء! کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کوئی بھی شخص کہ جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ جو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

(136) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَتِ مَنْ خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ، قَالَ: فَخَشَيْتُ أَنْ أَقُولَ: ثُمَّ مَنْ؟

فَيَقُولُ عُمَانُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. ﴿تاریخ بغداد: 275/3﴾

﴿﴾ (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے کہا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت کون ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے یہ خدشہ ہوا کہ اگر اب میں نے پوچھا کہ پھر کون؟ تو آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لے دیں گے۔ چنانچہ میں نے (اس طرح پوچھنے کی بجائے) کہا: اے ابا جان! پھر آپ؟ تو انہوں نے فرمایا: تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے عام شخص ہے۔

(137) ﴿متن حدیث﴾ ﴿لِمَ تَمَشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ؟ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ خَيْرٌ مَنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ

الشمسُ، أَوْ غَرَبَتْ.﴾ السنن لابن ابی عاصم: 119 ﴿﴾

﴿﴾ (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے

آگے چل رہا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم اس شخص سے آگے کس طرح چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے؟ یقیناً ابو بکر ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج

طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(138) ﴿متن حدیث﴾ ﴿مَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى أَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يُعَذِّبُ بِلَالًا، وَهُوَ يَقُولُ لَهُ: ارْتَدَّ،

وَبِلَالٌ يَقُولُ: لَا أَحَدٌ إِلَّا إِيَّاهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا تَشْتَرِي مِنِّي أَخَاكَ؟ قَالَ: بَكْرًا وَكَذَا،

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِذَا قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَدْ جَازَلَنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَخَذْتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: اذْهَبْ فَإِنَّكَ لَيَنْ

أَسْلَمْتَ لَهُ، فَبَلَغَ أَبَا بَكْرٍ أَنَّ بِلَالًا يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أُؤَدِّنُ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا

كَانَ لِبِلَالٍ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ. فَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي لِأَكُونَ مَعَكَ لَزِمْتُكَ، وَإِنْ كُنْتَ أَعْتَقْتَنِي

لِلَّهِ فَخَلِّينِي وَمَنْ أَعْتَقْتَنِي لَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.﴾ المعجم الكبير للطبرانی: 319/1 / الحلیۃ لابن نعیم: 150/1 ﴿﴾

﴿﴾ (حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ابو جہل کے پاس سے گزرے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر تشدد کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اسلام

کو چھوڑ دے۔ لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ جواب دے رہے تھے کہ اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پھر ابو جہل نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم مجھ سے اپنے بھائی کو نہیں خریدو گے؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے میں؟ تو اس

نے کہا: اتنی قیمت میں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں (خریدنے کی) حامی بھریوں گا تو مجھے (اس کو اپنے ساتھ لے

جانے کی) اجازت ہوگی؟ تو اس نے کہا: ہاں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو خریدنے کے لیے تیار ہوں۔ پھر



انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ (کو خرید لیا اور ان) سے فرمایا: جاؤ تم اس ذات کے لیے (آزاد) ہو جس کے لیے تم نے اسلام قبول کیا ہے۔ پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد جب) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پتا چلا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان نہیں دوں گا تو انہوں نے فرمایا: بلال کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ ایسے کہیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر تو آپ نے مجھے اس لیے آزاد کیا تھا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تو میں آپ کے ساتھ ہی چمٹا رہوں گا لیکن اگر آپ نے مجھے اللہ کے لیے آزاد کیا تھا تو پھر مجھے اس کے لیے چھوڑ دو جس کے لیے آپ نے مجھے آزاد کیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں نے اپنے لیے نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے (ہی تمہیں آزاد کرایا تھا)۔

(139) ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَهْتَفُ عَلَى أَعْوَادِكُمْ هَذِهِ يَقُولُ: أَلَا أَخْبَرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَكَوْشِنْتُ لَسَمِيَّتِ الثَّالِثُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ. ﴿راجع رقم: 40-45﴾

◀ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمہاری ان سیڑھیوں پر باواز بلند یہ فرماتے سنا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں تیسرے شخص کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

(140) ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُمْ صَوَّحِبَاتُ يُوسُفَ، فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ النَّاسِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ. ﴿صحیح البخاری: 164/2 / صحیح مسلم: 316/1 / مسند احمد: 361/5﴾

◀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً ابو بکر (رضی اللہ عنہ) بہت نرم دل شخص ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کرائی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری حیاتِ مقدسہ سے اس دنیا میں ہی تشریف فرماتے۔

(141) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَا نَسِيدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابُهَا بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ. ﴿مسند احمد: 80/1﴾

✽ ✽ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم تشریف لے آئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے بعد تمام عمر رسیدہ اور نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(142) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَأَذَا حَدَّثَنِي بِهِ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ، فَأَذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ. ﴿مسند احمد: 2/1، سنن ابی داؤد: 86/2، سنن الترمذی: 207/2، مسند الحمیدی: 4/1﴾

✽ ✽ ✽ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے اس قدر نفع دیتا جس قدر وہ چاہتا، لیکن جب میرے علاوہ کوئی اور اس حدیث کو بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا (کہ کیا واقعی تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟) پس اگر وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا تھا بلاشبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں یقیناً انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو بھی شخص کوئی گناہ کرتا ہے پھر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(143) ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَرَاءَ اللَّهِ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ﴿فضائل الصحابة للدارقطني: 23/1﴾

✽ ✽ ✽ حضرت جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اُس شخص سے اللہ تعالیٰ بھی برأت کا اعلان کر دیتا ہے جو حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم سے لاطلاق ہو جاتا ہے۔

(144) ﴿متن حدیث﴾ ◀ تَوَلَّيْتُمَا، فَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ فَهْوٍ فِي عُنُقِي۔

﴿فضائل الصحابة للدارقطني: 18/1﴾

✽ ✽ ✽ حضرت کثیر النواء بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ان کو دوست بنائے اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی ہوگا وہ میری گردن پر ہوگا۔

(145) ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ: كَيْفَ تَقُولُ فِيمَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا؟ قَالَ: أَبْرَأُ مِنْهُ حَتَّى يَتُوبَ

✽ ✽ ✽ کثیر النواء ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے

بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ان کو دوست بنانے میں نے کہا: آپ کی ایسے شخص کے متعلق کیا رائے ہے جو ان پر تبرا کرتا ہے (یعنی ان کے متعلق نا زیبا الفاظ بولتا ہے)؟ انہوں نے فرمایا: میں اُس سے تب تک لا تعلق رہوں گا جب تک وہ توبہ نہیں کر لیتا۔

(146) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلُوا رُقُقَاءَ رُقُقَةً مَعَ فُلَانٍ، وَرُقُقَةً مَعَ فُلَانٍ، قَالَ: فَنَزَلْتُ فِي رُقُقَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ مَعَنَا أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَنَزَلْنَا بِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَعْرَابِ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ حَامِلٌ، فَقَالَ لَهَا الْأَعْرَابِيُّ: ابْنِي لِأَبَشْرِكَ أَنْ تَلِدِي غُلَامًا إِنْ أُعْطِيْتَنِي شَاةً، وَكَدَّتْ غُلَامًا فَأَعْطَتْهُ شَاةً، وَسَجَعَتْ لَهَا أَسَاجِيْعَ، قَالَ: فَذَبَحَ الشَّاةَ، فَلَمَّا جَلَسُوا الْقَوْمُ يَأْكُلُونَ قَالَ رَجُلٌ: أَتَدْرُونَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ؟ فَأَخْبَرَهُمْ، قَالَ: فَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ مُتَبَرِّزًا مُسْتَقْبِلًا يَتَّقِيًا. ﴿مسند احمد: 51/3 / الحلية لابن نعيم: 31/1﴾

◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر پر روانہ ہوئے، پھر (ایک جگہ) مختلف چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی صورت میں پڑاؤ کیا، ایک جماعت فلاں کی تھی، ایک جماعت فلاں کی تھی۔ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جماعت میں تھا۔ ہمارے ساتھ دیہات سے آنے والا ایک اعرابی بھی تھا۔ ہم اعرابی کے ایک ایسے گھرانے میں ٹھہرے کہ جس میں ایک حاملہ عورت تھی، اعرابی نے اُس سے کہا: اگر تم مجھے ایک بکری دے دو تو میں تمہیں بچے کی خوشخبری سناؤں گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اُس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی اور اُس نے اعرابی کو بکری دے دی۔ اعرابی نے اس عورت کو مسجع کلمات کہے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے بکری ذبح کر لی۔ جب لوگ بیٹھ کر کھانے لگے تو ایک آدمی نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ بکری کیسی ہے؟ پھر اس نے انہیں بتلایا (کہ یہ کیسے حاصل کی ہے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ خالی جگہ میں جا کر اپنے حلق میں انگلیاں ڈال کرتے رہے تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ایک ہی وزن اور ایک ہی قافیہ کے کلمات کو ”مسجع کلمات“ کہتے ہیں، جس طرح اشعار

ہوتے ہیں۔

مزید اس روایت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کمال تقویٰ و پرہیزگاری کا ثبوت ملتا ہے، اس لئے کہ انہوں نے وہ بکری ناجائز طریقے سے حاصل کی تھی، جب آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ بکری ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حرام گوشت کو اپنے پیٹ میں بھی رکھنا گوارا نہ کیا اور اپنے حلق میں انگلی مار کر اُسے پیٹ سے باہر نکال دیا۔

(147) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَمُدُّ يَدَكَ نَبَايَعُكَ، قَالَ: عَلَامَ تَبَايَعُونِي؟ فَوَاللَّهِ مَا أَنَا بِأَتَقَاكُمْ وَلَا أَتَوَاكُمْ، أَتَقَانَا سَالِمٌ، يَعْنِي: مَوْلَى أَبِي حَذِيْفَةَ وَأَتَوَانَا عُمَرُ، قَالَ: أَمُدُّ يَدَكَ (إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا) (التوبة: ٤٠)، قَالَ: فَبَايَعُوهُ وَجَعَلُوا لَهُ الْفَيْ بِرِهِمْ، قَالَ: زِيدُونِي

إِنَّكُمْ قَدْ مَنَعْتُمُونِي مِنَ التِّجَارَةِ وَلِي عِيَالٌ فَزَادُوا خُمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَعَلُوا لَهُ شَاةً كُلَّ يَوْمٍ يُطْعِمُهَا الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: طَيِّبُوا لِأَهْلِي رَأْسَهَا وَأَكَارِعَهَا، فَفَعَلُوا. ﴿الطبقات لابن سعد: 185/3﴾

✽ ✽ ✽ حضرت میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے، ہم آپ سے بیعت کریں تو انہوں نے فرمایا: کس بات پر تم میری بیعت کرو گے؟ اللہ کی قسم! نہ تو میں تم سے زیادہ تقویٰ والا ہوں اور نہ ہی تم سے زیادہ طاقتور ہوں۔ ہم میں سب سے زیادہ تقویٰ والے سالم رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور ہم میں سب سے زیادہ طاقتور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ پھیلائیے (کیونکہ آپ کا ذکر تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کیا ہے):

(إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)

”جب وہ دونوں (یعنی حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے اور حضور نبی کریم ﷺ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے“

راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے ان سے بیعت کی اور دو ہزار درہم ان کا وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا وظیفہ بڑھاؤ، کیونکہ تم نے مجھے تجارت سے بھی روک دیا ہے (تاکہ میں اپنی تمام تر توجہ امورِ خلافت کو نمٹانے پر مرکوز کر سکوں) اور میرے بیوی بچے بھی ہیں (لہذا میرا اس سے گزر بسر نہیں ہوگا)۔ چنانچہ انہوں نے پانچ سو درہم بڑھا دیے اور ان کے لیے روزانہ ایک بکری کا ہدیہ بھی مقرر کر دیا جسے وہ مسلمانوں کو کھلائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا سر اور پائے میرے اہل خانہ کے لیے رکھ لینا، چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(148) ▶ ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ وَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فَمَا وَلَيْنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مِثْلَهُ

﴿الام للشافعي: 163/1۔ معجم الصحابة للبخاري: 326﴾

✽ ✽ ✽ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے اور لوگوں میں سے کوئی بھی ان جیسا ہمارا حکمران نہیں بنا۔

(149) ▶ ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنِّي رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبِ أَنْزَعُ بَدَلُو، ثُمَّ أَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَهَا بِهَا ذُنُوبًا

أَوْ ذُنُوبَيْنِ، فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَرْحَمُهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ، فَإِنَّ بَرِحَ يَنْزِعُ حَتَّى اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، ثُمَّ ضُرِبَتْ بِعَطَنٍ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَزْعِ عَبْقَرِيٍّ أَحْسَنَ مِنْ نَزْعِ عُمَرَ.

﴿صحیح البخاری: 414/12 / صحیح مسلم: 1860/4 / مسند احمد: 368/2 / سنن الترمذی: 541/4﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے (خواب میں) اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، میں نے (اس سے) ایک ڈول پانی نکالا، پھر اُسے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے پکڑ لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے وہ دونوں ڈول نکالنے میں (اُن میں) کچھ کمزوری سی تھی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے ڈول کو پکڑ لیا، پھر وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ وہ ڈول بڑا ہو گیا، پھر تمام لوگ سیراب ہو گئے، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اچھے طریقے سے پانی نکالتا ہو۔

(150) ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَنْزَعُ عَلَى غَنَمٍ سُودٍ، فَخَالَطَهَا غَنَمٌ عُمْرٌ، فَأَوَّلْتُ السُّودَ الْعَرَبَ، وَالْعُمْرُ مَنْ خَالَطَهُمْ مِنْ إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْعَجَمِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوُ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ الدَّلْوُ، فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا، فَمَلَأَ الْجِيَاهِضَ، وَأَرَوَى الْوَارِدَةَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْقَرِيٍّ يَفْرِي فَرِي عُمَرَ. ﴿مسند احمد: 5/455﴾

◊ ◊ ◊ امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میرے احاطہ علم میں آیا:

میں نے (خواب میں) دیکھا کہ جیسے میں سیاہ رنگ کی بکریوں کو ہانک رہا ہوں، پھر ان میں مٹیلے رنگ کی بکریاں شامل ہو گئیں۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ سیاہ رنگ کی بکریوں سے مراد عرب ہیں اور مٹیلے رنگ والیوں سے مراد عرب کے وہ عجمی بھائی ہیں جو ان میں شامل ہو گئے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (خواب میں) اسی کیفیت میں تھا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آگے، انہوں نے ڈول پکڑا اور (کنویں سے) ایک یا دو ڈول پانی نکالا، وہ کمزور (حالت میں پانی نکال رہے) تھے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، پھر عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے ڈول پکڑ لیا تو وہ ڈول بڑا ہو گیا، پھر انہوں نے حوضوں کو بھی بھر دیا اور وہاں آنے والے (لوگوں اور جانوروں) کو بھی سیراب کر دیا۔ میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی طرح پانی نکالتا ہو۔

(151) ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: هَكَذَا نَبُعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿مغنی الحدیث: رقم: 77﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ہمیں اسی طرح اٹھایا جائے گا۔

(152) ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ﴿سنن الترمذی: 616/5﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے لیے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں لہذا اہل آسمان میں سے میرے جو دو وزیر ہیں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور اہل زمین میں سے جو میرے دو وزیر ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(153) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(وَلَمْ يُسِنَّدُهُ عَنْ عَطِيَّةٍ وَلَا أَبِي سَعِيدٍ) ﴿ ﴿ راجع الحدیث السابق ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ..... حضرت ابولحاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اس کے دو وزیر ہوتے تھے پھر انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

(154) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسُهُ قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ لَعَانِمُ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفَيْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَّطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا رَأَى عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ. ﴿ ﴿ الطبقات لابن سعد: 373/7 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس مرض کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری) وصال فرما گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھی، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور فرمایا: یقیناً میں اس وقت حوض پر کھڑا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بندے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو سمجھ نہ سکا، چنانچہ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! بلکہ ہم سب اپنے اموال، اپنی جانیں اور اپنی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور آج تک دوبارہ منبر پر دکھائی نہیں دیئے۔

(155) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كَلِّ خَيْلٍ مِنْ خَيْلِهِ، وَلَوْ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا

بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. ﴿ ﴿ مفضل الحدیث برقم: 69 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر  
(رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(156) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا۔

﴿ ﴿ مسند احمد: 423/6 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(157) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ اَبْرَأُ اِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيهِ؛ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ

أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ۔ ﴿ ﴿ مصنف عبدالرزاق: 228/11 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا،

بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(158) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق) کو بناتا۔

(159) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿ ﴿ مسند احمد: 417/7۔ مسند ابی داؤد الطیالیسی: 247/1 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(160) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

﴿ ﴿ صحیح مسلم: 1855/3 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(161) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے لیے دو وزیر اہل آسمان میں سے اور دو وزیر اہل زمین میں سے ہوتے ہیں لہذا اہل آسمان میں سے میرے جو دو وزیر ہیں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور اہل زمین میں سے جو میرے دو وزیر ہیں وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(153) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ لَهُ وَزِيرَانِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ

﴿ ﴿ وَكَمْ يُسِنْدُهُ عَنْ عَطِيَّةٍ وَلَا أَبِي سَعِيدٍ۔ ﴿ ﴿ راجع الحدیث السابق ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ..... حضرت ابوالخفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث فرمایا اس کے دو وزیر ہوتے تھے پھر انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

(154) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

وَهُوَ عَاصِبُ رَأْسِهِ، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: إِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا عَرَضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، بَلْ نَفْدِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَمَا رَأَى عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ۔ ﴿ ﴿ الطبقات لابن سعد 373/7 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس مرض کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری) وصال فرما گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھی راوی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے اور فرمایا: یقیناً میں اس وقت حوض پر کھڑا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بندے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دنیا اور اس کی زینت کی پیشکش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو منتخب کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو سمجھ نہ سکا چنانچہ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! بلکہ ہم سب اپنے اموال اپنی جانیں اور اپنی اولاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور آج تک دوبارہ منبر پر دکھائی نہیں دیئے۔

(155) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ، وَلَوْ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا

بَكْرٍ خَلِيلًا، إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ۔ ﴿ ﴿ مغل الحدیث برقم: 69 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
آگاہ رہو! یقیناً میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنا تا تو ابو بکر  
(رضی اللہ عنہ) کو بناتا، بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(156) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا۔

﴿ ﴿ مسند احمد: 423/6 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بنا تا تو ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(157) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ

أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ۔ ﴿ ﴿ مصنف عبدالرزاق: 228/11 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنا تا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا،  
بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

(158) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بنا تا تو ابن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق) کو بناتا۔

(159) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿ ﴿ مسند احمد: 417/7۔ مسند ابی داؤد الطیالسی: 247/1 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بنا تا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(160) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ۔

﴿ ﴿ صحیح مسلم: 1855/3 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کوئی دوست بنا تا تو ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔

(161) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ)

(التحریم: ۴) قَالَ: أَحْيَارُ الْمُؤْمِنِينَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

◆ ◆ امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم: ۴) (نیک اہل ایمان) کی تفسیر

میں فرماتے ہیں کہ مومنوں میں سے بہترین لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿الدر المنثور: 243/6﴾

(162) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجْمَ

الطَّالِعَ فِي أَفْقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا۔ ﴿مضی الحدیث برقم: 131﴾

◆ ◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح

تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو بلاشبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (اونچے درجات

والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

◆ ◆ (163)..... ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔ ﴿الطبقات لابن سعد: 349/7﴾

(164) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجْمَ فِي

أَفْقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا۔ ﴿سنن الترمذی: 607/5- سنن ابن ماجہ: 37/1﴾

◆ ◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے کہ جس

طرح تم آسمان کے افق پر ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (اونچے درجات والوں)

میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(165) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الدُّرِّيَّ فِي

أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا۔ ﴿مسند الحمیدی: 20/2- مسند احمد: 301/17- سنن الدارمی: 187/3﴾

◆ ◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (عام) جنتی لوگ اونچے درجے کے جنتیوں کو اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم آسمان کے افق پر چمکدار

ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ

ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(166) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَىٰ لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ

الْكُوكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأَفْقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا۔ ﴿السنن لابن ابی عاصم: 139﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً بلند و بالا درجات والوں کو ان سے کم تر درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان (بلند و بالا درجے والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

(167) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ أَهْلَ عِلِّيِّينَ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمًا. ﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: 47/18 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ عالی درجات کے حامل لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے حامل لوگ اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح آسمان کے افق پر چمکدار ستارے کو دیکھا جاتا ہے یقیناً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(168) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ النَّدَى فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا. ﴿ ﴿ ﴿ راجع برقم: 131 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(169) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ النَّدَى وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمًا. ﴿ ﴿ ﴿ سنن الترمذی: 607/5 / مسند ابی یعلیٰ الموصلی: 473/2 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک بلند و بالا درجات والوں کو ان سے کم تر درجات والے جنتی لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم روشن ستارے کو دیکھتے ہو، بے شک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بہتر ہوں گے۔

(170) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وَأَهْلَ بَيْتِي. ﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: 59/3 / سنن الترمذی: 663/5 / المسند رک للما کم: 110/3 / مجمع الزوائد للبیہقی: 163/9 / المعجم الکبیر للطبرانی: 200/3 ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم جب تک ان کے ساتھ مضبوطی سے منسلک رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب (قرآن کریم) اور میرے اہل بیت۔

(171) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ مَا مَرَرْتُ بِدَارِ الْقَصَارِينِ إِلَّا ذَكَرْتُ يَوْمَ الْجَمَاجِمِ -

﴿ ﴿ السنۃ لابن کبر بن الخلال: 467/2 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوالخفاف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا:

میں جب بھی دھویوں کے گھر کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے کھوپڑیوں کا دن (یعنی جنگ جمل کا دن) یاد آ جاتا ہے۔

(172) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّمَا هُوَ حُبٌّ وَبَغْضٌ وَرَضَى وَسَخَطٌ ﴿ ﴿ الطبقات لابن سعد: 394/6 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوالختری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ (یعنی جنگ جمل کا دن) تو بس محبت و نفرت اور رضامندی و ناراضگی کا تھا۔

(173) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ - ﴿ ﴿ سنن الترمذی: 186/1 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

احتلام کے مسئلے میں پانی پانی سے ہے۔

(174) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ كَأَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ مَاءً فَلَا يَغْتَسِلُ -

﴿ ﴿ ذکرہ الشاکر فی التعلیق علی الترمذی: 190/1 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب آدمی دیکھے کہ اُس کو احتلام کی کیفیت لگ رہی ہے، لیکن اُسے پانی (مادہ منویہ) دکھائی نہ دے تو وہ غسل نہ کرے

(175) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَجُلًا يَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ: كُنْزٌ مِنْ

كُنُوزِ الْجَنَّةِ - ﴿ ﴿ مسند احمد: 156/5 / موارد النعمان: 581 / مجمع الزوائد للبيهقي: 98/10 / المسند رك للحاكم: 517/1 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوبشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ پڑھتے سنا تو فرمایا: یہ کلمات جنت کے خزانوں

میں سے خزانہ ہیں۔

(176) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ يَا سَالِمُ، تَوَلَّيْتُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوَّهِمَا، فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامِي هُدًى، قَالَ:

وَقَالَ لِي جَعْفَرٌ: يَا سَالِمُ، أَبُو بَكْرٍ جَدِّي، أَيْسَبُ النَّاسُ الْجَلَالَ؟ وَقَالَ: لَا نَأْتِي شِعَاعَةَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ

لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا۔ ﴿فضائل الصحابہ للدارقطنی: 18/1﴾

﴿﴾ حضرت سالم بن ابو حفصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر اور جعفر رضی اللہ عنہم سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا:

اے سالم! ان دونوں سے دوستی رکھ اور ان کے دشمن سے علیحدگی کا اعلان کر، کیونکہ یقیناً وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے دادا جان ہیں، کیا آدمی اپنے دادا کو گالی دے سکتا ہے؟ انہوں نے (مزید فرمایا: اگر میں ان دونوں سے دوستی نہیں رکھوں گا اور ان کے دشمن سے علیحدگی کا اعلان نہیں کروں گا تو روز قیامت مجھے حضرت محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ کی شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

(177) ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا سَارَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي أَثَرِهِ بآيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ بَرَاءَةِ، فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي؟ قَالَ: خَيْرٌ، أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَضِيتُ۔

﴿سنن الترمذی: 275/5۔ زیارات المسند: 151/1۔ فتح الباری لابن حجر: 318/8﴾

﴿﴾ حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب وہ روانہ ہو گئے تو ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کی ابتدائی آیات دے کر بھیجا۔ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لِي؟ مجھے کیا ہوا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے ہو، آپ غار میں بھی میرے ساتھی تھے اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) میں راضی ہو گیا ہوں۔

(178) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوْاهًا مِنْ مِئْبَبِ الْقَلْبِ، أَلَا وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ۔ ﴿مضی الحدیث برقم: 112﴾

﴿﴾ حضرت ابو سرحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

سنو! بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے تھے، بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔

(179) ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ، وَقَالَ مَرَّةً: نَظَرَ، إِلَى قَدَمَيْهِ لِأَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَ بَيْنَ اللَّهِ تَالِثَهُمَا؟۔

﴿رضی الحدیث برقم: 23﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر ان (دشمنوں یعنی مشرکین مکہ) میں سے کسی (ایک) نے (بھی) اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو لازماً ان کی اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

(180) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ هَذَا نِسْبَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ

وَالْمُرْسَلِينَ - ﴿ ﴿ مضمون الحدیث برقم: 93 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(181) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ غَدِيرًا فَفَرَّقَهُمْ

فِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لِيَسْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، فَسَبَّحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى صَاحِبِهِ، حَتَّى بَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَسَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ حَتَّى احْتَضَنَهُ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنَّهُ صَاحِبِي كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

﴿ ﴿ مجمع الزوائد للبيهقي: 44/9 / الصواعق المحرقة للبيهقي: ص: 73 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن ابوملئکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام ایک چھوٹی سی نہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا، پھر فرمایا: تم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تیراکی کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تیرنے لگا، یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ مل کر تیرنا شروع کیا، یہاں تک کہ ان کو بغل میں لے لیا، پھر فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر صدیق کو بناتا، لیکن یہ میرے ساتھی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(182) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَآخَذَا

طَرِيقَ ثَوْرٍ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَمْشِي خَلْفَهُ وَيَمْشِي أَمَامَهُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِنْ خَلْفِكَ فَتَأْخُرُ، وَأَخَافُ أَنْ تُؤْتِي مِنْ أَمَامِكَ فَتَقْدَمُ، قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْغَارِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَقْمَهُ، قَالَ نَافِعٌ: فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى جُحْرًا فَالْقَمَهَا

قَدَمَهُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَسَعَةً أَوْ لَدَغَةً كَانَتْ بِي. ﴿مضی الحدیث برقم: 22﴾  
 ﴿﴾ حضرت ابن ابوملیکہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے آپ دونوں غارِ ثور کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلنے لگتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنے لگتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب مجھے یہ ڈر لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے نہ کوئی آ کر تکلیف پہنچائے تو میں پیچھے چلنے لگتا ہوں اور جب مجھے یہ خدشہ لاحق ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے سے نہ کوئی آ کر تکلیف پہنچائے تو میں آگے چلنا شروع ہو جاتا ہوں۔ پھر جب آپ دونوں غار میں پہنچ گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ٹھہریے، میں غار کی صفائی کر لوں۔

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غار میں ایک سوراخ دیکھا تو اُس پر اپنا پاؤں رکھ کر اُسے بند کر دیا اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی (موزی چیز) کاٹ لے یا ڈس لے تو مجھے ہی ڈسے۔

(183) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بَقْرَةً تَكَلِّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمٌّ، وَبَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا عَلَيْهَا الذَّنْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَطَلَبَهُ فَأَدْرَكَهُ فَاسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: يَا هَذَا! اسْتَنْقَذْتُهَا مِنْ مِثْنِي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذَنْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمٌّ

صحیح البخاری: 552/2- صحیح مسلم: 1857/4- مسند احمد: 245/2- سنن الترمذی: 615/5- مسند الحمیدی: 454/22

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک روز نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

ایک شخص گائے کو ہانکے لیے جا رہا تھا، پھر وہ اُس پر سوار ہو گیا اور اُسے مارنے لگا، اُس گائے نے کہا: ہم جانور سواری کرنے کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! گائے باتیں کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ابو بکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اُس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اُن میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہا اُس کے پیچھے بھاگا اور اُسے پکڑ کر اُس سے بکری چھڑالی، بھیڑیے نے کہا: اے آدمی! آج تو نے مجھ سے یہ بکری چھڑالی ہے، لیکن درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی حفاظت کرنے والا



نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ابو بکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

(184) ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هَرٍّ أَوْ هَرَّةٍ رَبَطَتْهُ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهُ وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهُ فَيَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ ثُمَّ مَاتَ وَشَهِدَ عَلَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَبَيْنَنَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقْرَةٌ فَالتَفَّتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنِّي لَسْتُ لِهَذَا خُلِقْتُ إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرِثِ؛ وَيَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ؛ وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَبَيْنَنَا رَجُلٌ فِي غَنِيمِهِ جَاءَ الذَّنْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا فَأَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَنَزَعَهَا مِنْهُ وَالتَفَّتْ إِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ: يَا هَذَا نَزَعْتَهَا مِنِّي الْيَوْمَ؛ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ وَيَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ؛ وَلَيْسَ ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ۔

﴿صحیح البخاری: 41/5 / صحیح مسلم: 2110/4 / مسند احمد: 269/2 / سنن ابن ماجہ: 402/1 / سنن النسائی: 139/3﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں چلی گئی، اُس نے اُسے باندھ رکھا تھا، نہ تو اُسے خود کچھ کھلاتی اور نہ ہی اُسے کھول دیتی کہ وہ زمین (پر گھوم پھر) کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، پھر وہ بلی مر گئی اور اس بات پر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم گواہ ہیں، حالانکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے۔

اسی طرح ایک آدمی گائے پر سوار ہو گیا تو اُس نے آدمی کی طرف متوجہ ہو کر کہا: مجھے اس لیے نہیں پیدا کیا گیا، بلکہ مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس بات پر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم بھی گواہ ہیں، حالانکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم وہاں موجود ہی نہ تھے۔

ایسے ہی ایک آدمی اپنی بکریوں میں موجود تھا تو ایک بھیڑیا آیا اور اُس کی بکریوں میں سے ایک بکری کو پکڑ کر لے گیا۔ وہ آدمی اُس کے پیچھے بھاگا اور اُس سے بکری چھین لایا۔ بھیڑیے نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اے آدمی! آج تو نے یہ بکری مجھ سے چھڑالی ہے، لیکن درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہوگا، اس بات پر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم بھی گواہ ہیں، حالانکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم وہاں موجود نہ تھے۔

(185) ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَجُلٌ مِنْ آلِ رَبِيعَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ اسْتُخْلِيفَ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ حَزِينًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَأَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ يَلُومُهُ قَالَ: أَنْتَ كَلَّفْتَنِي هَذَا، وَشَكَا إِلَيْهِ الْحُكْمَ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَوْ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْوَالِيَّ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ الْحَقَّ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ؟ قَالَ: فَكَأَنَّهُ سَهَّلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حَدِيثَ عُمَرَ۔

﴿المطالب العالیہ: 319/2 / مسند ابو عوانہ: 12/4 / السنن الکبریٰ للبیہقی﴾

﴿﴾ حضرت موسیٰ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ اپنے گھر میں گہری سوچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے آئے تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی کیفیت میں بولے: آپ نے ہی مجھے اس ذمہ داری میں پھنسیا ہے اور انہوں نے ان سے لوگوں کے مابین فیصلوں کا شکوہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب حکمران کامل کوشش کے ساتھ حق بات تک پہنچ جائے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے لیکن اگر وہ پوری کوشش کے باوجود حق بات جاننے میں غلطی کر بیٹھے تو اسے ایک اجر مل ہی جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لگتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ اس حدیث نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مشکل کو آسان کر دیا۔

(186) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسْرَى؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمَكَ وَأَهْلَكَ اسْتَبَقَهُمْ وَأَسْتَبْتَهُمْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، فَقَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: (فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (إبراهيم: ۳۶) ، وَمَثَلُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى قَالَ: (إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) (المائدة: ۱۱۸)

﴿مسند احمد: 383/1 / سنن الترمذی: 213/4 / سنن ابی داؤد: 61/3 / المستدرک للحاکم﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز ارشاد فرمایا:

تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگ ہیں ان سے توبہ کروا کر چھوڑ دیجئے، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے اور انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے انہوں نے بھی فرمایا تھا:

(فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)

”جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بخشنے والا بڑا

مہربان ہے۔“

اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی بھی ہے انہوں نے فرمایا:

(إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)

” (الہی) اگر تو انہیں عذاب دے گا تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو بے شک تو غلبے اور حکمت والا ہے“

(187) ▶ ﴿سند اور متن حدیث﴾ ◀ حدثنا عبد الله قثنا أبي 'نا معاوية هو ابن عمرو قال : نا

زائدة فذكر نحوه۔ ﴿انظر تخریج الحدیث السابق﴾

◀ حضرت امام زائدہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

(188) ▶ ﴿سند اور متن حدیث﴾ ◀ حدثنا عبد الله ' قال : نا حسين قال

: نا جرير يعني ابن حازم عن الأعمش فذكر نحوه۔ ﴿انظر تخریج الحدیث السابق﴾

◀ حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

(189) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ خَيْرَ

هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَمَنْ قَالَ سِوَى ذَلِكَ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ عَلَيْهِ مَا

عَلَى الْمُفْتَرِي۔ ﴿هدى السارى لابن حجر: ص: 397﴾

◀ حضرت عبدالرحمن بن ابولہی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: آگاہ رہو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بعد اس امت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، لہذا میرے یہاں کھڑے ہونے کے بعد جو شخص اس کے

علاوہ کوئی بات کہے گا تو وہ بہتان طراز ہوگا اور اُسے وہی سزا ملے گی جو بہتان لگانے والے کی ہوتی ہے۔

(190) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَاتَى عُمَرُ

فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُؤَمَّرَ النَّاسَ؟

قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَيْكُمْ تَطِيبُ نَفْسَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿مسند احمد: 21/1 / سنن النسائي: 74/2 / المستدرک للحاكم: 67/3 / السنن لابن ابی عاصم: 112 / کنز العمال: 655/5﴾

◀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرما گئے تو انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو امامت کرائیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم میں سے کون

اپنے آپ کو اس لائق سمجھتا ہے کہ وہ خود کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر مقدم کرے؟ انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

مانگے ہیں کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر مقدم ہوں۔

(191) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَارُ، وَأُمُّ سَمِيَّةٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ، وَالْمِقْدَادُ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بَعِيَّةَ أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِيهِ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ، وَالْبَسُوهُمْ أَدْرَعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوا فِي الشَّمْسِ، فَمَا مِنْهُمْ إِنْسَانٌ إِلَّا وَقَدُّ وَأَتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا، إِلَّا بِلَالٌ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللَّهِ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَأَعْطَوْهُ الْوَلْدَانَ، فَأَخَذُوا يَطُوفُونَ بِهِ شِعَابَ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ أَحَدًا أَحَدًا۔

﴿مسند احمد: 404/1 / سنن ابن ماجہ: 53/1 / المسند رک للحاکم: 284/3 / دلائل النبوة للبيهقي: 56/2﴾

﴿﴾ حضرت زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے سات حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر، عماران کی والدہ سمیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب کے ذریعے (مشرکین کی اذیتوں سے) محفوظ رکھا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعے محفوظ رکھا اور باقی جو حضرات تھے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا، انہیں لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں ڈال دیا، چنانچہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے مشرکین کے مطلب کی بات نہ کہہ دی ہو، سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی پروا نہ کی اور ان کی نظر میں بھی ان کی کوئی قدر نہ تھی۔ کافروں نے انہیں پکڑ کر بچوں کے حوالے کر دیا، وہ انہیں مکہ کی گھاٹیوں میں لیے پھرتے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد پکارتے جاتے تھے۔

(192) ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ۔

﴿صحیح البخاری: 57/5 / مسند احمد: 25/7﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(193) ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّهُ أَحْسَى

وَصَاحِبِي، وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا۔ ﴿صحیح مسلم: 1855/4 / مسند احمد: 243/7 / السنن الکبریٰ للنسائی: 294/7﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا، البتہ وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں اور بے

(194) ﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَعْجِبُهُ الرَّؤْيَا الْحَسَنَةُ وَيَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا دَلَّى مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنَتْ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرَجَحَتْ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نَبْوَةٌ ثُمَّ يُوْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ. ﴿مسند احمد: 44/5 / سنن ابى داود: 208/4 / المستدرک للحاکم: 71/3 / مجمع الزوائد للهيثمى: 58/9﴾

﴿﴾ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ ﷺ کو اچھے خواب پسند ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان کے متعلق پوچھتے بھی تھے، ایک روز آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے دیکھا کہ ایک ترازو کو آسمان سے اتارا گیا، پھر آپ ﷺ کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت آپ ﷺ کا پلڑا بھاری رہا، پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو تولا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا، پھر ترازو کو اٹھالیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ خواب سن کر کبیدہ خاطر ہو گئے اور فرمایا: نبوت ہے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

(195) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ أَبِي 'عَفَانَ' قَتْنَا حَمَادَ بْنَ سَمَلَةَ 'قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ عَنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ﴿انظر تفرغ الحدیث السابق﴾

﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

(196) ﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَا سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ

وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ. ﴿مضی الحدیث برقم: 214/1﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا

اور فرمایا:

یہ دونوں نبیوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(197) ﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ. ﴿السنن الکبریٰ للنسائی: 407/9﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں۔

(198) ﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا بَقَانِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، يَعْنِي أَبَا



بُكَرٌ وَعُمَرُ وَهَدْيٌ عَمَّارٌ وَعَهْدُ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ -

﴿سند احمد: 399/5 / سنن الترمذی: 610/5 / سنن ابن ماجہ: 37/1 / سند الحمیدی: 214/1﴾

﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا لہذا تم ان کی اقتدا کرنا جو میرے بعد (خليفة) ہوں گے یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم اور عمار کی راہنمائی اور ابن ام عبد کے عہد کو (لازم پکڑنا)۔

(199) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّا أَبَا بَكْرٍ كَانَ سَابِقًا مُّبْرَزًا - ﴿زیادات الزهد لعبد اللہ بن احمد: ص: 111﴾

﴿حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

بے شک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سبقت لے جانے والے نمایاں شخص ہیں۔

(200) ﴿متن حدیث﴾ ◀ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - ﴿مضی الحدیث برقم: 93﴾

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے بارے

میں فرمایا:

یہ دونوں عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(201) ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعْنَا مَالٌ مَا نَفَعْنَا مَالٌ أَبِي بَكْرٍ - ﴿مضی الحدیث برقم: 24﴾

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جتنا فائدہ ہمیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے اتنا فائدہ ہمیں کسی مال نے نہیں دیا۔

(202) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا النَّبِيَّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا

تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ - ﴿مضی الحدیث برقم: 93﴾

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی رضی اللہ عنہ! تم انہیں یہ

بات نہ بتانا۔

(203) ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَسْتَخْلِفُ أَحَدًا، وَلَوْ كَانَ

مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ - ﴿سند احمد: 63/6﴾

﴿سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ (ظاہری) پردہ فرما گئے اور آپ ﷺ نے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا، لیکن اگر آپ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو (یقیناً) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مقرر کرتے۔

(204) ▶ ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ عَسِمْتُ عَائِشَةَ، وَسَنِلْتُ: مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا. ﴿مَجْمَعُ مُسْلِمٍ: 4/1856﴾

◀ حضرت ابن ابوملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کسے کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر ان سے پوچھا گیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔

(205) ▶ ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَمَّا كَانَ وَجَعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَ: ادْعُوا إِلَيَّ أَبَا بَكْرٍ، وَابْنَهُ، فَلْيَكْتُبْ لِكَبَلَا يَضَعَهُ فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ طَامِعٌ، وَلَا يَتَمَنَّى مَتَمَنٍّ، ثُمَّ قَالَ: أَبِي اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَبَى اللَّهُ وَالْمُسْلِمُونَ، وَقَالَ مَرَّةً: وَالْمُؤْمِنُونَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَبِي، فَكَانَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ. ﴿مُسْنَدُ أَبِي دَاوُدَ الطَّلْحِيِّ: 2/186 - السنن لابن أبي عاصم: 113﴾

◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ اس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تھا (یعنی آپ ﷺ نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کو میرے پاس بلا کر لاؤ اور انہیں (میری نصیحت) لکھ لینی چاہیے، تاکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے معاملے میں کسی طمع کرنے والے کو کوئی طمع نہ رہے اور کسی خواہش رکھنے والے کی خواہش نہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کا اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے (اور مؤمل نے کہا کہ مومنوں!) نے (اختلاف کا) انکار کر دیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے (اور ایک روایت کے مطابق مومنوں نے) اختلاف کر دیا (اور سب نے مان لیا کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ) میرے والد ہی ہوں گے چنانچہ میرے والد ہی بنے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

(206) ▶ ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ يَطْلَعُ مِنْ تَحْتِ هَذَا الصُّورِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي شِئْتُ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَطَلَعَهُ عَلِيٌّ. ﴿مُسْنَدُ أَحْمَدَ: 3/331 - المسند رك للحاكم: 3/34 - مجمع الزوائد للهيتمي: 57/9﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کھجوروں کے اس جھنڈ کے نیچے سے ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اگر تیری چاہت شامل ہو تو یہ آدمی علی ہو۔ پھر (ایسا ہی ہوا کہ) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔

(207) ﴿ ﴿ ﴿ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَشٍّ مِنْ حُشَانِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَأَنْذِنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَأَنْذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَأَنْذِنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ، فَقُمْتُ فَأَنْذِنْتُ لَهُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ خَفِيفُ الصَّوْتِ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: قُمْ فَأَنْذِنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى، فَجَعَلَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَبْرًا حَتَّى جَلَسَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَنَأَا، قَالَ: أَنْتَ مَعَ أَبِيكَ. ﴿ التارخ الكبير للبخاری: 1/172 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک صاحب تشریف لائے اور انہوں نے اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور ساتھ ہی انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ میں اٹھا اور انہیں اجازت دی اور دیکھا کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے چنانچہ میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یہاں تک کہ بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے انہوں نے بھی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور ساتھ ہی انہیں جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ میں اٹھا اور انہیں اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یہاں تک کہ بیٹھ گئے، پھر ایک اور صاحب تشریف آئے جن کی آواز بہت دھیمی سی تھی انہوں نے بھی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دے دو اور انہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی خوشخبری دے دو۔ میں اٹھا اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے انہیں آزمائشوں کے بدلے میں جنت کی خوشخبری سنائی تو وہ کہنے لگے: اے اللہ! صبر کی توفیق عطا فرما نا۔ وہ بھی آکر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنے متعین عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کے ساتھ ہو گے۔

(208) ﴿ ﴿ ﴿ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَسْبَتُهُ قَالَ: فِي حَانِطٍ - فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَأَنْذِنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ، فَإِذَا هُوَ أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَأَبَشِّرْ بِالْجَنَّةِ، فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى جَلَسَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرَ، فَقَالَ: أَنْذِنُ لَهُ، وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ

‘فَانْطَلَقْتُ‘ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ‘ فَقُلْتُ: اَدْخُلْ وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ‘ فَمَا زَالَ يَحْمَدُ اللّٰهَ حَتّٰى جَلَسَ‘ ثُمَّ جَاءَ اٰخِرُ فَسَلَّمَ‘  
فَقَالَ: اَذْهَبْ فَاَنْذِنْ لَهٗ‘ وَّبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ‘ قَالَ: فَاَنْطَلَقْتُ‘ فَاِذَا هُوَ عَثْمَانُ‘ فَقُلْتُ: اَدْخُلْ وَاَبْشِرْ  
بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى شَدِيْدَةٍ‘ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ صَبِرًا حَتّٰى جَلَسَ-

﴿مصنف عبدالرزاق: 230/11- مسند احمد: 393/4- سنن الترمذی: 631/5﴾

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک صاحب تشریف آئے اور انہوں نے سلام کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا اور دیکھا کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اندر آجائیے اور جنت کی خوشخبری لیجئے۔ وہ بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اندر آجائیے اور جنت کی خوشخبری لیجئے۔ وہ بھی بیٹھنے تک مسلسل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے اور انہوں نے سلام کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! انہیں اجازت دے دو اور انہیں سخت آزمائشوں پر جنت کی خوشخبری سنا دو۔ چنانچہ میں گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے کہا: اندر آجائیے اور سخت آزمائشوں پر جنت کی خوشخبری لیجئے، وہ بیٹھنے تک مسلسل یہی کہتے رہے: اے اللہ! صبر کی توفیق دینا۔

(209) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَانِطٍ ‘ وَبَيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ ‘ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ ‘ فَقَالَ: افْتَحْ لَهٗ ‘ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ‘ قَالَ: فَاِذَا هُوَ اَبُو بَكْرٍ ‘ قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ‘ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ ‘ فَقَالَ: افْتَحْ لَهٗ ‘ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ‘ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ ‘ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - ﴿صحیح البخاری: 48/6- الادب المفرد للبخاری: ص: 335﴾

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرے ہیں:

میں ایک باغ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی، جسے آپ پانی اور مٹی میں مار رہے تھے۔ پھر ایک صاحب آئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک اور صاحب تشریف لائے، انہوں نے بھی دروازہ کھلوانا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت سنا دو، دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی

بشارت سنائی۔ پھر راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

(210) ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللّٰهِ لَنَنْزَلَتْ خِلَافَةً اَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ -

◀ ◀ ◀ امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

اللہ کی قسم! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت آسمان سے نازل ہوئی ہے۔

(211) ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خُشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ ' فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: بِلَالٌ '

فَمَضَيْتُ فَاِذَا اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ ' وَذَكَرْتُ الْمُسْلِمِينَ ' فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ' قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ اَحَدِ ابْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ ' فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ اُنْمِيَتْ بِكَفَّةٍ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فِي كِفَّةٍ ' فَرَجَحْتُ بِهَا ' ثُمَّ اُنْمِيَتْ اَبِي بَكْرٍ ' فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ اُمَّتِي فَوُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ ' فَرَجَحَ اَبُو بَكْرٍ ' ثُمَّ اُنْمِيَتْ بَعْمَرٌ ' فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ اُمَّتِي فَوُضِعُوا ' فَرَجَحَ عُمَرُ ' وَعَرَضْتُ عَلَيَّ اُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا -

﴿مسند احمد: 259/5 - مجمع الزوائد للبيهقي: 59/9 - مسند ابوداؤد الطيالسي: 142/2﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے آواز سنائی دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں آگے چل دیا تو دیکھا کہ اکثر جنتی غریب مہاجرین اور مسلمانوں کے بچے تھے۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی (پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے۔ جب میں دروازے کے پاس تھا تو میرے پاس ترازو کا ایک پلڑا لایا گیا اور مجھے اُس میں رکھ دیا گیا، دوسرے پلڑے میں میری ساری اُمت کو رکھ دیا گیا، ان کے مقابلے میں میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور انہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی ساری اُمت کو لاکر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہو گیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، انہیں ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور باقی تمام اُمت کو لاکر دوسرے پلڑے میں رکھ دیا گیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گیا اور میرے سامنے میری اُمت کا ایک ایک آدمی پیش کیا گیا۔

(212) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَاَهْلَ عِلِّيِّينَ ' لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا

تَرَوْنَ الْكُوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي اَفْقِ السَّمَاءِ ' وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ ' وَاَنْعَمًا - ﴿مضی برقم: 212﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس میں شک نہیں کہ اونچے درجات اور اُن پر جلوہ افروز لوگوں کو اُن سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور بے شک ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم بھی اُن میں سے ہوں گے۔



(213) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ فَتَعَالَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ الرَّيَّانِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. ﴿مضی برقم: 32﴾

﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کیا تو اُسے جنت میں یوں بلایا جائے: اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، اس طرف آ۔ چنانچہ جو شخص نمازی ہوگا اُس کو ”بَابُ الصَّلَاةِ“ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اس کو ”بَابِ الْجِهَادِ“ سے بلایا جائے گا، جو صدقہ و خیرات کرنے والا ہوگا اُس کو ”بَابُ الصَّدَقَةِ“ سے بلایا جائے گا اور جو روزے دار ہوگا اُس کو روزے کے دروازے ”الرَّيَّانِ“ سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! جو شخص ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازے) سے بلایا جائے گا مجھے اس سے بحث نہیں، آپ ﷺ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! مجھے اُمید ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے۔

(214) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ

﴿ السنن الاہلبی عاصم: 120۔ الکوکب النیرات: ص: 98﴾

﴿ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا... پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ... پھر فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

(215) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَأَلَتْ عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿صحیح ابن خزیمہ: 1241 / السنن الکبریٰ للبیہقی: 2/60﴾

﴿ حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ کی نظر میں آپ ﷺ کے صحابہ



﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ ﷺ بے ہوش ہو گئے۔ یہ دلخراش منظر دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے: تم ہلاک و برباد ہو جاؤ! کیا تم ایک شخص کو صرف اس وجہ سے مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ ابوقحافہ کا بیٹا ہے۔

(219) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمًا ، وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ رَأَى اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: قُلْنَا فِي أَنْفُسِنَا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ، قَالَ: رَأَيْتُمْ دَلُّوا هَبَطَ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ عَشْرَ جُرْعٍ ، ثُمَّ نَآوَلَهُ أَبَا بَكْرٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ جُرْعَتَيْنِ وَنِصْفٍ ، ثُمَّ نَآوَلَهُ عُمَرَ فَشَرِبَ مِنْهُ عَشْرَ جُرْعٍ وَنِصْفٍ ، ثُمَّ نَآوَلَهُ عُثْمَانَ فَشَرِبَ مِنْهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ جُرْعَةً وَنِصْفَ جُرْعَةٍ ، ثُمَّ رَفَعَ الدَّلْوُ إِلَى السَّمَاءِ -

﴿ مسند احمد: 21/5 - سنن ابی داؤد: 208/4

﴿ ﴿ ﴿ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ایک دن کا تذکرہ کیا کہ گزشتہ رات ایک نیک آدمی نے دیکھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ (نیک آدمی) رسول اللہ ﷺ ہی ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے اتر آس میں سے رسول اللہ ﷺ نے دس گھونٹ پئے، پھر وہ ڈول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیا، انہوں نے اُس میں سے اڑھائی گھونٹ پئے، پھر انہوں نے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا، انہوں نے اُس میں سے ساڑھے دس گھونٹ پئے، پھر انہوں نے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دے دیا، انہوں نے اُس میں سے ساڑھے بارہ گھونٹ پئے، پھر اُس ڈول کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔

(220) ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ وَزَنَ أَصْحَابُنَا اللَّيْلَةَ ، وَزَنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وَزَنَ عُثْمَانُ فَخَفَّ ، وَهُوَ صَالِحٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ﴿ مسند احمد: 63/4 / السنن لابن ابی عاصم: 110 ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عرفجہ اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز فجر کی نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

عَنْ عَرَفَجَةَ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ ، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ: گزشتہ رات ہمارے اصحاب کا وزن کیا گیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ وزنی ہو گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ وزنی ہو گئے، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ ذرا ہلکے رہے، جب کہ وہ بہت نیک ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی

(221) ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، وَهُوَ مُتَكِّئٌ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ﴿مفصل ابرقم: 77-151﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کا سہارا لیے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

(222) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ -

﴿صحیح البخاری: 2/167- صحیح مسلم: 1/316- مسند احمد: 5/336- سنن النسائی: 2/77﴾

﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر توجہ نہیں پھرتے تھے۔

(223) ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: كَمَنْزِلَتِهِمَا مِنْهُ السَّاعَةَ - ﴿الزهد الاحمد: 111/ تاريخ عمر لابن الجوزي: 51﴾

﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت ابن ابی حازم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کیا مقام تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جس طرح آج ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے شرف حاصل ہے۔

(224) ﴿سند حدیث﴾ ◀ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فِي رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ

وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَرَوِي فَلَمْ أَرِ عَبْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفِي فَرِيهِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ

بِعَطَنِ - ﴿صحیح مسلم: 4/1862- سنن الترمذی: 4/541- مسند احمد: 2/104﴾

﴿متن حدیث﴾ ◀ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ (ایک جگہ) جمع ہیں، پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا

دو ڈول پانی نکالا، ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری سی تھی، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) اٹھے تو اس

ڈول نے ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر لی، میں نے کوئی شے زور اور طاقتور نہیں دیکھا کہ جس نے اتنی مہارت سے پانی نکالا

ہو یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔

(225) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ ، وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ ، فَحَيَّاهُ الْمُغِيرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رَجُلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ ، فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا يَا مُغِيرَةَ؟ ثَلَاثًا، أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسُبُّونَ عِنْدَكَ وَلَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ، وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعْتُ أَذْنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُ لَمْ أَكُنْ أَرَوِي عَلَيْهِ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيْتَهُ ، أَنَّهُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ سَمِيْتَهُ ، فَرَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يَنَاشِدُونَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ، مَنْ التَّاسِعُ؟ قَالَ: أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ - ﴿مسند احمد: 1/187 - السنة لابن ابى عاصم: 141﴾

◀ حضرت ریح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسجد اکبر میں موجود تھے اور ان کے پاس دائیں بائیں کوفہ کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ایک صاحب تشریف لائے، جنہیں سعید بن زید کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا اور چارپائی پر اپنے پاؤں کی جانب بٹھالیا۔ پھر ایک کوئی شخص آیا اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے گالیاں بکنے لگا، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ آدمی کس کو گالیں دے رہا ہے؟ آپ نے تین مرتبہ یہ پوچھا۔ کیا میں یہ نہیں سن رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو آپ کے سامنے گالیاں دی جا رہی ہیں اور آپ نے نہ تو روکا توکا اور نہ ہی آپ کو کچھ فرق پڑا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر گواہی دیتا ہوں، جس کو میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میرے دل نے اس کو یاد رکھا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی جھوٹی بات مسموب نہیں کروں گا کہ کل قیامت کے روز جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملیں اور اس کے بارے میں پوچھیں۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہے، علی رضی اللہ عنہ جنتی ہے، عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہے، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (پھر سیدنا سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اگر میں نویں (جنتی) مسلمان کا نام بھی لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں، مسجد میں موجود لوگ بے قرار ہو گئے اور انہیں اللہ کی قسم دے کر کہنے لگے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی! نواں کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مومنوں میں سے نواں شخص میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو ہیں۔

(226) ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي



بَكَر: اَنْتِنِي بِكَتِفٍ اَوْ لَوْحٍ حَتَّى اُكْتُبَ لِاَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَقُومَ ، قَالَ: اَبِي اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اَنْ يُخْتَلَفَ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ۔ ﴿مضی برقم: 205﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: میرے پاس کوئی تختی لاؤ، تاکہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تحریر لکھ دوں، جس پر اختلاف نہ کیا جائے، جب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ آپ پر اختلاف کیا جائے گا۔ (یعنی سب ہی آپ کو قبول کر لیں گے)

(227) ﴿متن حدیث﴾ ◀ ادْعُ لِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ اُكْتُبَ لِاَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ مَا حَبِيبْتُمْ ، ثُمَّ قَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يُخْتَلَفَ الْمُؤْمِنُونَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ۔ ﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: 168/2﴾

❖ ❖ ❖ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا کر لاؤ، تاکہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں کہ جب تک تم لوگ زندہ رہو اس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات سے اللہ کی پناہ کہ مومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اختلاف کریں۔

(228) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنِّي رَأَيْتُ اَنْفَاكَ اَنِّي اْتَيْتُ بِالْمَقَالِيدِ وَالْمَوَازِينِ ، فَاَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهِيَ الْمَفَاتِيحُ ، وَاَمَّا الْمَوَازِينُ فَهِيَ مَوَازِينُكُمْ هَذِهِ ، فَرَأَيْتُ كَأَنِّي وُضِعَتْ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ ، وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ وُضِعَ اَبُو بَكْرٍ وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فَرَجَحَ بِهِمْ ، ثُمَّ وُضِعَ عُمَرُ وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ بِهِمْ ، ثُمَّ وُضِعَ عَثْمَانُ وَوُضِعَتْ اُمَّتِي فَرَجَحَ الْمِيزَانُ ، ثُمَّ رَفَعَهُ۔ ﴿مسند احمد: 76/2﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

بلاشبہ میں نے ابھی دیکھا کہ گویا مجھے کنجیاں اور ترازو دیئے گئے۔ کنجیاں جو تھیں وہ چابیاں ہی تھیں اور ترازو بھی تمہارے انہی ترازوؤں جیسے تھے، پس میں نے دیکھا کہ مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا اور (دوسرے) پلڑے میں میری امت کو رکھ دیا گیا، اُن کے مقابلے میں میرا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری امت کو رکھا گیا، اُن کے مقابلے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری امت کو رکھا گیا تو ان کے مقابلے میں ترازو جھک گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا اور میری امت کو رکھا گیا تو ترازو جھک گیا، پھر اُسے اٹھا

لیا گیا۔

(229) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ - ﴿مفصل برقم: 222﴾

◀ حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔

(230) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُ عُوْدٌ لَا يَتَحَرَّكُ، وَحَدَّثْتُ

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ كَذَلِكَ، قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ الْخُشُوعُ - ﴿الحلیۃ لابن نعیم: 310/1﴾

◀ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ لکڑی ہوں (کیونکہ) وہ حرکت

ہی نہیں کرتے تھے، مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کیفیت بھی یہی ہوتی تھی۔ کہا جاتا تھا کہ یہ خشوع (و خضوع) ہے۔

(231) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخَذَ ابْنُ جُرَيْجٍ الصَّلَاةَ مِنْ عَطَاءٍ، وَأَخَذَهَا عَطَاءٌ مِنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ،

وَأَخَذَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَأَخَذَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَلَاةً

مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ - ﴿التاریخ للخطیب: 404/10﴾

◀ حضرت امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ کہا کرتے تھے:

ابن جریج رضی اللہ عنہ نے (خشوع و خضوع کے ساتھ) نماز پڑھنا امام عطاء رضی اللہ عنہ سے سیکھا، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے سیکھا، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) میں نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کو ایسے احسن انداز میں نماز

پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(232) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبَدُوا

وَأَمْرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ - ﴿صحیح البخاری: 18/7﴾

◀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ان کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(233) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

صَنَعَتْ لَنَا طَعَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ،

فَهَيِّنَا، ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عُمَرُ، فَهَيِّنَا، ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوُدِيِّ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّ شِئْتُ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَيِّنَا. ﴿مسند احمد: 331/3﴾

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے، جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ عین اُس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے، ہم نے اُن کو مبارک باد دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے اُن کو بھی مبارک باد دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی رضی اللہ عنہ ہو، چنانچہ (ایسا ہی ہوا) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ ہم نے ان کو بھی (جنت کی) مبارک باد دی۔

(234) ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَجُلًا خَيْرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، يَأْكُلُ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ؟ أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَدُّ نَفْسِيكَ بِأَمْوَالِنَا وَأَبْنَانِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدَيْهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وَدَّ وَإِخَاءُ إِيْمَانٍ، وَلَكِنْ وَدَّ وَإِخَاءُ إِيْمَانٍ، مَرَّتَيْنِ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. ﴿مسند احمد: 478/3- سنن الترمذی: 607/5﴾

﴿﴾ حضرت ابوالمعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

بلاشبہ ایک بندے کو اُس کے پروردگار نے دُنیا میں اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے اور اس کی تمام تر نعمتوں سے مستفید ہونے کے درمیان اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اُس (بندے) نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا تمہیں اس بزرگ سے تعجب نہیں ہو رہا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو کسی نیک آدمی کا تذکرہ کیا ہے کہ اُس کے پروردگار نے اُسے دُنیا اور اپنے رب سے ملاقات کے درمیان اختیار دیا، تو اُس نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے، جب کہ ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ اس بات کو سمجھتے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اموال اور اپنے بیٹے قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے مال کے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے، البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو مرتبہ فرمایا) اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

(235)..... ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ﴿سنن الترمذی: 607/5﴾

(236) ﴿متن حدیث﴾ ◀ صَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرِ مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْحَوْضِ، قَالَ: وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْمُنْبَرِ مُتَوَافِرُونَ، وَأَبُو بَكْرٍ مُتَقَنَّعٌ فِي الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِ اللَّهِ خَيْرٌ رَبِّهِ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَلَمْ يَفْطِنْ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ لِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَانْتَحَبَ بَاكِيًا، فَقَالَ الْقَوْمُ: انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ مَا يُبْكِيهِ؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِ اللَّهِ خَيْرٌ رَبِّهِ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ فِيهَا، وَأَنْ يَأْكُلَ مِنَ الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ الْعَبْدُ لِقَاءَ رَبِّهِ، فَمَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ؟ فَلَمَّا سَمِعَ مَقَالَتَهُمْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بَابَانَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمَنَ فِي صُحْبَتِهِ، وَلَا فِي ذَاتِ يَدِهِ، مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَكِنْ وَدُّ وَإِحَاءٌ وَإِيمَانٌ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ.

﴿سنن الدارمی: 215/1۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی: 385/2﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابوالمعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منبر کے نیچے کثیر تعداد میں موجود تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ان میں چادر اوڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دنیا سے جو کچھ کھانا چاہے کھائے یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا اسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوالوگوں میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا، اس لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگے، نہ دیکھ کر لوگوں نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، اسے کس بات

نے زُلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اُس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو وہ دُنیا میں جس قدر زندگی گزارنا چاہے گزار لے اور دُنیا سے جو کچھ کھانا چاہے کھالے یا پھر اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے تو بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو اختیار کر لیا۔ لیکن اِس بزرگ کو کس بات نے زُلا دیا؟ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی باتیں سنیں تو اپنا سر اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھا اور عرض کیا: ہم اپنے آباء اور اپنے اموال آپ پر قربان کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ اور مال کے تعاون کے ساتھ ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کو بناتا البتہ محبت اور ایمانی بھائی چارہ قائم ہے اور یقیناً تمہارے صاحب (یعنی رسول پاک ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

(237) ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ قَدَمِيَّ عَلَى تَرَعَةٍ مِنْ تَرَعِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَطَاعَ رَبَّهُ، وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ، حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ حَتَّى نَشَبَ، وَقَالَ: نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَأَنْفُسِنَا وَأَبَائِنَا، قَالَ: فَعَجَبْنَا وَقُلْنَا: يَذُكُرُ النَّبِيَّ رَجُلًا وَتَقُولُ أَنْتَ مَا تَقُولُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أَمَّنَ النَّاسَ عِنْدَنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وَدَّ إِخَاءُ إِيْمَانٍ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ يَعْنِي نَفْسَهُ. ﴿راجع الحدیث السابق﴾

◀ حضرت ابوالمعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ ﷺ نے فرمایا:

بلاشبہ میرے قدم جنت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہیں۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے اپنے رب کی اطاعت کی اور اُس کی احسن انداز میں عبادت کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو اپنے پاس بلا لیا۔ (یہ سن کر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر اپنی جانوں اور اپنے آباء و اجداد کو قربان کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں بہت تعجب ہوا اور ہم نے کہا: رسول پاک ﷺ تو ایک آدمی کا ذکر کر رہے ہیں اور آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! ہمارا ساتھ نبھانے اور مال خرچ کرنے میں مجھ پر تمام لوگوں سے زیادہ احسان ابن ابی قحافہ (ابو بکر) رضی اللہ عنہما کا ہے اگر میں کسی کو دوست بناتا تو انہیں ہی بناتا البتہ اُلفت و چاہت اور دینی بھائی چارہ تو قائم ہے بلاشبہ تمہارے ساتھی (یعنی نبی کریم ﷺ) اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(238) ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ أَرَدْتُمْ أَنْ تَذْكُرُوا الْمُطِيبِينَ، فَادْكُرُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَفَعَالَهُمَا

◀ حضرت ابو غسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم اچھے لوگوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اور ان کی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا کرو۔



(239) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ جُلُوسٌ، مَا فِيهِمْ أَحَدٌ يَرَفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حُبُوتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ

﴿مسند احمد: 150/3 / سنن الترمذی: 612/5 / مسند ابو داؤد الطیالسی: 139/2﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول کریم ﷺ (حجرہ مبارک سے) نکلا کرتے تو مہاجرین و انصار بیٹھے ہوئے ہوتے تھے، لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی شخص اپنا سر اُپر نہ اٹھاتا تھا۔ آپ ﷺ ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر مسکرا نے لگتے۔

(240) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ بِالنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ-

﴿مسند احمد: 159/6 / سنن الترمذی: 79/2﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی صف میں موجود تھے۔

(241) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ،

ثُمَّ خَبَطْتَنَا أَوْ أَصَابْتَنَا فِتْنَةً فَمَا شَاءَ اللَّهُ، أَوْ أَصَابْتَنَا فِتْنَةً يَعْفُو اللَّهُ عَمَّنْ يَشَاءُ

﴿الطبقات لابن سعد: 130/6 / التاريخ الكبير للبخاری: 172/4 / السنن لابن ابی عاصم: 117﴾

﴿﴾ حضرت قیس الخارنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کے فیصلے کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گادرگزر فرمائے گا۔

(242) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ،

ثُمَّ خَبَطْتَنَا فِتْنَةً، أَوْ أَصَابْتَنَا فِتْنَةً، يَعْفُو اللَّهُ عَمَّنْ يَشَاءُ۔ ﴿مسند احمد: 112/1﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے، پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھیر لیا، اللہ تعالیٰ جس سے چاہے گادرگزر فرمائے گا۔

(243) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حَطَبَ رَجُلٌ يَوْمَ الْبُصْرَةِ حِينَ ظَهَرَ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا الْخَطِيبُ

الشَّعْشَعُ: سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْتَنَا بَعْدَهُمْ فِتْنَةً يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا يَشَاءُ۔

﴿مسند احمد: 147/1﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمرو بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ کے روز جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فتح حاصل ہوئی تو ایک آدمی نے خطبہ دیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے، سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلیفہ بننے کے بعد) نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، پھر ان کے بعد ہمیں فتنے نے گھریا، اللہ تعالیٰ اس بارے میں جو چاہے گا کرے گا۔

(244) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ ، وَثَلَّثَ عُمَرُ ، ثُمَّ خَبَطْنَا أَوْ أَصَابْتْنَا فِتْنَةً فَكَانَ مَا شَاءَ اللَّهُ ﷻ . ﴿ السنة لابن ابی عاصم : 117 - مسند احمد : 147/1 ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس الخارنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس نمبر پر یہ فرماتے سنا: سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر ہمیں فتنے درپیش ہو گئے، چنانچہ ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا۔

(245) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ ، هَذَا سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ . ﴿ سنن الترمذی : 611/5 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

(246) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا ، فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَجَفَّ بِهِمْ ، فَقَالَ: اسْكُنْ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ . ﴿ صحیح البخاری : 53/7 / سنن الترمذی : 624/5 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی چڑھے، تو پہاڑ ہلنے لگا (یعنی وجد میں آ گیا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا! (تجھ پر) ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید (سوار ہیں)

(247) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ ارْتَجَّ أَحَدٌ وَعَلِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ أُحُدًا يَا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ .

﴿مسند احمد: 331/5۔ مصنف عبدالرزاق: 229/11۔ مجمع الزوائد للہیثمی: 55/9﴾

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أحد (پہاڑ) لرز نے لگا (یعنی وجد میں آ گیا) جبکہ اُس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ موجود تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أحد! ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(248) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحِرَاءٍ فَتَحَرَّكَتْ بِهِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ: اهُدْنِي فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدٌ، قَالَ: وَعَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ۔ ﴿صحیح مسلم: 419/2/1880/4﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیراء پہاڑ پر موجود تھے کہ ایک چٹان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرکت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔

(249) ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ فَتَزَعَزَعَهُ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنْ حِرَاءً، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ: وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ۔ ﴿مسئی رقم: 82﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ) حیراء (پہاڑ) پر موجود تھے تو پہاڑ انہیں زور زور سے ہلانے لگا (یعنی وجد میں آ گیا)، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حیراء (پہاڑ)! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

(250) ﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْكُنْ حِرَاءً، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قِيلَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ،

وَابْنُ عَوْفٍ، قِيلَ لَهُ: مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا، يَعْنِي نَفْسَهُ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ،  
وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمُ۔ ﴿سنن الترمذی: 651/5﴾ 250

﴿﴾ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حراء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے حراء! ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ تو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ دسواں کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں (یعنی انہوں نے خود اپنے متعلق کہا)۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان نولوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کی گواہی بھی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔

(251)..... اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ ﴿مصنف ابن ابی شیبہ: 351/6﴾

(252)..... ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔ ﴿السنة لابن عاصم: 681/2﴾

(253)..... اختلاف رِوَاة کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ ﴿مسند المز: 56/2﴾

(254) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ اسْكُنْ حِرَاءَ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صَدِيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ، قَالَ: وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالْعَاشِرِ أَخْبَرْتُكُمْ، يَعْنِي نَفْسَهُ۔ ﴿مفہمی برقم: 81-82﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حراء حرکت کرنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ اس وقت پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اگر میں دسویں آدمی کا بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں، دسویں وہ خود تھے۔

(255) ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُثْمَانَ كَانُوا عَلَى أَحَدٍ، فَرَجَفَ بِهِمْ، أَوْ قَالَ: تَحَرَّكَ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عَلَيْكَ نَبِيًّا، وَصَدِيقًا، وَشَهِيدًا۔

❖ ❖ ❖ ایک صحابی رسول ﷺ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُحد پہاڑ پر تھے تو وہ انہیں زور زور سے بلانے لگا، یا فرمایا کہ انہیں حرکت دینے لگا، (یعنی وجد میں آ گیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، بلاشبہ تجھ پر نبی ﷺ صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

(256) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ. ﴿مضی برقم: 87﴾

❖ ❖ ❖ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

رسول اللہ ﷺ جنت میں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت علی رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں، اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی جنت میں جائیں گے۔ اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے سکتا ہوں (یعنی دسویں خود حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے)

(257) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ فَنَالَ مِنْ فُلَانٍ، قَالَ: فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَسُولُ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. ﴿مضی برقم: 87﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عبد الرحمن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے

فلاں صحابی کو برا بھلا کہا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جنتی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت علی رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنتی، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنتی اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا بھی نام لے سکتا ہوں۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل بیان کیا۔

(258) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا نَبِيُّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي



تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي، فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ: وَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي-

﴿المستدرک للحاکم: 73/3 / سنن ابی داؤد: 213/4﴾

﴿﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ میں بھی اس کو دیکھ لوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! سنو! یقیناً میری امت میں سے تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

(259) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ فَاءَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ دُونَهُ۔ ﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: 99/2 - صحیح ابن حبان: 546 - المستدرک للحاکم: 26/3﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتلایا:

میں ان لوگوں میں پہلا شخص تھا جو احد کے دن لوٹ آئے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمن سے) محفوظ رکھنے کے لیے قال کر رہا تھا۔

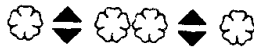
(260) ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ

بِالْقَالِثِ۔ ﴿مفصلی برقم: 40﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اس امت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بہترین شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں

تو تیسرے شخص کا بھی نام بتا سکتا ہوں۔



مَا رُوِيَ انَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا

(261) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ الرَّجَالِ أَسْلَمَ - ﴿مجمع الزوائد للبیہقی 103/9261﴾

◀ حضرت ربیعہ بن عبد الرحمن، محمد بن منکدر اور عثمان بن محمد احنسی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

مردوں میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

(262) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

﴿مسند احمد: 317/4﴾

◀ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے شخص تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے۔

(263) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ -

﴿مسند احمد: 367/4﴾

◀ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ امام نخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(264) ▶ ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْمَاجِشُونُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَشِيخَتَنَا أَهْلَ الْفِقْهِ، مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيُّ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ،

يَذْكُرُونَ أَنَّ أبا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرَّجَالِ - ﴿مسند احمد: 642/5﴾

◀ حضرت یوسف بن یعقوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مشائخ فقہ سعد بن ابراہیم، صالح بن کیسان، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، عثمان بن محمد احنسی اور متعدد فقہاء کو فرماتے سنا:

یقیناً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

(265) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ - ﴿مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: 336/7﴾  
 ﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

(266) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَوْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ

﴿سُنَنِ الْكَبْرِيِّ لِلْبَيْهَقِيِّ: 176/5﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی فرماتے ہیں:

مردوں میں سب سے پہلے جس صاحب نے نماز پڑھی یا اسلام قبول کیا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(267) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ - ﴿مُضَى بَرَقْم: 119﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سب سے پہلے جس شخصیت نے نماز پڑھی وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(268) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِرَسُولِ اللَّهِ خَدِيجَةُ، وَأَوَّلَ رَجُلَيْنِ

أَسْلَمَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعَلِيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ - ﴿دَلَالُ الدُّعْوَةِ لِلْبَيْهَقِيِّ: 416/1﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فرمان ہے:

بلاشبہ اس امت میں سب سے پہلے جو ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لائی وہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب

سے پہلے اسلام لانے والے دو مرد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، اور بلاشبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہ پہلی

ہستی ہیں جس نے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

(269) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - ﴿مُضَى بَرَقْم: 265﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

سب سے پہلے جس شخصیت نے اسلام قبول کیا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(270) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ﴿رَاجِعِ الْحَدِيثَ السَّابِقَ﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فرمان ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت ہیں۔

(271) ▶ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى؟

﴿سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ: 611/5 / ابْنِ حِبَّانَ (مَوَارِدُ الظَّمَانِ): 532 / شَرْحُ السُّنَنِ لِلْبَغَوِيِّ: 35﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن ملیل رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:  
ہر نبی کو ہونہار اور ستودہ صفات ساتھی دیئے گئے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسے (۱۴) ساتھی دیئے گئے ان میں سے  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(277) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُقَبَاءَ نَجَبَاءَ وَوُزَرَءَ، وَإِنِّي  
أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمَزَةً، وَجَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ، وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُو  
ذَرٍّ، وَالْبُقْدَادُ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَبِلَالٌ۔ ﴿ مسند احمد: 148/1 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے ممتاز و ہونہار وزراء ساتھی نہ دیئے گئے ہوں، جبکہ مجھے (۱۴) چودہ  
دیئے گئے ہیں: حمزہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ،  
ابو ذر رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، سلمان رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ۔

(278) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي  
الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ،  
وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ  
﴿ مسند احمد: 193/1 - سنن الترمذی: 647/5 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ ﴿ ﴿ ابو بکر جنتی، عمر جنتی، علی جنتی، عثمان جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبدالرحمن بن عوف جنتی، سعد بن ابی وقاص جنتی، سعید بن زید  
بن عمرو بن نفیل جنتی اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں..... رضی اللہ عنہم۔

(279) ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَقَامَ فَلَانٌ خُطْبَاءً يَقْعُونَ فِي عَلِيٍّ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ  
فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي  
الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتَمُّ، قَالَ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتُ  
جِرَاءً، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، ثُمَّ سَكَتَ  
فَقُلْتُ مِنَ الْعَاشِرِ؟ قَالَ أَنَا۔ ﴿ مضی برقم: 81 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:



فلاں شخص نے کچھ خطیبوں کو کھڑا کیا، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کر رہے تھے۔ میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑا تھا، وہ غصے میں آگئے اور فرمایا: کیا تم اپنے آپ پر ہی ظلم کرنے والے اس شخص کی طرف نہیں دیکھ رہے جو ایک جنتی شخص کو لعن و طعن کرنے کا حکم دے رہا ہے؟ جبکہ میں نواسحاب کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص کے بارے میں بھی گواہی دے دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: وہ اصحاب کون تھے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء! اٹھ جا، بلاشبہ تجھ پر ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، میں نے پوچھا: دسواں کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں۔

(280) ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللّٰوْحَيْنِ -

﴿تحفة الاشراف: 4/4 / فضائل القرآن لابن ابی عمیر: 537 / المصاحف لابن ابی داؤد: ص: 5﴾

﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

(281) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرَّجُلَ أَبُو بَكْرٍ

﴿المصنف لابن ابی شیبہ: 656/7 الطبقات لابن سعد: 233/3﴾

﴿﴾ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے ٹانگ کاٹی، وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(282) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ سَبْعَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو

بَكْرٍ، وَبِلَالٌ، وَخَبَّابٌ، وَصَهْبِيبٌ، وَعَمَّارٌ وَسَمِيَّةٌ أُمَّ عَمَّارٍ ﴿مفصل برقم: 191﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے سات حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ،

خباب رضی اللہ عنہ، صہیب رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ اور عمار کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا۔

(283) ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عَمْرٌ، ثُمَّ أَهْلُ

الْبَقِيعِ، ثُمَّ أَحْسَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ - ﴿مفصل برقم: 132﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابو بکر کو، پھر عمر کو، پھر اہل بقیع کو اٹھایا جائے گا، پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

(284) ﴿متن حدیث﴾ ﴿قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ يُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ إِنَّ تُوَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تُوَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً، وَإِنْ تُوَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعْلَمِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ۔﴾

﴿مسند احمد: 108/1 / كشف الاستار: 255/2 / مجمع الزوائد للبيهقي: 176/5﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسے امیر مقرر کیا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں امانت دار دُنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے، اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم انہیں طاقتور اور امانت دار پاؤ گے، جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کو خاطر میں نہ لاتا ہو اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر منتخب کرو گے، جب کہ مجھے لگتا نہیں ہے کہ تم ایسا کرو گے، تو تم انہیں راہنما اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، جو تمہیں راہ راست پر لے کر چلے گا۔



مَا رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ لِيَسْتَأْذِنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
اِذْنُ لَهُ، وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ

فرمانِ رسولِ پاکِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ابو بکر کو جنت کی بشارت دے دو

(285) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ الْمُخْزُومِيَّ الْمَكِّيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُشًّا فَقَالَ: أُمِسْكَ عَلَيَّ الْبَابَ، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: أَهْلِي لَكَ، رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: دَخَلَ الْحُشَّ وَقَالَ لِي: أُمِسْكَ عَلَيَّ الْبَابَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ أَهْلِي لَكَ، قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: اِذْنُ لَهُ، وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَجِئْتُ فَأَذِنْتُ لَهُ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ بِمِثْلِ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِذْنُ لَهُ، وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُ وَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُكَ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَأْذِنْتُ لَهُ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ، فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: اِذْنُ لَهُ، وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ عَنَاءٍ أَوْ بَلَاءٍ.

◀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے تو فرمایا: دروازہ بند کر دو۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: آباؤ ہوا! کیا آپ نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اس باغ میں داخل ہوئے اور مجھ سے فرمایا تھا کہ دروازہ بند کر دو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کی اجازت طلب کرو۔ چنانچہ میں آیا اور عرض کیا: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور (ساتھ ہی) جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ میں اُن کے پاس آیا اور انہیں اجازت دے دی اور کہا: بے شک رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اور عرض کیا): حضور صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ میں نے انہیں اجازت دی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور انہوں نے بھی اسی کے مثل کہا: میں ان کے لیے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لینے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور مشکلات یا آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔

(286) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْمُحَيَّاتِ قَالَ:

حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ مَعَنَا رَجُلٌ يُسَبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَهَيَّئْنَا لَهُ، فَلَمْ يَنْتَهَ، فَخَرَجَ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ الدُّبُرُ، يَعْنِي: الزَّنَابِيرُ، فَاسْتَغَاثُ، فَأَغْثْنَا، فَحَمَلَتْ عَلَيْنَا حَتَّى تَرَكَنَاهُ، فَمَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ حَتَّى قَطَعَتْهُ.

◀ ◀ حضرت ابوالحیاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا:

میں ایک سفر پر روانہ ہوا، ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ ہم نے اسے منع کیا، لیکن وہ باز نہ آیا۔ پھر وہ قضائے حاجت کے لیے باہر گیا تو اس پر بہت سے بھڑ حملہ آور ہو گئے۔ اس نے مدد کے لیے ہمیں پکارا، ہم اس کی مدد کو گئے، لیکن انہوں نے ہم پر بھی حملہ کر دیا، پھر ہم نے اسے چھوڑ دیا، پھر وہ بھڑ تب تک اس سے الگ نہ ہوئے جب تک کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیا۔

(287) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّبْرِيُّ الْجَوْهَرِيُّ قَتْنَا

سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَتْنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ قَتْنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ الدُّهَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي فَلْفَلَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي: فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ، ثُمَّ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ أَخَذَ بِحِقْوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُمَرَ أَخَذَ بِحِقْوِي أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ رَأَيْتُ عُثْمَانَ أَخَذَ بِحِقْوِي عُمَرَ، ثُمَّ رَأَيْتُ الدَّمَ مُنْصَبًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ. فَحَدَّثْتُ الْحَسَنَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ نَاسٌ مِنَ الشَّيْبَعَةِ، فَقَالُوا: مَا رَأَيْتَ عَلَيْنَا؟ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَرَاهُ أَخَذَ بِحِقْوِي رَسُولَ اللَّهِ مِنْ عَلِيٍّ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هِيَ رُفْيَا. فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو أَبُو مَسْعُودٍ: وَإِنَّكُمْ لَتَجِدُونَ عَلِيَّ الْحَسَنَ فِي رُفْيَا رَأَاهَا لَقَدْ كُنْتُ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ غُزَاةٌ قَدْ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ شَدِيدٌ حَتَّى عُرِفَتِ الْكَاثِبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَغِيبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ اللَّهُ بِرِزْقٍ، فَعَلِمَ عُمَانُ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيَصُدُّقَانِ فَوَجَّهَ رَاحِلَتَهُ، فَإِذَا هُوَ بِأَرْبَعِ عَشْرَةَ رَاحِلَةً، فَاشْتَرَاهَا وَمَا عَلَيْهَا مِنْ طَعَامٍ، فَوَجَّهَ مِنْهَا سَبْعًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَجَّهَ سَبْعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْمُسْلِمُونَ الْعِيرَ قَدْ جَاءَتْ، فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْكَآثِبَةُ فِي وُجُوهِ الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُرْسِلَ بِهَا عُمَانٌ هَدِيَّةً لَكَ، قَالَ: فَرَأَيْتَهُ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو لِعُمَانَ، مَا سَمِعْتُهُ يَدْعُو لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ عُمَانَ، وَأَفْعَلْ بِعُمَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

◈ ◈ ◈ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت (نصیب) ہوئی، آپ ﷺ نے عرش کو پکڑا ہوا ہے، پھر میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا، پھر میری نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پڑی، انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ازار بند کو پکڑا ہوا تھا۔ پھر مجھے خون دکھائی دیا جو آسمان سے زمین کی جانب بہ رہا تھا۔ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تو ان کے پاس کچھ شیعہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: کیا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے کوئی بھی ایسا شخص پسند نہیں تھا کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کا ازار بند پکڑا ہوتا، لیکن یہ تو محض ایک خواب تھا۔ اس پر حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر ایک خواب کے معاملے میں ہی خفا ہو رہے ہو، جو انہوں نے دیکھا، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور ہم ایک جنگ کے لیے گئے تھے، مسلمانوں کو اس قدر سخت محنت و مشقت کرنا پڑی کہ ان کے چہروں سے ہی تکلیف کے آثار دکھائی دے رہے تھے، جبکہ منافقوں کے چہروں پر خوشی ٹپک رہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ عالم دیکھا تو فرمایا: اللہ کی قسم! سورج غروب نہیں ہوگا کہ تمہارے پاس اللہ کا رزق آجائے گا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی فرماتے ہیں، چنانچہ وہ اپنی سواری کی جانب چل پڑے اور جا کر سواری کے چودہ اونٹ خرید لائے جن پر کھانا نہیں تھا، انہوں نے ان میں سے سات اونٹ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیے اور سات اپنے گھروالوں کی جانب۔ جب مسلمانوں نے اونٹوں کا قافلہ آتا دیکھا تو مومنوں کے چہرے خوشی سے سرشار ہو گئے اور منافقوں کے چہروں پر رنج و غم چھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ آپ کو تحفہ بھیجے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ بلند کر کے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے دُعا کرتے دیکھا اور میں نے اس سے پہلے اور اس



کے بعد آپ ﷺ کو کسی کے لیے ایسی دعا کرتے نہیں سنا: اے اللہ! عثمان (رضی اللہ عنہ) کو عطا فرما اور عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کام لے لے۔  
آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو بلند کیے جا رہے تھے یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

(288) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْجُمَيْسِيُّ الطَّائِنِيُّ قَتْنَا سَلْمَ

الْغَوَاصُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَعْرَابِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا أَنَا مُتُّ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ

◀ ◀ ◀ حضرت سہل بن ابو حشمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بدوی شخص سے فرمایا:

جب میری رحلت ہو جائے (یعنی اس دنیا سے پردہ کراؤں) اور ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی وصال فرما جائیں، تو پھر اگر مر جانا تمہارے بس میں ہو تو مر جاؤ۔

(289) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابَ قَتْنَا رَوْحَ

بْنِ أَسْلَمَ قَتْنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ غَمْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَانِظٍ وَهُوَ يَنْكُتُ

بِعَسِيبٍ مَعَهُ رَطْبَةٌ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَقَرَعَ عَلَيْنَا الْبَابَ رَجُلٌ خَفِيُّ الصَّوْتِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ غَلِيظُ الصَّوْتِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: عُمَرُ،

قَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: عُثْمَانُ،

فَقَالَ: افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ بَعْدَ بَلْوَى، قَالَ: يَقُولُ عُثْمَانُ: الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ، الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کھجور کی ایک تازہ شاخ کے ساتھ پانی اور مٹی کے

درمیان کرید رہے تھے۔ پھر ایک آہستہ آواز والے صاحب نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا، نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟

میں نے عرض کیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر ایک بھاری

بھرم آواز والے صاحب آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عمر (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ پھر کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک اور صاحب آگئے اور انہوں نے دروازہ

کھٹکھٹایا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: عثمان رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور

انہیں آزمائشوں کے بعد جنت کے حصول کی بشارت سنا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ سے

ہی مدد کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سے ہی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

(290) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

الْكُوفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ هَذَا

سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، لَا تُخَيِّرُهُمَا يَا عَلِيُّ-

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: یہ دونوں اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی رضی اللہ عنہ! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

(291) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَيُّوبَ أَبُو جَعْفَرٍ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ

بْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ أَبُو قُحَافَةَ لِابْنِهِ أَبِي بَكْرٍ: يَا بَنِيَّ، إِنِّي أَرَاكَ تَعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّكَ

إِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ عَتَقْتَ رَجَالًا جُلْدًا يَمْنَعُونَكَ وَيَقُومُونَ دُونَكَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَبَتِ، إِنِّي إِنَّمَا أُرِيدُ مَا

أُرِيدُ، قَالَ: فَيَتَحَدَّثُ مَا نَزَلَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ إِلَّا فِيهِ وَفِيمَا قَالَ لَهُ أَبُوهُ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى) (الليل: 5) إِلَى قَوْلِهِ

عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى) (الليل: 20)

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے ایک فرد سے بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بیٹا! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم غلام لوگوں کو آزاد

کراتے ہو پس اگر تم نے ایسا کرنا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے لوگوں کو آزاد کراؤ جو تمہیں پناہ بھی دیں اور تمہارے دفاع میں

کھڑے بھی ہوں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! میں صرف وہ چیز چاہتا ہوں جس کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا تھا کہ مندرجہ ذیل آیات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئیں جو ان کے والد

نے کی تھیں:

”فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ◻ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ◻ فَسَنِيَرُهُ لِلْيُسْرَى ◻ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ◻ وَ

كَذَّبَ بِالْحُسْنَى ◻ فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَى ◻ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ◻ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى ◻ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ

وَالْأُولَى ◻ فَاذْذُرْ تَكُمُ نَارًا تَلْظَى ◻ لَا يَصْلِيهَا إِلَّا الْأَشْقَى ◻ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ◻ وَسَيَجْزِيهَا الْآتِقَى ◻ الَّذِي

يُوتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝“

”جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اُسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم بھی اُسے تنگی و مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔ اُس کا مال اُس کے (اُلٹا) کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ بیشک راہ دکھا دینا ہمارے ذمہ ہے اور ہمارے ہی ہاتھ آخرت اور دُنیا ہے۔ میں نے تو تمہیں شعلے مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے جس میں صرف وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا اور (اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس سے ایسے شخص کو دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے۔ کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا۔“

(292) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ:

﴿مُتَمِّنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَوْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يُفْضَلْنَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَنَّهُ أَعْتَقَ سَيِّدَنَا بِلَالًا.

◀ ◀ ◀ حضرت محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی اور چیز کے باعث ہم پر فضیلت نہ بھی ہوتی تو یہی کافی تھا کہ انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا تھا۔

(293) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْجَمَّانِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ

وَمِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَمِّنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

◀ ◀ ◀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم۔

(294) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَّاسَانِيُّ قَتْنَا سَهْلُ بْنُ

عُثْمَانَ الْعُسْكُرِيُّ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَمِّنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم۔

(295) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْهَمَّانِيِّ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ

بْنِ آمِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي وَقَيْدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِنَّ عَبْدًا خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَلَمْ يَفِطْنُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، فَبَكَى وَقَالَ: نَفْدِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي وَأُمِّي، بِنَفْسِنَا وَأَمْوَالِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحَدٌ أَمَنَ عَلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ فِي مَالٍ وَلَا يَدٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ.

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو واقدی لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا:

ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دُنیا کا اور اپنے ہاں موجود (اُخروی زندگی) کا اختیار دیا، تو اُس نے اُسے اختیار کر لیا جو اللہ کے ہاں موجود ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی شخص سمجھ نہ سکا، چنانچہ وہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) رونے لگے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ماں باپ اور جان و مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے ساتھ مال اور تعاون کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو۔ اگر میں کوئی دوست بنا تا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بنا تا، البتہ تمہارے صاحب (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے خلیل ہیں۔

(296) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

شَرِيكَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَشِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ: قُلْتُ: الصَّدِيقُ؟ قَالَ: نَعَمْ الصَّدِيقُ، وَذَكَرَ

حَدِيثًا فِيهِ ذِكْرُ عُمَرَ فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ، قُلْتُ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عروہ بن عبد اللہ بن قشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یعنی انہوں نے آپ کے نام کے ساتھ ”صدیق“ کا لقب بولا) تو میں نے کہا:

صدیق؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ صدیق تھے۔ پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

ذکر تھا، انہوں نے آپ کا نام یوں لیا: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین؟ تو انہوں نے فرمایا: جی

ہاں! وہ امیر المؤمنین تھے۔

(297) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورِ الْكُوسِيِّ، مِنْ أَهْلِ مَرَوْ، قَالَ:

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ: نَا صَدَقَةَ بْنَ خَالِدٍ، نَا زَيْدُ بْنُ وَقَيْدٍ، عَنْ بَسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

الْخَوْلَانِي، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرْفِ ثُوبِهِ حَتَّى أَهْدَى عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، وَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ شَيْءٌ، فَاسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنِّي نِدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي إِلَيْهِ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَتَبِعْتُهُ الْبَقِيعَةَ كُلَّهَا، حَتَّى تَحَرَّزَ بَدَارَهُ مِنِّي، وَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ حِينَ سَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ فَأَبَى عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى أَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ: هَلْ تَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَعَلِمَ أَنَّهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ، فَأَقْبَلَ عُمَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى عُمَرَ مَا يَكْرَهُ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا وَاللَّهِ كُنْتُ أَظْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي صَاحِبِي " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا.

◀ ◀ ◀ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے آئے، یہاں تک کہ آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آرہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کہہ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، میں نے جلد بازی میں انہیں سخت کہہ دیا، پھر جو میری طرف سے ان کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی مجھے اس پر پشیمانی ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں، لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ میں سارے بقیع میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا گیا، یہاں تک کہ وہ مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے، اور میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی پشیمانی ہوئی، جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے معافی مانگی، لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، پھر وہ بھی اپنے گھر سے نکلے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: کیا ابو بکر (گھر میں) موجود ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمجھ گئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آ کر آپ ﷺ کو سلام عرض کیا، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا، یہاں تک کہ حضرت



ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خائف ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ ایسا معاملہ ہو جو انہیں بالکل پسند نہ ہوتا۔ لہذا جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کی) یہ حالت دیکھی تو وہ زانو ہو کر عرض کیا: یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اللہ کی قسم! زیادتی میں نے ہی کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا، لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی، کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

(298) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أُمُّ عَمْرٍ، ابْنَةُ لِحْسَانَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ أَبِي: عَجُوزٌ صَدِيقٌ - قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا أَنْتَ مَرَضْتَ قَدَّمْتُ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: لَسْتُ أَنَا الَّذِي أُقَدِّمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُ ﴿﴾

◀ حضرت یحییٰ بن قیس بن عمس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے احاطہ علم میں یہ حدیث آئی کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (صرف) میں نے (ہی) ان کو (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ہی امام بنایا ہے۔

(299) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الْجَبَّارِ، يُعْنَى: الزُّبَيْدِيُّ، قَتْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَلَقَدُ رَأَيْتَنِي لِرَبِيعِ الْإِسْلَامِ.

◀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو (اُس وقت صرف) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ (ہی) مسلمان تھے) اور میں نے خود کو اسلام کا چوتھا حصہ دیکھا۔

(300) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَرْتِيُّ قَتْنَا بَشْرَ بْنَ

عُمَيْسِ بْنِ مَرْحُومٍ قَتْنَا النَّضْرُ بْنَ عَرَبِيِّ الْكُوفِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ " ◀ فِي السَّمَاءِ مَلَكَانِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَكُلُّ مُصِيبٍ: أَحَدُهُمَا جَبْرِيٌّ، وَالْآخَرُ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَنَبِيَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَكُلُّ مُصِيبٍ إِبْرَاهِيمُ وَنُوحٌ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَكُلِي صَاحِبَانِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّينِ، وَالْآخَرُ يَأْمُرُ بِالشِّدَّةِ، وَكُلُّ مُصِيبٍ "، وَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

❖ ❖ ❖ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آسمان میں دو فرشتے ہیں، ان میں سے ایک سختی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا نرمی کا، ہر ایک برحق ہوتا ہے، ان میں سے ایک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت میکائیل علیہ السلام۔ اسی طرح دونی ہیں، ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا، اور ہر ایک برحق ہی ہوتا ہے، ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ میرے بھی دو ساتھی ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک نرمی کا کہتا ہے جبکہ دوسرا سختی کا، اور ہر ایک برحق ہی ہوتا ہے، آپ ﷺ نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا تھا۔



## فضائل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

(301) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ جَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمْ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ، قَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ، أَنْ يَهَبْنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَغْلُظُ وَأَفْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقِمَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَبَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَبَجًّا غَيْرَ فَبَجِّكَ. قَالَ يَعْقُوبُ: مَا أَحْصَى مَا سَمِعْتَهُ، يَعْنِي أَبَاهُ، يَقُولُ: نَا صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.

◀ ◀ ◀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ کے پاس چند قریشی عورتیں (آپ ﷺ کی ازواج مطہرات) بیٹھی محو گفتگو تھیں اور بہ آواز بلند آپ ﷺ سے خرچہ بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں، لیکن جونہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھیں اور جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہمیشہ خوش رکھے (اس وقت خوشی کی کیا وجہ؟) آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر تعجب کر رہا ہوں جو میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ ﷺ سے ڈریں۔ پھر انہوں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، کیونکہ آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ

سے زیادہ غصے والے اور سخت مزاج ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) شیطان راستے میں چلتا ہوادیکھ لے تو وہ اپنا راستہ بدل کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

(302) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا

بِرَاهِمِ بْنِ سَعْدٍ، وَهَاشِمِ بْنِ الْقَاسِمِ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ لُحَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنَ

قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَ مِنْهُ رَافِعَاتٍ أَصْوَاتُهُنَّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس کچھ قریشی خواتین (آپ ﷺ کی

ازواج مطہرات) بیٹھی ہوئی تھیں جو آپ ﷺ سے بلند آواز سے (خرچہ وغیرہ) مانگ رہی تھیں اور اُسے بڑھانے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ پھر راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

(303) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

يَمَانَ عَنْ سَفِيَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْلَمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ((وہی ..... یوم مات عمر))

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ کمزور ہو گئے ..... جس روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات ہوئی۔

﴿تشریح﴾ ◀ اصل نسخے میں یہ روایت اتنی ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت نامکمل ہے۔

(304) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ

سَفِيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبْطَأَ عَلَيْهِ خَيْرُ عُمَرَ، فَكَلَّمَ امْرَأَةً فِي بَطْنِهَا شَيْطَانَ، فَقَالَتْ: حَتَّى يَجِيءَ

شَيْطَانِي فَأَسْأَلُهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ مُتَزَرًّا بِكِسَاءٍ يَهْنَأُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: لَا يَرَاهُ الشَّيْطَانُ إِلَّا خَرًّا لِمَنْخَرِيهِ،

لِلْمَلِكِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَرُوحُ الْقُدُسِ يُنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا بِهِ شُجَاعُ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً قَالَ: عَنْ

أَبِي مُوسَى، وَمَرَّةً قَالَ: أَبْطَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى خَيْرُ عُمَرَ.

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان (خود ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر آنے میں ذرا دیر ہو گئی تو ایک عورت جس کے پیٹ میں شیطان تھا، نے گفتگو کی اور کہا: میرا شیطان میرے پاس آتا ہے تو میں اس سے پوچھوں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ چادر کا تہبند باندھے ہوئے صدقے کے اونٹوں کو تار کول مل رہے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ شیطان انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو دیکھتے ہی اپنے نتھنے کے بل گر جاتا ہے، فرشتہ ان کی آنکھوں کے درمیان رہتا ہے اور روح القدس (یعنی جبرائیل علیہ السلام) ان کی زبان پر بولتے ہیں۔

(305) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي شُجَاعٌ قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ يَمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم: 4) قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے اس فرمان (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ: ”نیک اہل ایمان“) سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(306) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ قَتْنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي: ابْنَ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَأَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا يَحْمِلُ إِلَيَّ أَنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يَسْدِدُهُ.

﴿﴾ حضرت شقیق بوائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا: مجھے یہی گمان ہوا کہ جیسے ان کی آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہو جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

(307) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ رُقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ الْعُبَيْدِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ أَحْبَبْتُ عُمَرَ حُبًّا حَتَّى لَقَدْ خِفْتُ اللَّهَ، لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يَجِبُهُ عَمْرٌ لِأَحْبَبْتَهُ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ خَادِمًا لِعُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَلَقَدْ وَجَدَ فَقْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْعِضَاءُ، إِنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ فِتْنًا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ نَصْرًا، وَإِنَّ سُلْطَانَهُ كَانَ رَحْمَةً.

﴿﴾ حضرت زربن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت ہے کہ محمد ﷺ سے ڈر لگنے لگ جاتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے



میری محبت کا یہ عالم ہے کہ) اگر مجھے پتا چل جائے کہ کسی کتے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محبت ہے تو میں اُس سے بھی محبت کرنے لگوں۔ میری خواہش تھی کہ میں مرتے دم تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خدمت گزار رہتا۔ انہوں نے (اسلام کی خاطر) اپنی ہر چیز کا کھوجانا ہی حاصل کیا ہے، یہاں تک کہ کانٹے بھی کھو دیے۔ بلاشبہ ان کا اسلام لانا فتح (کی نوید) تھا، ان کی ہجرت (اسلام کی) مدد تھی اور یقیناً ان کا غلبہ باعثِ رحمت تھا۔

(308) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ الْجَمَانِيَّ قَتْنَا النَّضْرُ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ الْمَشْرِكُونَ: قَدْ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا۔

◀ ◀ ◀ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو مشرکوں نے کہا: ہماری قوم آدمی رہ گئی ہے۔

(309) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ بُكَيْرٍ التَّمِيمِيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَدْ أَرَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ، وَلَا أَدْرِي هَلْ يَعْطَبُ أَمْ لَا؟ ◀ ◀ ◀ حضرت امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دی تو یقیناً اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عیب لگایا اور میں نہیں جانتا کہ وہ ہلاکت سے بچ سکے گا یا نہیں؟

(310) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ سَجَادَةُ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ عَلَى الْمُنْبَرِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ۔

◀ ◀ ◀ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں ولی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

(311) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَتْنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَصْبَحَ عُمَرُ فَعَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما (اس دُعا کے بعد) اگلی ہی صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی روز اسلام قبول کر لیا۔

(312) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو قَتْنَا خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: فَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ان دو آدمیوں ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اُس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ چنانچہ ان دونوں میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زیادہ محبوب تھے۔

(313) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي 'قَتْنَا أَبُو عَامِرٍ قَتْنَا خَارِجَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

(314) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ، فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ ابْنُ الْخَطَّابِ، أَوْ قَالَ: عُمَرُ، إِلَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لوگوں کو جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور اُس کے متعلق لوگوں نے بھی رائے دی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی رائے دی تو اُس رائے کے مطابق قرآن پاک نازل ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی۔

(315) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَاهَارُونَ بْنُ مَعْرُوفٍ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الدَّارُورِدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جُعِلَ الْحَقُّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا گیا ہے۔

(316) ﴿سُنَدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْلَى بْنَ عَبِيدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ

يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ مَرَرْتُ بِعُمَرَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَدْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا فِتْنَى أَدْعُلِي  
 بِخَيْرٍ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: أَبُو ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، أَنْتَ أَحَقُّ، قَالَ:  
 إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى  
 لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی، ان میں سے ایک صاحب مجھ  
 سے آکر ملے اور کہا: اے نوجوان! میرے لیے خیر و بھلائی کی دعا کرو، اللہ تعالیٰ تجھے برکت سے نوازے۔ میں نے پوچھا: اللہ  
 تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: ابو ذر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ  
 زیادہ حق رکھتے ہیں، انہوں نے کہا: یقیناً میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ یہ لڑکا اچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

(317) ﴿سُنَدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يُونُسُ، يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ،

وَعَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُرْدِ أَبِي الْعَلَاءِ. قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَنَا بُرْدُ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ،  
 عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفِتْنَى غُضَيْفٌ، فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ بَعْدَ ذَلِكَ،  
 فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ضُرِبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ وَقَالَ عَفَّانُ فِي الْحَدِيثِ: عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ

◀ ◀ ◀ حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گئے، انہوں نے فرمایا: غضیف بہت اچھا نوجوان ہے، اس کے بعد

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اُن سے ملے اور یہی بات کہنے کے بعد کہا: (آپ ﷺ کا فرمان ہے:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔

حضرت عفان رضی اللہ عنہ نے حدیث کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر (حق جاری کر دیا گیا ہے) وہ اسی کے مطابق بولتے ہیں۔

(318) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُطَلِبُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَيْسَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ فِي وَجْهِ عُمَرَ خَطَانٌ أَسْوَدَانِ مِنَ الْبُكَاءِ

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر (خوف خدا سے) رونے کی وجہ سے دو سیاہ لکیریں بن گئی تھیں۔

(319) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيِّ

قَتْنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ بَكْرِ، أَوْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عَسًا مَمْلُوءًا مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى

تَمَلَّاتُ، فَرَأَيْتُهُ يَجْرِي فِي عُرْوَقِي بَيْنَ لَحْمِي وَجِلْدِي، وَفَضَلْتُ مِنْهُ فَضْلَةً، فَأَعْطَيْتَهَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَأَوْلَوْهَا قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا عِلْمٌ أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى امْتَلَأَتْ مِنْهُ، فَضَلْتُ مِنْهُ فَضْلَةً، فَأَعْطَيْتَهَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَصَبْتُمْ

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو دودھ سے بھرا ہوا پیالہ دیا گیا، میں نے اس قدر پیا کہ میں سیر ہو گیا، پھر مجھے وہ اپنی جلد اور گوشت کے درمیان رگ میں دکھائی دیا، پھر چونچ گیا وہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: یا نبی اللہ ﷺ! اس (دودھ) سے مراد علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس سے سیر ہو گئے، پھر چونچ گیا وہ آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے صحیح تعبیر کی ہے۔

(320) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ:

سَمِعْتُ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ اُتَيْتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدْحٍ مِنْ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ۔

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اُس سے اس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”علم۔“

(321) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَتْنَا عَبِيدُ اللَّهِ

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَرَيْتُ فِي النَّوْمِ أَنِّي أَنْزَعُ بَدَلُو بَكْرَةَ عَلَى قَلْبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنْبًا أَوْ

ذَنْبَيْنِ، فَزَعَزَعَا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا، فَلَمْ أَرَعْبَقْرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَغْفِرِي فَرِيَهُ حَتَّى رَوَى النَّاسَ وَضَرَبُوا بِعَطْنِ.

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر چرخی والے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں۔ پھر ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آئے

اور انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، لیکن انہوں نے کمزور سے انداز میں پانی نکالا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر

عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) آئے اور پانی نکالنا چاہا تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص

نہیں دیکھا جو ان کی طرح پانی نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اپنے اپنے حوض بھی بھر لیے۔

(322) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنْ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا أبيضَ، فَقَالَ: أَجْدِيدُ ثَوْبِكَ

أَمْ غَسِمِلَ؟ قَالَ: فَلَا أَدْرِي بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسْ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ

شَهِيدًا، وَيَرْزُقَكَ اللَّهُ قَرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑے پہنے دیکھا تو استفسار فرمایا: آپ کے کپڑے نئے ہیں یا دھلے



ہوئے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو کیا جواب دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو (دعا دیتے ہوئے) فرمایا:

”الْبَسُ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا، وَيَرْزُقَكَ اللَّهُ قَرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“  
”تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو، اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائے۔“

(323) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبِ الْبَدَشِيِّ قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ

قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا، فَقَالَ: أَجْدِيدٌ هُوَ أَمْ

غَسِيلٌ؟ قَالَ: غَسِيلٌ، فَقَالَ: الْبَسُ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا۔

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑا زیب تن کیے ہوئے دیکھا تو (آپ ﷺ نے) پوچھا: کیا یہ نیا

ہے یا ڈھلا ہوا؟ انہوں نے کہا: ڈھلا ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”الْبَسُ جَدِيدًا، وَعِشْ حَمِيدًا، وَمُتْ شَهِيدًا“

”تمہیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو“

(324) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبِ قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا

سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

وَزَادَكَ اللَّهُ قَرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَ عُمَرُ، وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی رسول اللہ ﷺ کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے، مگر اس میں آپ

ﷺ کا مزید یہ فرمان بھی مذکور ہے:

اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک میں اضافہ فرمائے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ! آپ ﷺ کی بھی۔

(325) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمِيُّ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا سَعِيدُ

بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ سَيْفُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي شَهِدَ بَدْرًا فِيهِ سَبَائِكَ مِنْ فُهَبٍ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو تلوار لے کر جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اُس میں سونے کی دھات لگی ہوئی تھی۔

(326) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَتْنَا

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَتْنَا ابْنَ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَوَارٌ قَدْ عَلَتْ

أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ 'فَأَذِنَ لَهُ' وَبَادَرْنَ فَذَهَبْنَ 'فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ' فَقَالَ: 'أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ' 'بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي' قَالَ: 'عَجِبْتُ لَجَوَارٍ كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ حَسَّكَ بَادَرْنَ فَذَهَبْنَ' 'فَأَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: 'أَيُّ عَدَوَاتٍ أَنْفُسِهِنَّ' وَاللَّهِ لِرَسُولِ اللَّهِ كُنْتُمْ أَحَقُّ أَنْ تَهَبْنَ مِنِّي' فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'دَعُوهُنَّ دَعُوهُنَّ عَنْكَ يَا عُمَرُ' فَوَاللَّهِ إِنْ لَقَيْتَ الشَّيْطَانَ بِفَجْءٍ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ فَجًا غَيْرَ فِجْجِكَ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات کی اجازت مانگی (اُس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عورتیں (یعنی

ازواجِ مطہرات) بیٹھی ہوئی تھیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز میں بات کر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (اندر آنے کی) اجازت دی تو وہ (عورتیں) جلدی سے (پردے میں) چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (اس وقت ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا ہے کہ یہ میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں، لیکن جب آپ کی ہلکی سی آواز سنی تو جلدی سے اٹھ کر چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ تم میری نسبت ان سے ڈرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! رہنے دو، انہیں کچھ نہ کہو اللہ کی قسم! اگر کسی راستے میں آپ کو شیطان مل جائے تو وہ آپ کا راستہ چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(327) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ

يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَفَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ

أَنْ يُرْفَعَ، وَأَنَا فِيهِمْ 'فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ بِمَنْجَبِي مِنْ وَرَائِي' فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

فَتَرَحَّمَ عَلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ: مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَإِيمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبِيكَ، وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَنْ أَسْمَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا.

﴿ ﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(اس دنیا سے ظاہری وصال کے بعد) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چار پائی پر لٹایا گیا تو جنازہ اٹھانے سے پہلے ہی لوگ ارد گرد جمع ہو کر ان کے لیے دعائیں کرنے لگے اور میں بھی ان میں موجود تھا۔ اسی حالت میں ایک صاحب نے پیچھے سے میرا شانہ پکڑا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور (ان سے مخاطب ہو کر) فرمایا: آپ نے اپنے بعد کوئی شخص ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ میں اُس جیسے اعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جا ملوں، اللہ کی قسم! مجھے تو (پہلے سے) یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا۔ میرا یہ یقین اس وجہ سے تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ابو بکر اور عمر گئے۔ میں ابو بکر اور عمر اندر آئے۔ میں ابو بکر اور عمر باہر گئے۔ (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے ساتھ آپ دونوں کا تذکرہ فرماتے تھے) اس لیے مجھ کو پہلے ہی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

(328) ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ،

الزهراني، قال: نا عبد الله بن المبارك، عن عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن ابن عباس فذكر هذا الحديث۔ ﴿ ﴾ صحيح البخاري: ۴/۳۱۷، صحيح مسلم: ۴/۱۸۵۸ ﴿ ﴾

﴿ ﴾ سند کے اختلاف کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(329) ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَبُو عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿ ﴾ متن حدیث ﴿ ﴾ رَجِمَ اللَّهُ عُمَرَ، إِنَّهُ لَمَّا طَعِنَ تِلْكَ الطَّعْنَةَ رَأَى غُلَامًا قَدْ أُسْبِلَ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، خُذْ مِنْ شَعْرِكَ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثُوبِكَ، وَأَتَقَى لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ۔

﴿ ﴾ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے! جب وہ زخمی تھے تو انہوں نے ایک نوجوان لڑکے کو دیکھا جس نے اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے کیا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نوجوان لڑکے! اپنے بال چھوٹے کر اور اپنا تہبند اوپر کر، کیونکہ یہ

تمہارے کپڑے کی بقا کے زیادہ لائق اور تمہارے پروردگار کے تقویٰ کا بڑا ذریعہ ہے۔

(330) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ خِرَاشٍ، عَنِ

الْعَوَامِرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ

عُمَرُ

◊ ◊ ◊ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عمر کے

اسلام قبول کرنے سے آسمان والے (یعنی فرشتے) بھی خوش ہو گئے ہیں۔

(331) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عُمَرَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ،

فَقَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعَمَ الْحَجِيْبِ لَكُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ-

◊ ◊ ◊ حضرت سلیمان بن قرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن رضی اللہ عنہ سے موزہ پر مسح کرنے کے

بارے میں حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

موزوں پر مسح کرنے کے سلسلے میں تمہارے لیے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کا عمل) بہت اچھا ثبوت ہے۔

(332) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مُعَاذِ أَبِي عَمْرٍو الْعَنْبَرِيُّ قَتْنَا الْمُعْتَمِرُ

قَالَ: قَالَ أَبِي: وَقَالَ أَبُو عَثْمَانَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّمَا كَانَ عُمَرُ مِمَّا لَا يَقُولُ كَذَا وَلَا يَقُولُ كَذَا.

◊ ◊ ◊ حضرت معتبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور ابو عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ترازو جیسی حیثیت رکھتے تھے وہ نہ تو یوں کہتے اور نہ ہی یوں۔

(333) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا هَاشِمٍ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ) (التَّحْرِيمُ:

4) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے اس فرمان: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (نیک اہل ایمان)) (التحریم 4): کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(334) ﴿ ﴿ ﴿ **سند حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيحٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَدِثْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدٍ وَمِدَاحٍ وَإِيَّاكَ، قَالَ: هَاتِ مَا حَدِثْتَ بِهِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْشِدُهُ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْ أَسْ، قَالَ: فَتَكَلَّمْتُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْ أَسْ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَنِي لَهُ؟ قَالَ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسود بن سريح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سناؤ تو سہی کہ تم نے اپنے رب کی کیا تعریف کی ہے؟ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشعار سنانے لگا، اسی اثناء میں گندی رنگت کا ایک آدمی آیا اور اس نے اجازت طلب کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: ٹھہرو، ٹھہرو۔ اس نے کچھ دیر بات چیت کی پھر چلا گیا، میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) پھر اشعار سنانے لگا۔ پھر وہی آدمی آگیا اور اس نے اجازت طلب کی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: ٹھہرو، ٹھہرو۔ چنانچہ اسی طرح دو یا تین مرتبہ ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کر دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے، یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا۔

(335) ﴿ ﴿ ﴿ **سند حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيحٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴿ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَدِثْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدٍ وَمِدَاحٍ وَإِيَّاكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَ أَدْلَمُ، طَوَالَ، أَصْلَمَ، أَعْسَرُ يَسْرُ، قَالَ: فَاسْتَنْصَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَصَفَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ، يَعْنِي حَمَادًا، كَيْفَ اسْتَنْصَتَهُ قَالَ: كَمَا يُصْنَعُ بِالْهَرِّ، فَدَخَلَ فَتَكَلَّمْتُ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَنِي لَهُ؟ فَقَالَ: هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔



♦ ♦ ♦ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں نے اپنے رب کی تعریف اور آپ ﷺ کی مدح میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ راوی آگے حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ایک آدمی آیا جس کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا، سر کے بال کچھ گرے ہوئے تھے اور دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا تھا، اُس نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش کر دیا..... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے خاموش کرانے کا انداز بھی بیان کیا، جس طرح بلی کے ساتھ کیا جاتا ہے..... پھر وہ آدمی اندر آیا اور اُس نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلا گیا۔ راوی نے آگے حدیث بیان کی کہ میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ کون شخص ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھے خاموش کر دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔

(336) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَتْنَا رُوحٌ ، قَتْنَا حَمَادَ يَعْنِي ابْنَ سَلْمَةَ

قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ قَالَ : (( أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ )) ﴿الطبقات لابن سعد: ۷/۲۹۶/ تاریخ بغداد: ۸/۲۰۱﴾

♦ ♦ ♦ اس سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(337) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا هَارُونَ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، يَعْنِي : ابْنَ عُمَيْرٍ ، قَالَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا عُمَيْرٌ يَقْسِمُ مَالًا إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةٌ قَالَ : مَا هَذَا؟ قَالَ :

أَصَابَنِي فِي غَزَاةٍ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَمْرَلَهُ بِالْفِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ أَمْرَلَهُ بِالْفِ أُخْرَى حَتَّى أَمْرَلَهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ ، فَقَالُوا : اسْتَحْيَ ، فَخَرَجَ ، فَقَالَ : لَوْ مَكَثَ لِأَعْطَيْتُهُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَالِ دِرْهَمٌ ، رَجُلٌ ضَرِبَ فِي وَجْهِهِ ضَرْبَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَفَرَتْ وَجْهَهُ .

♦ ♦ ♦ حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے اپنا سراو پراٹھایا تو ایک آدمی کے چہرے پر چوٹ کا نشان دیکھا، پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: فلاں غزوے میں مجھے زخم آیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اسے ایک ہزار درہم دے دیئے جائیں، پھر کچھ دیر ٹھہرے اور پھر حکم دیا کہ ایک ہزار درہم اسے اور دے دو۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو چار ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔ لوگوں نے (اُس آدمی سے) کہا: کچھ خیال کرو (ہمیں بھی کچھ لینے دو) چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ کھڑا ہوتا تو یقیناً اُسے اسی قدر دے دیتا، یہ ایسا آدمی تھا کہ جس کے

چہرے پر راہِ خدا میں ایسا زخم آیا کہ اس نے اس کے چہرے پر نشان ڈال دیا۔

(338) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَتْنَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا يُونُسُ،

عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الدِّينَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے دینِ اسلام کو عزت عطا فرما۔

(339) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ النَّرْسِيُّ قَتْنَا وَهَيْبٌ

بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطَّفَيْلِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! عمر بن خطاب یا عامر بن طفیل کے ذریعے دینِ اسلام کو عزت عطا فرما۔

(340) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اِذَا ذَكَرَ الصَّالِحُونَ فَحَيْهَلًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

◀ ◀ ◀ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

(341) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ

قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِهِ مَلَكٌ

◀ ◀ ◀ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم (آپس میں) باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔

(342) ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ

سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَانظُرُوا اِلَى قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام شعیبؓ فرماتے ہیں:

جب لوگوں کا (آپس میں) کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو حضرت عمر بن خطابؓ کے فرمان کی طرف دیکھو۔

(343) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الْهَدَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمِينٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ رَجُلًا يَنَالُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَتَى بِهِ فَجَعَلَ يُعْرِضُ بِذِكْرِهِمَا

، وَفَطَنَ الرَّجُلُ فَاُمْسَكَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ: أَمَا لَوْ أَقْرَرْتَ بِالَّذِي بَلَغَنِي عَنْكَ لَأَلْقَيْتُ أَكْثَرَكَ شَعْرًا.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبیدہؓ بیان کرتے ہیں:

حضرت علیؓ کو پتا چلا کہ ایک آدمی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے متعلق زبان درازی کرتا ہے۔ اُسے آپ کے پاس لایا گیا تو آپ اُس کے سامنے ان دونوں کا اچھا تذکرہ کرنے لگے۔ (اُس) آدمی کو سمجھ آگئی اور وہ (زبان درازی سے) باز آ گیا۔ پھر حضرت علیؓ نے اُس سے فرمایا: سنو! اگر تم اس بات کا اقرار کر لیتے جو مجھے پتا چلا تھا تو میں (سزا کے طور پر) تمہارے زیادہ تر بال موٹ دیتا۔

(344) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ

قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ عُمَرَ فَاخْصِفْ نَعْلَكَ، وَشِمِّرْ ثَوْبَكَ،

وَكُلْ دُونَ الشَّبَعِ-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام سفیان ثوریؓ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نے حضرت علیؓ سے کہا: اگر آپ حضرت عمرؓ جیسا بننا چاہتے ہیں تو پھر اپنے جوتے کو پیوند لگایا کریں اپنی آستین چڑھا کر رکھیں اور پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز کیا کریں۔

(345) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَتْنَا وَهَيْبُ بْنُ

خَالِدٍ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا أُصِيبَ أُرْسِلَ إِلَى الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: عَنْ سَلَا مِنْكُمْ

كَانَ هَذَا؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: إِنِّي وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ اللَّهَ نَقَصَ مِنْ أَجَالِنَا فِي أَجَلِكَ، ثُمَّ أَتَى سَرِيرَهُ وَقَدْ سَجَى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَقَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ الْيَوْمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى عَلَيْهِ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی تھے تو آپ نے مہاجرین کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا تمہارے تعاون سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً میزبانی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کم کر کے آپ کو دے دے۔ پھر وہ آپ کی چار پائی کے پاس آئے اور آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(346) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَتْنَا وَهَيْبٌ قَتْنَا أَبُو

جَهْضَمٍ. مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا غَسِلَ وَكُفِّنَ وَوُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، وَسَجِيَ عَلَيْهِ

بَثْوِبٍ، قَالَ عَلِيُّ: مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب غسل دے کر اور کفن پہنا کر چار پائی پر لٹایا گیا اور ان پر ایک کپڑا ڈال دیا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(347) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَتْنَا حَمَادُ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ حَمَادُ: وَسَمِعْتُ عُمَرَ إِذْ يُذَكَّرُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ حَمَادُ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَهْضَمٍ، قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ وَغَسِلَ وَكُفِّنَ وَسَجِيَ ثَوْبًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ،

وَقَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ الْيَوْمَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسْجَى.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خنجر کے وار ہوئے (اور آپ شہید ہو گئے) تو آپ کو غسل دے کر، کفن پہنا کر آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور فرمایا: آج روئے زمین پر کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھے اس کپڑا اوڑھے ہوئے شخص سے بڑھ کر جس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند ہو۔

(348) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي

الْيَعْفُورِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًى بِثُوبِهِ قَدْ قَضَى نَجْبَهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا أَبَا حَفْصٍ، فَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْكَ.

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا (جب آپ پر نجر کے وار ہوئے اور آپ شہید ہو گئے، اُس وقت) آپ پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، وہ اپنا وعدہ پورا کر گئے تھے (یعنی شہادت پا چکے تھے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، پھر فرمایا: اے ابو حفص! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں ہے کہ جس کا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ سے ملنا مجھے پسند ہو۔

(349) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاهُ شَيْمٌ قَالَ: أَنَا الْعَوَامُ، عَنْ مُجَاهِدٍ

قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، فَاَنْظُرُوا مَا صَنَعَ عُمَرُ فَخُذُوا بِهِ.

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب لوگوں کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو پھر دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہیں؟ پس (جو کام وہ کریں) اسی کو اپنالو۔

(350) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ، نَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ

الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ لَا يُعَدُّ بِقَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ إِذَا اجْتَمَعَا.

﴿﴾ حضرت امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اقوال اکٹھے ہو جائیں تو ان دونوں کو برابر نہیں سمجھا جاسکتا۔

(351) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقِيُّ، مَوْلَى زَائِدَةَ بْنِ

مَعْنِ بْنِ زَائِدَةَ الشَّيْبَانِيِّ، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ وَآخَرُ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ النَّاسَ جُمِعُوا، فَكَأَنِّي بِرَجُلٍ قَدْ فَرَعَهُمْ فَوْقَهُمْ بِثَلَاثَةِ

أَدْرَعٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ إِنَّهُ لَا تَلُومُهُ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَائِمٌ، وَإِنَّهُ خَلِيفَةُ



مُسْتَخْلَفٌ، وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ، قَالَ: فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ يَبْشُرُهُ، فَقَالَ لِي: أَقْصِصْ رُؤْيَاكَ، فَلَمَّا بَلَغَ إِلَيَّ خَلِيفَةَ قَالَ: زَبْرَنِي عُمَرُ وَأَنْتَهَرَنِي قَالَ: تَقُولُ هَذَا وَأَبُو بَكْرٍ حَيٌّ؟ قَالَ: فَسَكَتُ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَانَ بَعْدَ بِالشَّامِ مَرَّرْتُ بِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَدَعَانِي فَقَالَ لِي: أَقْصِصْ رُؤْيَاكَ، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّمَا قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ مِنْهُمْ، وَأَمَّا خَلِيفَةُ مُسْتَخْلَفٌ فَقَدْ وَاللَّهِ اسْتَخْلَفَنِي، فَأَسْأَلُهُ أَنْ يُعِينَنِي عَلَى مَا وَلَّانِي، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُ: وَشَهِيدٌ مُسْتَشْهَدٌ قَالَ: وَأَنَّى الشَّهَادَةُ وَأَنَا فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَحَوْلِي يَغْزُونَ، ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ بِهَا أَنِّي شَاءَ، مَرَّتَيْنِ.

✿ ◆ ✿ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خواب دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور میں ایسے آدمی کے پاس ہوں جو ان سب سے تین ہاتھ اوپر کو بڑھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتلایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ہیں)۔ میں نے پوچھا: (ان کے ممتاز و نمایاں ہونے کی) کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے کہا: انہیں معاملاتِ خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا، یہ ایسے خلیفہ ہیں جنہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) جانشین بنایا گیا تھا اور ایسے شہید ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دی۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیج کر انہیں بشارت سنائی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے بھی اپنا خواب سناؤ۔ چنانچہ وہ خواب سنانے لگے اور جب خلیفہ کے ذکر پر پہنچے تو انہوں نے مجھے روکا اور جھڑکتے ہوئے فرمایا: تم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونے کے باوجود یہ بات کہہ رہے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے گورنر بنے اور منبر پر بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے اپنا خواب سناؤ۔ راوی کہتے ہیں: (میں خواب سنانے لگا) جب اس بات پر پہنچا کہ ”انہیں معاملاتِ خداوندی میں کسی کی ملامت سے چنداں فرق نہیں پڑتا تھا“ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے لوگوں میں شامل فرمائے گا اور جہاں تک (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) جانشین اور خلیفہ بننے کی بات ہے تو اللہ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ منتخب کر دیا ہے اور میں اُس سے دُعا کرتا ہوں کہ اُس نے جو ذمہ داری مجھے سونپی ہے اس پر میری مدد فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: جب میں اس بات پر پہنچا کہ ”یہ ایسے شہید ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کر دی“ تو انہوں نے فرمایا: شہادت کہاں ہے؟ جبکہ میں تو جزیرہ عرب میں ہوں اور میرے ارد گرد لوگ جہاد کر رہے ہیں۔ پھر انہوں نے دو مرتبہ فرمایا: شہادت چاہے جہاں بھی ہوگی اللہ تعالیٰ اسے لے آئے گا۔

(352) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهُمْدَانِيُّ

قَتْنَا وَكَيْفَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَاتَّبَعْنَاهُ، جَدْنَا هَا سَهْلًا، وَأَنَّهُ اتَى فِي أَمْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ

فَقَسَمَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرَّبْعَ، وَالْأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ، وَجَعَلَ ثُلُثِي مَا بَقِيَ لِلْأَبِ

﴿ ﴿ حضرت اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی راستے پر چلتے اور ہم ان کے پیچھے چل رہے ہوتے تو ہمیں وہ راستہ بہت نرم محسوس ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وراثت کا مسئلہ لایا گیا جس میں بیوی اور ماں باپ تھے تو انہوں نے بیوی کو چار حصوں میں سے چوتھا حصہ دیا ماں کو باقی مال کا تہائی حصہ اور باقی کا دو تہائی مال باپ کو دیا۔

(353) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ

عَيْسَى، وَوَكَيْعَةَ قَالَا: نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيْهَلًا بِعَمْرٍ

﴿ ﴿ حضرت اسود رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔

(354) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونَ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ: نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ،

نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ

مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں، اسید بن حذیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن

شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں اور معاذ بن عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں رضی اللہ عنہم۔ اللہ ان تمام سے راضی ہوا۔

(355) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينِ الْمِصْرِيِّ قَتْنَا ابْنَ

وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ،

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ جَيْشًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ، قَالَ: فَبَيْنَا

عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمًا، قَالَ: فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، قَالَ: فَقَدِمَ

رَسُولُ الْجَيْشِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِينَا عَدُوْنَا فَهَزَمْنَاهُمْ، فَإِذَا بِصَارِيَةَ يَصِيحُ: يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ، يَا

سَارِيَةَ الْجَبَلِ، فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ، يَعْنِي: ابْنَ الْخَطَّابِ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ

بِذَلِكَ.

قَالَ ابْنُ عَجَلَانَ: وَحَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

❖ ❖ ❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور ساریہ نامی ایک شخص کو ان کا امیر مقرر کیا۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران آپ منبر پر ہی اونچی آواز میں پکارنے لگے: اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ! اے ساریہ پہاڑ سے لگ جاؤ! پھر جب لشکر کا نمائندہ آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے (جنگ کے) حالات دریافت کیے تو اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہمارا دشمن سے سامنا ہوا اور ہم نے انہیں شکست دے دی۔ دورانِ جنگ اچانک کسی کی اونچی آواز میں پکار سنائی دی کہ اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ! اے ساریہ! پہاڑ سے لگ جاؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا دیں اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا۔ یہ سن کر کسی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ بات تو آپ نے پکار کر کہی تھی۔

(356) ❖ سند حدیث ❖ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَتْنَا

أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

❖ متن حدیث ❖ ◀ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلَا بَعْمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَانِطًا حَصِينًا، يَدْخُلُهُ

الْبُاسَلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحَانِطُ، فَالْبُاسَلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوِدِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِمِثْلِ عُمَرَ حَتَّى أَمُوتَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مِنْ فِي الْأَرْضِ الْيَوْمَ وَضَعُوا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ، وَوَضَعَ عُمَرُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى، لَرَجَحَ شِقُّ عُمَرَ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْجُزُورِ فَتَنْحَرُ فَتَكُونُ الْكُبْدُ وَالسَّنَامُ وَأَطَابِيهَا لِابْنِ السَّبِيلِ، وَيَكُونُ الْعُنُقُ لِأَلِ عُمَرَ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بَعْمَرَ.

❖ ❖ ❖ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا، لیکن اس سے نکلتا نہیں تھا۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس باغ میں شگاف پڑ گیا، پھر اس سے اسلام نکلنے لگا اور داخل نہیں ہوتا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جتنی بھی مخلوق موجود ہے اگر ان سب کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک جائے گا۔ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونٹ ذبح کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، چنانچہ اسے ذبح کیا جاتا اور (اس کا) جگر، کوہان اور اچھے اچھے حصے مسافروں کو دیے جاتے اور گردن آل عمر کو بھیج دی جاتی،

جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ <https://www.istamijah.net>

(357) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَتْنَا وَهَيْبٌ قَتْنَا ابْنُ

عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ أَحْبَبْتُ هَذَا الرَّجُلَ حُبًّا قَدْ خِفْتُ اللَّهَ فِي حُبِّهِ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا

حَصِينًا، يَدْخُلُهُ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْتَلَمَ الْحَائِطُ، إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بَعْمَرَ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً میں اس شخص سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ مجھے اس کی محبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈر لگنے لگتا ہے (کہ کہیں

میں مبالغہ تو نہیں کر رہا)۔ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسا محفوظ باغ تھے کہ جس میں اسلام داخل تو ہوتا تھا، لیکن اُس سے

نکلتا نہیں تھا۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس باغ میں شگاف پڑ گیا، پھر اس سے اسلام نکلنے لگا اور داخل

نہیں ہوتا تھا۔ جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ ہوگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

(358) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَصْحَابُنَا:

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخْلَانِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ وَلَمْ أَلْ أَبُوبَكْرٍ،

وَعُمَرَ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

◀ ◀ ◀ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تین لوگ میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

(359) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صَبِيحٍ زَحْمَوِيَّةٌ قَتْنَا

إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَيْتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ

مِنْ أظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: مَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْلَتْهُ الدِّينُ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا کہ اسی دوران مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا، میں نے (اس میں سے دودھ) پیا، یہاں تک کہ میں نے

تری دیکھی جو میری انگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

آپ کے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ (دودھ سے مراد) دین ہے۔

(360) ▶ **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوِيَّةً قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ **متن حدیث** ﴿ " رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ، مِنْهَا يَبْلَغُ الشَّدَى، وَمِنْهَا يَبْلَغُ الرُّكْبَ، قَالَ: وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ "، فَقَالُوا: مَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ -

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا، انہوں نے تمہیں زیب تن کر رکھی تھیں، ان میں سے کچھ کی تمہیں سینے تک تھیں اور کچھ کی گھٹنے تک پہنچ رہی تھیں، اور میرے سامنے عمر (رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا تو انہوں نے جو قمیض پہن رکھی تھی وہ اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”علم“۔

(361) ▶ **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ بَعْضِ آلِ أَبِي رَبِيعَةَ

﴿ **متن حدیث** ﴿ وَكَانَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَهُمْ، قَالَ: وَذَكَرَ الْمُحَصَّبُ فَقَالَ:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ  
فَمَنْ يَسَعُ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نَعَامَةً  
قَضَيْتُ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا  
بَدَ اللَّهُ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ  
لِيُذِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقُ  
بَوَائِحَ فِي أَكْثَرِ مَهَالِمٍ تَفْتَقِ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَحَلَوُةُ الشَّمَاخِ بْنِ ضَرَّارٍ فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: مَا قَلْتُهُ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ آل ربیعہ کے کسی آدمی سے بیان کرتے ہیں:

ان کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ان کے ہاں تھیں۔ اس آدمی نے محصب کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے: ”اللہ تعالیٰ اس امیر المومنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو کہ جس کے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی، پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المومنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے ان اشعار کو شامخ بن ضرار کی طرف منسوب کیا ہے لیکن جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے یہ اشعار نہیں کہے۔

(362) ▶ **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ قَتْنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ



إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ كَلثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿لَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةِ حَجَّهَا عُمَرُ حَجَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا صَدَرْنَا عَنْ مِنَى مَرُّوا بِالْمُحَصَّبِ، فَسَمِعْتُ رَجُلًا عَلَى رَاحِلَتِهِ يَقُولُ: أَيْنَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَسَمِعْتُ آخَرَ قَالَ: كَانَ هَاهُنَا كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ قَالَ:

عَلَيْكَ سَلَامٌ مِنْ إِمَامٍ وَبَارَكْتَ  
فَمَنْ يَسْعَ أَوْ يَرْكَبُ جُنَاحِي نِعَامَةً  
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا  
يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ  
لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقُ  
بَوَائِبَ فِي أَكْصَاهَا لَمْ يَفْتَقِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ: فَالْتِمِسْ ذَلِكَ الرَّاجِبُ، فَلَمْ يُقَدِّرْ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُدْرَمِنْهُ هُوَ، فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ مِنَ الْجِنِّ، قَالَ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ ذَلِكَ الْحَجِّ فَطَعِنَ فَمَاتَ

﴿﴿﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آخری حج ادا فرمایا تو اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی اس حج میں شریک تھیں۔ جب ہم منیٰ سے واپس آئے اور لوگ مہذب کے پاس سے گزرے تو میں نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر یہ کہتے سنا: امیر المؤمنین کہاں ہیں؟ پھر مجھے دوسرے کی آواز سنائی دی امیر المؤمنین یہیں ہیں۔ چنانچہ اُس آدمی نے اپنی سواری کے جانور کو بٹھایا اور یہ اشعار پڑھنے لگا:

ترجمہ: ”اے امام! آپ پر سلامتی ہو اور (اللہ تعالیٰ کی) برکات کا نزول ہو، آپ کے پھٹے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی، پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ (اے امیر المؤمنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔“

(363) ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ حَفِظْتُهَا كَمَا تَسْمَعُ وَلَمْ أَحْفَظْ إِسْنَادَهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿رَأَيْتُ لِعُمَرَ أَرْبَعَةً: رُؤْيَا: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتَيْتُ بِأَنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رَأَيْتُ الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَنَامِلِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. وَرَأَيْتُ كَأَنَّ أُمَّتِي عَلَيْهِمُ الْقَمَصُ إِلَى الثُّدِيِّ وَإِلَى الرَّكْبِ، وَإِلَى الْكَعْبِ، وَمَرَّ عُمَرُ بِسَحْبٍ قَبِيصًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ

اللہ، مَا أَوْلَتْ ذَلِكَ؟ قَالَ: الدِّينُ. قَالَ: "وَدَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا، أَوْ دَارًا، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَيَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا أَبَا حَفْصٍ" فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَوْ يُغَارُ عَلَيْكَ؟ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي وَرَدْتُ بَنِي فُورَدَ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعُوا دُونِي أَوْ ذُنُوبِي، وَنَزَعَهُ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ وَرَدَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتِ الدَّلُوفُ فِي يَدِهِ غَرَبًا، فَاسْتَقَى فَأَرَوَى الظَّمِئَةَ وَضَرَبَ النَّاسَ بَعْطَنٍ، فَلَمْ أَرِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، أَوْ قَالَ: عَبَقْرِيًّا: يَفْرِي فَرِيَهُ "

✿ ◆ ✿ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے چار خواب دیکھے: "میں نے دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا جس میں دودھ تھا، میں نے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری نکلتی دکھائی دی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔" لوگوں نے پوچھا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میں نے (دوسرا خواب یہ) دیکھا کہ میری امت کے لوگوں نے تمہیں زیب تن کر رکھی ہیں (کچھ کی میٹھیوں) سینے تک ہیں (کچھ کی گھنٹے تک اور) (کچھ کی) ٹخنے تک ہیں (اتنے میں) عمر (رضی اللہ عنہ) گزرے تو وہ قمیض کو گھسیٹ رہے تھے۔" لوگوں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! آپ ﷺ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (قمیض سے مراد) دین ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں (جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا یا فرمایا کہ ایک گھر دیکھا، تو میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ بتلایا گیا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔) (پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:) اے ابو حفص! میں نے (اس محل کے اندر) داخل ہونا چاہا، لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! کیا آپ ﷺ پر بھی غیرت کا مظاہرہ ہو سکتا ہے؟! (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میں نے (چوتھا خواب یہ) دیکھا کہ میں ایک کنویں کے پاس آیا ہوں، پھر ابن ابی قحافہ (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) بھی اس کنویں پر آئے، انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا، پھر ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری واقع ہو گئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں آگئے تو انہوں نے بھی پانی نکالا، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں ہی اس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور (انہوں نے اس قدر پانی نکالا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کر لیا، میں نے ان کی طرح کام کرنے والا لوگوں میں سے کوئی اتنا زور آور بہادر شخص نہیں دیکھا۔

(364) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ

مُعَمَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِقَدَحٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي

أُظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ، قَالُوا: مَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ، قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: أَبْلَغْتَ مَا كَانَ

فِي الْبِنَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَبَنٌ. قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنْعَانِيِّ مُقِيمٌ بِمَكَّةَ.  
 ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا تو میں نے (خواب میں) دیکھا کہ مجھے ایک برتن دیا گیا، میں نے اُس سے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری بہتی ہوئی دکھائی دی پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دودھ سے مراد) علم ہے۔

(365) ﴿﴾ ﴿﴾ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَتْنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أظْفَارِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِي عُمَرُ، قَالُوا: مَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا کہ اسی دوران مجھے خواب میں دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا، میں نے (اُس میں سے دودھ) پیا، یہاں تک کہ میں نے تری دیکھی جو میری انگلیوں کے پوروں سے نکل رہی تھی، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم“۔

(366) ﴿﴾ ﴿﴾ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يَعْضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمُ الْقَمِصُ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، وَعَرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الدِّينُ.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، جو کہ قمیصیں زیب تن کیے ہوئے تھے (کچھ کی قمیصیں) سینے تک تھیں، اور کچھ کی (جسم کے) اس سے زیادہ حصے تک تھیں، اور میرے سامنے عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ اُسے گھسیٹ رہے تھے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین۔

إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

(367) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوَلَابِيُّ ثَنَا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّاهُ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَغْضَبُ إِذَا قِيلَ: إِنَّهُ هَاجَرَ قَبْلَ عُمَرَ، قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ

عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدْنَا قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَبَعَثَنِي عُمَرُ فَقَالَ: اذْهَبْ فَاَنْظُرْ هَلْ اسْتَيْقِظَ؟ فَاتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتَهُ أَنَّهُ قَدْ اسْتَيْقِظَ، فَاَنْطَلَقْنَا إِلَيْهِ، فَهَرَوَلَّ هَرَوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْضَبُ إِذَا قِيلَ إِنَّهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کسی نے کہا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتا چلا تو غصے میں آ کر فرمایا: میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مدینہ (منورہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں، چنانچہ ہم واپس گھر آ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بھیجا اور کہا: جاؤ دیکھ کر آؤ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور انہیں بتلایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں۔ ہم پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑے اور لپک کر آ رہے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی، پھر میں نے بھی بیعت کی۔ (راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات سے ناراض ہو جایا کرتے تھے، جب یہ کہا جاتا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ہے۔

(368) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ النَّاقِدِ ثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ-

◀ ◀ ◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی

رہے۔

(369) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمْرًا لَمَوْثِقِي، وَأُخْتَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَمْرٌ

، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا أَرْفَضَ لِلذِّي صَنَعْتُمْ بِابْنِ عَفَانَ لَكَانَ قَدْ

﴿﴾ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو فرماتے سنا:

اللہ کی قسم! میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اسلام لانے سے پہلے) مجھے اسلام

قبول کرنے کی پاداش میں باندھ رکھا تھا، جبکہ ان کی ہمشیرہ اسلام قبول کر چکی تھیں، لیکن تم لوگوں نے جو سلوک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کیا ہے اس کی وجہ سے اگر اُحد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے تو اس کے لائق ہے۔

(370) ▶ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، عَلَى قُرَيْشٍ وَلَمْ

يُدْرِكُوا مَا طَلَبُوا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهُمُ النَّجَاشِيُّ بِمَا يَكْرَهُونَ، أَسْلَمَ عَمْرُو بْنُ

الْخَطَّابِ، وَكَانَ رَجُلًا ذَا شَكِيمَةٍ، لَا يُرَامُ مَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ، ائْتَدَعَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَتَّى غَزَا قُرَيْشًا، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَا كُنَّا نَقْدِرُ عَلَى أَنْ نُصَلِّيَ

عِنْدَ الْكُعْبَةِ حَتَّى أَسْلَمَ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَاتَلَ قُرَيْشًا حَتَّى صَلَّى عِنْدَ الْكُعْبَةِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَكَانَ

إِسْلَامُ عَمْرٍو بَعْدَ خُرُوجِ مَنْ خَرَجَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ.

﴿﴾ حضرت محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص قریش کے پاس آئے اور انہوں نے جن اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کیا تھا

وہ انہیں نہ ملے اور نجاشی نے انہیں وہ جواب دیا جو انہیں بہت ناگوار تھا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا، وہ

بڑے خودداری اور بڑائی والے شخص تھے، ان کی عدم موجودگی میں ان پر کوئی الزام نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ ان کی اور حضرت حمزہ

بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (کفار کے مظالم سے) محفوظ ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے قریش

سے جنگ لڑی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے تک



کعبہ معظمہ کے پاس نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو قریش سے قتال کیا، یہاں تک کہ انہوں نے کعبے کے پاس نماز ادا کی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

(371) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَمَّنْ لَا يَتَّهُمْ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ وَاللَّهِ، إِنَّهُ لَمَرَّتْ جِلُّ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَقَدْ ذَهَبَ عَامِرٌ فِي بَعْضِ حَاجَتِنَا إِذْ أَقْبَلَ عُمَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ وَهُوَ عَلَيَّ شَرِيحٍ، قَالَتْ: وَكُنَّا نَلْقَى مِنْهُ الْبَلَاءَ أَذَى لَنَا وَشَرًّا عَلَيْنَا، فَقَالَتْ: فَقَالَ: إِنَّهُ لَانْطِلاقٌ يَا أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَاللَّهِ لَنَخْرُجَنَّ فِي أَرْضِ اللَّهِ، أَذَيْتُمُونَا وَقَهَرْتُمُونَا، حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَنَا مَخْرَجًا، قَالَتْ: فَقَالَ: صَحِبَكُمُ اللَّهُ، وَرَأَيْتُ لَهُ رِقَّةً لَمْ أَكُنْ أَرَاهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ أَحْزَنَهُ فِيمَا أَرَى خُرُوجَنَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَامِرٌ مِنْ حَاجَتِنَا تِلْكَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، لَوْ رَأَيْتَ عُمَرَ أَنْفًا وَرِقَّتَهُ وَحُزْنَهُ عَلَيْنَا، قَالَ: أَطِيعْتِ فِي إِسْلَامِهِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا يُسْلِمُ الَّذِي رَأَيْتَ حَتَّى يُسْلِمَ حِمَارُ الْخُطَّابِ، قَالَتْ: يَا سَأْلًا لِمَا كَانَ يَرَى مِنْ غِلْظَتِهِ وَقَسْوَتِهِ عَنِ الْإِسْلَامِ. وَكَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخُطَّابِ فِيمَا بَلَغَنِي أَنَّ أُخْتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْخُطَّابِ، وَكَانَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ، كَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ زَوْجُهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَعَهَا، وَهُمْ يَسْتَخْفُونَ بِإِسْلَامِهِمْ مِنْ عُمَرَ، وَكَانَ نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَامِرِيُّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَدْ أَسْلَمَ، وَكَانَ أَيْضًا يَسْتَخْفِي بِإِسْلَامِهِ فَرَقًا مِنْ قَوْمِهِ، وَكَانَ خَبَابُ بْنُ الْأَرْتِ يَخْتَلِفُ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخُطَّابِ يَقْرَأُهَا الْقُرْآنَ، فَخَرَجَ عُمَرُ يَوْمًا مَتَوَشِّحًا سَيْفَهُ يَرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَهْطًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا فِي بَيْتِ عِنْدَ الصَّفَا وَهُمْ قَرِيبٌ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَةُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ (ص: 280) الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، فِي رِجَالٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ كَانَ أَقَامَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَلَمْ يَخْرُجْ فِيهِمْ خَرَجَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَلَقِيَهُ نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ مُحَمَّدًا، هَذَا الصَّابِيُّ، الَّذِي قَدْ فَرَّقَ أُمَّرَ قُرَيْشٍ، وَسَفَّهُ أَحْلَامَهَا، وَعَابَ دِينَهَا، وَسَبَّ آلَهَا، فَاقْتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ نَعِيمٌ: وَاللَّهِ لَقَدْ غَرَّتْكَ نَفْسُكَ مِنْ نَفْسِكَ يَا عُمَرُ، أَتَرَى بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ تَارِكِيكَ تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ قَتَلْتَ مُحَمَّدًا؟ أَفَلَا تَرْجِعُ

إِلَى أَهْلِ بَيْتِكَ فَتَقِيمَ أَمْرَهُمْ؟ قَالَ: وَأَيُّ أَهْلِ بَيْتِي؟ قَالَ: خَتْنُكَ وَابْنُ عَمِّكَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَخْتُكَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ، فَقَدْ أَسْلَمَا وَتَابَعَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دِينِهِ، فَعَلَيْكَ بِهِمَا، فَرَجَعَ عُمَرُ عَامِدًا لِخَتْنِهِ وَأَخْتِهِ، وَعِنْدَهُمَا خَبَّابُ بْنُ الْأَرْتِ مَعَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا طَهٌ يُقْرَنُهُمَا إِيَّاهَا، فَلَمَّا سَمِعُوا حَسَّ عُمَرُ تَغْيِبَ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ فِي مَخْدَعِ لِعَمْرٍ أَوْ فِي بَعْضِ الْبَيْتِ، وَأَخَذَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَّحِيفَةَ فَجَعَلَتْهَا تَحْتَ فِخْزِهَا، وَقَدْ سَمِعَ عُمَرُ حِينَ دَنَا مِنَ الْبَيْتِ قِرَاءَتَهُ عَلَيْهِمَا، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: مَا هَذِهِ الْهَيْئَةُ الَّتِي سَمِعْتُهَا؟ قَالَا: مَا سَمِعْتَ شَيْئًا، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ لَقَدْ أُخْبِرْتُ عَمَّا تَابَعْتُمَا مُحَمَّدًا عَلَى دِينِهِ، وَبَطَشَ بِخَتْنِهِ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَامَتْ إِلَيْهِ فَاطِمَةُ أُخْتُهُ لِتَكْفِهِ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَهَا فَشَجَّهَا، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ وَخَتْنُهُ: نَعَمْ، قَدْ أَسْلَمْنَا وَأَمْنَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَاصْنَعْ مَا بَدَأَ لَكَ. وَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِأَخْتِهِ مِنَ الدَّمِ نِدِمَ عَلَى مَا صَنَعَ فَأَرْعَوَى وَقَالَ لِأَخْتِهِ: أَعْطَيْنِي هَذِهِ الصَّحِيفَةَ الَّتِي سَمِعْتُكُمْ تَقْرَأْنَ أَنْفَاعًا أَنْظُرُ مَا هَذَا الَّذِي جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ؟ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِبًا، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ قَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ: إِنَّا نَخْشَاكَ عَلَيْهَا، قَالَ: لَا تَخَافِي، وَحَلَفَ لَهَا بِأَلَيْتِهِ لِيَرُدَّهَا إِلَيْهَا إِذَا قَرَأَهَا، فَلَمَّا قَالَ لَهَا ذَلِكَ طَبِعَتْ فِي إِسْلَامِهِ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَخِي، إِنَّكَ نَجِسٌ عَلَى شِرْكِكَ، وَإِنَّهُ لَا يَمْسُهَا إِلَّا الطَّاهِرُ، فَأَمَرَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ أَعْطَتْهُ الصَّحِيفَةَ، وَفِيهَا طَهٌ، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَ صَدْرًا مِنْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ وَأَكْرَمَهُ، فَلَمَّا سَمِعَ خَبَّابُ ذَلِكَ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ خَصَّكَ بِدَعْوَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي سَمِعْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ (ص: 281) أَيُّدِ الْإِسْلَامِ بِأَبِي الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بَعْمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَاللَّهُ اللَّهُ يَا عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ: فَادُلِّنِي عَلَيْهِ يَا خَبَّابُ حَتَّى آتِيَهُ فَأَسْلِمَ، فَقَالَ لَهُ خَبَّابُ: هُوَ فِي بَيْتِ عِنْدِ الصَّافَا، مَعَهُ فِئَةٌ، يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَخَذَ عُمَرُ سَيْفَهُ فَتَوَشَّحَهُ، ثُمَّ عَمِدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَرَأَتْهُ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فَرَعٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ، فَقَالَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَأَنْذِنُ لَهُ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ خَيْرًا بَدَلْنَا لَهُ، وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ شَرًّا قَتَلْنَاهُ بِسَيْفِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْذِنُ لَهُ، فَأَذِنَ لَهُ الرَّجُلُ وَنَهَضَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَقِيَهُ فِي الْحُجْرَةِ، فَأَخَذَ بِحُجْرَتِهِ أَوْ بِجُمُعِ رِدَائِهِ، ثُمَّ جَبَذَهُ جَبَذَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ وَاللَّهِ مَا أَرَى أَنْ تَنْتَهِيَ حَتَّى يَنْزِلَ اللَّهُ بِكَ قَارِعَةً، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُكَ أَوْ مِنْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جِئْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِيرَةً عَرَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَسْلَمَ، فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَانِهِمْ ذَلِكَ وَقَدْ عَزَّوْا فِي أَنْفُسِهِمْ حِينَ أَسْلَمَ عُمَرُ مَعَ إِسْلَامِ

حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَرَفُوا أَنَّهُمَا سَيِّمَنَعَانِ رَسُولَ اللَّهِ، وَيَنْتَصِفُونَ بَيْنَهُمَا مِنْ عَدُوِّهِمْ. فَهَذَا حَدِيثُ الرَّوَاةِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

❖ ❖ ❖ سیدہ ام عبد اللہ بنت ابو حمزہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اللہ کی قسم! جب ہم سرزمین حبشہ کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کسی ضروری کام کی غرض سے گئے ہوئے تھے کہ اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس آکھڑے ہوئے، اس وقت وہ مشرک ہی تھے، ہمیں ان کی طرف سے بہت سی آزمائشیں جھیلنا پڑی تھیں، ہمیں تکلیفیں بھی آئیں اور بُرے رویے کا بھی سامنا ہوا، اور یہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا: اے ام عبد اللہ! رہائی پا کر جا رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! یقیناً ہم اللہ کی سرزمین میں ضرور جائیں گے، تم لوگوں نے ہمیں تکلیفیں دیں اور ہمیں اپنے قہر کا نشانہ بنایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے راہ نجات نکال دی۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: اللہ تمہارا ساتھی ہو۔ میں نے دیکھا کہ ان کی رقت آمیز حالت ہو گئی تھی، میں نے (کبھی ان کی) ایسی حالت نہیں دیکھی تھی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور میرے خیال کے مطابق ہمارے (مکہ سے) نکل جانے نے انہیں غمزدہ کر دیا تھا۔ پھر حضرت عامر رضی اللہ عنہ ہمارے کام سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! کاش کہ آپ بھی ابھی ابھی عمر کی رقت آمیز حالت اور ہمارے جانے پر غمزدہ ہونا دیکھ لیتے۔ انہوں نے کہا: جس شخص کو تم نے دیکھا ہے وہ اس وقت تک اسلام قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ خطاب کا گدھا اسلام لے آئے (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا ناممکن ہے)۔ راویہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اس نا اُمیدی کا اظہار اس لیے کیا تھا کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اسلام سے نفرت اور قساوت خود دیکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا جو واقعہ مجھے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی ہمشیرہ فاطمہ بنت خطاب، حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ خود بھی اسلام قبول کر چکی تھیں اور ان کے ساتھ اُن کے خاوند سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے اسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ ان کی قوم یعنی بنو عدی بن کعب کے ایک شخص نعیم بن عبد اللہ النحام نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے نکالے جانے کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپا کر رکھتے تھے۔ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور انہیں قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام (کو قتل کرنے) کے ارادے سے اپنی تلوار میان سے باہر نکالے ہوئے باہر نکلے، انہیں کسی نے بتایا کہ وہ سب صفا کے پاس ایک گھر میں جمع ہیں اور مرد و خواتین ملا کر سب کی تعداد تقریباً چالیس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں جن مسلمان مردوں نے قیام کیا تھا، ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب، علی بن ابی طالب اور ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے، لیکن وہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شامل نہ ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات نعیم

بن عبد اللہ سے ہو گئی، انہوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارادہ کیے ہوئے ہوں، اُس بے دین نے قریش کی اجتماعیت کو توڑ دیا ہے، ان کے عقلمند لوگوں کو بیوقوف بنا لیا ہے، ان کے دین پر عیب تراشی کرتا ہے اور ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے، لہذا میں اسے قتل کر دوں گا (نعوذ باللہ)۔ یہ سن کر حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! تمہارے نفس نے ہی تمہیں دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) قتل کرو گے تو وہ تمہیں زمین پر چلتا (یعنی زندہ) چھوڑ دیں گے؟ کیا تم واپس اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کے معاملے کو درست کر سکتے ہو؟ انہوں نے پوچھا: میرے گھر والے کون؟ انہوں نے کہا: تمہارے بہنوئی اور چچا زاد سعید بن زید اور تمہاری بہن فاطمہ بنت خطاب دونوں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اتباع کر چکے ہیں، تم پہلے ان کی خبر لو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بہنوئی اور اپنی بہن کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے پاس حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ موجود تھے، جن کے پاس ایک صحیفہ تھا، جس میں سورۃ طہ لکھی ہوئی تھی اور وہ ان دونوں کو یہ سورت پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آواز سنی تو حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوٹھڑی میں یا گھر کے کسی حصے میں چھپ گئے، اور حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے صحیفہ پکڑ کر اپنی ران کے نیچے چھپا لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گھر کے قریب آ گئے تھے تو انہوں نے خباب رضی اللہ عنہ کا ان دونوں کو (قرآن) پڑھانا سن لیا تھا، چنانچہ جب وہ اندر آئے تو انہوں نے پوچھا: یہ سمجھ میں نہ آنے والی آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ ان دونوں نے کہا: تم نے کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! مجھے اس بات کے متعلق پتا چل گیا ہے کہ تم دونوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروی کر لی ہے۔ (یہ کہتے ہی) انہوں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا اور اُن کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کو بچانے کے لیے اُٹھ کر ان کی طرف بڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مارا اور زخمی کر دیا۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو اُن کی بہن اور بہنوئی بول اُٹھے: ہاں! ہم نے اسلام قبول کیا ہے، اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں، اب تم نے جو کرنا ہے کر لو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے وجود سے خون نکلتا ہوا دیکھا تو اپنے کیے پر شرمندہ ہوئے اور ان کا دل نرم ہو گیا، پھر اپنی بہن سے کہا: لاؤ یہ صحیفہ مجھے دو جو میں نے ابھی تم لوگوں کو پڑھاتے ہوئے سنا تھا۔ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ یہ کیا چیز ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتابت کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے ایسے کہا تو اُن کی بہن نے کہا: ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کی بے حرمتی کرو گے۔ انہوں نے کہا: ڈرو نہیں۔ (حضور عمر رضی اللہ عنہ نے) اپنے معبودوں کی قسم اُٹھا کر اپنی بہن کو یقین دلایا کہ جب وہ یہ صحیفہ پڑھ لیں گے تو اسے ضرور واپس کر دیں گے۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو انہیں ان کے قبولِ اسلام کی خواہش ہوئی، چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! تم اپنے شرک کی وجہ سے ناپاک ہو جبکہ اس صحیفے کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور غسل کیا۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وہ صحیفہ دیا۔ اس



میں سورۃ طہ لکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے اُسے پڑھا۔ جب سورت کی ابتدائی آیات ہی پڑھی تھیں تو بول اُٹھے یہ کلام کس قدر خوبصورت اور کتنا معزز ہے۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو وہ باہر نکل کر ان کے پاس آگئے اور ان سے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم! یقیناً میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خصوصیت بخشی ہے، کیونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دُعا فرماتے سنا تھا: ”اے اللہ! ابوالحکم بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کی تائید فرما“۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! اللہ سے ڈر جاؤ، اللہ سے ڈر جاؤ۔ تو اس پر انہوں نے کہا: اے خباب رضی اللہ عنہ! مجھے ان (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو، تاکہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لوں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ صفا کے پاس ایک گھر میں تشریف فرما ہیں، ان کے ساتھ ان کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار پکڑی اور اُسے لہراتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب نکل کھڑے ہوئے اور جا کر ان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب (دروازہ کھولنے والے نے) انہیں تلوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ گھبراہٹ کے عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر بن خطاب آیا ہے اور تلوار سونتے ہوئے ہے۔ یہ سن کر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا: آنے دو، اگر تو وہ اچھے ارادے سے آیا ہے تو ہم بھی وقار سے پیش آئیں گے، لیکن اگر وہ کسی برے ارادے سے آیا ہے تو اسی کی تلوار سے اس کو قتل کر دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ چنانچہ اُس آدمی نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے اُٹھ کر ان کی جانب گئے، یہاں تک کہ حجرے میں انہیں آملے پھر ان کے نیچے سے (یا) ان کی ساری چادر کو پکڑا، پھر انہیں سختی کے ساتھ کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب! کون سا مقصد تجھے لے کر آیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ تم تب تک (ہمیں تکلیفیں دینے سے) باز نہیں آؤ گے جب تک کہ تم پر اللہ تعالیٰ کوئی مصیبت نہ نازل کر دے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالیٰ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن کریم) پر ایمان لانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اللہ اکبر“ کہا، جس سے گھر میں موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سمجھ گئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ چنانچہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس جگہ سے بکھر گئے اور انہوں نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے اپنے آپ میں عزت و غلبہ محسوس کیا اور یہ بات جان لی کہ اب وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کریں گے اور مسلمان اب ان دونوں کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لے سکیں گے۔

(1/372) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُرَيْبُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي

الْمُؤَدَّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَا زَلْنَا أَعَزَّةَ مُذْ أَسْلَمَ عُمَرُ

◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

(2/372) ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ

سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: أَيُّ قُرَيْشٍ أَنْقَلُ لِلْحَدِيثِ؟ قِيلَ لَهُ: جَمِيلُ بْنُ

مَعْمَرِ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَغَدَوْتُ أَتَبِعُ أَثَرَهُ أَنْظُرُ مَا يَفْعَلُ، وَأَنَا غُلَامٌ، وَجَمِيلُ بْنُ مَعْمَرِ

هُوَ جَدُّ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مَعْمَرِ الْجُمَحِيِّ - أَعْقِلُ كُلَّمَا رَأَيْتُ، حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا جَمِيلُ

أَبِي قَدْ أَسْلَمْتُ وَدَخَلْتُ فِي دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ، مَا رَاجَعَهُ حَتَّى قَامَ يَجْرُ رَجُلِيهِ،

وَأَتَبَعَهُ عُمَرُ، وَأَتَبَعْتُ أَبِي، حَتَّى إِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ صَرَخَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - وَهُمْ فِي

أَنْدِيَّتِهِمْ حَوْلَ الْكُعْبَةِ - أَلَا إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا، قَالَ: يَقُولُ عُمَرُ مِنْ خَلْفِهِ: كَذَبٌ، وَلَكِنْ قَدْ أَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَثَارُوا إِلَيْهِ، قَالَ: فَمَا بَرَحَ يُقَاتِلُهُمْ

وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى قَامَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِهِمْ، قَالَ: وَطَلَحَ فَتَقَعَدَ، وَقَامُوا عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَفْعَلُوا مَا بَدَأَ

لَكُمْ، فَأَحْلِفُ أَنْ لَوْ كُنَّا ثَلَاثِمِائَةَ رَجُلٍ لَقَدْ تَرَكْنَا هَذَا لَكُمْ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا لَنَا، قَالَ: فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ

أَقْبَلَ شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ جَبَّةٌ جَبَّةٌ وَوَيْصٌ قَوْمِسُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا: صَبَا عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ، قَالَ: فَمَنْ رَجُلٌ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَمْرًا فَمَاذَا تُرِيدُونَ؟ أَتُرُونَ بَنِي عَدِيَّ بْنِ كَعْبٍ يُسْلِمُونَ لَكُمْ

صَاحِبَهُمْ؟ هَكَذَا عَنِ الرَّجُلِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَاثِمًا كَانُوا ثَوْبًا كُشِفَ عَنْهُ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ

هَاجَرْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ: يَا أَبَتِ، مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي زَجَرَ الْقَوْمَ بِمَكَّةَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ وَهُمْ يُقَاتِلُونَكَ؟ قَالَ: ذَاكَ

الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّهْمِيِّ.

◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے کہا: قریش میں سب سے اچھے انداز میں بات کو نقل

کرنے والا کون ہے؟ آپ کو بتلایا گیا کہ جمیل بن معمر الجمحی۔ آپ صبح کے وقت اُس کے پاس گئے اور میں بھی آپ

کے پیچھے پیچھے گیا، تاکہ میں دیکھوں آپ کیا کرتے ہیں۔ میں اُس وقت بچہ تھا اور جمیل بن معمر نافع بن عمر بن جمیل بن معمر

جمحی کے دادا تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس پہنچ گئے تو کہا: جمیل! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اسلام

قبول کر لیا ہے اور محمد ﷺ کے دین میں داخل ہو گیا ہوں؟ راوی کہتے ہیں، انہوں نے اس سے رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ وہ اپنی ٹانگوں کو کھینچتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے گئے اور میں بھی اپنے والد گرامی کے پیچھے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر جا پہنچا تو اونچی آواز سے چلایا کہ اے قریش کی جماعت! اس وقت قریشی کعبے کے گرد اپنی مجالس لگائے بیٹھے ہوئے تھے، سن لو! عمر (رضی اللہ عنہ) بے دین ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کے پیچھے سے کہنے لگے: یہ جھوٹ بولتا ہے (میں بے دین نہیں ہوا) بلکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، یہ سن کر قریشی اُن پر بھڑک اُٹھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اور وہ آپ کے سر پر کھڑے ہو گئے، آپ کہہ رہے تھے: جو تم کرنا چاہتے ہو کر لو کیونکہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر ہم تین سو آدمی ہوتے تو ہم نے انہیں تمہارے لیے چھوڑ دینا تھا یا تم نے انہیں ہمارے لیے چھوڑ دینا تھا۔ ان کے مابین یہ گفتگو چل رہی تھی کہ اسی وقت ایک قریشی بزرگ آیا جس نے دھاری دار یعنی چونہ اور منقش ریشمی قمیص پہنی ہوئی تھی، وہ آ کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا اور پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ بے دین ہو گیا ہے۔ اُس بزرگ نے کہا: چھوڑو ایک آدمی نے اپنے لیے کوئی دین منتخب کیا ہے تو تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ بنو عدی بن کعب اپنے ساتھی کو تمہارے حوالے کر دیں گے؟ اس آدمی کو چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں، اللہ کی قسم! قریشی اس طرح دور ہٹ گئے کہ جیسے وہ ایک کپڑا تھے جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہٹا دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ کی جانب ہجرت کر گئے تو اس کے بعد میں نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! وہ آدمی کون تھا جس نے مکہ میں اس روز لوگوں کو جھڑکا تھا جس روز آپ نے اسلام قبول کیا تھا اور لوگ آپ سے لڑ رہے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا: وہ عاص بن وائل سہمی تھا۔

(373) ﴿سند حدیث﴾ ◀ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ بِمَكَّةَ قَتْنَا

سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ، مَرَّتَيْنِ، وَكُنْتُ عَلَى

ظَهْرِ بَيْتٍ، فَاتَى الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ دِيْبَابٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، فَقَالَ: صَبَا عُمَرُ، صَبَا عُمَرُ، أَنَا لَهُ جَارٌ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَتَعَجَّبْتُ مِنْ عِزِّهِ.

◀ ﴿حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:﴾

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو لوگ اُن کے پاس اکٹھے ہو گئے اور دو مرتبہ کہا: عمر بے دین ہو گیا۔ میں اُس وقت گھر کی چھت پر تھا۔ اتنے میں عاص بن وائل سہمی آیا، اُس نے ریشمی چادر اوڑھ رکھی تھی، جسے باریک ریشم سے گوٹ لگائی گئی تھی، اُس نے کہا: عمر بے دین ہو گیا، عمر بے دین ہو گیا، میں نے اس کو پناہ دی ہے۔ یہ سن کر لوگ آپ سے جدا ہو گئے،

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے اس کی عزت سے تعجب ہوا۔

(374) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَصْحَابِهِ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ أَوْ عَمَّنْ رَوَى ذَلِكَ عَنْهُ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ فِيمَا تُحَدِّثُوا بِهِ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُنْتُ لِلْإِسْلَامِ مُبَاعِدًا، وَكُنْتُ صَاحِبَ خَمْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَحْبَبْتُ وَأَشْرَبْتُهَا، وَكَانَ لَنَا مَجْلِسٌ يَجْتَمِعُ فِيهِ رَجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِالْحِزْوَرَةِ عِنْدَ دَارِ عُمَرَوِ بْنِ عَائِدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُومٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ لَيْلَةً أُرِيدُ جُلَسَانِي أَوْلَيْكَ فِي مَجْلِسِنَا ذَاكَ، فَلَمْ أَجِدْ مِنْهُمْ أَحَدًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ أَنِّي جِئْتُ فَلَانَا، خَمَارًا كَانَ بِمَكَّةَ، رَجُلٌ يَبِيعُ الْخَمْرَ، لَعَلِّي أَجِدُ عِنْدَهُ خَمْرًا فَأَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَلَمْ أَجِدْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ جِئْتُ الْكُعْبَةَ فَطَفْتُ بِهَا سَبْعًا أَوْ سَبْعِينَ، قَالَ: فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ أُرِيدُ أَنْ أَطُوفَ بِالْكُعْبَةِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي، وَكَانَ إِذَا صَلَّى اسْتَقْبَلَ الشَّامَ وَجَعَلَ الْكُعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ، كَانَ مُصَلِّيًا بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ: الرَّكْنِ الْأَسْوَدِ وَالرَّكْنِ الْيَمَانِيِّ، قَالَ: فَقُلْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ: وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي اسْتَمَعْتُ بِمُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَئِنْ دَنَوْتُ مِنْهُ أَسْمَعُ مِنْهُ لَارُوعَنَّهُ، قَالَ: فَجِئْتُ الْكُعْبَةَ مِنْ قِبَلِ الْحِجْرِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ ثِيَابِهَا فَجَعَلْتُ أَمْشِي رَوِيدًا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، حَتَّى قَمْتُ فِي قَبْلَتِهِ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا ثِيَابُ الْكُعْبَةِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ الْقُرْآنَ رَقَّ لِي قَلْبِي، فَبَكَيْتُ وَدَخَلَنِي الْإِسْلَامُ، فَلَمْ أَزَلْ قَائِمًا فِي مَكَانِي ذَلِكَ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ خَرَجَ عَلَيَّ دَارَ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ، وَكَانَتْ طَرِيقُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الْمَسْعَى، ثُمَّ يَشْتَدُّ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ، ثُمَّ عَلَيَّ دَارَ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ، حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ، وَكَانَ مَسْكَنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّارِ الرَّقْطَاءِ الَّتِي كَانَتْ بَيْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ عُمَرُ: فَتَبِعْتُهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ بَيْنَ دَارِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ دَارِ ابْنِ أَزْهَرَ أَدْرَكْتُهُ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِي قَامَ، وَعَرَفَنِي، فَظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي إِنَّمَا اتَّبَعْتُهُ لِأَوْزِيهِ فَهَمَنِي، ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا ابْنَ الْخُطَّابِ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنْ أُوْمِنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَحَمِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَقَالَ: قَدْ هَدَاكَ اللَّهُ يَا عُمَرُ، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَدَعَا لِي بِالثَّبَاتِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَيُّ ذَلِكَ كَانَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ اُن باتوں میں سے ہے جو اُن کے متعلق بیان کی جاتی ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے: میں اسلام سے دور تھا اور دورِ جاہلیت میں شرابی تھا، میں شراب کو پسند بھی کرتا تھا اور اُسے پیتا بھی تھا۔ ہم عمرو بن عائد بن عمران بن مخزوم کے گھر کے پاس چھوٹے سے نیلے پر مجلس لگاتے تھے، جس میں قریش کے لوگ جمع ہوتے تھے۔ ایک رات میں اپنی اسی مجلس میں اُن مجلس نشینوں سے ملنے کی غرض سے گیا تو مجھے اُن میں سے کوئی بھی نہ ملا، میں نے سوچا: اگر میں فلاں شرابی کے پاس چلا جاؤں، جو مکہ میں رہتا ہے اور وہ آسمی شراب کا کاروبار کرتا ہے، تو شاید مجھے اس کے ہاں سے شراب مل جائے اور میں پی سکوں۔ میں اس کے پاس آیا لیکن اس سے بھی نہ ملی۔ پھر میں نے سوچا کہ میں کعبے میں جاتا ہوں اور اس کے ساتھ یا ستر طواف کرتا ہوں۔ چنانچہ میں مسجد حرام میں آیا اور میں کعبے کا طواف کرنا چاہتا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری نظر پڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تھے تو شام کی طرف رخ کرتے تھے اور کعبے کو اپنے اور شام کے درمیان میں کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز دوڑ کونوں، یعنی حجر اسود اور رُکن یمانی کے درمیان ہوتی تھی۔ میں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آج رات کان لگائے رکھوں تو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گے اُسے میں سن سکتا ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب چلا جاؤں اور انہیں سنوں تو میں لازماً انہیں ڈرا سکوں گا۔ چنانچہ میں حجر اسود کی جانب سے کعبے میں آیا اور اُس کے پردوں کے نیچے داخل ہو گیا، پھر میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن کریم کی قرأت کر رہے تھے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ میں آکھڑا ہوا، میرے اور قبلہ کے درمیان صرف کعبے کے پردے تھے۔ جب میں نے قرآن سنا تو میرا دل بہت نرم ہو گیا، پھر میں اپنے رونا لگانے لگا اور مجھ میں اسلام داخل ہو گیا، میں اپنی جگہ پر ہی کھڑا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی، پھر سلام پھیر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو بنی ابی حسین کے گھر کی جانب نکلتے تھے، ان کا راستہ سعی کرنے کی جگہ پر جا نکلتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبدالمطلب اور ابن ازہر بن عبدعوف الزہری کے گھر کے درمیان میں چلتے جاتے، پھر انس بن شریق کے گھر پر سے ہوتے ہوئے اپنے گھر میں جا داخل ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے سکونت داررقطاء میں تھی جو معاویہ بن ابی سفیان کے بالکل ساتھ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عباس بن عبدالمطلب اور ابن ازہر بن عبدعوف الزہری کے گھر کے درمیان میں داخل ہوئے تو میں آپ تک جا پہنچا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قدموں کی چاپ سنی تو کھڑے ہو گئے اور مجھے پہچان لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے کہ میں ان کے پیچھے اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کو ایذا پہنچاؤں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا، پھر فرمایا: اے ابن خطاب! اس وقت تجھے کون سا مقصد لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ مقصد کہ میں اللہ تعالیٰ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو وہ اللہ کے ہاں سے لے کر آئے ہیں اُس پر ایمان لے آؤں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت نصیب



فرمادی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے ثابت قدمی کی دعا کی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے واپس آ گیا اور آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔

(375) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَعْضِ آلِ عُمَرَ، أَوْ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، تَذَكَّرْتُ أَيُّ أَهْلِ مَكَّةَ أَشَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاوَةً؟ حَتَّى آتَيْتُهُ فَأَخْبِرَهُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: قُلْتُ: أَبُو جَهْلُ بْنُ هِشَامٍ، وَكَانَ مِنْ أَخْوَالِ أُمِّ عُمَرَ حَنْتَمَةَ بِنْتِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَأَقْبَلْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ حَتَّى ضَرَبْتُ عَلَيْهِ بَابَهُ، فُخْرِجَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا ابْنَ أُخْتِي، مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ أَخْبِرُكَ أَنِّي قَدْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَدَّقْتُهُ بِمَا جَاءَ بِهِ، قَالَ: فَضَرَبَ بِالْبَابِ فِي وَجْهِ وَقَالَ: قَبْحَكَ اللَّهُ وَقَبْحَ مَا جِئْتَ بِهِ. فَزَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي إِسْلَامِهِ حِينَ اسْلَمَ يَذْكُرُ بَدْءَ إِسْلَامِهِ وَمَا كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ حِينَ كَانَ أُمْرًا وَأَمْرَهَا مَا كَانَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ  
وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا  
وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى  
وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي  
لَمَّا دَعَتْ رَبِّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً  
أَيَقْنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا  
فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ خَالِقُنَا  
نَبِيٌّ صِدْقٍ أَتَى بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَةٍ  
مِنْ هَاشِمٍ فِي الدُّرَى وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَّتُ  
وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرٌ  
يُتَلَوِّمِنَ اللَّهُ آيَاتٍ مُنْزَلَةً  
بِهِ هَدَى اللَّهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ

مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَا لَهَا غَيْرُ  
صِدْقِ الْجَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبِرُ  
رَبِّي عَشِيَّةً قَالُوا: قَدْ صَبَا عَمْرُ  
وُظْلِمَهَا حِينَ تَتَلَّى عِنْدَهَا السُّورُ  
وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجْلَانُ يَنْحَدِرُ  
وَكَأَدِ يَسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دَرُّ  
وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهَرُ  
وَأَفِي الْأَمَانَةِ مَا فِي عُوْدِهِ خَوْرُ  
مِنْهَا الدَّوَانِبُ وَالْأَسْمَاءُ وَالْبَصْرُ  
وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضْرُ  
يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ  
وَقَدْ أَعَدَّتْ لَهُمْ إِذِ ابْلِسُوا سَقَرُ



اُس رات جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے یاد کیا کہ اہل مکہ میں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت دشمنی رکھنے والا کون شخص ہو سکتا ہے؟ تاکہ میں اُس کے پاس جا کر اُسے بتا دوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ میں نے سوچا کہ ایسا شخص ابو جہل بن ہشام ہی ہو سکتا ہے اور وہ اُم عمر رضی اللہ عنہا کی حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ کے ماموؤں میں سے تھا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں اُس کے پاس آیا اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب ابو جہل باہر نکلا تو اُس نے کہا: اے بھانجے! مرحبا! خوش آمدید کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: میں تمہارے پاس یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لا چکا ہوں اور جو چیز وہ لے کر آئے ہیں اُس کی تصدیق بھی کر چکا ہوں۔ کہتے ہیں کہ اُس نے دروازہ میرے منہ پر مارا اور بولا: اللہ تعالیٰ تجھے بھی بد شکل بنا دے اور جو خبر تو لے کر آیا ہے اُسے بھی قبیح کر دے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما دور اسلام میں جب اپنے قبول اسلام کے ابتدائی وقت کو یاد کرتے اور جو کچھ ان کے اور اُن کی بہن فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما کے درمیان پیش آیا تھا وہ یاد آتا تو درج ذیل اشعار پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْفَضْلِ الَّذِي وَجَبَتْ	مِنْهُ عَلَيْنَا أَيَادٍ مَّا لَهَا غَيْرُ
وَقَدْ بَدَأْنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا	صَدَقَ الْحَدِيثُ نَبِيُّ عِنْدَهُ الْخَبْرُ
وَقَدْ ظَلَمْتُ ابْنَةَ الْخَطَّابِ ثُمَّ هَدَى	رَبِّي عَشِيَّةً قَالُوا: قَدْ صَبَا عَمْرُ
وَقَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ زَلَلِي	وَوَظَلَمْتُهَا حِينَ تَتَلَى عِنْدَهَا السُّورُ
لَمَّا دَعَتْ رَبَّهَا ذَا الْعَرْشِ جَاهِدَةً	وَالدَّمْعُ مِنْ عَيْنِهَا عَجَلَانُ يَنْحَدِرُ
أَيَقُنْتُ أَنَّ الَّذِي تَدْعُو لَخَالِقُهَا	وَكَأَدِيسْبِقُنِي مِنْ عَبْرَةٍ دَرَرُ
فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ خَالِقُنَا	وَأَنَّ أَحْمَدَ فِينَا الْيَوْمَ مُشْتَهَرُ
نَبِيُّ صَدَقَ أَمْرِي بِالصِّدْقِ مِنْ ثِقَةٍ	وَأَمْسَى الْأَمَانَةَ مَأْفِي عُوْدِهِ خَوْرُ
مِنْ هَاشِمٍ فِي الدَّرِي وَالْأَنْفِ حَيْثُ رَبَّتْ	مِنْهَا الدَّوَابُّ وَالْأَسْمَاءُ وَالْبُصْرُ
وَحَيْثُ يَلْجَأُ ذُو خَوْفٍ وَمُفْتَقِرُ	وَحَيْثُ يَسْمُو إِذَا مَا فَاخَرَتْ مُضَرُ
يَتْلُو مِنَ اللَّهِ آيَاتٍ مُنَزَّلَةً	يَظَلُّ يَسْجُدُ مِنْهَا النَّجْمُ وَالشَّجَرُ
بِهِ هَدَى اللَّهُ قَوْمًا مِنْ ضَلَالَتِهِمْ	وَقَدْ أَعَدَّتْ لَهُمْ إِذْ أَبْلَسُوا سَقَرُ

”تمام تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو فضل والی ذات ہے، جس نے اپنی طرف سے ہم پر ایسی شفقتیں واجب کر رکھی ہیں کہ جو حوادثِ زمانہ سے ختم نہیں ہوتیں، ابتدا میں ہم نے تکذیب کی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سچی بات ہی بتائی، کیونکہ اُن کے پاس (رب تعالیٰ کی طرف سے) خبر تھی۔ میں نے بنتِ خطاب پر ظلم کیا، پھر شام کو ہی میرے رب نے مجھے

ہدایت بخش دی اور لوگ کہنے لگے: عمر بے دین ہو گیا ہے۔ میں اپنی کی ہوئی غلطی پر اور جو بہن پر ظلم کیا اُس پر شرمندہ تھا جبکہ اُس کو سورتیں پڑھائی جا رہی تھیں۔ جب اُس نے ہمت کرتے ہوئے اپنے عرش والے رب سے دُعا کی اور اُس کی آنکھوں سے تیزی سے آنسو گرنے لگے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ دُعا کر ہی ہے کہ اس کا خالق مجھے پہلے ہی خیر کثیر والی عبرت دے دے۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہی میرا خالق ہے اور آج کے روز سے ہم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہرت پالیں گے، وہ سچے رسول پر اور سچی ذات کی طرف سے سچے احکام لے کر آئے ہیں، انہوں نے وہ امانت پوری ادا کی، اُن کے حسب و نسب میں کوئی ختم نہیں ہے۔ وہ وہاں قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو بلند قامتی اور ناک رکھنے میں سب سے بالا ہے۔ یہ وہ قبیلہ ہے جہاں سے ان کے گیسوؤں، کانوں اور آنکھوں نے پرورش پائی ہے، یہ وہ قبیلہ ہے جو خوف و فقر کے ماروں کی جائے پناہ ہے، یہ وہ قبیلہ ہے کہ جب مضر فخر کا اظہار کرتا ہے تو یہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے نازل شدہ آیات کی تلاوت کرتے ہیں جنہیں سن کر ستارے اور درخت بھی سجدے میں گر جاتے ہیں۔ انہیں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت بخشی اور جب وہ (کافر) لاجواب کر دیے جائیں تو ان کے لیے (جہنم کی) تپش تیار کی گئی ہوگی۔

(376) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ بْنُ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ الْجَنْصِيُّ (ص 286): قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْبَلِيَّ قَالَ: ذَكَرَهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اُتَجِبُونَ أَنْ أُعَلِّمَكُمُ بَدْوَ إِسْلَامِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذْ لَقَيْتَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: أَيُّنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الَّذِي الَّذِي الَّذِي، قَالَ: عَجَبًا لَكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ هَكَذَا، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْكَ هَذَا الْأَمْرُ بَيْتِكَ، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: أَحْتَكُ قَدْ صَبَبْتُ، قَالَ: فَرَجَعْتُ مُغْضَبًا، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ الرَّجُلَ وَالرَّجُلَيْنِ إِذَا أَسْلَمَا عِنْدَ الرَّجُلِ بِهِ قُوَّةٌ يُصِيبَانِ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ ضَمًّا إِلَى زَوْجِ أُخْتِي رَجُلَيْنِ، فَجَنْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَأُونَ وَنَ صَحِيفَةً مَعَهُمْ، فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتِي اخْتَفَوْا وَنَسُوا الصَّحِيفَةَ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَفَتَحَتْ لِي، فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّةَ نَفْسِهَا، قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ صَبَبْتِ، وَأَرْفَعُ شَيْئًا فِي يَدِي فَأَضْرِبُهَا، فَسَالَ الدَّمُ، فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ بَكَتْ وَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، مَا كُنْتَ فَاعِلًا فَاذْعَلْ، فَقَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ فَفَضَّرْتُ، فَإِذَا بِكِتَابٍ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُعْطِينِيهِ، قَالَتْ: لَسْتُ مِنْ أَهْلِهِ، إِنَّكَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَا تَطَهَّرُ، وَهَذَا لَا يَمْسُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، فَلَمْ أَزَلْ بِهَا حَتَّى أُعْطَيْتَنِيهِ، فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَلَمَّا مَرَرْتُ بِالرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ ذِعْرَتْ وَرَمَيْتُ بِالصَّحِيفَةِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَذَا فِيهِ: (سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) 'كُلَّمَا مَرَرْتُ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ ذِعْرَتْ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي، حَتَّى بَلَغْتُ (آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ) (الحديد: 7) إِلَى قَوْلِهِ: (إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) (البقرة: 91) 'فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فُخْرِجَ الْقَوْمُ يَتَنَادُونَ بِالتَّكْبِيرِ اسْتِبْشَارًا بِمَا سَمِعُوا مِنِّي 'وَحَمِدُوا اللَّهَ' وَقَالُوا: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، أَبَشِّرْ، فَلَمَّا أَنْ عَرَفُوا مِنِّي الصِّدْقَ قُلْتُ لَهُمْ: أَخْبِرُونِي بِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ 'قَالُوا: هُوَ فِي بَيْتِ فِي أَسْفَلِ الصَّفَا، فُخْرِجْتُ حَتَّى قَرَعْتُ الْبَابَ 'قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ، وَقَدْ عَرَفُوا شِدَّتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَلَمْ يَعْلَمُوا إِسْلَامِي 'قَالَ: فَمَا اجْتَرَأَ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَفْتَحِ الْبَابِ 'فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحُوا لَهُ، فَإِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَهْدِهِ 'قَالَ: فَفَتَحُوا لِي، وَأَخَذَ رَجُلٌ بَعْضِي، حَتَّى دَنَوْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرْسَلُوهُ، فَأَرْسَلُونِي فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ بِمَجْمَعِ قَبِيصِي فَجَبَدَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ: أَسْلِمُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اللَّهُمَّ اهْدِهِ 'قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ تَكْبِيرَةً سَمِعْتُ بِطُرُقِ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ اسْتَخْفَى، وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى رَجُلًا إِذَا أَسْلَمَ يُضْرَبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُصِيبَنِي مِمَّا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ، فَذَهَبْتُ إِلَى خَالِي، وَكَانَ شَرِيفًا فِيهِمْ، فَفَرَعْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: ابْنُ الْخَطَّابِ، فُخْرِجَ، فَقُلْتُ: أَشَعْرَتُ أُنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، قَالَ: لَا تَفْعَلْ، وَأَجَافَ الْبَابَ دُونِي، قُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ، فُخْرِجْتُ حَتَّى جُنْتُ رَجُلًا مِنْ عِظَمَاءِ قُرَيْشٍ، فَفَرَعْتُ الْبَابَ، فُخْرِجَ، فَقُلْتُ: أَشَعْرَتُ أُنِّي قَدْ صَبَوْتُ؟ قَالَ: لَا تَفْعَلْ، قُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَدَخَلَ فَاجَابَ الْبَابَ، قَالَ: فَانصرفتُ، فَقَالَ لِي رَجُلٌ: أَتُحِبُّ أَنْ يُعْلَمَ بِإِسْلَامِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِذَا جَلَسَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ فَأَنْتِ فُلَانًا، رَجُلًا لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ السِّرَّ، فَاصْغِرْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ، فَإِنَّهُ سَوْفَ يَظْهَرُ عَلَيْكَ وَيُصِيبُ وَيُعْلِنُهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْحِجْرِ جُنْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَدَنَوْتُ فَاصْغَيْتُ إِلَيْهِ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ: إِنِّي قَدْ صَبَوْتُ، فَقَالَ: قَدْ صَبَوْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ صَبَا، فَثَابَ إِلَيَّ النَّاسُ فَضْرَبُونِي وَضْرَبْتَهُمْ، قَالَ: فَقَالَ خَالِي: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ابْنُ الْخَطَّابِ، فَقَامَ عَلَى الْحِجْرِ فَأَشَارَ بِكَيْبِهِ: أَلَا إِنِّي قَدْ أَجَرْتُ ابْنَ أُخْتِي، فَانْكَشَفَ النَّاسُ عَنِّي، وَكُنْتُ لَا أَشَاءُ أَنْ أَرَى أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَضْرِبُ إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَأَنَا لَا أُضْرَبُ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِشَيْءٍ حَتَّى يُصِيبَنِي مِمَّا يُصِيبُ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَهَلْتُ حَتَّى إِذَا جَلَسَ فِي الْحِجْرِ، دَخَلْتُ إِلَى خَالِي قُلْتُ: اسْمَعْ، قَالَ: مَا أَسْمَعُ؟ قُلْتُ: جَوَارِكُ عَلَيْكَ رُدُّ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أُخْتِي، قُلْتُ: بَلَى هُوَ ذَاكَ، قَالَ: مَا سِئْتُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أُضْرَبُ وَأُضْرَبُ حَتَّى أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبول اسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے بتلایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ سختی رکھتا تھا۔ ایک دن سورج کی بہت تپش پڑ رہی تھی اور میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھ سے ایک قریشی آدمی ملا۔ اُس نے پوچھا: اے ابن خطاب! کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: میں اُس شخص کے پاس جا رہا ہوں جو ایسا ہے ویسا ہے وغیرہ۔ اُس نے کہا: تم پر تعجب ہے! تم سمجھتے ہو کہ ایسا کر لو گے جبکہ یہ کام تمہارے اپنے گھر میں داخل ہو چکا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: تمہاری بہن نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ میں غصے کے عالم میں واپس پلٹ آیا۔ جب ایک یا دو آدمی اسلام قبول کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کسی طاقتور آدمی کے ہاں اکٹھا کر دیتے تھے تاکہ وہ دونوں اُس سے کھانا حاصل کر سکیں۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بہنوئی کے پاس بھی دو آدمیوں کو بھیج رکھا تھا۔ جب میں نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ وہ سب ایک صحیفہ پڑھ رہے تھے جو اُن کے پاس تھا انہوں نے جب میری آواز سنی تو خوفزدہ ہو گئے اور صحیفہ بھول گئے۔ خاتون (میری بہن) نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ میں نے کہا: اے اپنی جان کی دشمن! مجھے پتا چلا ہے کہ تو نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ یہ کہتے ہی میں نے وہ چیز اُسے دے ماری جو میرے ہاتھ میں تھی (اُس کے وجود سے) خون بہنے لگا اُس نے جب خون دیکھا تو رونے لگی اور بولی: اے ابن خطاب! تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ سن کر میں چار پائی پر بیٹھ گیا اور دیکھا تو میری نظر ایک کتاب پر پڑی جو گھر کے ایک کونے میں پڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: تم اس کے اہل نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ہی پاک رہتے ہو جبکہ اس کتاب کو صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ میں اُسے کہتا ہی رہا یہاں تک کہ اُس نے وہ کتاب مجھے دے دی۔ میں نے دیکھا کہ اُس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھی ہوئی ہے۔ جب میں نے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا تو مجھ پر خوف طاری ہو گیا اور میں نے صحیفہ لپیٹ دیا۔ پھر میں نے دوبارہ کھولا تو اس آیت پر نظر پڑی:

(سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ)

”جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ غلبے ولا حکمت والا ہے۔“

میں جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی نام پڑھتا تو خوفزدہ سا ہو جاتا پھر میں اپنی ذات کی طرف پلٹ آتا یہاں تک کہ میں ان آیات پر پہنچ گیا:

(اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلِفِیْنَ فِیْهِ)

”اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اُس مال میں سے خرچ کرو جس میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے (دوسروں

کا) جانشین بنایا ہے۔“

سے لے کر (إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) تک۔

(جب میں نے یہ آیات پڑھیں) تو میں نے کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔

یہ سن کر لوگ باہر نکل آئے اور جو انہوں نے مجھ سے سنا تھا اس کی خوشی میں نعرہ تکبیر لگانے لگے، انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا: اے ابن خطاب! مبارک ہو۔ پھر جب انہیں یقین ہو گیا کہ میں نے سچے دل سے اسلام قبول کیا ہے تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا مکان بتلاؤ۔ انہوں نے کہا: وہ صفا پہاڑی کے نیچے ایک گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں، میں نکلا دروازہ کھٹکھٹایا۔ پوچھا گیا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا سخت رویہ جانتے تھے، لیکن انہیں میرے قبول اسلام کا علم نہیں تھا۔ لہذا ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو، اگر تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے ہدایت دے گا۔ چنانچہ انہوں نے دروازہ کھول کر مجھے اندر آنے دیا۔ ایک آدمی نے میرا بازو پکڑ لیا، یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے چھوڑ دیا اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے میری قمیض کو پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچ کر فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام لے آؤ۔ اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما..... میں کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ

یہ سن کر مسلمانوں نے اس قدر بلند آواز میں ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا کہ مکہ کے راستوں پر سنائی دیا۔ (پہلے) آپ چھپ کر رہتے تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی آدمی جب اسلام قبول کرے تو اُسے مارا جائے، لہذا جب بھی میں ایسا دیکھتا تو سوچتا کہ میں یہی پسند کرتا ہوں کہ مجھے بھی تکلیفیں آئیں جو مسلمانوں کو آتی ہیں۔ چنانچہ میں اپنے ماموں کی جانب گیا، وہ مشرکین میں بہت معزز تھا۔

میں نے اُس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے پوچھا: کون؟ میں نے کہا: ابن خطاب۔ وہ باہر نکلا تو میں نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ اُس نے کہا: ایسا نہ کرنا۔ میں نے کہا: میں ایسا کر چکا ہوں۔ اُس نے کہا: ایسا نہ کرنا، اور ساتھ ہی اُس نے دروازہ بند کر دیا۔ میں واپس آ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھ سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے قبول اسلام کا لوگوں کو پتا چل جائے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اُس نے کہا: جب لوگ خانہ کعبہ میں بیٹھے ہوں تو تم فلاں آدمی کے پاس جانا، وہ ایسا شخص ہے کہ جو راز کو چھپا نہیں سکتا۔ تم اُس سے راز داری میں کہنا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا



ہے۔ یہ سنتے ہی یقیناً وہ تمہارا چہرہ کر دے گا اور چلاتا ہوا اعلان کرتا پھرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب لوگ خانہ کعبہ میں جمع ہو گئے تو میں اسی شخص کے پاس گیا اور قریب ہو کر اُس سے رازداری میں کہا کہ میں نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے۔ اُس نے کہا: تم نے اپنا دین چھوڑ دیا؟ میں نے کہا: ہاں! اُس نے بلند آواز میں کہا: سنو! ابن خطاب بے دین ہو گیا ہے۔ یہ سن کر لوگ مجھ پر پل پڑے اور مجھے مارنے لگے میں نے جواباً انہیں مارا۔ اتنے میں میرے ماموں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ اُسے بتلایا گیا کہ ابن خطاب ہے۔ وہ ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اپنی آستین کے ساتھ اشارہ کیا سنو! میں نے اپنے بھانجے کو پناہ دی۔ یہ سن کر لوگ مجھ سے ہٹ گئے۔ میں چاہتا تھا کہ مسلمانوں میں سے جس کسی شخص کو بھی مارا جائے تو میں اُسے دیکھ لوں جب کہ مجھے نہیں مارا جاتا تھا۔ میں نے سوچا: تب تک بات نہیں بنے گی جب تک مجھے بھی وہ مصیبتیں نہ پہنچیں جو مسلمانوں پر آئی ہیں۔ میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ جب وہ خانہ کعبہ میں بیٹھ گئے تو میں اپنے ماموں کے پاس گیا اور کہا: بات سنو۔ اُس نے کہا: کیا سنوں؟ میں نے کہا: میں تمہاری پناہ تمہیں واپس کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: اے بھانجے! ایسا نہ کرو۔ میں نے کہا: کیوں نہ کروں؟ ایسا ہی ہوگا۔ اُس نے کہا: جو تمہاری مرضی۔ پھر میں مسلسل مارتا بھی رہا اور مار کھاتا بھی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا۔

(377) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبِزَارِيُّ أَبُو عَلِيٍّ قَتْنَا أَبُو

يَعْقُوبَ الْحُنَيْنِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَعْنِي: ابْنَ أَسْلَمَ، عَنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتُحِبُّونَ أَنْ أَعْلِمَكُمْ أَوَّلَ إِسْلَامِي؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ

النَّاسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فِي الْهَاجِرَةِ فِي بَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي الَّذِي، فَقَالَ: عَجَبٌ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى آخِرِهِ۔

﴿﴾ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اپنے قبولِ اسلام کا ابتدائی واقعہ سناؤ؟ ہم نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے بتایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخت رویہ رکھتا تھا۔ ایک روز میں دوپہر کے وقت شدید گرمی میں مکہ کے ایک راستے پر جا رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک قریشی شخص ملا اُس نے پوچھا: اے ابن خطاب! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا ارادہ اُس شخص کے پاس جانے کا ہے جو ایسا ہے ویسا ہے۔ اُس نے کہا: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب ہے۔ پھر

(378) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَتَابَ بْنَ زِيَادٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ، يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ قَتْنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَصَابَ النَّاسُ فَتَحًا بِالشَّامِ، فِيهِمْ بِلَالٌ، وَأَظْنُهُ ذَكَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَكَتَبُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ هَذَا الْفِيءَ الَّذِي أَصَبْنَا لَكَ خُمُسُهُ، وَلَنَا مَا بَقِيَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهِ شَيْءٌ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَنِينٍ، فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيَّ مَا قُلْتُمْ، وَلَكِنِّي أَقْفَاهُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَرَأَجَعُوهُ الْكِتَابَ، وَرَأَجَعَهُمْ، يَا بُونَ وَيَأَبَى، فَلَمَّا أَبَوْا قَامَ عُمَرُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِلَالًا وَأَصْحَابَ بِلَالٍ، فَمَا حَالَ الْحَوْلِ عَلَيْهِمْ حَتَّى مَاتُوا جَمِيعًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے شام کا علاقہ فتح کیا تو ان میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا، تو لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف خط ارسال کیا کہ یہاں جو مال غنیمت ہمیں ملا ہے اُس کا پانچواں حصہ آپ کے لیے ہے اور باقی ہمارا ہے، اُس پانچویں حصے میں اور کسی کا کوئی حصہ نہیں ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (غزوہ) حنین میں اسی طرح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا: یہ ایسے نہیں ہوگا جیسے تم نے کہا، بلکہ میں اسے مسلمانوں کے لیے وقف کرتا ہوں۔ لوگوں نے آپ کو دوبارہ خط لکھا، آپ نے بھی انہیں دوبارہ وہی جواب لکھ کر بھیجا۔ نہ تو لوگ یہ بات مان رہے تھے اور نہ ہی آپ ان کی بات ماننے کو تیار تھے۔ جب لوگوں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے خلاف بددعا کی اور فرمایا: اے اللہ! بلال اور بلال کے ساتھیوں سے مجھے کافی ہو جا۔ پھر انہیں ایک سال بھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ سب کی وفات ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔

(379) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ قَتْنَا الْوَلِيدَ، يَعْنِي: ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، يَعْنِي: ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فِي الشُّورَى، فَاتَاهُ آتٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ، وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ، وَابْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ قُلْتُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَمَحِينَ مِنْهَا، حَسْبُنَا آلُ عُمَرَ الْكَفَّافُ، لَالْنَا وَلَا عَلَيْنَا.

◀ ◀ ◀ حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مجلس شوریٰ میں شامل کیا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو غنیمت مت بکرو دیجئے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، اولین

مہاجرین میں سے ہیں اور امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے تو یہ بات کہہ دی، لیکن اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ایسا ہونے سے یقیناً تم امتحان میں ڈال دیے جاؤ گے۔ ہم آل عمر کو بس کفایت کی زندگی ہی کافی ہے نہ تو ہم پر نوازشیں کی جائیں اور نہ ہی ہم سے زیادتی کی جائے۔

(380) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَتْنَا الْوَلِيدُ، يَعْنِي: ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَتْنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَى عَلِيَّ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ خَبَرَ عُمَرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ، وَكَانَ بِهَا امْرَأَةً فِي جُبَّتِهَا شَيْطَانٌ يَتَكَلَّمُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولًا فَقَالَ لَهَا: مَرَى صَاحِبِكَ فَلْيَذْهَبْ فَلْيَخْبِرْنِي عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: هُوَ بِالْيَمَنِ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِي، فَمَكَّنُوا غَيْرَ طَوِيلٍ، قَالُوا: أَذْهَبُ فَأَخْبِرْنَا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ قَدْ رَأَى عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ لَرَجُلٌ مَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْنُو مِنْهُ، إِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رُوحَ الْقُدْسِ، وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْطَانًا يَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلَّا خَرَّ لَوَجْهِهِ.

◀ ◀ ◀ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے تو اُن کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خبر تاخیر سے پہنچی وہاں ایک عورت تھی جس کے چوٹے میں شیطان بولتا تھا۔ آپ نے اُس کی طرف ایک نمائندہ بھیجا اور اُس سے کہا: اپنے صاحب سے کہو کہ وہ جائے اور امیر المؤمنین کے متعلق خبر لے کر آئے۔ اُس نے کہا: وہ یمن میں ہیں، ممکن ہے کہ خود ہی آجائیں۔ پس لوگ زیادہ دیر انتظار نہ کر پائے اور کہا: جاؤ اور ہمیں امیر المؤمنین کے متعلق بتاؤ۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے پاس آنے میں بہت دیر کر دی ہے۔ اُس شیطان نے کہا: وہ ایسی شخصیت ہیں کہ ہم میں ان کے قریب جانے کی بھی طاقت نہیں ہے، اُس کی دو آنکھوں کے درمیان روح القدس ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس شیطان کو بھی پیدا کیا ہے وہ اُن کی آواز سنتا جائے تو اپنے چہرے کے بل گر جاتا ہے۔

(381) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ

ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: نَاقَالَ: نَايُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِسْلَامُهُ عِزًّا، وَكَانَتْ إِمَارَتُهُ فَتْحًا، وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ، وَكَانَ الْفَارُوقُ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَصْدِيقِ رَأْيِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ: يُقَالُ لَهُ حَرَمِيٌّ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ خَيْرًا مِنْهُ، فَأَعَادَ أَبُو مُوسَى الْقَوْلَ، فَقَالَ السُّلَيْمِيُّ مِثْلَ مَقَالِعِهِ ثَلَاثًا، فَلَمَّا قَفَلُوا صَارَ إِلَى عُمَرَ فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْلَةٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ، وَلَيْوَمٍ مِنْ

أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ الدَّهْرَ كُلَّهُ، أَمَا يَوْمَهُ فَيَوْمٌ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، وَأَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةُ الْغَارِ، حِينَ وَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفْسِهِ.

◈ ◈ ◈ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک روز فرمایا:

بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا باعث تھا اور ان کی امارت فتح کی علامت تھی، ان کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا تھا جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ فاروق کا مطلب ہے، انہوں نے حق اور باطل میں تفریق کی۔ ان کی رائے کی تصدیق میں قرآن نازل ہوا۔ بنو سلیم کے حرمی نامی ایک آدمی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس بات کو دوہرایا تو اس سلمي شخص نے تین بار اپنی اسی بات کے مثل ہی کہا۔ جب لوگ واپس لوٹ آئے تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک رات عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری زندگی سے بہتر ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن عمر (رضی اللہ عنہ) کی ساری زندگی سے بہتر ہے۔ یہ دن وہ ہے جس دن عرب مرتد ہو گئے تھے اور رات وہ ہے جو غار کی رات تھی جب انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا تھا۔

(382) ◈ ◈ ◈ سند حدیث ◈ ◈ ◈ ذَكَرَ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبِ الزُّبَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْهُدَيْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

◈ ◈ ◈ متن حدیث ◈ ◈ ◈ خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى حَرَّةٍ وَأَتَمُّ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَصْرَارٍ إِذَا نَارٌ، فَقَالَ:

يَا أَسْلَمُ، إِنِّي لَأَرَى هَاهُنَا رَكْبًا قَصَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ وَالْبُرْدُ، انْطَلِقْ بِنَا، فَخَرَجْنَا نَهْرُولُ حَتَّى دَنَوْنَا مِنْهُمْ، فَإِذَا بَأْمْرًا مَعَهَا صَبِيَانٌ صِغَارٌ وَقَدْ مَنُصُوبَةٌ عَلَى نَارٍ وَصَبِيَانَهَا يَتَضَاعُونَ، فَقَالَ عُمَرُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْحَابَ الضَّوءِ، وَكَرِهَ أَنْ يَقُولَ: يَا أَصْحَابَ النَّارِ، فَقَالَتْ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، فَقَالَ: أَدْنُو؟، فَقَالَتْ: ادْنُ بِخَيْرٍ أَوْ دَعُ، فَدَنَا فَقَالَ: مَا بِالْكُمُ؟ قَالَتْ: قَصَرَ بِنَا اللَّيْلُ وَالْبُرْدُ، قَالَ: فَمَا بَالُ هَؤُلَاءِ الصَّبِيَةِ يَتَضَاعُونَ؟ قَالَتْ: الْجُوعُ، قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ فِي هَذِهِ الْقِدْرِ؟ قَالَتْ: مَا أَسْكَيْتُهُمْ بِهِ حَتَّى يَنَامُوا، وَاللَّهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّ رَحِمِكَ اللَّهُ، وَمَا يُدْرِي عُمَرَ بِكُمْ؟ قَالَتْ: يَتَوَلَّى عُمَرُ أَمْرَنَا ثُمَّ يَغْفُلُ عَنَّا. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا، فَخَرَجْنَا نَهْرُولُ حَتَّى أَتَيْنَا دَارَ الدَّقِيقِ، فَأَخْرَجَ عِدْلًا مِنْ دَقِيقٍ وَكَبَّةً مِنْ شَحْمٍ، فَقَالَ: أَحْمِلْهُ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا أَحْمِلُهُ عَنْكَ، قَالَ: أَنْتَ تَحْمِلُ عَنِّي وَزُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا أَمْرَ لَكَ؟ فَحَمَلْتُهُ عَلَيْهِ فَاَنْطَلَقُ، وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَيْهَا، نَهْرُولُ، فَالْقَى ذَلِكَ عِنْدَهَا وَأَخْرَجَ مِنَ الدَّقِيقِ شَيْنًا، فَجَعَلَ يَقُولُ لَهَا: ذُرِي عَلَيَّ، وَأَنَا أُحْرِكُ لَكَ، وَجَعَلَ يَنْفُخُ تَحْتَ الْقِدْرِ ثُمَّ أَنْزَلَهَا، فَقَالَ: أَبْغِيْنِي شَيْنًا، فَأَتَتْهُ بِصَحْفَةٍ فَأَفْرَعَهَا فِيهَا ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ لَهَا: أَطْعِمِيهِمْ وَأَنَا أُسْطِعُهُ لَهُمْ، فَلَمْ يَزَلْ



حَتَّى شَبَعُوا، وَتَرَكَ عِنْدَهَا فَضْلَ ذَلِكَ، وَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ، فَجَعَلَتْ تَقُولُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، كُنْتُ أَوْلَى بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَقُولُ: قَوْلِي خَيْرًا إِذَا جُنْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَحَدَّثَنِي هُنَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةً عَنْهَا ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا فَرَبِضَ مَرْبُضًا، فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّ لَنَا شَأْنًا غَيْرَ هَذَا، وَلَا يُكَلِّمُنِي حَتَّى رَأَيْتُ الصَّبِيَّةَ يَصْطَرَعُونَ ثُمَّ نَامُوا وَهَدَأُوا، فَقَالَ: يَا أَسْلَمُ، إِنَّ الْجُوعَ أَسْهَرَهُمْ وَأَبْكَاهُمْ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَنْصَرِفَ حَتَّى أَرَى مَا رَأَيْتُ.

❖ ❖ ❖ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حرہ و اقم کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم صرار مقام پر پہنچے تو آگ دکھائی دی۔ آپ نے کہا: اے اسلم! مجھے یہاں کوئی قافلہ دکھائی دے رہا ہے جنہیں رات اور سردی نے روک دیا ہے، ہمیں (وہاں) لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی سے گئے اور جب ان کے قریب پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک عورت تھی اور اُس کے ساتھ دو چھوٹے بچے تھے۔ اُس نے ایک ہنڈیا آگ پر چڑھائی ہوئی تھی اور اُس کے بچے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے روشنی والو! السلام علیکم۔ آپ نے انہیں اے آگ والو! کہہ کر بلانا پسند نہ کیا تو عورت نے کہا: وعلیک السلام۔ آپ نے پوچھا: کیا میں پاس آسکتا ہوں؟ اُس نے کہا: اگر خیریت ہے تو پاس آ جاؤ ورنہ رہنے دو۔ آپ قریب چلے گئے اور پوچھا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: رات اور سردی کی وجہ سے ہم آگے نہیں جاسکے۔ آپ نے پوچھا: ان بچوں کو کیا ہوا ہے؟ یہ کیوں بلک رہے ہیں؟ اُس نے کہا: بھوک کی وجہ سے۔ آپ نے پوچھا: اس ہنڈیا میں کیا چیز ہے؟ اُس نے کہا: کچھ بھی نہیں، میں بس انہیں خاموش کر رہی ہوں، تاکہ یہ سو جائیں ہمارے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان اللہ ہی ہے۔ آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! کیا عمر کو تمہارے بارے میں پتا ہے؟ اُس نے کہا: عمر ہمارے معاملات کا نگران بنا، پھر ہم سے غافل ہو گیا۔ یہ سن کر آپ میرے پاس آئے اور فرمایا: ہمیں لے کر چلو۔ چنانچہ ہم تیزی کے ساتھ نکل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم ستو والے مکان میں آ گئے۔ آپ نے ستو کی ایک بوری اور چربی کا ایک تھیلا نکالا اور فرمایا: اسے مجھ پر لا دو، میں نے کہا: آپ کی جگہ اسے میں اٹھا لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے! کیا قیامت کے دن تم میرا بوجھ اٹھا سکو گے؟ چنانچہ میں نے وہ تھیلا ان پر لا دیا اور وہ چل پڑھے اور میں بھی اُن کے ساتھ اس عورت کی طرف چل پڑھا۔ ہم تیز تیز جا رہے تھے اور اُس کے پاس پہنچ کر آپ نے سارا سامان رکھ دیا، کچھ ستون کال کر اُس عورت سے کہنے لگے: اب تم مجھ پر چھوڑ دو، میں تمہیں کام کر کے دیتا ہوں۔ آپ ہنڈیا کے نیچے پھونک مارنے لگے، پھر اُسے نیچے اُتارا اور کہا: مجھے کوئی چیز دو۔ وہ آپ کے پاس ایک تھال لائی، آپ نے اُس میں کھانا ڈالا پھر عورت سے کہنے لگے: ان بچوں کو کھلا دو اور میں ان کے لیے چھت

بناتا ہوں۔



پھر آپ اُس وقت تک وہیں رہے جب تک کہ وہ سیر نہ ہو گئے اور اضانی سامان آپ نے اُس عورت کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی اُٹھ گیا۔ وہ عورت کہنے لگی: اللہ تعالیٰ تجھے بہت جزا دے! امیر المؤمنین سے زیادہ تم خلیفہ بننے کے لائق ہو۔ آپ فرمانے لگے: جب تم امیر المؤمنین کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہنا اور اگر اللہ نے چاہا تو وہاں مجھ سے بات کرنا۔ پھر آپ سے عرض کیا: ہمیں اس کے علاوہ اور بھی کام ہے۔ لیکن آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے بچوں کو دیکھا کہ وہ کشتی کرنے لگے پھر وہ سو گئے اور انہیں سکون مل گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اسلم! بھوک نے ان کی نیند اڑ دی تھی اور انہیں رُلا یا تھا۔ پس میں چاہتا تھا کہ تب تک واپس نہ جاؤں جب تک کہ یہ منظر نہ دیکھ لوں جو دیکھا ہے۔

(383) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي، عَنْ

يَعْلَى، يَعْنِي: ابْنَ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَافِعٍ، ثُمَّ تَرَكَ يَعْلَى، أَنَّ الزُّبْرَانَ بْنَ بَدْرٍ، وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ طَلَبَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْطَعَهُمَا، فَأَقْطَعَهُمَا وَكَتَبَ لَهُمَا كِتَابًا، فَقَالَ لَهُمَا عُمَانُ: أَشْهَدَا عُمَرَ فَإِنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ، وَهُوَ أَجْوَزُ لَأَمْرِكُمَا، فَاتَيَا عُمَرَ بِالْكِتَابِ، فَلَمَّا نَظَرَ فِيهِ بَزَقَ فِيهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ وَجُوهَهُمَا ثُمَّ قَالَ: لَا، وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ، اللَّهُ لَتَفْلُقَنَّ وَجُوهَ الْمُسْلِمِينَ بِالسُّيُوفِ وَالْحِجَارَةِ ثُمَّ لَنَكْتُبَنَّ لَكُمْ لِفَيْئِهِمْ، فَرَجَعَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَا: وَاللَّهِ مَا نَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ أَمْ عُمَرُ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَقَالَ: وَإِنَّا لَا نَجِيزُ إِلَّا مَا أَجَازَهُ عُمَرُ.

◀ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

زبرقان بن بدر اور اقرع بن حابس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس مطالبہ لے کر آئے کہ ان دونوں کو زمین الاٹ کریں تو آپ نے ان دونوں کو الاٹ کر دی اور انہیں ایک تحریر لکھ دی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ بناؤ، کیونکہ ان کے بعد وہی خلیفہ ہوں گے اور تمہارے اس کام کی اجازت دینے کے زیادہ اہل ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے جب اس تحریر کو دیکھا تو اُس پر تھوک دیا، پھر اُسے ان دونوں کے منہ پر مارا، پھر فرمایا: نہیں تمہاری کوئی اکرام نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے چہروں کو تلواریں اور پتھروں کے ساتھ زخمی کر دے، پھر ہم ان کی غنیمتیں تمہیں لکھ دیں؟ یہ جواب سن کر وہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! ہمیں پتہ نہیں چل رہا کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمر؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے وہ تمام روئیداد سنائی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہم صرف اُسی چیز کی اجازت دے سکتے ہیں جس کی اجازت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیں گے۔

(384) ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ:

سَمِعْتُهُ مِنْ نَافِعٍ، قَالَ وَهَبُ: وَكَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ عَنْ يَعْلَى، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى أَبِي

بَكْرٍ: أَنْ زِدْنَا فِي أَرْزَاقِنَا وَإِلَّا فَاذْعَبْ إِلَى عَمَلِكَ مَنْ يَكْفِيكَ، فَاسْتَشَارَ أَبُو بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ عَمْرُو: لَا تَزِدْهُمْ

دِرْهَمًا وَاحِدًا، قَالَ: فَمَنْ لِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: أَنَا أَكْفِيهِ وَلَا أُرِيدُ أَنْ تَرْزُقَنِي شَيْئًا، قَالَ: فَتَجَهَّزْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَانَ بْنَ

عَفَانَ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، إِنَّ قُرْبَ عُمَرَ مِنْكَ وَمَشَاوَرَتَهُ أَنْفَعُ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ شَيْءٍ بَسِيرٍ، فَزِدْ

هُؤُلَاءِ الْقَوْمَ، وَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ، فَعَزَمَ عَلَى عُمَرَ أَنْ يَقِيمَ، قَالَ: وَزَادَهُمْ مَا سَأَلُوا، قَالَ: فَلَمَّا وَلِيَ عَمْرُو كَتَبَ

إِلَيْهِمْ: إِنَّ رَضِيْتُمْ بِالرِّزْقِ الْأَوَّلِ وَإِلَّا فَاذْعَبُوا عَمَلَنَا، وَقَالَ: وَقَدْ كَانَ مُعَاوِيَةُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ،

اسْتَعْمَلَ مَكَانَ يَزِيدَ، قَالَ: فَأَمَّا مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو فَرَضِيًّا، وَأَمَّا خَالِدٌ فَاذْعَبْ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا عَمْرُو: أَنْ

اِكْتَبَا لِي كُلَّ مَالٍ هُوَ لَكُمْ، فَفَعَلَا، قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَقْدِرُ لِهَمَّا بَعْدُ عَلَى مَالٍ إِلَّا أَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

﴿حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:﴾

حضرت خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ لکھا کہ ہماری

تنخواہوں میں اضافہ کیجئے وگرنہ اپنے اس کام کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیجئے جو آپ کو کفایت کر سکے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

اس بارے میں مشورہ مانگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا ایک بھی درہم نہ بڑھائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر ان

کا کام کون کرے گا؟ انہوں نے کہا: میں یہ کام کروں گا اور میں آپ سے کوئی تنخواہ بھی نہیں چاہتا۔ پھر آپ نے سفر کی تیاری

کی۔ اس بات کی اطلاع جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خلیفہ

رسول! بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آپ کے پاس رہنا اور ان کی مشاورت مسلمانوں کے لیے اس چھوٹے سے مسئلے سے

زیادہ فائدہ مند ہے لہذا ان لوگوں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیجئے اور وہی تو آپ کے بعد خلیفہ بننے والے ہیں۔ چنانچہ

انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور ان لوگوں نے جتنا مانگا تھا اتنا اضافہ کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ان کی جانب پیغام لکھ کر بھیجا: اگر تم پہلی تنخواہ پر ہی

رضامند ہو تو ٹھیک ہے وگرنہ ہمارے کام سے دستبردار ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو یزید کی جگہ مقرر کر

دیا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں خوش رہے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ دستبردار ہو گئے۔ راوی بیان کرتے

ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب مراسلہ لکھا کہ جو مال تم حاصل کر چکے ہو اس سارے کی تفصیل مجھے لکھ کر بھیجو۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد آپ ان دونوں کے حصے کے جس مال پر بھی قدرت پاتے اُسے پکڑ کر بیت المال میں جمع کر دیتے۔

(385) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمِيدٍ الْجَمِصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا مَعَاوِيَةَ بْنَ حَفْصٍ قَالَ: نَا أَبُو الْأَحْوَصِ، وَعُمَرُ وَبْنُ ثَابِتٍ، قَالَا:

﴿مُتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ سَمِعْنَا أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: بَغِضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنَ الْكِبَائِرِ-

﴿﴾ حضرت ابو احوص اور عمر و بن ثابت رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے امام اسحاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(386) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمِيدٍ قَتْنَا مَعَاوِيَةَ يَعْنِي: ابْنَ حَفْصٍ قَالَ: نَا عَبَّادٌ يَعْنِي: ابْنَ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:

﴿مُتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ بَغِضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ نِفَاقٌ، وَبَغِضُ قُرَيْشٍ نِفَاقٌ، وَبَغِضُ الْأَنْصَارِ وَبَغِضُ الْمُؤَلَّى الْعَرَبِيِّ نِفَاقٌ. ﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ لِلصَّحِيحِيِّ: ٢٤١٠﴾

﴿﴾ حضرت طلحہ الیامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان یہ کہا کرتے تھے:

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھنا منافقت ہے، قریش سے بغض رکھنا منافقت ہے، انصار سے اور عربی آزاد کردہ غلام سے بغض رکھنا بھی منافقت ہے۔

(387) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمِيدٍ، قَتْنَا مَعَاوِيَةَ، يَعْنِي: ابْنَ حَفْصِ، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿مُتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ بَلَّغْنِي أَنَّ أَنَسًا يُفْضِلُونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يُفْضِلُونِي أَحَدًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدَتْهُ حَدَّ الْمَفْتَرِي. ﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ٥٢٢/٢﴾

﴿﴾ حضرت حکم بن جحل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں اب جو بھی شخص مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے

گا میں اُسے بہتان لگانے والے کی سزا دوں گا۔

(388) ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمِصِيُّ قَالَ: نَا مَعَاوِيَةَ يَعْنِي: ابْنَ حَفْصِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُودٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنْ عُمَرَ أَوْثَقُ عِنْدِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ. ﴿مضیٰ برقم: ۳۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک مجلس میرے نزدیک ایک سال کے اعمال سے بہتر ہے۔

﴿389﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا

ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ

الْجَرَّاحِ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ عَبْدُ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، فَذَكَرَ سِتَّةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَثَلَاثَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَحَفِظْتُ الثَّلَاثَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَذَهَبَ مِنِّي ثَلَاثَةٌ.

﴿مضیٰ برقم: ۳۵۴﴾

◀ ◀ ◀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے

ہیں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں اور ثابت بن قیس بن شماس

رضی اللہ عنہ اللہ کے اچھے بندے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ انصاریوں اور تین مہاجرین کا ذکر کیا، لیکن مجھے انصار کے تین لوگ یاد

رہے اور تین مجھے بھول گئے۔

﴿390﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ،

يَعْنِي: الْعَنْقَزِيُّ، قَتْنَا يُونُسُ، يَعْنِي: ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿التاريخ الكبير: ۳۷۴﴾ ◀ إِنِّي لَأَرَى هَلَاكَ عُمَرَ هَدَمَ ثَلَاثَ الْإِسْلَامِ.

◀ ◀ ◀ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں سمجھتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک تہائی اسلام ختم ہو جائے گا۔

﴿391﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْقُرَشِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ قَتْنَا عَاصِمٌ، عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ◀ ◀ سَارَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبْعًا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَعَدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ غُلَامَ الْمُغِيرَةِ أَبَا الْوَلُوفَةِ قَتَلَ أَسْمَاءَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، قَالَ: فَضَجَّ النَّاسُ وَصَاحُوا وَاشْتَدَّ

بُكَاءُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا عَلَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَكَمْ نَأُلُّ خَيْرَنَا ذَا فُوقَ - ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸۷/۸، تاریخ المدینة لابن عساکر: ۲/۲۷۷﴾

﴿﴾ حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ سے ہمارے پاس آئے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: مغیرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں ہنگامہ و بے چینی پیدا ہو گئی اور اونچی اونچی آواز میں رونے لگے۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہم تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے مل کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر منتخب کر لیا ہے اور ہم نے تیر کے سو فار کے بہ قدر بھی ہم سے بہتر (اس شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

﴿392﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَبُو نَهَيْكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا حُصْرَ عُثْمَانَ: ﴿سند حدیث﴾ ﴿

﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا حُصْرَ عُثْمَانَ: ﴿سند حدیث﴾ ﴿

﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا حُصْرَ عُثْمَانَ: ﴿سند حدیث﴾ ﴿

﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا حُصْرَ عُثْمَانَ: ﴿سند حدیث﴾ ﴿

﴿393﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ اسْمُهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ جِئْنَا حُصْرَ عُثْمَانَ: ﴿سند حدیث﴾ ﴿



﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ لِي جَلِيسٌ يَذْكُرُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَنهَاهُ فَيُغْرِي، فَأَقُومُ عَنْهُ فَذَكَرَهُمَا يَوْمًا فَقَمْتُ عَنْهُ مُغْضَبًا، وَاعْتَمَمْتُ بِمَا سَمِعْتُ إِذْ لَمْ أَرِدْ عَلَيْهِ الَّذِي يَنْبَغِي، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي كَأَنَّهُ أَقْبَلَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَلِيسًا يُؤْذِنِي فِي هَذَيْنِ، فَأَنهَاهُ فَيُغْرِي يَزِدَادُ، فَالْتَفَتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ قَرِيبٍ مِنْهُ فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَيْهِ فَادْبَحْهُ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ، وَأَصْبَحْتُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا، لَوْ أَنِّي فَخَبَرْتَهُ لَعَلَّهُ يَنْتَهِي، فَمَضَيْتُ أُرِيدُهُ، فَلَمَّا صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ إِذَا الصُّرَاخُ وَإِذَا بَوَارِي مُلْقَاةٌ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: فَلَانَ طَرَقَتْهُ الذَّبْحَةُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ﴿تَارِيخُ بَغْدَادٍ: ١٣٦/١٣﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام نحوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

میرا ایک مجلس نشین تھا، وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا (برے الفاظ میں) تذکرہ کیا کرتا تھا، میں اُسے منع کرتا لیکن وہ اور بھڑک جاتا۔ پس میں اُس کے پاس سے اُٹھ کر چلا جاتا۔ پھر ایک روز اُس نے ان دونوں اصحاب کا تذکرہ کیا تو میں غصے سے اُس کے پاس سے اُٹھ گیا۔ جب میں نے اُسے وہ جواب نہ دیا جس کے وہ لائق تھا تو جو میں نے (اس سے) سنا تھا اس کی وجہ سے میں غمگین ہو گیا۔ پھر میں سویا تو مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، مجھے یوں دکھائی دیا کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک مجلس نشین ہے، وہ مجھے ان دو اصحاب کے بارے میں تکلیف دیتا ہے، میں اُسے منع کرتا ہوں لیکن وہ اور بھی بھڑک اُٹھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریب والے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور اسے ذبح کر ڈالو۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا۔ جب میں صبح کو اُٹھا تو سوچ رہا تھا کہ یہ تو خواب تھا۔ (اسی سوچ میں) میں اُس کے دروازے کے قریب پہنچا تو چیخنے چلانے کی آواز سنی، پھر میں نے دیکھا کہ وہاں چٹائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ گزشتہ رات فلاں شخص کو کوئی ذبح کر گیا۔

﴿394﴾ ◀ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ نَاعِبُدُ اللَّهَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى قَتْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّمَّانُ قَالَ: سَمِعْتُ رِضْوَانَ السَّمَّانِ قَالَ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ لِي جَارٌ فِي مَنْزِلِي وَسُوقِي وَكَانَ يَشْتِمُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: حَتَّى كَثُرَ

الْكَلَامُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ شَتَمَهُمَا وَأَنَا حَاضِرٌ، فَوَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كَلَامٌ كَثِيرٌ حَتَّى تَنَاوَلَنِي

وَتَنَاوَلْتَهُ، قَالَ: فَانْصَرَفْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَأَنَا مَغْمُومٌ حَزِينٌ الْيَوْمَ نَفْسِي، قَالَ: فَنِمْتُ وَتَرَكَتُ الْعِشَاءَ مِنَ الْغَمِّ، قَالَ:

فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي مِنْ لَيْلَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَانَ جَارِي فِي مَنْزِلِي وَفِي

سُوقِي وَهُوَ يَسُبُّ أَصْحَابَكَ، فَقَالَ: مَنْ أَصْحَابِي؟ فَقُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خُذْ هَذِهِ الْمُدِيَّةَ فَأَذْبُحْ بِهَا، قَالَ: فَأَخَذْتُهَا فَأَضْجَعْتُهَا فَذَبَحْتُهَا قَالَ: فَرَأَيْتُ كَأَنَّ يَدَيَّ قَدْ أَصَابَهَا مِنْ دَمِهِ، فَالْقَيْتُ الْمُدِيَّةَ وَضَرَبْتُ بِيَدَيَّ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحْتُهَا بِالْأَرْضِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا أَسْمَعُ الصُّرَاخَ مِنْ نُحُو الدَّارِ، فَقُلْتُ لِلْخَادِمِ: انظُرْ مَا هَذَا الصُّرَاخُ؟ فَقَالَ: فَلَانَ مَاتَ فَجَاةً فَلَمَّا أَصْبَحْنَا نَظَرْنَا إِلَى حَلْقِهِ فَإِذَا فِيهِ خَطٌّ مَوْضِعِ الذَّبْحِ.

﴿تاریخ بغداد: ۶۸/۸/ تاریخ عمر لابن الجوزی: ۲۸۸﴾

﴿﴾ حضرت رضوان سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میرے گھر اور بازار میں میرا ایک پڑوسی تھا، وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے اور اُس کے درمیان بہت زیادہ تلخ کلامی ہوا کرتی تھی۔ ایک روز وہ ان دونوں اصحاب کو گالیاں بکنے لگا اور میں بھی وہاں موجود تھا تو میرے اور اُس کے درمیان پھر تلخ کلامی ہو گئی یہاں تک کہ اُس نے مجھے برا بھلا کہا اور میں نے اُسے کہا۔ پھر میں اپنے گھر واپس آ گیا، میں بہت ہی غمزہ و پریشان تھا اور اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا۔ پھر میں سو گیا اور غم کے باعث شام کا کھانا بھی نہ کھایا۔ اسی رات مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں شخص میرے گھر اور بازار میں میرا پڑوسی ہے اور وہ آپ کے صحابہ کو گالیاں بکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: میرے کون سے صحابہ کو؟ میں نے عرض کیا: ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چھری پکڑو اور اس کے ساتھ اُسے ذبح کر دو۔ میں نے وہ چھری پکڑی اور اُسے سیدھا لٹا کر ذبح کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جیسے میرے ہاتھوں پر اُس کا خون لگ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے چھری پھینک دی اور (خون صاف کرنے کے لیے) اپنے ہاتھ زمین پر ملنے لگا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے (اُس کے) گھر کی طرف چیخنے چلانے کی آوازیں سنیں، میں نے خادم سے کہا: دیکھو یہ چیخنے چلانے کی آوازیں کیسی ہیں؟ اُس نے کہا: فلاں شخص اچانک مر گیا ہے، جب ہم صبح کو اُٹھے تو دیکھا کہ اُس کی گردن پر ذبح کا نشان تھا۔

﴿395﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبِ الزُّبَيْرِيِّ قَتْنَا

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. ﴾ ﴿مضی برقم: ۳۱۵﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔



خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت

﴿396﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ تَدَارَوْا فِي أَمْرِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَطَّارِدَ: عُمَرُ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ الْجَارُودُ: بَلْ أَبُو بَكْرٍ، أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ مِنْهُ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، قَالَ: فَجَعَلَ ضَرْبًا بِالْيَدِ حَتَّى شَفَرَ بَرَجْلِيهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْجَارُودِ فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: أَبُو بَكْرٍ كَانَ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: مَنْ قَالَ غَيْرَ هَذَا أَقْمَنَّا عَلَيْهِ مَا نَقِيمُ عَلَى الْمُفْتَرِي.

﴿الصارم المسلول لابن تيمية: ص ۵۸۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن ابی لیلیؒ نے بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ کی افضلیت کے بارے میں بحث کرنے لگ گئے عطارد کے ایک آدمی نے کہا: عمرؓ ابو بکرؓ سے افضل ہیں۔ اور جارود نے کہا: (نہیں) بلکہ ابو بکرؓ ان سے افضل ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کا حضرت عمرؓ کو پتا چلا تو آپ نے اُسے (جو آپ کو ابو بکرؓ سے افضل کہہ رہا تھا) کوڑے مارنے یہاں تک کہ اُس کی ٹانگوں سے گوشت ادھر گیا۔ پھر آپ جارود کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میری نگاہوں سے دُور چلے جاؤ۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان امور میں ابو بکرؓ تمام لوگوں سے بہتر تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص اس کے علاوہ کوئی بات کہے گا تو میں اس پر وہی حد نافذ کروں گا جو ہم بہتان تراش پر حد لگاتے ہیں۔

﴿397﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا هَارُونَ بْنَ

سَلْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ.

﴿مفصلی برقم: ۴۰﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:  
اس اُمت کی بہترین شخصیت ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی  
لے سکتا ہوں۔

﴿ ﴿ ﴿ 398 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْخُرَاسَانِيُّ قَتْنَا هَذَا بِنِ  
السَّرِيِّ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْفَرَّاءِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَتْنَا عَمْرُو بْنَ  
حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ:  
﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ فَإِنَّ  
الثَّانِيَّ عَمْرُو. ﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۲/۲۳۹/۲ مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۴۱۰/۱ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ  
فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں دوسرا  
(بہترین) شخص نہ بتاؤں؟ یقیناً دوسرے شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 399 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ لُؤَيْنٍ، قَالَا: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ - وَهَذَا لَفْظُ الْقَوَارِيرِيِّ - قَتْنَا عَاصِمٌ، عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:  
خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ  
بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عَمْرُو. ﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۲/۲۴۰/۲ مصنف ابن ابی شیبہ: ۴/۴۳۳ ﴿ ﴿ ﴿  
﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں اس اُمت کے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخص کا نہ بتاؤں وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 400 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ  
قَتْنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ - ﴿ ﴿ ﴿ مفصل برقم: ۴۰ ﴿ ﴿ ﴿  
﴿ ﴿ ﴿ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 401 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمِيدٍ الْجَحْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا

مُعَاوِيَةُ يُعْنِي: أَبُو حَفْصِ الشَّعْبِيِّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ،  
 وَعُثْمَانُ، ثُمَّ نَسَكْتُ ﴿مَضَى بِرَقْمٍ: ٥٨﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں (بہ لحاظِ فضیلت صحابہ کی ترتیب) یوں شمار کیا کرتے تھے: ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔  
 پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

﴿402﴾ ◀ ◀ ◀ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةِ الْوَاسِطِيُّ قَتْنَا خَالِدُ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: قَالَ عَلِيُّ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ،  
 ثُمَّ رَجُلٌ آخِرٌ. ﴿مُسْنَدُ الْمَزَارِ: ٢٦٢/٢٦٣﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں نبی ﷺ کے بعد اس امت کا بہترین شخص نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، تو آپ ﷺ نے  
 فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، عمر رضی اللہ عنہ ہیں (اور) پھر ایک شخص ہے۔

﴿403﴾ ◀ ◀ ◀ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي  
 خَالِدٍ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَحَدَّثْتُكُمْ بِالثَّلَاثِ. لَمْ  
 يَقُلْ أَبُو مُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا. ﴿مَضَى بِرَقْمٍ: ٢٦٠﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اس امت کے بہترین شخص ان کے نبی کے بعد ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی بیان کر  
 سکتا ہوں۔

﴿404﴾ ◀ ◀ ◀ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْأَعْمِيُّ عَنْ مُوسَى قَتْنَا  
 شَهَابَ بْنَ عِرَاشٍ قَتْنَا الْعَبَّاسَ بْنَ دِينَارٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كُنْتُ أَرَى أَنَّ عَلِيًّا أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ:  
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي لَمْ أَهْنُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْكَ، قَالَ: أَوْلَا أَحَدٌ مِنْكَ



يَا أَبَا جُحَيْفَةَ بِأَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى فَدَيْتُكَ، قَالَ: عُمَرُ - ﴿التاريخ الكبير: ٢٣٦/٢﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحيفه رضي الله عنه سے روایت ہے:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام لوگوں سے افضل سمجھا کرتا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں میں سے کوئی شخص آپ سے افضل ہے، تو انہوں نے فرمایا: اے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: میں آپ پر قربان جاؤں! کیوں نہیں (ضرور بتلائیے)۔ تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿405﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُعْنَى: الْغُدَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ الَّذِي كَانَ يُسَمِّيهِ وَهَبَ الْخَيْرِ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، وَلَمْ أَكُنْ أَرَى أَنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْهُ، قَالَ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخِرُ ثَالِثٍ، وَلَمْ يُسَمِّهِ. ﴿مسند احمد: ٢٠١/٢﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحيفه رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضي الله عنه نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو جحيفہ! کیا میں تمہیں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص کا نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی آپ سے افضل ہوگا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کے حامل شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ان دونوں کے بعد تیسرا ایک اور شخص ہے۔ آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

﴿406﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةِ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَسَّانَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرُ۔

﴿مفصلی رقم: ٤٠٢﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحيفه سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور شخص ہے۔

﴿407﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: صَعِدَ عَلِيُّ الْمَنْبَرِ فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُ.

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سب سے بہترین شخصیت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿408﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. ﴿مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۵۱/۶﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس اُمت کے بہترین شخص ان کے نبی کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتلانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

﴿409﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ قَتْنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ، يَعْنِي نَفْسَهُ وَتَهَجَّاهُ خ. ﴿مسند ابن الجعد: ۳۱۱/۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس اُمت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تم سے تیسرے شخص کا نام بیان کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد خود ہی تھے۔

﴿410﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ قَتْنَا شَرِيكَ



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كَانَ أَبِي مِنْ شُرَطِ عَلِيٍّ ، وَكَانَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ ، فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَالثَّانِي عُمَرُ ، وَقَالَ: يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبُّ. ﴿ التاريخ الكبير: ١٦١/٢ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سپاہ میں شامل تھے اور ان کی ڈیوٹی منبر کے پاس ہی ہوا کرتی تھی، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، اور پھر فرمایا: اس امت کے بہترین شخص ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو اسی جگہ رکھتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے۔

﴿ 414 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ شُعَيْبُ الصَّرِفِينِيُّ قَتْنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ ، عَنْ أَبِي جَنَابِ الْكَلْبِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، وَزِدُّ بْنُ حَبِيشٍ ، وَسُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ، وَعُمَرُ بْنُ مَعْدَى كَرِبَ كَذَا. قَالَ الشَّيْخُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَإِنَّمَا هُوَ مَعْدَى كَرِبَ ، قَالُوا: سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِالثَّالِثِ لَفَعَلْتُ. ﴿ مضی برقم: ٢٠٨ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں تمہیں تیسرے شخص کا بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔

﴿ 415 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَرَوِيِّ قَتْنَا شَرِيكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ ، وَالثَّانِي عُمَرُ ، وَأَحَدُنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ﴿ تاریخ بغداد: ٢٣٣/٩ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کر دے گا۔

﴿416﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُؤدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرَّةً أُخْرَى قَتْنَا شَرِيكَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا إِسْحَاقَ. ﴿راجع الحدیث السابق﴾  
 ﴿﴾ ◀ ایک اور سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی اسی کے مثل فرمان ہے۔

﴿417﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُؤدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّبِيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَالثَّانِي عُمَرُ، وَكُوْشِنْتُ سَمِيْتُ الثَّالِثِ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَتَهَجَّاهَا عَبْدُ خَيْرٍ لِكَيْلَا يَمْتَرُوا فِيمَا قَالَ عَلِيٌّ. ﴿التاريخ الكبير: ۳۲۸/۲﴾  
 ﴿﴾ ◀ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، دوسرے عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿418﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُؤدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللَّهُ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ، أَوْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَتَعَلَّقُوا بِهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أُخْرَجَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفَنِي الطَّيْرُ، أَوْ تَهْوِي بِي الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، أَوْ عَلَى رَسُولِهِ، أَوْ عَلَى كِتَابِهِ، وَمَا قُلْتُ لَكُمْ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي فَرَأَجَعُونِي، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَالثَّالِثُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَسْمِيَهُ لَسَمَيْتُهُ، ثُمَّ يَخْطُبُ. ﴿النهج لعبد الله بن احمد: ۵۸۶/۲﴾  
 ﴿﴾ ◀ حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب منبر پر چڑھے تو سلام کہا، پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں یہ نہیں کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا اللہ کی کتاب میں (یوں) ہے۔ کیونکہ لوگ اسی سے چٹ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں آسمان سے گر پڑوں اور مجھے کوئی پرندہ اچک کر لے جائے یا پھر مجھے ہوا اڑا کر کسی دُور جگہ پر پھینک دے، یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہوگا کہ میں اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول یا کتاب اللہ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں، اور اگر میں تمہیں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو تم مجھے واپس لوٹا دینا (وہ بات یہ ہے کہ) نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور تیسرے شخص کا اگر میں نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔ پھر آپ خطبہ دینے لگ گئے۔



﴿419﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْخِرَازِيُّ وَكَانَ ثِقَةً قَتْنَا مَبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالثَّانِي؟ قَالَ: فَذَكَرَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ شِئْتُ لَأَنْبَأْتُكُمْ بِالثَّلَاثِ، قَالَ: وَسَكَتَ، قَالَ: فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ الْكُعْبَةِ.

﴿مضی رقم: ۳۹۸﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد خیر الہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دوسرے (بہترین) شخص کا نہ بتلاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا۔ پھر فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے شخص کے بارے میں بھی بتا سکتا ہوں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد آپ خود ہی تھے۔

﴿420﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ قَالَ أَنَا بِشَرِّ بَنِي الْمُفْضَلِ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

﴿مسند ابن ابی الجعد: ۳۱۱/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: کیا میں تمہیں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿421﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أَنْبِئُكُمْ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مسند احمد: ۲۳۹/۲﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿422﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَتْنَا

سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ نَبِيَّهَا، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحَدُنَا

أَحَدًا يُقْضَى اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ﴿السنن لعبدالله بن احمد: ٥٦٩/٢﴾

◀ ◀ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اس اُمت کی بہترین ہستی ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر

رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو پسند کرے گا وہی فیصلہ فرما

دے گا۔

﴿423﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثِ

الْبَصْرِيُّ قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَالَ عَلِيُّ لَمَّا فَرَّغَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ،

وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَأَحَدُنَا أَحَدًا يُصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ﴿مسند احمد: ٣٠٢/٢/ السنن لعبدالله بن احمد: ٥٨٤/٢﴾

◀ ◀ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کے بہترین شخص

ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور ہم نے (ان کے بعد) ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے

میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ فرما دے گا۔

﴿424﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا شَهَابُ

بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مسند احمد: ٣١٢/٢﴾

◀ ◀ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

یقیناً اس اُمت کے بہترین شخص ان کے نبی کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿425﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ فَقَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدًا

يُقْضَى اللَّهُ فِيهَا مَا شَاءَ. ﴿مسند احمد: ٣٠٣/٢﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اس اُمت کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ان سب سے بہترین شخص ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور ان دونوں کے بعد یقیناً ہم نے ایسے (اختلافات) ایجاد کر لیے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جو چاہے گا فیصلہ کر دے گا۔

﴿ 426 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ يَاقَانَ قَالَ: قَالَ أَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَطَاءِ

، يَعْنِي: ابْنَ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ

عُمَرُ، يَجْعَلُ اللَّهُ الْخَيْرَ حَيْثُ أَحَبَّ. ﴿ مسند احمد: ۲/۲۳۵ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں اس اُمت کے نبی کے بعد ان سب سے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سب سے بہتر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کو وہیں رکھتا ہے جہاں وہ پسند کرتا ہے۔

﴿ 427 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا

مُسَهْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعِ الْهُمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَبِضَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عَلَى خَيْرٍ مَا قَبِضَ عَلَيْهِ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، قَالَ: فَأَنْتَ عَلَيْهِ، ثُمَّ

اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتِهِ، ثُمَّ قَبِضَ عَلَى خَيْرٍ مَا قَبِضَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَحَدًا، فَكَانَ خَيْرَ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهَا وَسُنَّتِهَا، ثُمَّ قَبِضَ عَلَى خَيْرٍ مَا قَبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، فَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ. ﴿ مفسر برقم: ۳۹۹ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء میں سب سے بہترین طریقے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض فرمائی، پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی۔ پھر (فرمایا کہ اس کے بعد) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور طریقے پر کام کیا، پھر ان کا وصال ایسے بہترین حالت میں ہوا کہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے کسی کی روح قبض نہیں کی، پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں کے عمل اور طریقے پر کام کیا، پھر ان کا وصال ایسی بہترین حالت میں ہوا کہ ایسی حالت میں کسی اور کی وفات نہیں ہوئی، پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت کی بہترین شخصیت تھے۔

﴿ 428 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا وَقَاءُ بْنُ

إِيَّاسَ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَحْمَارَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ  
 الثَّالِثَ لَفَعَلْتُ - ﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ۵۸۹/۲﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ربیعہ الوالبی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یقیناً میں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیات کون سی ہیں وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور اگر میں  
 تیسرے کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿429﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَتْنَا مُحَاضِرٌ، عَنْ  
 مُوسَى الصَّغِيرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَالَ قَالَ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْطُبُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ  
 بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثَلَاثَةٌ، ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ -  
 ﴿﴾ حضرت نزال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے  
 بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ پوچھا۔ پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا نام ذکر کیا اور (پھر فرمایا): اگر میں چاہوں تو  
 تیسرے کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿430﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدِ الْبَزَارِ قَتْنَا عَبْدُ  
 اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ، يَعْنِي: ابْنَ عَمْرِو الرَّقِيِّ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي  
 مَالِكٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا  
 بَنِيَّ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا بَنِيَّ ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَخَافَةٌ أَنْ أَزِيدَ فَيَزِيدَنِي: ثُمَّ  
 أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: ثُمَّ لَسْتُ هُنَاكَ، ثُمَّ أَنَا بَعْدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - ﴿مفصلی برقم: ۴۰۵﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ فضیلت والی  
 شخصیت کون سی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر کون؟  
 انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اے میرے پیارے بیٹے! پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر میں نے اس خدشے سے کہ میں آپ سے مزید

پوچھوں تو آپ مجھے کسی اور کا نام بتلا دیں میں نے کہا: اے امیر المومنین! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر میں نہیں ہوں بلکہ میں تو بعد میں آتا ہوں اور عام مسلمان آدمی ہوں۔

﴿431﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِكْرَمَةَ الْمُخْزُومِيُّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ غِبْتُ غَيْبَةً عَنِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي:

أَيْنَ كُنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ بِوَادِي الْعَقِيقِ، قَالَ: ذَاكَ وَادٍ لَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا يَغْرَمُ، وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْهُ إِلَّا يَغْرَمُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطْلُبُوا الرِّزْقَ فِي خَبَايَا الْأَرْضِ

﴿ضعیف الجامع للابانی: ۲۹۱/۱ / کشف الاسناد: ۵۸۲/۲ / مجمع الروايات لمصعبی: ۱۳۴/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ مخزومی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں کچھ عرصہ مدینہ سے غائب رہا، پھر میں امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں سلام عرض کیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں تھے؟ میں نے کہا: وادی عقیق میں۔ انہوں نے فرمایا: وہ ایسی وادی ہے کہ جس میں صرف وہی جاتا ہے جو نقصان سے دوچار ہوتا ہے اور وہاں سے وہی آتا ہے جو فائدہ اٹھا چکا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ایسے مت کہیں کیونکہ مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کی پوشیدہ چیزوں میں رزق تلاش کرو۔

﴿432﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ لِي مُصْعَبُ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ رَأَيْتُهُ: مَا اسْمُكَ؟

قُلْتُ: عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ ابْنُ زَيْلَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀

أَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ لَمَّا لَقَيْتَهُ      يَسِيرُ بِأَعْلَى الْقَرِيَّتَيْنِ مُشْرِقًا  
تَبَعُ خَبَايَا الْأَرْضِ وَأَدْعُ مَلِيكَهَا      لَعَلَّكَ يَوْمًا أَنْ تُجَابَ فَتُرْزَقًا

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں جب عبد اللہ سے ملا تو انہوں نے کہا کہ وہ دو بہتوں کے بالائی حصے پر مشرق کی جانب رخ کر کے چلا کریں۔ زمین کی پوشیدہ چیزوں کو تلاش کریں اور اس کے مالک سے دعا کریں، شاید کہ ایک روز دعا قبول ہو جائے اور آپ کو رزق سے نوازا دیا جائے۔



﴿433﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُصْعَبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ الزُّبَيْرُ يَنْقِزُنِي وَهُوَ يَقُولُ: أَنْضَرُ مِنْ آلِ أَبِي عَتِيقٍ، مُبَارَكٌ مِنْ وَكِدِ

الصِّدِّيقِ، أَلَدَّهُ كَمَا أَلَدَّ رِيقِي " ﴿معرفة علوم الحدیث للحاکم: ص ۲۱۰﴾

◀ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(میرے بچپن میں) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اوپر اچھالا کرتے اور فرماتے: میں آل ابی عتیق سے شکفتہ و خوش رہتا ہوں،

یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک اولاد ہیں، میں ان میں وہی لطف و سرور محسوس کرتا ہوں جو لطف مجھے اپنے آغاز جوانی میں محسوس ہوتا تھا۔

﴿434﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ، يَعْنِي مُحَمَّدًا،

عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَأَفَقْتُ رَبِّي سَعْرًا وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، وَأَوَاقِنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلِّيً، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا) (البقرة: 125):

وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَأَنْزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَيَلْغَنِي

عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَبْتَهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ: لَتَكْفُنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِيُبدِلَنَّهُ اللَّهُ

بِكُنٍّ أَوْ جَا خَيْرًا مِنْكُنَّ، حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا

يَعْظُ نِسَاءَهُ، حَتَّى تَعْظَهُنَّ أَنْتَ؟ فَكَفَفْتُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا

مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ) (التحریم: 5) الآية ﴿صحیح البخاری: ۵۰۴۱/صحیح مسلم: ۱۸۶۵/۱/مسند احمد: ۲۴۱﴾

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی

ہے (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرمادیا۔

(پہلی بات یہ تھی کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا

خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا﴾ (اور مقام ابراہیم کو نماز

پڑھنے کی جگہ بنا لو۔

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: کاش کہ آپ اُمہات المؤمنین کو پرہیزگاری کا حکم فرمادیں، کیونکہ آپ ﷺ کے

پاس اچھے برے (ہر طرح) کے لوگ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔ اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے اُمہات المؤمنین کے بارے میں ایک بات کا پتا چلا (کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے خرچے وغیرہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہیں) تو میں حقیقت جاننے کے لیے ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ (کو پریشان کرنے سے) باز آ جاؤ یا پھر (ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تمہاری متبادل ایسی بیویاں دے دے جو تم سے بہتر ہوں گی یہاں تک کہ میں اُمہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی آپ کرتے رہتے ہیں۔ تو میں رُک گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ مَسْلَمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ) ”ہو سکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے جو مسلمان بھی ہوں گی اہل ایمان بھی ہوں گی اور فرمانبردار بھی ہوں گی۔“

﴿435﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمًا قَالَ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ

أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَأَفْقَتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة 125:); وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نِسَاءَكَ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكَ) (التحریم: 5) فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ.

﴿صحیح البخاری: ۵۰۴۱/۱/۵۰۴۱/۱/۲۳۱﴾

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تین کاموں میں میری بات میرے پروردگار کی بات کے موافق ہوئی:

(پہلی بات) میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا خوب

ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) ”اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“

(دوسری بات) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً آپ ﷺ کے پاس (گھر میں) اچھے برے (یعنی ہر

طرح کے) لوگ آتے ہیں، کاش کہ آپ ﷺ نہیں پردے کا حکم فرمادیں تو آیت حجاب نازل ہو گئی۔

(تیسری بات) رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے پاس غیرت میں آ کر جمع ہو گئیں (کہ ہم نبی کی

بیویاں ہو کر بھی اتنے تھوڑے خرچے میں گزارا کر رہی ہیں) تو میں نے ان سے کہا: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ

اَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ) ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو (میری بات) اسی طرح (آیت قرآن بن کر) نازل ہوگئی۔

﴿436﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ يُحَدِّثُهُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنِ قَدَامَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ حَجَجْتُ فَاتَيْتُ الْمَدِينَةَ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ، قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: إِنِّي

رَأَيْتُ كَانَ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَةً أَوْ نَقَرْتَيْنِ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ طَعِنَ، فَأَذِنَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ، فَكَانَ

أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ أَهْلُ الشَّامِ، ثُمَّ أَذِنَ لِأَهْلِ

الْعِرَاقِ، فَدَخَلْتُ فِيْمَنْ دَخَلَ، قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ، أَتَنُوا عَلَيْهِ وَبَكَوْا، قَالَ: فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ

قَالَ: وَقَدْ عَصَبَ بَطْنُهُ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ وَالِدَهُ يَسِيبُ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ غَيْرُنَا، فَقَالَ:

عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا اتَّبَعْتُمْوْهُ، فَقُلْنَا: أَوْصِنَا، قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ؛ فَإِنَّ النَّاسَ

سَيَكْفُرُونَ وَيَقْلُونَ، فَأَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ؛ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الْإِسْلَامِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ، وَأَوْصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ

أَهْلُكُمْ وَمَادَتُكُمْ، وَأَوْصِيكُمْ بِأَهْلِ ذِمَّتِكُمْ؛ فَإِنَّهُمْ عَهْدُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ، قَوْمُوا عَنِّي، قَالَ: فَمَا

زَادَنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَ شُعْبَةَ: ثُمَّ سَأَلْتَهُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ فِي الْأَعْرَابِ: وَأَوْصِيكُمْ

بِالْأَعْرَابِ؛ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ. ﴿صحیح مسلم: ۳۹۶۱/مسند احمد: ۵۱۱۱﴾

◀ حضرت جویریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اُس سال میں حج پر روانہ ہوا، جب میں مدینے پہنچا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور

ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کا مرغ مجھے ایک دو مرتبہ ٹھونگ مارتا ہے، اور ایسا ہی ہوا تھا کہ قاتلانہ

حملے میں ان پر نیزے کے زخم آئے تھے۔ بہر حال! (ان پر قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد) لوگوں کو ان کے پاس (آخر ملاقات

کے لیے) آنے کی اجازت دی گئی تو سب سے پہلے ان کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف لائے، پھر عام اہل مدینہ، پھر اہل

شام اور پھر اہل عراق۔ عراقیوں کے ساتھ داخل ہونے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ جب بھی لوگوں کی کوئی جماعت ان

کے پاس جاتی تو ان کی تعریف کرتی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ جب ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے

تو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو سفید عمامے سے باندھ دیا گیا ہے لیکن اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہم نے ان سے وصیت کی

درخواست کی جو کہ اس سے قبل ہمارے علاوہ کسی اور نے نہ کی تھی، تو انہوں نے فرمایا: تم کتاب اللہ کو لازم پکڑو، کیونکہ جب

تک تم اس کی اتباع کرتے رہو گے تب تک ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ہم نے مزید وصیت کی درخواست کی تو فرمایا: میں تمہیں

مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ لوگ تو کم اور زیادہ ہوتے ہی رہتے ہیں انصار کے ساتھ بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اسلام کا قلعہ ہیں جہاں اہل اسلام نے آکر پناہ لی، نیز دیہاتیوں سے: کیونکہ وہ تمہاری اصل اور تمہارا مادہ ہیں، نیز ذمیوں سے بھی حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمہارے نبی کی ذمہ داری میں ہیں (یعنی آپ ﷺ نے ان سے معاہدہ کیا تھا) اور تمہارے اہل و عیال کا رزق ہیں (یعنی وہ تاوان کی ادائیگی کرتے ہیں) اب تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اس سے زائد بات انہوں نے کوئی ارشاد نہیں فرمائی، البتہ راوی نے ایک دوسرے موقع پر دیہاتیوں سے متعلق جملے میں اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے دشمن کے دشمن ہیں۔

﴿437﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، قَتْنَا حَمِيدٌ هُوَ

الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

﴿مَثْنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿وَأَفَقْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، وَوَأَفَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا) (البقرة: 125) 'قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَّغَنِي مُعَاتَبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ، قَالَ: فَاسْتَقْرَبْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ فَجَعَلْتُ أَسْتَقْرَبُهُنَّ وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاللَّهِ لَئِنْ أَنْتَهَيْتُنَّ وَإِلَّا لَيَبِدَّ لَنَ اللَّهُ رَسُولَهُ خَيْرًا مِنْكُمْ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ قَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَكُونِ أَنْتَ تَعْظُهُنَّ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ) (التحریم: 5) ﴿سند ابی داؤد الطیالسی: ۱۷۳۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی ہے یا (کہا کہ) رب تعالیٰ کی بات میری بات کے موافق ہوئی ہے:

(پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا

خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا) "اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی

جگہ بنا لو"۔

(دوسری بات میں نے عرض کی): یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ آپ ﷺ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح) کے

لوگ آتے رہتے ہیں، تو اگر آپ ﷺ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ کو پردے کا حکم فرمادیں (تو بہت اچھا رہے گا) تو اللہ تعالیٰ نے پردے

(کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھے نبی کریم ﷺ کے بعض اَزْوَاجِ نِسَائِهِ سے خفا ہونے کا پتا چلا، تو میں حقیقت حال جاننے

کے لیے اہمات المؤمنین کے پاس آیا چنانچہ میں ایک ایک کے پاس جا کر تفتیش کرنے لگا (اور کہنے لگا): اللہ کی قسم! اگر تم باز نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ لازماً اپنے رسول کو تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی ازواج کو تن نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يَبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“

﴿438﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا شَهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: ضَرَبَ عَلْقَمَةَ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ قَالَ:﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿ حَظَبْنَا عَلِيَّ عَلَىٰ هَذَا الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ قَالَ: وَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَحَدُنَا بَعْدَهُمَا أَحَدًا يُقْضَىٰ اللَّهُ فِيهَا.﴾

﴿الصارم المسلول لابن تيمية: ص ۵۸۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہترین ہستی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں پھر ان دونوں کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا۔

﴿439﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ:﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَمِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الثَّالِثَ لَسَمَيْتُهُ.﴾ ﴿مسند الزوار: ۱۳۰/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

یقیناً اس امت کی بہترین شخصیت: ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں تیسرے شخص کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

﴿440﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ:﴾



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ. ﴿ مفسی برقم: ۶۰ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿ 441 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زِيَادٍ سَبْلَانُ قَالَ أَنَا عَبَادُ

بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِمَارٌ عَلَيْهِ عَشْرُ لِبَنَاتٍ، فَقَامَ فَوَضَعَ عَنْهُ خُمْسًا، وَتَرَكَ

عَلَيْهِ خُمْسًا، وَقَالَ لِصَاحِبِهِ: إِذَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ هَكَذَا. ﴿ المر اسئل لابن معین ص ۷۹ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس پر دس اینٹیں رکھی ہوئی تھیں، آپ اٹھے اور اس پر سے پانچ اتار

دیں اور پانچ اس پر رہنے دیں اور اس کے مالک سے فرمایا: جب تم اس پر بوجھ لا دو تو اسی طرح لا دو۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ ◀ ◀ اس سے پتہ چلا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سینے میں جانوروں کی خیر خواہی کا کتنا درد تھا

اور جانوروں کے حقوق کا کتنا خیال۔

﴿ 442 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَتْنَا حَمَادًا يَعْنِي: ابْنَ

سَلْمَةَ قَالَ: أَنَا ثَابِتٌ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ ◀ ◀ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَعْطِنِي، فَوَاللَّهِ لَئِنْ أُعْطِيتَنِي لَا

أَحْمَدُكَ، وَلَكِنْ مَنَعْتَنِي لَا أَذْمُكَ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ هُوَ الْمُعْطَى، وَهُوَ الْمَانِعُ، قَالَ عُمَرُ:

أَدْخِلُوهُ بَيْتَ الْمَالِ، فَلْيَأْخُذْ مَا شَاءَ، فَادْخُلُوهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَرَى صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، فَقَالَ: مَا هَذَا، لَيْسَ لِي فِيهَا هَا

هَنَا حَاجَةٌ، إِنَّمَا أَرَدْتُ زَادًا وَرَاحِلَةً، وَإِنَّمَا أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَزُوْدَهُ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ بِزَادٍ وَرَاحِلَةٍ، فَرَحَلَ لَهُ، فَلَمَّا رَكِبَ

رَاحِلَتَهُ رَفَعَ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ الَّذِي حَمَلَهُ الَّذِي أَعْطَاهُ، وَجَعَلَ عُمَرُ يَمْشِي خَلْفَهُ، وَيَتَمَنَّى أَنْ يَدْعُوهُ

، قَالَ: اللَّهُمَّ وَاجِرِ عُمَرَ خَيْرًا، وَصَفَّ عَفَّانُ: أَوْ مَاءَ حَمَادٍ بِيَدِهِ خَلْفَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

◀ ◀ ◀ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے کچھ دیجیے اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے دیں

گے تو میں آپ کی تعریف نہیں کروں گا اور اگر آپ مجھے نہیں دیں گے تو میں آپ کی مذمت بھی نہیں کروں گا۔ آپ نے پوچھا:

کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا اور وہی (کوئی چیز دینے سے) روکنے والا ہے۔ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بیت المال میں داخل کر دو اور یہ جو کچھ لینا چاہے لے لے۔ چنانچہ لوگوں نے اسے بیت المال میں داخل کر دیا۔ وہ زرد اور سفید چیزیں دیکھنے لگا (یعنی سونا اور چاندی) اُس نے کہا: یہ کیا ہے؟ مجھے یہاں پر موجود چیزوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مجھے تو صرف زادِ سفر اور سواری چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے زادِ سفر دینے کا ارادہ فرمایا، چنانچہ انہوں نے حکم دیا کہ اسے زادِ سفر اور سواری مہیا کر دو۔ پس اُسے دے دیا۔ جب وہ اپنی سواری پر سوار ہوا تو اُس نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش بیان کی کہ اُس نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کی توفیق دی جو انہوں نے اسے عطا کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے اور خواہش کرنے لگے کہ وہ ان کے لیے بھی دُعا کر دے۔ پس اُس نے کہا: اے اللہ! عمر (رضی اللہ عنہ) کو بہترین بدلہ عطا فرما۔

﴿443﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ قَتْنَا ابْنَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَعْنِي أَسْلَمَ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا: لَقَدْ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي شَهْوَةُ الطَّرِيِّ مِنْ حَيْثَانٍ، قَالَ: فَيَخْرُجُ يَرْفًا فَرَحَلُ رَاحِلَةً لَهُ، فَسَارَ لَيْلَتَيْنِ مُدْبِرًا وَلَيْلَتَيْنِ مُقْبِلًا، وَأَشْتَرَى مِكَتَلًا فَبَجَاءَ قَالَ: وَيَعْمِدُ يَرْفًا إِلَى الرَّاحِلَةِ فَفَسَلَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: انْطَلِقْ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرَّاحِلَةِ، فَنظَرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: نَسِيتَ أَنْ تَفْسِلَ هَذَا الْعُرْقَ الَّذِي تَحْتَ أُذُنِهَا، عَذَّبْتَ بَهِيمَةً مِنَ الْبُهَائِمِ فِي شَهْوَةِ عُمَرَ، لَا وَاللَّهِ لَا يَذُوقُهُ عُمَرُ، عَلَيْكَ بِمِكَتَلِكَ.

﴿الطبقات لابن سعد: ۷/۵۱۸/ التذكرة: ۳۰۴/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا دل تروتازہ مچھلی کھانے کو کر رہا ہے۔ چنانچہ (آپ کا خادم) ”یرفا“ نکلا اور اپنی سواری تیار لی، پھر وہ دو راتیں پیچھے کو چلتا رہا اور دو راتیں آگے کو چلتا رہا اور کھجور کے پتوں سے بنا (مچھلیوں سے بھرا) ایک ٹوکرا خرید لایا۔ ”یرفا“ اپنی سواری کی جانب آیا اور اُسے دھویا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو، تاکہ میں سواری کو دیکھوں۔ پھر آپ نے دیکھا تو فرمایا: تم اس پسینے کو دھونا بھول گئے ہو جو اس کے کان کے نیچے ہے، تم نے ”عمر“ کی خواہش کی خاطر ایک جانور کو عذاب میں ڈالا ہے (یعنی اس پر اتنا لمبا سفر کیا ہے) اللہ کی قسم! عمر اس کو چکھے گا بھی نہیں، اپنا یہ ٹوکرا تم ہی رکھ لو۔

﴿444﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو قَتْنَا مُكْرَمُ بْنُ حَكِيمِ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي دَارٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نِسْوَةٌ مِنْ

قُرَيْشٌ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَزِدُّنَهُ رَافِعَاتِ أَصْوَاتِهِنَّ فَوْقَ صَوْتِهِ ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ عُمَرَ بَادَرَنَ الْحُجْبَ أَوْ الْحِجَابَ ، فَأَذِنَ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ، وَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَضْحَكَ اللَّهُ سِنْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مِمَّ ضَحِكْتَ ؟ قَالَ : أَلَا إِنَّ نِسْوَةً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلْنَ عَلَيَّ يَسْأَلْنَنِي وَيَسْتَزِدُّنَنِي رَافِعَاتِ أَصْوَاتِهِنَّ فَوْقَ صَوْتِي ، فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ بَادَرَنَ الْحِجَابَ أَوْ الْحُجْبَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَيُّ عَدُوَاتِ أَنْفُسِهِنَّ ، تَهَبَّنَنِي وَتَجْتَرْنَنَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ ؟ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : إِنَّكَ أَفْظُ وَأَغْلَظُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْ عَنْ عُمَرَ ، فَوَاللَّهِ مَا سَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا قَطُّ فَسَلَكَهُ الشَّيْطَانُ . ﴿ مفضل برقم : ۳۰۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ قریشی خواتین (یعنی آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات) آگئیں وہ آپ ﷺ کی آواز سے اونچی آواز میں آپ ﷺ سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی۔ جب ازواجِ مطہرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی اور وہ اندر آگئے۔ رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، کس بات سے آپ ہنس رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! میرے پاس کچھ قریشی عورتیں آئیں جو میری آواز سے زیادہ اونچی آواز میں مجھ سے (خرچہ وغیرہ) مانگنے لگیں اور اسے بڑھانے کا مطالبہ کرنے لگیں، لیکن جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو جلدی سے پردے میں چلی گئیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے (اس طرح بولنے کی) جرأت کر لیتی ہو؟ ان میں سے ایک عورت نے کہا: یقیناً آپ زیادہ سخت مزاج اور زیادہ غصے والے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: عمر! چھوڑو اللہ کی قسم! جس وادی میں عمر چل رہا ہو اس وادی میں شیطان کبھی نہیں چلتا۔

﴿ 445 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ : أَخْبَرْتُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ قَتْنَا مَنْصُورَ بْنِ

دِينَارٍ ، عَنْ الْأَعْمَشِ ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، وَجَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، وَأَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قُلْتُ لِأَبِي عَلِيٍّ : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَبُو

بَكْرٍ ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ : ثُمَّ بَادَرْتَهُ وَخِفْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَيُجِيبُنِي بِغَيْرِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَ ؟ قَالَ : لَا ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ لِي حَسَنَاتٌ وَلِي سَوِيَّاتٌ ، يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ . ﴿ ﴿ مفضل برقم : ۱۳۶ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے خدشہ ہوا کہ میں اب ان سے پوچھوں گا تو وہ مجھے جواب میں کسی اور کا کہہ دیں گے چنانچہ میں نے جلدی سے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں تو عام لوگوں میں سے ہوں، میری نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔

﴿446﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أُسْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ قَتْنَا مَنْصُورَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْعَدَةُ الْأَعْوَرُ الْبَجَلِيُّ قَالَ:

﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ. ﴿مفصل برقم: ۴۲۹﴾  
 ﴿حضرت مسعدہ اعور بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخصیت کا نہ بتاؤں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿447﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أُسْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ، مِثْلَهُ سِوَاءً. ﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ۵۸۵/۲﴾  
 ﴿اختلاف سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

﴿448﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أُسْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، مِثْلَهُ. ﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ۵۸۹/۱﴾  
 ﴿اس سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

﴿449﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ عَنْ أُسْعَثِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْخَارِفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَتَلَّكَ عُمَرُ، ثُمَّ كُنَّا قَوْمًا خَبَطْتَنَا فِتْنَةٌ مَا شَاءَ اللَّهُ. ﴿مفصل برقم: ۲۴۱﴾

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (پھر آپ کے خلیفہ بنے) پھر تیسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منتخب ہوئے، پھر ہم ایسی قوم بن گئے کہ ہمیں جس قدر اللہ کی مشیت تھی، فتنوں نے گھیر لیا۔

﴿450﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ كَاشِفٌ فِخْدِيهِ، فَأَذِنَ لَهُ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَأَهْوَى إِلَى ثَوْبِهِ فَفَعَطَى فِخْدِيهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّكَ كَرِهْتَ أَنْ يَرَاكَ عُثْمَانُ، قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ حَيٌّ سِتِيرٌ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. ﴿صحیح مسلم: ۱۸۶۶/۳/ مسند احمد: ۱/۱۸۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں تشریف فرما رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا درست فرمایا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لگتا ہے کہ آپ نے مناسب نہیں سمجھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو (اس حالت میں) دیکھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً عثمان حیا دار اور پاک دامن ہیں، ان سے تو فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

﴿451﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ قَتْنَا حُمَيْدَ الطَّوِيلِ، وَالْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقِيلَ: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، " قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَوْ مَا ذَكَرْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ أَمَا حَفِصٌ لَدَخَلْتَهُ.

﴿صحیح بخاری: ۱۳۰۷/۷/ صحیح مسلم: ۱۸۶۳/۳/ مسند احمد: ۳۳۹/۲/ سنن الترمذی: ۶۱۹/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں سونے کا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ تو بتلایا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتلایا کہ وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو حفص! اگر مجھے آپ کی غیرت یاد نہ آتی تو میں اس میں ضرور



داخل ہوتا۔

﴿452﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ يَعْنِي ابْنَ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلَاةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۱۸/۲﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے جس نے نماز میں واضح طور پر سلام کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿453﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ النَّاقِدِ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ عَمْرُو، يَعْنِي: ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ، فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۱۸/۲﴾

﴿﴾ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، لیکن انصار نے ان کے اس عمل کا انکار کیا۔

﴿454﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي

حُسَيْنٍ، عَنْ طَاوُسٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ فَأَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ: مَا هَذَا؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ

يَكُونَ أَدَانًا. ﴿اخبار مکتہ لفاکھی: ۱۲۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

سب سے پہلے جنہوں نے بلند آواز سے سلام کہا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، لیکن انصار نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے

فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

﴿455﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ

قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَطَاءً، وَغَيْرَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، يَزْعُمُونَ أَنَّ عُمَرَ أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ الْمَقَامَ،

فَوَضَعَهُ فِي مَوْضِعِهِ الْآنَ، وَإِنَّمَا كَانَ فِي قَبْلِ الْكَعْبَةِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۷/۵﴾

﴿﴾ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام عطاء رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب کو فرماتے سنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے مقام ابراہیم کو بلند کیا اور اسے اس جگہ پر رکھا جہاں اب موجود ہے، جبکہ وہ کعبے کے اگلے حصے میں تھا۔

﴿456﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ حَسَابٍ قَتْنَا عَبْدُ

الْوَّاحِدِ بْنِ زَيْدٍ قَتْنَا عَاصِمَ الْأَحْوَلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۸۴/۳﴾

◊ ◊ ◊ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایات ہے:

سب سے پہلے جس نے مسجدوں میں پتھر بچھائے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿457﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ - ﴿مضی برقم: ۲۵۳﴾

◊ ◊ ◊ حضرت امام مجاہد اور طاووس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس نے بلند آواز میں سلام کہا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿458﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِشْكَابَةَ قَتْنَا

وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ: وَاللَّهِ، إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حَمْرَ النَّعَمِ، وَأَنَّكُمْ

تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي رَأَى فِي شَأْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: رُؤْيَا

النَّبِيِّ حَقٌّ - ﴿مسند احمد: ۲۳۵/۵/مجمع الزوائد للهيثمی: ۷۲/۹﴾

◊ ◊ ◊ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ مجھے سرخ اونٹ

ملیں اور تم اس سے پہلے ہی تفرقہ بازی میں پڑ جاؤ کہ میں تمہیں کچھ بتلاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

وہ خواب بیان کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دیکھا تھا، اور فرمایا: نبی کا خواب حق ہوتا ہے۔

﴿459﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ -

قَالَ أَبِي: جَارَ لَنَا حَسَنُ الْهَيْئَةِ - قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَوْمًا يَسِيرُ أَمَامَ رُكْبِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، إِذْ قَالَ: لِلَّهِ

دَدْ اِبْنِ حَنْتَمَةَ، اَتَى اَمْرَهُ كَانَ؟ يَعْنِي بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿اخرجه الخطيب: ۳۲/۱۳﴾  
 ❖ ❖ ❖ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے قافلے کے آگے آگے چل رہے تھے اور اپنے آپ سے ہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے فرمایا: ابن حنتمہ اس قدر خوبی و کمال کے حامل تھے کہ بس اللہ ہی کی شان ہے! وہ کیسے آدمی تھے؟ ان کی مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿460﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرَيْتُ ابْنِي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَأَرَيْتُ خَشْفًا بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ جَارِيَةً بَفِنَاءٍ قَصْرٍ أَبِيضَ، قُلْتُ: يَا جَارِيَةُ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالَتْ: لِشَابٍِّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: لِأَيِّ قُرَيْشٍ؟ قَالَتْ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَيْكَ أَغَارٌ؟ ﴿مفصلی رقم: ۲۱۱﴾  
 ❖ ❖ ❖ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے (خواب میں) دکھلایا گیا کہ مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا، میں نے وہاں ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا اور مجھے اپنے سامنے ایک حرکت دکھائی گئی، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ پھر میں نے ایک بچی دیکھی جو ایک سفید محل کے کونے میں تھی، میں نے پوچھا: اے بچی! یہ کس کا محل ہے؟ اُس نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا۔ میں نے پوچھا: کس قریشی کا؟ اس نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا لیکن اے عمر! مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کھاؤں گا؟

﴿461﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ يَعْنِي الْجَنَّةَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

❖ ❖ ❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا..... پھر آپ ﷺ نے اسی کے مثل واقعہ بیان کیا۔ ﴿مفصلی رقم: ۲۵۱﴾

﴿462﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَخْبَرْتُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ذَكَرَ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ وَاللَّهِ أَفْضَلَ مَنْ أَنْ يُخْدَعَ، وَأَعْقَلَ مَنْ أَنْ يُخْدَعَ -

﴿جواہر العلم للذہبی: ۲۹۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

اللہ کی قسم! وہ اس بات سے افضل تھے کہ کسی کو دھوکہ دیں اور اس سلسلے میں بہت سمجھدار تھے کہ کسی سے دھوکہ کھائیں۔

﴿463﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَنْطَاطٍ يَدِيهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ

حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا جَرِيرًا، عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ مَقَامُ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ،

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، وَعَمْرُو بْنُ نَفِيلٍ، كَانُوا أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ، وَخَلْفَهُ فِي الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ، لَمْ يَسْ لَأَحَدٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ يَقُومُ مَقَامَ أَحَدٍ مِنْهُمْ غَابَ أَمْرُ شَهْدًا - ﴿تہذیب ابن عساکر: ۱۲۰/۶﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمن بن عوف

اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم کا مقام یہ تھا کہ وہ سب قتال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ہوتے تھے اور نماز میں ان کے پیچھے صف میں ہوتے تھے۔ مہاجرین و انصار میں سے کسی بھی شخص کو یہ شان حاصل نہیں کہ وہ ان میں سے کسی کے مقام کا حامل ٹھہرے، خواہ وہ موجود نہیں ہے یا موجود ہے۔

﴿464﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا غَسَّانُ بْنُ

مُضَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ، وَعَرَفَ الْعُرْقَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

﴿المطبقات لابن سعد: ۳۰۰/۳، والفسوی: ۵۸/۲، والعسکری فی الاوائل: ۱۳۴﴾

﴿﴾ حضرت ابو نصرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے جس نے شعری دیوان کو تدوین کیا اور صاحب فن لوگوں کو متعارف کرایا وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿465﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا أَبُو غَسَّانَ قَتْنَا

زُهَيْرٌ قَتْنَا عَاصِمَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ فِي الْإِسْلَامِ عُمَرُ - ﴿الاموال لابن عبید: ص ۱۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے اسلام میں عشر کا نظام جاری کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿466﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ قَتْنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَتْنَا عَاصِمَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَوَّلُ مَنْ حَصَبَ الْمَسَاجِدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَانَ الْمَسْجِدُ سَبْخَةً فَبَإِذَا أَرَادَ

الرَّجُلُ أَنْ يَتَنَخَّعَ أَثَارَهُ بِقَدَمِهِ. ﴿مضی برقم: ۲۵۶﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے مساجد میں پتھر بچھائے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ پہلے مسجد شوزمین والی ہوتی تھی

اور جب آدمی بلغم پھینکنا چاہتا تو اپنے پاؤں سے اس پر مٹی ڈال دیتا۔

﴿467﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ نَا سُفْيَانَ

عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالسَّلَامِ عُمَرُ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ:

أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ أَذَانًا. ﴿اخبار مکتہ لفاحی: ۱۳۵/۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جس نے اونچی آواز میں سلام کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ انصار نے کہا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، آپ کو

کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے چاہا کہ یہ پکار بن جائے۔

﴿468﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قَتْنَا مَعَاوِيَةَ بْنَ

عُمَرَ وَ قَتْنَا زَائِدَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ، يَعْنِي الْأَعْمَشَ، سَمِعْتُ أَصْحَابَنَا يَقُولُونَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

إِنِّي لِأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرُقُ مِنْ عُمَرَ، فَيَقِيلُ لِعَبْدِ اللَّهِ: وَكَيْفَ يَفْرُقُ الشَّيْطَانُ مِنْ أَحَدٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ،

يَفْرُقُ أَنْ يُحَدِّثَ فِي الْإِسْلَامِ حَدَّثًا فَيَرُدُّهُ عُمَرُ، فَلَا يَعْمَلُ بِهِ أَبَدًا. ﴿مضی برقم: ۲۶﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: شیطان کسی سے کیسے ڈرتا ہے؟



سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ﷺ کیونکہ وہ اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ختم کر دیتے ہیں پھر اس پر کبھی عمل نہیں کیا جاتا۔

﴿469﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قَتْنَا مُعَاوِيَةَ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ: نَا زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللَّهِ لَئِنُ بَقِيتُ لَأَبْعَثَنَّ إِلَى الرَّاعِي بِالْيَمَنِ بِنَصِيْبِهِ مِنَ الْفِئْرِ وَدَمٍ وَجْهِهِ كَمَا هُوَ. (الطبقات لابن سعد: ۲۹۹/۳) ﴿﴾

﴿﴾ حضرت حبیب بن ابوثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر میں زندہ رہا تو مالِ غنیمت میں سے یمن میں موجود چرواہے کو بھی اس کا حصہ ضرور بھیجوں گا اور اس کے چہرے کا خون ابھی اسی طرح ہوگا۔

﴿470﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نَا مُعَاوِيَةَ نَا زَائِدَةَ، نَا بِيَّانَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ كُنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ - ﴿مفصلی رقم: ۳۱۰﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یقیناً ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں ولی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿471﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نَا مُعَاوِيَةَ نَا زَائِدَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَأَكُلُ مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَزَيْتًا، وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا وَاللَّهِ لَتَمَرَنَّ أَيُّهَا الْبَطْنُ عَلَى الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ مَا دَامَ السَّمْنُ يَبَاعُ بِالْأَوْاقِ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۱۳/۳/ تاریخ المدینۃ لابن شہبہ: ۲۱۷/۲﴾ ﴿﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور زیتون کھا رہا تھا اور وہ فرما رہے تھے: اے پیٹ! اللہ کی قسم! تو روٹی اور زیتون کے تب تک مزے لے سکتا ہے جب تک گھی اوقیوں کے حساب سے فروخت ہوتا رہے گا۔ ("اوقیہ" چاندی اور سونا تولنے کا ایک قدیمی پیمانہ)

﴿472﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ نَا مُعَاوِيَةَ نَا زَائِدَةَ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْلَمَ بِاللَّهِ وَلَا أَتْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ مِنْ  
 عُمَرَ. ﴿التَّارِخُ الْكَبِيرُ: ١٤٥/٣ / مَجْمَعُ الزُّوَادِ لِلصَّيْثِيِّ: ٤٤٩﴾

﴿﴾ حضرت قبیسہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی خوب سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿473﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا هَارُونَ بْنَ سُفْيَانَ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عُمَرَ قَتْنَا  
 زَائِدَةَ قَتْنَا مَنْصُورَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ عُمَرَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ؛ لَا يَزِدَادُ إِلَّا قُرْبًا، فَلَمَّا  
 قَتَلَ عُمَرَ كَانَ الْإِسْلَامُ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ؛ لَا يَزِدَادُ إِلَّا بَعْدًا. ﴿الطَّبَقَاتُ لِابْنِ سَعْدٍ: ٣٤٣/٣﴾  
 ﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو اسلام اُس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو آ رہا ہو اور اس کی قربت بڑھتی ہی جا رہی ہو، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی تو اسلام اُس شخص کی طرح ہو گیا تھا جو جا رہا ہو اور اُس کی دوری بڑھتی ہی جا رہی ہو۔

﴿474﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونَ بْنُ سُفْيَانَ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ  
 عُمَرَ، نَا زَائِدَةَ قَالَ: قَالَ مَنْصُورٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ إِلَّا هُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَكَذَلِكَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ، فَقَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ كَانَ عَامٌ أَوَّلَ فِيكُمْ عُمَرُ فَأَزْوَى الْعَامُ فِيكُمْ مِثْلَ عُمَرَ.  
 ﴿﴾ حضرت منصور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر نیا دن، گزشتہ دن سے بدتر ہی آ رہا ہے، اسی طرح دن بہ دن (بدتر) ہی ہوتا جائے گا۔ پچھلے سال تم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے لیکن یہ سال تم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کو لے گیا۔

﴿475﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونَ بْنُ سُفْيَانَ قَتْنَا مُعَاوِيَةَ، يَعْنِي:  
 ابْنَ عُمَرَ، قَالَ نَا زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَادِمٌ لِيُثَلِّ عُمَرَ حَتَّى

أَمُوتَ. ﴿مضیٰ برقم: ۳۵۶﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت منصور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

جب نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوتے ہیں اور میری خواہش ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے شخص کی مرتے دم تک خدمت کرتا رہوں۔

﴿476﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ قَالَ: أَنَا أَبُو

مُعْشَرٍ نَجِيبٍ الْمَدَنِيِّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿﴾ ﴿﴾ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى قَامَ

بَيْنَ يَدَيْ الصُّفُوفِ فَقَالَ: هُوَ ذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، مَا مِنْ خَلْقٍ اللَّهُ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَاهُ بِصَحِيفَتِهِ، بَعْدَ صَحِيفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثُوبَةٌ. ﴿مضیٰ برقم: ۳۳۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

(جب) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ) کو منبر اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) قبر مبارک کے

درمیان لا کر رکھ دیا گیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہاں تک کہ صفوں کے سامنے آکھڑے ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا: یہی وہ شخصیت ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمت ہو، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کپڑا لپٹے شخص ایسا (کوئی شخص) نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

﴿477﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: ثنا أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ

الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ رَجُلٍ، عَنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿﴾ ﴿﴾ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ فِي إِمَارَةٍ،

وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ رَأَيْنَاهُ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِنَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى عُمَرَ، فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِحِجْرَانِهِ.

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ مسند احمد: ۱۱۳۶۱/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۸ ﴿﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز فرمایا:

امارت کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی وصیت نہیں فرمائی تھی جس پر ہم عمل کرتے، بلکہ یہ تو ایک چیز تھی جسے

ہم نے خود سے منتخب کر لیا تھا۔ پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو، انہوں نے قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے

نے بھی قائم رکھا اور خود بھی ثابت قدم رہے یہاں تک کہ دین نے اپنی گردن زمین پر گاڑ لی (یعنی مضبوط و مستحکم ہو گیا)۔

﴿478﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلَى الرَّبِيعِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي

فِيكُمْ، فَأَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۳۷۱﴾

◊ ◊ ◊ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا لہذا تم ان کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلفاء) ہوں گے۔

اور (یہ فرماتے ہوئے) آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کیا۔

﴿479﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ هُوَ

الطَّنَافِيسِيُّ، قَتْنَا سَالِمَ الرَّادِيَّ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ هَرَمٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدَرُ

بَقَائِي فِيكُمْ، فَأَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي، يُشِيرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. ﴿مضی برقم: ۱۹۸﴾

◊ ◊ ◊ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ جب آپ ﷺ نے

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

یقیناً مجھے نہیں معلوم کہ میں کتنا عرصہ تم میں موجود رہوں گا پس تم (میرے اس دُنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد) ان

کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلفاء) ہوں گے۔

﴿480﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ،

هُوَ ابْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّةً سَوْدَاءَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ مِنْ بَعْضِ

مَغَازِيهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالذَّقِّ، قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَعَلْتِ فَاذْعَلِي، وَإِنْ

كُنْتِ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي، فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ، وَدَخَلَ عُمَرُ،

قَالَ: فَجَعَلْتُ دَهْنًا خَلْفَهَا، وَهِيَ مَقْنَعَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرُقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ،

أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هَؤُلَاءِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَتْ فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ. ﴿مسند احمد: ۳۵۳/۵، سنن الترمذی: ۶۲۱/۵﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

ایک سیاہ فام عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت ایک غزوے سے واپس تشریف لائے تھے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو واپس لے آئے گا تو میں آپ کے پاس دف بجائوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے بجانا ہے تو بجالو اور اگر نہیں بجانا تو نہ بجائو۔ چنانچہ اُس نے دف بجایا اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی ہی رہی اُن کے بعد ایک اور صحابی آئے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اُس نے اپنا دف اپنے پیچھے پھینک دیا، اُس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! یقیناً شیطان آپ سے ڈرتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ داخل ہوئے (تو یہ دُرت دف بجاتی رہی) لیکن جب آپ داخل ہوئے تو اس نے ایسا کیا جو اس نے کیا (یعنی دف پھینک دیا)۔

﴿ 481 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا الْمُبَارَكُ يَعْنِي: ابْنَ فَضَالَةَ قَتْنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ رِبِيعَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي بَعْدَ ذَلِكَ أَرْضًا، وَأَعْطَى أَبَا بَكْرٍ أَرْضًا، وَجَاءَتِ الدُّنْيَا فَاخْتَلَفْنَا فِي عِدْقِ نَخْلَةٍ، فَقُلْتُ أَنَا: هِيَ فِي جَدِّي، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هِيَ فِي جَدِّي، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ كَلَامٌ، فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ كَلِمَةً كَرِهَهَا وَنَدِمَ عَلَيْهَا، وَقَالَ لِي: يَا رِبِيعَةُ، رُدَّ عَلَيَّ مِثْلَهَا، حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَتَقُولَنَّ أَوْ لَأَسْتَعْدِينَ عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ: وَرَفَضَ الْأَرْضَ، وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَسْلَمَ فَقَالُوا لِي: رَجِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فِي أَمْرٍ شَيْءٍ يَسْتَعْدِي عَلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي قَالَ لَكَ مَا قَالَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ هَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، هَذَا ثَانِيِ اثْنَيْنِ، وَهُوَ ذُو شَيْبَةٍ الْمُسْلِمِينَ، أَتَاكُمْ لِذَيْلَتِمْ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُونِي عَلَيْهِ فَيَغْضَبُ فَيَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَيَغْضَبُ لِيغْضَبَ اللَّهُ لِيغْضَبَهُمَا، فَتَهْلِكُ رِبِيعَةُ، قَالَ: مَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ارْجِعُوا، وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبِعْتَهُ وَحَدِي، حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ كَمَا كَانَ، فَرَفَعَ إِلَيَّ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رِبِيعَةُ، مَا لَكَ وَرَلِّصِ صِدِّيقِي؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَانَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ لِي كَلِمَةً كَرِهَهَا، فَقَالَ لِي: قُلْ كَمَا قُلْتُ، حَتَّى يَكُونَ قِصَاصًا، فَأَبَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَجَلُ، فَلَا تُرَدُّ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ قُلْ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ"، فَقُلْتُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ الْحُسَيْنُ: فَوَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي - ..... ﴿ مسند احمد: ٥٠٦٣ ﴾



❁ ❁ ❁ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا کرتا تھا، پھر ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا:

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زمین کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایا اور ساتھ ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی زمین کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ جب دنیا آئی (یعنی فصل پک گئی) تو ایک مرتبہ ہم دونوں کے درمیان کھجور کے ایک درخت کے متعلق اختلاف ہو گیا، میں کہتا تھا کہ یہ درخت میری حدود میں ہے جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا کہ یہ میری حدود میں ہے۔ میرے اور ان کے درمیان اس بات پر تکرار ہونے لگی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک ایسا لفظ کہہ دیا کہ جس پر بعد میں وہ خود پشیمان ہوئے اور فرمایا: اے ربیعہ! تم بھی مجھے اسی طرح کا لفظ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے۔ میں نے کہا: میں تو ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ لفظ کہہ دو ورنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمہارے خلاف استغاثہ کروں گا۔ میں نے پھر کہا کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہو گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہی روانہ ہونے لگا تو قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے، وہ کس بات پر تمہارے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے استغاثہ کر رہے ہیں جبکہ خود ہی انہوں نے ایسی بات کہی ہے؟ میں نے انہیں جواب دیا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں؟ یہ ابو بکر صدیق ہیں، یہ دو میں سے دوسرے ہیں (یعنی ہجرت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بس یہی تھے) اور یہ مسلمانوں کے بزرگ ہیں، تم واپس چلے جاؤ، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ لیں کہ تم میری مدد کے لیے آئے ہو اور وہ غصے میں آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں، انہیں غصے میں دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ جائے گا اور ان دونوں کے غصے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جائے گا، اور یوں ربیعہ کی بربادی کا سامان ہو جائے گا۔ انہوں نے پوچھا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو میں نے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہو گئے اور میں اکیلا ہی ان کے پیچھے چل پڑا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بعینہ بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے ربیعہ! صدیق کے ساتھ تمہارا کیا جھگڑا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسی بات ہوئی تھی اور انہوں نے ایک ایسا لفظ کہہ دیا تھا جو خود انہیں ناگوار لگا اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میری طرح مجھے یہ جملہ کہہ دو تا کہ معاملہ برابر ہو جائے، لیکن میں نے انکار کر دیا۔



وَمِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَشَائِخِهِ غَيْرِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، وَمِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿482﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ  
الْجَعْدِ قَالَ: أَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ إِسْلَامَ عُمَرَ كَانَ عِزًّا، وَإِنَّ هِجْرَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا وَنَصْرًا، وَإِنَّ إِمَارَتَهُ  
كَانَتْ رَحْمَةً، وَاللَّهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ حَوْلَ الْكُعْبَةِ ظَاهِرِينَ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ بَيْنَ عَيْنِي  
عُمَرَ مَلَكَينِ يُسَيِّدَانِهِ، وَإِنِّي لَأَحْسِبُ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَفْرُقُهُ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَّا بَعْمَرُ.  
﴿المعجم الكبير للطبرانی: 9/128﴾

﴿﴾ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت کا باعث تھا، ان کی ہجرت فتح و نصرت کا پیام تھی اور ان کی امارت رحمت کی نوید  
تھی۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے تک ہم میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ ہم کعبے کے گرد واضح طور پر نماز ادا کر سکیں  
اور یقیناً مجھے لگتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان فرشتہ ہوتا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے اور بلاشبہ میں سمجھتا  
ہوں کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے، لہذا جب بھی نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرفہرست ہوں گے۔

﴿483﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا الْحَسَنَ بْنَ حَمَّادِ  
الْكُوفِيِّ الْوَرَّاقُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مِصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاذِ  
بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ أَوْ  
يَقْظِيهِ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ دَارًا فَسَأَلْتُ عَنْهَا، فِقِيلٌ لِعُمَرَ."

﴿مفصلی برقم: ۳۵۸﴾

﴿﴾ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: "میں نے خواب میں ایک گھر دیکھا اور اس کے بارے میں پوچھا تو کہا: 'یہ عمر کے لئے ہے'۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خواب یا بیداری میں جو کچھ بھی دیکھتے تھے وہ حق ہی ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میری نظر ایک گھر پہ پڑی، میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتلایا گیا کہ یہ عمر (رضی اللہ عنہ) کا گھر ہے۔

﴿484﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ وَالْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: نَا شَهَابُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: ضَرَبَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ هَذَا الْمِنْبَرَ فَقَالَ: خَطَبْنَا عَلِيَّ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَذَكَرَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَهُ ثُمَّ قَالَ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ أَلَا إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ أَنَسًا يُفَضُّونِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِي ذَلِكَ لَعَاقَبْتُ، وَكَانَتِي أَكْرَهُ الْعُقُوبَةَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، فَمَنْ قَالَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ مُفْتَرٍ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي، إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَإِنَّا أَحَدُنَا بَعْدَهُمْ أَحَدًا يُقْضِي اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ، ثُمَّ قَالَ: أَحَبُّ حَبِيبِكَ هُوَ مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمَ مَا، وَأَبْغَضُ بَغِيضِكَ هُوَ مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا. ﴿تاریخ بغداد: ۸۵/۱۳۰/زیادات المسند: ۱۲۸/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

سنو! مجھے پتا چلا ہے کہ لوگ مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں، اگر اس معاملے میں میں عجلت سے کام لیتا تو ضرور سزا دیتا، لیکن میں حجت قائم ہونے سے پہلے سزا دینے کو پسند نہیں کرتا۔ لہذا اگر کوئی شخص ایسی بات کرے گا تو وہ بہتان طراز ہوگا، اس کو وہی سزا ملے گی جو بہتان طراز کی سزا ہوتی ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور بلاشبہ ان کے بعد ہم نے ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کرو، کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل نفرت شخص بن جائے اور کسی سے ایک حد تک نفرت کرو، کیونکہ ممکن ہے کہ ایک دن وہ تمہارا قابل محبت دوست بن جائے۔

﴿485﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدٍ أَخْبَرَتْهُ ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ حِينَ اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَدَّكَ اللَّهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ، فَإِنَّكَ قَدْ اسْتَخْلَفْتَ عَلَى النَّاسِ رَجُلًا فَظًّا غَلِيظًا يَزِعُ النَّاسَ،

وَلَا سُلْطَانَ لَهُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ، فَقَالَ: أَجْلِسُونِي، فَأَجْلَسْنَاهُ، فَقَالَ: أِبَاللَّهِ تَخَوَّفُونِي، إِنِّي أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخَلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۴۳۳۹/۵﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک مہاجر آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت آپ اس تکلیف میں مبتلا تھے جس میں آپ کا وصال ہوا اور اس نے کہا: اے ابو بکر! میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کی یاد دلاتا ہوں یقیناً آپ نے لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو بہت سخت مزاج اور غصیلے ہیں، وہ لوگوں کو ڈانٹتے، جھڑکتے رہتے ہیں اور کسی کی ان کے سامنے ایک نہیں چلتی یقیناً اللہ تعالیٰ آپ سے اس بارے میں پوچھے گا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ ہم نے آپ کو بٹھایا تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلا رہے ہو؟ یقیناً میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر ان سب سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

﴿486﴾ ❖ سند حدیث ❖ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ الطَّيِّبِ الْبَلْخِيُّ قَتْنَا جَعْفَرَ بْنَ حَمِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ﴾

﴿متن حدیث﴾ ❖ ﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْرَأْنِيهَا عُمَرُ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَقْرَأْنِيهَا أَبِي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: أَقْرَأَهَا كَمَا أَقْرَأَهَا عُمَرُ، ثُمَّ هَمَلَتْ عَيْنَاهُ حَتَّى بَلَ الْحَصَى وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ حَائِطًا كَنِيْفًا يَدْخُلُهُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَانْتَلَمَ الْحَائِطُ فَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُونَ، وَلَوْ أَنَّ كَلْبًا أَحَبَّ عُمَرَ لَأَحْبَبْتَهُ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَحَدًا حَبِيًّا لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. ﴿التاريخ الكبير: ۲۶۲/۴، تجل المنفعة: ص ۲۶۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت مسلم ابوسعید رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے دو ایسے آدمیوں کے پاس سے گزرے جن کا قرآن کی ایک آیت کے متعلق اختلاف ہو گیا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: مجھے یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس طرح) پڑھائی ہے جبکہ دوسرے نے کہا: مجھے یہ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے (اس طرح) پڑھائی ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس آیت کو اسی طرح پڑھو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھائی ہے۔ پھر ان کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں، یہاں تک کہ چٹائی تر ہو گئی، حالانکہ وہ کھڑے تھے، پھر فرمایا: یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے مضبوط باغ (کی مثل) تھے کہ جس میں مسلمان داخل تو ہوتے تھے لیکن اس سے نکلتے نہیں تھے، پھر اس باغ میں شگاف پڑ گیا اور لوگ اس میں داخل ہونے کے بجائے باہر نکلنے لگے، اگر ایک کتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہو تو میں اس سے بھی محبت کروں گا اور مجھے اتنی کسی سے محبت نہیں ہے جتنی مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے ہے۔

﴿487﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَتْنَا إِبرَاهِيمَ بْنَ مَجْشَرٍ، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ إِيمَانٌ، وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ

﴿الجامع الصغير: ۱۳۶۱/کنز العمال: ۵۶۳/۵/تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۲۸۴﴾

﴿﴾ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے۔

﴿488﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدِ الْخِطَّاطُ قَتْنَا خَارِجَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا قَالَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ، وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِلَّا جَاءَ الْقُرْآنُ بِنَحْوِ مِمَّا يَقُولُ. ﴿تاریخ بغداد: ۴۵۱/۷﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی مسئلے میں اور لوگوں نے بھی اپنی رائے دی ہو اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے بھی اپنی رائے دی ہو تو قرآن اسی رائے کے مطابق آتا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دی ہوئی ہے۔

﴿489﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قَتْنَا سَلْمُ بْنُ سَالِمِ الْبَلْخِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ زَيْدِ الْعُمِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَدْرَكْتُ مَشِيخَتَنَا مِنَ التَّابِعِينَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُونَنَا عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ جَمِيعَ أَصْحَابِي، وَتَوَلَّاهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، جَعَلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهُمْ فِي الْجَنَّةِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۴۰/۷﴾

﴿﴾ مشائخ تابعین رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے تمام صحابہ سے محبت رکھے، ان سے دوستی رکھے اور ان کے لیے استغفار کرے اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ان ہی کے ساتھ جنت میں رکھے گا۔

﴿490﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ قَتْنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَتْنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَشِيرٍ قَتْنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم: 4)، قَالَ: عَمْرُ



بُنُّ الْخَطَّابِ - ﴿مضی رقم: ۳۳۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان: (وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم: 4): (نیک اہل

ایمان) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿491﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: نَا الْعَلَاءُ بُنُّ مَسْلَمَةَ نَا إِسْحَاقُ بُنُّ بَشْرٍ، نَا خَلْفُ

بُنُّ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرَّمَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) (التوبة: 119): قَالَ أَبُو

بَكْرٍ وَعُمَرُ - ﴿تفسیر الطبری: ۳۶/۱۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ

الصَّادِقِينَ) (التوبة: 119): ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ مل جاؤ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں

کہ سچے لوگوں سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿492﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيُّ قَتْنَا إِسْحَاقُ بُنُّ

مَنْصُورٌ وَهُوَ الْكُوسَجِيُّ، قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ هُوَ ابْنُ مَالِكٍ، قَالَ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ صَدْرَهُ حَفْصَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا حَفْصَةَ، أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُعْوَلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ، وَجَاءَ صَهْبٌ فَقَالَ: وَأَعْمَرَاهُ فَقَالَ: وَيْلَكَ يَا صَهْبُ، أَمَا

بَلَّغْتَ أَنَّ الْمُعْوَلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟ ﴿مسند احمد: ۳۹/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہوئے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ!

کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اُسے عذاب سے دو چار کیا جاتا ہے۔ پھر

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: ہائے عمر۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! تجھ پر افسوس ہے، کیا تمہیں اس

بات کا نہیں پتا کہ جس شخص پر گریہ زاری کی جائے اُسے عذاب سے دو چار کیا جاتا ہے؟

﴿493﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا عُمَرُ وَبُنُّ عَلِيٌّ قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

قَالَ: نَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ:

﴿﴾ ﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ وَأَفْقَتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَأَفْقِنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ،

لَوْ اتَّخَذْتَ مِنَ الْمَقَامِ قِبَلَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ) (البقرة: 125)، وَقُلْتُ: يَا



میں نے تین باتوں میں اپنے رب تعالیٰ کی موافقت کی ہے (یعنی تین کاموں میں میری بات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک ہی ہوا ہے:

(پہلی بات یہ تھی کہ) میں نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! کاش کہ ہم مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں۔

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! بلاشبہ آپ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح) کے

لوگ آتے جاتے ہیں، تو اگر آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو کیا خوب ہو)

تو (پہلی بات کے جواب میں) یہ آیت کریمہ نازل ہوگی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125):

”اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“

اور (دوسری بات کے جواب میں) پردے (کے حکم) والی آیت نازل ہوگی۔

اور (ایک بار) رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات ایک بات کو عزت کا مسئلہ بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھی ہو

گئیں، تو میں نے (ان سے) کہا: (عَسَى رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ) (التحریم: 5): ”ہوسکتا ہے

کہ اگر نبی ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو اسی طرح

آیت نازل ہوگی۔

﴿495﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ الرَّقِيُّ قَتْنَا

مَرْوَانَ نَاحِيَةَ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: -

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَأَفْقِنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة: 125)، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَدْخُلُ

عَلَيْكَ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ حَجَبَتْ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ، وَبَلَّغَنِي أَنَّهُ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَعْضِ

أَزْوَاجِهِ كَلَامٌ، فَاسْتَقْرَبْتَهُنَّ امْرَأَةً امْرَأَةً، فَقُلْتُ: لَتَكْفُنَّ عَنْ أَدَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ لِيُبَدِّلَنَّهُ اللَّهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا

مِنْكُمْ مَسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ الْآيَةَ، حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ، أَمَا فِي

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَاءَهُ حَتَّى تَعْظَهُنَّ أَنْتَ، فَاسْكُتْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (عَسَى رَبُّهُ أَنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ

أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُمْ مَسْلِمَاتٍ) (التحریم: 5) الْآيَةَ. ﴿مضی رقم: ۳۳۳﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میرے پروردگار نے تین باتوں میں میری موافقت کی:

(پہلی بات) میں نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! کاش کہ آپ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیں، تو یہ آیت نازل

ہوگئی: (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) (البقرة 125): ”اور مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو“۔  
(دوسری بات) میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ ﷺ کے پاس اچھے برے (یعنی ہر طرح کے) لوگ آتے رہتے ہیں چنانچہ اگر آپ اُمہات المؤمنین کو پردے کا حکم فرمادیں (تو نہایت بہتر ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) مجھ کو اس بارے میں پتہ چلا کہ آپ ﷺ اور ازواجِ مطہرات کے درمیان کچھ ناراضگی ہوگئی ہے چنانچہ میں حقیقت جاننے کے لیے (اُمہات المؤمنین میں سے) ایک ایک عورت کے پاس گیا اور میں نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے سے لازماً باز آ جاؤ یا پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو تمہارے بدلے میں ایسی ازواج عطا کر دے گا جو تم سے بہتر بھی ہوں گی، مسلمان اور اہل ایمان بھی ہوں گی اور نہایت فرمانبردار بھی ہوں گی۔ پھر میں اُمہات المؤمنین میں سے ایک کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ تو اپنی ازواج کو اتنی نصیحتیں نہیں کرتے جتنی تم کرتے رہتے ہو۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: (عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ) (التحریم 5): ”ہوسکتا ہے کہ اگر نبی (کریم) ﷺ تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بدلے میں تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے جو مسلمان ہوں گی“

﴿496﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتْنَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَتْنَا الْحُسَيْنَ الْمُعَلَّمُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ تَزَوَّجَ رَنَابُ بْنُ حُدَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَأَنْبِلَ بِنْتَ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ الْجَمْحِيَّةِ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلَاثَةَ غِلْمَةٍ: وَأَنْبِلًا، وَمَعْمَرًا، وَرَجُلًا آخَرَ، فَمَاتَتْ فَوَرَّثُوهَا وَلَاءَ مَوَالِيهَا، وَكَانَ عَمْرٍو بْنُ الْعَاصِ عَصَبَةً، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرٍو إِلَى الشَّامِ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونِ عَمَّوَّاسٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَمْرٍو جَاءَ بَنُو مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ إِخْوَةَ أُمَّ وَأَنْبِلَ فَخَاصَمُوهُ فِي مَوَالِي أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَمْرٍو: أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَحْرَزَ الْوَكْدُ فَهُوَ لِعَصْبَتِهِ مَنْ كَانَ، قَالَ: فَكَتَبَ عَمْرٍو بِذَلِكَ كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَرَجُلٍ آخَرَ، فَلَمْ يَزَلِ الْكِتَابُ فِي أَيْدِينَا حَتَّى اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ، فَمَاتَ مَوْلَاهَا وَتَرَكَ الْفِي دِينَارٍ، فَبَلَغَهُمْ أَنَّ الْحَجَّاجَ قَدْ غَيَّرَ هَذَا الْقَضَاءَ فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، فَرَفَعْنَا إِلَى الْقَاضِي، فَاتَيْتُهُ بِكِتَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْقَاضِي: حَقِيقٌ إِذَا أُتِمْتُ بِكِتَابِ عُمَرَ أَنْ نَنْتَهِيَ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي كُنْتُ أَرَى أَنْ أَحَدًا لَا يَشُكُّ فِيهِ، وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ بَلَغَ مِنْ رَأْيِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَشْكُوا،

وَقَضَىٰ لَنَا بِكِتَابِ عُمَرَ، فَنَحْنُ فِيهِ بَعْدُ. ﴿مسند احمد: ۲/۷۱۳/سنن ابی داؤد: ۳/۱۲۷۳/سنن ابن ماجہ: ۲/۹۱۲﴾

﴿﴾ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں:

رَبَابُ بْنُ حَذِيفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ نَزَعَ أُمَّ وَأَبَا بِنْتِ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ نَجْمِيَّةٍ مِنْ شَدَادِيٍّ كِي تَوَأَسَ مِنْ أُنْ كَيْ تَمِينَ بَنِي بِيْدَا  
 هُوَ: وَأَبَا مَعْمَرٍ أَوْرَاكِي أَوْرِيْبِيْ. پھر اس کی وفات ہو گئی تو وہ بچے اس کے غلاموں کی ولاء کے وارث بنے اور عمرو بن عاص  
رضی اللہ عنہ عصبہ تھے۔ عمرو انہیں لے کر شام چلے گئے اور وہ وہیں طاعون عمواس کی وبا سے فوت ہو گئے۔ جب عمرو رضی اللہ عنہ آئے تو بنو  
 معمر بن حبیب (یعنی) اُمّ وائل کے بھائی آ گئے اور اُن سے اپنی بہن کے غلاموں کے بارے میں جھگڑنے لگے اور معاملہ  
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لے گئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے مابین اُسی کے مطابق فیصلہ  
 کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیٹے نے جو بھی جمع کیا ہو وہ اُس کے عصبہ کا ہوتا ہے، وہ جو بھی ہو۔ چنانچہ  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کی ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور آدمی کی  
 گواہی مورج تھی۔ وہ تحریر ہمارے پاس ہی موجود رہی، یہاں تک کہ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنے تو اُسی عورت کا غلام  
 مر گیا اور دو ہزار دینار چھوڑ گیا۔ جب انہیں (یعنی عورت کے بھائیوں کو) پتا چلا کہ حجاج نے اس فیصلے کو تبدیل کر دیا ہے تو وہ  
 اپنا جھگڑا ہشام بن اسماعیل کے پاس لے کر پہنچے، انہوں نے ان کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے ہمیں  
 قاضی کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ میں قاضی کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر لے گیا تو عبدالملک نے قاضی سے  
 کہا: حق بات تو یہ ہے کہ جب مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تحریر دکھائی گئی ہے تو ہم اسی پر رُک جائیں۔ پھر انہوں  
 نے کہا: یہ وہی فیصلہ ہے کہ جس کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کسی کو شک نہیں ہوگا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اہل مدینہ میں سے  
 کسی کی یہ رائے پہنچے گی کہ انہوں نے شک کیا ہے، لہذا انہوں نے ہمارے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر کے مطابق فیصلہ کر  
 دیا اور ہم اس کے بعد اسی پر عمل پیرا ہیں۔

﴿497﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرَّمِيُّ قَتْنَا

صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ قَتْنَا عَبْدُ الْغُفُورِ قَتْنَا أَبُو هَاشِمٍ الرَّمَازِيُّ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمَسِّكُ الشِّسْعَ بِيَدِهِ يَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ، فَيَنَاقِلُ الرَّجُلَ

الشِّسْعَ، وَيُرْشِدُ الضَّالَّ، وَيُعِينُ الْحَمَّالَ عَلَى الْجَوَازِ وَيَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ: (تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا

يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (القصص: 83)، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ فِي الْوَلَاةِ

وَدَى الْقُدْرَةَ مِنَ النَّاسِ. ﴿تاریخ بغداد: ۱۳۰/۱۱﴾

﴿﴾ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جو توں کے تسمے تھامے بازار میں چلے جا



رہے تھے پھر (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی اُسے) وہ تمہارے دیتے جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اُس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اٹھانے والوں کی مدد فرماتے اور یہ آیت پڑھتے:

(تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (العنصص: 83):  
 ”یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے“

پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔  
 ﴿498﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ أَبُو مُسْلِمٍ الْكُجِّيُّ قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنِ كَثِيرٍ النَّاجِيَّ قَتْنَا ابْنَ لِهَيْبَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ﴿لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ﴾ ﴿تاریخ بغداد: ۶/۱۲۰﴾

﴿حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

﴿499﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبِ الْبَلْخِيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الْكُوفِيُّ، قَتْنَا الْمُحَارِبِيَّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ، عَنْ حَدِيثِهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا قَالَ: يَا عَلِيُّ، هَذَا ابْنُ سَهْدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ، لَا تُخْبِرُهُمَا﴾ ﴿تاریخ بغداد: ۸/۱۶۹﴾  
 ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی وقت حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے جب آپ ﷺ نے ان دونوں اصحاب کی طرف دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿500﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ الْخَرَّازِيُّ قَتْنَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَامِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي وَقَيْدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَنَعِيمِهَا وَمَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ، فَلَمْ يَفْهَمْهَا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى وَقَالَ: بَلْ نَفْدِيكَ بِالْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْأَهْلِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَّنْ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلٌ، وَلَكِنِّي خَلِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿مضی برقم: ۲۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً میرے منبر کے پائے جنت میں گڑھے ہوئے ہیں، بلاشبہ بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی نعمتوں میں سے اور اپنے ہاں موجود (آخروی زندگی) میں سے ایک کو منتخب کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے اللہ کے ہاں (آخروی زندگی) کو اختیار کر لیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی شخص اس بات کو نہ سمجھ سکا، چنانچہ وہ رونے لگے اور عرض کیا: ہم آپ پر اموال، جانیں اور گھر والے قربان کر دیں گے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے اپنے تعاون کے ساتھ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر ہم پہ احسان کیا ہو، اگر میں کوئی دوست بناتا تو ”ابو بکر“ کو بناتا، لیکن میں اللہ عزوجل کا دوست ہوں۔

﴿501﴾ ◀ ◀ ◀ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا حَامِدٌ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خِرَاشٍ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدْ اسْتَبَشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. ﴿مضی برقم: ۳۳۰﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یقیناً آسمان والے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے اسلام لانے کی وجہ سے خوشیاں منا رہے ہیں۔

﴿502﴾ ◀ ◀ ◀ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَقِيدٍ، عَنْ بَسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِدِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ◀ ◀ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ آخِذًا بِطَرْفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَهْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ: أَمَّا صَاحِبِكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَاسْرَعْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي، فَأَبَى وَتَحَرَّزَ مِنِّي بِدَارِهِ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَغْفِرُ

اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ أَتَى عُمَرَ فَاتَى مَنْزَلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَيْسَ هُوَ هَاهُنَا، فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقْتَ، وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي صَاحِبِي؟" قَالَ: فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا. ﴿صحیح البخاری: ۱۸۷۷﴾

✿ ◆ ✿ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا ایک کنارہ اٹھائے ہوئے آئے یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے صاحب کسی سے لڑ کر آرہے ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور کہنے لگے: میرے اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، میں نے جلد بازی میں انہیں سخت ست کہہ دیا، پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی اور میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے معاف کر دیں، لیکن انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا اور مجھ سے بچنے کے لیے اپنے گھر میں چلے گئے، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر آ کر پوچھا: ابو بکر کہاں ہیں؟ تو گھر والوں نے کہا: وہ گھر میں نہیں ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا، یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا لیکن ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے مجھے سچا کہا اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان سے میری خدمت کی، کیا تم میری خاطر میرے دوست کو ستانا چھوڑ سکتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پھر کبھی تنگ نہیں کیا گیا۔

﴿503﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَاغْدَدِيُّ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنَ الْفَضْلِ الْخُرَقِيُّ الْعَنْزِيُّ،

قَتْنَا وَهَيْبُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَثْمَانَ النَّمَرِيُّ الْقَارِيُّ قَتْنَا هَارُونَ الْأَعْوَرُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَعْلَى عِلِّيِّينَ لَيُشْرَفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ لِوَجْهِهِ

كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرِيٌّ مَرْفُوعَةٌ الدَّالِ لَا تَهْمَزُ قَالَ: وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا - ﴿التاریخ الکبیر: ۱۷۷/۳﴾

✿ ◆ ✿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلند و بالا درجات کے حاملین میں سے ایک شخص نے جنتیوں کو جھانک کر دیکھا تو جنت نے اس کا چہرہ اس طرح روشن

کر دیا کہ جیسے وہ چمکتا ہوا ستارہ ہو اور یقیناً ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) سے ہیں، بلکہ ان سے بھی اچھے ہیں۔

﴿504﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطِيعِيُّ قَالَ: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِمْسَى الْمَسْرُوقِيُّ قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا أَزَالُ هَائِبَةً لِعَمْرٍو بَعْدَ مَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَنَعَتْ حَرِيرَةً وَعِنْدِي سَوْدَةٌ بِنْتُ زَمْعَةَ جَالِسَةٌ، فَقُلْتُ لَهَا: كَلْبِي، فَقَالَتْ: لَا أَشْتَهِي وَلَا أَكُلُ، فَقُلْتُ: لَتَأْكُلَنَّ أَوْ لَأَلْطَخَنَّ وَجْهَكَ، فَلَطَخَتْ وَجْهَهَا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، فَأَخَذَتْ مِنْهَا فَلَطَخَتْ وَجْهِي، وَرَسُولُ اللَّهِ يَضْحَكُ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتًا جَاءَ نَا يِنَادِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: قَوْمًا فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ، فَإِنَّ عَمْرًا دَاخِلٌ، فَقَالَ عَمْرٌو: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخَلُ؟ فَقَالَ: ادْخُلْ ادْخُلْ. ﴿تاریخ بغداد: ۱۱/۳۷۷﴾

◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی نظر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام دیکھنے کے بعد ہمیشہ اُن سے ڈرتی ہی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے آٹے کا حلوا بنایا اور میرے پاس سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں، میں نے اُن سے کہا: کھائیے۔ انہوں نے کہا: میرا دل نہیں کر رہا اور نہ ہی میں کھاتی ہوں۔ میں نے کہا: یا تو آپ کھالیں یا پھر میں آپ کے چہرے پر مل دوں گی۔ چنانچہ میں نے اُن کے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے اور ان کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ ہنسنے لگ گئے۔ پھر میں نے تھوڑا سا حلوا پکڑ کر اپنے چہرے پر بھی مل لیا۔ اسی وقت ہمیں کسی کی آواز سنائی دی جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو آواز دے رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) فرمایا: اُٹھو اور اپنے منہ دھولو، عمر رضی اللہ عنہ (آ رہے ہیں)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: أَسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، پھر ہمیں "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کہا اور بولے: کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آ جائیں، آ جائیں۔

﴿505﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَتْنَا أَبُو عِمْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ وَصَّاحِ الْبَصْرِيِّ قَتْنَا وَهْبٌ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ، قَتْنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ الْأَيْلِيَّ يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ بِقَدَاحٍ مِنْ لَبَنِ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى جَعَلَ اللَّبَنُ يَخْرُجُ مِنْ أظْفَارِي، فَنَاوَلْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا أَوْلَتْهُ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. ﴿مفصل برقم: ۳۲۰﴾

◀ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اُس سے اس قدر دودھ پیا کہ میرے ناخنوں میں سے باہر نکلنے لگا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے کہا: یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”علم“۔

﴿506﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَتْنَا أَبُو عَيْسَى قَتْنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي، عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَيْبِنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَيَّ ابْنُ أَخِيهِ الْحَرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ، وَكَانَ

مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمَشَاوَرَتِهِ، كَهُولًا كَانُوا أَوْ شَبَانًا، قَالَ عَيْبِنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ الْأَمِيرِ تَسْتَأْذِنُ لِي عَلَيْهِ؟ فَفَعَلَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحَرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) (الأعراف: 199)، وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا حِينَ تَلَاهَا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ ﴿صحیح البخاری: ۳۰۴۸﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عیینہ بن حصین (مدینہ) آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا۔ حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قراء کرام: خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت کا حصہ ہوا کرتے تھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: کیا تمہیں امیر المؤمنین کے ہاں اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان سے ملاقات کی اجازت لے سکو؟ تو انہوں نے اجازت لے لی۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہی ہمارے درمیان عدل سے فیصلے کرتے ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس قدر غصہ آ گیا کہ آپ نے اُسے سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ یہ دیکھ کر حر نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ) (الأعراف: 199) ”معافی کو اپنائے، اچھائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔“ اور یقیناً یہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں کہ) اللہ کی قسم! جب حر نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ

عادت مبارک تھی کہ کتاب اللہ (کے حکم) پر بہت زیادہ عمل کیا کرتے تھے۔

﴿507﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَتْنَا أَبُو مُوسَى هَارُونَ بْنُ مُوسَى، هُوَ الْفَرَوِيُّ، قَتْنَا عَبْدَ

اللَّهِ بْنِ نَافِعِ الصَّائِنِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:



﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، أَنَا أُبْعَثُ، أَوْ أَحْشَرُ، بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ،  
وَأَذْهَبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ، فَاتَى بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ.

﴿دلائل النبوة: ۱۳۱/ الفتن والملاحم لابن كثير: ۲۰۶﴾

﴿﴾ ◀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، مجھ کو ابو بکر و عمر کے درمیان اٹھایا جائے گا یا (فرمایا کہ)  
میرا حشر ہوگا، اور میں اہل بقیع کی طرف جاؤں گا تو ان کو بھی میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا،  
چنانچہ ان کا بھی میرے ساتھ حشر ہوگا، پھر میں حرمین کے درمیان آؤں گا۔

﴿508﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، نَاعِمُ بْنُ يُونُسَ  
الْيَمَامِيُّ أَبُو حَفْصٍ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا.

﴿مضی برقم: ۱۳۵﴾

﴿﴾ ◀ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی ایسے شخص پر سورج طلوع نہیں ہوتا جو ابو بکر سے (زیادہ) افضل ہو، سوائے اس کے کہ وہ نبی ہو۔

﴿509﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِيَّابِيُّ قَتْنَا قَتِيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَتْنَا عَفَانَ بْنَ  
مُسْلِمٍ، نَاهِمَامُ بْنُ يَحْيَى، نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ نَظَرَ  
الْقَوْمُ إِلَيْنَا لَأَبْصَرُونَا تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاِثْنَيْنِ اللَّهُ  
ثَالِثُهُمَا؟ ﴿مضی برقم: ۲۲۳﴾

﴿﴾ ◀ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب ہم غار میں تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر لوگوں نے ہماری طرف دیکھا تو لازماً  
ان کے اپنے قدموں کے نیچے (کی طرف) ہم پر بھی نظر پڑ سکتی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو آدمیوں  
کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ ہو؟

﴿510﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ

أَبُو حَبِيبٍ نَاهِمًا، نَاثِبَةٌ قَتْنَا أَسُّ بْنُ مَالِكٍ أَنْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، وَهُمْ عَلَى رُءُوسِنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ لَأَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمِيهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَيْنِ اللَّهُ ثَالِثَهُمَا؟ ﴿مضی برقم: ۲۲۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

ہم غار میں تھے اور میری نظر مشرکین کے قدموں پر پڑ رہی تھی، کیونکہ وہ ہمارے سروں پر کھڑے تھے۔ میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِيهِ لَأَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمِيهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَيْنِ اللَّهُ ثَالِثَهُمَا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا ساتھی اللہ تعالیٰ ہو؟

﴿511﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ﴿مضی برقم: ۲۲۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابو بکر کے مال سے ہوا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہو گئے اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَيْنِ اللَّهُ ثَالِثَهُمَا میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

﴿512﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ الدَّمَشْقِيِّ قَتْنَا الْوَكِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ خَيْرٌ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ رَبِّهِ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِمَ أَنَّهُ يُرِيدُ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَفْضَلَ عِنْدِي يَدًا فِي الصُّحْبَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ. ﴿مضی برقم: ۲۳۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

یقیناً بندگانِ خدا میں سے ایک بندے کو دنیا اور اس کے پروردگار کے ہاں موجود (انعامات و عنایات) میں سے ایک کو

لینے کا اختیار دیا گیا، تو اُس نے اسے اختیار کر لیا جو اس کے پروردگار کے پاس موجود ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود آپ ہی ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمام دروازے جو مسجد میں راستے کے طور پر کھلے ہوئے ہیں انہیں بند کر دو سوائے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے، کیونکہ یقیناً میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو میری نظر میں (مجھے) اپنا ساتھ دینے کی تائید کے لحاظ سے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہو۔

﴿513﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَتْنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. ﴾ (الشريعة لئلا جرى: ۷۸۳/۳)

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ مصاحف کے سلسلے میں لوگوں میں سب سے عظیم اجر کے حامل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، یہ وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

﴿514﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. ﴾ (الشريعة لئلا جرى: ۷۸۳/۳)

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کیا۔

﴿515﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

﴿متن حدیث﴾ ﴿ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَنَيْتُ بِقَدْحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. ﴾ (مفہمی رقم: ۳۲۰)

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) <https://www.ameerulislam.com> کا ایک پیالہ لایا گیا، میں نے اُس میں سے کچھ پی

لایا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دیا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **مَعْلَمٌ**۔

﴿516﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ قَدْ يَكُونُ فِي الْأُمَّةِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

﴿صحیح البخاری: ۵۱۲۶/۵/صحیح مسلم: ۱۸۶۳/۳/سنن الترمذی: ۶۲۲۶/۶/مسند احمد: ۳۳۹/۲﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت جعفر بن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہو تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

﴿517﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ نَاسُفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ

قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ -

﴿المعروف للبحاق: ص ۲۲۰/التاریخ للفسوی: ۱/۲۵۷﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل منقول ہے۔

﴿518﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ قَتْنَا

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ مُعَلِّمٌ، أَوْ مُعَلِّمٌ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ

أَحَدٌ فَهُوَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۳۵/۲﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کے بعد اس کی امت میں ایک معلم ضرور ہوا ہے، (پس) اگر میری امت میں سے کوئی معلم ہو تو وہ عمر بن

خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے، یقیناً عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق (جاری کر دیا گیا) ہے۔

﴿519﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

يَزِيدَ قَالَ أَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ الْمَعَاوِرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَمَكَانَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ -

﴿سند احمد: ۱۵۴/۴/سنن الترمذی: ۶۱۹/۵/السلسلة الصحیحہ: ۳۲۷/المستدرک للحاکم: ۸۵/۳﴾

﴿ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

﴿520﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ: نَا بَشْرُ بْنُ

بَكْرٍ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مَرِيَمَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى قَلْبِ عُمَرَ وَلِسَانِهِ. ﴾ مضمّن برقم: ۳۱۳، ۳۱۴ ﴿

﴿ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے دل اور زبان پر حق بات کو رکھ دیا ہے۔

﴿521﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نَا أَبُو الْأَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَانِيُّ قَالَ نَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ: نِعْمَ الْغُلَامُ، فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ

فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُو لِي مِنْنِي لَكَ، قَالَ: بَلَى يَا ابْنَ أَخِي، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ أَنْفًا حِينَ

مَرَرْتُ بِهِ يَقُولُ: نِعْمَ الْغُلَامُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ

عُمَرَ يَقُولُ بِهِ. ﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۲۲/مجم الصحیہ للبخاری: ۴۰۹﴾

﴿ حضرت غضیب بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور میں (اُس وقت) بچہ تھا۔ ایک صاحب اُٹھ کر میری طرف آئے اور انہوں

نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ سے میرے لیے خیر و بھلائی کی دعا کر دو۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابو ذر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، میری بہ نسبت آپ زیادہ حق

رکھتے ہیں کہ آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ انہوں نے کہا: اے بھتیجے! کیوں نہیں، لیکن ابھی جب تم حضرت عمر

رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تھے تو میں نے اُن کو یہ فرماتے سنا کہ یہ لڑکا بہت اچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان

مبارک سے یہ فرمان سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے، وہ اسی کے مطابق بات کرتے ہیں۔

﴿522﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمُرُوزِي قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ





مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا سَفِيَانُ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيْرٍ، عَنْ مُنْدِرٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اقتدوا باللذین من بعدی اَبی بکر، و عمر ﴿مضی برقم: ۱۹۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد ان دو اصحاب (یعنی) ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کی اقتدا کرنا۔

﴿527﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُنْدِرِ الْجَزَامِيَّ قَتْنَا

يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَعِنْدِي مَالٌ كَثِيرٌ

‘فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأُفْضِلَنَّ أَبَا بَكْرٍ‘ قَالَ: فَأَخَذْتُ ذَلِكَ الْمَالَ وَتَرَكْتُ لِأَهْلِي نِصْفَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "يَا عُمَرُ: إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟" قَالَ: قُلْتُ نِصْفَهُ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِمَالٍ كَثِيرٍ،

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ هَذَا مَالٌ كَثِيرٌ، فَمَا تَرَكْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

﴿سنن ابی داؤد: ۲۹۷۲/سنن الترمذی: ۶۱۳۵/سنن الدارمی: ۳۹۱۲﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کا حکم فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوچھا: میرے پاس بہت سا

مال موجود ہے اللہ کی قسم! آج تو میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر لازماً نوبت لے جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے آدھا مال لے لیا اور

آدھا اپنے اہل خانہ کے لیے چھوڑ دیا۔ (جب مال لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے عمر! یہ تو بہت زیادہ ہے اپنے اہل خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔ پھر

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بہت سا مال لے کر آگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو بکر! یہ تو بہت ہی زیادہ

ہے اپنے اہل خانہ کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کو۔

﴿528﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ قَتْنَا سَوَّارَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ:

كَانَ أَبِي يَوْمًا يُحَدِّثُ قَوْمًا، وَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَهُمْ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ يُحْفَرُ، فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَبْرٌ مِنْ هَذَا؟ قَالُوا: قَبْرُ فُلَانِ الْحَبَشِيِّ، قَالَ: يَا سُبْحَانَ اللَّهِ سِيقَ مِنْ أَرْضِهِ

وَسَمَائِهِ، إِلَى التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا، قَالَ أَبِي: يَا سَوَّارُ، مَا أَعْلَمُ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَضِيلَةَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَكُونَا

خُلِقَا مِنَ التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿الآلی المصنوعہ: ۳۱۲۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سوار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن سوار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جو کھودی جا رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتلایا: فلاں حبشی کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واہ سبحان اللہ! اسے اس زمین و آسمان سے چلایا گیا اور اسی مٹی میں لے جایا گیا جس سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میرے والد نے کہا: اے سوار! میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اس سے بڑی فضیلت کوئی نہیں سمجھتا کہ انہیں اسی مٹی سے تخلیق فرمایا گیا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا گیا تھا۔

﴿ 529 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقَرِ قَتْنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نَاسٌ مُّحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عَمْرٌ بْنُ الْخَطَّابِ ﴿ ﴿ مضی رقم: ۵۱۶ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے پس اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہو تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

﴿ 530 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقَرِ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُولِ الْأَنْبَارِيِّ قَتْنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّهُ كَانَ فِيهَا خَلَا قَبْلَكُمْ نَاسٌ يُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عَمْرٌ بْنُ الْخَطَّابِ. قَالَ إِسْحَاقُ: فَقُلْتُ لِأَبِي ضَمْرَةَ: مَا مَعْنَى يُحَدِّثُونَ؟ قَالَ: يُلْقَى عَلَى أَفْدَتِهِمُ الْعِلْمُ -

﴿ الطبقات لابن سعد: ۲/۳۸۳ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم سے پہلے گزر جانے والی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جن سے بیان کیا جاتا تھا (یعنی محدث) پس اگر میری امت میں بھی ان میں سے کوئی (محدث) ہو تو وہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) ہوں گے۔

اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو ضمیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”ایسے لوگ کہ جن سے بیان کیا جاتا تھا (یعنی محدث)“ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جن کے دلوں پر علم کا القاء کیا جاتا تھا۔

﴿ 531 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيُّ جَارُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي دَاوُدَ،

قَتْنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ وَاللَّهِ مَا مَنَعَنَا أَنْ نَبَايَعَكَ إِنْكَارًا مِنَّا لِفَضْلِكَ، وَلَا تَنَافُسٌ مِنَّا عَلَيْكَ لِخَيْرٍ سَأَقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ لَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ حَقًّا، فَاسْتَبَدَدْتُمْ عَلَيْنَا، ثُمَّ ذَكَرَ قَرَابَتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَكَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ صَمَتَ ثُمَّ تَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَرَابَتِي، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَلَوْتُ فِي هَذِهِ الْأُمُورِ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ عَنِ الْخَيْرِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْعُ أَمْرًا صَنَعَهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الظُّهْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَعَذَرَ عَلِيًّا بِبَعْضِ مَا اعْتَذَرَ، ثُمَّ قَامَ عَلِيُّ فَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَفَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ فَبَايَعَهُ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا: أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ، وَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ. ﴿صحیح البخاری: ۱۹۶۶/۳، صحیح مسلم: ۱۳۸۰/۳﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اللہ کی قسم! ہمیں آپ کی بیعت کرنے سے اس بات نے نہیں روکا کہ ہم آپ کی فضیلت کے انکاری ہیں اور نہ ہی ہم آپ سے اس خیر و بھلائی (یعنی فضیلت) میں مقابلہ کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ ہم سمجھا کرتے تھے کہ خلافت کا حق ہمارا ہے لیکن آپ نے ہمارا حق مار لیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیا، یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آپ خاموش ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری میری نظر میں اپنی قرابت داری سے زیادہ محبوب ہے، اور اللہ کی قسم! میں ان اموال کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا جو ہمارے اور تمہارے درمیان بھلائی کی رو سے مشترک ہے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، آل محمد صرف اسی مال سے کھا سکتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں (آپ کے متعلق) کوئی ایسا کام نہیں چھوڑوں گا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے، مگر میں بھی ان شاء اللہ سے کیا کروں گا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو بیعت کے لیے شام کا وقت دیا جاتا ہے۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی بات پر معذرت کی تو ان کی معذرت کو قبول کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و سبقت کا تذکرہ کیا، پھر ان کے پاس جا کر ان کی بیعت کی۔ یہ دیکھ کر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہا: آپ نے اچھا کیا اور درست کام کیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نیک کام کے قریب ہوتے تھے تو لوگ بھی ان کے قریب ہو جاتے تھے۔

﴿532﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو

قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿مُتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◄ لَمَّا بُويعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ

الْعُوَامِ يَدْخُلَانِ عَلَى فَاطِمَةَ فَيُشَاوِرَانِهَا، فَبَلَغَ عُمَرَ فَدْخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ فَقَالَ: يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ، مَا أَحَدٌ مِنَ

الْخَلْقِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكَ، وَمَا أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ بَعْدَ أَبِيكَ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْكَ، وَكَلَّمَهَا، فَدْخَلَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ عَلَى

فَاطِمَةَ فَقَالَتْ: انصِرِفَا رَاشِدَيْنِ، فَمَا رَجَعَا إِلَيْهَا حَتَّى بَايَعَا. ﴿فتح لابن حجر: ٢٩٥/٤﴾

◄ ◆ ﴿حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو

حضرت علی اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے مشاورت کرنے لگے۔ اس بات کا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی! مخلوق میں سے

کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے آپ کے والد گرامی سے زیادہ محبوب ہو اور آپ کے والد گرامی کے بعد تمام مخلوق میں ایسا

کوئی نہیں ہے جو مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہو۔ اس کے بعد انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ گفتگو کی۔ پھر حضرت علی

اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: آپ راست روی سے واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ

دونوں ان کے پاس تب تک واپس نہ آئے جب تک کہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی) بیعت نہ کر لی۔

﴿533﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ الْبَاغَنْدِيُّ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ

التَّنِيسِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَتْنَا ابْنَ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْهَمْدَانِيِّ، يَعْنِي: عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ:

﴿مُتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◄ قُلْتُ لِعَلِيِّ: مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: الَّذِي لَا

نَشْكُ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الَّذِي لَا نَشْكُ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ الَّذِي تَلِيهِمَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا الَّذِي يَلِي بَيْنَهُمَا.

◄ ◆ ﴿حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا:

وہ شخص جس سے (بہتر ہونے) کے بارے میں الحمد للہ ہمیں کوئی شک نہیں ہے (یعنی) ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا:

پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر وہ کہ جس کے متعلق ہمیں الحمد للہ کوئی شک نہیں (یعنی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض



کیا: پھر ان دونوں کے بعد آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں ان دونوں کے بعد میں نہیں ہوں۔

﴿534﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ الْأَيْلِيُّ قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ. ﴿مضی برقم: ۵﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برامت کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان کے ایک مد، بلکہ آدھے مد کے (صدقے کے) اجر و ثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔

﴿534﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ قَتْنَا بَشْرَ بْنَ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: وَقَعَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ سِبَابٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ عَمَلَ صَاحِبِهِ، وَلَا نَصِيفَهُ. ﴿مضی برقم: ۶﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خالد بن ولید اور عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان تلخ کلامی ہو

گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برامت کہو کیونکہ بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی شخص اگر اُحد پہاڑ کے بہ قدر سونا بھی خرچ کر دے تو وہ آپ ﷺ کے صحابہ کے عمل، بلکہ آدھے عمل کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

﴿536﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْعَلَّافُ فِي الْمَحْرَمِ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، وَهُوَ الْمُؤَدَّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْطُبُ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ لَوْ شِئْتُ لَأَخْبَرْتُكُمْ بِهِ. ﴿مضی برقم: ۴۰﴾

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں، پھر جو آدمی بہتر ہے اگر میں چاہوں تو تمہیں اس کا بھی بتا سکتا ہوں۔

﴿537﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبِ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ،

عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَاهُ أَهْلُ نَجْرَانَ فَنَاشَدُوهُ لِمَا زِدْتَنَا إِلَى أَرْضِنَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ، إِنَّ عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ رَشِيدَ الْأَمْرِ، وَلَنْ أُغَيِّرَ مَا فَعَلَ. ﴿مصنف ابن ابی شیبہ: ۶/۳۵۷/۱۰۲۰۲/۱۰۲۰۲﴾ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان کے پاس اہل نجران آئے اور انہوں نے اللہ کا واسطہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہماری زمینوں میں اضافہ نہیں کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا، بلاشبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بہت سمجھدار آدمی تھے اور ان کے جاری کردہ کام کو ہرگز تبدیل نہیں کروں گا۔

﴿538﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيُّ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدِ قَتْنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخَيْرُكُمْ وَأَنْضَلُكُمْ أَبُو بَكْرٍ، وَأَسَانِي بِنَفْسِهِ، وَزَوْجِنِي ابْنَتَهُ، وَخَيْرُ

أَمْوَالِكُمْ مَا لَ أَبِي بَكْرٍ، أَعْتَقَ مِنْهُ بِلَالًا، وَحَمَلَ نَبِيَّكُمْ إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ. ﴿الاحادیث المتخارجه للمقدسی: ۳۲﴾ ◀ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر (رضی اللہ عنہ) تم سب سے بہتر اور افضل ہیں، انہوں نے اپنی جان کے ساتھ میری خدمت کی اور اپنی بیٹی کی میرے ساتھ شادی کی۔ اور تمہارے مالوں میں سے بہترین مال ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کا ہے، انہوں نے اس مال سے بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دارالہجرت کی طرف جانے کے لیے سواری مہیا کی۔

﴿539﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ، نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ

الْحَمِيدِ الرَّازِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ. ﴿مضی رقم: ۲۷۵، ۲۷۶﴾

◀ حضرت امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے جو صاحب اسلام لائے وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿540﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَتْنَا أَبُو وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي قُلْتُ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُونِي " قَالَ: فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُصَدِّقُكَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - ﴿مجمع الزوائد للشمسي: ۴۰۶/۹﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میں نے کہا: میری قوم مجھے سچا نبی نہیں مانے گی تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر صدیق آپ کی تصدیق کریں گے۔

﴿541﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيدَ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وَزَرَاءَهُ، يَقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ، فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ، وَقَدْ رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا أَنْ يَسْتَخْلِفُوا أَبَا بَكْرٍ "

﴿مسند احمد: ۳۷۹/۱، المستدرک للحاکم: ۷۸/۳، كشف الاستار: ۸۱/۱، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۸/۹، مسند ابی داؤد الطيالسی: ۳۳۱﴾

◊ ◊ ◊ زُرِّ عَمْرُو اللَّهِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو سب سے بہترین دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نظر آئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزراء بنا دیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حمایت میں قتال کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے جسے بہتر سمجھا وہ اللہ کے ہاں بھی بہتر ہی نکلا اور جسے مسلمانوں نے برا خیال کیا تو وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہی ٹھہرا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ نے یہی رائے دی کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کریں گے۔

﴿542﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِّيَّابِيُّ قَتْنَا أَبُو أَيُّوبَ سَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا أَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فِي الْحُجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا قَبْلَ حُجَّةِ الْوُدَاعِ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. ﴿صحیح البخاری: ۸۲/۸، سنن

الترمذی: ۲۷۵/۵﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے ایک حج کا امیر بنا کر بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

﴿ ﴿ ﴿ (542) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: نَاعِمٌ وَبْنُ عُمَرَ وَبْنُ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ دِينَارٍ قَالَ نَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَاهُ الَّذِي تُوُفِيَ فِيهِ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لِيُصَلَّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَمَرُّ عُمَرَ لِيُصَلَّ لِلنَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُصَلَّ بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ، فَرَأَجَعَتْهُ عَائِشَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُصَلَّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ، فَإِنَّكَ صَوَاحِبُ يَوْسُفَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا حَمَلَنِي حِينَئِذٍ عَلَى أَنْ أَكَلِمَهُ فِي ذَلِكَ إِلَّا كَرَاهِيَةٌ أَنْ يَتَشَاءَ مِنَ النَّاسِ بِأَوَّلِ رَجُلٍ يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ رَجُلًا يَقُومُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ أَبَدًا - ﴿ ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۱۶۵۲/صحیح مسلم: ۳۱۳۱ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہو گئے اور اسی مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل انسان ہیں، وہ جب قرآن پڑھیں گے تو اپنے آنسو روک نہیں سکیں گے، چنانچہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھادیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہی بات دوہرائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتیں ہیں کہ مجھے اس وقت یہ بات کرنے پر صرف اس چیز نے براہِ نیجت کیا تھا کہ لوگ اس پہلے شخص (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے بارے میں بری سوچ نہ سوچیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہو گئے ہیں، اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ یقین نہیں پیدا ہو رہا تھا کہ لوگ اس شخص کو پسند کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑا ہوگا۔

﴿ ﴿ ﴿ (544) ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعَهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ - ﴿ ﴿ ﴿ صحیح التذکرہ: ۵۲۲/۲ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے ﴿ ﴿ ﴿

﴿545﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَتْنَا يَحْيَى قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ قَالَ عَامِرٌ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا وَهْبُ، أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ﴿مضی برقم: ۴۰۲﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے وہب! کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے افضل شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿546﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: قَالَ عَلِيٌّ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ﴿مسند احمد: ۲۲۰/۲/ مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۳۳﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿547﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بِيَّانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ رَجُلٌ آخَرٌ. ﴿مضی برقم: ۴۰۲﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ ابو جحیفہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ایک اور آدمی ہے۔

﴿548﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَتْنَا سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الثَّالِثَ.



﴿النَّبِيَّ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ: ٥٨١/٢﴾

﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اس اُمت کے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد بہترین شخصیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿549﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو

بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخُطُبُ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ

قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عَمْرٌ ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٣٠﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین ہستی کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بہترین شخصیت کا نہ بتاؤں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿550﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ

بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، سَمِعَ عَبْدَ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ ذَلِكَ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٣١﴾

﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿551﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ

الرَّحْمَنِ قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ زَيْنَدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ خَيْرَ مَنْ تَرَكَ نَبِيَّكُمْ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عَمْرٌ، وَلَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَ

الثَّالِثِ. ﴿الشَّرِيحَةُ لِلْجَرِيِّ: ١٨١﴾

﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ ان لوگوں میں سے کہ جن کو تمہارے نبی چھوڑ کر گئے ہیں، بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور میں تیسرے شخص کا نام بھی جانتا ہوں۔

﴿552﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذٍ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ

الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَتْنَا سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي يَعْلى مُنْذِرِ الثَّوْرِيَّ، عَنِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ قُلْتُ: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: ٦/٣٥٠، السُّنَنُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ: ٥٤٨﴾

﴿﴾ حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے (اپنے والد گرامی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون سا شخص لوگوں میں سے بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ ﴿553﴾ ◀ ﴿سُنَدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَتْنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ جَامِعٍ، عَنْ أَبِي يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ قُلْتُ لِعَلِيِّ: يَا أَبَتَاهُ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿الطَّبَقَاتُ لِابْنِ سَعْدٍ: ٣١٥/٤﴾

﴿﴾ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے کون سی شخصیت بہتر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿554﴾ ◀ ﴿سُنَدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَتْنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: ﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ مَنْ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالَ: يَا بَنِي، خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. ﴿السُّنَنُ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ: ٥٤١/٢﴾

﴿﴾ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا:

اس اُمت کے نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد سب سے بہترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! اس اُمت کے نبی کے بعد سب سے بہترین شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

﴿555﴾ ◀ ﴿سُنَدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ الْيَحْصَبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِيَّاكُمْ وَالْأَحَادِيثَ الْأَحَدِيثَ كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ

النَّاسَ بِاللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ. وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ جِلْبِ نَفْسٍ فَبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَّهَ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. ﴿صحیح مسلم ۷۱۸/۲﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تم احادیث بیان کرنے سے بچو: سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیان کی جاتی رہیں وہ لوگوں کو اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے دینے والا ہوں پس میں جس کو خوشی سے دوں اُس کے لیے اُس چیز میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جسے میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب دوں تو وہ اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کھاتا رہا ہو لیکن اُس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

﴿556﴾ ❖ ❖ ❖ سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفِ الدُّورِيِّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ قَتْنَا هُشَيْمَ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَسِيبَ بْنَ عَبْدِ خَيْرِ الْهَمْدَانِيَّ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿ متن حدیث ﴿ إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَإِنَّا قَدْ أَحَدْنَا بَعْدَهُمْ أَحَدًا يُقْضَى اللَّهُ فِيهَا مَا أَحَبَّ. ﴾ (مضی رقم: ۱۲۸)﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عبدخیر الہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور یقیناً ہم نے ان کے بعد ایسی چیزیں ایجاد کر لی ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ فرمائے گا جو وہ پسند کرے گا۔

﴿557﴾ ❖ ❖ ❖ سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيُّ قَتْنَا جَعْفَرَ بْنَ حَمِيدِ الْقُرَشِيِّ قَتْنَا يُونُسَ بْنَ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْتُ أَنَا وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَشْوَعِ الْقَاضِي إِلَى فُلَانِ بْنِ سَعِيدٍ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ، قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴿ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرْنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ فُلَانٍ، أَوْ فُلَانُ بْنُ سَعِيدٍ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللَّهُ

لَا أُخْبِرُهُ بَعْدَكُمْ أَحَدًا أَبَدًا. ﴿مسند احمد: ۱/۱۸۷/۱۸۷ السنن الكبرى للنسائي: ۴/۷۰۴/۷۰۴ مسند الحميدي: ۱/۲۵۸﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْنَا! ہمیں کوئی جنتی آدمی دکھلائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جنتی ہیں، ابوبکر اور عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے رضی اللہ عنہم۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں بھی جنتی ہوں، اللہ کی قسم! میں یہ بات تمہارے بعد کبھی کسی کو نہیں بتلاؤں گا۔

﴿558﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: نَا يُونُسُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ قِثْنَا مَبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ:

﴿﴾ ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ اتَّهَمُوا الرَّأْيَ عَلَى الدِّينِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِي اجْتِهَادًا إِلَيْهِ مَا أَلُو عَنِ الْحَقِّ، وَالْكِتَابُ يُكْتَبُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اكْتُبُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرٍو: إِذْ قَدْ صَدَّقْنَاكَ بِمَا تَقُولُ، وَلَكِنَّا نَكْتُبُ كَمَا نَكْتُبُ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ، فَرَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَيْتُ عَلَيْهِمْ، حَتَّى قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ: تَرَى أَيْتِي قَدْ رَضِيتُ وَتَأْتِي؟ قَالَ: فَرَضِيتُ. ﴿مجمع الزوائد: ۱/۱۲۵/۱۲۵ كشف الاستار: ۲/۳۳۸/۳۳۸ مسند ابی حنبلہ: ۴/۲۳۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انہوں نے دین کے معاملے میں رائے کو برا جانا۔ ابوجندل کے روز میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اپنی رائے سے اجتہاد کر رہا تھا، حق بات سے بھی کوئی کوتاہی نہیں کر رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحریر لکھی جا رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اس پر سہیل بن عمرو نے کہا: تب تو ہم آپ کی بات کی تصدیق کر دیں گے (یعنی اگر یہی لکھنا ہے تو پھر اختلاف کس بات کا رہ جائے گا؟) بلکہ ہم تو اسی طرح لکھیں گے جیسے ہم لکھتے ہیں، یعنی بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بھی راضی ہو گئے جبکہ میں نے (اُس کی یہ بات ماننے سے) انکار کر دیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میں راضی ہو گیا ہوں، پھر بھی تم انکار کر رہے ہو؟ پس میں بھی راضی ہو گیا۔

﴿559﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الطَّفِيلِ قِثْنَا الصَّبِيُّ بْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿﴾ ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُهُمُ الْكَوْكَبَ الدُّدِّيَّ الْغَابِرَ فِي أُنْفٍ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. قُلْتُ: وَمَا أَنْعَمَا؟ قَالَ: أَخْصَبَا.

﴿مضی برقم: ۱۳۱﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح ان میں سے کوئی شخص آسمان کے اُفتخ باقی رہ جانے والے روشن ستارے کو دیکھتے ہو، اور یقیناً ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔ میں نے کہا: ان سے بھی اچھے ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان سے زیادہ خوش حالی میں ہوں گے۔

﴿560﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى قَالَ: نَا أَبِي، نَا غِيْلَانُ

بْنُ جَامِعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ) (التوبة: 34) الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ

عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَقَالُوا: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَعَ مَالًا لَوَكْدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَنَا أَفْرَجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ عُمَرُ، وَاتَّبَعَهُ ثُوبَانُ، فَاتَّيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّهُ قَدْ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ آيَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرَضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِطَيِّبٍ مَّا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِأَمْوَالٍ تَبَقَى بَعْدَكُمْ، قَالَ: فَكَبُرَ عُمَرُ وَكَبُرَ الْمُسْلِمُونَ.

﴿سنن ابی داؤد: ۱۲۶۲/۲، المسند رک للجاکم: ۲۰۸/۱، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۸۳/۲﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ-

”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں“

تو یہ آیت مسلمانوں پر بہت گراں گزری، انہوں نے کہا: اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی اولاد کے لیے مال نہیں

چھوڑ سکتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس حکم میں تمہارے لیے وسعت پیدا کروا تا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف) چلے گئے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔ وہ دونوں اصحاب حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً آپ کے صحابہ پر یہ آیت

بہت گراں گزری ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اسی لیے فرض کیا ہے تاکہ وہ تمہارے باقی مال

کو پاک کر سکے اور جو تمہارے اموال تمہارے بعد باقی رہیں گے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے وراثت کے حصے بنا دیے ہیں۔



یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ”اللہ اکبر“ کہا اور مسلمانوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا۔

﴿561﴾ ► سند حدیث ﴿ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا بَكْرُ بْنُ الْأَسودِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصِ الْعَطَّارِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ ► إِنِّي لَأَحْسِبُهُمَا مِنَ السَّبْعِينَ الَّذِينَ سَأَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فَأَخْبِرُكَ مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا، ثُمَّ تَلَا (وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا) (الأعراف: 155) الْآيَةَ -

﴿الطبقات لابن سعد: ۶/۳۳۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

میں ان دونوں اصحاب کو ان ستر لوگوں میں سے سمجھتا ہوں جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اللہ سے مانگے تھے لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب کر لیے۔“

﴿562﴾ ► سند حدیث ﴿ ► حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ، فِي صِحِّتِهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِائَتَيْنِ وَأَسْتَمَلِي هَذَا الْحَدِيثَ بِنْدَارٍ، قَتْنَا ثَابِتَ أَبُو زَيْدٍ قَتْنَا هَلَالَ بْنَ خَبَّابٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْمَى حَدَّثَهُمْ - وَكَانَ كَثِيرَ الْمَأْثَرِ، وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي سُلَيْمَانَ - عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ ► أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَجَّهَ نَحْوَ أَحَدٍ، فَاتَّبَعَهُ أَبُو ذَرٍّ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: لَبِيكَ وَسَعْدِيكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا وَقَالَ فِي آخِرِهِ: "أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ بَشَّرَ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مِنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُخْلِصًا"، فَذَكَرَ خَيْرًا كَثِيرًا فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ قَالَ: "ادْعُوا لِي أَبَا الدُّدَاءِ، فَجَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُبَشِّرَ النَّاسَ، فَرَدَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِذَا يَتَكَلَّمُ النَّاسُ عَلَى قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَتَرَكُّوا الْعَمَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَشَدَكَ اللَّهُ، أَوْ نَحْوًا مِنْ هَذَا - ﴿مسند احمد: ۶/۳۳۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن سلیمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابوزر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوزر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ابوزر۔ انہوں نے عرض کیا: جی حضور! میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر

میری جان قربان۔ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میرے پاس (حضرت) جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے (اور انہوں نے کہا:) اپنی اُمت کو خوشخبری دے دیجیے کہ جو شخص خلوص دل سے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ پڑھے گا۔ اُسے بہت سی خیر و بھلائی ملے گی۔ پھر جب آپ ﷺ نے تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوالدرداء کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ لوگوں کو یہ بشارت سنا دو۔ لیکن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے انہیں روک لیا اور عرض کیا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ! اگر لوگوں کو یہ پتہ چل گیا تو وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ پڑھنے پر ہی تکیہ کر بیٹھیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے۔ یا اس جیسی کوئی بات فرمائی۔

﴿563﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبَلَةَ قَتْنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ: نَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَهْدًا كَهَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَقْلَامِ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ - ﴿مضی برقم: ۹۳﴾

﴿ حضرت ابو مریم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

ابوبکر اور عمر نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

﴿564﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبَلَةَ قَتْنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَلَالِيُّ قَالَ: نَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَهْدًا كَهَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَقْلَامِ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ - ﴿مضی برقم: ۹۳﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿ يَا أَبَا بَكْرٍ، أَعْطَاكَ اللَّهُ رِضْوَانَهُ الْأَكْبَرَ، قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي، وَمَا رِضْوَانُهُ الْأَكْبَرُ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلَّى لِلْخَلَائِقِ عَامَّةً وَلَكَ خَاصَّةً.

﴿الموضوعات لابن الجوزی: ۳۰۴/۱، اللالی المصنوعة: ۲۸۶/۱﴾

﴿ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رضوان اکبر عطا کی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ کی رضوان اکبر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے عام تجلی فرمائے گا (یعنی اپنا دیدار کرائے گا) جبکہ تمہارے لیے خصوصی تجلی فرمائے گا۔

﴿565﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ رَاشِدِ الْأَدَمِيِّ قَتْنَا مُعَلَّى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَاسِطِيُّ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ - ﴿صحیح البخاری: ۴۷۵﴾

◀ ◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں نے کسی کو دوست بنانا ہوتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت والا ہے۔

﴿566﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ رَاشِدِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ - ﴿صحیح البخاری: ۱۷۷۷﴾

◀ ◀ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، اسلامی بھائی چارہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

﴿567﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ، نَا إِبْرَاهِيمَ، نَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سُدُّوا الْأَبْوَابَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ - ﴿مضی برقم: ۳۳۱﴾

◀ ◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے سب دروازے بند کر دو۔

﴿568﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَاغِنْدِيِّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْبَحْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَتْنَا شَرِيكَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، يَعْنِي الْخُدْرِيَّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ،

وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا. ﴿مضی برقم: ۱۳۱﴾

◀ ◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم درجات والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿569﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا مِسْكِينَ بْنَ بُكَيْرٍ، عَنْ هَارُونَ النَّحْوِيِّ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ لَيُرَوْنَ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا. ﴿مضی برقم: ۱۶۵﴾  
 ◀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک بلند و بالا درجات کے حامل لوگوں کو ان سے کم تر درجوں والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور بلاشبہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (بلند درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿570﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِّيَابِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ، نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَرَى الرَّسْمَ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، قَالَ: ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ. ﴿مضی برقم: ۳۲۰﴾  
 ◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا کہ (مجھے خواب میں ہی) دودھ کا پیالہ دیا گیا، پس میں نے اُس سے اتنا پیا کہ مجھے انگلیوں کے پوروں سے (دودھ کی) تری بہتی ہوئی نظر آنے لگی۔ فرمایا: پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر کو دے دیا۔ جو لوگ آپ کے گرد تھے، انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی کیا تعبیر کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دودھ سے مراد) ”علم“ ہے۔

﴿571﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ، نَا قَتِيبَةَ بْنَ سَعِيدٍ، نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فِي الْخُطَابِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ

الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ - ﴿مضی برقم: ۷۸﴾

◀ حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس مرض کی تکلیف بہت بڑھ گئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

﴿572﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَتْنَا مَزَاحِمُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى صَوْتِهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اجْتَنِبُوا اللَّغُوفَ فِي الْمَسَاجِدِ - ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

◀ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بہ آواز بلند فرمایا کرتے تھے: مساجد میں فضول گفتگو اور بے مقصد کام کرنے سے بچو (یعنی پرہیز) کیا کرو۔

﴿573﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكَشِّيُّ قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ الْوَيْهَالِ قَتْنَا حَمَّادُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجَّبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ فَيَسْأَلُ عَنْهَا، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا مِنَ السَّمَاءِ، فَوَزَنَتْ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَتْ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْمَرَ، فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ بَعْمَرَ، ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بَعْمَانَ، ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خِلَافَةُ نَبْوَةٍ، ثُمَّ يُؤْتَى اللَّهُ الْمَلِكَ مَنْ يَشَاءُ. ﴿مضی برقم: ۱۹۳﴾

◀ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب پسند ہوا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق پوچھتے بھی ہوتے تھے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا کہ ایک ترازو کو آسمان سے اتارا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پلڑا بھاری رہا، پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کو تولا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کی بہ نسبت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا اوزنی رہا، پھر ترازو کو اٹھالیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خواب سن کر غمگین ہو گئے اور فرمایا: (اس سے مراد) نبوت کی خلافت ہے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔



﴿574﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ قَتْنَا الشَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ، مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَلِمْتُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ عَجَلْتُ لِلْحَدَاثَةِ فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي، أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، لَهُ مَا لَهُمْ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْهِمْ. ﴿شعب الايمان للبيهقي ۶: ۳۵۰﴾

◄ ﴿حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: اے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں نے بات کرنے میں جلدی کی اور کہا: اے ابا جان! پھر آپ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارا باپ تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہے اس کو بھی ان کاموں کا اجر ملے گا جن کا انہیں ملے گا اور اس کو بھی ان کاموں کی سزا ملے گی جن کی انہیں ملے گی۔

﴿575﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ قَتْنَا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ، وَعُمَرُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ: أَلَا تَبْعَثُ هَذَيْنِ؟ فَقَالَ: كَيْفَ أَبْعَثُهُمَا وَهُمَا مِنَ الدِّينِ كَمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ؟ ﴿مجمع الزوائد للهيثمی ۹: ۵۲۹/الحلیہ لابن نعیم ۴: ۹۳﴾

◄ ﴿حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی ضروری کام (کے لیے) بھیجنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دونوں کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں کیسے بھیج دوں، جبکہ ان دونوں کا دین میں وہی مقام ہے جو سر میں کانوں اور آنکھوں کا (مقام) ہے؟

﴿576﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْعَوْقِيِّ قَتْنَا هَمَامًا، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِأَنْتَيْنِ اللَّهُ فَالْتَهُمَا؟ ﴿مضی رقم: ۲۳﴾

◄ ﴿حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب کہ ہم غار میں موجود تھے:

اے ابو بکر! تمہارا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا (ساتھی) اللہ تعالیٰ ہو؟

﴿577﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عُمَرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ

ابنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ،

وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعِيدَةَ بِنَى سَاعِدَةَ، وَذَكَرَهُ بِطَوْلِهِ. ﴿صحیح البخاری: ۱۲/۱۳۴/۱/۵۵۸﴾

﴿ترجمہ﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا تو مہاجرین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (خلیفہ بنانے کے لیے ان) کے پاس

جمع ہو گئے اور انصار سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف اکٹھے ہو گئے۔ آگے راوی نے لمبی حدیث بیان کی۔

﴿578﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا

عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

عَنْ أَبِي أَرْوَى السَّدُوسِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آيَدِنِي بِهِمَا ﴿مفہمی رقم: ۳۷﴾

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابو آروی سدوسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تمام تر حمد و ستائش اُس ذاتِ الہ کے لیے ہے جس نے ان دونوں کے ساتھ میری تائید فرمائی۔

﴿579﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَ بِأَمْرِهِ،

فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ فَقَالَ: أَنْتِ أَمَا بَكْرٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱۷/۱۷۷/۱/۸۳۷﴾

﴿ترجمہ﴾ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اُس نے آپ ﷺ سے کسی مسئلے کی بابت بات چیت کی، تو آپ ﷺ نے

اُسے اس (مسئلے کا) حکم بتایا۔ تو اُس عورت نے کہا: (اگر میں دوبارہ آؤں اور) آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو پھر کیا آپ (مجھے کسی

سے راہنمائی لینے کا) حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے پاس چلی جانا۔

﴿580﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ

مَرَّةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ ثُمَّ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ ثُمَّ قَالَ: عُمَرُ ﴿مضی رقم: ۵۰﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ان کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر (خود ہی) بتلا دیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿581﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوقٍ قَالَ: نَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لِيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ دُونَهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبُ الدَّرِيءُ فِي أَفْقٍ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا. ﴿مضی رقم: ۱۶۵، ۳۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے ادنیٰ درجات والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح آسمان کے افق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور یقیناً حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿582﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَجَاءٍ قَالَ: أَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، فَقَالَ: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُمْ صَوَّاحِبَاتُ يَوْسُفَ، قَالَ: فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مضی رقم: ۷۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ

مُتَّيِّظًا! ابوبکر بہت نرم دل انسان ہیں۔ آپ ﷺ نے (پھر) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، یقیناً تم یوسف کے ساتھ والیاں ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی لوگوں کی امامت کرا دی تھی۔

﴿583﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا الْقَعْنَبِيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ مَا نَفَعْنَا مَالٌ مَا نَفَعْنَا مَالٌ أَبِي بَكْرٍ - ﴿﴾ مضمحل رقم: ۲۳ ﴿﴾

◊ ◊ ◊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہمیں کسی مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ہمیں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے مال نے دیا ہے۔

﴿584﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا الْقَعْنَبِيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ

جَعْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُ الْآنَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَوْ أَنَّ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْمَطْلَعِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:

فَقُلْتُ: صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، وَصَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَفَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ

رَاضٍ، ثُمَّ وَكَيْتَ الْمُسْلِمِينَ فَعَدَلْتَ فِيهِمْ، قَالَ: أَعِدُّ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ. ﴿﴾ السنن رک للحاکم: ۹۲۳/مجمع الزوائد للصبغی: ۷۶۹ ﴿﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اگر میرے پاس ساری دنیا اور اس میں موجود ہر شے ہوتی تو میں اُسے قیامت کی ہولناکی کے عوض میں فدیہ دے

دیتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اور جب وہ آپ

سے جدا ہوئے تو آپ سے راضی و خوش تھے اسی طرح آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے وہ بھی جب آپ سے

جدا ہوئے تو آپ سے راضی و خوش تھے پھر آپ مسلمانوں کے حاکم بن گئے تو آپ نے ان میں عدل کیا۔ یہ سن کر حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی یہ باتیں مجھے بار پھر سناؤ۔

﴿585﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا الْقَعْنَبِيُّ قَتْنَا سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ: مَنْ أَصْبَحَ صَانِمًا الْيَوْمَ؟ قَالَ عُمَرُ:

أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مَرِيضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ شِيعَ جِنَازَةً؟ قَالَ

عُمَرُ: أَنَا، قَالَ: وَجِبْتَ لَكَ يَعْزِي الْجَنَّةَ.

﴿﴾ صحیح مسلم: ۷۱۳۲/مسند احمد: ۱۱۸۳/كشف الأستار: ۲۸۹۱/مجمع الزوائد للصبغی: ۱۶۳۳ ﴿﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج صدقہ کس نے کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: آج جنازے میں شرکت کس نے کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر جنت واجب ہوگئی۔

﴿ ﴿ ﴿ 586 ﴿ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عُمَرَ ابْنَ مَيْسَرَةَ قَتْنَا ابْنَ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْخَارِفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، وَتَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَبَطْنَا فِتْنَةً فَمَا شَاءَ اللَّهُ. ﴿ ﴿ ﴿ مَضَى بَرَق: ۲۳۱ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن قیس الخارفي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھا لی (یعنی وہ خلیفہ بنے) اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر اللہ کی مشیت کے مطابق ہمیں فتنوں نے گھر لیا۔

﴿ ﴿ ﴿ 587 ﴿ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا الرَّمَادِيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ قَتْنَا الْأَعْمَشَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ: وَنَا الرَّمَادِيُّ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ أَهْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلْتِهِ، وَكَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وَدَّ وَإِخَاءُ إِيْمَانٍ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَعْنِي نَفْسَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿ ﴿ ﴿ صحيح مسلم: ۱۸۵۶۳/سنن الترمذی: ۶۰۶/۵/سنن ابن ماجہ: ۳۶۱/مسند احمد: ۳۷۷۷/۱ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، لیکن محبت اور ایمان بھائی چارہ قائم ہے اور بلاشبہ تمہارے صاحب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 588 ﴿ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا الرَّمَادِيُّ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ مَا أَدْرَكْتُ أَبَوِي قَطُّ إِلَّا وَهَمًا يَدِينَانِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فِي كُلِّ يَوْمٍ طَرَفِي النَّهَارِ، فَآتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي نَحْرَةِ الظَّهيرةِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، هَلْ عَلَيْنَا مِنْ عَيْنٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنَا وَأُمُّ رُومَانَ وَعَائِشَةُ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَذِنَ لِي بِالْهَجْرَةِ، قَالَ: فَالصُّحْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: لَكَ الصُّحْبَةُ، قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي راحِلَتَيْنِ قَدْ أَعَدَدْتُهُمَا لِهَذَا الْيَوْمِ، فَخَذُ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَ: بِالثَّمَنِ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَخَرَجَا جَمِيعًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثُونَا عَنْهُ. ﴿صحيح البخاري: ۲۳۰/۷﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے اپنے والدین کو ہمیشہ دین داری کی حالت میں ہی پایا۔ رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ سخت دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا یہاں کوئی ہماری بات تو نہیں سن سکتا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! گھر میں صرف میں، ام رومان اور عائشہ ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہجرت کا حکم فرمایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنے ساتھ کس کو لے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس دو سواریاں ہیں، میں نے انہیں اس دن کے لیے تیار کیا ہے، آپ ﷺ ان میں سے ایک لے لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! قیمت کے ساتھ لوں گا۔ پھر آپ دونوں روانہ ہو گئے۔

﴿589﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا الرَّمَادِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ:

﴿متن حدیث﴾ ► ﴿مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَرِهْتُ أَنْ يَتَشَاءَ مِنَ النَّاسِ أَبِي، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ، وَمَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ بَيْنَكَ، فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ صَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، يَا بَنِي اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثُونَا عَنْهُ. ﴿مضی برقم: ۷۸﴾

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بات کو ناپسند جاننا کہ لوگ میرے والد سے بدشگونی لیں گے چنانچہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ (نبی کریم ﷺ سے) کہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل شخص ہیں وہ جب آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے چنانچہ اگر آپ عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمادیں (تو زیادہ بہتر ہو گا)۔ نبی کریم ﷺ نے (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے باوجود بھی یہی) فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو دوبارہ وہی بات کہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم یوسف کے

ساتھ والیاں ہوں ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں اللہ تعالیٰ اور مومنین صرف ابوبکر کو ہی (امام) تسلیم کریں گے۔

﴿590﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَتْنَا الرَّمَادِي قَتْنَا سَفِيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ،

وَيَزْعُمُونَ اَنَّهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْتُ فِي

النَّوْمِ كَأَنَّ ظِلَّةً تَنْطِفُ سَمْنَا وَعَسَلًا، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ، فَالْمُسْتَقْبَلُ وَالْمُسْتَكْبِرُ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاَصِلًا اِلَى السَّمَاءِ اَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ اَخْرُبُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ اَخَذَ بَعْدَهُ فَاَنْقَطَعَ، فَوَصِلَ لَهُ فَعَلَا، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي اَعْبُرْهَا، قَالَ: اَمَّا الظُّلَّةُ فَهِيَ الْاِسْلَامُ، وَاَمَّا مَا تَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ، فَهِيَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَكَيْفِيَّتُهُ، وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَقْبَلُ وَالْمُسْتَكْبِرُ، وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاَصِلُ اِلَى السَّمَاءِ فَهِيَ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ اَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ اَخْرُبُ بَعْدَكَ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ اَخْرُبُ بَعْدَهُ فَعَلَا، ثُمَّ اَخَذَ بِهِ اَخْرُبُ بَعْدَهُ فَاَنْقَطَعَ فَوَصِلَ لَهُ، فَقَالَ: اَصْبَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَصْبَتْ بَعْضًا، وَاَخْطَأْتُ بَعْضًا، قَالَ: اَقْسَمْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لَا تَقْسِمُ يَا اَبَا بَكْرٍ.

﴿صحیح البخاری: ۴۳۱۱۲/صحیح مسلم: ۱۷۷۷۳/سنن الترمذی: ۵۳۲۳/سنن ابن ماجہ: ۲۸۹۲/سنن الدارمی: ۱۲۸۰/مسند احمد: ۱/۲۳۶﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اُسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے تھے، کچھ نے کم لیا اور کچھ نے زیادہ لیا، اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے ملی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اُس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا، اس کے بعد ایک اور آدمی نے اُسے پکڑا لیکن وہ رسی ٹوٹ گئی۔ پھر اس رسی کو جوڑ دیا گیا تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ یہ خواب سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس کی تعبیر بتلاؤں۔ پھر انہوں نے کہا: بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے ٹپکنے والا گھی اور شہد: اسلام کی ملائمت اور شیرینی ہے۔ جو لوگ اسے لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے ہیں، یہ وہی ہیں جو (قرآن سے اپنا حصہ) زیادہ یا کم لینے والے ہیں۔ آسمان تک پہنچنے والی رسی وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں، آپ ﷺ نے اُسے پکڑا ہے اور (ایک روز آپ) اوپر چڑھ جائیں گے، پھر ایک اور آدمی اس کے بعد ایک اور آدمی سے پکڑے گا تو وہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے اُسے جوڑا جائے گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے درست تعبیر بیان کی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے کچھ درست بیان کی اور کچھ میں کمی کر بیٹھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ

ﷺ میں قسم دیتا ہوں (کہ آپ مجھے کسی سے آگاہ فرمائیے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! قسم نہ دو۔

﴿591﴾ ▶ ﴿سنن حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَتْنَا الرَّمَادِيَّ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنِ الْقُرْآنُ جُمِيعًا إِنَّمَا كَانَ فِي الْعُسْبِ وَالْكَرَائِفِ وَجَرَائِدِ النَّخْلِ وَالسَّعْفِ فَلَمَّا قُتِلَ سَالِمٌ يَوْمَ الْيَمَامَةِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَهُوَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْهُمْ - جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْقُرْآنِ وَقَدْ قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ وَأَخَافُ أَنْ لَا يَلْقَى الْمُسْلِمُونَ زَحْفًا آخِرًا إِلَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِيهِمْ فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ: فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلَّذِي شَرَحَ صَدْرَ عُمَرَ قَالَ: فَأَرْسِلْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَادْعُهُ حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا فَإِنَّهُ كَانَ شَابًا حَدِيثًا ثَقِفًا يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَادْعُهُ حَتَّى يَكُونَ مَعَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسِلْنَا إِلَى فَدَعَوَانِي فَجِئْتُ إِلَيْهِمَا فَقَالَا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَجْمَعَ الْقُرْآنَ فِي شَيْءٍ تَكُونُ مَعَنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتَ حَدِيثًا ثَقِفًا فَقُلْتُ لَهُمَا: وَكَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ ذَلِكَ لِهَذَا قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ ابِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا قَالَ: فَتَبَعْنَا فَكَتَبْنَاهُ قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنَّمَا حَدَّثُونَا عَنْهُ قَالَ: وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يُسَمُّونَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَاتِبَ الْوَحْيِ -

﴿صحیح البخاری: ۳۴۳۸/ سنن الترمذی: ۲۸۳۵/ مسند احمد: ۱۳۶۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ ﷺ نے اس دُنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو اُس وقت قرآن (پاک کتاب کی صورت میں) جمع نہیں کیا گیا تھا بلکہ ہڈیوں، کھجور کے پتوں، کھجور کی ٹہنیوں اور شاخوں پہ لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، جو ان چار اصحاب میں سے تھے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان لوگوں سے قرآن (کا علم) حاصل کرو۔ (ان کی شہادت کے بعد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: (جنگ یمامہ میں) بہت سے قراء شہید ہو گئے ہیں، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: (جنگ یمامہ میں) بہت سے قراء شہید ہو گئے ہیں، حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے ہیں اور مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ مسلمانوں کو کوئی اور جنگ لڑنا پڑے گی تو اُس میں بھی (قراء حضرات) شہید ہو جائیں گے، چنانچہ قرآن کو کسی چیز میں

جمع کر لیجئے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں یہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ مجھے اس کام کے کرنے کا کیونکر حکم فرما رہے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل یہی بات کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اس بات کے لیے سینہ کھول دیا جس کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلائیے، تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ ان دونوں اصحاب نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے بلایا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ قرآن کو کسی چیز میں جمع کر لیں، لہذا آپ بھی ہمارے ساتھ مل جائیں، کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت کیا کرتے تھے اور آپ نوجوان اور قوی حافظے کے مالک ہیں۔ میں نے ان سے کہا: آپ ایسا کام کیوں کرنے لگے ہیں جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی بات میں نے کہی تھی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں مسلسل مجھے آمادہ کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا بھی اس کام کے لیے سینہ کھول دیا جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھول دیا تھا۔ پھر ہم نے اسے جمع کرنا شروع کر دیا اور (ایک جگہ) لکھ لیا۔

❖ ❖ ❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿592﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حُفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: نَا سَلَّمَ

الطَّوِيلُ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

► ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يَوْمَهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِهِ - ﴿مَضَى الْحَدِيثَ اطْوَالَ مِنْهُ بِرَقْمٍ: ٢١٦﴾

کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک کہ اُس کی اُمت میں سے کوئی شخص اُن کی امامت نہیں کرا لیتا۔

﴿593﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عُمَرَ بْنَ مَيْسَرَةَ قَتْنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ

السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِدٍ الدَّالِيُّ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

► ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَخَذَ جُبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّتِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي،

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي. ﴿مَضَى بِرَقْمٍ: ٢٥٨﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس سے میری اُمت داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا جی چاہ رہا ہے کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور میں بھی اُسے دیکھ لیتا۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! بے شک میری امت میں سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿594﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَتْنَا زَيْدُ بْنُ

الْحَبَابِ قَتْنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ نَذَرَتْ إِنْ اللَّهُ رَدَّ رَسُولَهُ مِنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا أَنْ تَضْرِبَ عِنْدَهُ

بِالدُّقِّ، فَرَجَعَهُ وَقَدَّ أَفَاءَ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: اضْرِبِي، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَثْمَانُ

وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَلَمَّا سَمِعَتْ حَسَّهُ أَلْقَتِ الدُّقَّ وَجَلَسَتْ مُنْقَبِعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا هَا هُنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعَثْمَانُ، إِنِّي لَأَحْسِبُ الشَّيْطَانَ يَفْرُقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ. ﴿مضی رقم: ۳۸۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک سیاہ فام عورت نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوے سے (بہ خیر و عافیت) واپس لوٹا

دیا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دف بجائے گی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالِ غنیمت

سے بھی نوازا، اُس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی نذر کے متعلق) بتلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بجالو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے تو وہ دف بجاتی رہی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو پھر بھی وہ بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف

لائے، جب اُس نے (آپ کے قدموں کی) آہٹ سنی تو دف کو پھینک دیا اور پردے کی اوٹ میں جا کر بیٹھ گئی۔ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں میں ابو بکر اور عثمان موجود تھے، لیکن اے عمر! مجھے لگتا ہے شیطان آپ سے ڈرتا ہے۔

﴿595﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَامُسَدَّدٌ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: مَا أَنَا وَمَالِي

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا لَكَ. ﴿مضی رقم: ۲۵﴾ .

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے کسی مال سے کبھی اس قدر فائدہ حاصل نہیں ہوا جس قدر فائدہ مجھے ابو بکر کے مال سے ہوا ہے۔ (یہ سننے کے بعد)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی اور میرا مال بھی آپ ہی کے لیے تو ہے۔

﴿596﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا مُسَدَّدٌ، نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا يَرَى أَحَدُكُمْ



الْكُوكَبِ الدَّرِّيِّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنعمًا. ﴿مضی برقم: ۱۶۴/۱۳۱﴾  
 ﴿۵۹۷﴾ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ ان میں سے کوئی شخص آسمان کے افق پر چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتا ہے، اور بے شک ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿597﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكَ الْكُوفِيِّ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، نَا مُعَلَّى بْنُ هَلَالٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ ابْنِ مَالِكٍ اسْمُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ لَا يُبْغِضُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّهُمَا مُنَافِقٌ

﴿الفوائد لابن قاسم الرازي: ۲/۲۳۵﴾

﴿۵۹۸﴾ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں: جس کا نام ابن مالک رضی اللہ عنہ کی کتاب سے ساقط ہو گیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر اور عمر سے کوئی مومن بغض نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی کوئی منافق ان دونوں سے محبت رکھ سکتا ہے۔

﴿598﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْرَمِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَمَّاشٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُصَيْنٍ يَقُولُ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ وَاللَّهُ مَا وُلِدَ لِأَدَمَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ.

﴿تاریخ بغداد: ۲/۹۸﴾

﴿۵۹۹﴾ حضرت ابو حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! اولادِ آدم میں نبیوں اور رسولوں کے بعد حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے افضل کوئی نہیں ہے۔

﴿599﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ أَبُو إِسْحَاقَ

الطَّائِيُّ قَالَ: نَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي خَالِدٍ يَقُولُ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ نَظَرْتُ عَائِشَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ، فَقَالَ لَهَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ وَكَلِدِ أَدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَبُوكِ سَيِّدُ كَهُولِ الْعَرَبِ، وَعَلِيِّ سَيِّدُ شَبَابِ

الْعَرَبِ. .... ﴿المستدرک للحاكم: ۳/۱۲۴﴾ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۱/۱۳۱  
<https://atiblamf.net>

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن ابی خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو کہا: اے عرب کے سردار۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور تمہارے والد (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) عرب کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) عرب کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

﴿ 600 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَالَ: أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَمَّا تَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنْتِنِي

بِكِتَابٍ؛ حَتَّى أَكْتُبَ لِأَبِي بَكْرٍ كِتَابًا لَا يُخْتَلَفُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ أَنْ يُخْتَلَفَ عَلَى رَأْيِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ. ﴿ ﴿ مضی برقم: ۲۰۵ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے

پاس لکھنے کی کوئی چیز لاؤ، تاکہ میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے لیے ایک تحریر لکھ دوں، جس پر اختلاف نہ کیا جائے۔ جب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور مومنوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ ابوبکر پر اختلاف کیا جائے گا (یعنی سب ہی آپ کو قبول کر لیں گے)۔

﴿ 601 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبٍ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ

الْمُؤَدَّبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنْ تَكُونَ السَّكِينَةُ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

﴿ ﴿ مضی برقم: ۳۱۰ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی تھی (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے

وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿ 602 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَتْنَا سَعِيدُ

بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ

يَسَارِهِ فَقَالَ: هَكَذَا نَبُعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿مضی برقم: ۷۷﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے بائیں جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

﴿603﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْعُصْفَرِيُّ قَتْنَا

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُؤَنِّسِي فِي الْغَارِ، سُدُّوا كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ

أَبِي بَكْرٍ. ﴿صحیح البخاری: ۵۵۸۱/۵۵۸۱/۵۵۸۱/۵۵۸۱﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابو بکر (ہجرت مدینہ کے وقت) غار میں میرے ساتھی اور میرے غم خوار تھے (لہذا) ابو بکر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد میں

(کھلنے والی) ہر کھڑکی کو بند کر دو۔

﴿604﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ أَبِي عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُثَابُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِثَوَابِ مَا

يُعْطَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَا بَلَّغْتُ. ﴿التاریخ الکبیر: ۳۵۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو عبیدہ خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سب سے پہلے اسلام پر جسے ثواب عطا کیا گیا وہ ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں اور اگر میں تمہیں وہ ثواب بیان کروں جو

ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیا گیا تو میں وہ بیان نہیں کر سکوں گا۔

﴿605﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ ارْتَدَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ عَلَى

الْمَلَأِ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَنْ هَذَا الرَّجُلُ مَعَكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا رَجُلٌ يَهْدِينِي السَّبِيلَ.

﴿صحیح البخاری: ۲۳۹/۷﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھے جب آپ قریش کے سرداروں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: اے ابو بکر! تمہارے ساتھ یہ آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ آدمی مجھے راستہ دکھا رہے ہیں۔

﴿ 606 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا النَّضْرُ بْنُ حَمَادِ الْعَقْدِيُّ قَالَ: نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ

الْأَسَدِيُّ قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْبُونَ أَصْحَابِي فَالْعَنُوهُمْ ﴿ ﴿ سنن الترمذی: ۵/۶۹۷ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو کہ جو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہوں تو ان پر لعنت (بھیج) دیا کرو۔

﴿ 607 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

يُونُسَ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا

إِلَّا لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ خَلِيلٌ، إِلَّا إِنَّ خَلِيلِي أَبُو بَكْرٍ ﴿ ﴿ مغلّی برقم: ۷۳ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے مجھے دوست بنایا ہے، جس طرح اُس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تھا۔ بے شک

ہر نبی کا اُس کی امت میں سے ایک دوست رہا ہے، سنو! بلاشبہ میرا دوست ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿ 608 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَتْنَا

أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ صَدَدَ عُمَرُ، يَعْنِي: ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَاتَى الْبُطْحَاءَ، فَكَوَّمَ

كَوْمًا مِنَ الْبُطْحَاءِ، ثُمَّ اسْتَلْقَى فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَيْهَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: "اللَّهُمَّ كَبِّرْ تُسْبِي، وَرَقِّ

عَظْمِي، وَأَنْتَشِرْ رِعْيَتِي، وَتَخَوَّفْ الْعَجْزَ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ، وَلَا مَفْتُونٍ. قَالَ: فَقَامَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَلَقِيَهُ

رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْبَاهَابِ الْمُمَزَّقِ

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بِالنَّاسِ لِيَأْتِيَهُمْ أَلَمٌ تَفْتَقِ

فَمَنْ يَسَعُ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نِعَامَةٍ      لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ  
فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتَهُ      بِكَفَى سَبْنَتِي أَرْقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ  
ثُمَّ وَلَّى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ: عَلَيَّ الرَّجُلُ، فَطَلَبَ فَلَمْ يُوْجِدْ فَظَنَّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ مِنَ الْجِنِّ نَعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ  
فَمَا لَبِثَ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أُصِيبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿مضی برقم: ۳۶۱، ۳۶۲﴾  
✽ ✽ ✽ حضرت ابوعمون محمد بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم آخری حج سے واپس آئے تو بطحا مقام پر آکر مٹی کا ایک ٹیلہ سا بنایا، پھر اُس پر اپنا سر رکھ کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری رعایا منتشر ہو چکی ہے اور میں بے بسی سے ڈرتا ہوں، لہذا مجھے بے بس ہونے اور کسی فتنے کا شکار ہونے سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔ اس کے بعد جب آپ وہاں سے اٹھے تو آپ سے ایک آدمی ملا، اُس نے یہ اشعار پڑھے:

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكْتَ      يَدُ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْبَاهَابِ الْمُمَزَّقِ  
قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا      بَوَائِحَ فِي أَكْثَامِهَا لَمْ تُفْتَقِ  
فَمَنْ يَسَعُ أَوْ يَرْكَبُ جَنَاحِي نِعَامَةٍ      لِيُدْرِكَ مَا قَدَّمْتَ بِالْأَمْسِ يُسْبِقِ  
فَمَا كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتَهُ      بِكَفَى سَبْنَتِي أَرْقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

”اللہ تعالیٰ اس امیر المؤمنین کو اچھا بدلہ دے اور برکات کا نزول ہو کہ جسے پٹھے ہوئے چمڑوں میں بھی اللہ کی تائید و نصرت شامل ہوتی تھی۔ (اے امیر المؤمنین!) آپ نے ان امور کو ادا کر دیا ہے، پھر اس کے بعد آپ ایسی آفات چھوڑ گئے کہ جو اپنی آستینوں میں بھی کھل نہ پائیں۔ پس جو شخص کوشش کرتا ہے یا شتر مرغ کے پروں پر سوار ہو جاتا ہے تو یقیناً وہ تیرے گزشتہ سبقت لے جانے والے امور کو بھی پالیتا ہے۔ میں یہ بالکل امید نہیں کرتا تھا کہ آپ کی وفات ایسے سنگدل شخص کے ہاتھوں ہوگی جس کی آنکھیں زرد ہیں اور فطرت کا کمینہ ہے۔“

یہ اشعار پڑھ کر وہ آدمی آپ کے پاس سے غائب ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو ڈھونڈ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اُسے تلاش کیا گیا لیکن وہ نہ ملا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایسے لگا کہ جیسے وہ جن تھا اور آپ کو آپ کی موت کی اطلاع دے کر گیا ہے (کیونکہ اُس نے آپ کے قاتل کا حلیہ بھی بیان کر دیا تھا) پس اس کے بعد مدینے میں آپ کو کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔

﴿609﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَتْنَا أَحْمَدَ بْنَ يُونُسَ، نَا مَالِكُ

بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَقْبَلَ أَحَدَهُمَا  
أَخِذًا بِيَدِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سِدِّي كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ  
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِينَ وَالْمُرْسَلِينَ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبَلَيْنِ - ﴿ مفضی برقم: ۱۲۹۹۳ ﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ چنانچہ (ایک روز) ان میں  
سے ایک صاحب دوسرے کا ہاتھ پکڑے آرہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں  
کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے دوسر داروں کو دیکھے تو وہ ان آنے والے دو صاحبوں کو دیکھ لے۔

﴿ 610 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ أَبِي الدَّمِيكِ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ  
سَعِيدِ الْبَزَّازِ قَتْنَا خَالِدُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ (وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) (التحریم 3): قَالَ: أَسْرَأَ إِلَيْهَا: أَنَّ أَبَا  
بَكْرٍ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي. اللَّهُ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿ تفسیر القرطبی: ۱۸: ۱۸۷ ﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت ميمون بن مهران رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا اور  
جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی ایک بیوی سے راز کی بات کہی۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ  
(سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے یہ بات کہی تھی کہ میرے بعد ابو بکر میرے خلیفہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل اور نیک اہل ایمان اس  
کے دوست و مددگار ہیں۔

﴿ 611 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ قَتْنَا خَالِدُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ فِرَاتِ  
بْنِ السَّائِبِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(وَإِنْ تَظَاهَرَ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4): أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
﴿ مفضی برقم: ۱۶۱۹۸ ﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت فرات بن سائب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَإِنْ تَظَاهَرَ عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِيلُ  
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4): ”اور اگر تم نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ  
جبرائیل اور نیک اہل ایمان اس کے دوست و مددگار ہیں“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نیک اہل ایمان سے مراد حضرت ابو بکر  
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿ 612 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كَتَمَ أَحَدُ الْعِلْمِ فَأَفْتَحَ - ﴿الدر المنثور: ۲۹۱۲﴾

◊ ﴿ حضرت حسن بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس نے علم چھپایا ہو اور کامیاب ہو گیا ہو۔

﴿613﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ الْكُوفِيُّ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَتْنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَرَأَ الْحُسَيْنُ هَذِهِ الْآيَةَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ

يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) (المائدة: 54): حَتَّى قَرَأَ الْآيَةَ قَالَ: فَقَالَ الْحُسَيْنُ: قَوْلَاهَا أَبَا بَكْرٍ وَأَصْحَابَهُ "

﴿الحلیہ الابی نعیم: ۲۱۱/۸/۱ - السنۃ لابن بکر بن الخلال: ۲/۲۸۲/۲ - الشریعہ للاجرى: ۲۸۷/۳﴾

◊ ﴿ حضرت سری بن یحییٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ

بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ

ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں

گے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے

عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور بہ خوبی علم رکھنے والا ہے۔"

اس کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کو اس آیت کا مصداق بنایا۔

﴿614﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَبِي قَالَ: قَرِءَ عَلَيَّ ابْنِ السَّمَاكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿مضی برقم: ۳۷۲﴾

◊ ﴿ حضرت امام شعمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینیت بولتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ

ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿615﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَبِي قَالَ: قَرِءَ عَلَيَّ ابْنِ السَّمَاكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا زِلْنَا أَعَزَّةَ مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. ﴿مضی برقم: ۳۷۲﴾

✿ ✿ ✿ حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تب سے ہم ہمیشہ غالب ہی رہے۔

﴿616﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا الْعَلَاءَ بْنِ عَمْرٍو الْحَنْفِيُّ قَتْنَا ابْنَ الْيَمَانِ عَنْ

شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُمَانُ ﴿سنن الترمذی: ۶۳۴۵/سنن ابن ماجہ: ۴۰۶۱﴾

✿ ✿ ✿ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔

﴿617﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ فِطْرِ

بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ قَالَ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ. ﴿مضی برقم: ۴۰﴾

✿ ✿ ✿ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین شخص ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے

بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

﴿618﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَبِي عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الْحَسَنِ، عَنْ فِطْرِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ ﴿مضی برقم: ۴۱۲﴾

✿ ✿ ✿ اس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿619﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ أَبِي: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ. ﴿التاریخ الکبیر: ۱۷۱﴾

✿ ✿ ✿ اس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿620﴾ قَالَ: وَنَا أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

مِثْلَهُ ﴿شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ: ۴۰۶/۷﴾

✿ ✿ ✿ اس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

﴿621﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَبِي قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: قَامَ عَلِيُّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَكَتَ سَكْتَةً ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ عُمَرُ - ﴿مسند احمد: ۲/۲۰۰﴾

﴿﴾ حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

کیا میں تمہیں اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿622﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نَا عُقْبَةَ بْنَ مَكْرَمٍ الضَّبِّيُّ قَتْنَا يُونُسَ بْنَ بَكْرِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَوَأَصِلَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قِيلَ لِعَلِيِّ: أَلَا تُوصِي؟ قَالَ: مَا أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوصِي، وَلَكِنْ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا فَسَيَجْمَعُهُمْ عَلَى خَيْرِهِمْ، كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلَى خَيْرِهِمْ.

﴿کنز العمال: ۱۱/۵۳۴/۵ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۲/فضائل الصديق لابن العثاری: ص ۵﴾

﴿﴾ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی جو میں بھی کروں، البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو عنقریب انہیں بہتر شخص پر متفق کر دے گا، جس طرح کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے بہترین شخص (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) پر متفق کیا تھا۔

﴿623﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا عُقْبَةَ بْنَ مَكْرَمٍ قَالَ: نَا نَصْرًا، عَنْ حُسَامِ يَعْنِي ابْنَ مِصْكَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمِرْتُ أَنْ أُولِيَ الرَّؤْيَا أَبَا بَكْرٍ - ﴿ضعیف الجامع: ۱/۳۸۵/الفتح الکبیر: ۱/۲۶۱﴾

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا کہ میں ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے خواب کی تعبیر کراؤں۔

﴿624﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا السَّرِيَّ، يَعْنِي: ابْنَ يَحْيَى،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كَانَ رَجَالٌ عَلَى بَابِ عُمَرَ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَارِيَةٌ فَقَالُوا: هَذِهِ سَرِيَّةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَا أَحِلُّ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللَّهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا لِعُمَرَ مِنْ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ حُلَّتَاهُ: حُلَّةُ شِتَائِهِ وَقِيْظِهِ وَمَطِيئَتُهُ الَّتِي يَتَبَلَّغُ عَلَيْهَا لِحْجَهُ وَعُمُرَتِهِ، وَقُوَّتُهُ كَقُوَّتِ رَجُلٍ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا أَدْرِي قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، أَوْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لَيْسَ بَارْفِعِهِمْ وَلَا بِأَخْسِهِمْ. ﴿ الطبقات لابن سعد: ۲۷۵/۳ ﴾

◀ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کچھ آدمی کھڑے تھے ان کے پاس ایک لونڈی گزری تو انہوں نے کہا: یہ امیر المؤمنین کی کنیز ہے تو اس نے کہا: میں حلال نہیں ہوں میں تو اللہ کا مال ہوں۔ جب اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے مال میں سے عمر کا کیا حصہ ہے؟ یہ دو ٹوکے ایک سردیوں کے لیے اور ایک گرمیوں کے لیے ایک سواری: جس پر سوار ہو کر وہ حج یا عمرے کے لیے جاسکے اور ایک عام آدمی جتنا راشن۔

﴿ 625 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نَاهِيَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا يُونُسُ، عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اَيُّدِ الْبِسْلَامِ يَا اَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ، اَوْ بَعْمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ، فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَعَدَا عَلٰى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ -

﴿ المستدرک للحاکم: ۸۳/۳، مجمع الزوائد للهيثمى: ۶۱/۹ ﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابو جہل بن ہشام کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کی مدد فرما (یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا، پھر وہ (علانیہ طور پر) نکلے اور مسجد حرام میں نماز پڑھی۔

﴿ 626 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: نَا عَبَادَةَ بْنُ زِيَادِ بْنِ مُوسَى الْأَسَدِيِّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ الْمَدَنِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَخَذْتُهَا رَغْبَةً فِيهَا، وَلَا إِرَادَةَ اسْتِثْنَاءٍ عَلَيَّ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا حَرَصْتُ عَلَيْهَا يَوْمًا وَلَا لَيْلَةً قَطُّ، وَلَا سَأَلْتُهَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، وَلَقَدْ تَقَلَّدْتُ أَمْرًا عَظِيمًا لَا طَاقَةَ لِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُعِينَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ. ﴿ المستدرک للحاکم: ۶۶/۳ ﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے اسے (یعنی عہدہ خلافت کو) رغبت کے ساتھ قبول نہیں کیا، نہ ہی کسی مسلمان پر ترجیح و فوقیت پانے کا ارادہ تھا، نہ ہی میں نے ایک بھی دن یا ایک بھی رات اس کی لالچ رکھی اور نہ ہی میں نے اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ یا علانیہ طور پر اس کا سوال کیا، بے شک مجھے ایسے عظیم کام کی ذمہ داری اٹھانا پڑ گئی جس کی مجھ میں طاقت نہیں تھی، سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ میری اس پر مدد فرمائے۔

﴿ 627 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَتْنَا أَبُو مُحَمَّدٍ، يَعْنِي

أُسَيْدًا، قَتْنَا هُرَيْرٌ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوْأَاهَا حَلِيمًا، وَإِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللَّهِ فَنَصَحَهُ اللَّهُ، وَقَدْ كُنَّا

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَرَى أَنَّ السَّكِينَةَ تُنْطِقُ، يَعْنِي عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَهَابُهُ أَنْ يَأْمُرَهُ بِالْخَطِيئَةِ ﴿ ﴿ مضیٰ رقم: ۱۷۸۱۱۲ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت نرم دل اور بڑے بردبار تھے اور بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ خیر خواہی کی۔ بے شک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت بولتی ہے اور یقیناً ہم یہ بھی سمجھا کرتے تھے کہ شیطان انہیں گناہ کی طرف مائل کرنے سے ڈرتا ہے۔

(سکینت یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں ولی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿ 628 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَتْنَا أَبُو مُحَيَّبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي

سُلَيْمَانَ ابْنِ أَخِي إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شَيْخٍ كَانَ فِيهِمْ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي يَوْمًا مِنَ

الْيَامِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ حَدِيقَةً مِنْ حَدَائِقِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَقَّ الْبَابَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَإِنَّهُ الْوَالِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ

وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَإِنَّهُ هُوَ الْوَالِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَبَقْتُهُ عَيْنَاهُ وَدَخَلَ فَأَغْلَقْتُ

الْبَابَ قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ فَدَقَّ الْبَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَإِنَّهُ سَيَلِي مِنْ

بَعْدِي، قَالَ: فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَإِنَّهُ سَيَلِي مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَشَهَقَ

شَهَقَةٌ ظَنَنْتُ أَنَّ رَأْسَهُ انْصَدَعَ مِنْهَا، قَالَ: وَدَخَلْتُ وَغَلَقْتُ الْبَابَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ -

﴿السنة لابن عاصم: ۱۱۳/ الفصائل لابن خزيمة: ۲۴۷﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سات برس تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مدینے کے ایک باغ میں لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں داخل ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داخل ہونے کے بعد اُس باغ کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بنے۔ وہ اندر آئے تو میں نے دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو یقیناً یہ میرے بعد نگران بنیں گے۔ میں نے اُن کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نگران بنے۔ پھر آپ کا سانس گھٹ سا گیا، مجھے لگا کہ آپ کا سراس سے پھٹ جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اندر آ گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿629﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ الْحَرِيرِيُّ، سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ وَمَاتَ فِيهَا، قَتْنَا زَنْبُورٌ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّعْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ نَصَبَ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ سَبْعٍ قَرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ، قَالَتْ: فَوَضَعْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ، ثُمَّ شَنَّا عَلَيْهِ الْمَاءَ، حَتَّى أَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ كُفُّوا، قَالَتْ: ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَسُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ الشَّوَارِعَ كُلَّهَا فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَمْرًا أَمَّنَ عَلَيْنَا فِي إِخَانِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. ﴿مفصل برقم: ۶۷، ۱۳۳، ۵۱۲﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سات مشکوں کا پانی ڈالیں جن کے سر بند نہ کھولے گئے ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے لگن (یعنی کپڑے دھونے کے بڑے برتن) میں بٹھا دیا، پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالنے لگیں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بس کر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد! ان تمام دروازوں

کو بند کر دو جو مسجد میں راستے بنے ہوئے ہیں، سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے، کیونکہ کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا اپنے بھائی چارے اور اپنی قربانیوں کے سلسلے میں ابن ابی قحافہ (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر مجھ پر احسان کیا ہو۔

﴿630﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ عَطَاءِ الْمَدَنِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يَدْخُلُهُ الْجَنَّةَ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۳۹۱/ المستدرک للحاکم: ۸۴۳/ الععل المتناہیہ: ۱۹۲/۱﴾

◀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ کرے گا..... سب سے پہلے جسے سلام کہے گا..... اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

﴿631﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ الْأَخِيلِ الْعُنْسِيِّ قَتْنَا أَبُو سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عُمَرَ بْنَ حَفْصِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَنْظُرُونَ إِلَى أَهْلِ الدَّرَجَاتِ فَوْقَهُمْ كَمَا يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى الْكُوكَبِ الدُّرِّيِّ فِي الْأَفَاقِ مِنَ آفَاقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْ أَوْلِيكَ وَأَنْعَمًا. ﴿مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۳۶۹/۲﴾

◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (عام) جنتی لوگ اپنے سے اوپر فائز بلند و بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے کہ جس طرح تم میں سے کوئی شخص آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتا ہے، اور بے شک ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (بلند و بالا درجات والے) لوگوں میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿632﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدِ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ شَعِيبِ السَّمْسَارِ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ رَاشِدِ الْأَدَمِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّهْقَانِ - وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ رَاشِدٍ - قَتْنَا بَشَّارَ بْنَ مُوسَى الْخَفَّافِ نَاشِرِيكَهُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، هَذَا نِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ

وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ. ﴿مفہمی رقم: ۹۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے علی! یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿633﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا مُوسَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْزُوقِ الْكِنْدِيِّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ، قَالَا: نَا عَبِيدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَتْنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقِ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُقْبِلِينَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ يَا عَلِيُّ، هَذَانِ الْمُقْبِلَانِ سَيَدَا كَهْمُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ بِذَلِكَ. ﴿راجع الحدیث السابق﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے علی! یہ جو دو صاحب آرہے ہیں یہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم ان کو یہ بات مت بتانا۔

﴿634﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَيْسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَكُونُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿مفہمی رقم: ۳۱۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت ہوتی ہے۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے بولتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿635﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ التَّمَارِ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ، عَنْ سُؤَيْدِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ. ﴿النتیلا بن ابی عاصم: ۱۱۹۳﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

اس امت کے بہترین شخص، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 636 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا مُحْرَزُ بْنُ عَوْنٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ الْمَدَنِيِّ، عَنْ

عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَا أَوْلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَقِيعِ يَبْعَثُونَ

مَعِيَ، ثُمَّ أَهْلُ مَكَّةَ، ثُمَّ أَحْشَرُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ ﴿ ﴿ ﴿ مضی برقم: ۵۰۷ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کو شق کیا جائے گا، پھر ابو بکر و عمر (کی قبروں) کو (کھولا جائے گا)، پھر اہل

بقیع (یعنی جنت البقیع میں دفن ہونے والوں) کو اٹھایا جائے گا، پھر اہل مکہ کو پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔

﴿ ﴿ ﴿ 637 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورِ النَّسَوِيُّ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبِ

قَتْنَا ابْنَ عُمَيْمَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا. ﴿ ﴿ ﴿ مضی الحدیث من طرق کثیرة ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں کسی کو دوست بنا تا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بنا تا۔

﴿ ﴿ ﴿ 638 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ قَتْنَا ابْنَ عُمَيْمَةَ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ

وَاصِلِ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَكَ هَذَا فَقَالَ

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعُ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا، فَقُلْتُ: إِنَّهُ كَانَ لَكَ

صَاحِبَانِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، لَمْ يَفْعَلَا ذَلِكَ قَالَ: هُمَا الْمَرَّانِ أَقْتَدِيهِمَا. ﴿ ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۴۵۶۳ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک میرا ارادہ ہے کہ میں کوئی سونا اور چاندی نہ چھوڑوں، مگر اسے تقسیم کر دوں۔ (شیبہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا:

آپ کو دونوں ساتھیوں (یعنی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تو ایسا نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں ایسے

بزرگ تھے کہ میں ان ہی کی پیروی کروں گا۔

﴿ ﴿ ﴿ 639 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ،



عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سُنِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: مَا أَشَدُّ مَا رَأَيْتَ الْمُشْرِكِينَ نَالُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَشَدُّ مَا رَأَيْتُ مِنْهُمْ نَالُوا مِنْهُ قَطُّ أَنَّهُمْ عَدُوا عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَخَذُوهُ وَهُوَ يَطُوفُ، يَعْنِي بِالْبَيْتِ، فَأَخَذُوا بِجُمُعِ رِدَائِهِ فَلَبَّوهُ وَقَالُوا: أَنْتَ الَّذِي تَسُبُّ آلِهَتَنَا، وَتَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا؟ فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، أَنَا ذَاكَ، وَأَبُو بَكْرٍ مُحْتَضِنُهُ إِلَيْهِ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا قَوْمِ، اتَّقُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ: رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالَ: وَعَيْنَاهُ تَسْفَحَانِ. ﴿صحیح البخاری: ۱۶۵/۷﴾

◀ حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمرو بن عاصؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مشرکین کے تنگ کرنے کی سب سے سخت صورت کیا دیکھی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ان کی طرف سے جو سخت ترین تکلیف دیکھی وہ یہ تھی کہ ایک روز آپ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو وہ آپ پر ٹوٹ پڑے اور آپ کی ساری چادر کو پکڑ کر اُسے کھینچنے لگے اور کہنے لگے: تم ہی وہ آدمی ہو جو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے ہو اور ہمیں ان کی پرستش سے منع کرتے ہو جن کی پوجا ہمارے آباء و اجداد کرتے رہے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے: ہاں! میں ہی ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ آپ کو حصار میں لیے ہوئے بلند آواز میں کہہ رہے تھے: اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس بنا پر قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ تمہارے پاس واضح دلائل بھی آچکے ہیں۔ (یہ کہتے ہوئے) اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

﴿640﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَحْفَظُونِي فِي أَصْحَابِي، وَأَزْوَاجِي، وَأَصْهَارِي

﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۶۹/۱۶۹، المطالب العالیة: ۱۰۱/۱۰۱، الکامل لابن عدی: ۱۰۸/۲﴾

◀ سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہؓ، میری ازواجِ مطہرات اور میرے دامادوں کے معاملات میں میرا خیال رکھا کرو۔

﴿641﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعَمْرٌ وَعَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهُدِنِي فَمَا عَلَيْكَ

إِلَّا نَبِيًّا، أَوْ صِدِّيقًا، أَوْ شَهِيدًا. ﴿مضی برقم: ۸۲۸۱﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے، اتنے میں پہاڑ حرکت کرنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رُک جاؤ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

﴿642﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

الْمُعِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ

بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ،

وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ يَذُنُّ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ

فَيَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً

أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ) (آل عمران 135): إِلَى آخِرِ آيَةِ. ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۶۳/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بے شک میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے جس قدر چاہتا فائدہ

بخشتا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا، پس جب

وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا، اور (یہ حدیث) مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کی ..... اور حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ سچ ہی بولتے ہیں ..... انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو بھی مسلمان آدمی کوئی گناہ کر

بیٹھتا ہے، پھر اٹھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ "اور

جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو

اسی وقت انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے، پھر وہ اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو بخش سکتا

ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر کبھی اپنے کیے پر اصرار بھی نہیں کرتے۔"

﴿643﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ قَتَيْبَةَ ابْنِ لَهَيْعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، أَنَّ أَبَا

سَلْمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً فَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا، فَأَقْبَلَتْ بِهِ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّا لَمُ نَخْلُقُ

لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ " فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ، وَقَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِشَاةٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَطَلَبَهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ لَفَّظَهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ يَكُونُ لَهَا غَيْرِي؟" فَقَالَ مَنْ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَلَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ. ﴿مفصلی برقم: ۱۸۲﴾

✿ ✿ ✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص گائے کو ہانکے لیے جا رہا تھا، پھر وہ اُس پر سوار ہو گیا، تو وہ گائے اُس کی جانب متوجہ ہو کر بولی: یقیناً ہم اس کے لیے پیدا نہیں کیے گئے، ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! (یعنی انہوں نے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں ابو بکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح ایک شخص اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ اچانک بھیڑیا آ گیا اور ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ چرواہا اُس کے پیچھے بھاگا، جب اُس نے اُسے دبوچ لیا تو بھیڑیے نے بکری کو پھینک دیا، پھر آدمی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: درندوں والے دن اسے کون بچائے گا، جس دن میرے علاوہ ان کا اور کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے لوگوں نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! (یعنی انہوں نے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں ابو بکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود نہیں تھے۔

﴿644﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفِيفٍ قَتَيْبَةُ قَتْنَا ابْنَ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ":

﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْعَثُ مِنْهُمْ بَعْثٌ فَيَقُولُونَ: انظُرُوا هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ مِنَ النَّاسِ بَعْثٌ فَيَقَالُ: انظُرُوا هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَحَدٌ؟ فَلَا يُوجَدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ "، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ فَلَوْ سَعَوْا بِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِي مِنْ دَاءِ الْبُحُورِ لَاتَمْسُوهُ ثُمَّ لَا يَجِدُونَهُ. ﴿مجمع الزوائد للسيوطي: ۱۸/۱۰﴾

✿ ✿ ✿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک جنگلی دستہ بھیجا جائے گا اور لوگ کہیں گے: دیکھو کہ تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی ہے؟ تو ایک آدمی مل جائے گا چنانچہ اسی کی برکت سے لوگوں کو فتح نصیب ہو جائے گا۔ پھر لوگوں میں سے ایک دستہ بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا: دیکھو کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

میں سے کوئی ہے؟ تو کوئی بھی نہیں ملے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: عنقریب لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ اگر لوگ سمندر پار بھی میرے کسی صحابی کی موجودگی کا سنیں گے تو اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے، لیکن انہیں کوئی نہیں ملے گا۔

﴿645﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجَوِيهِ الْقَطَّانُ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ الدَّمَشَقِيُّ قَتْنَا أَسَدَهُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► وَمَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَهُوَ مُنَافِقٌ - ﴿تاریخ بغداد ۴/۱۶۴﴾

◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

﴿646﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَتْنَا ابْنَ أَبِي الْجَوْنِ، نَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنِ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ► إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَنْظُرُونَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَمَا تَنْظُرُونَ إِلَى الْكَوْكَبِ

الطَّالِعِ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمَا. ﴿مفصل الحدیث من طرق کثیرہ﴾

◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

بے شک بلند درجات والے لوگ بہت بالا درجات والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان میں طلوع

ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، اور بے شک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿647﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ

قَتْنَا ابْنَ أَبِي الرَّجَالِ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمِّي عِمْسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، أَخْبَرَنِي عَنْ سَلْفِنَا حَتَّى كَأَنِّي عَايْنَتُهُمْ،

قَالَ: تَسْأَلُنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ؟ كَانَ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أَخِي تَقِيًّا يَرَى الْخَيْرَ فِيهِ مِنْ رَجُلٍ يُصَادَى مِنْهُ غَرْبُهُ قَالَ: يَعْنِي

الرَّجُلَ تَسْأَلُنِي عَنْ عُمَرَ؟ كَانَ وَاللَّهِ فِي عِلْمِي قَوِيًّا تَقِيًّا قَدْ وَضَعَتْ لَهُ الْعِبَائِلُ بِكُلِّ مَرْصِدٍ، فَهِيَ لَهَا حَذِيرٌ مِنْ

رَجُلٍ سَوْفَهُ عَيْفٌ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ - ﴿تاریخ المدینہ لابن العثیمہ: ۲۵۹/۲۵۹، تاریخ الخلفاء: ۳۸۲/۱﴾

◀ حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور کہا: اے ابوعباس! مجھے ہمارے اسلاف کے بارے میں اس طرح

بتلائے کہ گویہ میں ان کا مشاہدہ کر لوں۔ انہوں نے فرمایا: تم مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو (تو سنو) اے بھتیجے! اللہ کی قسم! وہ بہت ہی متقی شخص تھے، ان میں اس آدمی کی بہ نسبت زیادہ خیر و بھلائی نظر آتی تھی جس کے مزاج میں کچھ سختی پائی جاتی تھی۔ تم مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھتے ہو تو سنو! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق وہ بہت طاقت ور اور پرہیزگار شخصیت تھے، ان کے لیے ہر گھات پر رسیاں بچھائی گئی ہوتی تھیں لیکن وہ ان سے اس آدمی کی بہ نسبت بہت بچ کر گزرتے تھے جس کے ہانکنے میں سختی ہو اور حدیث بیان کی۔

﴿648﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُقَاتِلًا يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم 4:)، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَلِيٌّ۔  
 ﴿648﴾ ◀ حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ، جبرائیل اور نیک اہل ایمان، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوست و مددگار ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نیک اہل ایمان سے مراد حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿649﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نَاعِلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى: إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ لِلنَّاسِ وَجُوهٌ يَرْفَعُونَ بِحَوَائِجِ النَّاسِ، فَأَكْرَمُوا وَجُوهَ النَّاسِ، فَبَحَسِبِ الْمُسْلِمِ الضَّعِيفِ مِنَ الْعُدْلِ أَنْ يُنْصَفَ فِي الْعَطِيَّةِ وَالْقِسْمَةِ۔  
 ﴿649﴾ ◀ حضرت ابو عمران عبد الملک بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام یہ مراسلہ لکھا کہ لوگوں کے ہمیشہ کچھ چہرے ہوتے ہیں جو وہ ضروریات کی بنا پر ہی اٹھاتے ہیں (یعنی کچھ لوگ ہمیشہ ضرورت مند رہتے ہیں اور ضرورت کی بنا پر ہی مانگتے ہیں) لہذا لوگوں کے چہروں کی عزت کرو اور کمزور مسلمان کے لحاظ سے عدل کرو اور عطیہ دیتے ہوئے (یا مال) تقسیم کرتے ہوئے انصاف کیا جائے۔

﴿650﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْبَزَّازُ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ الرَّقِّيَّ السَّرَّاجَ قَتْنَا ابْنَ فُضَيْلٍ قَتْنَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُهْبَانَ، وَكَثِيرُ النَّوَّاءِ، وَأَبْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، أَلَا وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا ﴿الحديث من طرق كثيرة﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے نچلے درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے اُفتق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو، سنو! یقیناً ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿ 651 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَجَاءِ الْغَدَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرَانُ يَعْنِي الْقَطَّانَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْبِزُوْنَ الرَّافِضَةَ، يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ وَيَلْفُظُوْنَهُ فَاَقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُّشْرِكُوْنَ. ﴿ ﴿ مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۲۱/۱۰ / زيادات المسند: ۱۰۳۱/۱

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ”رافضی“ کا لقب دیا جائے گا، وہ اسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ دہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا، کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

﴿ 652 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَّابِ الْبَصْرِيُّ، قَتْنَا الْقَعْنَبِيَّ، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، يَعْنِي الصَّادِقَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَمَّا غَسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَفَّنَ وَحَمَلَ عَلَى سَرِيرِهِ، وَقَفَّ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهُ بِصَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ ﴿ ﴿ ماضی رقم: ۳۲۵

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور انہیں چارپائی پر لٹا دیا گیا تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! رُوئے زمین پر اس کپڑا لپٹے شخص سے بڑھ کر کوئی بھی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق میری یہ خواہش ہو کہ میں اُس کے اعمال نامے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملوں۔

﴿ 653 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَتْنَا اَبُو الْاَصْبَغِ الرَّمْلِيُّ قَتْنَا اَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ قَتْنَا اِبْنَ شَوْذَبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ هَزْبِلِ بْنِ شُرْحَبِيلِ الْاَوْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ بِهِمْ

﴿المطالب المسند: ۲۵۱/۳/ المقاصد الحسنة للسخاوی: ص ۳۳۹﴾

﴿﴾ حضرت ہزریل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ان کے مقابلے میں یہ وزنی ہو جائے گا۔

﴿654﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَتْنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مَدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ. ﴾ ﴿مضی برقم: ۵﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد (صدقے کے اجر و ثواب) کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

﴿655﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا عُقْبَةَ بْنَ مَكْرَمٍ قَتْنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ: مَا قَوْلُكَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَدْ حَلَّى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَيْفَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَتَقُولُ الصِّدِّيقُ؟ قَالَ: فَوُتِبَ وَثُبَّةٌ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ الصِّدِّيقُ، نَعَمْ الصِّدِّيقُ، نَعَمْ الصِّدِّيقُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيقُ، فَلَا صَدَّقَ اللَّهُ لَهُ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ. ﴾ ﴿فضائل الصديق للدارقطني: ۲۲﴾

﴿﴾ حضرت عروہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: تلواروں کو زیور ڈالنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے کہا: کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار کو زیور پہنایا تھا۔ میں نے کہا: آپ ”صدیق“ کہہ رہے ہیں؟ تو وہ جلدی سے اٹھے اور قبلہ کی جانب رخ کیا پھر فرمایا: ہاں! وہ صدیق ہیں ہاں! وہ صدیق ہیں ہاں! وہ صدیق ہیں ہاں! وہ صدیق ہیں۔ انہوں نے تین مرتبہ ایسے کہا۔ (پھر فرمایا:) جو شخص انہیں صدیق نہ مانے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی کسی بات کی تصدیق نہ کرے۔

﴿656﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا الزُّنْجِيَّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أُمِّيَّةَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَوَّلُ مُؤْمِنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٢٧١، ٢٧٢﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت اسماعیل بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے یعنی سب سے پہلے جو مسلمان ہوئے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

﴿657﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٢٩٤﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت امام ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے شخص ہیں۔

﴿658﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ

عِيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْقَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ

خَلِيلًا. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٢٩٠﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں البتہ اگر میں کسی کو دوست بنا تا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بنا تا۔

﴿659﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا أَبُو الْعَارِثِ الْوَرَّاقُ، عَنْ

بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّمَاءِ لَيَكْرَهُ أَنْ يَخْطَأَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْأَرْضِ۔

﴿المطالب العالیة: ٣/٢١٣، اللالی المصنوعة: ٣٠٠/١، الموضوعات لابن الجوزی: ٢١٩/١﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل آسمان میں اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ زمین میں ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو غلط قرار دیا جائے۔

﴿660﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا اِبْرَاهِيْمُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: نَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاصْحَابِهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَيْكُمْ اَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: اَيْكُمْ عَادَ مَرِيضًا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: اَيْكُمْ شِيعَ جَنَازَةً؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَنِيئًا، مَنْ كَمَلَتْ لَهُ هَذِهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. ﴿مضی برقم: ۵۸۵﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے جنازے میں کس نے شرکت کی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبارک ہو! جس میں یہ خصلتیں کامل طور پر موجود ہوں: اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

﴿661﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَتْنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَتْنَا فُضَيْلٌ، يَعْنِي: ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَعْرَجِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنَّ لِكُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْبِرِّ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا اسْتَغْلَبَ عَلَيَّ عَمَلُ الرَّجُلِ مِنْهَا شَيْءٌ دَعَاهُ ذَلِكَ الْبَابُ، وَبَابُ الصَّوْمِ يَدْعِي الرَّيَّانُ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ يَدْعُوْنِي شَيْءٌ مِنْهَا؟ قَالَ: اِنَّهَا تَدْعُوْكَ وَاِنَّكَ لَتَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شِئْتَ. ﴿مضی برقم: ۲۱۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نیکی کے ہر کام کے لیے جنت کا ایک دروازہ مختص ہے، پس جب آدمی کے عمل پر ان میں سے کوئی چیز غالب آجاتی ہے (یعنی جب آدمی کسی ایک عمل کا زیادہ اہتمام کرتا ہے) تو وہ اُسے اسی دروازے سے بلائے گا اور روزے والے دروازے کو ”ریان“ کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ان اعمال میں سے کوئی مجھے بھی (جنت کے کسی دروازے سے) بلائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ آپ کو بلائیں گے اور آپ ان میں سے جس دروازے سے چاہو گے (جنت میں) داخل ہو سکو گے۔

﴿662﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَتْنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِمَكَّةَ -

وَأَتْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَمْشِي اَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَيَّ اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَيْرٌ اَوْ قَالَ: اَفْضَلُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ. ﴿مضی رقم: ۱۳۵﴾

◉ ◉ ◉ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس شخص سے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ نبیوں اور رسولوں کے بعد کسی ایسے شخص پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا جو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو یا فرمایا کہ افضل ہو۔

﴿663﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ قَتْنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ السَّعِدِيُّ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا فَصَّهَا عَلَيَّ اَبِي بَكْرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ اَنَّكَ كَانَتِي اِبْتَدَدْتُ اَنَا وَاَنْتَ دَرَجَةٌ فَسَبَقْتُكَ بِبِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ، قَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ مَا تَرَى مَا يَسُرُّكَ وَاَعَادَهَا عَلَيْهِ

قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَانَتِي اِبْتَدَدْتُ اَنَا وَاَنْتَ دَرَجَةٌ فَسَبَقْتُكَ بِبِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ

خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ حَتَّى يُقَرَّ عَيْنُكَ وَتَرَى مَا يَسُرُّكَ وَاَعَادَهَا الثَّلَاثَةَ

فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ اِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَانَتِي اِبْتَدَدْتُ اَنَا وَاَنْتَ دَرَجَةٌ فَسَبَقْتُكَ بِبِرْقَاتَيْنِ وَنِصْفٍ، قَالَ: خَيْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، يُبْقِيكَ اللَّهُ اِلَى رَحْمَتِهِ وَمَغْفِرَتِهِ، وَاَبْقَى بَعْدَكَ سَنَتَيْنِ وَنِصْفًا

قَالَ اَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ: كَانَ اَبُو بَكْرٍ يَعْبُرُ ﴿الطبقات لابن سعد: ۱۷۷/۳﴾

◉ ◉ ◉ حضرت امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس (خواب) کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اے ابو بکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کر دیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوبارہ یہ خواب بیان کیا اور فرمایا: اے ابو بکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ



نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو تب تک زندہ سلامت رکھے گا جب تک کہ آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر دے اور آپ ﷺ ایسے دن نہ دیکھ لیں جو آپ ﷺ کو خوش کر دیں۔

آپ ﷺ نے ایک بار بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو بکر! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور آپ ایک درجے کو پانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں اور میں آپ ﷺ سے اڑھائی زینے آگے بڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اچھا خواب ہے، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی رحمت و مغفرت تک باقی رکھے گا اور آپ ﷺ کے بعد (مجھے) اڑھائی سال تک زندہ رکھے گا۔

حضرت امام ابو بکر بن عیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خوابوں کی تعبیر کیا کرتے تھے۔

﴿664﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي الْبُورَانِيُّ قَتْنَا إِحْتِيَاطِيًّا قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ جَمِيلٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا مَكْتُوبٌ عَلَيَّ كُلِّ وَرَقَةٍ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، عُمَرُ الْفَارُوقُ، عُثْمَانُ ذُو النُّورَيْنِ. "

﴿مجمع الزوائد للہیثمی: ۵۸/۹/الحلیہ لابن نعیم: ۳/۳۲/الموضوعات لابن الجوزی: ۳۳۶/۱﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں جو بھی درخت ہے اُس کے ہر پتے پر یہ (اسمائے گرامی) لکھے ہوئے ہیں: محمد رسول اللہ (ﷺ)، ابو صدیق، عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین (رضی اللہ عنہم)۔

﴿665﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ قَتْنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمَسَاوِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُرْسِلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ، يَعْنِي الصِّدِّيقَ، فَبَشَّرْتَهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى عُمَرَ فَبَشَّرْتَهُ بِالْجَنَّةِ، وَإِلَى عُثْمَانَ فَبَشَّرْتَهُ بِالْجَنَّةِ. ﴿مضیٰ برقم: ۲۰۷﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور میں نے انہیں جنت کی بشارت سنائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو میں نے انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی۔

﴿666﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا عَبِيدُ بْنُ الصَّبَّاحِ

قَتْنَا فُضَيْلٌ، عَنْ خِرَاشٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مُقْبِلِينَ فَقَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ هَذَا مِنَ الْمُقْبِلِينَ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٩٣﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو فرمایا: یہ آنے والے دو صاحب نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں نہ بتانا۔

﴿667﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صُهَيْبَانَ، وَكَثِيرُ النَّوَّاءِ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، وَسَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٦٥﴾

﴿﴾ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک (جنت میں) اونچے درجات والے لوگوں کو ان سے کم تر درجات کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر روشن ستارے کو دیکھتے ہو اور یقیناً ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے، بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿668﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ تَتْنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا الْمُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَمِينَانِ وَوَزِيرَانِ، فَوَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَأَمِينَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٠٥﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے دو امین اور دو وزیر رہے ہیں، پس میرے وزیر اہل آسمان میں سے ہیں: جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام اور میرے امین اہل زمین میں سے ہیں: ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

﴿669﴾ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ

قَتْنَا ابْنُ عَطِيَّةٌ قَتْنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ حَبْوَتِهِ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُ يَبْتَسِمُ إِلَيْهِمَا وَيَبْتَسِمَانِ إِلَيْهِ.

﴿مسند احمد: ۱۵۰۳/۱ سنن الترمذی: ۶۱۲/۵/ مسند ابوداؤد الطيالسی: ۱۳۹/۲﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف لایا کرتے اور مہاجرین و انصار بھی وہاں موجود ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی اپنا سر اوپر نہ اٹھاتا تھا، سوائے حضرات ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی جانب دیکھ کر مسکرا دیتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکرانے لگتے۔

﴿670﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رُبَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اُقْتَدُوا بِاللَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي مِنْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. " ﴿مضی برقم: ۲۹۳، ۲۹۴﴾

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد ان دو اصحاب کی اقتدا کرنا: ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)۔

﴿671﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ. ﴿مضی برقم: ۱۵۷﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آگاہ رہو! بے شک میں ہر دوست کی دوستی سے مستغنی ہوں، البتہ اگر اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا اور بلاشبہ تمہارے صاحب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

﴿672﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ، نَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، قَالَ: إِنَّمَا أَقُولُ مِنَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَبُو هَا.

﴿سنن الترمذی: ۵۰۶/۵/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۱۵۷۸/۱ سنن ابن ماجہ: ۳۸/۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات السلاسل سے واپس آئے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

﴿ ﴿ ﴿ 673 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى يَرَاهُمْ مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكُوكَبَ الطَّالِعَ فِي الْأُفُقِ - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْأَفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ - وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَأَنْعَمًا. ﴿ ﴿ ﴿ ماضی رقم: ۱۶۵ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک (جنت میں) اونچے درجے والے لوگوں کو ان سے کم تر درجوں کے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم اُفق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ عمرو نے ”آسمان کے اُفق میں“ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ اور یقیناً ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان میں سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿ ﴿ ﴿ 674 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ: (فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ) (المائدة: 54):، قَالَ: هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ.

﴿ ﴿ ﴿ الاحلیہ لابی نعیم: ۲۱۱/۸۸ - السنۃ: لابی بکر بن الخلال: ۲/۳۸۲ - الشریعۃ لابی جری: ۴/۶۸۷ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ”عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ لوگ اُس سے محبت کرتے ہوں گے۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 675 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَتْنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَتْنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ التُّعْمَانِ قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَا يَجْمَعُ حُبَّ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا قَلْبٌ مُؤْمِنٌ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ. ﴿ ﴿ ﴿ المطالب العالیہ: ۳/۸۲ - الرياض النضرۃ: ۱/۵۴ - الصواعق المحرقة: ص ۷۸ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان چار لوگوں کی محبت صرف مومن دل میں ہی جمع ہو سکتی ہے: ابو بکر، عمر، عثمان اور علی (رضی اللہ عنہم)۔

﴿676﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ الْكُوفِيِّ قَتْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّرُ قَتْنَا حَيَّوَةَ بْنَ شُرَيْبٍ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْلَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبِعِثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

﴿الآلی المصنوعہ: ۳۰۲/۱/ الفوائد المجموعہ: ص ۳۳۷/ الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۰/۱﴾

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر تم میں مجھے مبعوث نہ کیا جاتا تو عمر بن خطاب کو مبعوث کیا جاتا۔

﴿677﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿الحلیۃ لابن نعیم: ۳۳۳/۶/ الصواعق المحرقة: ص ۹۷﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنتیوں کے چراغ ہیں۔

﴿678﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبِيدِ الْعَجَلِيُّ، عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَمَّارُ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ، حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ مِثْلَ لَبِثِ نُوحٍ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، مَا نَفَدْتُ فَضَائِلَ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ.

﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۶۸/۹/ الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۱/۱﴾

﴿﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمار! میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو میں نے کہا: اے جبرائیل! مجھے عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں بیان کیے جانے والے فضائل بتلاؤ۔ تو انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں آپ کو عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے آسمان میں (بیان کیے جانے والے) فضائل اتنے عرصے تک بتلاتا رہوں جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں گزارا تھا



(یعنی) ساڑھے نو سو سال تک، تو تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کی بہ نسبت ایک نیکی ہے۔

﴿679﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى قَتْنَا بِهِزَ قَتْنَا هَمَامًا، نَا قَتَادَةَ قَتْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ":

﴿متن حدیث﴾ ◄ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ ثُمَّ سِرْتُ: نَهْنَةً فَرَأَيْتُ قَصْرًا هُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْقَصْرِ الْأَوَّلِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ وَإِنَّ فِيهِ لِمَنْ الْحُورُ الْعَيْنِ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلَّا مَا عَرَفْتُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ " فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ﴿مضی برقم: ۴۵۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا محل ہے؟ تو انہوں نے بتلایا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔ پھر میں تھوڑا سا آگے چلا تو مجھے ایک اور محل دکھائی دیا جو پہلے محل سے بھی زیادہ اچھا تھا، پس میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ بھی عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ اُس محل میں حور عین تھیں۔ اے ابو حفص! مجھے اُس محل کے اندر جانے سے صرف اس بات نے روک دیا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیر کھاؤں گا؟

﴿680﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسَفَ قَتْنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، يَعْنِي: ابْنَ حَيَّانَةَ عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ فَأَبَوْا أَنْ يَزُوجُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ رَجُلٌ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ.

﴿الرياض النضر: ۲۵۲/۲۵۲/المطالب العالیہ: ۴۱۲/۴۱۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے گھر اُن کی صاحبزادی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے انکار کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مدینے کے دونوں پتھر لیے کناروں کے درمیان ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر ہو۔

﴿681﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا هُشَيْمًا، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ، أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ) (التحریم: 4)،

قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٩٨﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے فرمان: وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ (اتحریم: 4) (نیک اہل ایمان) سے

مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿682﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا زِيَادٌ قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ﴿

﴿متن حدیث﴾ ﴿ وَأَفَقْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ

إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا، فَانزَلْتَ (وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا) (البقرة 125:)، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلْنَ عَلَيْهِنَّ الْبُرِّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَانزَلْتَ آيَةَ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ: (عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ) (التحریم 5:)، فَانزَلْتَ كَذَلِكَ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٢٣٣﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تین کاموں میں میری بات رب تعالیٰ کے موافق ہوئی (یعنی جیسا میں نے سوچا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم جاری فرمادیا:

(پہلی بات یہ تھی کہ): میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لیں (تو کیا

خوب ہو) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: وَأَتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّيًّا ” اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔“

(دوسری بات یہ تھی کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں اچھے برے ہر طرح

کے لوگ آتے جاتے ہیں وہاں آپ کی ازواجِ مطہرات بھی ہوتی ہیں، کاش کہ آپ انہیں پردے کا حکم فرمادیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے پردے (کے حکم والی) آیت نازل فرمادی۔

اور (تیسری بات یہ تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں (ایک بار) جوش میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہو گئیں

(اور خرچے میں اضافے کا مطالبہ کرنے لگیں) تو میں نے (انہیں) کہا: عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا

مِنْكُنَّ ” ہو سکتا ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے۔“ تو

(میری بات) اسی طرح (آیت قرآن بن کر) نازل ہو گئی۔

﴿683﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَا قَبِيصَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: <https://aalisfami.net>

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ ﴿ مضمی برقم: ۳۱۳ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ نے عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور ان کے دل پر حق کو رکھ دیا۔

﴿ 684 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَكِيدِ، نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

الدَّوْرَدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

﴿ مضمی برقم: ۳۱۳ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی کے مثل فرمان منقول ہے۔

﴿ 685 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا ابْنُ لِهَيْعَةَ، عَنْ ابْنِ

الْهَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَا أَظَلَّتِ الْخُضْرَاءُ؛ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ؛ بَعْدَ النَّبِيِّنَ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْكَ يَا

عُمَرُ. ﴿ سنن الترمذی: ۲۶۹/۵ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! انبیاء کے بعد کسی بھی ایسے آدمی پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے جگہ نہیں دی جو تجھ سے بہتر ہو۔

﴿ 686 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ قَتْنَا رَجُلٌ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: هَذَا

السَّمْعُ وَالْبَصَرُ ﴿ سنن الترمذی: ۶۱۳/۵ / المستدرک للحاکم: ۶۹/۳ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں

سننے اور دیکھنے (کی حیثیت رکھتے) ہیں۔

﴿ 687 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نَا عَبْدَةُ وَيَعْلَى، قَالَا: نَا

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَعُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. ﴿ مضمی برقم: ۳۱۶-۳۱۷ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے عمر کی زبان پر حق کو رکھ دیا ہے۔

﴿ 688 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمِيمٍ النَّهْشَلِيُّ قَتْنَا

خَازِمُ بْنُ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ يَا أَبَا بَكْرٍ، وَيَا عُمَرَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحِبُّكُمْ، وَاللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَيُحِبُّكُمْمَا لِيُحِبِّي

يَاكُمْ، وَاللَّهِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُحِبُّكُمْمَا لِحُبِّ اللَّهِ إِيَّاكُمْ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّكُمْ، وَوَصَلَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكُمْ، قَطَعَ اللَّهُ مَنْ قَطَعَكُمْ، أَبْغَضَ اللَّهُ مَنْ أَبْغَضَكُمْ. ﴿ ﴿ تفرد بہ المؤلف ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اے ابو بکر اور اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اور اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ بھی تم

دونوں سے اس وجہ سے محبت کرتا ہے کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے اور اللہ کی قسم! بے شک فرشتے بھی تم دونوں سے محبت کرتے

ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو تم سے محبت ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائے جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص

سے تعلق جوڑے جو تم دونوں سے تعلق جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے تعلق توڑے جو تم دونوں سے تعلق توڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ

اس شخص سے نفرت کرے جو تم دونوں سے نفرت کرتا ہے۔

﴿ 689 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ غِيَاثٍ قَتْنَا الْوَضَّاحُ عَنْ

إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِهِ مِنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللَّهُ

أَدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِهِ مِنْذُ يَوْمِ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

﴿ ﴿ ﴿ فضائل الصديق لابن العشاري: ص ۶ / تاريخ بغداد: ۲۵۶ / العلل المتناهية لابن الجوزي: ۱۸۴ / ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے لے کر روز قیامت تک مجھے اس کا ثواب عطا

فرمائے گا جو اس پر ایمان لایا اور اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ مجھے معبود فرمانے کے دن سے لے کر روز قیامت تک آپ کو اس

کے ثواب سے نوازے گا جو مجھ پر ایمان لائے گا۔

﴿ 690 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا لَوْلُوُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ

بُنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) (الفتح 29:)، قَالَ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (وَالَّذِينَ مَعَهُ) (الفتح 29:): أَبُو بَكْرٍ، (أَشْدَاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) (الفتح 29:): عُمَرُ، (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) (الفتح 29:): عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ، (تَرَاهُمْ رُكْعًا سَجْدًا) (الفتح 29:): عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، (يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا) (الفتح 29:):، طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، (سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ) (الفتح 29:): عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدٌ، (ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ) (الفتح 29:): الْمُؤْمِنُونَ الْمُحِبُّونَ لَهُمْ، (لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ) (الفتح 29:): الْمُبْغِضُونَ لَهُمْ، (وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) (الفتح 29:).

﴿ الدر المنثور: ۶/۸۳۶/۱۱۳۱/۱: ۲۲۸ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ﴿ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﴾ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے مراد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ﴿ وَالَّذِينَ مَعَهُ ﴾ ”اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں۔“ سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿ أَشْدَاءُ عَلَى الْكُفَّارِ ﴾ ”کافروں پر بہت سخت ہیں۔“ سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ﴾ ”آپس میں بہت رحم دل ہیں۔“ سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿ تَرَاهُمْ رُكْعًا سَجْدًا ﴾ ”آپ انہیں رکوع و سجود کی حالت میں دیکھیں گے۔“ سے مراد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ﴾ ”وہ اللہ کا فضل اور خوشنودی تلاش کرتے ہیں۔“ سے مراد طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ﴾ ”ان کی پہچان ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں۔“ سے مراد عبد الرحمن بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہما ہیں۔ ﴿ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ﴾ ”یہ تورات میں ان کی مثال دی گئی ہے اور انجیل میں ان کی مثال یوں بیان ہوئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کو نپل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ گدرائی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔“ سے مراد ایسے مومنین جو ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ﴾ ”تا کہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ﴿ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾ ”اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔“ ﴿ الفتح: ۲۹ ﴾

﴿ 691 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرٍ الْمَكِّيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الْأَنْصَارِيُّ قَتْنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ دَعْلَجٍ، وَأَبِي الْجُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَهَاجِرٍ، عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ:



﴿متن حدیث﴾ ﴿جاءوا برجلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَابَ حَدًّا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: مَا تَرَوْنَ فِيهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَرَى أَنْ تُوْجَعَ قَرْنِيهِ، فَقَالَ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ إِنْ تَطَعْتَ عُمَرَ فِي أُمَّتِكَ تَشْتَدَّ عَلَيْهِمْ، وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى جَبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّاسَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمَرُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ عُمَرَ، وَأَجَلٌ حَيْثُ يَحِلُّ عُمَرُ، وَدَعَا بِالْأَنْصَارِيِّ فَأَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ

﴿﴾ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگ ایک انصاری شخص کو رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں لے کر آئے، اُس نے کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کیا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے استفسار فرمایا تم اس کے متعلق کیا رائے دیتے ہو؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ اس کے سینگوں کو تکلیف دیں (یعنی اس پر حد لاگو کریں) یہ سن کر انصار نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ اپنی امت کے بارے میں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی بات مانیں گے تو ان پر سختی کر بیٹھیں گے۔ نبی کریم ﷺ واپس چلے گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! آپ کے رب نے اسلام کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے غلبہ عطا فرمایا ہے، اس لیے وہی بات معتبر ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو خبر دی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر مجھ سے ہے اور میں عمر سے ہوں، میں بھی مسکے کا وہی حل نکالتا ہوں جو عمر نکالتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے انصاری کو بلایا اور اس پر حد جاری فرمائی۔

﴿692﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا عُمَانَ بْنَ عُمَرَ وَ قَتْنَا عَبْدَ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ

قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِاللَّهِ، وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَلَا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللَّهِ، مِنْ عُمَرَ

بْنِ الْخَطَّابِ. ﴿مفصل برقم: ۴۸۲﴾

﴿﴾ حضرت قبیسہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اللہ کی معرفت رکھنے والا، کتاب اللہ کو پڑھنے والا اور دین کی سمجھ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿693﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ الْجَدَدِيُّ قَتْنَا ابْنَ لَهِيْعَةَ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، وَهُوَ الْمُقْبَرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثَمَانِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لِمَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَفِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ثَمَانُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَلْعَنُونَ مَنْ أَبْغَضَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

﴿اللاالی المصنوعة: ۳۰۷۲/الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۴﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً آسمان دنیا میں اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے محبت کرتا ہے اور دوسرے آسمان میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جو اس شخص پر لعنت برساتے ہیں جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے نفرت کرتا ہے۔

﴿694﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَمِيرٍ النَّهْشَلِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا وَهْبُ اللَّهِ قَتْنَا حِيَمَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﴿مضی رقم: ۶۷۶﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

﴿695﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَتْنَا الْمَسْعُودِيُّ،

عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يَأْتِيهِ بِكُسْرَتِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ فَيَسْأَلُهُ عَنْهَا: مِنْ أَيْنَ أَصَبْتَهُ؟ قَالَ: أَصَبْتُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَاتَى لَيْلَةً بِكُسْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ قَدْ طَالَ صِيَامُهُ فَنَسِيَ أَنْ يَسْأَلَهُ، فَوَضَعَ يَدَهُ فَأَكَلَ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِأَبِي بَكْرٍ: كُنْتُ تَسْأَلُنِي كُلَّ لَيْلَةٍ عَنْ كُسْبِي إِذَا جُنْتُكَ فَلَمْ أَرَسْأَلْتَنِي عَنْ كُسْبِي اللَّيْلَةَ قَالَ: فَأَخْبَرْنِي مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنْتُ لِقَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمْ يُعْطُونِي أَجْرَ كَهَانَتِي، حَتَّى كَانَ الْيَوْمَ فَلَقِيْتَهُمُ الْيَوْمَ فَأَعْطُونِي، وَإِنَّمَا كَانَ كَذِبَةً، قَالَ: فَادْخَلَ أَبُو بَكْرٍ أُصْبَعَهُ فِي حَلْقِهِ فَجَعَلَ يَتَّقِيهَا، قَالَ: فَذَهَبَ الْغُلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ، أَكْذَبَتْ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَضَحِكَ، أَحْسَبُهُ قَالَ: ضَحِكًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخَلَ بَطْنَهُ إِلَّا طَيَّبَ.

﴿تفرد بہ المؤلف﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا وہ روزانہ آپ کے پاس پنیر کا ٹکڑا لاتا تھا اور آپ اُس سے اس کے متعلق پوچھتے تھے کہ تجھے یہ کہاں سے ملا؟ تو وہ کہتا: میں نے یہ فلاں فلاں کام کر کے حاصل کیا ہے۔ ایک رات وہ اپنی کمائی سے لے کر آیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت دیر سے روزے میں تھے جس وجہ سے آپ اُس سے پوچھنا بھول گئے۔ اُس نے (پنیر کا وہ ٹکڑا) آپ کے ہاتھ پہ رکھا اور آپ کھا گئے۔ غلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں روزانہ جب بھی آپ کے پاس آتا ہوں تو آپ مجھ سے میری کمائی کے متعلق پوچھتے ہیں لیکن آج کی کمائی کے متعلق آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے بتاؤں یہ کہاں سے آیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے زمرہ جاہلیت میں ایک قوم کے لیے کہانت کی تھی تو انہوں نے مجھے میری کہانت کی اجرت نہیں دی تھی آج میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے اجرت دی جبکہ (میں نے جو کہانت کی تھی) وہ سراسر جھوٹ تھی۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور تے کرنے لگے۔ وہ غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو بتلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوہ! تو نے ابو بکر کو جھوٹا بنا چاہا۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر وہ غلام بہت زیادہ ہنسا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! ابو بکر اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں پاکیزہ چیز کے علاوہ کچھ داخل ہو۔

﴿696﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَتْنَا زُهَيْرٌ قَتْنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ:

حَدَّثَنِي غَيْرٌ وَاحِدٌ، وَقَدْ ذَكَرَ طَلْحَةُ بْنُ مَصْرَفٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أَلَيْسَ هَذَا مَقَامُ خَلِيلِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

قَالَ: بَلَى، قَالَ: أَلَا تَتَّخِذُهُ مُصَلًّى؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة 125:)، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوا.

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ہمارے پروردگار کے دوست کا مقام نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اسے نماز کی جگہ نہ بنا لیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی موافقت میں یہ حکم) نازل فرمایا: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا لو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ وہ اسے نماز کی جگہ بنا لیں۔

﴿697﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجَمَانِيُّ قَتْنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانِ عَنْ

مَطَرٍ، وَسَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ: رَجَفَ أَحَدُهُمْ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ اسْكُنْ جِرَاءَ عَلِيكَ نَبِيٍّ، وَصِدِّيقٍ، وَشَهِيدَانِ، الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ، وَالشَّهِيدَانِ

عمر و عثمان

شَاحِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُغَايِرٌ ﴿مضیٰ برقم: ۸۱﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ صدیق سے مراد حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور دو شہیدوں سے مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿698﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا التَّرْجَمَانِيَّ قَالَ: حَدَّثْتَنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ حَسَّانِ بْنِ زَيْدِ أَبِي الْغُصْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الْغُصْنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَانِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، بُنِيتُ أَنْكُمْ تُكْفِرُونَ فِيَّ وَفِي عُمَانَ بْنِ عَفَّانٍ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47).

﴿﴾ تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۶/۱۳۴/ الدر المنثور: ۱۰۱/۳

﴿﴾ حضرت ابو غصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا:

اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو، حالانکہ میری اور اس کی مثال بلاشبہ اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47) ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

﴿699﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سُلَيْمِ الطَّائِفِيُّ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ وَلَكِنَّا أَبُو بَكْرٍ خَيْرٌ خَلِيفَةَ اللَّهِ أَبْرَهُ وَأَحْنَاهُ عَلَيْنَا. ﴿مجم الصحابہ للبیہقی: ص ۳۲۶﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے حکمران بنے، جو کہ اللہ کے خلیفہ ہیں، اس کی بہت نیکی کرنے والے اور ہم پر بڑی شفقت کرنے والے ہیں۔

﴿700﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا أَبُو نَصْرٍ التَّمَارِيُّ قَتْنَا كَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ نَائِبٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى الشَّامِ، فَمَشَى مَعَهُ نَحْوًا مِنْ مِائِلَيْنِ فَقِيلَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ، لَوْ أَنْصَرَفْتَ، فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: بَلَّغْنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادِيًا فَيُنَادِي: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ فَلْيَقُمْ، فَيَقُومُ أَهْلُ الْعُفُوفِ فَيُكَافِئُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ.

﴿تاریخ بغداد: ۱۰/۴۲۰/۱۰۰/الریاض النضر: ۲۱۳/۱﴾

◀◆◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ دو میل جتنی مسافت چل کر گئے۔ کسی نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! اگر آپ واپس چلے جائیں (تو کوئی حرج نہیں)۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس شخص کے قدم راہِ خدا میں غبار آلود ہو جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں قدموں کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (مزید) فرمایا: میرے احاطہ علم میں یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ عزوجل روزِ قیامت ایک منادی کو حکم دے گا، وہ آواز لگائے گا کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے ذمے کوئی چیز ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو معاف کر دینے والے کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کے معاف کر دینے کا انہیں صلہ عطا فرمائے گا۔

﴿701﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ الْجَوْهَرِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ

بْنِ غَزْوَانَ قَتْنَا عُبَيْدَ الْمُكْتَبِ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَهُ فِي الْكُنَاسَةِ فَرَأَى رَجُلًا فَقَالَ: تَعْرِفُ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: هَذَا

الْمُكَيْلُ فِي الشَّرِّ، قُلْتُ: لِمَ سُمِّيَ هَذَا الْمُكَيْلُ فِي الشَّرِّ؟ قَالَ: يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَيْسَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ يَنْتَقِصُهُمَا غَيْرَهُ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

◀◆◀ حضرت عبید مکتب ابو معشر کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

میں کناسہ میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا اور پوچھا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے کہا: یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو ایسے کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ برائی میں کمال پانے والا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بدگویی کرتا ہے، اور کوفہ میں اس کے علاوہ کوئی بھی شخص ان دونوں اصحاب کے متعلق بدگویی نہیں کرتا۔

﴿702﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرَانُ بْنُ زَيْدِ



التَّغْلِبِيُّ، عَنِ الْحَبَّاجِ بْنِ تَيْمِيمٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْبِزُونَ الرَّافِضَةَ، يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ وَيَلْفُظُونَهُ، فَاقْتَلَوْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. ﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ لَلْحَيْثَمِيِّ: ٢٢١/١٠، زِيَادَاتُ الْمَسْنَدِ: ١٠٣١﴾

◊ ◊ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں ”رافضی“ کا لقب دیا جائے گا، وہ اسلام سے کنارہ کش رہیں گے اور اس کے بارے میں دریدہ دہنی کریں گے۔ تم انہیں قتل کر دینا، کیونکہ بلاشبہ وہ مشرک ہوں گے۔

﴿703﴾ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِي قَالَ: أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ مُحَمَّدُ

بْنُ خَازِمٍ قَالَ: أَنَا أَبُو جَنَابِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ يَا أَيُّهَا قَوْمُ بَعْدَنَا يَنْتَحِلُونَ شِيعَتَنَا وَلَيْسُوا بِشِيعَتِنَا، لَهُمْ نَبَزُوا آيَةَ، ذَلِكَ أَنَّهُمْ يَشْتَمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَإِذَا لَقِيْتَهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ. ﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ لَلْحَيْثَمِيِّ: ١١٠٢/٣﴾

◊ ◊ حضرت ابوسلیمان الہمدانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمارے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو ہمارے شیعہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کریں گے، حالانکہ وہ ہمارے شیعہ نہیں ہوں گے، ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بدزبانی کیا کریں گے، پس جہاں بھی تم ان سے ملو، انہیں قتل کر دینا، کیونکہ بے شک وہ مشرک ہیں۔

﴿704﴾ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا التَّرْجَمَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ حَسَّانِ بْنِ

زَيْدِ أَبِي الْغُصْنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبِي، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، صَاحِبِ الطَّائِفِ، اسْتَعْمَلَهُ عَلَيْهَا عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتَ مَرَضْتَ قَدِّمْتَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَيْسَ أَنَا أَقْدَمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْدِمُهُ. ﴿مَضَى رِقْمٌ: ٢٩٨﴾

◊ ◊ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اسی دوران ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے، تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے انہیں (امامت کے لیے) آگے نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل نے انہیں آگے کیا ہے۔

﴿705﴾ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بِشَّارِ الْوَأَسِطِيِّ، قَدِمَ عَلَيْنَا سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ إِلَى بَغْدَادَ، قَتْنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ

الشَّعْبِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّينَ وَالْمُرْسَلِينَ

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَرَوَاهُ غَيْرُ أَبِي قَتَيْبَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مضی رقم: ۲۰۰﴾  
 ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(ایک مرتبہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔  
 یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

﴿706﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشِ الْعَتَكِيِّ قَتْنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لِيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كَأَنَّهُ كَوَكَبٌ دَرِيٌّ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ، وَأَنعَمَا. وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ. ﴿مضی رقم: ۱۳۱، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۲۶۷﴾  
 ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ جنتیوں میں سے ایک (عام) آدمی اہل جنت کو اس طرح نظریں اٹھا کر دیکھے گا جیسے وہ آسمان کے اُفق پر چمکدار ستارے ہوں، اور بے شک ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ان (اونچے درجات والوں) میں سے ہوں گے بلکہ ان سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿707﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بِعَسْقَلَانَ قَتْنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسَ، نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ﴿مضی رقم: ۳۱۰﴾  
 ◀ حضرت ابو عمرو شیبانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینت نازل ہوتی تھی۔ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے تھے کہ ہمیں ولی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿708﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الثُّعْلَبِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ مَعَنَا إِلَّا اللَّهُ فَرَأَى أَبَا

بُكَرٌ وَعُمَرُ فَقَالَ: هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ - ﴿مفصلی برقم: ۹۳﴾

﴿﴾ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور تیسرا کوئی بھی وہاں موجود نہیں تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر پڑی تو فرمایا: یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! تم انہیں یہ بات نہ بتانا۔

﴿709﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمَانَ نَاهُشِيمٌ قَالَ: اَنَا

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَأَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

أَخَذَ بِيَدِ صَاحِبِهِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهُمَا قَالَ: هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ. ﴿تاریخ بغداد: ۱۳۳﴾

﴿﴾ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تشریف لارہے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحبان کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں انبیاء و رسل کے علاوہ اگلے پچھلے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی! ان کو اس بات کا نہ بتلانا۔

﴿710﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا أَبُو حَصِينِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نَا أَبِي، نَا مَالِكُ

بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَقْبَلَا أَخِذًا

أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِي كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ الْمُقْبَلِينَ. ﴿مفصلی برقم: ۲۰۹﴾

﴿﴾ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا: ایک دن یہ دونوں ایک

دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے علاوہ (باقی تمام) اگلے پچھلے عمر رسیدہ جنتیوں کے سرداروں کو دیکھے تو وہ آنے والے ان دو اصحاب کو دیکھ لے۔

﴿711﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا أَبُو عَقِيلٍ قَتْنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ كَثِيرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَيَّ فَمِ عُمَرَ، وَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّ شَيْطَانَ عُمَرَ يَهَابُ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَ بِمَعْصِيَةٍ. ﴿الجزء الاول ماضی برقم: ۳۱۰، والجزء الثاني تفرد به المؤلف﴾

◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم اس بات کو بعید از امکان نہیں سمجھا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منہ پر سکینت بولتی ہے اور ہم دیکھا کرتے تھے کہ شیطان کسی نافرمانی کے کام کا حکم دینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خوف کھاتا تھا۔

(سکینت یعنی آپ رضی اللہ عنہ ایسے وقار اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے تھے کہ ہمیں دلی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا تھا)

﴿712﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ قَتْنَا هِشَامُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ إِلَى جَانِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ، قَالَ: هَلْ لَكَ نَسَبٌ فِي غَيْرِهِمْ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ، قَالَ: بَلَى وَاللَّهِ، حَتَّى تَحَالَفَا، حَتَّى لَكَائِي وَجَدْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: أَعَزُّمُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْلَمُ أَنَّ لَهُ نَسَبًا فِي غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ إِلَّا قَامَ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَدَّتَهُ، أَوْ جِدَّةُ أَبِيهِ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ نَجْرَانَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ! إِنَّا نَقْفُو الْأَثَرَ، ثَلَاثًا.

﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۲۸۹﴾

◀ حضرت حکم ابن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا کہ اسی وقت ان کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا تعلق کن سے ہے؟ اُس نے کہا: اہل نجران سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان کے علاوہ بھی کسی سے تمہاری نسبت ہے؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں (تمہاری ان کے علاوہ کسی اور سے بھی نسبت ہے)۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے اس قدر قسمیں اٹھائیں کہ میرے دل میں امیر المؤمنین کے متعلق عجیب سا خیال آنے لگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر ایسے مسلمان کو حکم دیتا ہوں جو یہ جانتا ہو کہ اس کا اہل نجران کے علاوہ کسی اور میں بھی نسبت ہے: وہ کھڑا ہو جائے۔ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس کی دادی یا (اس نے کہا کہ) اس کے باپ کی دادی اہل نجران کے علاوہ (کسی اور) سے تھی۔ اس پر حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو، ہم تو اس کی ٹوہ میں لگ گئے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

﴿713﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ وَقِيدٍ قَتْنَا ابْنَ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ: ﴿

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا بِلَالُ، بَمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خُشْخَشَتَكَ أَمَامِي، فَاتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ: فَأَنَا مُحَمَّدٌ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، قُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قُلْتُ: أَنَا قُرَيْشِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ﴿مسند احمد: ۳۶۰/۵/سنن الترمذی: ۶۲۰/۵﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

اے بلال! کس عمل کی بنا پر تم جنت میں مجھ پر سبقت لے گئے ہو؟ کیونکہ گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔ پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک محل کے پاس آیا جو کہ چہار گوشہ تھا، میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ اُمّت محمدیہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: عرب کے ایک آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا: ایک قریشی آدمی کا۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہی ہوں، لیکن یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔

﴿714﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَوْ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَهَكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ، وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ الْجَنَّةَ كُلَّنَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفِّ وَاحِدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ عُمَرُ ﴿مسند احمد: ۱۶۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمّت میں سے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری اس تعداد میں اضافہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کر کے فرمایا: اتنے افراد مزید جنت میں جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اور بھی اضافہ فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اتنے ہی اور۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابو بکر! بس کیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! مجھے مت روکو، آپ کو کیا اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہی جنت میں داخل کر دے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو



اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی ہاتھ میں لے کر جنت میں داخل کر دے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا۔

﴿715﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى، هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ

حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "

﴿متن حدیث﴾ ◄ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا لِشَابٍ مِنْ

قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. " ﴿مضی رقم: ۴۵۱﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے کا ایک محل دکھائی دیا، میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: ایک قریشی

نوجوان کا۔ میں نے سوچا کہ وہ میں ہی ہوں گا، تو فرشتوں نے بتلایا: عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کا۔

﴿716﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبِي، وَكَيْعَمٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ

أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهَا فِي دِينِ اللَّهِ عُمَرُ

﴿مسند احمد: ۱۸۴/۳/سنن الترمذی: ۶۶۴۵/سنن ابن ماجہ: ۵۵۱﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں سب سے رحم دل شخص ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں سب سے سخت عمر

(رضی اللہ عنہ) ہیں۔

﴿717﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مَكِّيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا الْجَعِيدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَتَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا لَقِينَا رَجُلًا يَسْأَلُ عَنْ

تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَمْكِنِي مِنْهُ، قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ يُغْدِي النَّاسَ إِذْ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ

وَعِمَامَةٌ، فَعَدَّاهُ ثُمَّ إِذَا فَرَّغَ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، (وَالذَّارِيَاتِ ذُرُوءًا فَالْحَامِلَاتِ وَقرًا) (الذاريات: 2)، قَالَ عُمَرُ:

أَنْتَ هُوَ؟ فَمَالَ إِلَيْهِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، ثُمَّ قَالَ: وَأَحْمِلُوهُ حَتَّى تَقْدِمُوهُ

بِلَادَهُ، ثُمَّ لِيَقْمُ خَطِيبًا ثُمَّ لِيَقُلْ: إِنَّ صَبِيغًا ابْتَغَى الْعِلْمَ فَأَخْطَأَ، فَلَمْ يَزَلْ وَضِعًا فِي قَوْمِهِ حَتَّى هَلَكَ، وَكَانَ

سَيِّدَ قَوْمِهِ. ﴿الشرية للآجری: ۴۸۱/۱/تفسیر القرطبی: ۱۴۴/۳/تاریخ عمر لابن الجوزی: ص ۱۳۶﴾

﴿﴾ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (اپنے متعلق) بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہماری ملاقات ایسے آدمی سے ہوئی ہے جو قرآن کی تاویل کے متعلق سوال کرتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: اے اللہ! اس کو میرے قابو میں کر دے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ اسی وقت وہ آدمی آپ کے پاس آیا، اُس نے ایک کپڑا اوڑھ رکھا تھا اور پگڑی پہنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی کھانا کھلایا، پھر جب وہ فارغ ہو گیا تو اُس نے کہا: امیر المؤمنین! وَالذَّارِيَاتِ ذُرُوءًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ”قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اُڑانے والی ہیں، پھر پانی سے لدے ہوئے بادل اُٹھانے والی ہیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہو وہ آدمی؟ پھر آپ اُس کی طرف لپکے اور اس کی کہنیوں سے کپڑا ہٹا کر اُسے کوڑے مارنے لگے اور اس قدر مارا کہ آپ رضی اللہ عنہ کا عمامہ گر گیا۔

پھر فرمایا: اس کو اُٹھاؤ اور اسے اس کے علاقے میں بھیج دو۔ پھر ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے: ایک رنگ ریز نے علم کی جستجو کی اور غلطی کر لی۔ پھر وہ مرتے دم تک اپنی قوم میں ذلیل و بے حیثیت ہو گیا، حالانکہ وہ اپنی قوم کا سردار ہوا کرتا تھا۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ تاویل سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کی تفسیر کرتے ہوئے قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کرام کی بجائے اپنی رائے اور نظریات کو بنیاد بنا کر اپنی خواہشات اور اختراعات سے قرآن کریم کے مطالب کو متعین کرنے، یہ سراسر گناہ اور غلط عمل ہے۔

### حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب

﴿718﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنَا مَنْ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ الْحَرَبِيَّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجَالِهِ الْمُسَمَّيْنَ قَالُوا: مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نَفِيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رِيَّاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَّاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ- قَالَ اِبْرَاهِيْمُ الْحَرَبِيُّ: لَيْسَ كَذَا نَسَبُ عُمَرَ هَذَا وَهَمٌّ مِّنْ ابْنِ اِسْحَاقَ، اِنَّمَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِيَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَّاحِ.

﴿سیرة ابن ہشام: ۶۸۳/۱، انساب العرب لابن جزم: ص ۱۵۰، الاستیعاب: ۲/۴۵۸، الاصابۃ: ۲/۵۱۸﴾

◀ ◀ ◀ ایک بدری صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یوں بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العززی بن عبد اللہ بن قرط بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ البتہ ابراہیم الحرابیؒ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے: عمر بن خطاب بن عبد اللہ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح۔

## فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

### حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿719﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ مَالِكِ الْقَطِيعِيُّ، قَتْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دُومَةٍ وَعِنْدَهُ كَاتِبٌ يُمَلِّي عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنْكُتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: فِيمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمَلِّي عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: أَنْكُتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: فِيمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمَلِّي عَلَيْهِ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ، فَعَرَفْتُ أَنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ، فَقَالَ: أَنْكُتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ، كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي بَقْرٍ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: فَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرَى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولَى فِيهَا انْتِفَاخَةٌ أَرْنَبٌ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: اتَّبِعُوا هَذَا، وَرَجُلٌ مُقَفًى حِينِيذٌ، فَاَنْطَلَقَتْ فَسَعَيْتُ فَأَخَذْتُ بِمَنْكَبِيهِ، فَأَقْبَلْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَهَذَا؟ - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً هَذَا؟ - قَالَ: نَعَمْ، يَعْنِي وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ﴿مسند احمد: ۱۰۹/۳ / مسند ابی داؤد الطيالسی: ۱۷۵/۲﴾

◆ ﴿حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اُس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پاس ایک کاتب تھا جسے آپ ﷺ کچھ لکھوا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس بارے میں؟ آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اُسے لکھوانے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک میری جانب اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس بارے میں؟ آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا اور کاتب پر جھک کر اُسے

لکھوانے لگے۔ پھر میں نے دیکھا تو اُس تحریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا یہ دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام خیر کے ہی کام میں لکھا جاسکتا ہے چنانچہ جب تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی نہ لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلا سوال پوچھتے ہوئے) فرمایا: اس کے بعد جب دوسرا فتنہ بھی فوراً ہی نمودار ہو جائے گا تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے کیا اختیار فرمایا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس شخص کی پیروی کرنا۔ اُس وقت (ایک) آدمی پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا میں دوڑتا ہوا گیا اور اُسے شانوں سے پکڑا اور اُسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور عرض کیا: کیا یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی حکم دیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اور وہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿720﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ قَتْنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ مَرَّةَ الْبُهَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ مَرَّةَ الْبُهَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يُؤْمِنُونَ عَلَى الْحَقِّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَكَشَفْتُ قِنَاعَهُ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ هَذَا؟ قَالَ: هُوَ هَذَا، قَالَ: فَإِذَا بَعْثَمَانَ بْنَ عَفَّانَ.﴾

﴿مسند احمد: ۲۳۵/۴ سنن الترمذی: ۶۲۸/۵ المستدرک للحاکم: ۴۳۳/۴﴾

﴿﴾ حضرت مرثد السهمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین پر فتنے اس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا اُسے دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اُٹھ کر اُس آدمی کی جانب گیا اور اُس کا سرپوش ہٹا کر اُس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿721﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِي قَتْنَا مُغِيرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ﴿مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ مَرَّةَ الْبُهَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يُؤْمِنُونَ عَلَى الْحَقِّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَكَشَفْتُ قِنَاعَهُ وَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ هَذَا؟ قَالَ: هُوَ هَذَا، قَالَ: فَإِذَا بَعْثَمَانَ بْنَ عَفَّانَ.﴾

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذَا، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿مسند احمد: ۲۳۲/۴/سنن ابن ماجه: ۳۱۷۱﴾

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے اور بہت بڑا ہوگا۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے چادر میں اپنا منہ چھپایا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اُس روز حق پر ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں جلدی سے گیا اور اُس (شخص) کے شانوں کو پکڑ لیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿722﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هِشَامُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ

مُتَّقِنٌ فَقَالَ: هَذَا يَوْمِنِي عَلَى الْهُدَى، قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَحَوَّلْتُ وَجْهَهُ إِلَيْهِ وَكَشَفْتُ عَنْ رَأْسِهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۸/۵/سنن ابن ماجه: ۳۱۷۱﴾

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور بتلایا کہ وہ وقت قریب ہی ہے۔ پھر منہ

چھپائے ایک آدمی (وہاں سے) گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اُس روز ہدایت پر ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اُس کے پیچھے چل دیا، یہاں تک کہ اُس کے شانوں کو پکڑ کر اُس کا چہرہ آپ ﷺ کی جانب کر دیا

اور اُس کے سر سے چادر اتار کر پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿723﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَتْنَا وَهَيْبٌ قَالَ:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِّي حَبِيبَةُ

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي

الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَأَخْتِلَافًا، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاللَّيْمِينِ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَيَّ عُثْمَانَ بِذَلِكَ. ﴿مسند احمد: ۳۳۵/۲/المستدرک للحاكم: ۹۹/۳﴾



وہ اُس گھر میں داخل ہوئے جہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقید تھے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بات کرنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگ رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

بے شک تم میرے بعد فتنے اور اختلاف میں پڑ جاؤ گے۔ یہ سن کر لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس صورت میں ہمارا رہنا کون ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تم پر امین اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ فرما رہے تھے۔

﴿724﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودَ بْنَ عَامِرٍ قَتْنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ عَنْ كَلْبِ بْنِ وَاثِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً، فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: يُقْتَلُ هَذَا الْمُقْنَعُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَأَذَا هُوَ عُمَانُ بْنُ عَفَانَ. ﴿مسند احمد: ۱۱۵/۲ سنن الترمذی: ۶۳/۵﴾

◄ ﴿حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا تو ایک صاحب وہاں سے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہتھیار بند شخص اُس روز مظلومانہ طور پر شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿725﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: نَا شُعْبَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَارِيَةٌ تَضْرِبُ بِالْذَّقِ، فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَدَخَلَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَانُ فَأَمْسَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ. ﴿مسند احمد: ۳۵۳/۳﴾

◄ ﴿حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، اُس وقت ایک باندی ذف بجاتی رہی تھی۔ پھر وہ اندر آ گئے (اور وہ ذف بجاتی رہی) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی اور اندر آ گئے (وہ پھر بھی ذف بجاتی رہی) پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو اُس نے ذف بجانا روک دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حیا دار آدمی ہیں۔

﴿726﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَتْنَا مِسْعَرَ قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَسْمَعُوا نَحْدِثُكُمْ عَمَّا جِئْتُمُونَا لَهُ اِنَّكُمْ عَتَبْتُمْ عَلٰى عُمَانَ فِي ثَلَاثِ خِلَالٍ: فِي اِمَارَةِ الْفَتَى، وَمَوْضِعِ الْغَمَامَةِ، وَضَرْبِهِ بِالسُّوْطِ وَالْعَصَا، حَتَّى اِذَا مُصْتَمُوهُ مَوْضِ الثُّوبِ بِالصَّابُونِ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ الْبَلَدِ، وَحُرْمَةَ الْخِلَافَةِ، وَحُرْمَةَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَاِنْ كَانَ عُمَانٌ لَّا حَصَنَهُمْ فَرَجًا، وَاَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۸۲/۳ تاریخ مدینہ لابن ہشام: ۳۷۷/۲﴾

﴿﴾ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

سنو! ہم تمہیں اس کا جواب دیتے ہیں جو سلوک تم نے ان سے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے) کیا ہے۔ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تین امور میں اعتراض کیا: نوجوان کی حکمرانی، غمامہ کی جگہ اور چڑے کے چابک اور لاشی سے مارنا یہاں تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: شہر کی حرمت، خلافت کی حرمت اور ماہِ حرام کی حرمت۔ جبکہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلحہ رحمی کرنے والے تھے۔

﴿727﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عِمْسَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَهْلَى: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَافِعًا حِضْنِيهِ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُمَانَ ﴿الستدرک للحاکم: ۱۰۳/۳﴾

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن ابی کیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دونوں بازو اٹھا کر یہ فرماتے سنا:

اے اللہ! یقیناً میں تیرے سامنے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون (قتل) سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔

﴿728﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ أَبُو أَحْمَدَ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَانَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَسَاكَ يَوْمًا قَمِيصًا، وَاِنْ اَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ اَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعُهُ. ﴿مسند احمد: ۷۵/۶ سنن ابن ماجہ: ۳۱/۱﴾

﴿﴾ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

بے شک اللہ عزوجل تمہیں ایک روز (خلافت کی) قمیض پہنائے گا اور اگر منافقین اس قمیض کو تم سے اتارنا چاہیں تو تم اسے نہ اتارنا۔

﴿729﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أُمُّ عُمَرَ بِنْتُ حَسَّانِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي الْغُصَنِ - قَالَ أَبِي:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَكَانَتْ عَجُوزٌ صِدْقٍ - قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، قَالَ: وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخُطُبُ النَّاسَ وَهُوَ ينادي بأعلى صوتِهِ ثلاثَ مرارٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ تُكْفِرُونَ فِي عَثْمَانَ، فَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:). ﴿مضیٰ برقم: ۶۹۸﴾

◀ حضرت حسان بن یزید ابوالغصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! اے لوگو! اے لوگو! بلاشبہ تم میرے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے بارے میں بہت کچھ کہتے ہو حالانکہ میری اور ان کی مثال اس طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

﴿730﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أُمُّ عُمَرَ بِنْتُ حَسَّانِ - قَالَ أَبِي: عَجُوزٌ صِدْقٍ - قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَقَالَ عَثْمَانُ: عَلَى مِائَةِ رَاحِلَةٍ، ثُمَّ قَالَ: أَقْبَلْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقَالَهُ، فَقَالَ عَلِيُّ عَدُوهَا مِنَ الْخَيْلِ، فَسَرَّ ذَاكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ كَلَامًا حَسَنًا. فَحَفِظَهُ أَبُوهَا وَنَسِيَتْهُ أُمُّ عُمَرَ، قَالَتْ: وَسَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عَثْمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مَرَّتَيْنِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۲۵/۵ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۷۰۲/۱ / سنن النسائی: ۶/۴۷﴾

◀ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جیشِ عسرہ کو سامان فراہم کرے گا اسے جنت ملے گی، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک سو سواریاں دیتا ہوں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ عطیہ مجھے واپس کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا، تو انہوں نے کہا: میں اتنی ہی تعداد میں گھوڑے دیتا ہوں۔ اس بات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود صحابہ کرام

نبی اللہ ﷺ کو خوش کر دیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ان کے لیے اچھی بات فرمائی، جسے اُم عمر تو بھول گئیں لیکن ان کے والد کو یاد رہی۔ اُم عمر بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیشِ عسره کو دو بار سامان فراہم کیا تھا۔

﴿731﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي

الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُمَانُ: مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَاهَا ذِي فَوْقٍ ﴾ (مِثْنُ بَرَقْم: ۳۹۱)

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم نے تیر کے سو فار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

﴿732﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَهُوَ الرَّازِيُّ، قَالَ: نَا جَرِيرٌ،

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفِيءِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَطَلَعَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ -

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا:

اس طویل و کشادہ راستے سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نمودار ہو گئے۔

﴿733﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ

الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:

﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ عَائِشَةَ تَلْعَنُ قَتْلَةَ عُمَانَ فِي الْمِرْبَدِ، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ

بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ: وَأَنَا أَلْعَنُ قَتْلَةَ عُمَانَ، لَعْنَهُمُ اللَّهُ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ، قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

﴿التاريخ المدینه لابن حبیب: ۳۸۲/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”مربد“ کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتا چلا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتی ہیں تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، یہاں تک کہ انہیں اپنے چہرے کے برابر کر لیا، پھر فرمایا: میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ اُن پر آسان و دُشوار (یعنی ہر مقام اور ہر وقت) لعنت فرمائے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔

﴿734﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمًا، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالُوا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَخْبَرِينَا عَنْ عُمَانَ قَالَ: فَاسْتَجَلَسَتِ النَّاسَ، فَحَدَّثَتِ اللَّهَ وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّا نَقَمْنَا عَلَى عُمَانَ ثَلَاثًا: أَمْرَةَ الْفَتَى، وَالْجَمَى، وَضَرْبَهُ السَّوْطِ، ثُمَّ تَرَكَتُمُوهُ حَتَّى إِذَا مُصْتَمُوهُ مَوْضَ الثُّوبِ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ الثَّلَاثَ: حُرْمَةَ دِمِهِ الْحَرَامِ، وَحُرْمَةَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، لِعُمَانَ كَانَ أَتَقَاهُمْ لِلرَّبِّ، وَأَحْصَنَهُمْ لِلْفَرْجِ، وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ ﴿تاریخ المدینہ لابن حبیبہ: ۳۷۷/۲﴾

◀ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اے ام المؤمنین! ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے، تو انہوں نے لوگوں کو بیٹھ جانے کو کہا، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر تین الزام لگائے: نوجوان کی حکمرانی، چراگاہ کا مسئلہ اور چمڑے کے چابک سے مارنا۔ پھر تم لوگوں نے انہیں تب تک نہ چھوڑا جب تک کہ تم ان پر کپڑے میں صابن کے گھس جانے کی طرح چڑھ نہ دوڑے اور تم نے ان پر تین چیزوں کو پامال کیا: ان کے حرام خون کی حرمت، شہر حرام کی حرمت، یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ رب سے ڈرنے والے سب سے زیادہ پاکدامن اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

﴿735﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمًا، عَنْ يُونُسَ، يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، عَنِ الْوَكِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ آتَيْتُ بَابَ حُدَيْفَةَ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَذَكَرَ هُشَيْمٌ قِصَّةً فِيهَا قَالَ: فَهَبُوا لِيَقْتُلُوهُ، قُلْتُ: فَايْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ، قُلْتُ: فَايْنَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: فِي النَّارِ، يَعْنِي قَتَلَهُ عُمَانُ.

◀ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا اور تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔ اس سے آگے ہشیم نے مکمل واقعہ ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے بیان کیا کہ پھر باغی انہیں (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) شہید کرنے کے لیے چلے گئے۔ (حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جنت میں۔ میں نے کہا: ان کے قاتل کہاں ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: جہنم میں۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل۔

﴿736﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ،



عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَانِنٌ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

◊ ◊ حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے، پوشیدہ و علانیہ، مخفی و ظاہری اور قیامت تک سرزد ہونے والے تمام گناہ معاف فرمادیے ہیں۔

﴿737﴾ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◊ ◊ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◊ ◊ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مِصْرَ قَدْ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالُوا:

هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ تُحَدِّثُنِي؟

قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدَكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعَلَّمَهُ تَغْيِيبَ عَنِّ بَدْرٍ

فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعَلَّمُ أَنَّهُ يَعْنِي تَغْيِيبَ عَنِّ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ، قَالَ:

فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ وَأُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ

وَوَغَفَّرَ لَهُ. وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنِّ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمُهُ لَكَ. وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنِّ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ

كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ عُمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُمَانُ إِلَى

مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُمَانَ، فَضَرَبَ بِبَيْدِهِ الْأُخْرَى عَلَيْهَا فَقَالَ:

هَذِهِ لِعُمَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: أَذْهَبُ بِهَذِهِ الثَّلَاثِ مَعَكَ. ﴿سند احمد: ۳۶۳/۷/سنن الترمذی: ۶۲۹/۵﴾

◊ ◊ حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مصری آدمی آیا، اُس نے بیت اللہ کا حج کیا، پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا

کہ یہ قریش ہیں۔ اُس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وہ (ان کے پاس) آیا

اور بولا: اے ابن عمر! اگر میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے بتلائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا:

میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہٴ اُحد کے روز

میدان چھوڑ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوہٴ بدر سے بھی غائب تھے اس

میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعتِ رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس آدمی نے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہیں تلاؤں اور تمہارے سوالات کے جوابات کی وضاحت بھی کروں: ان کا غزوہ اُحد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد (نکاح) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوہ بدر میں شریک ہوا اور (مالِ غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعتِ رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیجے، لیکن آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہی بھیجا اور بیعتِ رضوان کا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ جانے کے بعد ہوا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ نیچے رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس آدمی سے فرمایا: اب یہ تینوں جواب اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔

﴿738﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَتْنَا ضَمْرَةَ بِنْتُ رَبِيعَةَ قَالَتْ نَا عَبْدُ اللَّهِ بِنُّ شَوْذَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ عُمَانُ بْنُ عَفَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ فِي ثَوْبِهِ جَمِينَ جَهَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ: فَصَبَّهَا فِي جِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا وَهُوَ يَقُولُ: مَا ضَرَّ ابْنَ عَفَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ، يَرِيدُ ذَلِكَ مِرَارًا.

﴿مسند احمد: ۶۳/۵، سنن الترمذی: ۶۲۶/۵، المستدرک للحاکم: ۱۰۲/۳، مجمع الزوائد: ۸۵/۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لشکر کی تیاری فرما رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں اٹھیل دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اُلٹنے پلٹنے لگے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ یہ بات بار بار فرما رہے تھے۔

﴿739﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: نَا حَمَّادٌ، يَعْنِي:

ابن سلمة قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَرَّارُ بْنُ سُوَيْدٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ، فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ مَرُفُوعٌ شِرَاعُهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ) (الرحمن 24:)، وَالَّذِي أَنْشَأَهَا فِي بَحْرِ مِنْ بَحَارِهِ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ، وَلَا مَالَاتُ عَلَى قَتْلِهِ. ﴿ سنن سعید بن منصور: ۳۲۴/۲ / الفتن لابن نعیم: ۴۱ ﴾ ﴿ ﴿ حضرت عمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم دریائے فرات کے کنارے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ ایک کشتی گزری، جس کا بادبان اوپر کواٹھایا ہوا تھا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴾ اور اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (چل پھر رہے) ہیں۔ (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے اس کشتی کو اپنے سمندر میں چلایا! نہ تو میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ہی میرا ان کے قتل کا کوئی ارادہ تھا۔

﴿ 740 ﴾ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، وَهُوَ الْكُوفِيُّ، قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ زُمَعَةَ بْنَ صَالِحٍ قَالَ: سَمِعَ طَاوُسَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ لِرَجُلٍ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ شَرًّا مِنْكَ فَقَالَ لَهُ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنْتَ لَمْ تَرَ قَاتِلَ عُثْمَانَ. ﴿ الرياض النضر: ۱۰۴۳ ﴾ ﴿ ﴿

﴿ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے یہ کہتے سنا کہ میں نے تجھ سے زیادہ برا شخص

کبھی نہیں دیکھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا:

تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل کو نہیں دیکھا۔

﴿ 741 ﴾ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا مُسْهَرُ بْنُ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ قَالَ أَنَا عِمْسَى بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْقَةَ عَنْ مَرْقَةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَنْ أَكُونَ يَوْمَئِذٍ قَتَلْتُ مَعَ عُثْمَانَ فِي الدَّارِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا كَذَا.

﴿ المعارف لابن قتیبة: ۲۳۱ ﴾ ﴿ ﴿

﴿ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرہ بن شراحیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک اگر میں اُس دن ہوتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں شہید کر دیا جاتا تو یہ مجھے فلاں فلاں چیز سے

زیادہ محبوب ہوتا۔

﴿ 742 ﴾ ﴿ ﴿ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا ابْنَ الْمُبَارَكِ

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثْتَنِي جَدَّتِي:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ لَا يُوقِظُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ يُقْظَانُ فَيَدْعُوهُ فَيُنَاوِلُهُ وَضُوءًا، وَكَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ. ﴿الزهد لامام احمد: ص ۱۲۶ / الزهد لابن المبارك: ص ۴۳۸﴾

﴿﴾ ◀ حضرت زبیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو رات کے وقت بیدار نہیں کیا کرتے تھے ہاں اگر کسی کو جاگتا ہوا دیکھتے تو اسے (نوافل پڑھنے کی) دعوت دیتے پھر اسے وضو کا پانی پیش کرتے اور آپ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

﴿743﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا حَفْصُ بْنُ

غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَتَبَ عُمَانُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِمُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَضَعَ كِتَابَهُ مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى

يَشْخَصَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاتَى بِالْكِتَابِ فَجَعَلَ يَذْهَبُ وَيَجِيءُ، وَالْكِتَابُ فِي يَدَيْهِ لَا يَقْرُؤُهُ، فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ: أَيْنَ تَذْهَبُ

وَالْكِتَابُ فِي يَدِكَ؟ افْتَحَ الْكِتَابَ فَاقْرَأْهُ، فَقَالَ: يَا بِنْتَ الْكَافِرِينَ، أَسِرِّيدينَ أَنْ أُبَيَّتَ عَاصِيًا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ،

أَوْ أَشْخَصَ مِنْ لِيَلَّتِي. ﴿الميزان: ۲۶۶/۱﴾

﴿﴾ ◀ حضرت امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے نام پیغام لکھ کر انہیں یہ حکم دیا کہ وہ جب تک ان کے پاس واپس نہیں آ

جاتے تب تک وہ ان کی تحریر اپنے ہاتھ سے نہیں رکھیں گے۔ چنانچہ وہ جہاں بھی آتے جاتے وہ تحریر ان کے ہاتھ میں ہی رہتی

اور اسے پڑھتے نہیں تھے۔ ان کی والدہ نے ان سے کہا: تم جہاں بھی جاتے ہو یہ تحریر تمہارے ہاتھ میں ہی ہوتی ہے، تم اسے

کھول کر پڑھ لو نا۔ انہوں نے کہا: اے کافروں کی بیٹی! کیا تم چاہتی ہو کہ میں امیر المؤمنین کی نافرمانی کر کے رات

گزاروں یا میں اس رات واپس چلا جاؤں۔

﴿744﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَنَا حُسَيْنُ

الْجَعْفِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا عُمَانَ، فَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهُ مِنْ خِيَارِنَا.

﴿﴾ ◀ حضرت مہاجر التمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ بلاشبہ ہم انہیں اپنے بہترین لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے۔

﴿745﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجَشُونُ،

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَتَجَلَّلَ ثُوبَهُ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَخَلَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَأَنْتَ فِي هَيْئَتِكَ لَمْ تَحْرُكْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثُوبَكَ؟ قَالَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ ﴿مسند احمد: ۶/۲۸۸﴾

❖ ❖ ❖ أم المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا کپڑا مبارک اپنی دونوں پنڈلیوں کے درمیان میں رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کرنے لگے، تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آئے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے، تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور رسول اللہ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت مانگنے لگے، تو آپ ﷺ نے کپڑا درست فرمایا، پھر انہیں اجازت دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کچھ دیر بات چیت کی، پھر چلے گئے، تو میں نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، آپ کے پاس ابو بکر، عمر، علی رضی اللہ عنہم اور آپ کے دیگر صحابہ کرام آئے اور آپ اپنی اسی حالت میں بیٹھے رہے اور حرکت نہیں کی، لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے کپڑا درست فرمایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! کیا میں اُس سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟

﴿749﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَارُوحُ بْنُ عَبَّادَةَ قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَالِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَتْ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثُوبًا بَيْنَ فِخْذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لَهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ عُمَرُ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ أَبِي مُعَاوِيَةَ. ﴿مسند احمد: ۶/۱۵۵﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں کے درمیان میں کپڑا رکھا ہوا تھا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (ملاقات کی) اجازت چاہی، تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور نبی کریم ﷺ اسی طرح تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ ہوا۔ اس سے آگے راوی نے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿750﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَجَّابًا قَتْنَا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي

عَقِيلٌ، يَعْنِي: ابْنَ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ نَسِيًا مَنَسِيًّا، فَأَمَّا الَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِ عُمَانَ فَوَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُنْتَهَكَ مِنْ عُمَانَ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا أَنْتَهَكَ مِنِّي مِثْلُهُ حَتَّى لَوْ أَحْبَبْتُ قَتْلَهُ قَتَلْتُهُ يَا عَبِيدَ اللَّهِ بَنَ عَدِيٍّ، لَا يَغْرَنَّاكَ أَحَدٌ بَعْدَ الَّذِي تَعْلَمُ، فَوَاللَّهِ مَا احْتَقَرْتُ أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَجْمَ النَّفَرِ الَّذِينَ طَعَنُوا فِي عُمَانَ فَقَالُوا قَوْلًا لَا يَحْسُنُ مِثْلُهُ، وَقَرَأَ وَقَرَأَهُ لَا يَحْسُنُ مِثْلَهَا، وَصَلُّوا صَلَاةً لَا يُصَلِّي مِثْلَهَا، فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ الصَّنِيعَ إِذْ وَاللَّهِ مَا تَقَارَبُوا أَعْمَالَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ قَوْلِ امْرِئٍ فَقُلْ: (اعْمَلُوا فَسِيرَى اللَّهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ) (التوبة: 105)، وَلَا يَسْتَخْفَنَّكَ أَحَدٌ.

﴿خلق افعال العباد للبجاري: ص ۲۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

اے کاش! میں بھولی بسری ہوتی، کیونکہ جو کچھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے: اللہ کی قسم! میں یہی پسند کرتی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جس معاملے کی بے حرمتی کرنی ہے اس کی جگہ میری اپنی بے حرمتی ہو جائے، یہاں تک کہ اگر میں انہیں شہید کرنا پسند کرتی تو مجھے ہی قتل کر دیا جاتا۔ اے عبید اللہ بن عدی! یہ بات جان لینے کے بعد کوئی تجھے بالکل دھوکے میں نہ ڈالے: اللہ کی قسم! میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کو کبھی کمتر نہیں سمجھا تھا، یہاں تک کہ وہ جماعت ظاہر ہوئی جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق طعن و تشنیع کی، انہوں نے ایسی بات کی کہ اس جیسی اچھی بات کسی نے نہیں کہی، انہوں نے (قرآن کی) اس طرح قرأت کی کہ اس جیسی اچھی قرأت کسی نے نہیں کی اور انہوں نے اس انداز میں نماز پڑھی کہ اسکے مثل نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر جب میں نے (ان کے) کرتوتوں کو غور سے دیکھا تو تب مجھے اندازہ ہوا کہ اللہ کی قسم! یہ تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے قریب بھی نہیں ہیں، پس جب تمہیں کسی آدمی کی اچھی بات بھلی لگے تو تم یوں کہو: ”عمل کرتے رہو، عنقریب اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین تمہارا عمل دیکھ لیں گے۔“ اور کسی کا نیک عمل تمہیں بالکل دھوکے میں نہ ڈالے۔

﴿751﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا أَبُو قَطَنٍ قَتْنَا يُونُسَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَشْرَفَ عُمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِرَاءٍ إِذْ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ ثُمَّ قَالَ: اسْكُنْ جِرَاءَ، لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ، وَأَنَا مَعَهُ؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: هَذِهِ يَدِي وَيَدُ عُمَانَ، فَبَايَعْ لِي؟ فَأَنْتَشِدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: أَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا هَذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَأَنْتَشِدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ قَالَ: مَنْ يَنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟، فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالَ: فَأَنْتَشِدَ لَهُ رَجَالٌ، قَالَ: وَأَنْشُدْ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ بِيَاءَ مَاؤَهَا ابْنُ السَّبِيلِ، فَابْتَعْتَهَا مِنْ مَالِي فَابْتَحْتَهَا ابْنُ السَّبِيلِ؟ قَالَ: فَأَنْتَشِدَ لَهُ رَجَالٌ.

﴿مسند احمد: ٥٩١/٥ سنن النسائي: ٢٣٦٦/٢ سنن الترمذي: ٦٢٤/٥﴾

﴿﴾ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا جبکہ وہ حصار میں تھے اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر نبی صدیق اور شہید موجود ہیں۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت رضوان کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا، جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

﴿752﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسِحًا بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ:

سَمِعْتُ مَعْبِرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أَبَا سَلَمَةَ يَذْكُرُ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ عُمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَأْتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَائِهِ فَعَلِيهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلِيهِ الْقَوْدُ، أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلِيهِ الْقَتْلُ" فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأَقْبِدَ نَفْسِي مِنْهُ، وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، إِيَّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ﴿ سنن الترمذی: ۳۶۰۳/سنن ابن ماجہ: ۸۴۸/۲/مسند احمد: ۶۱/۱ ﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا: اس پر رجم کی حد لگا ہوتی ہے یا اس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں میں نے کسی کی جان بھی نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے

إِيَّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے

اور اس کے رسول ہیں۔

﴿ 753 ﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَبِيلٍ أَبُو يُونُسَ قَالَ أَنَا ابْنُ

الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ وَرَجُلًا آخَرَ مَعَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَا عَلَى عُمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ،

فَاسْتَأْذَنَّا فِي الْحِجَّةِ فَأَذِنَ لَهُمَا، ثُمَّ قَالَا: مَعَنَا مَنْ نَكُونُ إِنْ ظَهَرَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، قَالَا: أَرَأَيْتَ

إِنْ أَصَابَكَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ، وَكَانَتِ الْجَمَاعَةُ فِيهِمْ؟ قَالَ: الزُّمُورُ الْجَمَاعَةُ حَيْثُ كَانَتْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ،

فَلَمَّا بَلَّغْنَا بَابَ الدَّارِ لَقِينَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ دَاخِلًا، فَرَجَعْنَا عَلَى أَثَرِ الْحَسَنِ لِنَنْظُرَ مَا يُرِيدُ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ

عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّا طَوَعُوكَ يَدَيْكَ، فَمُرْنِي بِمَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَانُ: يَا ابْنَ أَخِي، ارْجِعْ فَاجْلِسْ فِي

بَيْتِكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ اللَّهُ بِأَمْرٍ، فَلَا حَاجَةَ لِي فِي هِرَاقَةِ الدِّمَاءِ. ﴿ الرياض النضرة: ۸۸/۳ ﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ ایک اور انصاری شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ گھر میں محصور تھے۔ ان دونوں نے حج کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی پھر ان دونوں نے پوچھا: اگر یہ قوم غلبہ پالیتی ہے تو پھر ہم کس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: تم جماعت کے ساتھ رہنا۔ انہوں نے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر یہ آپ پر حملہ کر دیتے ہیں اور جماعت بھی ان میں موجود ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا: جماعت کو لازم پکڑنا، خواہ وہ جہاں بھی ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اور جب ہم گھر کے دروازے پر پہنچے تو ہماری ملاقات حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی جو گھر میں داخل ہو رہے تھے، ہم بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہی لوٹ آئے تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ کس ارادے سے آئے ہیں۔ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تو کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے اشارے کے پابند ہیں، آپ ہمیں جو چاہے حکم فرما دیجئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بھتیجے! واپس چلے جاؤ اور اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ فرمادے، کیونکہ مجھے خون بہانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

﴿754﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ

يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ عُمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مُحْصَرٌ، قَالَ: وَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخَلًا إِذَا

دَخَلْنَاهُ سَمِعْنَا كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ عُمَانُ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُنْتَقِعًا لَوْنَهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونِي بِالْقَتْلِ أَنْفًا، قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكُمْ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَا يَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِيمَانِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ"، فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا تَمَنَيْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مِمَّا هَدَانِي اللَّهُ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَا يَقْتُلُونِي؟

﴿مسند احمد: ۶۵/۱، تاریخ المدینہ لابن حبیب: ۲/۳۵۸، المنشی لابن الجارود: ص ۲۸۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ آپ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں



میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں؛ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿755﴾ ► سند حدیث ﴿ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَتْنَا حَمَادُ

بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ، قَتْنَا أَبُو أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ:

► متن حدیث ﴿ ► إِنِّي لَمَعَ عَثْمَانَ فِي الدَّارِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَكُنَّا نَدْخُلُ مَدْخُلًا إِذَا دَخَلْنَا سَمِعْنَا

كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَ يَوْمًا ذَاكَ الْمَدْخَلَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ قَالَ: وَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا مِنْ إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَا بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بَغَيْرِ نَفْسٍ" فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي الدُّنْيَا بِدِينِي بَدَلًا مِنْ دُنْيَايَ لَهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَ يَقْتُلُونِي؟ ﴿مسند احمد: ۶۲۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں گھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب وہ گھر میں مقید تھے تو جب بھی ہم کمرے میں داخل ہوا کرتے تھے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے پھر باہر تشریف لائے تو ان (کے چہرے کا) رنگ متغیر تھا انہوں نے فرمایا یا یہ لوگ مجھے کیوں قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کسی بھی مسلمان کا خون حلال نہیں ہوتا سوائے ان تین امور میں سے کسی ایک کے پائے جانے پر: وہ آدمی جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کرے یا شادی کرنے کے بعد زنا کرے یا کسی کو قصاص کے بغیر قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں؛ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے مجھے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ مجھے اس دین کے بدلے میں ساری دنیا مل جائے اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿756﴾ ► سند حدیث ﴿ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانَ قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ

عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيْبِ، يَعْنِي: ابْنَ رَافِعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

► متن حدیث ﴿ ► كَانَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً مُنْذُ أُسْلِمَ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سے اسلام قبول کیا تب سے وہ روزانہ ایک مرتبہ غسل کیا کرتے تھے۔

﴿ (757) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ قَتْنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ، وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

﴿ سنن الترمذی: ۶۲۴/۵ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿ (758) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ،

عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخُطُبُ فَقَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَعُثْمَانُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي

صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47): ﴿ ماضی برقم: ۶۹۸ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبدالرحمن بن شریذ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا:

بلاشبہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان (جنت میں) اسی طرح ہوں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي

صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ۔ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم وہ سب نکال دیں گے وہ بھائی

بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

﴿ (759) ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ، قَتْنَا حَمَادًا يَعْنِي ابْنَ

سَلَمَةَ، قَتْنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَارَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْكُوفَةِ ثَمَانِيًا حِينَمَا اسْتُخْلِفَ

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَحَدَّثَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَاتَ، فَلَمْ يَرِ

يَوْمَ أَكْثَرَ نَشِيمًا مِنْ يَوْمِنَا، وَإِنَّا اجْتَمَعْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَأَلْ عَنْ خَيْرِنَا ذِي فَوْقِ،

فَبَايَعْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، فَبَايَعُوهُ۔ ﴿ تاریخ المدینہ لابن ہبہ: ۲/۲۷۷-۲۷۸/ تاریخ الخلفاء: ۶۱۲ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ سے کوفہ کی جانب آٹھ میل تک مسافت طے کی تھی جب حضرت عثمان

بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: ابا بعد! امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ اس روز سے زیادہ سسکیاں لے کر روئے جانے والا کوئی دن نہیں دیکھا گیا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تیر کے سو فار کے بہ قدر بھی اپنے سے اعلیٰ (شخص کو منتخب کرنے) پر ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ چنانچہ ہم نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، پس تم بھی ان کی بیعت کرو۔

﴿760﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي مِرْطٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ خَرَجَ، وَآخِرُ، قَالَتْ: فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَهُوَ مَعِيَ فِي الْمِرْطِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ، فَأَصْلَحَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَضَى إِلَيْكَ حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ تِلْكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى حَاجَتَهُ عَلَى حَالِكَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُثْمَانُ فَكَأَنَّكَ احْتَفَظْتَ، فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَوِيٌّ، وَإِنِّي لَوِ أَدْنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَلَّا يَقْضِي إِلَيَّ حَاجَتَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْكَذَّابُونَ: أَلَا أُسْتَحْيَى مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟

﴿صحیح مسلم: ۱۸۶۶/۳، مسند احمد: ۱۵/۶﴾

◀ ◀ ◀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی، اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی چادر میں تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہیں اجازت دی گئی، انہوں نے اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میرے ساتھ چادر میں تشریف فرما ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ چادر سے باہر نکلے اور انہیں بھی اجازت دے دی، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضروری بات چیت کی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تشریف فرما تھے، پھر وہ بھی چلے گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا مزید اہتمام فرمایا اور انہیں بھی اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی، انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَيْكَ، فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُمَرُ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْكَ عُثْمَانُ فَكَأَنَّكَ احْتَفَظْتَ، فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَوِيٌّ، وَإِنِّي لَوِ أَدْنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ خَشِيتُ أَلَّا يَقْضِي إِلَيَّ حَاجَتَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَيْسَ كَمَا يَقُولُ الْكَذَّابُونَ: أَلَا أُسْتَحْيَى مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟

نے خوب اہتمام فرمایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان حیا دار آدمی ہے، اگر میں اسے بھی اسی حالت میں اجازت دے دیتا تو مجھے خدشہ تھا کہ وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان نہ کر سکتے۔

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحیح الفاظ یہی ہیں) اس طرح نہیں ہیں جس طرح جھوٹے راویوں نے بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میں بھی اس شخص سے حیا کیوں نہ محسوس کروں جس سے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں۔

﴿761﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا

سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► لَقِيتُ عَلِيًّا بِهَذَا الْحَزِيرِ فَقَالَ: أَحَبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِنَا، مَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا

تَنَفَّسَ عَنْ أَصْحَابِهِ قَالَ: إِنَّ تُحْبَهُ فَإِنَّهُ كَانَ خَيْرَنَا وَأَوْصَلَنَا. ﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۱۸/صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی: ۳۰۶﴾

﴿﴾ حضرت مطرف بن شخیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس پتھریلی زمین میں ملا تو انہوں نے فرمایا: کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ یہی فرمایا: پھر جب آپ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں سے الگ ہو گئے تو فرمایا: اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو بے شک وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور ہم سے زیادہ تعلقات کو نبھانے والے ہیں۔

﴿762﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رُوْحَ قَتْنَا سَعِيدُ، عَنِ الْخَلِيلِ

ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ، عَنْ مُطَرِّفِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► لَقِيتُ عَلِيًّا بِهَذَا الْحَزِيرِ، أَيُّ بِهَذِهِ الصَّحْرَاءِ بَعْدَ الْجَمَلِ، وَهُوَ فِي مَوْكِبِهِ،

فَأَسْرَعَ بِدَابَّتِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَنَا كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُسْرَعَ إِلَيْكَ، فَقَالَ: أَحَبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِنَا؟ فَجَعَلْتُ أَعْتَذِرُ

إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَحَبُّ عُثْمَانَ مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِنَا؟ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّ أَصْحَابَهُ لَا يَسْمَعُونَ مَقَالَتَهُ قَالَ: وَاللَّهِ لَئِنْ أَحْبَبْتَهُ إِنْ

كَانَ لَخَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

﴿﴾ حضرت مطرف رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں جنگ جمل کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صحرائی علاقے میں ملا، آپ اونٹ پر سوار تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ جلدی

سے نیچے اتر آئے، تو میں نے عرض کیا: حق تو میرا بنتا تھا کہ میں جلدی سے آپ کے پاس آتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟ میں آپ سے معذرت کرنے لگا، تو آپ نے پھر

سے فرمایا: کیا عثمان کی محبت نے تمہیں ہمارے پاس آنے سے روک رکھا؟ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ آپ

کے ساتھی آپ کی بات کو نہیں سن رہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تم ان سے محبت کرتے ہو تو (اچھا کرتے ہو)

کیونکہ) یقیناً وہ ہم سے بہتر بھی ہیں اور افضل بھی ہیں۔

﴿763﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ' نَارُوحُ قَتْنَا ابْنَ عَوْفٍ ' عَنْ نَافِعٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَبَسَ يَوْمَئِذٍ الدِّعَاءَ مَرَّتَيْنِ ' يَعْنِي يَوْمَ الدَّارِ -

﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۱۸۲/۷﴾

﴿﴾ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن دو مرتبہ زرہ پہنی۔

﴿764﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا ابْنَ

عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانُوا لَا يَفْقِدُونَ الْخَيْلَ الْبُلُقَ فِي الْمَغَازِي حَتَّى قُتِلَ عُمَانُ ' فَلَمَّا قُتِلَ

فَقِدَتْ فَلَمْ يَرْمَنْهَا شَيْءٌ ' قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَهَا الْمَلَائِكَةَ ' قَالَ: وَكَانُوا لَا يَخْتَلِفُونَ فِي الْأَهْلَةِ حَتَّى قُتِلَ عُمَانُ '

فَلَمَّا قُتِلَ عُمَانُ لُبِسَتْ عَلَيْهِمْ ' قَالَ: وَكَانَتِ الصَّدَقَةُ تُدْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ' وَإِلَى

أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ' وَإِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَنْ أَمْرَبَهُ ' فَلَمَّا قُتِلَ عُمَانُ اخْتَلَفُوا فَرَأَى قَوْمٌ

يُقْسِمُونَ بِرَأْيِهِمْ ' وَرَأَى قَوْمٌ يَرَفَعُونَهَا إِلَى السُّلْطَانِ ' قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ

(ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) (الزمر 31): قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

خُصِمْتُمْ نَازِلَةً هَذِهِ؟ وَإِنَّمَا نَحْنُ إِخْوَانٌ ' فَلَمَّا قُتِلَ عُمَانُ قَالُوا: هَذِهِ هَذِهِ. ﴿الدر المنثور للسيوطي: ۳۲۷/۵﴾

﴿﴾ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگ غزوات میں سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے موجود پاتے تھے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

پس جب ان کی شہادت ہوئی تو یہ گھوڑے بھی غائب ہو گئے اور (اس کے بعد) ایسی کوئی چیز دکھائی نہ دی۔ لوگوں کے خیال

کے مطابق یہ فرشتے ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ چاند کے معاملے میں اختلاف کا شکار نہیں ہوا کرتے تھے

یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، پس جب ان کی شہادت ہو گئی تو چاند ان پر خلط ملط ہونے لگا۔ صدقے کی

صورت حال پہلے یہ ہوتی تھی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا جس نے صدقہ کرنے کا کہا ہوتا تھا (آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا جس نے صدقہ کرنا ہوتا تھا، لیکن جب

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو لوگ اختلاف کا شکار ہو گئے، کچھ لوگ اپنی رائے کے مطابق ہی اسے تقسیم کرنے لگے

اور کچھ لوگ اسے حکمران کے ہاں بھیجنا مناسب سمجھنے لگے۔ ابن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کو

فرماتے سنا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ” پھر یقیناً تم قیامت کے روز



اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کرو گے۔“ تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے پوچھا: ہمارے اس بھڑکے سے کیا مراد ہے؟ جبکہ ہم تو باہم بھائی بھائی ہیں۔ لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اس سے مراد یہی ہے۔

﴿765﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ مَعَاذٍ أَبُو عَمْرٍو الْعُنْبَرِيُّ، قَتْنَا

الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَالَ أَبِي: نَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعَ عُثْمَانَ أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهُمْ، قَالَ: وَكَانَ فِي

قَرْيَةٍ لَهُ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ، أَوْ كَمَا قَالَ، فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، أَرَاهُ قَالَ: وَكَرِهَ أَنْ يُقَدِّمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَاتَوَّهُ فَقَالُوا: ادْعُ لَنَا بِالْمُصْحَفِ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ، فَقَالُوا لَهُ:

افْتَحِ السَّابِعَةَ، قَالَ: وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ، قَالَ: فَفَرَّهَا حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِ هَذِهِ الْآيَةِ (قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَدْنَى لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ) (يونس: 59)،

قَالَ: قَالُوا لَهُ: قِفْ، قَالَ: قَالُوا لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا حَمَيْتَ مِنَ الْحِمَى، اللَّهُ أَدْنَى لَكَ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرِي؟ قَالَ: فَقَالَ: أَمْضِهِ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَأَمَّا الْحِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْحِمَى قَبْلِي لِإِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لَمَّا زَادَ مِنْ

إِبِلِ الصَّدَقَةِ، أَمْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالْآيَةِ فَيَقُولُ: أَمْضِهِ نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: وَالَّذِي يَلِي كَلَامَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ، قَالَ: يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ: يَقُولُ لِي ذَاكَ أَبُو (ص: 471) سَعِيدٍ، قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَأَنَا فِي

سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ، لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ قَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، قَالَ: وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَشُقُّوا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا يَفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ شَرْطُهُمْ، أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ،

قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ: وَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ لَا يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً، فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ، وَهَذِهِ الشُّيُوخُ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَرَضُوا وَأَقْبَلُوا مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ، قَالَ: فَقَامَ فَخَطَبَ قَالَ: أَلَا إِنَّ

مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ ضَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِهِ، أَلَا إِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا، إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَهَذِهِ الشُّيُوخُ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا: مَكَرُ بَنِي

أُمَيَّةَ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيِّونَ رَاضِينَ، فَبَيْنَمَا هُمْ بِالطَّرِيقِ إِذَا هُمْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ثُمَّ يَفَارِقُهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ يَفَارِقُهُمْ وَيَسْبُهُمْ، قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: مَا لَكَ؟ إِنَّ لَكَ لَأَمْرًا، مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ

الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ، قَالَ: فَفَتَشَوْهُ فَإِذَا هُمْ بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَصْلِبَهُمْ، أَوْ يَقْتُلَهُمْ، أَوْ يَقْطَعُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، قَالَ: فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، قَالَ: فَاتَوُّوا عَلَيَّا فَقَالُوا: أَلَمْ

تَرَ أَنَّهُ كَتَبَ فِيْنَا بِكَذَا وَكَذَا؟ فَمَرَّ مَعَنَا إِلَيْهِ، قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ مَعَكُمْ، قَالُوا: فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا؟ قَالَ: لَا

وَاللَّهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: فَفَنظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلِهَذَا تُقَاتِلُونَ، أَوْ لِهَذَا تُغَضِبُونَ؟ قَالَ: وَأَنْطَلِقَ عَلَيَّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ، وَأَنْطَلَقُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا: كَتَبْتَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ، أَنْ تَقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ يَمِينِي بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا كَتَبْتُ وَلَا أَمَلَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ، قَالَ: وَقَالَ: قَدْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ، وَقَدْ يَنْقُشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ. قَالَ: حَصْرُوهُ فِي الْقَصْرِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: فَمَا أَسْمَعُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ رَدَّ عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ، قَالَ: فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعَذَّبُ بِهَا؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعَذَّبُ بِهَا؟ قَالَ: قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَزَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مَنَعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قَبْلِي؟ قَالَ: وَأَنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَذْكُرُ شَيْئًا فِي شَأْنِهِ، وَذَكَرَ أَرَى كِتَابَهُ الْمَفْصَلَ - قَالَ: فَفَشَا النَّهْيُ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: قَالَ: مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مَهْلًا عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَفَشَا النَّهْيُ، قَالَ: فَقَامَ الْأَشْتَرُ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَيَوْمَيْنِ أَمْ يَوْمٍ آخَرَ؟ قَالَ: فَلَعَلَّهُ قَدْ مَكَّرَ بِي وَبِكُمْ، قَالَ: فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتَّى أَلْقَى كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى، فَوَعظَهُمْ وَذَكَرَهُمْ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِمْ الْمَوْعِظَةُ، قَالَ: وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمْ الْمَوْعِظَةَ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِمْ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: وَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: فَزَعَمَ الْحَسَنُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَا أَخَذَا، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا، مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَقْعُدَهُ، أَوْ لِيَأْخُذَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فِيهِ هَوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَمْ قَطَعَهَا وَلَمْ يَبْنُهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لِأَوَّلِ كَفِّ قَدْ خَطَّتِ الْمَفْصَلَ، قَالَ: وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْمَوْتُ الْأَسْوَدُ، قَالَ: فَخَنَقَهُ، وَخَنَقَهُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يَضْرِبَ السَّيْفَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلَيْنُ مِنْ حَلْقِهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ خَنَقْتَهُ حَتَّى رَأَيْتُ نَفْسَهُ مِثْلَ نَفْسِ الْجَانِّ يَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ، قَالَ: وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التَّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مُشَقَّصًا، قَالَ: فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 137)، قَالَ: فَأَبَانَهَا فِي

(ص 473): الْمُصْحَفِ مَا حُكِّتُ. قَالَ: وَأَخَذَتِ ابْنَةُ الْفُرَافِصَةِ - فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ - حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ، قَالَ: فَلَمَّا أُشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا. ﴿مسند اسحاق بن راہویہ: ۹۹/مجمع الزوائد: ۲۲۹/الریاض النضر: ۸/۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہل مصر کا ایک وفد آیا ہے۔ آپ نے ان کا استقبال کیا۔ آپ اس وقت مدینہ منورہ کے بیرونی جانب اپنی ایک بستی میں تھے۔ جب وفد کے لوگوں نے آپ کے متعلق سنا تو وہ آپ کے پاس مدینے میں کیوں آئے ہیں۔ پس جب وہ آپ کے پاس آگئے تو انہوں نے کہا: ہمارے لیے ایک مصحف (یعنی قرآن کریم) منگوائیے۔ آپ نے مصحف منگوایا تو انہوں نے کہا: ساتویں سورت کھولیے۔ وہ سورۃ یونس کو ساتویں سورت کہا کرتے تھے۔ آپ نے اس سورت کو پڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ جب اس آیت کے اختتام پر پہنچے: قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَدْنَىٰ لَكُمْ أَمُ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ” کہہ دیجئے: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا ہے، تم نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حصہ حلال قرار دے لیا ہے۔ آپ پوچھئے کہ کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی تھی یا تم اللہ پر افتراء کرتے ہو؟ ” انہوں نے آپ سے کہا: ٹھہر جائیے۔ پھر انہوں نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ جو آپ نے چراگاہ بنائی ہے: کیا اللہ نے آپ کو اجازت دی ہے یا آپ اللہ پر افتراء کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کو چھوڑو، کیونکہ یہ آیت تو فلاں فلاں معاملے میں نازل ہوئی ہے اور جہاں تک چراگاہ کا معاملہ ہے تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی صدقے کے اونٹوں کے لیے چراگاہ بنائی تھی، میں نے تو بس یہ کیا ہے کہ جب صدقے کے اونٹوں میں اضافہ ہو گیا تو میں نے چراگاہ کو بھی بڑھا دیا، لہذا اس بات کو چھوڑو، لیکن وہ لوگ آپ کو اسی آیت کے باعث پکڑ رہے تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اسے چھوڑ دو، یہ تو فلاں فلاں بات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو اس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بحث کر رہا تھا وہ تمہاری عمر کا ہی تھا۔ (ابونضرہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ ابوسعید نے کہا تھا۔ ابونضرہ کے الفاظ ہیں: اس روز میں تمہاری عمر کا تھا۔ انہوں نے کہا: اس روز میرے چہرے پر داڑھی نہیں نکلی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے دوسری مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس روز میں تیس برس کا تھا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے وعدہ لیا کہ وہ اس وقت تک مسلمانوں میں دراڑ نہیں ڈالیں گے اور نہ ہی اجتماعیت سے الگ ہوں گے جب تک وہ ان کی شرائط کو پورا کرتے رہیں گے۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا: تم چاہتے کیا ہو؟ انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ مدینے والے ہم سے کوئی مال وصول نہ کریں بلکہ یہ مال اس شخص کو ہی ملنا چاہیے جس کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بزرگ لوگوں کو ملنا چاہیے۔ چنانچہ وہ رضامند ہو گئے اور وہ لوگ آپ کے ساتھ راضی و خوشی مدینہ منورہ آ گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سنو! جس کے پاس کوئی کھیتی ہے وہ اپنی کھیتی کے پاس پہنچ جائے اور جس کے پاس مویشی ہیں وہ ان کے پاس چلا جائے۔ خبردار! تمہارے لیے ہمارے پاس اب کوئی مال نہیں ہے۔

یہ مال صرف ان لوگوں کو ملے گا جن کے قتال کی بدولت یہ حاصل ہوا ہے اور نیز یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بزرگ لوگوں کا حق ہوگا۔ یہ سن کر لوگ غصے میں آگئے اور کہنے لگے: یہ بنو امیہ کا فریب ہے۔ پھر مصریوں کا وہ وفد راضی خوشی واپس چلا گیا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے ایک سوار ان تک پہنچا اور انہیں لپنی باتوں کا نشانہ بنانے لگا، پھر وہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا، پھر واپس ان کے پاس آیا، پھر انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور انہیں برا بھلا کہتا رہا۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر انہوں نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا مسئلہ ہے؟ کیا تجھے کوئی حکم ملا ہے؟ یا کوئی اور معاملہ ہے؟ اس نے کہا: میں امیر المؤمنین کا ایلچی ہوں اور مصر میں مقرر ان کے گورنر کی جانب جا رہا ہوں۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا اور اس کی تلاشی لی تو انہیں اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر ملی جس پر ان کی مہر بھی ثبت تھی (اور اس میں لکھا تھا کہ) ان کو سولی پر چڑھا دیا جائے یا انہیں قتل کر دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ وہ یہ دیکھ کر واپس مدینہ آگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے ہمارے بارے میں کیا حکم لکھ کر بھیجا ہے؟ آپ ہمارے ساتھ ان کے پاس چلے۔ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ کھڑا نہیں ہوں گا۔ انہوں نے کہا: پھر آپ نے ہمیں پیغام کیوں لکھ بھیجا تھا؟ آپ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کبھی کوئی خط نہیں لکھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ایک دوسرے سے بولے: کیا تم اس شخص کے لیے لڑائی کرتے پھرتے ہو؟ یا تم اس شخص کے لیے غصے میں آئے ہوئے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ چل پڑے اور مدینہ سے نکل کر بستی کی طرف روانہ ہو گئے وہ لوگ بھی (آپ کے ساتھ) چل پڑے یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے، پھر انہوں نے کہا: ہمارے متعلق آپ نے یہ حکم لکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو ہی باتیں ہیں: یا تو تم مسلمانوں میں سے دو آدمی گواہ لے آؤ یا پھر میں اس اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ تو میں نے یہ خط خود لکھا، نہ لکھوایا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ تم جانتے ہو کہ خط تو آدمی کی زبان میں ہی لکھا جاتا ہے اور اختتام پر مہر بھی لگانی جاتی ہے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی انہیں محل کے اندر محصور کر دیا۔ ایک روز آپ نے لوگوں کو جھانک کر دیکھا اور ”السلام علیکم“ کہا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سلام کا جواب دیتے کسی کو بھی نہیں سنا، ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی نے اپنے دل میں ہی جواب دے دیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خرید (کر وقف) کیا تھا، جس سے بیٹھاپانی حاصل کیا جاتا تھا؟ اور میں بھی اس سے ایک عام مسلمان آدمی کی طرح ہی اپنا حصہ لیتا تھا۔ آپ کی بات کے جواب میں کہا گیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے کس بنا پر روک رہے ہو، کہ مجھے سمندر کے پانی پر روزہ افطار کرنا پڑ رہا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے فلاں زمین خرید کر مسجد کی توسیع کے لیے وقف کر دی تھی؟ جواب دیا گیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مجھ سے پہلے اس مسجد میں کسی کو نماز پڑھنے سے روکا گیا ہو؟ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے اللہ کے نبی ﷺ کو ان کے معاملے میں کچھ بیان کرتے سنا ہے؟ اتنے میں ممانعت کی آوازیں پھیل گئیں (یعنی باغی آپ کو بات کرنے سے روکنے لگے) تو لوگ کہنے لگے: امیر المؤمنین کو چھوڑ دو، امیر المؤمنین کو چھوڑ دو۔ لیکن آپ کو



بولنے سے روکنے کی آوازیں بڑھتی گئیں۔ اتنے میں اشتر کھڑا ہوا اور بولا: میں نہیں جانتا کہ یہ اسی دن ہے یا کسی اور دن؟ آپ نے فرمایا: شاید یہ میرے اور تمہارے متعلق سازش کی گئی ہے۔ دوسری مرتبہ آپ نے جھانک کر لوگوں کو دیکھا، انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں وہی باتیں یاد دلائیں، لیکن انہیں کسی نصیحت کا اثر نہیں ہوا۔ لوگ پہلے پہل تو آپ کی نصیحت سن کر اس کا اثر لیا کرتے تھے لیکن جب انہیں بار بار کی جانے لگی تو ان میں نصیحت کا اثر نہ رہا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن کریم کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا لیکن (حسن کے مطابق) محمد بن ابی بکر آپ کے پاس آئے اور آپ کی داڑھی پکڑ لی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو فرمایا: تم نے میرے پکڑنے کی جگہ کو پکڑ لیا ہے اور میرے بیٹھنے کی جگہ پر آ بیٹھا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے تو وہ کبھی نہ اس کو پکڑتے اور نہ ہی اس پر بیٹھے۔ یہ سن کر وہ باہر نکل گئے اور آپ کو چھوڑ دیا۔ ابوسعید کی روایت کردہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک آدمی ان کے پاس گیا تو آپ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ وہ یہ سن کر باہر نکل گیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔ پھر دوسرا آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہی کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ اس وقت قرآن کریم آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اس آدمی نے تلوار کے ساتھ اسے نیچے گرا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے قرآن کو (نیچے گرنے سے) بچانا چاہا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے قرآن کو دو ٹکڑوں میں کر دیا تھا یا صرف کاٹا ہی تھا اور ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے سورتوں کو کاٹا ہے۔ پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کو ”کالی موت“ کہا جاتا تھا، اس نے آپ کا گلا گھونٹا۔ پھر وہ تلوار مارنے سے پہلے ہی نکل گیا اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اللہ کی قسم! میں نے ان کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ میں نے ان کی سانس کو ایک سانپ کی سانس کے مثل دیکھا جو اس کے جسم میں پس و پیش ہو رہی ہو۔ ابوسعید کی روایت کے علاوہ دیگر کے الفاظ یہ ہیں کہ پھر تجویبی ان کے پاس گیا اور اس نے چوڑے پھل کے نیزے کے ساتھ آپ پر وار کیا تو آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت کریمہ پر گرے:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ”عنقریب انہیں اللہ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔“ وہ خون اسی طرح اس قرآن پر لگا رہا، اس کو صاف نہیں کیا گیا۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حمل ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں، تو کسی (بد بخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے، اس کے سرین لے لے لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دشمن تو صرف دنیا ہی چاہتے ہیں۔

﴿766﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِقَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعْتَمِرٌ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبِي قَتْنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿سَمِعَ عُمَانُ أَنَّ وَفَدَ أَهْلَ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: حَصْرُوهُ فِي

الْقَصْرِ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ مِنْ مَالِي لِيَسْتَعَذَّبَ



مِنْهَا فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعَلَّامَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالَ: وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَتَلَقَّاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا، فَلَا أَدْرِي أَبَانَهَا أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبْنِهَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَأَوَّلُ كَفِّ قَدْ خَطَّتِ الْمَفْصَلَ، وَفِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ التَّجُوبِيُّ فَأَشْعَرَهُ مَشْقَصًا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَسَيِّكُفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة 137:)، فَابْتَنَاهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ، وَأَخَذَتْ ابْنَةُ الْفَرَّافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ، فَلَمَّا أُشْعِرَ وَقُتِلَ تَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَاتَلَهَا اللَّهُ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ أَنَّ أَعْدَاءَ اللَّهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلَّا الدُّنْيَا.

❖ ❖ ❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا کہ اہل مصر کا ایک وفد آیا ہے..... پھر راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: انہوں نے آپ کا محل میں محاصرہ کر لیا۔ ایک روز آپ نے انہیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے مال سے رومہ کا کنواں خریدا تھا تاکہ اُس سے میٹھا پانی حاصل کیا جاسکے اور میں نے اس میں اپنا حصہ مسلمانوں کے عام آدمی کے حصے کی طرح ہی رکھا تھا؟ جواب آیا: جی ہاں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے اسی کنویں سے پانی پینے سے کیوں منع کر رہے ہو؟ یہاں تک کہ میں نے سمندر کے پانی سے روزہ افطار کروں۔

اس وقت قرآن کریم آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ اس آدمی نے تلوار کے ساتھ اسے نیچے گرا دیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے قرآن کو (نیچے گرنے سے) بچانا چاہا تو اس نے اسے کاٹ دیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے قرآن کو دو ٹکڑوں میں کر دیا تھا یا صرف کاٹا ہی تھا اور ٹکڑوں میں تقسیم نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے قرآن کے آخری ساتویں حصے پر لکیر کھینچی ہے۔ ابوسعید کی حدیث کے علاوہ (دوسری روایت) میں بیان ہے کہ پھر آپ کے پاس تجویبی آیا اور اُس نے آپ کو چوڑے پھل کا نیزا مارا اور آپ کے خون کے چھینٹے اس آیت پر گرے: فَسَيِّكُفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ”عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

ابوسعید کی روایت کے الفاظ ہیں کہ فرافصہ کی بیٹی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل اپنے زیور لیے اور انہیں اپنی گود میں رکھ لیا۔ جب حملہ ہوا اور آپ کو شہید کر دیا گیا تو آپ کی طرف دوڑیں، تو کسی (بد بخت نے انہیں دیکھ کر) کہا: اللہ اس کو ہلاک کرے، اس کے سرین کتنے بڑے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے پتا ہے کہ اللہ کے دشمن تو صرف دنیا ہی چاہتے ہیں۔

﴿767﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي،

سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ اسْتَشَارَنِي عُثْمَانُ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ: مَا تَرَى فِيمَا يَقُولُ الْمُغِيرَةُ بْنُ

الْأَخْنَسُ؟ قُلْتُ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ إِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَخْلَعَ هَذَا الْأَمْرَ، وَتَخْلِيَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ فَعَلْتَ أَمْخَلَفَ أَنْتَ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ هَلْ يَزِيدُونَ عَلَيَّ أَنْ يَقْتُلُوكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَلَيْسَ لِكُلِّ جَنَّةٍ وَالنَّارِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَنَّى لَا أَرَى أَنْ تُسَنَّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الْإِسْلَامِ، كَلَّمَا اسْتَخَطُوا أَمِيرًا خَلَعُوهُ، وَلَا أَنْ تَخْلَعَ قَمِيصًا أَلْبَسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿تاريخ المدينة لابن شعبة: ۳۷۱/۲﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مشورہ طلب کیا جبکہ وہ محصور تھے انہوں نے فرمایا: جو بات مغیرہ بن اخنس کہتا ہے آپ کی اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ کہتا ہے: یہ لوگ صرف یہی چاہتے ہیں کہ آپ اس معاملے کو (یعنی منصب خلافت کو) چھوڑ دیں اور ان کے اور اس (عہدے) کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ میں نے عرض کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو دنیا میں آپ باقی رہیں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کو کیا لگتا ہے کہ اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ لوگ آپ کو شہید کرنے سے زیادہ کچھ کر سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: کیا یہ لوگ جنت اور جہنم کے مالک ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر میں نہیں سمجھتا کہ آپ کو اسلام میں یہ طریقہ (یعنی خلافت سے استعفیٰ دینے کا طریقہ) ایجاد کرنا چاہیے، کیونکہ پھر جو بھی امیر سے نالاں ہوگا وہ اسے معزول کر دے گا، اور آپ اس فمیش کو مت اتاریں جو اللہ عزوجل نے آپ کو پہنائی ہے۔

﴿768﴾ ► سند حدیث ﴿ حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا

أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

► متن حدیث ﴿ دَخَلُوا عَلَيَّ عُثْمَانَ مِنْ بَابِ، فَسَدَّ الْحَرْبَةَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ، فَوَلَّى وَقَالَ: اللَّهُ اللَّهُ

يَا عُثْمَانُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اللَّهُ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ، اللَّهُ اللَّهُ يَا عُثْمَانُ، ثُمَّ كَفَّ حَتَّى قَتِلَ. ﴿تاريخ المدينة لابن شعبة: ۲۱۴/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگ دروازے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے نیزہ سیدھا کیا، پھر جب واپس مڑا تو بولا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اے عثمان! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو۔ اے عثمان! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو۔ پھر آپ نے لڑائی کا ارادہ ترک کر دیا، یہاں تک کہ آپ کو شہید کر دیا گیا۔

﴿769﴾ ► سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ:

► متن حدیث ﴿ لَا تَقْتُلُوا عُثْمَانَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ لَمْ تَصْلُوا جَمِيعًا أَبَدًا. -



عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔

﴿773﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، أَنَا سَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي  
الْنا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرِ الْقَاصِ، عَنْ هَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى تَبْتَلَّ لِحِيَّتَهُ، فَيَقِيلُ لَهُ: تَذْكُرُ  
الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ  
نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۷۱/سنن ابی داؤد: ۲۱۵/۳/الترغیب والترہیب للمندری: ۶/۱۵۷﴾

﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے تو اس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) اُن کی داڑھی تر ہو  
جاتی۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ جنت و جہنم کو یاد کر کے روتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر  
آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر کوئی اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی آسان ہو جائیں گے اور اگر کسی  
نے اسی منزل سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد والی منازل اس سے بھی زیادہ سخت ہو جائیں گی۔

قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ.

اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے جو بھی منظر دیکھا ہے، قبر کا منظر اس سے زیادہ بھیانک ہے۔  
راوی بیان کرتے ہیں:

قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَوْتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ  
وَسَلُّوا لَهُ بِالَّتَّيْبِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو اُس کے پاس ٹھہر جاتے، پھر فرماتے: اپنے بھائی کے لیے  
مغفرت کی دعا کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا مانگو، کیونکہ اس سے اب سوالات کیے جا رہے ہیں۔

﴿774﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجَمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي  
شُعَيْبٌ، يَعْنِي: ابْنَ صَفْوَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ أَتَى الْحَجَّاجَ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَأَنكَرَهُ الْبُؤَاهُونَ فَرَدُّوهُ، فَلَمْ يَتْرُكُوهُ حَتَّى  
جَاءَ عُنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ مَشَى فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، فَأَمَرَ

الْحَجَّاجُ رَجُلَيْنِ مِمَّا يَلِي السَّرِيرَ أَنْ يُوسِعَا لَهُ، فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ: لِلَّهِ أَبُوكَ هَلْ تَعْلَمُ حَدِيثًا حَدَّثَهُ أَبُوكَ عَبْدَ الْمَلِكِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ جَدِّكَ؟ قَالَ: أَيْ حَدِيثٍ يَرَحِمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ: حَدِيثُ عُثْمَانَ إِذْ حَصَرَهُ أَهْلُ مِصْرَ فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ عَلِمْتُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: أَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَصَرَخَ النَّاسُ لَهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ، فَوَجَدَ عُثْمَانَ وَحْدَهُ فِي الدَّارِ، لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَدْ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَخْرُجُوا عَنْهُ، فَخَرَجُوا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالَ: جِئْتُ لِأَبِيَّتِ مَعَكَ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَكَ أَوْ أُسْتَشْهَدَ مَعَكَ فَيَأْتِي لَأَرَى هَوْلًا إِلَّا قَاتِلِيكَ، فَإِنْ يَقْتُلُوكَ فَخَيْرٌ لَكَ وَشَرٌّ لَهُمْ، قَالَ عُثْمَانُ: فَإِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا خَرَجْتَ إِلَيْهِمْ، خَيْرٌ يَسُوقُهُ اللَّهُ بِكَ أَوْ شَرٌّ يَدْفَعُهُ اللَّهُ بِكَ، فَسَمِعَ وَأَطَاعَ، فَخَرَجَ إِلَى الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَظُمُوهُ، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ بِبَعْضِ الَّذِي يَسْرُهُمْ، فَقَامَ خَطِيبًا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا وَنَذِيرًا، يُبَشِّرُ بِالْجَنَّةِ وَيُنذِرُ بِالنَّارِ، فَأَظْهَرَ اللَّهُ مَنْ أَتْبَعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الدِّينِ كَلِّهِ وَكَلِّهِ (ص 478): كَرَّةَ الْمُشْرِكُونَ، ثُمَّ اخْتَارَ اللَّهُ لَهُ الْمَسَاكِينَ فَجَعَلَ مَسْكَنَهُ الْمَدِينَةَ، فَجَعَلَهَا دَارَ الْهَجْرَةِ وَالْبَيْمَانِ، وَجَعَلَ بِهَا قَبْرَهُ، وَقَبْرَ أَزْوَاجِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا هُدًى وَرَحْمَةً، فَمَنْ يَهْتَدِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي بِهُدَى اللَّهِ، وَمَنْ يَضِلُّ مِنْهُمْ فَإِنَّمَا يَضِلُّ بَعْدَ السُّنَّةِ وَالْحُجَّةِ، فَبَلَغَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أُرْسِلَ بِهِ، ثُمَّ قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّهُ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِذَا قَتَلَ النَّبِيُّ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ كَانَتْ دِيَتُهُ سَبْعِينَ أَلْفَ مَقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يَقْتُلُ بِهِ، وَإِذَا قَتَلَ الْخَلِيفَةُ كَانَتْ دِيَتُهُ خَمْسَةَ وَثَلَاثِينَ أَلْفَ مَقَاتِلٍ، كُلُّهُمْ يَقْتُلُ بِهِ، فَلَا تَعْجَلُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِقَتْلِ الْيَوْمِ، فَإِنِّي أَقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ أَجْلُهُ نَجْدَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلًا يَدُهُ مَقْطُوعَةٌ، ثُمَّ اْعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ لِلْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَقٌّ إِلَّا لِهَذَا الشَّيْخِ عَلَيْكُمْ مِثْلَهُ، وَقَدْ أَقْسِمُ لَكُمْ بِاللَّهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ بِهَذِهِ الْمَدِينَةِ مُنذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَوْمِ، وَمَا زَالَ سَيْفُ اللَّهِ مَغْمُودًا عَنْكُمْ مُنذُ دَخَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا تَسْلُوا سَيْفَ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ غَمِدَ عَنْكُمْ وَلَا تَطْرُدُوا جِيرَانَكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ قَامُوا يَسْبُونَهُ وَيَقُولُونَ: كَذَبَ الْيَهُودِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ: كَذَبْتُمْ وَاللَّهِ وَأَيْمُتُمْ، مَا أَنَا بِالْيَهُودِيِّ، إِنِّي لِأَحَدِ الْمُؤْمِنِينَ يَعْلَمُ ذَلِكَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ، وَلَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي قُرْآنَا فَقَالَ فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ: (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ) (الأحقاف: 10)، وَأَنْزَلَ فِي آيَةٍ أُخْرَى



قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ (الرعد 43:)، فَأَنْصَرَفُوا مِنْ عِنْدِهِ وَدَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ، فَذَبَحُوهُ كَمَا تَذْبَهُ الْحُمْلَانُ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ حِينَ فَرَعُوا مِنْهُ، وَقَتَلَتْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ مِصْرَ، يَا قَتَلَةَ عُثْمَانَ، أَقْتَلْتُمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَزَالُ بَعْدَهُ عَهْدٌ مِنْكُمْ، وَدَمٌ مَسْفُوحٌ، وَمَالٌ مَقْسُومٌ، أَبَدًا مَا بَقِيتُمْ، وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَقْتَلَ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ الْكِنْدِيُّ لَيْلَةً قَتَلَ فِيهَا مِنْ (ص 479: 479) آخِرَ النَّهَارِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعْلِي اللَّهُ كَعْبَكَ، وَيَكْبِتُ عُدُوكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّانِيَةُ: يَا كَثِيرُ، إِنِّي مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ يُعْلِي اللَّهُ كَعْبَكَ وَيَكْبِتُ عُدُوكَ، فَقَالَ لَهُ الثَّلَاثَةُ أَيْضًا، فَقَالَ لَهُ كَثِيرُ، عَمَّنْ تَقُولُ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَنَا أَوَّلَ الْبَيْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّكَ مَقْتُولٌ غَدًا، فَأَنَا وَاللَّهِ يَا كَثِيرُ بِنِ الصَّلْتِ مَقْتُولٌ غَدًا، فَقَتِلَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

﴿مجمع الزوائد للهيثمى: 9/93/1 التاريخ الكبير للبخاري: 262/1﴾

﴿﴾ حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

وہ حجاج کے پاس آئے تاکہ اُس کے دربار میں جا سکیں، تو دربانوں نے اُن کو اندر جانے سے روک دیا اور واپس بھیج دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عنبسہ بن سعید آئے اور انہوں نے داخلے کی اجازت طلب کی تو حجاج نے اُن کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ انہوں نے حجاج کو سلام کہا، اس نے بھی ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ چل کر پاس گئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا۔ حجاج نے اپنے تخت کے پاس بیٹھے دو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو بیٹھنے کی جگہ دیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔ پھر حجاج نے ان سے کہا: اللہ کے لیے بتاؤ کہ تمہارے علم میں کوئی ایسی حدیث ہے جسے تمہارے والد نے تمہارے داد عبداللہ بن سلام سے روایت کرتے ہوئے امیر المؤمنین عبدالملک سے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! کون سی حدیث؟ حجاج نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث، جب کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آئے تو لوگ ان کو دیکھ کر فریادیں کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں اکیلے پایا، ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس سے چلے جائیں، چنانچہ لوگ چلے گئے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ امیر المؤمنین نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن سلام! کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ رات آپ کے پاس گزاروں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح سے ہمکنار کرے، یا پھر مجھے بھی آپ کے ساتھ ہی شہید کر دیا جائے، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سب لوگ آپ کو شہید کرنے والے ہیں، لہذا اگر یہ آپ کو شہید کر دیں گے تو یہ آپ کے حق میں تو بہتر ہی ثابت ہوگا لیکن ان کے لیے بہت برا ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر میں جس قدر حق رکھتا ہوں اس

کے باعث میں آپ کو یہ حکم دیتا ہوں کہ (یہاں سے نکل کر لوگوں کے پاس جائیں، کیونکہ) جب آپ (یہاں سے) نکل کر لوگوں کے پاس جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے یا تو خیر کی کوئی صورت نکال دے گا یا پھر برائی کو دفع دفع کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی بات سن کر فرمانبرداری کی اور لوگوں کی طرف نکل گئے۔ جب لوگوں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے بڑی تعظیم کی اور سمجھا کہ یہ ان کے پاس ایسی خبر لائے ہوں گے جو انہیں خوش کر دے گی۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دینا شروع کیا۔ تمام لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کی بشارت دیتے اور جہنم سے ڈراتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے مومن پیروکاروں کو تمام ادیان (باطلہ) پر غلبہ عطا فرمادیا، اگرچہ مشرکین کو یہ بات بالکل بھی پسند نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مساکین (یعنی رہائش کے مقامات) کو چنا، تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن مدینہ منورہ بنا دیا اور پھر اسے دارالہجرت اور دارالایمان بنا دیا، پھر اسی شہر میں اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک اور آپ کی ازواج مطہرات کی قبریں بنائیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا، پس اس اُمت میں سے جو شخص (ان کی ہدایت کی) اقتدا کرے گا تو یقیناً وہ سنت اور حجت قائم ہونے کے بعد گمراہ ہوگا (یعنی اس کا کوئی عذر نہیں رہے گا)۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیغام (تمام لوگوں تک بہ خوبی) پہنچا دیا جو انہیں دے کر بھیجا گیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ بلاشبہ تم سے پہلے اُمتوں میں اگر کسی نبی کو شہید کر دیا جاتا تو اس کی دیت ستر ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے (یعنی) ان تمام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قصاص میں قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور جب ان میں کسی خلیفہ کو قتل کر دیا جاتا تو اس کی دیت پینتیس ہزار جنگجو سپاہی ہوتے تھے اور ان سب کو اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا تھا، لہذا آج تم بھی اس بزرگ امیر المؤمنین کے قتل میں جلدی نہ کرو، کیونکہ بلاشبہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آچکا ہے، کیونکہ ہم نے یہ بات اللہ کی کتاب میں پڑھی ہے۔ پھر میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں ان کی (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) جان ہے! جو بھی شخص انہیں شہید کرے گا وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ شل ہو، اہوگا اور کٹا ہوگا۔ پھر تم یہ بات بھی جان لو کہ جتنا حق ایک والد اپنی اولاد پر رکھتا ہے اتنا ہی حق یہ بزرگ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) تم پر رکھتے ہیں۔ میں تمہیں اللہ کی قسم اٹھا کر بتاتا ہوں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (مدینہ) شہر میں تشریف لائے ہیں تب سے لے کر آج تک یہاں فرشتے موجود رہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد سے ہی اللہ تعالیٰ کی تلوار بھی میان میں ہے، لہذا اس تلوار کے تم سے میان میں رہنے کے بعد اب تم اس کو خود ہی نہ سونو (یعنی تم خود اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دو) اور نہ ہی تم اپنے ہمسایوں (یعنی) فرشتوں کو یہاں سے بھگاؤ۔ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ انہیں یہ سب کہہ چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو گالیاں دیتے ہوئے کہنے لگے: یہودی نے جھوٹ بولا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اللہ کی قسم! جھوٹے تو تم ہو اور گناہ بھی مول لے رہے ہو، میں یہودی نہیں ہوں، بلاشبہ میں مومن ہی ہوں اور اس بات کو اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مومنین جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ

نے تو میرے بارے میں قرآن نازل فرمایا ہے اور قرآن کی اس آیت میں (میرے متعلق ہی) فرمایا: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ﴾ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو۔“ اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میرے بارے میں نازل فرمائی تھی: ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ”کہہ دیجیے! میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے اور وہ بھی کہ جس کے پاس کتاب (یعنی تورات) کا علم ہے۔“ پھر وہ لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ آور ہو گئے اور انہیں اس طرح زخم کر دیا جس طرح جانور کو زخم کیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ اس (شنیع عمل) سے فارغ ہو گئے اور قاتلین مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے اہل مصر! اے قاتلان عثمان! کیا تم نے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا؟ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے بعد ہمیشہ عہد کو توڑا جائے گا، خون بہایا جائے گا اور مال تقسیم ہوتا رہے گا، جب تک تم زندہ ہو ایسے ہی ہوتا رہے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل دن کے آخری پہر اسی رات میں کہ جب آپ کی شہادت ہوئی، کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ تو کثیر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے امیر المؤمنین! (ایسا نہیں ہوگا) بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو ناب کرے گا اور آپ کے دشمن کو رسوا کرے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ کہا: اے کثیر! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ بھی یوں ہی فرمایا، تو حضرت کثیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج رات ابتدائی پہر میں (میرے خواب میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! کل تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ تو اے کثیر! اللہ کی قسم! مجھے کل قتل کر دیا جائے گا۔ (راوی کہتے ہیں کہ پھر ایسا ہی ہوا اور) اگلے روز انہیں شہید کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔

﴿775﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا سُفْيَانَ قَالَ:

قَالَ عُمَانُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿لَوْ طَهَرْتُ قُلُوبَكُمْ مَا شَبَعْتُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾ ﴿الزهد للاحمد بن حنبل، ص ۱۲۸﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تمہارے دل پاکیزہ ہو جائیں تو یہ کلام اللہ (کو سننے) سے کبھی سیر نہ ہوں۔

﴿776﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿قَالَ: وَقَالَ عُمَانُ:﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿مَا أَحَبُّ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيَّ يَوْمٌ وَلَا لَيْلَةٌ إِلَّا أَنْظِرُنِي كَلَامِ اللَّهِ، يُعِينِي الْقِرَاءَةَ فِي﴾

المُصْحَفِ -

❖ ❖ ❖ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں یہی پسند کرتا ہوں کہ میں ہر شب و روز میں کلام اللہ کو دیکھوں، یعنی قرآن کریم پڑھوں۔

﴿777﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ،

عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَمَلًا إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ رِذَاءَ عَمَلِهِ -

﴿الزهد لا احمد بن حنبل: ص ۱۲۶ / التاريخ الكبير: ۹۲۳ / مشكاة المصابيح: ۶۸۷/۲﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو بھی شخص کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنائے گا۔

﴿778﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ عَمَسَى الطَّبَّاءِ،

عَنْ أَبِي مَعْشَرَ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ وَقُتِلَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِثَمَانَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خُمْسٍ

وَتَلَاثِينَ، فَكَانَتْ خِلَافَتُهُ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً إِلَّا اثْنِي عَشَرَ يَوْمًا -

﴿مسند احمد: ۷۴۱/۷ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۳۲/۷ / تاريخ الطبري: ۱۳۵/۵﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو معشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعے کے روز اٹھارہ ذوالحجہ سن پینتیس ہجری کو ہوئی اور آپ کا دورِ خلافت بارہ دن کم

بارہ سال رہا۔

﴿779﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنَا أَبُو

هَلَالٍ قَالَ: نَا قَتَادَةَ

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعِينَ سَنَةً أَوْ ثَمَانِينَ.

﴿المعجم الكبير للطبراني: ۳۴۱/۳ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۹۹/۹ / تاريخ الطبري: ۱۳۶/۵﴾

❖ ❖ ❖ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نوے یا اٹھاسی برس کی عمر میں ہوئی۔

﴿780﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَكْرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ قَالَ: أَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُتِلَ عُثْمَانُ سَنَةَ خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ، وَكَانَتْ الْفِتْنَةُ خُمْسَ سِنِينَ، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ

أَشْهُرٌ لِلْحَسَنِ. ﴿مسند احمد: ۷۴۱/۷/مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۳۲/۷﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سن پینتیس ہجری میں شہادت ہوئی اور پانچ سال فتنے کے تھے ان میں سے چار مہینے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے تھے۔

﴿781﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُثْمَانَ وَدَفَنَهُ، وَكَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ -

﴿مصنف عبد الرزاق: ۴۷۱/۳/مسند احمد: ۷۴۱/۷﴾

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہیں سپردِ خاک کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وصیت بھی انہی کو کی تھی۔

﴿782﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سُلَيْمٍ قَالَ:

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُسَيْنِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَلَا أَبُو آيْمٍ، أَلَا وَلِيُّ آيْمٍ، أَلَا أَخُو آيْمٍ، يُزَوِّجُ عُثْمَانَ، فَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةٌ

لَزَوَّجْتُهُ، وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. ﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۲۵/مجمع الزوائد للهيثمى: ۸۳۹/۹﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ، ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی نہیں

کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی بھی شادی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) ان سے شادی کی۔

﴿783﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ:

حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَوْسِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبَادَةَ الزُّرْقِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَوْمَ حُوصِرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ، فَرَأَيْتُ عُثْمَانَ أَشْرَفَ مِنَ الْخُوخَةِ الَّتِي تَلِي مَقَامَ جَبْرِيلَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَيْكُمْ طَلْحَةُ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ تَكُونَ فِي جَمَاعَةٍ تَسْمَعُ نِدَائِي ثُمَّ لَا تُجِيبُنِي، أَنْشُدَكَ اللَّهُ يَا طَلْحَةُ تَذَكَّرُ يَوْمَ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا، لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَلْحَةُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيِّ إِلَّا وَمَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَفِيقٌ مِنْ أُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ هَذَا، يَعْنِينِي، رَفِيقِي مَعِي فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ طَلْحَةُ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ أَنْصَرَفَ.

﴿ مجمع الزوائد للهيتمي ٩١/٩ / المستدرک للحاكم ٩٤٣/٣ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت اسلم ﷺ بیان کرتے ہیں:

میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس چھوٹے دروازے سے جھانک کر دیکھا جو مقام جبرائیل کے ساتھ تھا اور فرمایا: اے لوگو! کیا تم میں طلحہ موجود ہیں؟ اس کے بعد راوی نے لمبی حدیث بیان کی اور (اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسی جماعت میں ہوں جو میری آواز سنے پھر مجھے جواب نہ دے۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اس دن کو یاد کرو جس دن میں اور آپ فلاں مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور میرے اور آپ کے علاوہ اور کوئی بھی صحابی آپ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (مجھے یاد ہے)۔ (پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بتلاؤ کہ کیا) رسول اللہ ﷺ نے آپ سے فرمایا نہیں تھا کہ اے طلحہ! ہر نبی کے ساتھ اس کے اصحاب میں سے ایک رفیق ہوتا تھا جو اس کا امتی ہی ہوتا تھا اور وہ جنت میں بھی اس کے ساتھ ہوگا اور بلاشبہ یہ عثمان بن عفان جنت میں میرا رفیق ہوگا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (فرمایا تھا) پھر وہ واپس چلے گئے۔

﴿ 784 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ، قَتْنَا عَبْدَ

الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَ الرَّجُلُ مِمَّنْ

يَحْمَدُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا أَبَا الْفَضْلِ، أَلَا تُخْبِرُنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: لَا، فَكَبَّرَ الرَّجُلُ وَقَامَ وَنَفَضَ رِداءَهُ وَخَرَجَ مُنْطَلِقًا، فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ: وَاللَّهِ مَا أَرَاكَ تَدْرِي مَا أَمْرُ الرَّجُلِ، قَالَ: أَجَلٌ، وَمَا أَمْرُهُ؟ قَالُوا: فَإِنَّهُ مِمَّنْ يَحْمَدُ عَلِيًّا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: عَلِيٌّ بِالرَّجُلِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ الصَّالِحَ، إِنَّكَ سَأَلْتَنِي: هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ الْبَيْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا: بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ وَبَيْعَةَ الْفَتْحِ؟ فَكَبَّرْتُ وَخَرَجْتُ شَامِتًا، فَلَعَلَّكَ مِمَّنْ يَحْمَدُ

عَلَيْهَا وَيَذُمُّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنِّي لَمِنْهُمْ، قَالَ: فَاسْمَعُ مِنِّي وَأَنْفَهُمْ، ثُمَّ أَرَادَ عَلِيٌّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَايَعَ النَّاسَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ كَانَ بَعَثَ عُثْمَانَ فِي سَرِيَّةٍ، وَكَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَحَاجَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّ يَمِينِي يَدِي، وَسِمِّي يَدُ عُثْمَانَ، فَضْرَبَ شِمَالَهُ عَلِيٌّ يَمِينَهُ فَقَالَ: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، وَإِنِّي قَدْ بَايَعْتُ لَهُ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ فِي الْبَيْعَةِ الثَّانِيَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُثْمَانَ إِلَى عَلِيٍّ، وَكَانَ أَمِيرَ الْيَمَنِ، فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تَتَّبِعُنِي دَارَكَ أَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا لِي بَيْتٌ غَيْرُهُ، فَإِنِ أَنَا بَعْتُكَ دَارِي لَا يُؤْوِينِي وَوَلَدِي بِمَكَّةَ شَيْءٌ، قَالَ: أَلَا بَلْ بَعِنِي دَارَكَ أَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ مَا لِي فِي ذَلِكَ حَاجَةٌ وَلَا أُرِيدُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ نُدْمَانًا لِعُثْمَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَصَدِيقًا، فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْكَ دَارَكَ لِأَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَيْتَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَجَلٌ، قَدْ أَبَيْتُ، فَلَمْ يَزَلْ عُثْمَانُ يُرَاوِدُهُ حَتَّى اشْتَرَى مِنْهُ دَارَةَ بَعَشْرَةِ آلَافِ دِينَارٍ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَّغْنِي أَنَّكَ أَرَدْتَ مِنْ فُلَانٍ دَارَةَ لِأَزِيدَهَا فِي مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ بَيْتِ أَضْمَنَهُ لَكَ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا هِيَ دَارِي فَهَلْ أَنْتَ آخِذُهَا مِنِّي بَيْتِ أَضْمَنَهُ لِي فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ وَضَمَّنَ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَأَشْهَدُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ كَانَ مِنْ جِهَارِهِ جَيْشُ الْعُسْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمْ يَلْقَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهِ مَا لَقِيَ فِيهَا مِنَ الْمُخْمَصَةِ وَالظَّمَا وَقِلَّةِ الظُّهْرِ وَالْمَجَاعَاتِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَاشْتَرَى قُوتًا وَطَعَامًا وَأُدْمًا وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَجَهَّزَ إِلَيْهِ عَيْرًا، فَحَمَلَ عَلَى الْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ، وَسَرَّحَهَا إِلَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ وَالْأُدْمِ وَمَا يُصْلِحُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَلْوِي بِهِمَا إِلَى السَّمَاءِ: اللَّهُمَّ رَضِيَتْ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضُ عَنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ادْعُوا لِعُثْمَانَ، فَدَعَا لَهُ النَّاسُ جَمِيعًا مُجْتَهِدِينَ وَنَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، ثُمَّ كَانَ مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ زَوْجَهُ ابْنَتُهُ فَمَاتَتْ، فَجَاءَ عُثْمَانُ إِلَى عُمَرَ، وَهُوَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ إِنِّي خَاطِبٌ فَزَوِّجْنِي بِنْتِكَ، فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عُمَرُ، خَطَبَ إِلَيْكَ عُثْمَانُ ابْنَتَكَ، زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأَنَا أَزُوجُهُ ابْنَتِي، فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ عُمَرَ، وَزَوَّجَهُ ابْنَتَهُ، فَهَذَا مَا كَانَ

مِنْ شَأْنِ عُمَانَ - ﴿التاريخ الكبير: ۵۴۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت مہلب ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ (وہاں) ایک آدمی اُن لوگوں میں سے تھا جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تعریف و ستائش کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے تھے۔ اُس آدمی نے کہا: اے ابو الفضل! کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ کیا عثمان (رضی اللہ عنہ) دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعت رضوان میں اور بیعت فتح میں؟ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ تو وہ آدمی ”اللہ اکبر“ کہہ کر اٹھا اور اپنی چادر کو جھاڑ کر نکل گیا۔ جب وہ نکل گیا تو اہل مجلس نے آپ سے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں لگتا ہے کہ آپ کو اس آدمی کے معاملے کا نہیں پتا۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں (ایسا ہی ہے) لیکن اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو آپ نے (یہ سن کر) کہا: میں اس آدمی کو جواب دوں گا۔ پھر آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا، جب وہ آپ کے پاس آ گیا، تو آپ نے کہا: اے اللہ کے نیک بندے! تو نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں بیعتوں میں شریک ہوئے تھے؟ بیعت رضوان میں اور بیعت فتح میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو تو نے ”اللہ اکبر“ کہا اور خوش ہوتا ہوا نکل گیا، شاید کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف و ستائش کرتے ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مذمت کرتے ہیں۔ تو اس نے کہا: جی ہاں، بے شک میں انہیں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر جو میں بتانے لگا ہوں وہ سن اور اچھی طرح سمجھ لے، پھر مجھے بھی بیان کرنا۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں سے درخت کے نیچے بیعت لی (یعنی بیعت رضوان) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر بھیجا ہوا تھا (یعنی) وہ اللہ تعالیٰ اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے کام ہی گئے ہوئے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے ہوئے) فرمایا: آگاہ رہو! بے شک میرا دایاں ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور یہ میرا بایاں ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، اور فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور میں نے اس سے بھی بیعت لے لی ہے۔ پھر دوسری بیعت (یعنی بیعت فتح) کا معاملہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا ہوا تھا، اور علی رضی اللہ عنہ (اُن دنوں) یمن کے امیر تھے، تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا (یعنی اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دے کر ان سے بیعت لے لی تھی)۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کی (مزید) شان سینے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ میں سے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم مجھے اپنا گھر نہیں بیچ دیتے؟ تاکہ اس سے میں مسجد کعبہ کی توسیع کر دوں اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں ہے، اگر میں یہ گھر آپ کو بیچ دیتا ہوں تو پھر مکہ میں مجھے اور میرے بچوں کو جگہ دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے یہ گھر دے دو، میں اس سے مسجد کعبہ کو بڑا کر لیتا ہوں، اور اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک گھر کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میرے لیے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ ہی

میں اس کو چاہتا ہوں۔ اس بات کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چل گیا، اور وہ آدمی دورِ جاہلیت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہم نشین اور دوست ہوتا تھا، چنانچہ آپ اس کے پاس آئے اور کہا: اے فلاں! مجھے پتا چلا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے یہ گھر لینا چاہا ہے تاکہ وہ اسے مسجد کعبہ میں شامل کر دیں اور اس کے بدلے میں جنت کی ضمانت بھی دے رہے ہیں اور تو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار کر دیا؟ اس نے کہا: ہاں میں نے انکار کر دیا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اُسے راضی کرنے کی کوشش کرنے لگے اور) مسلسل اُسے آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اُس سے دس ہزار دینار کے عوض اس کا گھر خرید لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مجھے پتا چلا ہے کہ آپ نے فلاں شخص سے گھر لے کر اسے مسجد میں شامل کرنا چاہا، اور بدلے میں اسے جنت میں گھر کی ضمانت دی ہے اب وہ گھر میری ملکیت میں ہے، تو کیا آپ جنت میں گھر کی ضمانت کے بدلے میں وہ گھر مجھ سے قبول کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ گھر قبول کر لیا اور بدلے میں انہیں جنت میں گھر ملنے کی ضمانت دی۔ اور میں اس بات پر مومنوں کو گواہ بنا سکتا ہوں۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جیشِ عمرہ کی تیاری کا کارنامہ ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک لڑنے کی تیاری کی تو اس جیسی فاقہ کشی، بھوک و پیاس، ساز و سامان کی قلت کسی بھی غزوے میں پیش نہ آئی تھی۔ جب اس بات کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے انانج، کھانا اور جو بھی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے صحابہ کو چاہیے تھی خریدی اور اونٹوں کا ایک قافلہ تیار کر دیا، پھر سوار اور سواری (دونوں) کا سامان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونٹوں کے قافلے کو) اور ان پر لدے کھانے، انانج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی ضرورت کی چیزوں کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا ہوں، تو بھی اُس سے راضی ہو جا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا تین مرتبہ کی۔ پھر فرمایا: اے لوگو! عثمان کے لیے دُعا کرو۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اکٹھے مل کر نہایت خشوع سے ان کے لیے دُعا کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ہمراہ (دُعا کر رہے) تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت ملاحظہ کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنی صاحبزادی سے کر دی، پھر جب اُن کا وصال ہو گیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا: اے عمر! میں رشتہ مانگنے آیا ہوں، آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی اور فرمایا: اے عمر! عثمان تم سے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے، تم (اس طرح کرو کہ) اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو اور میں اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دیتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی (سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کر لی اور اپنی صاحبزادی کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ یہ تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان۔

﴿785﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ عِيَّاشٍ قَتْنَا الْوَلِيدَ

بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ الْعَامَّةِ، وَقَدْ نَزَلَ بِكَ مَا



تَرَى، وَإِنِّي أَعْرَضُ عَلَيْكَ خِصَالًا ثَلَاثًا اخْتَرْتُ إِحْدَاهُنَّ: إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ فِتْقَاتِلَهُمْ، فَإِنَّ مَعَكَ عَدَدًا وَقُوَّةً وَأَنْتَ عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، وَإِمَّا أَنْ تَخْرُقَ لَكَ بَابًا سِوَى الْبَابِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ فَتَقْعُدَ عَلَيَّ رَوَاحِلِكَ فَتَلْحَقَ بِمَكَّةَ: فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّوكَ وَأَنْتَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَلْحَقَ بِالشَّامِ: فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَمَّا أَنْ أُخْرَجَ فَأُقَاتِلَ؛ فَلَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ، وَأَمَّا أَنْ أُخْرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَسْتَحِلُّونِي بِهَا؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَلْحَدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ يَكُونُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ، فَلَنْ أَكُونَ إِيَّاهُ، وَأَمَّا أَنْ أَلْحَقَ بِالشَّامِ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الشَّامِ وَفِيهِمْ مُعَاوِيَةُ؛ فَلَنْ أَفَارِقَ دَارَ هِجْرَتِي وَمُجَاوِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." ﴿مسند احمد: ۱/۶۷۷ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۲۹/۷﴾

✿ ◆ ✿ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ (یعنی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ محصور تھے اور انہوں نے کہا: یقیناً آپ عوام کے امام ہیں، آپ پر ایسی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے جو آپ بھی دیکھ رہے ہیں اور میں آپ کے سامنے تین باتیں رکھتا ہوں، آپ ان میں سے ایک کو اختیار کر لیں: (۱) یا تو آپ باہر نکل آئیں اور ان (باغیوں) سے قتال کریں، لوگوں کی ایک تعداد بھی آپ کے ساتھ ہے اور آپ کو قوت بھی حاصل ہے، آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر۔ (۲) یا آپ یوں کریں کہ جس دروازے پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں اس کے علاوہ کسی اور دروازے کو توڑ کر نکلیں اور اپنی سواری پر بیٹھ کر مکہ کی جانب نکل جائیں، جب آپ مکہ میں ہوں گے تو وہ آپ کو قتل نہیں کر سکیں گے (۳) یا پھر آپ شام کی طرف نکل جائیں، یقیناً وہ اہل شام ہیں اور معاویہ بھی وہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ میں باہر نکلوں اور قتال کروں، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے خون بہانے والا پہلا شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ پھر جہاں تک یہ بات ہے کہ میں مکہ کی جانب نکل جاؤں تو وہاں وہ مجھے قتل نہیں کر پائیں گے، تو (اس کا جواب یہ ہے کہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قریش کا ایک آدمی مکہ میں ظلم و ستم کا سبب بنے گا، اس پر آدھے جہان کا عذاب ہوگا۔ تو میں وہ شخص ہرگز نہیں بننا چاہتا۔ اور جہاں تک یہ بات ہے کہ میں شام کی طرف چلا جاؤں تو یقیناً وہ بھی اہل شام ہی ہیں اور ان میں معاویہ بھی ہے۔ لہذا میں اپنی ہجرت کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شہر ہرگز نہیں چھوڑ کر جاؤں گا۔





﴿786﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: نَا

الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُجَبَّرٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ عُمَانَ أُشْرَفَ عَلَى الَّذِينَ حَصَرُوهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ،

فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَانُ: أُنْفِي الْقَوْمَ طَلْحَةَ؟ قَالَ طَلْحَةُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أَسَلَّمَ عَلَيَّ قَوْمٌ أَنْتَ فِيهِمْ فَلَا يَرُدُّونَ، قَالَ: قَدْ رَدَدْتُ، قَالَ: أَهَكَذَا الرَّدُّ؟ أَسَمِعْتُكَ وَلَا تُسَمِعُنِي، يَا طَلْحَةُ، أَنْشُدَكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يُحِلُّ دَمَ الْمُسْلِمِ إِلَّا وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ: أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِيْمَانِهِ، أَوْ يَزْنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا فَيَقْتُلَ بِهَا"؟ قَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ، فَكَبَّرَ عُمَانُ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَنْكَرْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْذُ عَرَفْتُهُ، وَلَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَدْ تَرَكْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَكْرُمًا، وَفِي الْإِسْلَامِ تَعَفُّفًا، وَمَا قَتَلْتُ نَفْسًا يَحِلُّ بِهَا قَتْلِي. ﴿مسند احمد: ۱۶۳﴾

◀ حضرت عبد الرحمن بن مجبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جھانک کر دیکھا جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا لوگوں میں طلحہ موجود ہیں؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ میں نے لوگوں کو سلام کہا اور آپ بھی ان میں موجود ہیں لیکن انہوں نے جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا: میں نے جواب دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس طرح جواب دیتے ہیں؟ میں نے تو آپ کو سلام سنایا ہے لیکن آپ نے مجھے جواب نہیں سنایا۔ اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہو سکتا ہے: وہ ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنے یا وہ کسی کو قتل کر دے تو بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (سنا تھا)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ”اللہ اکبر“ کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے جب سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کی ہے تب سے اس کا انکار نہیں کیا، میں نے دور جاہلیت میں بھی اور قبول اسلام کے بعد بھی کبھی زنا نہیں کیا، بلکہ میں نے جاہلیت میں اسے بد کرداری سے بچنے کے لیے چھوڑے رکھا تھا اور اسلام میں پاک دامن رہنے کی وجہ سے اسے چھوڑا تھا اور میں نے کسی جان کو قتل بھی نہیں کیا کہ جس وجہ سے مجھے قتل کرنا جائز ہو جاتا۔

﴿787﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا سَعِيدُ

بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ عُمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ:

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يِقْبَلُهَا بِيَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا عَلَيَّ ابْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ.

﴿المعجم الاوسط للطبرانی: ۹۲۲۲/ المستدرک للحاکم: ۱۰۲/۳/ دلائل النبوة للبيهقي: ۲۱۵/۵﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ تبوک میں دینار لے کر آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے دست مبارک سے الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے: اس کے بعد ابن عفان کوئی عمل نہ کرے تو تب بھی اسے کوئی نقصان نہیں۔

﴿788﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَائِزِيدٌ قَالَ: أَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سَلَامٍ يَقُولُ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ لِيُحْكَمَنَّ فِي قَتْلَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۸۲/۳﴾

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

یقیناً ان کے قتل کا فیصلہ قیامت کے دن ضرور ہوگا۔

﴿789﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزُ بْنُ أُسَيْدٍ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ

سَلْمَةَ قَالَ: نَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَلِكُ. قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكَ خِلَافَةُ

أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةُ عَلِيٍّ سِتُّ سِنِينَ.

﴿سنن ابی داؤد: ۲۱۱/۳/ سنن الترمذی: ۵۰۳/۳/ السنن الکبریٰ للنسائی: ۲۲/۳﴾

﴿﴾ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

خلافت تیس سال رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

کی خلافت کے دو سال شمار کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، کے دس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال۔

﴿790﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا هُدْبَةَ بْنَ خَالِدٍ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ

يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ مُلْكًا. قَالَ سَفِينَةُ: فَخُذْ سَنَتَيْنِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَشْرًا عُمَرُ، وَاثْنَتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانُ، وَسِتًّا عَلِيٌّ.

﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۵﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

خلافت میں سال رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو سال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لگاؤ دس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارہ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور چھ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے۔

﴿ 791 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالَا

لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ يُكَلِّمُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ؟

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَاعْتَرَضْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ، هِيَ

نَصِيحَةٌ، قَالَ: قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمَسُورِ

وَأَبْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لِي، فَقَالَا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ، فَبَيْنَا أَنَا

جَالِسٌ مَعَهُمَا جَاءَ نَبِيُّ رَسُولِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانَ، فَقَالَ لِي: قَدْ ابْتَلَاكَ اللَّهُ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى عُمَانَ

، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ لِي آيَفَا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ،

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَكَرِسُوْلِهِ وَآمَنَ، فَهَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَنَلَيْتُ صِهْرَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتُ هَدْيِيهِ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ، فَحَقُّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ

الْحَدَّ، قَالَ: فَقَالَ لِي: ابْنُ أُخْتِي، أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ خُلِصَ إِلَيَّ مِنْ

عَلَيْهِ وَالْيَقِينِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعُذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ،

فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَكَرِسُوْلِهِ، وَآمَنَ بِمَا بَعَثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهَجْرَتَيْنِ كَمَا

قُلْتُ، وَنَلَيْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ

وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلِفَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَايَعَنَاهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ،

ثُمَّ اسْتَخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَنِي اللَّهُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ

الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلَغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ

الْوَلِيدِ فَسَنَاخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا، وَأَمَرَ عَلِيًّا بِجَلْدِهِ، فَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ.

﴿ ﴿ مسند احمد: ١٤٥٣١/١ صحیح البخاری: ٢٦٣/٤ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود رضی اللہ عنہ نے ان سے (یعنی عبید اللہ سے) کہا: تمہارے لیے کون سی چیز مانع ہے کہ تم اپنے ماموں امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ولید بن عقبہ کے بارے میں بات کرو؟ کیونکہ جو انہوں نے کیا ہے لوگ اس کے بارے میں بہت باتیں کر رہے ہیں۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز کے لیے نکلے تو میں ان کے سامنے آیا اور عرض کیا: مجھے آپ سے ایک کام ہے، وہ کام ایک نصیحت ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے آدمی! میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں (آپ کا یہ جواب سن کر) واپس آ گیا۔ پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آ بیٹھا اور میں نے انہیں وہ بات بتائی جو میں نے امیر المؤمنین سے کہی تھی اور جو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ تو ان دونوں نے کہا: تو نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو اسی دوران میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قاصد آیا (اور اس نے مجھے کہا کہ تمہیں امیر المؤمنین بلا رہے ہیں) تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: اللہ نے تمہیں آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ میں چل پڑا یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ کیا نصیحت تھی جو تم نے ابھی مجھے کرنا تھی؟ میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر آپ سے کہا: بے شک اللہ عزوجل نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دین حق دے کر مبعوث کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی، تو آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کیا اور ایمان لے آئے، پھر آپ نے پہلی دونوں ہجرتیں بھی کی ہیں، آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور طریقے کو بھی دیکھا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ لوگ ولید کے معاملے میں بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ اس پر حد قائم کریں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جب ایک کنواری لڑکی تک کو بھی اس کے تمام تر پردوں کے باوجود پہنچ گئے ہیں تو پھر مجھے کیوں نہ پہنچے ہوں گے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور فرمایا: اما بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق دے کر مبعوث فرمایا، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانا اور جو چیز دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا اس پر ایمان لائے (یعنی قرآن کریم) پھر میں نے دو ہجرتیں کیں جیسا کہ تو نے بھی کہا، اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور نہ ہی آپ کو دھوکہ دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ان کے وصال فرمانے تک نہ ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی نہ تو نافرمانی کی اور نہ ہی انہیں دھوکہ دیا، یہاں تک کہ وہ بھی وصال فرما گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے منصب خلافت مجھے سونپ دیا، کیا میرا بھی تم پر وہ حق نہیں ہے جو ان کا مجھ پر تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو پھر تمہاری طرف سے جو باتیں مجھے پہنچ رہی ہیں یہ کس لیے ہیں؟ اور جہاں تک ولید کے معاملے کی بات ہے تو ان شاء اللہ ہم

جلد ہی اس کے بارے میں مواخذہ کریں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ کوڑے لگائیں، کیونکہ وہی کوڑے لگایا کرتے تھے۔

﴿792﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا فَرَجُّ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَتَيْتُ عُمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ أُسْلِمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأَخِي، مَرْحَبًا بِأَخِي، مَا يَسُرُّنِي أَنَّكَ وَرَاءَكَ، إِلَّا أَحَدَيْتُكَ مَا رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْخُوخَةِ، وَإِذَا خُوخَةٌ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: حَصْرُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَعْطَشُوكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَدَلِّي لِي دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى رَوَيْتُ، فَإِنِّي لِأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَبَيْنَ ثَدْيِي، قَالَ: إِنَّ شَيْئًا نَصِرْتُ عَلَيْهِمْ، وَإِنْ شَيْئًا أَنْطَرْتُ عِنْدَنَا، فَأَخْتَرْتُ أَنْ أَنْطَرَ عِنْدَهُ، قَالَ: فَقُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

﴿سنن سعید بن منصور: ۳۸۹/۲/جمع الزوائد للشمسي: ۲۳۲/۷/زیادات المسند: ۷۳۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ محصور تھے میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی کو خوش آمدید! میرے بھائی کو خوش آمدید! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ اپنے پیچھے ہوں، کیا میں آپ کو وہ خواب نہ سناؤں جو میں نے گزشتہ رات دیکھا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس چھوٹے دروازے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، میں نے دیکھا تو گھر میں ایک چھوٹا سا دروازہ موجود تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر لیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے تمہیں پیاسا رکھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک ڈول میری طرف لٹکایا، میں نے اُس سے اتنا پانی پیا کہ سیر ہو گیا، بے شک میں اپنے کندھوں کے درمیان اور سینے پر اس کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کے خلاف تمہاری مدد کی جاسکتی ہے اور اگر چاہو تو ہمارے ہاں روزہ افطار کرنا۔ تو میں نے اسی کو اختیار کر لیا کہ میں آپ کے ہاں روزہ افطار کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اسی روز آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تھا۔

﴿793﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَجَّاجَ قَتْنَا لَيْثَ قَتْنَا عَقِيلَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ

﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَيَّ



فِرَاشِهِ لِابْسٍ مِرْطٍ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ أَنْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، وَقَالَ لِعَائِشَةَ: أَجْمَعِي عَلَيَّ ثِيَابَكَ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ أَنْصَرَفْتُ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا لِي لَمْ أَرِ فَرَعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذْنُتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. وَقَالَ لَيْثٌ: وَقَالَ جَمَاعَةُ النَّاسِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَائِشَةَ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ ﴿صحیح مسلم: ۸۶۶/۴﴾

❖ ❖ ❖ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ملاقات کی) اجازت طلب کی اور آپ اس وقت حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے اپنے بستر پر آرام فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (اندر آنے کی) اجازت دے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں لیٹے رہے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی، انہوں نے بھی اپنی حاجت پوری کی اور تشریف لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: چادر کو درست کر دو۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجت پوری کی اور واپس آ گیا۔ اس پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! کیا بات ہے؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ اہتمام فرمایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان بہت حیا دار آدمی ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ میں اسی حالت میں اُسے اجازت دے دیتا اور وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان ہی نہ کر سکتے۔

حضرت لیث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نے یہ الفاظ بیان کیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں اس سے حیا محسوس نہ کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟

﴿794﴾ ❖ ❖ ❖ سند حدیث ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَا: ﴿متن حدیث ❖ ❖ ❖ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لِابْسٍ مِرْطٍ عَائِشَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَقِيلٍ. ﴿مسند احمد: ۱/۱۷۱﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اجازت چاہی اور آپ اس وقت اپنے بستر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے پھر راوی نے عقیل کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿795﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَتْنَا صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي

شَرِيحُ بْنُ عُبَيْدٍ وَغَيْرُهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ كَانَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَقْتُلُوا عُمَانَ، فَوَاللَّهِ إِنَّ سَيْفَ اللَّهِ مَغْمُودٌ عَنكُمْ، وَإِنَّ

مَلَائِكَةَ اللَّهِ لَيَحْرُسُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ، مَا مِنْ نِقَابِ الْمَدِينَةِ مِنْ نَقَبٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَأَلَ سَيْفَهُ، فَلَا تَسْلُوا سَيْفَ اللَّهِ الْمَغْمُودَ عَنكُمْ، وَلَا تُنْفِرُوا مَلَائِكَةَ اللَّهِ الَّذِينَ يَحْرُسُونَكُمْ. ﴿التاريخ الكبير: ۲۳۰/۲﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل مدینہ! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو؛ کیونکہ اللہ کی قسم! بے شک اللہ کی تلوار تم سے میان میں ہے اور اللہ کے فرشتے مدینے کے ہر کونے سے پہرہ دے رہے ہیں۔ مدینے کا جو بھی راستہ ہے اس پر فرشتہ اپنی تلوار تانے کھڑا ہے لہذا تم اللہ کی اس تلوار کو نہ لہراؤ جو تم سے میان میں ہے اور نہ ہی تم اللہ کے ان فرشتوں کو بھگاؤ جو تمہارا پہرہ دے رہے ہیں۔

﴿796﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ابْنُ أُخِي عَلِيِّ الرَّاقِمِ قَتْنَا أُسُودَ بْنَ

عَامِرٍ قَتْنَا سِنَانَ بْنَ هَارُونَ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ كَلْبِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً، وَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ، فَقَالَ: هَذَا

يَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ مَظْلُومًا، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُمَانُ. ﴿مضی برقم: ۲۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فتنے کا ذکر کیا اور (اسی دوران وہاں سے) ایک ہتھیار بند صاحب گزرے تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اس روز مظلومانہ انداز میں شہید کر دیا جائے گا۔ میں نے اٹھ کر انہیں دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿797﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ،

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُهُ أَنَّهُ، سَمِعَ عُمَانَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ هَاتَانِ رِجْلَايَ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوهُمَا فِي الْقِيُودِ

فَضَعُوهُمَا. ﴿مسند احمد: ۷۲۱﴾

﴿﴾ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

یہ میری دونوں ٹانگیں ہیں، اگر تو تم کتاب اللہ میں انہیں بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

﴿798﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ لَمَّا حُصِرَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ إِنَّ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلَيْ فِي قِيُودٍ، فَضَعُوهُمَا.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

یہ میری دونوں ٹانگیں ہیں، اگر تو تم کتاب اللہ میں انہیں بیڑیوں میں جکڑنے کا حکم پاتے ہو تو انہیں جکڑ دو۔

﴿799﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَزْهَرَ بْنَ سَعْدِ السَّمَانِ قَالَ:

أَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنَا الْحَسَنُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ لَمَّا اشْتَدَّ أَمْرُهُمْ يَوْمَ الدَّارِ، قَالَ: قَالُوا: فَمَنْ فَمَنْ؟ قَالَ: فَبِعَثْوِ إِلَى أُمَّ حَبِيبَةَ،

فَجَاءَ وَابَهَا عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ وَمِلْحَفَةٍ قَدْ سَتَرَتْ، فَلَمَّا دَنَتْ مِنَ الْبَابِ قَالُوا: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالُوا: وَاللَّهِ

لَا تَدْخُلُ، فَدَخَلُوا. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۹۴/۷﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محاصرے کے روز جب ان کا (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا) معاملہ نہایت سخت ہو گیا تو وہ کہنے

لگے: کون کون (ان کے ساتھ) ہے؟ پھر انہوں نے ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی جانب کچھ لوگ بھیجے جو انہیں ایک

سفید خچر پر لے کر آئے اور انہوں نے چادر سے پردہ کیا ہوا تھا۔ جب وہ دروازے کے قریب پہنچیں تو بانگیوں نے پوچھا: یہ

کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اندر نہیں جا سکتیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو

واپس بھیج دیا۔

﴿800﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَتْنَا أَبُو

جَعْفَرٍ، يَعْنِي الرَّازِيَّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ رَأَيْتُ عُثْمَانَ قَائِلًا فِي الْمَسْجِدِ فِي مِلْحَفَةٍ لَيْسَ حَوْلَهُ أَحَدٌ، وَهُوَ أَمِيرُ

الْمُؤْمِنِينَ. ﴿الرياض النضر: ۵۸۳/۵ صفة الصفة لابن الجوزي: ۳۰۳/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک چادر اوڑھے مسجد میں دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے اور آپ ان

دنوں امیر المؤمنین تھے۔

﴿801﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: نَا

مُغْبِرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ بَرَاءَتِي مِنْ دَمِ عُمَانَ، فَإِنْ كَانَ الَّذِينَ قَتَلُوهُ أَصَابُوا بِقَتْلِهِ فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ، وَإِنْ كَانُوا أَخْطَأُوا بِقَتْلِهِ فَقَدْ تَعْلَمُ بَرَاءَتِي مِنْ دَمِهِ، وَسَتَعْلَمُ الْعَرَبُ لَئِنْ كَانَتْ أَصَابَتْ بِقَتْلِهِ، لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ لَبْنًا، وَإِنْ كَانَتْ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهِ لَتَحْتَلِبَنَّ بِذَلِكَ دَمًا، فَاحْتَلَبُوا بِذَلِكَ دَمًا، مَا رُفِعَتْ عَنْهُمْ السُّيُوفُ وَلَا الْقُتُلُ﴾ ﴿تاریخ المدینہ لابن ہبہ: ۳۷۷/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے فرمایا:

ترجمہ:- اے اللہ! بے شک تو جانتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ جن لوگوں نے انہیں قتل کیا ہے اگر تو ان کا انہیں قتل کرنا درست اقدام ہے تو تب بھی میں اس قتل سے بری ہوں اور اگر ان کا یہ فعل غلط ہے تو پھر بھی ان کے خون سے میری لا تعلقی تیرے علم میں ہے۔ عرب کو عنقریب پتا چل جائے گا کہ اگر تو انہوں نے ان کا قتل درست کیا ہے تو وہ اس کے ذریعے دودھ دوہیں گے اور اگر انہوں نے یہ غلط کام کیا ہے تو پھر وہ اس کے بدلے میں خون بہائیں گے۔ پس انہوں نے اس کے بدلے میں خون ہی بہائیں (کیونکہ) ان سے تلواریں اور قتل اٹھایا ہی نہیں گیا (یعنی وہ اس کے بعد کشت و خون میں ہی مبتلا ہیں)

﴿802﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿سَمِعْتُ حَارِثًا يَحْدُثُ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ، أَلَا إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عُمَانُ، وَسَمِعْتُهُ يَحْدُثُ فِي إِمْرَةِ عُمَانَ، إِنَّ الْأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيُّ﴾ ﴿تاریخ المدینہ لابن ہبہ: ۲۷۳/۲/الریاض النضرۃ: ۶۶/۳﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عہد فاروقی میں ایک حدی خواں کو یہ گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے اور میں نے اُسے عہد عثمان میں یوں گنگناتے سنا: سنو! ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

﴿803﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿متن حدیث﴾ ﴿فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَأُصْدَقُهَا حَيَاءُ عُمَانَ﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿مسند احمد: ۱۸۲/۳/سنن ابن ماجہ: ۵۵/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:





مَالِي؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ، وَأَنْشَدُوا بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يَبَاعُ مَاؤَهَا ابْنُ السَّبِيلِ، فَابْتَعْتُمَهَا مِنْ مَالِي فَابْحَثَهَا ابْنُ السَّبِيلِ؟ قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رَجَالٌ ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ٥١﴾

♦ ♦ ♦ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے جھانک کر دیکھا؛ جبکہ وہ محصور تھے اور انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ حراء کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون شریک تھا جب پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا: اے حراء! اٹھ جا، تجھ پر نبی صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ اور میں بھی (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو متعدد لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت رضوان کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ نے مجھے مشرکین مکہ کی طرف بھیجا تھا (پھر صحابہ سے بیعت کرتے ہوئے) فرمایا: یہ میرا ہاتھ ہے اور عثمان کا ہاتھ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنا ہاتھ اوپر رکھ کر) میری طرف سے بیعت لے لی؟ تو لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو اس گھر (کو خرید کر مسجد میں شامل کر کے اس) مسجد کو ہمارے لیے وسیع کرے گا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جہادی لشکر کی تیاری کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کون حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو آج (اللہ کی راہ میں) قبول ہونے والی چیز خرچ کرے؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کو سامان مہیا کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رومہ (کنویں والے واقعہ کے وقت) کون موجود تھا، جس کا پانی مسافروں کو فروخت کیا جاتا تھا، لیکن میں نے اس کو خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے ان کی اس بات کی بھی تصدیق کی۔

﴿806﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَرْبٍ وَعَقَّانَ،

قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ عَثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الدَّارِ، فَدَخَلَ مَدْخَلًا إِذَا دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَهُ

مَنْ عَلِيَ الْبَلَاطِ، قَالَ: فَدَخَلَ ذَلِكَ الْمَدْخَلَ وَخَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ يَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ أَنْفًا، قَالَ: قُلْنَا

يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَا يَقْتُلُونِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ

دَمُ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا، فَوَاللَّهِ

مَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مِمَّنْ هَدَانِي اللَّهُ، وَلَا زَيْتٌ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَبِمَا

يَقْتُلُونِي؟ ﴿سند احمد: ۶۵۱/ تاریخ المدینہ لابن حبیب: ۳۶۸/۲/ المنشی لابن الجارود: ص ۲۸۴﴾

﴿﴾ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا جبکہ وہ محصور تھے۔ تھوڑی دیر کے لیے ہم کسی کمرے میں داخل ہوتے تو ہمیں چوکی پر بیٹھنے والوں کی بات بھی سنائی دیتی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کمرے میں داخل ہوئے پھر تھوڑی دیر بعد باہر تشریف لائے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا اور فرمانے لگے: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے، ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان کی طرف سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے یا شادی ہونے کے باوجود زنا کرے یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿807﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

مُعِيرَةَ بْنَ مُسْلِمٍ أبا سَلَمَةَ يَذْكُرُ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ أَنَّ عُمَانَ أَشْرَفَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ: عَلَامَ تَقْتُلُونِي؟ فَإِنِّي

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلِيهِ الرَّجْمُ، أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلِيهِ الْقَوْدُ، أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلِيهِ الْقَتْلُ " فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامًا وَلَا قَتَلْتُ أَحَدًا فَأَقِيدَ نَفْسِي مِنْهُ وَلَا ارْتَدَدْتُ مِنْذُ اسْلَمْتُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

﴿مضی برقم: ۷۵۲﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو جھانک کر دیکھا جبکہ آپ محصور تھے اور فرمایا: تم کس جرم میں مجھے قتل کرنا چاہتے ہو؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مسلمان کا خون صرف ان تین کاموں میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر ہی حلال ہوتا ہے: وہ آدمی جس نے شادی کے بعد زنا کیا: اس پر رجم کی حد لگاؤ ہوتی ہے یا اس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اسے بدلے میں قتل کیا جائے گا یا وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں کسی کی جان بھی نہیں لی کہ بدلے میں مجھے قتل کر دیا جائے اور نہ ہی میں مرتد ہوا ہوں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

﴿808﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَانُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنْ وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَضَعُوا رِجْلِي فِي الْقَيْدِ، فَضَعُوهَا. ﴿مضی رقم: ۷۹۸۷۹۷﴾

﴿﴾ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر تم کتاب اللہ میں میری ٹانگوں کو بیڑیوں میں جکڑنے کا کوئی حکم پاتے ہو تو جکڑ دو۔

﴿809﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي

الْيَعْفُورِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُسْلِمِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَعْتَقَ عِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَدَعَا سَرَاوِيلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ فِي النَّوْمِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّهُمْ قَالُوا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تَفْطِرُ عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، ثُمَّ دَعَا بِمُصْحَفٍ فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ﴿مسند احمد بیروتی/ مجمع الزوائد ص ۲۳۲﴾

﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (شہادت کے دن) بیس غلام آزاد کیے اور شلوار منگوا کر (پہنی) اور اسے مضبوطی سے باندھ لیا، حالانکہ انہوں نے (اس سے پہلے) نہ دور جاہلیت میں شلوار پہنی تھی اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور ان سب نے مجھ سے کہا: صبر کیجئے: کل کا روزہ آپ ہمارے ساتھ افطار کریں گے۔ پھر آپ نے قرآن کریم منگوایا اور اسے اپنے سامنے کھول لیا (یعنی تلاوت کرنے لگے) اور جب آپ کی شہادت ہوئی تو قرآن کریم آپ کے سامنے ہی پڑا تھا۔

﴿810﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْبَةُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا مَحْبُوبُ بْنُ

مُحَرِّزٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَرُوحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ بِدِمَانِهِ، وَلَمْ يُغَسَّلْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

..... ﴿صفة الصفوة لابن الجوزي: ۳۰۵/۱/الرياض النضر: ۹۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن فروخ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے (جنازے میں) حاضر ہوا، آپ کو خون آلود کپڑوں میں ہی دفن کیا گیا اور غسل

﴿811﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَتْنَا زُهَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ هِلَالِ بِنْتِ وَكَيْعٍ، عَنْ نَائِلَةَ بِنْتِ الْفَرَاصِصَةِ أُمِّ رَأَةَ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ نَعَسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَانُ، فَأَغْفَى، فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: لَيَقْتَلَنِي الْقَوْمُ، قُلْتُ: كَلَّا، لَمْ تَبْلُغْ ذَلِكَ، إِنَّ رَعِيَّتَكَ اسْتَعْتَبُوكَ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالُوا: تَفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ..... ﴿تاريخ المدينة لابن حبة: ۳۷۲/۲﴾

﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نائلہ بنت فرافصہ بیان کرتی ہیں:

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونگھ آئی، پھر ہلکی سی نیند آگئی، جب بیدار ہوئے تو فرمایا: مجھے لوگ قتل کر کے ہی چھوڑیں گے۔ میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، وہ اس حد تک نہیں پہنچیں گے، بے شک آپ کی رعایا آپ کو رضا مند کر لے گی۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے فرمایا: آج کی افطاری آپ ہمارے پاس کریں گے۔

﴿812﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَفَانَ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، وَهُوَ يَسْتَخْبِرُ النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أَخْبَارِهِمْ وَأَسْعَارِهِمْ - ..... ﴿مداجم: ۷۳۱﴾

﴿﴾ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو سنا، جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔ آپ لوگوں سے ان کے حالات معلوم کر رہے تھے اور اشیاء کی قیمتوں کے نرخ دریافت کر رہے تھے۔

﴿813﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ حَدَّثَتْنِي أُمِّي، أَنَّهَُا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، وَأَرْسَلَهَا عَمَّهَا، فَقَالَ: إِنَّ أَحَدَ بَنِيكَ يَقْرُنُكَ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ شَتَمُوهُ، فَقَالَتْ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَهُ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمُسْنِدُ ظَهْرِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيُوجِي إِلَيْهِ الْقُرْآنَ، إِنَّهُ لَيَقُولُ لَهُ: اكْتُبْهُ لِي، فَإِنَّكَ لَأَنْتَ الَّذِي كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُنزِلَهُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ إِلَّا وَهُوَ

كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ - ..... ﴿مسند احمد: ۶/۲۵۰﴾

﴿﴾ حضرت فاطمہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ انہیں ان کے چچا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا ایک بیٹا آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور آپ سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق (آپ کی رائے) پوچھتا ہے، کیونکہ لوگ انہیں برا بھلا کہتے ہیں۔ تو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے جو اُن پر لعنت کرتا ہے، اللہ کی قسم! وہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کی میرے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ پر قرآن کی وحی لاتے ہیں اور آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں: يَا عَثِيمُ! لکھو۔ پس اللہ تعالیٰ یہ مقام و مرتبہ اسی شخص کو عنایت فرما سکتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں معزز ہو۔

﴿814﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَائِيُونَسُ، هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قَتْنَا عُمَرَ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّي تَحَدَّثُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّ أُمَّهَا انْطَلَقَتْ إِلَى الْبَيْتِ حَاجَةً، وَالْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ لَهُ بَابَانِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ

طَوَافِي دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَعْضَ بَنِيكَ بَعَثَ يُقْرَنُكَ السَّلَامَ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِي عُثْمَانَ، فَمَا تَقُولِينَ فِيهِ؟ قَالَتْ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَهُ، لَا أَحْسَبُهَا إِلَّا قَالَتْ ثَلَاثَ مَرَارٍ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْنِدٌ فِخْذَهُ إِلَى عُثْمَانَ، فَإِنِّي لَأَمْسَحُ الْعِرْقَ عَنْ جَبِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ زَوَّجَهُ ابْنَتِيهِ، إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى، وَإِنَّهُ لَيَقُولُ: اكْتُبْ عَثِيمُ، قَالَتْ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزَلَ عَبْدًا مِنْ نَبِيِّهِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ إِلَّا عَبْدًا عَلَيْهِ كَرِيمًا. ﴿مسند احمد: ۶/۲۶۱﴾ مجمع الزوائد للسيوطي: ۸۶/۹

﴿﴾ حضرت عمر بن ابراہیم یشکری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے سنا:

ان کی والدہ حج کرنے کی غرض سے بیت اللہ گئی اور ان دنوں بیت اللہ کے دو دروازے ہوتے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں

کہ جب میں نے اپنا طواف مکمل کیا تو میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے ام المؤمنین! آپ کے ایک بیٹے نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور (یہ بھی پوچھا ہے کہ) لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بہت بدزبانی کرتے ہیں، پس آپ اُن کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت فرمائے جو اُن پر لعنت کرتا ہے۔ (راویہ بیان کرتی ہیں کہ) میرے حساب سے آپ نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی (اور پھر فرمایا): یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران مبارک کی ٹیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ لگائی ہوئی تھی اور میں آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ پونچھ رہی تھی، اور اس وقت آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، اور آپ فرمانے لگے: عَثِيمُ! لکھو۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی



ایک صاحبزادی کے بعد دوسری کی شادی بھی ان ہی کے ساتھ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی نسبت سے اس شرف اور مقام سے صرف اسی شخص کو نواز سکتا ہے جو اس کی نظر میں قابل عزت ہو۔

﴿815﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَالْحَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُوسَى بْنَ دَاوُدَ، نَافِرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مَنْ يُحَدِّثُنَا، فَقُلْتُ: أَلَا أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: ثُمَّ دَعَا وَصِيفًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَارَهُ فَذَهَبَ، قَالَتْ: فَإِذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ فَإِذْنٌ لَهُ، فَدَخَلَ فَنَاجَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللَّهَ مُقْبِصُكَ قَبِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَهُ فَلَا تَخْلَعَهُ لَهُمْ، وَلَا كَرَامَةَ يَقُولُهَا لَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.....

﴿سند احمد: ۷۵۶/۷۵۶/سنن ابن ماجہ: ۴۱۱۱/المستدرک للحاکم: ۹۹/۳﴾

◊ ◊ ◊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گزر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آجائیں)؟ تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہمارے پاس کوئی ہوتا جو ہم سے باتیں کرتا (تو وقت گزر جاتا)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیجوں (کہ وہ آئیں)؟ تو آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو بلا کر اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ چلا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر وہ اندر آئے اور نبی کریم ﷺ نے کافی دیر تک ان سے باتیں کیں پھر فرمایا: اے عثمان! اللہ تمہیں (خلافت کی) تمیض پہنائے گا، اگر منافقین چاہیں کہ تم اُسے اُتار دو تو اُن کے کہنے پر اسے نہ اُتارنا، یہ عزت والی بات نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے یہی بات ان سے دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

﴿816﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلْتُ إِحْدَانًا عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَ مِنْ آخِرِ كَلَامِهِ أَنْ ضَرَبَ بَيْنَ مَنْكَبَيْهِ وَقَالَ: يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَبِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعُهُ حَتَّى تَلْقَانِي. يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللَّهَ عَسَى أَنْ يُلْبِسَكَ قَبِيصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ

الْمُنَافِقُونَ عَلَى خُلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ حَتَّى تَلْقَانِي ثَلَاثًا فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَيْنَ كَانَ هَذَا عِنْدِكَ؟ قَالَتْ: نَسِيْتُهُ وَاللَّهِ فَمَا ذَكَرْتُهُ، قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ. ﴿مسند احمد: ۶/۱۳۹، سنن الترمذی: ۵/۶۲۸، سنن ابن ماجہ: ۴۱/۱﴾

❖ ❖ ❖ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ان کی جانب متوجہ ہوتے) دیکھا تو ہم ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گفتگو کے آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھوں کے درمیان مارا اور فرمایا: اے عثمان! بے شک اللہ عزوجل جلد ہی تمہیں (خلافت کی) قمیض پہنائے گا، اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتر وانا چاہیں تو اسے نہ اُتارنا، یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آملو۔ اے عثمان! بے شک اللہ عزوجل عنقریب تجھے (خلافت کی) قمیض پہنائے گا، اگر منافقین تم سے وہ قمیض اُتر وانا چاہیں تو اسے نہ اُتارنا، یہاں تک کہ (جنت میں) مجھ سے آملو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ فرمائی۔ (حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے اُم المؤمنین! آپ نے اب تک یہ بات کیوں نہیں بیان فرمائی؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اسے بھول گئی تھی اور مجھے یاد نہیں رہی تھی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بتلائی۔

﴿817﴾ ❖ ❖ ❖ **سند حدیث** ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ حَوْثَرَةَ بْنَ أُشْرَسَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ كَيْسَانَ أَبُو مَعْرُوفٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ أَرْطَاةِ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ:

❖ ❖ ❖ **متن حدیث** ❖ ❖ ❖ خَرَجْتُ مَعَ عَائِشَةَ سَنَةَ قُتِلَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ وَرَأَيْنَا الْمُصْحَفَ الَّذِي قُتِلَ وَهُوَ فِي حِجْرِهِ، فَكَانَتْ أَوَّلُ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ مِنْ دَمِهِ عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ (فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ) (البقرة: 137)، قَالَتْ عَمْرَةُ: فَمَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَوِيًّا ❖ ❖ ❖ الزهد للاحمد بن حنبل: ص ۱۲۷ ❖ ❖ ❖ حضرت عمرہ بنت ارطاة العدویہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:

جس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی: اسی سال میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مکہ روانہ ہوئی۔ ہم مدینہ میں سے گزرے تو ہم نے وہی مصحف دیکھا جو شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور ان کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت پر گرا تھا ﴿فَسَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ ”عنقریب انہیں اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو جائے گا اور وہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔“ عمرہ بیان کرتی ہیں کہ ان (باغیوں) میں سے کوئی بھی آدمی آرام سے نہیں مرا۔

﴿818﴾ ❖ ❖ ❖ **سند حدیث** ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، نَا أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا سَعِيدٌ، نَا قَتَادَةُ أَنَّ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ

❖ ❖ ❖ **متن حدیث** ❖ ❖ ❖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

﴿صَحیح البخاری: ۲۲/۷ / مسند احمد: ۱۱۲/۳﴾  
 ﴿۸۱۹﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۰﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۱﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۲﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۳﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۴﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۵﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾

﴿۸۲۶﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿سند احمد: ۳۳۱/۵﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ﴿مضی برقم: ۶۱۶﴾



وَمِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ شَيْخِهِ سَيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ

## امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿821﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيْسِيُّ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ شُعَيْبٍ قَتْنَا الْوَضَّاحُ بْنَ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيَّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ وَأُظَنُّهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ

﴿المطالب العالیة: ۵۶۱/۴/المستدرک للحاکم: ۹۷/۳﴾

◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

دُنْيَا مِیْنِ بَهِیْ تَمِیْرَے دُوسْتِ هُوَا وَا اَآخِرَتِ مِیْنِ بَهِیْ تَمِیْرَے دُوسْتِ هُوَا۔

﴿822﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَتْنَا حَجَّاجَ بْنَ نَصِيرٍ قَتْنَا سَكْنَ بْنَ الْمُغِيرَةَ الْقُرَشِيَّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ فَرْقِدِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابِ السَّلَمِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَتَحْتَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ، فَحَضَّضَ عَلَيَّ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَةٌ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، ثُمَّ حَضَّضَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيَّ ثَلَاثِمِائَةَ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا عَوْنًا فِي هَذَا الْجَيْشِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَبَّابٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَا عَلَيَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ. ﴿مسند احمد: ۷۵/۳﴾

◀ حضرت عبد الرحمن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مِیْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے منبر كَے نیچے تها اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے (لوگوں كو) جیشِ عسرہ (غزوہ تبوك كَے لیے لشكر كی تیاری) پر ابھارا، لیكن كسی نے جواب نہ دیا، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس لشکر کی مدد کے لیے ایک سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے فراہم کرنا میرے ذمے ہے۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دلائی، لیکن (اس بار بھی) کسی نے جواب نہ دیا، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (دوبارہ) کھڑے ہوئے اور کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس لشکر کی مدد کے لیے دو سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے مہیا کرنا میرے ذمے ہے۔ آپ ﷺ نے ایک بار پھر (لوگوں کو تعاون کے لیے) ابھارا، لیکن کسی نے جواب نہ دیا، تو (اس بار پھر) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اس لشکر کی مدد کے لیے تین سواونٹ بمعہ کجاووں اور ساز و سامان کے دینا میرے ذمے ہے۔

عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھ مبارک کو دیکھ رہا ہوں (جس سے آپ دُعا کرتے ہوئے) فرما رہے تھے: عثمان اگر آج کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں۔

﴿823﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَتْنَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ فَرْقِدِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ﴾ السنن لابن ابی عاصم: ۱۲۴ ﴿

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔

﴿824﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ قَتْنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةَ فَقْرِبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مَقْنَعٌ، فَقَالَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمِنِي عَلَى الْحَقِّ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ. ﴾ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۶/۵۷۷/۵ شعب الایمان للبیہقی: ۵۶۰/۲ ﴿

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور یہ بھی بتلایا کہ وہ قریب ہی ہے۔ پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا جس نے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی اُس روز حق پر ہوں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس آدمی کی طرف گئے اور اس کے شانوں کو پکڑ لیا، اور اس کا رخ نبی کریم ﷺ کی جانب کرتے ہوئے پوچھا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿825﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَتْنَا حَمَّادًا، هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ

سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَتِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَّالَةَ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ تَحْتَ دَوْمَةٍ، وَهُوَ يَكْتُبُ النَّاسَ، فَرَفَعَهُ



رَأْسُهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ الْكَاتِبَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ الْكَاتِبَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ الْكَاتِبَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَكْتُبُكَ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ الْكَاتِبَ، فَانْظَرْتُ فِي الْكِتَابِ فَإِذَا فِيهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا لَمْ يُكْتَبَا إِلَّا فِي خَيْرٍ، قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ أَكْتُبُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَكَتَبَنِي، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بِأَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي الْبُقَرِّ، وَالَّتِي تَلِيهَا كَنْفَخَةٌ أَرْنَبٌ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ يَوْمَئِذٍ وَمَنْ مَعَهُ عَلَى الْحَقِّ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَلَفْتُهُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ، قُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَدْخُلُ عَلَيَّ رَجُلٌ مُعْتَجِرٌ بِرُودِ حَبْرَةَ يَبَايِعُ النَّاسَ، مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ " قَالَ: فَهَجَمْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِرُودِ حَبْرَةَ يَبَايِعُ النَّاسَ ﴿مُضَى بَرَقْم: ١٩﴾

✿ ✿ ✿ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو کچھ لکھوار ہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کاتب کو لکھوانے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ تو میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے کاتب کو لکھوانے لگ گئے۔ پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا میں تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پھر کاتب کو لکھوانے لگ گئے، پھر سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے پھر وہی جواب عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار فرمائیں (مجھے قبول ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سے لکھوانے لگ گئے۔ میں نے تحریر پر نظر ڈالی تو اس میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے نام تھے، میں سمجھ گیا کہ ان دونوں کے نام کسی ایسے سلسلے میں ہی لکھے جاسکتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہیں بھی لکھ دیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی لکھ دیا۔ پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی دوسرا فتنہ اس طرح آئے گا جیسے تبت تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص اور اس کے ساتھی اُس روز حق پر قائم ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم! یہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک جنتی شخص آیا جس نے دھاری دار یعنی چادر اورھی ہوئی تھی اور وہ لوگوں سے بیعت لے رہا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کو خلیفہ منتخب کرنے کے لیے) اکٹھے ہوئے تو وہ دھاری دار یعنی چادر اورھ کر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

﴿826﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، قَتْنَا حَجَّاجًا، قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ:﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنْ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، أَنْشُدَكَ اللَّهُ بِحَرَمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَبَّرَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أَيْبُنْ لَكَ كُلُّ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ: أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنْ بَدْرٍ، فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَتْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ أَجْرٌ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. وَأَمَّا تَغْيِيبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزُّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بَعَثَهُ مَكَانَهُ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيَمِينِي: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ: اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ ﴿مسند احمد: ۳/۶۳۷/سنن الترمذی: ۶۲۹﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن موهب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مصری آدمی آیا، اُس نے بیت اللہ کا حج کیا، پھر کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے کہا: ان میں سے بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ اس نے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں: آپ مجھے اس کا جواب دیجئے۔ اس نے کہا: میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے روز میدان چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ کو یہ بھی علم ہے کہ وہ غزوہ بدر سے بھی غائب تھے، اس میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: آپ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اُس آدمی نے ”اللہ اکبر“ کہا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ اب میں تمہارے

تمام سوالات کی وضاحت بھی کر دوں: ان کا غزوہ اُحد میں میدان سے جانے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے۔ ان کے غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے عقد نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اسی شخص کے برابر اجر ملے گا جو غزوہ بدر میں شریک ہو اور (مالِ غنیمت سے) تمہارا حصہ بھی تمہیں ملے گا۔ اور جہاں تک بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی بات ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ ﷺ ان کی جگہ سے بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا اور (بیعت لیتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر اس پر دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہوگی۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: اب اپنے ساتھ یہ وضاحت لے کر جاؤ۔

﴿827﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ جَاوَانَ: لِمَ كَانَ اعْتَزَلَ الْأُحْنَفُ؟ قَالَ: قَالَ (ص 507):

الْأُحْنَفُ انْطَلَقْنَا حَجَّاجًا فَمَرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنْزِلِنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَرَعُوا فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبِي، فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَتَخَلَّلْتُهُمْ حَتَّى قُمْتُ عَلَيْهِمْ، وَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قُعُودٌ، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِأَسْرَعٍ مِنْ أَنْ جَاءَ عُثْمَانُ يَمْشِي فِي الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ مَلِيَّةٌ صَفْرَاءُ قَدْ رَفَعَهَا، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظَرَ مَا جَاءَ بِهِ، فَلَمَّا دَنَا قَالُوا: هَذَا ابْنُ عَفَّانَ، قَالَ: أَهَاهُنَا عَلِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا طَلْحَةُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَهَاهُنَا سَعْدُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ مَرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ؟ فَابْتَعْتَهُ - قَالَ حُصَيْنٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ: بَعْشَرِينَ أَلْفًا، أَوْ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ أَلْفًا - فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ ابْتَعْتَهُ، قَالَ: فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَبْتَاعُ بَنِي رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، فَابْتَعْتَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ ابْتَعْتُ بَنِي رُومَةَ، قَالَ: اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدُكُمْ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَالَ: مَنْ يَجْهَزُ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ خَطَامًا وَلَا عِقَالًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ، ثُمَّ انْصَرَفَ. ﴿مسند احمد: 1/91، سنن النسائي: 2/333، السنن لابن ابى عاصم: 128﴾

﴿﴾ حضرت حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عمرو بن جادان سے پوچھا: احنف کیوں الگ تھلگ ہو گئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: احنف کا بیان ہے کہ ہم حج کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے اور ہم مدینہ منورہ کے پاس سے گزرے تو اس دوران کہ ہم اپنی منزل میں تھے تو ہمارے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: لوگ مسجد میں بہت گھبرائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ میں اور میرا ساتھی (مسجد میں) گئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے درمیان میں ایک جماعت کے پاس جمع ہیں۔ میں لوگوں میں سے راستہ بنا تا ہوا ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ دیکھا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر گزری تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگئے انہوں نے زرد چادر زیب تن کر رکھی تھی جسے انہوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم یہیں رہنا، میں دیکھ کر آتا ہوں کہ یہ کیا لے کر آئے ہیں۔ جب میں قریب گیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا یہاں حضرت سعد (رضی اللہ عنہ) ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو بنو فلان کے اونٹوں کا باڑہ خرید دے؟ تو میں نے اُسے بیس ہزار یا (فرمایا کہ) پچیس ہزار کے عوض خریدا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے خریدا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ہماری مسجد میں شامل کر دو اور تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید دے؟ (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے کنواں اتنے اتنے (درہم یا دینار) میں خریدا تھا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے رومہ کا کنواں خریدا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو اور تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسره (غزوہ تبوک کی تیاری کے روز تگی حالات کی صورت میں) لوگوں کے چہروں پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: کون ہے جو انہیں سامان فراہم کر دے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ تو میں نے لوگوں کو سامان فراہم کر دیا، یہاں تک کہ نہ تو ان کے لیے کوئی لگام کم ہوئی اور نہ رسی (یعنی ہر چیز دستیاب کر دی تھی)۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

﴿828﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ قَتْنَا حَمَادًا، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ



أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ خُطْبَاءَ بِالشَّامِ فِي الْفِتْنَةِ فَقَامَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ: مَرَّةٌ بِنُ كَعْبِ، أَوْ ابْنُ كُعَيْبٍ قَالَ: لَوْلَا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَقْمُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِتْنَةَ كَانَتْهُ فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فَقَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ -

﴿ مسند احمد: ۲۳۵/۴ سنن الترمذی: ۶۲۸/۵ ﴾

◊ ◊ ◊ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیش آنے والے فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ وہاں سے ایک ہتھیار بند صاحب گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:

یہ اور اس کے ساتھی اُس روز ہدایت پر ہوں گے۔ وہ صاحب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿ 829 ﴾ ◀ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا أَبُو هَلَالٍ قَتْنَا

قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مَرَّةَ الْبُهَزِيِّ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَهَيَّبْ عَلَى الْأَرْضِ فِتْنَةٌ كَصَيَاصِي الْبَقَرِ،

فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنَّعٌ فَقَالَ: هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ فَقُلْتُ: هُوَ ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُوَ ذَا، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. ﴿ مغلّی برقم: ۷۲۰ ﴾

◊ ◊ ◊ حضرت مرہ بن ہزری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زمین پر فتنے اس طرح زور پکڑیں گے جس طرح گائے کے سینگ ہوتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی گزرا جس نے چادر سے منہ ڈھانپا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس روز یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ میں اُٹھ کر اس آدمی کی جانب گیا اور اس کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہی وہ شخص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ شخص ہے۔ وہ آدمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿ 830 ﴾ ◀ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ كَانَ مَنْ

دَخَلَهُ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُتَغَيِّرٌ لَوْنُهُ قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَعَّدُونِي بِالْقَتْلِ أَنْفَا، فَقُلْنَا يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَبِمَا يَقْتُلُونِي؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ" فَوَاللَّهِ



مَا زَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ قَطُّ، وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فِيمَا يَقْتُلُونِي؟ ﴿مسند احمد: ۶۵۱/۱، تاریخ المدینہ لابن ہبہ: ۳۵۸/۲، المشقی لابن الجارود: ص ۲۸۴﴾

﴿﴾ حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے جبکہ وہ محصور تھے۔ گھر میں ایک کمرہ تھا جو بھی اس میں داخل ہوتا وہ چوکی پر بیٹھنے والوں کی گفتگو سن لیتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں داخل ہوئے پھر نکل کر ہمارے پاس آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے مجھے ابھی ابھی قتل کی دھمکی دی ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ ان سے آپ کی کفایت و حفاظت فرمائے گا۔ آپ نے فرمایا: بھلا کس جرم میں یہ لوگ مجھے قتل کریں گے؟ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کے سوا حلال نہیں ہے: وہ آدمی جو اپنے ایمان کے بعد کافر ہو جائے یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے یا کسی کو ناحق قتل کر دے۔ لیکن اللہ کی قسم! میں نے نہ تو کبھی دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام میں جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے تب سے میں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ میں کوئی اور دین اختیار کروں اور نہ ہی میں نے کسی جان کو قتل کیا ہے تو پھر یہ مجھے کس جرم میں قتل کریں گے؟

﴿831﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ لَقِيَ عَطَاءً قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِّ الْأَمَوِيُّ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّانِيَةَ عِنْدَ عُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ أَلَا أَبُو أَيْمٍ، أَلَا وَلِيُّ أَيْمٍ يَنْكِحُ عُثْمَانَ، إِنِّي أَنْكَحْتُهُ ابْنَتِي، وَلَوْ كَانَتْ عِنْدِي ثَالِثَةً لَأَنْكَحْتُهُ، وَمَا أَنْكَحْتُهُ إِحْدَى ابْنَتِي إِلَّا بَوْحِي مِنَ السَّمَاءِ. ﴿السنة لابن ابی عاصم: ۱۲۵/مجمع الزوائد للهيثمی: ۸۳۹﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن حُرّ اموی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں رہنے والی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی وصال فرما گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا کسی غیر شادی شدہ عورت کا باپ ولی یا بھائی (اپنی اس عزیزہ کی) عثمان کے ساتھ شادی نہیں کرے گا؟ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کر دیتا اور میں نے آسمان سے وحی کی تعمیل میں ہی (اپنی صاحبزادی کی) اس سے شادی کی۔

﴿832﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا سُلَيْمَانَ الشَّاذِكُونِيَّ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ الْحِمَانِيَّ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِفِرْدٍ إِلَّا لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ،

فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يَعْنِي يَدْعُو حَتَّى رَأَيْتُ ضَبْعِيهِ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اکیلے شخص کے لیے دُعا کرتے نہیں دیکھا، پس بے شک میں نے آپ ﷺ کو دُعا کرتے دیکھا (دُعا کرتے آپ ﷺ نے اتنے ہاتھ بلند فرمائے) یہاں تک کہ مجھے آپ ﷺ کی بغلیں نظر آ گئیں۔

﴿833﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفِ الدَّوْرِيِّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ

قَتْنَا شَبَابَةَ بْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ عَنْ مَطَرٍ، عَنْ ابْنِ سَمِيرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ إِذْ ذَكَرَ فِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا

فَجَاءَ رَجُلٌ مَتَّقِنٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا يَوْمَيْنِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى الْهُدَى قَالَ: فَلَحِقْتُهُ

فَأَخَذْتُ بِضَبْعِيهِ فَمَيَّلْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذَا فَانظُرْتُ فَإِذَا هُوَ

عُثْمَانُ. ﴿مفصل برقم: ۷۲۱﴾

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فتنے کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ وہ جلد

ہی آئے گا۔ پھر منہ ڈھانپنے ایک آدمی آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس روزیہ اور اس کے تبعین ہدایت پر ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور اس کے شانوں سے پکڑ کر اُسے نبی کریم ﷺ کی جانب گھمادیا اور پوچھا:

یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) یہی شخص۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿834﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ قَالَ: نَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَغَوِيُّ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ

سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ دَخَلْتُ عَلَى رُقِيَّةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْرَأَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

وَفِي يَدِهَا مِشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفًا رَجَلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ

تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ قَالَ: أَكْرَمِيهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبِهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. ﴿الرياض النضر: ۱۲۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر

ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ابھی میرے پاس سے گئے ہیں: میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی تھی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ابو عبد اللہ (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) کو تم نے کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی عزت کرنا، کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

﴿835﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجُبَّارِ الصُّوفِيُّ قَتْنَا وَهَبُ بْنُ بَقِيَّةَ

هُوَ الْوَأَسِطِيُّ، قَتْنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَأَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ عَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

قَبْلَ مَوْتِهِ؟ فَقَالَتْ: مَعَاذَ اللَّهِ، غَيْرَ أَبِي سَاحِدٍ ثَكِّمٌ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ: يَا حَفْصَةُ، نَشَدْتُكَ اللَّهُ أَنْ

تُكْذِبِيَنِي بِحَقِّ أَوْ تُصَدِّقِيَنِي بِبَاطِلٍ، قَالَتْ: أَفْعَلُ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هَلْ تَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَغْمِيَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَفَرَعُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَأَفَاقَ فَقَالَ: افْتَحُوا عَنْهُ، فَقُلْتُ: أَبِي؟ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ أَنْتِ؟ أَبِي؟

فَسَكَتَ، فَأَغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، أَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَتَعْلَمِينَ أَنَّ عَلَى الْبَابِ لَرَجُلًا مَا هُوَ بِأَبِي وَلَا بِأَبِيكَ،

فَأَنْظُرِي مَنْ هُوَ؟ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ، فَدَخَلَ فَقَالَ: أَدْنُهُ ثَلَاثًا، حَتَّى أَتَكَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِيَدِهِ فَجَعَلَهَا مِنْ وَرَاءِ عُنُقِهِ ثُمَّ سَارَهُ فَلَمَّا فَرَعُ قَالَ: فَهَيْمَتُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَوَعَى قَلْبِي، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ حَفْصَةُ: نَعَمْ. ﴿مسند احمد: ۶/۲۶۳/۲ مجمع الزوائد: ۹/۹۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو بکر عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے سے پہلے

اپنے صحابہ میں سے کسی کو خاص وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: اللہ کی پناہ! البتہ میں تمہیں عنقریب کچھ بتلاؤں گی۔ پھر وہ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی جانب متوجہ ہوئیں اور کہا: اے حفصہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ یا آپ سچ بول کر مجھے جھوٹا کر

دینا یا غلط بات کہہ کر مجھے سچا کر دینا۔ تو انہوں نے کہا: میں بتلاتی ہوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ جانتی ہیں کہ

جب رسول اللہ ﷺ پر غشی طاری ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا: میں پانی ڈالوں؟ تو آپ نے کہا تھا: مجھے نہیں معلوم۔ پھر آپ

ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: دروازہ کھولو: اسے اندر آنے دو۔ میں نے عرض کیا: میرے والد کو؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر

آپ نے کہا تھا: میرے والد کو؟ تو آپ ﷺ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ پر تیسری مرتبہ غشی طاری ہو گئی۔ میں نے

نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل بات کہی تو آپ (یعنی حفصہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ دروازے پر جو شخص

موجود ہیں وہ نہ میرے والد ہیں اور نہ آپ کے والد ہیں، جائیں دیکھیں وہ کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

تھے۔ وہ اندر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے

اپنے ہاتھ مبارک سے ان کا آسر لیا اور ہاتھ کو ان کی گردن کے پیچھے سے لاکر ان سے کوئی سرگوشی کی، جب آپ ﷺ فارغ

ہوئے تو استفسار فرمایا: سمجھ گئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میرے کانوں نے سن لیا اور دل نے یاد کر لیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں (آپ ﷺ نے درست کہا ہے)۔

﴿836﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي،

عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَهُوَ جَدُّ مُوسَى أَبُو أُمِّهِ قَالَ: بَعَثَنِي الزُّبَيْرُ إِلَى عُثْمَانَ، وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَدَخَلْتُ

عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ صَانِفٍ، وَهُوَ عَلَى فُرْشِ ذِي ظَهْرٍ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَرَاكِنُ مَاءٍ مَمْلُوءَةٌ، وَرِيَاظٌ مُطْرَحَةٌ، فَقُلْتُ: بَعَثَنِي إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ يَقْرِنُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنِّي عَلَى طَاعَتِكَ لَمْ أَبَدِلْ وَلَمْ أَنْكُثْ، فَإِنْ شِئْتَ دَخَلْتُ الدَّارَ مَعَكَ، فَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، وَإِنْ شِئْتَ أَقَمْتُ، وَإِنَّ بَنِي عَمْرٍو بَنَ عَوْفٍ وَعَدُونِي أَنْ يُصْبِحُوا عَلَى بَابِي، ثُمَّ يَمْضُوا لِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الرِّسَالََةَ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَصَمَ أَخِي، أَقْرَنَهُ السَّلَامَ وَقُلَّ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ الدَّارَ لَا يَكُونُ إِلَّا رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَمَكَانِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَعَسَى أَنْ يَدْفَعَ اللَّهُ بِكَ عَنِّي، فَلَمَّا سَمِعَ الرِّسَالََةَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَامَ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ أَذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَكُونُ بَعْدِي فِتْنٌ وَأُمُورٌ وَأَحْدَاثٌ، قُلْنَا: فَأَيْنَ الْمُنْجَا مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِلَى الْأَمِينِ وَحِزْبِهِ وَأَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا: قَدْ أَمَكْتَنَا الْبَصَائِرُ، فَأَنْذَنْ لَنَا فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: عَزَمْتُ عَلَى مَنْ كَانَتْ لِي عَلَيْهِ طَاعَةٌ أَلَّا يَقَاتِلَ، قَالَ: فَبَادَرُوا الَّذِينَ قَتَلُوا عُثْمَانَ مِيعَادَ بَنِي عَمْرٍو بَنَ عَوْفٍ، فَقَتَلُوهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ﴿مسند احمد ۲/۳۳۵﴾

﴿﴾ حضرت ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا: جب وہ محصور تھے۔ چنانچہ میں گرمی کے دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت ٹیک والے پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ آپ کے پاس حضرت حسن بن علی ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے اور آپ کے سامنے پانی سے بھرے ہوئے ٹب پڑے تھے اور ایک پاٹ کی چادریں رکھی ہوئی تھیں (یعنی جن میں جوڑ نہیں ہوتا)۔ میں نے عرض کیا: مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کی جانب بھیجا ہے وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں آپ کا مطیع ہوں نہ میں بدلوں گا اور نہ بیعت توڑوں گا لہذا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ گھر میں آجاتا ہوں اور قوم میں شامل ہو جاتا ہوں اور اگر آپ چاہیں تو میں یہیں قیام کرتا ہوں۔ نیز بنو عمرو بن عوف نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ صبح میرے دروازے پر آجائیں گے، پھر میں انہیں جو بھی حکم

کروں گا وہ اسی پر عمل کریں گے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سن لیا تو فرمایا: اللہ اکبر! تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بھائی کو محفوظ رکھا! انہیں میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ (یہاں ہمارے ساتھ) گھر میں آجائیں اور وہ قوم کے ہی ایک فرد بن جائیں، کیونکہ آپ کا رتبہ و حیثیت مجھے زیادہ محبوب ہے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے مجھ سے یہ آزمائش ٹال دے۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام سنا تو وہ کھڑے ہو گئے اور کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میرے بعد فتنے (عجیب و غریب) معاملات اور نئے نئے امور رونما ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان سے نجات پانے کی جگہ کہاں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امین اور اس کی جماعت کے پاس۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کیا تھا۔ پھر لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: ہمیں بصیرت حاصل ہوگئی ہے پس آپ مجھے جہاد کی اجازت دیجئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بھی شخص پر میری اطاعت لازم ہے، میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ قتال نہیں کرے گا۔ پھر آپ کے قاتلوں نے بنو عمرو بن عوف کے وعدے کا وقت آنے سے پہلے ہی آپ کو شہید کر دیا۔

﴿837﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادِ الْكُوفِيِّ قَتْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عِمْرَانَ الْحَنْفِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ لُذَوِبَ كَرِيْمَتِي عُثْمَانَ.

﴿مجمع الزوائد الزوائد للشمسي: ۸۳۹/۹۰ کنز العمال: ۳۲۷۱﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی فرمائی کہ میں اپنی دو پیاری بیٹیوں کی عثمان رضی اللہ عنہ سے شادی کر دوں۔

﴿838﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، نَاعِبًا الْمُهَلَّبِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَرْحَمُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَإِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا حَيَاءُ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ. ﴿مضی برقم: ۷۱۶﴾

◀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس امت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ شفیق و مہربان شخص ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور

اس کے آخر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے نبی کے بعد سب سے زیادہ باحیا شخص عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے۔



﴿839﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَتْنَا أَبُو عُمَيْرٍ بْنُ النَّحَّاسِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ وَعَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، قَالُوا: نَا ضَمْرَةَ بْنُ رَبِيعَةَ قَتْنَا ابْنَ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ عُمَانُ يُعْنِي ابْنَ عَفَّانٍ بَدَنَانِيرَ فَصَبَّهَا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا بِيَدِهِ وَيَقُولُ: مَا عَلَى عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. ﴿مضی برقم: ۷۸۷﴾

◀ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دینار لے کر آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈال دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہیں اپنے دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: عثمان اس کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو اسے کچھ نہیں ہوگا۔

﴿840﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا عَبْدَ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَرَانِيَّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُمَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى رُقِيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي آتِنَا فَرَجَلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يُعْنِي عُمَانَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: كَخَيْرِ الرِّجَالِ قَالَ: أَكْرَمِيهِ، فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبِهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا ﴿مضی برقم: ۸۳۳﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی انہوں نے بتلایا کہ ابھی میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے ابو عبد اللہ یعنی عثمان کو کیسا پایا؟ میں نے عرض کیا: اچھے لوگوں جیسا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی عزت کرنا، کیونکہ وہ اخلاق کے اعتبار سے میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

﴿841﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَالَ نَا شَيْخٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْجَنَّةِ.

﴿مضی برقم: ۶۱۶، ۸۲۰﴾

﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿842﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ حَمِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا

يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْتُ أَنَا وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ الْقَاضِي إِلَى فُلَانٍ بِنِ سَعِيدٍ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ فُلَانٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْهُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ

اللَّهِ، أَرْنَا رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَعُثْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ﴿مضی برقم: ۸۲۸﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں جنتی

شخص دکھائیے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبی جنتی ہے..... آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عثمان (رضی اللہ عنہ) جنتی ہے۔

﴿843﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقَرِ السُّكَّرِيُّ قَتْنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ

عُثْمَانَ قَتْنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَفِيقِي فِيهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ. ﴿مضی برقم: ۷۵۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرا ساتھی وہاں عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿844﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو مَرْوَانَ قَتْنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جَبْرِيلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ زَوَّجَكَ أُمَّ كَلْثُومٍ بِمِثْلِ

صَدَاقِ رُقِيَّةَ وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا ﴿تاریخ الفسوی: ۱۵۹/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے دروازے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے



﴿847﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ بْنُ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ، نَاضِرَةٌ  
بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۲۷۹/الحلیۃ لابی نعیم: ۵۹۱﴾  
اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث منقول ہے۔

﴿848﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزِ الْهَمَلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ  
رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ حَمَلَ عَثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى تِسْعِينَ وَارْبَعِينَ بَعِيرًا، ثُمَّ جَاءَ  
بِسِتِّينَ فَرَسًا فَاتَمَّ بِهَا الْآلِفَ. ﴿الشريعة للاجری: ۱۴۱۵﴾  
حضرت امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں سواری کے لیے نو سو چالیس اونٹ دیے پھر وہ ساٹھ گھوڑے لے  
آئے اور ایک ہزار کا وعدہ پورا کر دیا۔

﴿849﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا أَبُو نَصْرِ التَّمَارِيُّ قَتْنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَهُوَ الرَّقِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا حَصَرَ عَثْمَانُ وَأَحِيطَ بِدَارِهِ، أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ  
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ انْتَفَضَ حِرَاءُ: أَثَبْتُ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ  
أَوْ شَهِيدٌ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ  
الْعُسْرَةِ: مَنْ يَنْفِقْ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ وَالنَّاسُ يَوْمَئِذٍ مُعْسِرُونَ مُجْهَدُونَ، فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذَلِكَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا:  
اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا بَثْمَنٌ، فَابْتَعْتَهَا بِمَالِي فَجَعَلْتُهَا  
لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ فِي أَشْيَاءَ حَدَّثَهَا. ﴿مضی برقم: ۷۵۱﴾  
حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا اور ان کے گھر کو گھیر لیا گیا تو وہ لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: میں تمہیں  
اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ جس وقت حراء پہاڑ لرز نے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: حراء! ٹھہر جا  
تیرے پر نبی صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی والے غزوہ کے وقت فرمایا  
تھا کہ کون ہے جو قبول ہونے والا مال خرچ کرے؟ اور لوگ ان دنوں بہت تنگ دست اور سخت حالات میں تھے تو میں نے

اپنے مال سے اس لشکر کا ایک تہائی سامان فراہم کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رومہ (کنویں) سے صرف قیمت ادا کر کے ہی پانی پیا جاسکتا تھا تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مالدار فقیر اور مسافر (یعنی ہر طرح کے شخص کے لیے) وقف کر دیا؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ انہوں نے جتنی بھی باتیں بیان کیں، لوگوں نے ان سب کی تصدیق کی۔

﴿850﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَتْنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نَا صَدَقَةُ نَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ،

وَهُوَ الذَّمَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَفْتَتِحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِالْبَقْرَةِ إِلَى الْمَائِدَةِ وَبِالْإِنْعَامِ إِلَى

هُودٍ، وَيُوسُفَ إِلَى مَرْيَمَ، وَبَطْنَهُ إِلَى طَسْمِ فِرْعَوْنَ وَبِالْعَنْكَبُوتِ إِلَى ص، وَتَنْزِيلَ إِلَى الرَّحْمَنِ، ثُمَّ يَخْتِمُ، فَيَفْتَتِحُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَخْتِمُ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ - ﴿الطبقات لابن سعد: ٤٥٣﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت قاسم ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جمعے کی رات کو (قرآن پڑھنا) شروع کرتے تھے اور (ہفتے کے روز) سورہ البقرہ سے لے کر سورہ المائدہ تک..... (اتوار کے روز) سورہ النعام سے سورہ ہود تک..... (سوموار کے روز) سورہ یوسف سے سورہ مریم تک..... (منگل کے روز) سورہ طہ سے سورہ القصص تک..... (بدھ کے روز) سورہ عنکبوت سے سورہ ص تک..... اور (جمعرات کے روز) سورہ زمر سے سورہ الرحمن تک..... پھر قرآن پاک مکمل کر کے جمعے کی رات کو پھر سے شروع کر دیتے تھے اور جمعرات کو مکمل کرتے تھے۔

﴿851﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا التَّرْجَمَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ عَمْرٍو ابْنَةُ حَسَّانِ بْنِ

زَيْدِ أَبِي الْغُصْنِ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَمِعْتُ أَبَا الْغُصْنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْأَكْبَرَ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ وَعَلَى

بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَخْطُبُ النَّاسَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، نَبَتْ أَنْكُمْ تُكْثِرُونَ فِيَّ وَفِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَإِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47): وَقَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: إِنَّ عُثْمَانَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مَرَّتَيْنِ -

﴿مضی برقم: ٦٩٨، ٢٩٩﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو غصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! مجھے پتا چلا ہے کہ تم میرے اور عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں بہت باتیں



کرتے ہو حالانکہ بے شک میری اور ان کی مثال اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ ام عمر و بنت حسان کہتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرة (یعنی غزوة تبوک) کو سامان فراہم کیا تھا۔ آپ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

﴿852﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْكُوفِيُّ، نَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ

قَتْنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْوَزِيرِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِ عُثْمَانَ وَقَالَ:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا قَتَلْتُمْ إِمَامَكُمْ، وَتَجَالَدْتُمْ بِأَسْيَافِكُمْ، وَوَرِثْتُمْ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ؟ فَبُؤْسٌ لِأُمَّتِي، فَبُؤْسٌ إِذَا فَعَلُوهُ. ﴿الرياض النضر: ۳۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم اپنے امام کو قتل کر دو گے اور تم اپنی تلواروں سے لڑنے لگو گے اور تمہاری دُنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ بن جائیں گے؟ میری اُمت کے برے حالات آجائیں جو لوگ اس جرم کا ارتکاب کریں گے ان کے برے حالات آجائیں گے۔

﴿853﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَتْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ

الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا

أَخْفَيْتَ وَمَا أَبْدَيْتَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَمَا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - ﴿تفرد به المؤلف﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے پچھلے پوشیدہ و علانیہ، مخفی و ظاہری اور قیامت تک ہونے والے تمام گناہ بخش

دیے ہیں۔

﴿854﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، نَا سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَنْ زَادَ بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ:

فَفَعَلَ ذَلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُثْمَانُ.  
ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ. ﴿الميزان: ۲۷۲﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جو مسجد میں گھر کا اضافہ کرے گا اُسے جنت ملے گی اور جو غزوہ تبوک کے لشکر کو سامان فراہم کرے گا اُسے بھی جنت ملے گی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ (دونوں ہی) کام کر دیئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان (اگر آج کے بعد) کوئی عمل نہ بھی کرے تو پھر بھی اسے کوئی نقصان نہیں اے عثمان! اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا۔

﴿855﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ قَتْنَا عُقْبَةَ بْنَ مُكْرَمٍ قَتْنَا سَلْمَةَ بْنَ رَجَاءٍ قَتْنَا عِمْسَى بْنَ فَرُوقَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَتْنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقْبَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ أَطَّلَعَ عُثْمَانُ مِنَ الْكُوَّةِ الَّتِي نَاجَى مِنْهَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِطَلْحَةَ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَنَا مَعَهُ وَأَنْتَ مَعَهُ جَالِسٌ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَفِيقِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ؟ قَالَ: يَعْنِي طَلْحَةَ: أَمَا إِذْ نَشَدْتَنِي بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ. ﴿مضی برقم: ۷۸۲﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن عقبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس روشن دان سے نمودار ہوئے جہاں سے جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے اور آپ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جب میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں سنا تھا کہ بلاشبہ ہر نبی کا قیامت کے دن ایک رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہوگا؟ تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب آپ نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو سنو! بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

﴿856﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْبَزَّازُ قَتْنَا يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ هَارُونَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِي ابْنَتِيهِ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَبُو أَيْمٍ، أَلَا أَخُو أَيْمٍ، يُزَوِّجُهَا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ زَوَّجْنَاهُ. ﴿تاریخ بغداد: ۳۰۴/۳۰۴، السنن لابن ابی عاصم: ۱۳۱﴾  
﴿﴾ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اپنی دو بیٹیوں کی شادی کی، پہلے ایک کی، پھر دوسری کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کسی

غیر شادی شدہ عورت کا بھائی عثمان سے اس کی شادی نہیں کرے گا؟ اگر میرے پاس کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی اسی سے کر دیتا۔

﴿857﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ التَّحْرَانِيُّ أَبُو شُعَيْبٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ قُرَّةٍ قَتْنَا بَشْرَ بْنَ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، فَيَبْلُغُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُنْكِرُهُ.

﴿مضی برقم: ۵۶﴾

◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم عہد رسالت میں یہ بات کیا کرتے تھے کہ اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخصیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتا چلتا لیکن آپ اس کا انکار نہ فرماتے۔

﴿858﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَتْنَا أَبِي عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ يَا عُثْمَانُ، هَذَا جَبْرِيْلُ يَقُولُ لِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي قَدْ زَوَّجْتُكَ أُمَّ كَلْثُومٍ عَلَى مِثْلِ مَا زَوَّجْتُكَ رُقِيَّةَ وَعَلَى مِثْلِ صُحْبَتَيْهَا. ﴿مضی برقم: ۸۴۴﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے عثمان! یہ جبرائیل علیہ السلام مجھے اللہ کا پیغام دے رہے ہیں کہ میں ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا آپ سے اسی حق مہر پر نکاح کر دوں جس پر رقیہ (رضی اللہ عنہا) کا کیا تھا اس شرط پر کہ ان سے بھی اسی طرح حسن سلوک کرنا جس طرح رقیہ (رضی اللہ عنہا) سے کرتے تھے۔

﴿859﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ، فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا هَدِيَّةَ بْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكَلْبِيِّ قَتْنَا زَافِرًا، يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيَّ، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، فَنَبَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا يُبَغِضُ عُثْمَانَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. ﴿الآلی المصنوعہ: ۱/۳۱۵/الکامل لابن عدی: ۶/۱۴۳/الموضوعات لابن الجوزی: ۱/۳۳۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے ایک صحابی کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، لیکن آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اپنی امت میں سے صرف اسی شخص کا جنازہ چھوڑا ہے (کیا بات ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کرتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا جنازہ نہیں پڑھایا۔

﴿ 860 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ قَتْنَا ابْنَ يَمَانَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ كَانَ يُجَالِسُ مِسْعَرَ بْنَ كِدَامٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ - ﴿ ﴿ مضمیٰ برقم: ۶۱۶ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور جنت میں میرا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

﴿ 861 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي الْبُورَانِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَتْنَا ابْنَ يَمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَعُثْمَانُ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ - ﴿ ﴿ مضمیٰ برقم: ۸۲۰ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور عثمان جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔

﴿ 862 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو إِلَّا لِعُثْمَانَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَنْسَ

هَذَا الْيَوْمَ لِعُثْمَانَ. ﴿ ﴿ مضمیٰ برقم: ۸۳۲ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہی ایسی دعا کرتے دیکھا کہ اے اللہ! عثمان کا یہ دن نظر

انداز نہ کرنا۔

﴿863﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا أَبُو عَيْسَى مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا عُثْمَانَ  
 بْنُ زُفَرَ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ دُعِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَالَ: فَلَمْ  
 يُصَلِّ عَلَيْهَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى هَذَا؟ قَالَ: كَانَ يَبْغِضُ عُثْمَانَ  
 أَبْغَضَهُ اللَّهُ. ﴿مضی برقم: ۸۵۹﴾

◀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کا جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ نہ پڑھایا۔ صحابہ کرام  
 رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا: یہ عثمان سے نفرت کیا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کرتا ہے۔

﴿864﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ عَيْسَى قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ . بْنُ عَفَّانَ قَتْنَا  
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ  
 قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ فَوُضِعَ فِي كَفِّي تَفَاحَةٌ قَالَ:  
 فَاَنْفَلَقْتُ عَنْ حُورَاءٍ مَرَضِيَّةٍ كَأَنَّ أَشْفَارَ عَيْنَيْهَا مَقَادِيمُ أَجْنِحَةِ النَّسُورِ " فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا لِلْخَلِيفَةِ  
 الْمَقْتُولِ مِنْ بَعْدِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. " ﴿اللاہی المصنوعہ: ۳۱۳/۱ / الموضوعات لابن الجوزی: ۳۲۹/۱﴾

◀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے آسمان پر معراج کرائی گئی اور میں جنت عدن میں داخل ہوا تو میری ہتھیلی پر ایک سیب رکھ دیا گیا۔ اس نے  
 پھوٹ کر ایک خوش نما حور کی شکل اختیار کر لی، اس کی آنکھوں کی پلکیں ایسی تھیں جیسے ”نور“ پرندے کے پر ہوتے ہیں۔ میں  
 نے پوچھا: تم کس کے لیے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت پانے والے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لیے  
 ہوں۔

﴿865﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ نَا سُفْيَانَ  
 عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَصْدَقُكُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ. ﴿مضی برقم: ۸۰۳﴾

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



تم سب سے زیادہ حیا دار آدمی عثمان (رضی اللہ عنہ) ہے۔

﴿866﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مِثْلِ رِبِيعَةَ وَمُضَرَ.  
 ﴿سنن الترمذی: ۶۲۷۳/ المستدرک للحاکم: ۱۰۳۳﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ربیعہ اور مضر قبیلے جتنی تعداد میں لوگوں کی سفارش کرے گا۔  
 ﴿867﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَتْنَا الْحُسَيْنَ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ.  
 ﴿مسند احمد: ۳۲۶۸۵﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہاڑ پر) بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے تو پہاڑ نے حرکت کی (یعنی وجد میں آ گیا) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: حراء! ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صدیق اور شہید ہی موجود ہیں۔

﴿868﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَتْنَا وَصَّاحٌ قَالَ نَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا، وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ. ﴿مضی رقم: ۸۲۱﴾  
 ﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

دُنیا میں بھی تم میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی تم میرے دوست ہو۔

﴿869﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَتْنَا رُوْحٌ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِرَاءَ، أَوْ أَحْدَا، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ، فَجَفَّ الْجَبَلُ، فَقَالَ: اثْبُتْ، نَبِيُّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ. ﴿مسند احمد: ۲/۲۷۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حراء یا احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے تو پہاڑ لرز اٹھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھڑ جا ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (تجھ پر موجود ہیں)۔

﴿870﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ التَّمَارِيُّ الْوَاسِطِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الدِّيَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِأَصْهَارِي الْجَنَّةِ، فَأَعْطَانِيهَا الْبَتَّةَ. ﴿ضعیف الجامع للابانی: ۳/۲۰۸/الموضوعات لابن الجوزی: ۲۱۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے اپنے پروردگار سے جنت میں اپنے داماد مانگے تو اس نے مجھے یہ لوگ دے دیے۔

﴿871﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاعِ، نَا عَبْدَ الْمُؤْمِنِ بْنِ عَبَّادِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُرْحُبِيلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَ مُوَآخَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ فَقَالَ: ادْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو، ادْنُ يَا أَبَا عَمْرٍو، فَلَمْ يَزَلْ يَدْنُو مِنْهُ حَتَّى الْصَقَّ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَارٍ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى عُثْمَانَ وَكَانَتْ إِزَارَةٌ مَحْلُولَةٌ، فَزَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَجْمَعُ عِطْفِي رِدَائِكَ عَلَى نَحْرِكَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَكَ شَأْنًا فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، أَنْتَ مِمَّنْ يَرُدُّ عَلَى حَوْضِي، وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا، فَأَقُولُ: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ فَيَقُولُ: فَلَانُ ابْنُ فَلَانٍ، وَذَلِكَ كَلَامُ جَبْرِيلَ إِذَا هَاتَفَ يَهْتَفُ مِنَ السَّمَاءِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ عُثْمَانَ أَمِيرٌ عَلَى كُلِّ مَخْدُولٍ، ثُمَّ تَنَحَّى عُثْمَانُ. ﴿التاريخ الكبير للبخاری: ۳۸۶۲/الرياض النضرة: ۴۵۳﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد راوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے درمیان مواخات (بھائی چارہ قائم کرنے) کی حدیث بیان کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا:

اے ابو عمرو! قریب ہو جاؤ، اے ابو عمرو! قریب ہو جاؤ۔ وہ مسلسل آپ کے قریب ہوتے گئے یہاں تک کہ ان کے گھٹنے آپ کے ساتھ مل گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی جانب دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: ”سَعِيدَانِ اللَّهُ الْعَظِيمِ“ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا، ان کا تہ بند ڈھیلا ہوا پڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اسے مضبوط کیا، پھر فرمایا: اپنی چادر کے دونوں کنارے اپنے سینے پر اکٹھے کر لو۔ پھر فرمایا: اہل آسمان میں آپ کا ایک مقام ہے، آپ ان لوگوں میں سے ہیں جو میرے حوض پر آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، میں پوچھوں گا: تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا؟ وہ کہیں گے: فلاں بن فلاں نے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کی کلام ہوگی۔ اتنے میں آسمان سے ایک نبی آواز آئے گی کہ سنو! عثمان ہر بے یار و مددگار کا امیر ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک طرف کو ہو گئے۔

﴿872﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِيَابِيُّ قَتْنَا مَزَاحِمُ بْنُ سَعِيدِ الْمُرَوَزِيِّ قَالَ

أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِمَامٌ الْعَامَّةِ وَقَدْ

نَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَهُوَ ذَا يُصَلِّي بِنَا إِمَامٌ فِتْنَةٌ، وَأَنَا أُحْرَجُ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَانُ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنَ مَعَهُمْ، فَإِذَا أَسَاءُوا فَأَجْتَنِبُ إِسَاءَتَهُمْ.﴾ (صحیح البخاری: ۱۸۸۲/۲)

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جس وقت وہ محصور تھے اور انہوں نے آپ سے کہا: آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر ایسی آزمائش آن پڑی ہے جسے ہم دیکھ رہے ہیں، صورت حال یہ ہے کہ ہمیں امام فتنہ نماز پڑھانا ہے اور میں اس کے ساتھ نماز پڑھنے سے تنگ ہوتا ہوں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: بے شک نماز لوگوں کا سب سے اچھا عمل ہے، پس جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھے کام میں شامل ہو جاؤ، اور جب وہ کوئی برا کام کریں تو ان کے برے کام سے الگ تھلگ رہو۔

﴿873﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيِّ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.﴾ (تاریخ المدینہ لابن حبیب: ۲۱۷/۳)

﴿﴾ ﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿874﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيِّ، نَا أَبِي قَتْنَا شُعْبَةَ عَنِ

الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ، سَمِعَ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ عُمَرَ؟ كَوْمَرٌ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ عُمَرَ؟ ثُمَّ سَكَتَ. قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ ذَلِكَ. ﴿مفصلی رقم: ۳۱۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں میں سے بہترین شخص نہ بتلاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہما موش ہو گئے۔

﴿875﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ، نَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ اِنَّا خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ خَيْرُهُمْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، وَالْقَالِثُ لَوْ شِئْتُ سَمِيئَةً. ﴿مفصلی رقم: ۳۱۸﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں برسر منبر یہ فرماتے سنا: بے شک اس امت کے نبی ﷺ کے بعد سب سے بہترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو تیسرے کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

﴿876﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْدٍ بْنِ حِسَابٍ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا عَاصِمُ، عَنْ زُرٍّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَطَبْنَا عَلِيًّا يَوْمًا فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک روز خطبہ دیا تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس امت کے نبی ﷺ کے بعد ان کی بہترین شخصیت کا نہ بتلاؤں؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے بہترین شخص کا نہ بتلاؤں؟ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ﴿مفصلی رقم: ۳۹۹﴾

﴿877﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قَالَ عَامِرُ الشَّعْبِيِّ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ يَا وَهْبُ، اَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ فَذَكَرَهَا. ﴿مفصلی رقم: ۴۰۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وہب! کیا میں تمہیں اس امت کے پیغمبر کے بعد سب سے افضل شخص کا نہ بتلاؤں؟ پھر راوی نے وہی حدیث بیان کی۔

## أَخْبَارُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَزُهْدِهِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمودات اور زہد

﴿878﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا مُؤْتَزِرًا بِأَزَارٍ مُرْتَدِيًا بِرِدَائٍ مَعَهُ الدِّرَّةُ، كَأَنَّهُ أَعْرَابِيٌّ يَدُورُ بَدْوً، حَتَّى بَلَغَ أَسْوَاقَ الْكِرَايِمِ فَقَالَ: يَا شَيْخُ، أَحْسِنُ بِيْعِي فِي قَبِيصٍ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ، فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ أَتَى آخَرَ فَلَمَّا عَرَفَهُ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ شَيْئًا، فَاتَى غُلَامًا حَدَّثَنَا فَأَشْتَرِي مِنْهُ قَبِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ، ثُمَّ جَاءَ أَبُو الْغُلَامِ فَأَخْبَرَهُ، فَأَخَذَ أَبُوهُ دِرْهَمًا ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَقَالَ: هَذَا الدِّرْهَمُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا الدِّرْهَمِ؟ قَالَ: كَانَ قَبِيصًا ثَمَنَ دِرْهَمَيْنِ قَالَ: بَاعَنِي رِضَايَ وَأَخَذَ رِضَاةً. ﴿مسند احمد: 1/157- مجمع الزوائد للهيتمي: 5/119﴾

◀ ﴿حضرت ابو مطر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تہہ بند باندھے ہوئے اور چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور یوں دکھائی دے رہے تھے جیسے کوئی دیہاتی گشت کر رہا ہو۔ یہاں تک کہ آپ کپڑے کے بازار میں پہنچ گئے اور (ایک دوکاندار سے) کہا: اے بزرگ! مجھے تین درہم میں ایک اچھا سا قمیض دے دو۔ جب اُس نے آپ کو پہچان لیا تو آپ نے اس سے کچھ نہ خریدا۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے تو اس نے بھی آپ کو پہچان لیا، چنانچہ آپ نے اس سے بھی کچھ نہ خریدا۔ پھر آپ ایک نوجوان لڑکے کے پاس آئے تو اُس سے آپ نے تین درہم میں قمیض خریدا۔ پھر جب اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اسے بتلایا تو اس کے والد نے ایک درہم پکڑا اور لا کر آپ کو دے دیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! یہ درہم لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: اس نے میری رضامندی سے مجھے بیچا ہے اور اپنی رضامندی سے قیمت وصول کی ہے۔

﴿879﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةُ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجَ عَلِيُّ إِلَى ظَهْرِ الْكُوفَةِ فَرَأَى حُمْرَةً تَطِيرُ فَقَالَ:

يَا لَكَ مِنْ حُمْرَةٍ بِمَعْمَرٍ خَلَا لَكَ الْجَوْ فَبِيضِي وَأَصْفِرِي



وَزَادَ فِيهِ غَيْرُ عَلِيٍّ:

وَنَقَرِي مَا شِئْتَ أَنْ تَنْقُرِي. ﴿(اسناد صحیح) الزهد لوكج: ۱/۳۹۶﴾

﴿﴾ حضرت یحییٰ بن ہانی بن عروہ مرادی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفے کی جانب نکلے اور ایک پرندے کو اڑتے دیکھا تو فرمایا:

يَا لَكَ مِنْ حُمْرَةٍ بِمَعْمَرٍ

خَلَّالِكَ الْجَوْ فَبِيضِي وَأَصْفِرِي

”اے پرندے! تجھے تو بہت کشادہ اور شاداب ماحول میسر ہے، تیرے لیے فضا بھی خالی ہے، لہذا ہر طرف کھلم کھلا اڑ

اور کھلی فضا میں سیٹی بجا کر مزے لے۔“

اور علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور نے اس میں یہ اضافہ کیا:

وَنَقَرِي مَا شِئْتَ أَنْ تَنْقُرِي

”اور جہاں بھی تو اٹھے دینا چاہتا ہے، دے لے۔“

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ ﴿﴾ حُرْمَةُ حُرْمِيَّوْنَ كِي هِي اِيك قِسْم كَا پَرْنَدَه هُو تَا هِي اَسَه چنڊول بهي كهتے هیں۔

﴿880﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ نَا عَمْرُ بْنُ مُنْبِيهِ

السَّعْدِيُّ، عَنْ أَوْفَى بْنِ دَلْهَمِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: بَلَّغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ تَعْرِفُوا بِهِ، وَأَعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ

زَمَانٌ يُنْكِرُ الْحَقَّ فِيهِ تِسْعَةُ أَعْشَارِهِمْ لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا كَلُّ نَوْمَةٍ، أَوْلَيْكَ أَيْمَةُ الْهُدَى وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ، لَيْسُوا بِالْعُجْبِ الْمَذَابِيحِ بُذْرًا. ﴿سنن الدارمی: ۱/۸۱۔ الزهد لابن السبارک: ص ۵۰۴﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت اوفیٰ بن دلہم عدوی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علم حاصل کرو یہ تمہاری پہچان بن جائے گا اور عمل کیا کرو اس سے تم علم کے اہل بن جاؤ گے، تمہارے بعد عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ جس میں ہر دس میں سے نو آدمی حق بات کا انکار کریں گے اور اس سے صرف وہی شخص نجات پائے گا جو گم نام ہوگا۔ یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہوں گے۔ یہ لوگ نہ تو جلد باز ہوں گے نہ ہر بات کو چہار سو پھیلا دینے والے اور نہ ہی فضول گو۔

﴿881﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ

زُبَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: قَالَ وَكَيْعٌ، وَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُهَاجِرِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ أَخْوَفَ مَا اتَّخَوْفُ عَلَيْكُمْ اثْنَتَانِ: طُولُ الْأَمَلِ، وَاتِّبَاعُ الْهَوَى، فَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ، وَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَّتْ مُدْبِرَةً، وَالْآخِرَةُ مُقْبِلَةٌ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابٌ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ. ﴿الزهد للاحمد بن حنبل: ص ۱۳۰۔ الحلیۃ لابن نعیم: ۶/۱۔ شعب الایمان للبیہقی: ۱۳/۲۸۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت مہاجر عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے زیادہ مجھے جن امور میں تمہارے بتلا ہو جانے کا ڈر ہے وہ دو ہیں: لمبی آرزوئیں اور خواہشات کی پیروی۔ لمبی آرزوئیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں اور خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے۔ آگاہ رہو! دنیا پیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہوتے ہیں، پس تم آخرت کے بیٹے بنو، دنیا کے بیٹے نہ بنو، کیونکہ آج عمل کا موقع میسر ہے اور حساب کا وقت نہیں ہے جبکہ کل حساب کا وقت ہوگا اور عمل کا موقع میسر نہیں ہوگا۔

﴿882﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا هَارُونَ بْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ

أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَعْطَى عَلِيُّ النَّاسَ فِي سَنَةِ ثَلَاثَ عَطِيَّاتٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنْ أَصْبَهَانَ فَقَالَ: هَلُمُّوا إِلَيَّ عَطَاءِ الرَّابِعِ فُخَذُوا، ثُمَّ كَنَسَ بَيْتَ الْمَالِ وَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ: يَا دُنْيَا غَرِي غَيْرِي، قَالَ: وَقَدِمَ عَلَيْهِ جِبَالٌ مِنْ أَرْضِ، فَقَالَ: إِيْشُ هَذَا؟ قَالَ: جِبَالٌ جِيءَ بِهَا مِنْ أَرْضٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: أَعْطُوهَا النَّاسَ، قَالَ: فَأَخَذَ بَعْضُهُمْ وَتَرَكَ بَعْضُهُمْ، فَنظَرُوا فَإِذَا هُوَ كَتَّانٌ يُعْمَلُ، فَبَلَغَ الْحَبْلُ آخِرَ النَّهَارِ دَرَاهِمًا.

◀ ◀ ◀ حضرت مسلم بن ہرمز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک سال میں لوگوں کو تین عطیات دیے پھر آپ کے پاس اصہبان سے مال آیا تو آپ نے فرمایا: آؤ چوتھا عطیہ بھی وصول کر لو۔ پھر آپ نے بیت المال کو صاف کر دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: اے دنیا! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ دینا (یعنی میں تیرے لالچ میں آنے والا نہیں ہوں)۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس کسی علاقے سے رسیاں آئیں تو آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ بتلایا کہ یہ رسیاں ہیں جو فلاں علاقے سے لائی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: اسے لوگوں کو دے دو۔ پس کچھ لوگوں نے لے لیں اور کچھ نے نہ لیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ تو سن کاریشہ ہے جس کو کام میں لایا جاسکتا ہے چنانچہ دن کے آخر تک ایک برسی درہموں تک پہنچ گئی۔

﴿883﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا لَيْثَ، عَنْ

مَجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ مَا أَصْبَحَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلَّا نَاعِمًا، إِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةٌ لِيَأْكُلَ مِنَ الْبُرِّ، وَيَجْلِسُ

فِي الظِّلِّ، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ. ﴿ الزهد لهما: ۱۰۷/۲﴾

﴿ ﴿ عبد اللہ بن سحبرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کوفہ میں ہر کوئی آسودگی کی زندگی ہی گزارتا ہے۔ ان کا ادنیٰ شخص بھی گندم کھاتا ہے، سائے میں بیٹھتا ہے اور دریائے

فرات کا پانی پیتا ہے۔

﴿ 884 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهَبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ جَاءَهُ ابْنُ التِّيَاحِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، ائْتَلَّا بَيْتَ مَالِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ صَفْرَاءَ

وَبَيْضَاءَ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى ابْنِ التِّيَاحِ حَتَّى قَامَ عَلَى بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: هَذَا

جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ، وَكُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ، يَا ابْنَ التِّيَاحِ، عَلَيَّ بِأَشْيَاخِ الْكُوفَةِ، قَالَ: فَنُودِيَ فِي النَّاسِ، فَأُعْطِيَ

جَمِيعَ مَا فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ، غَرِي غَيْرِي هَاوَهَا وَهُوَ يَقُولُ: يَا صَفْرَاءُ، يَا بَيْضَاءُ،

غَرِي غَيْرِي هَاوَهَا، حَتَّى مَا بَقِيَ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، ثُمَّ أَمَرَ بِنَضْحِهِ وَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ.

﴿ الصفوة لابن الجوزي: ۳۱۴/۱ / الذخائر للمحب الطبري: ص ۲۰۱﴾

﴿ ﴿ حضرت علی بن ربیعہ والیبی رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

ابن تیاح آپ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! مسلمانوں کا بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا ہے۔ آپ

نے ”اللہ اکبر“ کہا، پھر ابن تیاح کا آسرا لیتے ہوئے اٹھے اور مسلمانوں کے بیت المال کے پاس آکھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ

میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں، جبکہ ہر صاحب مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔ اے ابن

تیاح! کوفے کے بزرگوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں میں اعلان کر دیا گیا اور آپ نے مسلمانوں کے بیت المال میں

موجود تمام چیزیں (لوگوں کو) دے دیں اور آپ فرما رہے تھے: اے سونے! اے چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو لالچ دینا۔

آپ دونوں ہاتھوں سے خرچ کیے جا رہے تھے یہاں تک کہ اس میں کوئی درہم و دینار باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے اس میں پانی

چھڑکنے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

﴿ 885 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، نَامِسَعْرُ، عَنْ أَبِي بَحْرٍ،

عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِذَا رَأَى غَلِيظًا، قَالَ: اشْتَرَيْتَهُ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمٍ، فَمَنْ أَرَبِحَنِي فِيهِ

دِرْهَمًا بَعْتَهُ، وَرَأَيْتُ مَعَهُ دَرَاهِمَ مَصْرُورَةً فَقَالَ: هَذِهِ بَقِيَّةُ نَفَقَتِنَا مِنْ يَنْبَعٍ. ﴿ الزهد لهما: ص ۱۳۰﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موٹا تہ بند پہنے دیکھا، آپ نے فرمایا: میں نے اسے پانچ درہم کے عوض خریدا تھا، پس جو شخص مجھے ایک درہم بھی نفع دے گا تو میں اسے یہ فروخت کر دوں گا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں درہمنوں کی منہ بند تھیلی تھی اور آپ نے فرمایا: یہ یَنْبَع (مقام) کے ہمارے خرچے کا بقیہ مال ہے۔

﴿ 886 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بَنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ:

حَدَّثَنِي مُجَمَّةٌ وَهُوَ التَّيْمِيُّ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِبَيْتِ الْمَالِ فَيُكْنَسُ، ثُمَّ يَنْضَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَجَاءً أَنْ

يَشْهَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ لَمْ يَحْبَسْ فِيهِ الْمَالَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ۔ ﴿ ﴿ الزهد لاحد: ص ۱۳۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مجمع تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال کے متعلق حکم فرمایا کرتے تھے تو اسے صاف کر دیا جاتا (یعنی اس میں موجود سارا مال تقسیم کر دیا جاتا) پھر اس میں پانی چھڑکا جاتا، پھر آپ اس امید کے ساتھ وہاں نماز پڑھتے کہ روز قیامت وہ جگہ آپ کے حق میں گواہی دے کہ اس نے مسلمانوں سے مال کو روکا نہیں تھا۔

﴿ 887 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بَهْزُ هُوَ ابْنُ أَسَدٍ، قَتْنَا جَعْفَرُ،

هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، قَتْنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثْتَنِي عَجُوزٌ مِنَ الْحَيِّ: زَوْجَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ بَعْضَ بَنِيهِ، فَأَوْلَمَ عَلَيْهِ،

فَدَعَا النَّاسَ، قَالَتْ: فَاتَى عَلِيٌّ قَبِيلَ: جَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَفُتِحَتْ بَابُ الدَّارِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفِي يَدِهِ دِرَّةٌ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ لَيْسَ لَهُ جُرْبَانٌ۔ ﴿ ﴿ اخرج البغوي في معجمه: ۴۱۹﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھ سے جی قبیلے کی ایک بڑھیا نے بیان کیا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کی، پھر اس کا ولیمہ کیا تو لوگوں کو مدعو کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ انہیں بتلایا گیا کہ امیر المؤمنین بھی تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ گھر کا دروازہ کھولا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے، اس وقت ان کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا اور انہوں نے ایک قمیص زیب تن کیا ہوا تھا جس کا گریبان نہیں تھا۔

﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عجز و انکساری تھی کہ آپ کبھی دنیوی زینت و آرائش کو خاطر میں

نہیں لائے اور ویسے جیسے اہم تقریب میں کہ جہاں انگریزی ہے وہاں اردو ہے، اہتمام سے تیار ہو کر جاتے ہیں لیکن آپ وہاں بھی

یہ ایسا قمیض زیب تن کر کے تشریف لے گئے جس کا گریبان بھی نہیں تھا، یعنی آپ نے اس میں چنداں عار نہیں سمجھی۔

﴿888﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَتْنَا مِنْدَلَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ مَا تَقُولُونَ إِنَّ أَعْلَمَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْفَرَائِضِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

﴿اخبار القضاة لوكيع: ۸۹/۱﴾

◊ ◊ حضرت سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلاشبہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ وراثت کے مسائل جاننے والے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿889﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ

قَالَ: نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا كَانَتْ لَهُ أَمْرَتَانِ، كَانِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنَصْفِ

دِرْهَمٍ، وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ هَذِهِ اشْتَرَى لَحْمًا بِنَصْفِ دِرْهَمٍ. ﴿الرياض النضرة: ۳/۲۷۱ ذخائر العقبى للطبرنی: ص ۱۰۱﴾

◊ ◊ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دو بیویاں تھیں، جب ایک بیوی کا دن ہوتا تو آپ آدھے دینار کا (اُس کے لیے) گوشت

خریدتے اور جب دوسری بیوی کا دن ہوتا تو آپ (اُس کے لیے بھی) آدھے دینار گوشت خریدتے۔

﴿890﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَتْنَا

بِشْرٍ، يَعْنِي: ابْنَ الْمُفْضَلِ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ تَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: قُلْنَا كَنَحْوِ هَذِهِ الْأَبْوَابِ، قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهَا

هَكَذَا، وَوَضَعَ يَدَهُ فَوْقَ وَبَسَطَ أَبُو عَمْرٍو يَدَهُ عَلَى يَدِهِ. ﴿(اسناد صحیح) الزهد للاحمد: ص ۱۳۱﴾

◊ ◊ حضرت حطان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کے دروازے کیسے ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ان ہی دروازوں جیسے ہوں

گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس طرح کے ہوں گے، آپ نے (سمجھانے کی غرض سے) اپنا ہاتھ اوپر رکھا اور ابو عمرو

نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر پھیلا دیا۔

﴿891﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَتْنَا شَرِيكَ

عَنِ الْأَجْلِحِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:



﴿متن حدیث﴾ ﴿لَمَّا أُرْسِلَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ فِي الْيَعَاتِيْبِ وَجَدَهُ مُتَزَرًّا بِعَبَاءٍ مُمْحَتَجِزًا الْعِقَالَ:

وَهُوَ يَهْنَأُ بِعَيْرِ آلِهِ﴾ (زیادات الزهد لعبد اللہ بن احمد: ص ۱۳۱)

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یعاقبہ فریقے کے لوگوں کے متعلق (رائے جاننے کے لیے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب آدمی بھیجا تو اس نے دیکھا کہ آپ نے چادر کو تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا اور نکیل کو ہاتھ میں تھامے اپنے اونٹ کو چارہ کھلا رہے تھے۔

﴿892﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿كَانَ عَلِيٌّ يَغْدِي وَيُعْشَى، وَيَأْكُلُ هُوَ مِنْ شَيْءٍ يَجِيئُهُ مِنَ الْمَدِينَةِ.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح اور شام (دو وقت) کھانا کھایا کرتے تھے اور آپ وہ چیز کھاتے تھے جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینے سے آتی تھی۔

﴿893﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ

عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿قِيلَ لِعَلِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لِمَ تَرْفَعُ قَمِيصَكَ؟ قَالَ: يَخْشَعُ الْقَلْبُ، وَيَقْتَدِي

بِهِ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (الحلیۃ لابن نعیم: ۸۳۱/زیادات الزهد لعبد اللہ بن احمد: ص ۱۳۱)

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ اپنی قمیض کیوں اٹھا کر رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے دل میں خشوع پیدا ہو جاتا ہے اور مومن اسی کی پیروی کرتا ہے۔

﴿894﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ قَتْنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِفَالُوذَجَ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ الْفَالُوذَجَ قَالَ:

مَا رَأَيْتُهُ أَكَلَهُ قَطُّ، يَعْنِي أَبَاهُ رَحِمَهُ اللَّهُ﴾ (الزهد لہناد: ۱۰۶۲/الزهد لاجم رضی اللہ عنہ)

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

﴿895﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا

عِمْرَانُ، وَهُوَ الْقَطَّانُ قَتْنَا زِيَادُ بْنُ مَلِيحٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِشَيْءٍ مِنْ خَبِيصٍ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ، فَقَالَ

عَلِيٌّ: إِنَّ الْإِسْلَامَ لَيْسَ بِبَكْرٍ ضَالٍّ، وَلَكِنْ قُرَيْشٌ رَأَتْ هَذَا فَتَنَاحَرَتْ عَلَيْهِ. ﴿السنن لعبد اللہ بن احمد: ۵۵۵/۲﴾

◀ حضرت زیاد بن ملیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھجور اور گھی سے تیار کیا ہوا کچھ حلوہ پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے لوگوں کے سامنے

رکھ دیا اور وہ کھانے لگے، تو آپ نے فرمایا: اسلام کوئی گم شدہ اونٹ نہیں ہے لیکن قریش نے اسے دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑے۔

﴿896﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نَا شَرِيكَ، عَنْ

مُوسَى الطَّحَّانِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَنَّتُ إِلَى حَانِطٍ، أَوْ بُسْتَانٍ، فَقَالَ لِي صَاحِبُهُ: دَلُّوْا تَمْرَةً، فَدَلَّوْا دَلُّوْا بَتْمَرَةً،

فَمَلَأْتُ كَفِّي ثُمَّ شَرِبْتُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ جَنَّتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِلءٍ كَفِّي، فَأَكَلْتُ بَعْضَهُ

وَأَكَلْتُ بَعْضَهُ. ﴿المراسل: ص ۱۲۵﴾

◀ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک باغ میں گیا تو اُس کے مالک نے مجھ سے کہا: ڈول اور کھجوریں لے لو۔ چنانچہ میں نے کھجوروں سے ڈول بھر

لیا۔ میں نے ہاتھ بھر کر کھجوریں کھائیں، پھر کچھ پانی پیا، پھر میں ہاتھ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی لے آیا، ان میں سے کچھ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائیں اور کچھ میں نے۔

﴿897﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قَتْنَا ابْنَ

فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَمِّعِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مِجْحَنٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ وَهُوَ بِالرَّحْبَةِ، فَدَعَا بِسَيْفٍ فَسَلَّهُ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي سَيْفِي هَذَا؟

فَوَاللَّهِ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارِ مَا بَعْتُهُ. ﴿الزهد للاحمد: ص ۱۳۱﴾

◀ حضرت امام مجحبن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور آپ اُس وقت رجبہ مقام پر تھے۔ آپ نے ایک تلوار منگوائی اور اسے سونت کر

فرمایا: میری اس تلوار کو کون خریدے گا؟ اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تہبند کی قیمت ہوتی میں اسے نہ بیچتا۔

﴿898﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَسَدِيُّ عَبْدُ بَنِي يَعْقُوبَ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبَّادَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَحَابَهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَبِ: بِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ، وَالْقِسْمِ بِالسُّوِيَّةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِقَامَةِ الْحُدُودِ وَأَشْبَاهِهِ. ﴿التاريخ الكبير: ۱۳۱/۳﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت عبایہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں روز قیامت لوگوں سے نو عملوں کے متعلق جھگڑوں گا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ کی ادائیگی کرنا، اچھے کام کی ترغیب دینا، برے کام سے روکنا، رعایا کے بارے میں عدل کرنا، برابری کی بنیاد پر (مال وغیرہ) تقسیم کرنا، راہِ خدا میں جہاد کرنا، حدود کا نفاذ کرنا اور اس جیسے دیگر امور۔

﴿899﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ قَتْنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبِ الْجَرْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لَأَرِيظُ عَلَى بَطْنِي الْحَجْرَ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿الخصائص للسيوطي: ۲۴۰/۲﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿900﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا سَأَلَ رَجُلًا عَنْ حَدِيثٍ فِي الرَّحْبَةِ فَكَذَّبَهُ، فَقَالَ: إِنَّكَ قَدْ كَذَّبْتَنِي، فَقَالَ: مَا كَذَّبْتُكَ، قَالَ: فَأَدْعُو اللَّهَ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ قَدْ كَذَّبْتَنِي أَنْ يُعْصِيَ اللَّهُ بِصَرْكَ، قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعْصِيَهُ فَعَصِيَ. ﴿زيادات الزهد لعبد الله بن احمد: ۱۳۲/ ذخائر العقبى للطبري: ص ۹۶﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان سے بیان کیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کھلے دالان میں ایک حدیث کے متعلق سوال کیا تو اُس نے آپ کی تکذیب کر دی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میری تکذیب کی ہے۔ اُس نے کہا: میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی تکذیب نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے خلاف بددعا کرتا ہوں کہ اگر تم نے میری تکذیب کی ہے تو اللہ تجھے اندھا کر دے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے اندھا کر دے، تو وہ اندھا ہو گیا۔

﴿901﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ فَإِذَا هِيَ تَمْشِي فِي سِتْرِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلَا عَلَيْهَا وَهِيَ جَالِسَةٌ تَمْشِي فَقَالَا: أَلَا تَطْعَمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْنًا؟ قَالَ: فَأَخْرَجُوا لِي قِصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبِهِ قَالَ: فَقُلْتُ: تَطْعَمُونِي هَذَا وَأَنْتُمْ أَمْرَاءُ؟ فَقَالَتْ أُمُّ كَلْثُومٍ: يَا أَبَا صَالِحٍ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْنِي عَلِيًّا، وَأَبِي بَاتِرٍ، فَذَهَبَ حَسَنٌ يَأْخُذُ مِنْهُ أَرْجَةً، فَزَعَعَهَا مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ أَمْرَبَهُ فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ.

﴿الرياض النضر: ۳/۲۸۱﴾

﴿﴾ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ کنگھی کر رہی ہیں، ان کے اور میرے درمیان پردہ حاصل تھا، پھر سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور وہ اس وقت بھی بیٹھی کنگھی کر رہی تھی۔ ان دونوں نے پوچھا: کیا آپ نے ابوصالح کو کچھ کھلایا نہیں؟ پھر انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ نکالا جس میں دانوں کا شوربہ تھا۔ میں نے کہا: آپ لوگ مجھے یہ کھلا رہے ہیں حالانکہ آپ تو امراء ہو۔ تو سیدہ ام کلثوم نے کہا: اے ابوصالح! تم نے یہ کیسے سوچ لیا؟ اگر آپ امیر المؤمنین، یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے کہ جب ان کے پاس لیموں لائے گئے اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) اس میں سے کچھ لیموں لینے لگے تو انہوں نے ان کے ہاتھ سے وہ چھین لیے، پھر ان کے حکم پر انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

﴿902﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا أَبُو عَامِرٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَخِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا إِذَا جِيَءَ بِالْأَمْوَالِ وَضَعَهَا فِي الرَّحْبَةِ يَقُولُ:

هَذَا جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَيْ فِيهِ

﴿(لم اجد زبيد بن الحارث واليا قون ثقات) الاموال لابن عبید: ص ۳۸۲﴾

﴿﴾ زبید اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں

انہوں نے بیان کیا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا اور انہوں نے اُسے کھلے دالان میں رکھ دیا تو میں نے

انہیں فرماتے سنا:

هَذَا جَنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ  
إِذْ كَلَّ جَانِي يَدَهُ إِلَيَّ فِيهِ

”یہ میری جمع پونجی ہے اور اس کی بہترین چیزیں بھی اسی میں ہیں جبکہ ہر صاحب مال کا ہاتھ اس کے منہ پر ہوتا ہے۔“

﴿903﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنَ

مُوسَى، عَنْ عُمَانَ بْنِ ثَابِتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الُّهُدَانِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► اَتَى عَلِيٌّ دَارَ فُرَاتٍ فَقَالَ لِحَيَّاطٍ: أَتَبِيعُ الْقَمِيصَ، أَتُعَرِّفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا

حَاجَةٌ لِي فِيهِ، فَاتَى آخَرَ فَقَالَ: أَتُعَرِّفُنِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ: بَعْنِي قَمِيصَ كَرَابِيسَ، قَالَ: فَبَاعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَدَّ يَدَ

الْقَمِيصِ، فَلَمَّا بَلَغَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ قَالَ: أَقْطَعُ مَا فَوْقَ ذَلِكَ وَكَفَّهُ وَكَبَّهُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَتَوَارَى

بِهِ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي خَلْقِهِ. ﴿التاريخ الكبير: ۱۱۸/۳/ زیادات الزهد لعبدالله: ص ۱۳۲﴾

◀ حضرت عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرات کے گھر میں آئے اور ایک درزی سے فرمایا: کیا تم قمیض بیچو گے؟ (پھر اُس سے پوچھا): کیا تم

مجھے جانتے ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ دوسرے کے پاس آئے

اور پوچھا: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے موٹے کپڑے کی قمیض دے دو۔ اُس نے آپ کو وہ

قمیض فروخت کر دی۔ پھر آپ نے اُس سے فرمایا: قمیض کے بازوؤں کو پھیلاؤ۔ جب وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں تک

پہنچا تو آپ نے فرمایا: اس سے اوپر کا حصہ کاٹ دو۔ اُس نے بنچے کے اوپر سلائی کر دی اور آپ نے اُسے پہن لیا، پھر فرمایا:

تمام تر تعریفات اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا، جس سے میں اپنا جسم ڈھانپ سکا ہوں اور اس کے ذریعے اس

کی مخلوق میں خوبصورتی پاسکا ہوں۔

﴿904﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عُبَادَةَ بْنُ زِيَادِ بْنِ

مُوسَى قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصِ الْعَطَّارِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ سَنَةً، ثُمَّ صَحِبْتُ عَلِيًّا، فَكَانَ فَضْلُ عَلِيٍّ عَلَيَّ

عَبْدَ اللَّهِ فِي الْعِلْمِ، كَفَضْلِ الْمُهَاجِرِ عَلَيَّ الْأَعْرَابِيِّ ﴿مضی برقم: ۵۶۱﴾

◀ حضرت عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک سال حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا، پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت بھی اختیار کی تو

علم کے سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اسی طرح فضیلت حاصل تھی جس طرح مہاجر کو اعرابی پر فضیلت



حاصل ہے۔

﴿905﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ مُسْلِمٍ، نَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عُمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، يُعْنَى: الْهُمْدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّتِهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ كَانَ إِذَا أَتَى بَيْتَ الْمَالِ قَالَ، يُعْنَى عَلِيًّا قَالَ: غُرِّي غَيْرِي، فَيَقْسِمُهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ يَكْسِبُهُ وَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. ﴿مضی برقم: ۸۸۴﴾

﴿﴾ حضرت عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں تشریف لاتے تو (مال کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتے: میرے علاوہ کسی اور کو لاچ دینا۔ پھر آپ اسے تقسیم کرنے لگتے یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہ بچتا، پھر آپ اس کی صفائی کرتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

﴿906﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَانْكُظُمُوهُ عَلَيْهِ، وَلَا تَخْلُطُوهُ بِضَحِكِكُمْ فَتَمَجُّهُ الْقُلُوبُ. قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: إِنَّ جَرِيرًا حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ، فَمِمَّنْ سَمِعْتَهُ أَنْتَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ حَسَنُ بْنُ حَيٍّ. ﴿ضعیف لاعضالہ درجالہ ثقات﴾ سنن الدارمی: ۱۴۳۱﴾

﴿﴾ حضرت امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

علم حاصل کرو، پھر جب تم اسے حاصل کر لو تو اس پر ضبط اختیار کرو اور اسے ہنسی مذاق میں گڈمڈمت کر دو ورنہ (تمہارے) دل اس کو اگل دیں گے (یعنی اپنے اندر محفوظ نہیں رکھیں گے)۔

﴿907﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا زَائِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِهَرَاةَ قَالَ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمَشِي إِلَى الْعُمَيْدِ. ﴿الميزان: ۱۴۳/۲﴾

﴿﴾ حضرت ابوسنان شیبانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ عید (کی نماز کے لیے) چل کر جا رہے تھے۔

﴿908﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا شَرِيكَ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ وَهُوَ عُمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى وَفْدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ رُءُوسِ الْخَوَارِجِ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَقَدْ عَلِمْتَ سَبِيلَ الْمُحْسِنِ، يَعْنِي بِالْمُحْسِنِ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيُّ: كَبَلًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، بَلْ مَقْتُولٌ قَتْلًا ضَرْبَةً عَلَى هَذَا يُخَضَّبُ، هَذِهِ قَضَاءٌ مُقْضَى، وَعَهْدٌ مَعَهُودٌ، وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى، ثُمَّ عَاتَبَهُ فِي لُبُوسِهِ فَقَالَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَلْبَسَ؟ قَالَ: مَا لَكَ وَلِلْبُوسِيِّ، إِنَّ لُبُوسِي هَذَا أَبْعَدُ مِنَ الْكِبَرِ وَأَجْدَدُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ الْمُسْلِمُ.

﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۳/۱، السنۃ لابن ابی عاصم: ۴۴۷/۲﴾

◀ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے ایک وفد کے پاس آئے، ان میں سے ایک آدمی خوارج کے سرداروں میں سے تھا اور اس کا نام جعد بن بجر تھا۔ اس نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد کہا: اے علی! اللہ سے ڈرو یقیناً تم نے بھی مرجانا ہے اور تمہیں محسن کے حال کا بھی بہ خوبی علی ہے۔ اس کی محسن سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر اُس نے کہا: یقیناً آپ مرنے والے ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بلکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے! (میں مروں گا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے شہید ہوں گا جو اس (داڑھی کو خون سے) رنگین کر دے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ بے شک وہ شخص ناکام و نامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اُس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی اور بولا: تمہیں (اچھا) لباس پہننے سے کون روکتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا مطلب؟ بے شک میرا یہ لباس (مجھے) تکبر سے بہت دُور رکھتا ہے اور اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ مسلمان اس کی وجہ سے (میری) اقتدا کریں۔

﴿909﴾ ◀ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: أَنَا شَرِيكُهُ عَنْ عُثْمَانَ

بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْ الْخَوَارِجِ فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ، فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيُّ: بَلْ مَقْتُولٌ قَتْلًا ضَرْبَةً عَلَى هَذَا، تُخَضَّبُ هَذِهِ، يَعْنِي لِحَيْتَهُ وَرَأْسَهُ، عَهْدٌ مَعَهُودٌ، وَقَضَاءٌ مُقْضَى، وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى، وَعَاتَبَهُ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلْبَاسِيِّ؟ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْكِبَرِ، وَأَجْدَدُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ الْمُسْلِمُ. ﴿المستدرک للحاکم: ۱۴۳/۳﴾

◀ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ میں سے کچھ خارجیوں کے پاس آئے جن میں جعد بن بجر نامی ایک آدمی تھا، اُس نے آپ سے کہا: اے علی! اللہ سے ڈر جاؤ، تم نے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مرنا نہیں) بلکہ ایسی ضرب سے

شہید ہونا ہے جو اس کو یعنی داڑھی اور سر کو (خون سے) رنگین کر دے گی۔ یہ ایک طے شدہ معاملہ اور فیصلہ شدہ چیز ہے۔ بے شک وہ شخص ناکام و نامراد ہوگا جو جھوٹی باتیں گھڑتا ہے۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی، تو آپ نے فرمایا: تمہیں میرے لباس سے کیا سروکار ہے؟ یہ (مجھے) تکبر سے بہت دُور رکھتا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ مسلمان میری پیروی کریں۔

﴿910﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَتْنَا أَبُو غَسَّانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَكْفُوفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ حَبَّةَ وَهُوَ الْعُرْنِيُّ، عَنْ عَلِيٍّ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّهُ أَتَى بِفَالُوذَجٍ فَوَضَعَ قُدَّامَهُ فَقَالَ: إِنَّكَ لَطَيِّبُ الرَّيْحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الطَّعْمِ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَعُوذَ نَفْسِي مَا لَمْ تَعْتَدُ. ﴿زیادات الزهد لعبد اللہ: ص ۱۳۳/ ذخائر العقبیٰ للطبری: ص ۱۰۲﴾ ﴿ حضرت حبہ عمری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں:

آپ کے پاس فالودہ لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا گیا، تو آپ نے (اسے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: بے شک تمہاری مہک بہت عمدہ ہے، رنگ بہت اچھا ہے، ذائقہ بھی بڑا لذیذ ہے، لیکن میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں اپنے نفس کو اس چیز کا عادی بناؤں۔ جس کی اسے عادت نہیں ہے۔

﴿911﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ قَتْنَا الْوَكِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا مَطِيرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ التَّمِيمِيُّ قَتْنَا أَبُو النَّوَّارِ بِيَاءَ الْكَرَّابِيسِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَتَانِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ فَاشْتَرَى مِنِّي قَبِيصُ كَرَّابِيسٍ، قَالَ لِعُلَّامِيهِ: اخْتَرْتُ أَيُّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا، وَأَخَذَ عَلِيُّ الْأُخْرَ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَقَالَ: اقْطَعْ الَّذِي يُفْضَلُ مِنْ قَدْرِ يَدِي، فَقَطَعَهُ وَكَفَّهُ فَلَبِسَهُ وَذَهَبَ. ﴿صفة الصفوة لابن الجوزي: ۱/۳۱۸/ الرياض النضر: ۳/۳۶۹﴾ ﴿ حضرت ابوالنوار عسکری بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ نے مجھ سے موٹے کپڑے کی ایک قمیض خریدی اور اپنے غلام سے کہا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ اس نے ان میں سے ایک لے لی اور دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لے لی اور اسے پہن لیا۔ پھر اپنا ہاتھ پھیلا یا اور فرمایا: میرے ہاتھ کی مقدار سے جو زائد ہے اسے کاٹ دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے کاٹ دیا اور اس کے بچنے کے اوپر سلامی کر دی۔ پھر آپ نے اُسے پہنا اور چلے گئے۔

﴿912﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ بْنُ رَاشِدٍ قَتْنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَعْدِ الْأَزْدِيِّ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ وَكَانَ إِمَامًا مِنْ أُمَّةِ الْأَزْدِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى السُّوقَ فَقَالَ: مَنْ عِنْدَهُ

قَمِيصٌ صَالِحٌ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي، فَجَاءَ بِهِ فَأَعْجَبَهُ قَالَ: فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْ ذَاكَ قَالَ: لَا ذَاكَ ثَمَنُهُ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَلَيْكَ يَقْرَضُ رِبَاطَ الدَّرَاهِمِ مِنْ ثَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَلَبِسَهُ فَإِذَا هُوَ يُفْضَلُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ مَا فَضَلَ عَنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ. ﴿الزهد لهناد: ۱۱۵/۲﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابوسعید الازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ بازار میں آئے اور فرمایا: کسی کے پاس تین درہم قیمت کی کوئی مناسب سی قمیض ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ہے۔ وہ آپ کے پاس قمیض لے کر آیا تو آپ کو وہ اچھی لگی۔ آپ نے فرمایا: شاید یہ اس قیمت سے بہتر ہے۔ اس نے کہا: یہی اس کی قیمت کی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے کپڑے سے درہموں کی پٹی کھولی اور اسے قیمت ادا کی۔ پھر آپ نے قمیض پہنی تو دیکھا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے کناروں سے بھی زائد تھی۔ چنانچہ آپ کے حکم پر درزی نے انگلیوں کے کناروں سے زائد حصہ کاٹ دیا

﴿913﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، نَاسُفِيَانُ بْنُ

عَبِيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ عَلَى سَبْعَةِ أَسْبَاعٍ، ثُمَّ وَجَدَ رَغِيْفًا فَكَسَرَهُ سَبْعَ

كُسْرٍ، ثُمَّ دَعَا أَمْرَاءَ الْأَجْنَادِ فَأَقْرَعَهُ بَيْنَهُمْ. ﴿التاريخ الكبير: ۲۲۹/۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ) بیت المال میں جتنا بھی مال تھا اُسے سات حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر آپ کو روٹی کی ایک ٹکیلی ملی تو آپ نے اس کے سات ٹکڑے کیے، پھر لشکروں کے امراء کو بلایا اور ان کے درمیان تقسیم کر دیے۔

﴿914﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَتْنَا سُفِيَانُ عَنْ عَمَّارٍ،

يَعْنِي: ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ الْغَنَمَ تَبْعُرُ فِي بَيْتِ مَالِ عَلِيٍّ، فَيُقْسِمُهُ

❖ ❖ ❖ حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے مال میں بکری کو چرتے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے بھی تقسیم کر دیا۔

﴿915﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَاسُفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا قَسَمَ مَا فِي بَيْتِ الْمَالِ نَضَحَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بیت المال میں موجود تمام مال تقسیم کر دیتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ اُس میں پانی چھڑکتے، پھر اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

﴿ 916 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ هَاشِمٍ، عَنْ صَالِحِ بَيَّاعِ الْأَكْسِيَّةِ، عَنْ أُمِّهِ أَوْ جَدَّتِهِ، قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اشْتَرَى تَمْرًا بِدِرْهَمٍ، فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ، فَقَالُوا: نَحْمِلُ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ. ﴿ ﴿ الزهد للاحمد: ص ۱۳۳ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت صالح رضی اللہ عنہ اپنی والدہ یا اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے کچھ درہموں کے عوض خشک کھجوریں خریدیں، پھر انہیں اپنی چادر میں باندھ کر اٹھالیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کی بہ جائے ہم اٹھالیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، ابو العیال کا ہی زیادہ حق بنتا ہے کہ اٹھائے۔

﴿ 917 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، خَادِمَةَ كَانَتْ لِعَلِيٍّ، قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قُلْتُ: يَا أُمَّ مُوسَى، فَمَا كَانَ لِبَاسُهُ؟ يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَتْ: الْكَرَائِسُ السُّنْبَلَانِيَّةُ.

﴿ ﴿ الرياض النضره: ۲۷۱/۳ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ ام موسیٰ سے روایت کرتے ہیں:

میں نے پوچھا: اے ام موسیٰ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لباس کیا تھا؟ انہوں نے کہا: سنبلانی کپڑے کا موٹا لباس۔

﴿ 918 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ بْنُ هَاشِمٍ، وَهُوَ ابْنُ

الْمَيْزِدِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ رَأَيْتُ قَمِيصَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ كَرَائِسُ سُنْبَلَانِيَّةٍ، وَرَأَيْتُ

أَثَرَهُ عَلَيْهِ كَهَيْئَةِ الدُّرْدِيِّ - ﴿ ﴿ (لمجد الضحاک والباقر ثقات) الرياض النضره: ۲۷۱/۳ ذخائر العقبی للطنبری: ص ۱۰۲ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ضحاک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قمیص دیکھا جس میں آپ شہید ہوئے تھے، وہ سنبلانی کپڑے کی موٹی قمیص

تھی، اور میں نے اُس پر ”دُرُودِي“ جیسے ان کے خون کے نشانات دیکھے۔



﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ ”دُرُوي“ سے مراد وہ گھاڑا مادہ ہے جو کسی مشروب یا تیل وغیرہ میں نیچے جم جاتا ہے۔

﴿ 919 ﴾ ▶ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ وَهُوَ حَوْثَرَةُ بْنُ

أَشْرَسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَبُو خُرَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِشَطِّ الْكَلَاءِ يَسْأَلُ عَنِ الْأَسْعَارِ.

﴿ (رجالہ ثقات عد ابی الصہباء) ذخائر العقبی للطبری: ص ۱۰۹ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوخریم باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھاس کے کنارے پر زخوں کے متعلق سوال کرتے تھے۔

﴿ 920 ﴾ ▶ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي فَضَالَةُ

بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامِ الطَّابِيَةِ قَالَتْ:

﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرَسَ بِالْكُوفَةِ قَالَ فَضَالَةُ: حَمَلْنَا عَلَى الْعَدْلِ مِنْهُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ﴿ التاریخ الکبیر: ۱۲۶/۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت کریمہ بنت ہمام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رضی اللہ عنہا

کو فی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم میں ورس تقسیم کیا کرتے تھے۔ فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آپ سے عدل و

انصاف پر ہی وصول کیا۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ ”ورس“ ایک قسم کا پودا ہے جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے اور ہندوستان کے علاوہ

عرب اور حبشہ میں پیدا ہوتا ہے۔ نیز ہلدی اور زعفران کو بھی ”ورس“ کہا جاتا ہے۔

﴿ 921 ﴾ ▶ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عِيْنَةَ قَالَ: كَانَ

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ:

﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ كُفُّوا عَنِّي عَنِ خَفَقِ نِعَالِكُمْ، فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِقُلُوبِ نَوَكِي الرِّجَالِ.

﴿ سنن الدارمی: ۳۵۲/۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام ابن عیینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

تم مجھ سے اپنے جوتوں کی آواز روک کر رکھو (یعنی میرے ساتھ چلتے ہوئے جوتوں کی آواز نہ پیدا ہونے دو) کیونکہ یہ

آواز بے وقوف لوگوں کے دلوں میں بگاڑ پیدا کر دیتی ہے۔

﴿ 922 ﴾ ▶ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبْشِيِّ قَالَ: خَطَبْنَا الْحَسَّ بْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قِتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ أَمْسُ، مَا سَبَقَهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْعَثَهُ وَيُعْطِيَهُ الرَّأْيَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صُفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ كَانَ يَرُصُّهَا لِخَادِمِ أَهْلِهِ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۹۹/۱، المعجم الكبير للطبرانی: ۴۹۳/۷، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۶/۹﴾

﴿﴾ حضرت عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا:

کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جاسکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا، سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو وہ اپنے گھر کے لیے خادم (خریدنے) کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

﴿923﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي ثَوْبٍ مَرْقُوعًا، فَعَوَّتَبَ فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ

﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۱۲۸، الزهد لهما: ۲/۱۱۱﴾

﴿﴾ حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پوند لگا ہوا لباس زیب تن کیے دیکھا تو آپ کے لباس میں نکتہ چینی کی جانے لگی، تو آپ نے فرمایا: (ایسا عاجزانہ لباس پہننے سے) مومن اکتا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

﴿924﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُمَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ بَعْجَةَ عَاتَبَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ، فَقَالَ: يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ، وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ

﴿شعب الایمان للبیہقی: ۱۳/۲۸۲﴾

﴿﴾ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس میں نکتہ چینی کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس سے) مومن اکتا کرتا ہے اور دل ڈرتا رہتا ہے۔

﴿925﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: وَأَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ، عَنْ مُجَمِّعِ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجَ عَلَيَّ مَعَهُ سَيْفٌ إِلَى السُّوقِ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي هَذَا؟ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنٌ إِزَارَ لَمْ أَبْعُهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَا أَبِيعُكَ وَأَنْسِنُكَ إِلَى الْعَطَاءِ. ﴿التاریخ للنفوس: ۶۸۳/۲﴾  
 ◀ ◀ ◀ جمع ابورجاء بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ تلوار لے کر بازار کی جانب نکلے اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون خریدے گا؟ اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو میں اسے نہ بیچتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو (قمیض) فروخت کر دیتا ہوں اور (آپ کو) وظیفہ ملنے تک آپ سے ادھار کر لیتا ہوں۔

﴿926﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا تَرَكَ عَلِيٌّ إِلَّا سَبْعِمِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا  
 ﴿مضی برقم: ۹۲۲﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام محمد عیسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے وظیفے میں سے صرف سات سو درہم چھوڑ کر گئے، جن سے آپ ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔  
 ﴿927﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَجَّاجٌ قَتْنَا شَرِيكَهُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرِبُّطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿مضی برقم: ۸۹۹﴾  
 ◀ ◀ ◀ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوتا تھا، جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿928﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبِيدَةُ وَهُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ:

◀ ◀ ◀ حدیثی عمار الدہنی، عن حبیب بن ابی ثابت:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ حُسَيْنًا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ مَعَهُ أَصْحَابَهُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ طَبِيبًا فَأَدَّهُوا بِهِ وَأَدَّ هُنَّ هُوَ بَزِيَّتٌ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حبیب بن ابوثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے احرام باندھنا چاہا، اُس وقت آپ کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی بھی تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں خوشبو پیش کی، جسے انہوں نے لگایا اور خود آپ رضی اللہ عنہ نے تیل لگایا۔

## نَسَبُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسبت

﴿929﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَسْمُ أَبِي طَالِبٍ عَبْدُ مَنْفٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَسْمُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَيْبَةُ بْنُ هَاشِمٍ، وَأَسْمُ هَاشِمٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ مَنْفٍ، وَأَسْمُ عَبْدِ مَنْفٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ قُصَيٍّ، وَأَسْمُ قُصَيٍّ زَيْدُ بْنُ كِلَابٍ، وَرَبَّةُ بْنُ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِيَّاسَ بْنِ مُضَرَ. ﴿البدایة والنہایة لابن کثیر: ۳۳۳/۷﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان فرماتے ہیں:  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: علی بن ابی طالب، ابوطالب کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب تھا، عبدالمطلب کا نام شیبہ بن ہاشم تھا، ہاشم کا نام عمرو بن عبدمناف تھا، عبدمناف کا نام مغیرہ بن قصی تھا، قصی کا نام زید بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر تھا۔

﴿930﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبُقَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِي قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً

﴿تاریخ بغداد: ۶/۲۰۴﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿931﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ النَّاقِدُ قَتْنَا  
سَفِيَّانُ قَالَ: قَالَ جَعْفَرُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُتِلَ عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، يَعْنِي سَنَةً. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھاون برس کی عمر میں شہادت پائی۔  
<https://alisalafi.net>

## امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام و نسب

﴿932﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَّانُ قَتْنَا مُحَمَّدُ

بْنِ بَشِيرٍ قَتْنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، وَهُوَ الشَّعْبِيُّ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ

﴿ترجمہ﴾ ◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ ﴿تاریخ بغداد: ۱۱۷/۵﴾

﴿933﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ: وَذَكَرَ مُصْعَبُ الزُّبَيْرِيُّ أَنَّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ بِنْتُ عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ قُصَيِّ

وَهِيَ أَوْلُ هَاشِمِيَّةٍ وَكَدَّتْ هَاشِمِيًّا، وَهَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْمَاتٍ وَشَهِدَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿معجم الصحابة للبغوي: ۴۱۸﴾

﴿ترجمہ﴾ ◀ حضرت امام مصعب زبیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام سیدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی تھا۔ وہ پہلی ہاشمی

خاتون تھیں جنہوں نے ہاشمی بچے کو جنم دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ہجرت کی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازے میں شرکت فرمائی۔

## امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ مبارک

﴿934﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَتْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ حَمَّادٍ سَجَّادٌ قَتْنَا

عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَبِي:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا بَنِي، تُرِيدُونَ أَنْ أُرِيَكُمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ يَعْنِي عَلِيًّا قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَنِي عَلِيُّ

يَدَيْهِ، فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ أَصْلَعُ عَظِيمَ الْبُطْنِ عَرِيضَ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ.

﴿الرياض النضر: ۱۳۸/۳﴾

﴿ترجمہ﴾ ◀ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میرے والد نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ دکھلاؤں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تو مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس کے سر اور داڑھی کے بال



سفید تھے اُن کے سر کے اگلے بال گرے ہوئے تھے پیٹ بڑھا ہوا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی چوڑائی تھی۔

﴿935﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، قَتْنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ مُسَهْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَعْدِ التَّمِيمِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا نَبِيعُ الثِّيَابَ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَنَحْنُ غُلَمَانُ فِي السُّوقِ، فَاِذَا رَأَيْنَا عَلِيًّا قَدْ اُقْبَلَ قُلْنَا: بَوَذَا شَكْنَبِ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا يَقُولُونَ؟ فَقِيلَ لَهُ: يَقُولُونَ: عَظِيمُ الْبَطْنِ، قَالَ: اَجَلُ، اَعْلَاهُ عِلْمٌ، وَاَسْفَلُهُ طَعَامٌ. ﴿مجم الصحاح للبعنوي: ۳۱۹/۱ الرياض النضر: ۱۳۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم بچپن میں اپنے کندھوں پر کپڑے لاد کر بازار میں فروخت کیا کرتے تھے (ایک روز) ہم نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (بازار میں) تشریف لائے ہیں تو ہم نے کہا: ”بوذا شکنب“ (یہ فارسی زبان کا لفظ ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو آپ کو بتلایا گیا کہ یہ کہہ رہے ہیں: بڑے پیٹ والے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں اس کے اوپر والے حصے میں علم اور اس کے نچلے حصے میں کھانا (بھرا ہوا) ہے۔

﴿936﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا شَيْبَانَ بْنَ فَرُّوخَ قَتْنَا أَبُو هَلَالٍ، نَا سَوَادَةَ بْنَ حَنْظَلَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللَّحْمِ ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۶۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت سوادہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، اُن کی داڑھی نسبتاً زرد تھی۔

﴿937﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مُدْرِكِ أَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيًّا لَهُ وَفْرَةٌ، وَأُتْبَى بِصَبِيٍّ فَبَرَكَ عَلَيْهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ. ﴿تفرد بہ المؤلف﴾

﴿﴾ حضرت مدرک ابوالحجاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے بال کانوں سے لگ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کو لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

﴿938﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَتْنَا حُرَّ بْنَ جَرْمُوزِ الْمُرَادِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قَطْرَتَانِ، اِزَارَةٌ اِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَرِدَاؤُهُ مُشَمَّرٌ قَرِيبًا مِنْهُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ، يَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ، وَيَأْمُرُهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَحَسَنِ الْبَيْعِ، وَيَقُولُ: اَوْفُوا

الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ، وَلَا تَنْقَحُوا اللَّحْمَ. ﴿ذَخَارَ الْعَقْمِيِّ لِلطَّبْرِيِّ: ص ۱۰۱﴾

﴿﴾ حضرت جرموز مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ محل سے نکل رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو قطری کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی چادر اس کے قریب تک چڑھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوڑا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ بازار میں چلے جا رہے تھے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اچھے انداز میں خرید و فروخت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرما رہے تھے: پورا پورا ماپ تول کرو اور گوشت کو ہڈی سے الگ نہ کرو۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ «قطری» کپڑے کی ایک قسم کا نام ہے، جو نقش و نگار والا ہوتا ہے اور اس میں سرخ

دھاریاں بھی ہوتی ہیں، یہ کپڑا ذرا کھر کھر ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

﴿﴾ 939 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَتْنَا سَوَّارَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي

مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَالَ أَبِي، حَدَّثَنِي حُرَيْثُ بْنُ مِخْشٍ

﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ أَنَّ عَلِيًّا قَبْلَ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

﴿﴾ التَّارِخُ الْكَبِيرُ: ۷۰۲/۷۰۳/تَارِخُ الطَّبْرِيِّ: ۸۸/۶ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت حریث بن مخش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان کی اکیسویں تاریخ کی صبح کو شہید کیا گیا۔

﴿﴾ 940 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَتْنَا يَحْيَى

بْنَ بَكَيْرِ الْمِصْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ:

﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَلْجَمٍ ضَرَبَ عَلِيًّا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ عَلَى دَهْسٍ بِسَيْفٍ

كَانَ سَمَّهُ بِالسُّمِّ، وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ وَدُفِنَ بِالْكُوفَةِ. ﴿﴾ (إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ إِلَى اللَّيْثِ) (الرياض النضر: ۳۰۰/۳) ﴿﴾

﴿﴾ حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عبدالرحمن بن ملجم نے صبح کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نازک حصے پر ایسی تلوار سے وار کیا جسے اُس نے زہر کی پان چڑھائی تھی، آپ اسی روز وصال فرما گئے اور کوفہ میں دفن کیے گئے۔

﴿﴾ 941 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ: نَا حَفْصُ قَتْنَا أَبُو

رَوْقٍ، مَوْلَى لِعَلِيِّ

﴿﴾ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ﴿﴾ أَنَّ الْحَسَنَ كَبَّرَ عَلِيَّ عَلِيًّا أَرْبَعًا ..... ﴿﴾ (الطبقات لابن سعد: ۳۷۳/۳) ﴿﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر چار تکبیریں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھایا)۔

﴿942﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانَ،

قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ عِيسَى، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ قَتَلَ عَلِيُّ فِي رَمَضَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي تِسْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مِنْ رَمَضَانَ سَنَةِ

أَرْبَعِينَ، وَكَانَتْ يَعْنِي خِلَافَتَهُ خَمْسَ سِنِينَ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ. .... ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۱۱۴﴾

﴿﴾ حضرت ابو معشر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سن چالیس ہجری میں ماہ رمضان کی انیس تاریخ کو جمعہ کے روز شہید کیا گیا اور آپ کی خلافت پانچ

سال اور تین مہینے تک رہی۔

﴿943﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ مِسْكٌ، فَوَصَّى أَنْ يُحْنَطَ بِهِ وَقَالَ: فَضْلٌ مِنْ حَنُوطِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. .... ﴿الرياض النضر: ۳۰۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت ہارون بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کستوری تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو (وفات کے بعد) اسی کی خوشبو لگائی

جائے اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی جانے والی خوشبو سے بچی تھی۔

﴿944﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيَّ

قَتْنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ الْمُوصِلِيُّ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ عَلِيًّا قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ خَرَجَ عَلِيُّ إِلَى الْفَجْرِ فَأَقْبَلَنَّا الْوَزُّ يَصْحَنَ فِي وَجْهِهِ، فَطَرَدُونَهُ عَنْهُ فَقَالَ:

فَرُونَهُ، فَبَاتَهُنَّ نَوَاحٍ، فَضْرَبَهُ ابْنُ مَلْجَمٍ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، خَلَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَرَادٍ، فَلَا تَقُومُ لَهُمْ زَاعِبَةٌ أَوْ

رَاعِيَةٌ أَبَدًا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَحْبَسُوا الرَّجُلَ، فَإِنْ أَنَا مِتُّ فَأَقْتُلُوهُ، وَإِنْ أَعِشَ فَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ.

﴿﴾ (لمجد کثیر او الباقون ثقات) معجم الصحابة للبغوی: ۳۱۹/۴ ذخائر العقبی: ۱۱۴﴾

﴿﴾ حضرت حسن بن کثیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھا تھا وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے نکلے تو مرغابیاں آگئیں اور آپ کے سامنے چیخنے لگیں، لوگوں نے انہیں آپ سے

دور ہٹا دیا تو آپ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، کیونکہ یہ نوحہ کرنے والیاں ہیں۔ پھر ابن مجہم نے آپ پر وار کر دیا تو میں نے کہا:

اے امیر المؤمنین! ہمارے اور مراد کے درمیان سے آپ ہٹ جائیے (یعنی ہمیں ان سے آپ کا انتقام لینے دیجئے) نہ ان

کے حق میں کوئی نیزہ اٹھے گا اور نہ کبھی ان کا کوئی محافظ بنے گا۔ تو آپ نے فرمایا: نہیں، البتہ تم اس آدمی کو قید کر لو اگر تو میری

موت ہوگئی تو اسے قتل کر دینا اور اگر میں زندہ رہا تو زخموں کا قصاص لیا جائے گا۔

﴿945﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، نَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ قَتْنَا مَطِيرُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَهْدَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرَيْنِ بَيْنَ رَغِيفَيْنِ، فَقَدِمْتُ إِلَيْهِ الطَّيْرَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ انْتِنِبِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ وَإِلَى رَسُولِكَ، وَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عَلِيٌّ، فَقَالَ: فَاقْتَحِ لَهُ، فَفَتَحْتُ، فَأَكَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّيْرَيْنِ حَتَّى فِينِيَا. ﴿مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۲۶/۹: المستدرک للحاكم: ۱۳۰/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ کو آٹے کی دو ٹکیوں کے درمیان میں دو پرندے (یعنی ان کا گوشت) رکھ کر تحفے میں دیا۔ اُس نے وہ گوشت آپ ﷺ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا: اے اللہ! میرے پاس اس شخص کو لے آ جو تجھے اور تیرے رسول ﷺ کو محبوب ہو۔ (اتنے میں کوئی آدمی آ گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے اُس نے کہا: علی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان پرندوں کا گوشت کھایا اور دونوں دنیا سے پردہ فرمانے تک اس کا اثر محسوس کرتے رہے۔

﴿946﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرْدَهُ وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَبَعَثَ عَلِيًّا. ﴿مسند احمد: ۲۱۲/۳: سنن الترمذی: ۲۷۵/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی جانب لاقلمی کا پیغام دے کر بھیجا، جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس پیغام کو میرے اہل بیت میں سے ہی کوئی شخص لے کر جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔



## فضائل علیؑ علیہ السلام

### امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿947﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ وَكَيْعُهُ فَعَلِيٌّ وَكَيْعُهُ

﴿﴾ مسند احمد: ۳۵۸/۵/سنن الترمذی: ۶۳/۵/سنن ماجہ: ۴۳/۱/المستدرک للحاکم: ۱۱۰۳/۳

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ ◀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اس فرمان سے مراد یہ تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے اپنا دوست رکھتا ہے، اس کو چاہیے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرے اور ان سے بھی دوستی رکھے۔ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و ولایت، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت و ولایت کی متقاضی ہے۔

﴿948﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعُ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهْدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ إِنَّهُ لَا يُجِبُكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

﴿﴾ مسند احمد: ۱۲۸/۱/سنن الترمذی: ۶۳۳/۵/سنن ابن ماجہ: ۱۳۲/۱

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ہی تم سے نفرت کرے گا۔

﴿949﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعُ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ قَالَ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنَا عَنْهُ، قَالَ: فَرَفَعَ حَاجِبِيهِ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ - ﴿﴾ ذَمَّ الرَّاقِشِيُّ: ۹۶ ﴿﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت عطیہ بن سعد العوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ﴿ ﴿ ﴿

ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُس وقت آپ کی بھنویں آپ کی آنکھوں پر گر چکی تھیں (یعنی آپ بہت بزرگ ہو گئے تھے) ہم نے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا اور میں نے عرض کیا: ہمیں ان کے بارے میں بتلائیے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی بھنویں اوپر اٹھائیں اور فرمایا: وہ بہترین انسان تھے۔

﴿ 950 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمُنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ كَانَ أَبِي يَسُرُّ مَعِ عَلِيٍّ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ، فَقِيلَ لِي: لَوْ سَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: صَدَقَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمُدُ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرْمُدُ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبُرْدَ، فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدُ، قَالَ: وَقَالَ: لِأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ، قَالَ: فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ، فَبَعَثَ عَلِيًّا. ﴿ احمد: ۱۳۳۱/سنن ابن ماجہ: ۴۳۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ﴿ ﴿ ﴿

میرے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو گپ شپ کیا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے اور گرمیوں میں سردیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ سے اس کی وجہ تو پوچھئے۔ چنانچہ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مجھے بلایا اور اُس روز میری آنکھیں خراب تھیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو آشوب چشم کا مرض ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد مجھے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوئی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: میں لازماً ایسے شخص کو بھیجوں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، نیز وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے والا نہیں۔ لوگ اٹھ کر سامنے آنے لگے (کہ شاید ہمیں یہ سعادت نصیب ہو جائے) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿ 951 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، شَكَ الْأَعْمَشُ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوالبحتر ی یا عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں، غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔

﴿ ﴿ ﴿ 952 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لِيُحِبَّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي، وَلِيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي. ﴿ ﴿ السنة لابن ابی عاصم: ۹۷ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوالسوار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک مجھ سے کچھ لوگ اس قدر محبت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ (غلو آمیز) محبت کی وجہ سے جہنم میں چلے جائیں گے اور کچھ لوگ میرے ساتھ اس قدر نفرت کریں گے کہ وہ میرے ساتھ نفرت رکھنے کے باعث جہنم میں چلے جائیں گے۔

﴿ ﴿ ﴿ 953 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ قُدَامَةَ الرُّوَاسِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مَزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ شَرُّ الْأَوَّلِينَ؟ وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ أَسْقَى الْأَوَّلِينَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: عَاقِرُ النَّاقَةِ، قَالَ: تَدْرِي مَنْ شَرُّ، وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ أَسْقَى الْآخِرِينَ؟ "قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَاتِلِكَ.

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۲۶۳/۴ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۶/۹ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ (اس امت سے) پہلے لوگوں میں سے بدترین شخص کون تھا؟ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں میں سے بد بخت شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں سے) اونٹنی کی کوچیوں کا ٹٹنے والا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آخری لوگوں میں سے بدترین یا فرمایا کہ بد بخت ترین شخص کون ہوگا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا قاتل۔

﴿ ﴿ ﴿ 954 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَنْتَ مِیْنِیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنْهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ .

﴿صحیح البخاری: ۱/۷۱۷/صحیح مسلم: ۱۸۷۰/سنن الترمذی: ۶۳۱/سنن ابن ماجہ: ۴۲۱/مسند احمد: ۱/۷۱۷﴾

◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿تشریح﴾ ◀ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں

ہو اور ہارون علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے۔ اس کے علاوہ تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے مراد یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر تشریف لے گئے تھے تب اپنے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے خلیفہ کے طور پر چھوڑ گئے تھے اور بعینہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو اپنے خلیفہ کے طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ گئے تھے۔

ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔

﴿955﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ أُسَيْدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ

خِصَالٍ لِيَنْ تَكُنْ لِي وَاحِدَةً مِنْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتُهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدَّتِ الْأَبْوَابُ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

﴿صحیح البخاری: ۱/۷۱۷/صحیح مسلم: ۱۸۷۰/سنن الترمذی: ۶۳۱/سنن ابن ماجہ: ۴۲۱/مسند احمد: ۱/۷۱۷﴾

◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد نبوت میں یہ کہا کرتے تھے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے بہترین ہستی ہیں، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حضرت علی

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسی خوبیاں عطا کی گئی تھیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہو جاتی تو یہ میرے لیے سرخ

اونٹوں سے بہتر ہوتی: (پہلی خوبی یہ تھی کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کی شادی ان سے کی اور ان کے لطن سے ان

کی اولاد بھی ہوئی۔ (دوسری خوبی یہ ہے کہ) مسجد میں (کھلنے والے دیگر صحابہ کے) تمام دروازے بند کر دیے گئے، سوائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔ اور (تیسری خوبی انہیں یہ حاصل تھی کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر کے روز جھنڈا دیا تھا۔

﴿956﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَا: نَا ابْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لِسْعَدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ فَدَخَلْتُ عَلَى سَعْدِ فَقُلْتُ: حَدِيثُ حَدِيثِهِ عِنْدَكَ، حَدَّثَنِيهِ جِئِنِ اسْتَخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئِنِ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ، فَقَالَ: أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴿مسند احمد: ۱/۷۷۱/۱/ مصنف عبد الرزاق: ۲۲۶/۱۱﴾

◆ ◀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کا امیر مقرر کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو بس یہی چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہر بھی جائیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿957﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسُفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ سَعْدِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، قِيلَ لِسُفْيَانَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ: نَعَمْ. ﴿التاریخ للخطیب: ۲۸۹/۳/ العلل المتناهیة لابن الجوزی: ۲۲۵﴾

◆ ◀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: (اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

﴿958﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ، وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ إِلَى عَلِيٍّ لَمْ يَجِدْ أَوْ تَجِدْ عِنْدَهُ إِلَّا رَمْلًا مَبْسُوطًا وَوَسَادَةً وَجِرَّةً وَكُوزًا، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ: لَا تَقْرَبِ امْرَأَتَكَ حَتَّى آتِيكَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بَمَاءٍ فَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ نَضَحَ بِهِ صَدْرَ عَلِيٍّ وَوَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَقَامَتْ إِلَيْهِ تَعَثَّرُ فِي ثَوْبِهَا، وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: فِي مِرْطِهَا، مِنَ الْحَيَاءِ، فَنَضَحَ عَلَيْهَا أَيْضًا وَقَالَ لَهَا: أَمَا إِنِّي لَمْ أَلْ أَنْ أَنْكِحَكَ أَحَبَّ أَهْلِي إِلَيَّ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَادًا وَرَاءَ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ، قَالَ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَعَ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ كَرَامَةً لِرَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي دُعَاءً إِنَّهُ لَأَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: دُونَكَ أَهْلَكَ، ثُمَّ وَلَّى فِي حُجْرَةٍ، فَمَا زَالَ يَدْعُو لَهُمَا حَتَّى دَخَلَ فِي حُجْرَةٍ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵/۲۸۵/المستدرک للحاكم: ۱۰۹/۳/مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۰۹/۹﴾

﴿﴾ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ابو یزید مدنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا تو انہوں نے ان کے پاس صرف ایک بچھی ہوئی چٹائی، تکیہ، مٹی کا گھڑا اور ایک پیالہ ہی پایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ جب تک میں نہ آؤں تب تک اپنی بیوی کے قریب نہ جانا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا، پھر اس میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے اور سینے پر اس پانی کے چھینٹے مارے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا تو وہ آپ کے سامنے کھڑی ہو کر شرم کے مارے اپنے کپڑے میں اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی چادر میں ہی لپٹے جا رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی چھینٹے مارے اور ان سے فرمایا: سنو! میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے اس شخص سے کیا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پیچھے سیاہ چیز (یعنی سایہ) دیکھا تو پوچھا: کون ہے؟ جواب آیا کہ اسماء۔ آپ نے پوچھا: اسماء بنت عمیس؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہوئے ان کی صاحبزادی کے ساتھ آئی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی، جو میری نظر میں میرا سب سے پختہ عمل ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہا ہر تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس چلے جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان دونوں کے لیے دُعا فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔

﴿959﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نَا شُعْبَةَ،

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطَّفَيْلِ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، شُعْبَةُ الشَّائِكُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ ﴾ ﴿انظر رقم: ۹۲۸﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُ مِثْلَ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ مُحَمَّدٌ: أَظُنُّهُ قَالَ: فَكُتْمَتَهُ



﴿(اسناد صحیح) انظر رقم: ۹۳۸﴾

﴿960﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَاشِعَةَ عَنْ

الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ،

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ

أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴿مسند احمد: ۱۸۲/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی تو انہوں

نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات

سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ ماسوائے اس کے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿961﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَاحِثُ بْنُ نَمِيرٍ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَدِيِّ

بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللَّهِ إِنْ لِمَا عَهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مَنَافِقٌ،

وَلَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ ﴿مسند احمد: ۸۲/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ زید بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے مجھ کو جو باتیں تاکید کے ساتھ بتائیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ مجھ سے صرف

منافق شخص بغض رکھے گا اور صرف مومن شخص محبت رکھے گا۔

﴿962﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نَمِيرٍ قَتْنَا عَامِرُ بْنُ السَّبْطِ

قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْجَعْفَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، إِنَّهُ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي

﴿المستدرک للحاکم: ۱۲۳/۳/مجمع الزوائد ششمی: ۱۳۵/۹﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے علی! جس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کی اس نے اللہ سے علیحدگی اختیار کر لی، اور جس نے تم سے علیحدگی اختیار کی

اُس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی۔

﴿963﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: .  
 ﴿متن حدیث﴾ ► جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ عَلِيًّا حُبًّا لَمْ أُحِبَّهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: نِعْمَ مَا رَأَيْتَ، أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بَغْضًا لَمْ أَبْغُضْهُ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: بئسَ مَا رَأَيْتَ، أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۷/۱۸۷/سنن الکبریٰ للنسائی: ۳/۷/سنن ابی داؤد: ۲۱/۳/سنن الترمذی: ۶۵۱/۵/سنن ابن ماجہ: ۲۸/۱﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ظالم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت کرتا ہوں کہ اتنی محبت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت اچھی ہے، تو ایک جنتی شخص سے محبت کرتا ہے۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت کرتا ہوں کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تو انہوں نے فرمایا: تیری رائے بہت بری ہے، تو ایک جنتی شخص سے نفرت کرتا ہے۔

﴿964﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُفْرَطٌ غَالٌ، وَمُبْغِضٌ قَالَ.

﴿المستدرک للحاکم: ۱۲۳/۳/مجمع الزوائد: ۱۳۳/۹﴾

﴿﴾ حضرت ابو مریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہو جاتے ہیں: ایک غلو کی حد تک افراط (حد سے زیادہ محبت) کرنے والا اور دوسرا مقام سے گرانے جیسی نفرت رکھنے والا۔

﴿965﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ لَمْ يُعْطِ سِلَاحَهُ إِلَّا عَلِيًّا، أَوْ أُسَامَةَ. ﴿المجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۳/۲/مجمع الزوائد: ۲۸۳/۵﴾

﴿﴾ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ جب کسی جنگ میں بہ ذاتِ خود شریک نہیں ہوتے تھے تو اپنے ہتھیار حضرت علی یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے سوا کسی کو نہیں دیتے تھے۔

﴿966﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ، نَا يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ لَيَنْتَهَيْنَ بَنُو وَلِيَعَةَ أَوْ لِأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي، يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي، يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الدُّرِيَّةَ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَمَا رَأَعِنِي إِلَّا بَرْدُ كَفِّ عُمَرَ فِي حُجْرَتِي مِنْ خَلْفِي، فَقَالَ: مَنْ تَرَاهُ يَعْنِي؟ قُلْتُ: مَا يَعْنِيكَ، وَلَكِنْ يَعْنِي خَاصِيفَ النَّعْلِ ﴿سنن الترمذی: ۶۳۲/۵/ مجمع الزوائد شمی: ۱۶۳/۹﴾

◀ حضرت زید بن یثیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنو ولیعہ لازمی طور پر باز آجائیں، ورنہ میں ان کی طرف اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا، جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنائے گا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیچھے سے میری کوکھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی ٹھنڈک لگی تو میں ڈر گیا۔ انہوں نے پوچھا: آپ ﷺ کی مراد کون شخص ہے؟ میں نے کہا: آپ مراد نہیں ہیں بلکہ آپ ﷺ کی مراد جو تاگا ٹھنڈے والے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہیں۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ ◀ بنو ولیعہ سے مراد حضرت موت کے بادشاہ تھے جو غیر مسلم تھے اور ان میں سے چند کے نام

یہ تھے: جمد، مخوس اور مشرح۔

﴿967﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ قَتْنَا حَنْشُ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيْطِ النَّخَعِيِّ، عَنْ رِيَّاحِ الْحَارِثِ قَالَ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ جَاءَهُ هُطٌّ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا فَقَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا: سَبِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ. قَالَ رِيَّاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا اتَّبَعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. ﴿مسند احمد: ۴۱۹/۵﴾

◀ حضرت ریاح بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رحبہ کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ہمارے مولا! السلام علیک۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مولا کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو عرب قوم ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہم نے غدیر خم کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔ ریاح کہتے ہیں کہ جب وہ چلے گئے تو میں

اُن کے پیچھے گیا اور پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ انصار کی جماعت ہے اور ان میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

﴿968﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودَ بْنَ عَامِرٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى الْمُخْتَارِ أَوْ خَارِجٍ مِنْ عِنْدِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ. ﴿مسند احمد: ۳/۳۷۱﴾

◀ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا اور وہ اس وقت مختار کے پاس جا رہے تھے یا آ رہے تھے میں نے اُن سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

﴿969﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ يَوْسُفَ قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ، ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولُ السَّاعَةِ قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخَذْتُ بَوَسْطِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ: خَلَّ لَا أُمَّ لَكَ، قَالَ: فَأَتَى عَلِيٌّ الدَّارَ وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَأَتَى دَارَهُ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بَدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِيرٌ خَيْرٌ مِنِّي لَكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ: فَإِنِ أَبِيئْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلَكِنْ أَخْرَجْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَبَايَعَنِي بَايَعَنِي، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ. ﴿الرياض النضرة للمحب الطمري: ۳/۲۹۲﴾

◀ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت) محصور تھے تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور بولا: ابھی امیر المؤمنین کو شہید کر دیا گیا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے کچھ کرگزرنے سے ڈرتے ہوئے آپ کو درمیان سے پکڑ لیا، تو آپ نے فرمایا: ہٹ جاؤ تمہاری ماں نہ رہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس گھر میں آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے

تھے۔ آپ اُن کے گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا۔ پھر لوگ آپ کے پاس آئے اور دروازہ مار گرایا، پھر وہ آپ کے پاس اندر آگئے اور انہوں نے کہا: یہ صاحب تو شہید کر دیے گئے ہیں، اب لوگوں کے لیے خلیفہ (کا انتخاب) ناگزیر ہے اور ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم مجھے (خلیفہ بنانے کا) ارادہ نہ رکھو، کیونکہ بلاشبہ میں تمہارا وزیر ہوں اور یہ میرے لیے تمہارا امیر ہونے سے بہتر ہے۔ تو لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم اس منصب کے لیے آپ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم نہیں مان رہے تو پھر میری بیعت پوشیدہ نہیں ہوگی، بلکہ میں مسجد میں جاؤں گا اور جو میری بیعت کرنا چاہے وہ کر لے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

﴿970﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا جُوَيْرِيَةَ بِنُ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ► قَتَلَ عَثْمَانُ وَعَلِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَالَ النَّاسُ إِلَى طَلْحَةَ، قَالَ: فَانصَرَفَ عَلِيُّ يَرِيدُ مَنْزِلَهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عِنْدَ مَوْضِعِ الْجَنَانِزِ فَقَالَ: انظروا إلى رجل قتل ابن عمه، وسلب ملكه، قال: فوالى راجعاً فرقى في المنبر فقيل: ذاك عليّ علي المنبر، فمال الناس عليه فبايعوه وتركوا طلحة. ﴿الرياض النضرة للمحب الطمري: ۳/۲۹۳﴾

﴿﴾ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے۔ لوگ (بیعت کرنے کے لیے) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی جانب مائل ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے اور اپنے گھر جا رہے تھے کہ جنازہ گاہ کے پاس ایک قریشی آپ سے ملا اور بولا: اس آدمی کی طرف دیکھو جس نے اپنے چچا زاد کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھین لی۔ آپ یہ سن کر واپس پلٹ آئے اور منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ کسی نے آواز لگائی کہ منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، تو لوگ آپ کے پاس آ کر آپ کی بیعت کرنے لگے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

﴿971﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاكَ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ► يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. ﴿صحیح البخاری: ۹۵/۷﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ان کے اہل بیت کے بارے میں خاص لحاظ رکھو۔

﴿972﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ► حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِبُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:



حَدَّثَنَا قُرَّةٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَا تَسُبُّوا عَلِيًّا، وَلَا أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، إِنَّ جَارًا لَنَا مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَوْا هَذَا الْفَاسِقَ ابْنَ الْفَاسِقِ؟ إِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ يُعْنِي الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَرَمَاهُ اللَّهُ بِكُوكَبَيْنِ فِي عَيْنَيْهِ، فَطَمَسَ اللَّهُ بَصَرَهُ. ﴿العجم الكبير للطبرانی: ۹۳، مجمع الزوائد للشمسي: ۱۹۶/۹﴾

﴿ حضرت قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو رجاء رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا مت کہو اور نہ ہی اس گھر والوں کو۔ بنی الہجیم کا ہمارا پڑوسی کونے سے آیا اور اس نے کہا: کیا تم اس فاسق ابن فاسق کو نہیں دیکھتے کہ اللہ نے اسے قتل کر دیا ہے۔ اس کی مراد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ (اس کے ایسا کہنے پر) اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ میں دو دو کیل (میخ) پھینکے اور اسے اندھا کر دیا۔

﴿973﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ، نَا شَرِيكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَهُ عَلَيْهِ ذَرَّالُ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مُبْغِضِيهِ أَشَدَّ لَهُ بُغْضًا، وَلَا مُحِبِّيهِ أَشَدَّ لَهُ حُبًّا، وَلَمْ أَرَهُمْ يَجِدُونَ عَلَيْهِ فِي حُكْمِهِ، وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا) (البقرة: 269).

﴿ تفریحہ المؤلف ﴾

﴿ حضرت منذر بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ان سے نفرت کرنے والوں سے بڑھ کر کسی سے نفرت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان سے محبت کرنے والوں سے زیادہ کسی سے محبت کرنے والوں سے بڑھ کر کسی سے نفرت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور ان سے محبت کرنے والوں سے زیادہ کسی سے محبت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، ان دونوں قسم کے لوگوں کو ان کے فیصلے کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی اعتراض کرتے نہیں دیکھا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾

”جسے حکمت عطا کر دی گئی، اُسے بہت سی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا۔“

﴿974﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ، نَا مَالِكُ بْنُ

مِغْوَلٍ، عَنْ أَكْبِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَقِيتُ عَلْقَمَةَ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا مَثَلُ عَلِيٍّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مَثَلُهُ؟

قَالَ: مَثَلُ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، أَحَبَّهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي حُبِّهِ، وَأَبْغَضَهُ قَوْمٌ حَتَّى هَلَكُوا فِي بُغْضِهِ.

﴿الاستيعاب لابن عبد البر: ۶۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس اُمت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا مثال ہے؟ میں نے پوچھا: کیا مثال ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسی، کہ ان سے کچھ لوگوں نے اس قدر محبت کی کہ ان کی (غلو آمیز) محبت میں ہلاک ہو گئے اور کچھ لوگوں نے ان سے اس قدر نفرت کی کہ ان کی نفرت میں ہی تباہ و برباد ہو گئے۔

﴿975﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا وَكَيْعٌ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ

صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشِ الزُّرْقِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: إِنَّ لَنَا أخطَارًا وَأَحْسَابًا، وَنَحْنُ نَكْرَهُ أَنْ نَقُولَ فِيهِ مَا يَقُولُ بَنُو عَمِنَا، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ رَجُلًا تَلْعَابَةً، يَعْنِي مَزَاحًا، قَالَ: وَكَانَ إِذَا فُزِعَ، فُزِعَ إِلَى ضَرْسٍ حَدِيدٍ، قَالَ: قُلْتُ: مَا ضَرْسٌ حَدِيدٌ؟ قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، وَفَقَهُ فِي الدِّينِ، وَشَجَاعَةً، وَسَمَاحَةً. ﴿الرياض النضرة للمحب الطبري: ۲۵۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبد اللہ بن عیاش رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتلائیے، تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑے ظریف اور زندہ دل انسان تھے، یعنی بہت مزاح کرنے والے تھے، آپ پر جب بھی کوئی خوف طاری ہوا تو آپ سخت ٹیلے کی آڑ لے لیتے تھے۔ میں نے پوچھا: سخت ٹیلے سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: قرآن کی قرأت، دین کی سوجھ بوجھ، شجاعت و بہادری اور نرمی و ملامت۔

﴿976﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: نَا مُحَمَّدٌ،

يَعْنِي: ابْنَ رَاشِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ كُنْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ، فَذَكَرُوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ابْنُ جَوْشَنِ الْغُطَفَانِيُّ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنَّمَا أُرَى بِأَبِي مُوسَى اتِّبَاعَهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَغَضِبَ الْحَسَنُ حَتَّى تَبَيَّنَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ قَالَ: فَمَنْ يَتَّبِعُ؟ قَتِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَثْمَانُ مَظْلُومًا، فَعَمَدَ النَّاسُ إِلَى خَيْرِهِمْ فَبَايَعُوهُ، فَمَنْ يَتَّبِعُهُ حَتَّى رَدَّهَا مِرَارًا. ﴿(اسناد صحیح الی الحسن) تفریبہ المؤلف﴾

﴿﴾ حضرت عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ شروع کر دیا، تو ابن جوش غطفانی نے کہا: اے ابو سعید! میں تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنا ان کی ذلت سمجھتا ہوں۔ یہ سن کر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اس قدر غصے میں آ گئے کہ ان کے چہرے پر غصہ واضح ہونے لگا اور انہوں نے فرمایا: پھر کس کی پیروی کی جاتی؟ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا اور لوگوں نے سب سے بہترین شخص کو منتخب کر کے ان کی بیعت کر لی، وگرنہ کس کی پیروی کی جاتی؟ انہوں نے یہ بات بار بار دوہرائی۔

﴿977﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا شَرِيكُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ "فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ" ثُمَّ قَالَ: يَطْلَعُ أَوْ يَدْخُلُ شَكَّ يَزِيدُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَطْلَعُ أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلِيًّا فَجَاءَ عَلِيٌّ.

﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۴۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ یا فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جنتی شخص داخل ہو رہا ہے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا فرمایا کہ داخل ہو رہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے، یا فرمایا کہ داخل ہو رہا ہے۔ (اور ساتھ ہی آپ یہ دُعا فرمانے لگے: اے اللہ! اب علی کو بھیجنا، اے اللہ! اب علی آئے۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔

﴿978﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَهُوَ الْقُرْقَسَانِيُّ، قَتْنَا الْأَوْزَاعِيَّ، عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا قَامُوا قَالَ لِي: لِمَ شَتَمْتَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قُلْتُ: رَأَيْتُ الْقَوْمَ شَتَمُوهُ فَشَتَمْتُهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، أَخَذُوا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِهِ حَتَّى دَخَلْنَا فَادْنَيْتُ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَاجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَجْلَسَ حَسَنًا

وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ، أَوْ قَالَ: كِسَاءً، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) (الأحزاب: 33)، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هُوَ لِأَهْلِ بَيْتِي، وَأَهْلِ بَيْتِي أَحَقُّ.

﴿مسند احمد: ۱۰۷۴/۳/سنن الترمذی: ۳۵۱/۵/المستدرک للحاکم: ۱۳۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت شہداء ابوعمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور انہیں برا بھلا کہا تو میں نے بھی ان کے ساتھ انہیں برا بھلا کہہ دیا۔ جب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نے ان صاحب کو کیوں برا بھلا کہا؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے ان کو برا بھلا کہا تو اس کے ساتھ میں نے بھی کہہ ڈالا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے ہیں۔ میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، ان دونوں شہزادوں میں سے ہر ایک نے آپ کا ہاتھ مبارک تھاما ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہو گئے اور سیدنا علی و سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہما کو قریب کر کے اپنے سامنے بٹھالیا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک کو اپنی ایک ایک ران مبارک پر بٹھالیا، پھر ان پر اپنا کپڑا یا چادر تان دی، پھر یہ آیت پڑھی:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے“

پھر فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میرے اہل بیت ہی زیادہ حق دار ہیں۔

﴿979﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودَ بْنَ عَامِرٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ،

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مَنَافِقِي الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلَيْنَا - ﴿سیاتی برقم: ۱۰۸۶﴾

﴿﴾ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم انصار کے منافقوں کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کے باعث ہی پہچان لیا کرتے تھے۔

﴿980﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ مَا رَمَدْتُ عَيْنِي تَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِي.

﴿مسند احمد: ۸/۱۷۸/ مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۳۳۹﴾

﴿﴾ حضرت ام موسىٰ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا تب سے مجھے آشوب چشم کا مرض نہیں ہوا۔

﴿981﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُعْقِلٍ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ، حَتَّى وَجَدْتُ عَلَيْهِ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَةَ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ أَحَدَنِي عَيْنِيهِ يَقُولُ: حَدَدَ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: يَا عَمْرُو، أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي، قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي. ﴿مسند احمد: ۳/۲۸۳/ مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۳۹۹﴾

﴿﴾ حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی جانب روانہ ہوا تو انہوں نے اس سفر میں میرے ساتھ کچھ سخت رویہ اپنایا جس کی بناء پر میرے دل میں ان کے لئے کچھ ناراضگی سی پیدا ہوگئی۔ چنانچہ جب میں (واپس) آیا تو میں نے (اپنی اس) شکایت کا مسجد میں اظہار کر دیا، یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ پھر میں اگلی صبح مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو آپ نے اپنی نگاہوں سے مجھے گھور کر دیکھا۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھورتے رہے یہاں تک کہ جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! سنو! اللہ کی قسم تم نے مجھے تکلیف دی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کو تکلیف دوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اُس نے یقیناً مجھے تکلیف پہنچائی۔

﴿982﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نَمِيرٍ قَالَ: أَنَا الْأَعْمَشُ،

﴿متن حدیث﴾ ﴿ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَدْ جَالَسْنَاهُ وَحَادَّثْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ، وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الْأَعْمَالِ، فَمَا

سَمِعْتَهُ يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا تَقُولُونَ، أَوْ لَا يَكْفِيهِمْ أَنْ يَقُولُوا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَتْنَهُ وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ، وَشَهِدَ بَدْرًا ﴿(اسناد صحیح) تفرید بہ المؤلف﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن ابی لیلیٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے پاس حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہیں ان کے ساتھ بات چیت کی ہے، ہم نے ان کے ساتھ کھایا پیا ہے اور ان کی عائد کردہ ذمہ داریاں نبھائی ہیں، لیکن ہم نے تو ان سے ایسی کوئی بات نہیں سنی جو تم کہتے ہو، کیا لوگوں کو (ان کے متعلق) یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد تھے، آپ کے داماد تھے، وہ بیعت رضوان اور غزوة بدر میں شریک ہوئے۔

﴿ 983 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ قَتْنَا الْأَعْمَشَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْقَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا يَمْدَحُهُ، وَقَدْ كَانَ يَقَعُ فِيهِ، فَقَالَ عَلِيُّ: مَا أَنَا كَمَا تَقُولُ، وَإِنِّي لَخَيْرٌ مِمَّا فِي نَفْسِكَ. ﴿ ﴿ البداية والنهاية: ٤٨/٤ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوالبختری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ آپ کی تعریف و ستائش کرنے لگا جبکہ (درحقیقت) وہ آپ کے متعلق ہرزہ سرائی کیا کرتا تھا۔ تو حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: میں ویسا نہیں ہوں جیسا تم کہہ رہے ہو البتہ میں اس سے بہتر ہوں جو تمہارے دل میں ہے۔

﴿ 984 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا ابْنَ نُمَيْرٍ، نَا الْأَعْمَشَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْقَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبْعُنِي إِلَى قَوْمٍ أَقْضَى بَيْنَهُمْ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ادْنُ، فَدَنَوْتُ، فَضْرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَثَبِّتْ لِسَانَهُ، قَالَ: فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ.

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ٨٣١/٨٣١ سنن ابن ماجہ: ٤٤٢٢/٤٤٢٢ السنن الکبریٰ للبیہقی: ٤٦١٠/٤٦١٠ مسند ابی داؤد الطیالسی: ٢٨٦١/٢٨٦١ خصائص علی للنسائی: ١٠ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی جانب بھیجا اور اس وقت میں نوجوان تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اس قوم کے پاس ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں جبکہ مجھے فیصلہ کرنے کا کچھ علم نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے دل کی راہنمائی فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھنا۔ حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے مجھے دو آدمیوں کے

درمیان فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوئی۔

﴿985﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمْنَا فِي ذَلِكَ أَنَا نَسٌ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرِ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَإِنِّي مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلَكِنِّي أَمَرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.

﴿مسند احمد: ۳/۳۶۹، مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۸۴/۹، الخصال للنسائي: ۱۳﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کے (گھروں کے) دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا: علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو۔ لوگوں نے اس سلسلے میں کچھ چہ گوئیاں کیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! میں نے علی کے دروازے کے علاوہ ان دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا تو تم میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے، میں خود نہ کسی چیز کو بند کرتا ہوں اور نہ ہی کھولتا ہوں، البتہ مجھے (اللہ کی جانب سے) جو حکم دیا جاتا ہے میں اس کی پیروی کرتا ہوں۔

﴿986﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُعَدَّلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي يَوْمًا، إِذْ قَالَتِ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قَوْمِي فَتَنَحَى لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: فَقُمْتُ فَتَنَحَيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيرَانِ، قَالَتْ: فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا، وَاعْتَنَقَ عَلِيًّا بِأُحْدَى يَدَيْهِ وَفَاطِمَةَ بِالْأُخْرَى، فَقَبَّلَ فَاطِمَةَ فَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَيْمَصَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي، قَالَ: قُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَنْتِ. ﴿مسند احمد: ۳/۳۶۶﴾

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ خادمہ نے آکر بتلایا کہ علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما دروازے پر ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اٹھو اور تھوڑی دیر کے لیے مجھے میرے اہل بیت کے پاس تنہا چھوڑ دو۔ چنانچہ میں اٹھی اور گھر

میں قریب ہی ایک جگہ پر الگ ہو گئی۔ پھر علیؑ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اندر آئے، حسن و حسین رضی اللہ عنہما اس وقت چھوٹے بچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑا اور انہیں اپنی گود میں بٹھا کر چومنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گردن میں ڈالا اور دوسرا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور ان سب پر کالی کملی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے اہل بیت تیری جانب ہی رہیں، نہ کہ جہنم کی جانب۔ میں نے عرض کیا: یا ایہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی۔

﴿987﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا فَقَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا؟ فَقَالَ فُلَانٌ: أَنَا، فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ: أَمِطْ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي كَرَّمَتْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ، فَأَنْطَلَقَ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَجَاءَ بِعَجْوَتِهَا وَقَدِيدِهَا. ﴿مسند احمد: ۱۶۳/سنن الترمذی: ۶۳۷۵/مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۳۹/خصائص السانئی: ۵﴾

﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ﴿

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جھنڈا پکڑا، اُسے ہلایا اور پھر فرمایا: اس کا حق ادا کرنے کے لیے کون اسے پکڑے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے کہا: میں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: میں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر ایک اور آدمی اُٹھا اور اُس نے بھی حامی بھری لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بھی بٹھا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عزت بخش ہے! یقیناً میں یہ جھنڈا ضرور اُس شخص کو دوں گا جو اسے لے کر (میدان جنگ سے) راہ فرار اختیار نہیں کرے گا (پھر فرمایا): اے علی! یہ جو جھنڈا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس جھنڈے کو تھام لیا، پھر (جنگ کے لیے) روانہ ہو گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فدک اور خیبر کی فتح سے نوازا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں کی عجمہ کھجوریں اور قدید لے کر آئے۔

﴿988﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مُعَمَّرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ لَادْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، فَدَعَا عَلِيًّا وَإِنَّهُ لَأَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ مَوْضِعَ قَدَمِهِ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنِهِ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۲۲۸/۱۱﴾ ﴿

﴿ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا: ﴿ میں جھنڈا لازماً اُس شخص کے حوالے کروں گا جس سے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں یا (فرمایا کہ) وہ ﴿



(یعنی نہایت اہم) چیزیں ہیں ان میں سے ایک چیز دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عمرت (یعنی) میرے اہل بیت، سنو! یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں۔ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے اعمش رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

﴿991﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ، نَاعِدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ

الرَّحِيمِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يُنْشِدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةُ اللَّهِ وَالْمَنْ وَالِاهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ.

﴿﴾ مسند احمد: ۸۴/۱، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۰۷/۹

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت زاذان ابو عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے مقام پر لوگوں کو اعلان یہ انداز میں یہ فرماتے سنا: غدیر خم کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون حاضر تھا جو وہ بات بتا سکے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی؟ (یہ سن کر) تیرہ لوگ کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس سے دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

﴿992﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِدُ ابْنُ نُمَيْرٍ، نَاعِدُ الْمَلِكِ عَنْ

عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ إِنَّ خَتْنَالِي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ

أَسْمَعَهُ مِنْكَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيكُمْ مَا فِيكُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْي بَأْسٌ، قَالَ: نَعَمْ كُنَّا بِالْجُحْفَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ظَهْرًا وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةُ اللَّهِ. قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللَّهُمَّ وَالِاهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ. ﴿﴾ مسند احمد: ۳/۳۸۸

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم جحفہ کے مقام پر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا



کندھا پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

﴿993﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أَحْمَدَ هُوَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدُ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ مُفْتَرِي، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ. ﴿سنن ابن ماجہ: ۴۴۱/ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۰/ خصائص علی للنسائی: ۳۲۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عباد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسول ﷺ کا بھی ہوں۔ (ابن نمیر اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ) میں صدیق اکبر ہوں، میرے بعد یہ بات وہی کہے گا جو انتہائی جھوٹا ہوگا۔ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔ (ابو احمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:) میں لوگوں سے سات سال پہلے اسلام لے کر آیا۔

﴿994﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلْمَةَ تَذْكُرُ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَاتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيهَا حَرِيرَةٌ، فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ادْعِي لِي زَوْجَكَ وَأَبْنِيكَ، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيُّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَجَلَسُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تِلْكَ الْحَرِيرَةِ، وَهُوَ عَلَى مَنْامَةٍ لَهُ عَلَى دُكَّانٍ، تَحْتَهُ كِسَاءٌ خَيْبَرِيٌّ، قَالَتْ: وَأَنَا فِي الْحُجْرَةِ أَصْلَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: 33). قَالَتْ: فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَسَّاهُمْ بِهِ، ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَالَوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، قَالَتْ: فَادْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ قُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّكَ إِلَيَّ خَيْرٌ، إِنَّكَ إِلَيَّ خَيْرٌ ﴿مسند احمد: ۲۹۲/۶﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں آٹے اور دودھ گھی سے بنا ہوا حلوہ تھا۔ انہوں نے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے خاوند اور دونوں

بیٹوں کو بھی میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ حضرت علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور بیٹھ کر وہ حلوہ کھانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے سونے کی جگہ ایک چبوترے پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے ایک خیربری چادر تھی۔ میں کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا بقیہ حصہ پکڑا اور ان سب پر ڈال دیا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک نکالا اور اس سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور میرے خاص لوگ ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس کمرے میں اپنا سر داخل کر کے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بہتر کی جانب ہو، تم بہتر کی جانب ہو۔

﴿995﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِي بِهَا أَبُو لَيْلَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ

عَطَاءِ سَوَاءٍ..... ﴿اسنادہ صحیح﴾

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

﴿996﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ أَبُو الْجَحَافِ، عَنْ شَهْرِ

بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ سَوَاءٍ.....

اس سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

﴿997﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِبُ الرَّزَاقِ قَالَ: نَاعِبُ مَعْمَرٍ قَالَ:

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْجَزْرِيُّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ -

﴿سنن الترمذی: ۶۴۲/۵ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۸۰۶/۲ / المستدرک للحاکم: ۱۳۶/۳﴾

﴿حضرت مقسم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے۔

﴿تشریح﴾ ﴿بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، مردوں میں

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام

قبول کیا۔

﴿998﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَغَيْرِهِ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ بَعْدَ خَدِيجَةَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً، أَوْ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً. ﴿المصنف لابن أبي شيبة: ۱۱/۲۲۶/المستدرک للحاكم: ۳/۱۱۱/شرح الزئبق للبخاري: ۳۱۸﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، اور اس وقت آپ کی عمر پندرہ یا سولہ سال تھی۔

﴿999﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَةَ الْعُرْنِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿مسند احمد: ۱۳۱/۱/مسند ابی داؤد الطيالسی: ۲/۱۸۰/مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۰۳﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت حبہ العرنی رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں وہ (شخص) ہوں جس نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔

﴿تشریح﴾ ◀ یعنی بچوں میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے حضرت علی

رضی اللہ عنہ تھے اور جوان مردوں میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1000﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْقَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿مضی برقم ۹۹۹﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سب سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے۔ ابو حمزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام نخعی رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ عورتوں میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا، بچوں میں

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب پہلے اسلام قبول کیا، غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

﴿1001﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا عِكْرَمَةَ بِنَ عَمَّارٍ قَالَ: أَنَا أَبُو زَمِيلٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَاتِبُ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۳۲/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو زمیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا:

حدیبیہ کے دن وحی کے کاتب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1002﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: مَنْ كَانَ كَاتِبَ الْكِتَابِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ: هُوَ عَلِيُّ، وَكَوَسَأَلْتَ هَؤُلَاءِ قَالُوا: عُمَانُ يَعْنِي بِنَى أُمِّيَّةَ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۳۳/۵﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے امام زہری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حدیبیہ کے روز کتاب اللہ کا کاتب کون تھا؟ وہ ہنس پڑے اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور اگر تم ان لوگوں سے سوال کرتے تو یہ کہتے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، یعنی بنو امیہ۔

﴿1003﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ بِنِ كَهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرْنِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَسْلَمَ. ﴿مسند احمد: ۱۳۱/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حبابہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی یا (فرمایا کہ) اسلام لایا۔

﴿1004﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ،

فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْرَاهِيمَ،

فَأَنْكَرَ ذَلِكَ وَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. ﴿مضی برقم: ۲۶۳﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز پڑھی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابوجزہ کہتے ہیں کہ) میں نے اس بات کا تذکرہ امام نخعی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1005 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَاشِعَةُ

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ ﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ ﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۷۴/۱

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

﴿ ﴿ ﴿ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟

﴿ ﴿ ﴿ 1006 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: نَا سُلَيْمَانَ بْنَ

بِلَالٍ قَتْنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهَا:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوُدَاعِ، وَعَلِيٌّ

يَبْكِي يَقُولُ: تُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا النَّبُوءَةَ؟

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۷۴/۱

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (باہر) نکلے یہاں تک کہ جب آپ ثنیہ الوادع مقام پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: آپ مجھے جنگ میں شریک نہ ہونے والوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے نبوت کے۔

﴿ ﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ یعنی حضرت ہارون علیہ السلام اور تم میں فرق صرف یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو اس کے علاوہ

تمہارا مقام میرے لیے وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام تھا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1007 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:



﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ عَلِيًّا، خَرَجَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ، فَعَتَبَ عَلَى عَلِيٍّ فِي بَعْضِ الشَّيْءِ، فَشَكَاهُ بُرَيْدَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ. ﴾ (مصنف عبدالرزاق: ۲۲۵/۱)

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوئے پھر کسی بات پر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں تو یقیناً علی بھی اُس کا دوست ہے۔

﴿ 1008 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ ثَقِيفٌ حِينَ جَاءَ وَهُ: "وَاللَّهِ لَتُسَلِمَنَّ أَوْلَابِعْتَنَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي، أَوْ قَالَ: مِثْلَ نَفْسِي، فَلْيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَكُمْ، وَلَيْسِيَنَّ فِدَارِيَكُمْ، وَلْيَأْخُذَنَّ أَمْوَالَكُمْ" قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا اشْتَهَيْتُ الْبِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ أَنْصِبُ صَدْرِي لَهُ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ: هَذَا، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: هُوَ هَذَا، هُوَ هَذَا مَرَّتَيْنِ

﴿ ﴿ ﴿ مصنف عبدالرزاق: ۲۲۶/۱۱، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۴/۹، الرياض النضر للجب الطبري: ۱۵۳/۳

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جب ثقیف کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ کی قسم! یا تو تم اسلام قبول کر لو یا میں تمہاری طرف اپنے ایسے آدمی کو بھیجوں گا یا فرمایا کہ اپنے جیسے آدمی کو بھیجوں گا جو تمہاری گردنیں اڑا دے گا، تمہاری بیویوں اور بچوں کو قیدی بنا لے گا اور تمہارے مال قبضے میں لے لے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے صرف اسی دن امارت کی خواہش ہوئی، چنانچہ میں نے اس امید کے ساتھ اپنا سینہ باہر نکالا تاکہ آپ کہیں: وہ یہ آدمی ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ یہ آدمی ہے، وہ یہ آدمی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا۔

﴿ 1009 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَازِدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَاصِرْنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي دَافِعُ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ، وَبِتَنَا طَيِّبَةٌ أَنْفُسُنَا أَنْ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَفَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ وَفَتَحَ لَهُ قَالَ بَرِيدَةُ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا. ﴿مسند احمد: ۳۵۳/۵/الرياض النضرة للمحب الطمري: ۱۹۳/۳/الخصائص للنسائي: ۵﴾

◀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا ما اور (لشکر کی کمان سنبھالی) لیکن فتح حاصل کیے بغیر واپس لوٹ آئے، پھر اگلے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا ما اور (لشکر لے کر) نکل پڑے لیکن وہ بھی فتح حاصل کیے بغیر ہی لوٹ آئے۔ لوگوں کو اس روز بہت مشقت اور تھکان کا سامان کرنا پڑا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً کل میں جھنڈا اُس شخص کے حوالے کرنے والا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، وہ تب تک واپس نہیں لوٹے گا جب تک کہ اُسے فتح حاصل نہ ہو جائے۔ ہم نے اسی خوشی میں رات بسر کی کہ یقیناً کل فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا یا۔ لوگ صفوں میں اپنی جگہوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، حالانکہ ان کو آشوب چشم کا مرض لاحق تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا اور جھنڈا اُن کے حوالے کر دیا اور انہیں فتح حاصل ہو گئی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اس (جھنڈے کے ملنے) کی امید لگائے ہوئے تھے۔

﴿1010﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَائِحِي بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبْنُ آدَمَ، يَعْنِي يَحْيَى، قَالَا: نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ ابْنُ آدَمَ: السَّلُولِيُّ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ حَجَّةَ الْوُدَاعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَلِيُّ مِثِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يَقْضِي عَنِّي دِينِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيُّ، قَالَ ابْنُ آدَمَ: وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيُّ. ﴿مسند احمد: ۱۶۴/۴/سنن ابن ماجہ: ۴۴۱/۴/الرياض النضرة للمحب الطمري: ۱۷۱/۳/الخصائص للنسائي: ۲۰﴾

◀ حضرت ابن آدم سلولی رضی اللہ عنہ، جو کہ حجۃ الوداع میں شریک تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور میری طرف سے میرا قرض صرف میں یا علی ہی چکائے گا۔ ابن آدم نے یہ

الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میری طرف سے صرف میں یا علی ادا کرے گا۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿﴾ ◀ یہ اپنائیت اور محبت کی بلند تر معراج ہے کہ آدمی کسی سے اپنا اس قدر تعلق سمجھے کہ اس سے پوچھے بغیر بھی اس کو اپنے دکھ درد اور اپنے مسائل میں شریک کار بنالے۔ اور خاص طور پر اپنا مالی بار کسی کے سپرد کرنا، یہ تو سراسر قریبی تعلق اور خاص لگاؤ کی علامت ہوتی ہے کہ اگر میں اپنا قرض ادا نہ بھی کر پایا تو میری طرف سے فلاں ادا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے بھی قرض کی ادائیگی کے الفاظ بیان کر کے صرف اپنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تعلق اور لگاؤ ظاہر فرمایا۔

﴿ 1011 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نَا

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: أَيَسَّبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَتْ: بَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. ﴿ مسند احمد: ۶/۳۲۳، مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۳۰۹ ﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت ابو عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کو گالی دی جا رہی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ! (ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟) یا (کہا:) سبحان اللہ یا راوی نے اسی کے مثل کوئی کلمہ بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی تو اس نے بے شک مجھے گالی دی۔

﴿ 1012 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: نَا مَعْمَرٌ،

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عِرَارٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ، فَقَالَ: أَمَّا عَلِيٌّ، فَهَذَا بَيْتُهُ، لَا أُحَدِّثُكَ عَنْهُ بَغَيْرِهِ، وَأَمَّا عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ أَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَنْبًا عَظِيمًا فَغَفَرَهُ لَهُ، وَأَذْنَبَ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ ذَنْبًا صَغِيرًا فَتَقَلَّتْ مَوْتُهُ. ﴿ (اسناد صحیح) مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۳۲، مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۱۱۵، الخصائص للنسائی، ص: ۲۸ ﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت علاء بن عرار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک علی رضی اللہ عنہ کی بات ہے تو یہ ان کا گھر ہے، میں تمہیں ان کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں بتلا سکتا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سنیے کہ ان سے اپنے اور اللہ کے درمیان ایک عظیم گناہ کا ارتکاب ہو گیا تھا لیکن اللہ نے ان کا وہ گناہ معاف فرما دیا

جبکہ ان سے تمہارے متعلق ایک چھوٹی سی غلطی سرزد ہوگئی تو تم نے انہیں قتل کر دیا۔

﴿1013﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبْشَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبْنَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ

أَمْسُ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرَكَهُ الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْعَثَهُ وَيُعْطِيَهُ  
الرَّايَةَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ مَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، إِلَّا سَبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَانِهِ كَانَ يَرْصُدُهَا  
لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ. ﴿مضی برقم: ۹۲۲﴾

✽ ✽ ✽ حضرت عمرو بن حبشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جاسکے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تے اور وہ تب تک واپس نہیں آتے تھے جب تک فتح حاصل نہ کر لیتے۔ انہوں نے اپنے ترکے میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو وہ اپنے گھر کے لیے (خادم) خریدنے کے لیے جمع کیا کرتے تھے۔

﴿1014﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ شَرِيكَ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَطَبْنَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ لَيْسَ فِيهِ: مَا تَرَكَ

✽ ✽ ✽ حضرت امام ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے) ہمیں خطبہ دیا..... پھر انہوں نے اسی کے مثل روایت بیان کی، لیکن اس میں مَا تَرَكَ

کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ ﴿اسنادہ حسن لغیرہ﴾

﴿1015﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ

بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُرْسِلَنِي عَلِيُّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّ أَخَاكُمَا

يُقْرَنُكُمَا السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكُمَا: هَلْ وَجَدْتُمَا عَلِيًّا فِي حَرْبٍ فِي حُكْمٍ، أَوْ فِي اسْتِثْنَاءٍ فِي أَوْ فِي كَذَا، قَالَ: فَقَالَ

الرُّبَيْرُ: وَلَا فِي وَاحِدَةٍ مِنْهَا، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ. ﴿اسنادہ صحیح﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ جمل کے روز مجھے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا، میں نے ان دونوں سے کہا: آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ دونوں سے کہتے ہیں: کیا تم نے مجھے کسی فیصلے میں ظلم کرتے پایا ہے اپنے ذاتی یا کسی بھی معاملے میں خود کو ترجیح دیتے دیکھا ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں سے تو کوئی بات ہم نے آپ میں نہیں دیکھی، البتہ خوف کے ساتھ خواہشات کی شدت رہتی ہے۔

﴿1016﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِقَانُ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ

أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ، فَنُودِيَ

فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، وَكَسِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَيْنَا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ﴿مسند احمد: ۲۸۱/۳، السنن لابن ابی عاصم: ۱۳۴﴾

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ کیا، تو ہم میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مصلی) کے لیے دو درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ میں مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں ہر مومن پر اس کی جان سے بڑھ کر اس پر حق رکھتا ہوں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہے، اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے اُس کو تو بھی دوست بنا لے اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے ملے تو فرمایا: اے ابن ابی طالب! تجھ کو مبارک ہو تو (جب



بھی) صبح اور شام کرے گا تو ہر مومن مرد و عورت کا دوست ہوگا۔

﴿1017﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ

الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ: وَادِي خَمٍّ،

فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ، قَالَ: فَخَطَبْنَا وَظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمْرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ، أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ، أَيْ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَوَالَ مَنْ وَاَلَاهُ. ﴿مسند احمد: ۳/۳۷۲، المستدرک للحاكم: ۱۱۰۳﴾

◀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ”وادئ خم“ میں پڑاؤ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (کی تیاری) کا حکم فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور دھوپ سے بچنے کے لیے ببول کے درخت پر کپڑا ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو؟ کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ مجھے ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق حاصل ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے اے اللہ! اس شخص سے دشمنی فرما جو اس سے دشمنی رکھے اور اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔

﴿1018﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ

الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ فِينَا وَاللَّهِ أَنْزَلَتْ (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ

مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47) ﴿فسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۳﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کی قسم! (یہ آیت) ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک

دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ ﴿الحجر: ۴۷﴾

﴿1019﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ:

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَطَرُ الْوَرَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَبَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ، فَأَخَى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَقَالَ لِعَلِيِّ: أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ  
 ﴿سنن الترمذی: ۶۳۶/۵﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر،  
 حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم باقی بچ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ  
 قائم کر دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں۔

﴿1020﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى  
 الْجُهَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ رَفِيقِي أَبُو مَهْلٍ: كَمْ لَكَ؟ قَالَتْ: سِتٌّ وَثَمَانُونَ سَنَةً، قَالَ: مَا  
 سَمِعْتِ مِنْ أَبِيكَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: حَدَّثْتَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ ﴿مسند احمد: ۳۶۹/۶﴾

﴿﴾ سیدہ اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت ہارون علیہ السلام کی نسبت تھی، سوائے اس بات کے کہ  
 میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿1021﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ، عَنْ  
 أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ نَشَدَ عَلِيُّ النَّاسَ، فَقَامَ خُمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ - ﴿مسند احمد: ۱۱۸۶/۱﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یاد دلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے پانچ یا چھ لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں  
 نے گواہی دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اُس کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿1022﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ،

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ إِذَا مَرَّ، وَزَادَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَإِلَاةُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاكَ، وَأَنْصِرْ مَنْ نَصَرَاكَ، وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ، قَالَ

شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: أَبْغُضْ مَنْ أَبْغَضَهُ. ﴿إِسْنَادُهُ حَسَنٌ لِغَيْرِهِ﴾

﴿﴾ حضرت عمر و الہمدانی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق) ارشاد فرمایا:

اے اللہ! اُس شخص سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے، اُس سے دشمنی فرما جو اس سے دشمنی روا رکھے، اُس کی مدد کر جو

اُس کی مدد کرے اور اس سے محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔ شعبہ کہتے ہیں: یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے نفرت فرما جو

اس سے نفرت کرے۔

﴿1023﴾ ◀ ﴿سُنْدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ، نَا شَرِيكَ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ عَلِيُّ مِئِي، وَأَنَا مِنْهُ لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ. قَالَ شَرِيكَ: فَقُلْتُ لِأَبِي

إِسْحَاقَ: أَيْنَ سَمِعْتَ مِنْهُ؟ قَالَ: مَوْضِعَ كَذَا، لَا أَحْفَظُهُ. ﴿السَّنَةُ لَابْنِ أَبِي عَاصِمٍ: ۱۳۰﴾

﴿﴾ حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، میری طرف سے (میرا قرض) صرف میں یا علی چکائے گا۔

﴿تَشْرِيحٌ﴾ ◀ ”علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں“ کا مفہوم ملاحظہ کیجئے۔ لغت عرب میں لفظ

مِنْ مختلف معانی کے لیے آتا ہے۔ یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے آیا ہے، یعنی یہ ثابت کرتا ہے کہ دونوں میں سے ایک

دوسرے کا جزو ہے۔ لہذا یہاں پہلا مِنْ تبعیض کے لیے ہے، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میں کل ہوں اور میرا جزو

ہے۔ اور دوسرا مِنْ بیان کے لیے ہے، کیونکہ یہاں بھی اگر پہلے جیسا مفہوم لیا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کل ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جزو ہیں تو یہ بے ادبی اور گستاخی ہوگا، بلکہ کفریہ معنی ہو جائے گا۔ لہذا اس کو ”بیان“ کے معنی میں لیں گے، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما

رہے ہیں کہ میں ایسے ہی ہوں جیسے علی ہے۔

﴿1024﴾ ◀ ﴿سُنْدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ قَالَ نَا

شَرِيكَ، عَنْ عِيَّاشِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَدِيمَ عَلِيٍّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ وَفَدُ لِيَشْرَحَهُ قَالَ:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَقِيمَنَّ الصَّلَاةَ أَوْ لِأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا يَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَيَسْبِي الدَّرِيَّةَ،

قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَنَا أَوْ هَذَا، وَأَنْتَ شَدَّ بِيَدِ عَلِيٍّ.

❁ ❁ ❁ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا: یا تو تم نماز قائم کرنے لگ جاؤ یا پھر میں تمہاری طرف ایسے آدمی کو بھیجوں گا، جو جنگجوؤں سے قتال کرے گا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔  
روای بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں یا یہ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

❁ ❁ ❁ ﴿1025﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ وَأُظُنِّي قَدْ

سَمِعْتُهُ مِنْهُ نَا وَكَيْعٍ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُمَانَ أَبِي الْيُقْطَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَثَلِي فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، أَحَبَّتُهُ طَائِفَةٌ وَأَفْرَطْتُ فِي حُبِّهِ

فَهَلَكْتُ، وَأَبْغَضْتُهُ طَائِفَةٌ وَأَفْرَطْتُ فِي بُغْضِهِ فَهَلَكْتُ، وَأَحَبَّتُهُ طَائِفَةٌ فَأَقْتَصَدْتُ فِي حُبِّهِ فَنَجْتُ.

❁ ❁ ❁ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس اُمت میں میری مثال حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی سی ہے، ان سے ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی محبت

میں اس قدر غلو کیا کہ ہلاکت کا شکار ہو گئے اور ایک جماعت نے ان سے نفرت کی تو نفرت میں اس قدر بڑھ گئے کہ بتاہ و برباد

ہو گئے، البتہ ایک جماعت نے محبت کی اور ان کی محبت میں میانہ روی اختیار کی تو وہ نجات پا گئے۔

❁ ❁ ❁ ﴿1026﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٍ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ خُطِبْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ

رَجُلٌ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يَدْرِكُهُ الْآخِرُونَ

❁ ❁ ❁ حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور اس وقت انہوں نے سیاہ عمامہ پہن

رکھا تھا، تو انہوں نے فرمایا: بے شک تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ نہ تو پہلے لوگ علم میں اس پر سبقت لے جا سکے اور نہ

ہی بعد والے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے۔

❁ ❁ ❁ ﴿1027﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزَ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَتْنَا

سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَلِكُ. قَالَ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ

أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَنَةً، وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتِّ سِنِينَ.

﴿مکرر برقم: ۷۸۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

خلافت تیس سال رہے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

کی خلافت کے دو سال شمار کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارہ سال اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال۔

﴿1028﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي طَفِيلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنِيهَا، فَلَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ

لَكَ الْأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.

﴿مسند احمد: ۱۵۹/۱، سنن الدارمی: ۲/۲۹۸، مجمع الزوائد شمسی: ۳/۷۷۷، المستدرک للحاکم: ۳/۱۲۳، الدر المنثور للسيوطی: ۳۰۷/۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے علی! بے شک تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ

جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

﴿1029﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتِ مِنِّي بِزَوْجِكَ وَأَبْنَيْكَ، فَجَاءَتْ بِهِمْ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ كِسَاءً فَدَكَّيَاهُ، قَالَتْ: ثُمَّ

وَضَعَتْ يَدَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ،

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَرَفَعَتْ الْكِسَاءَ لِأَدْخُلَ مَعَهُمْ، فَجَذَبَهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ.

﴿مسند احمد: ۶/۳۲۳﴾



﴿ ﴿ ﴿ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) ارشاد فرمایا:

اپنے خاوند اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ انہیں لے کر آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر فدک چادر ڈال دی، پھر اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ آل محمد ہیں، لہذا اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرمادے، بے شک تو بہت قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے چادر اٹھائی تاکہ میں ان کے ساتھ داخل ہو جاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے چادر کھینچ لی اور فرمایا: تم خیر و بھلائی پر ہو۔

﴿ 1030 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَانُ نَا وَهَيْبٌ قَتْنَا سُهَيْلٌ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ لِادْفَعَنَّ الرَّأْيَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا

أُحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِنِيذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءً أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ عَلَيْكَ، فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَامَ أَقَاتِلُ؟ قَالَ: حَتَّى يَشْهَدُوا إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ أَحْمَدَ: ٢/٣٨٢٢ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی اور میں اس امید سے کہ آپ جھنڈا میرے حوالے کر دیں، سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ انہوں نے پکارا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس بنیاد پر قاتل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال بچالیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

﴿ 1031 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَسَنٌ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لِادْفَعَنَّ الرَّأْيَةَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَامَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ لِلْعُزْمَةِ، فَقَالَ: عَلَامَ أَقَاتِلُ؟ ﴿(اسناد صحیح) مضی برقم: ۹۸۸﴾  
 ❀ ❀ اس سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔

﴿1032﴾ ❀ ❀ سند حدیث ❀ ❀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ، نَاشِرِيكَ، عَنِ الرَّكِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ❀ ❀ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ﴿مضی برقم: ۱۷۰﴾  
 ❀ ❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: ایک کتاب اللہ جو آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی ہے یا فرمایا کہ آسمان سے زمین تک، اور دوسری میری عترت (یعنی) میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں۔

﴿1033﴾ ❀ ❀ سند حدیث ❀ ❀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، نَاشِعِبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ❀ ❀ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۱۶/۹، الرياض النضرة للحب الطبری: ۲۱۳/۳﴾

❀ ❀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ فضیلت کے حامل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1034﴾ ❀ ❀ سند حدیث ❀ ❀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رُوْحًا وَمُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَا: نَا عَوْفَةَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رُوْحُ الْكُرْدِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بَرِيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ: ﴿متن حدیث﴾ ❀ ❀ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ قَالَ: لِأَعْطِينَ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنَيْهِ، وَأَعْطَاهُ اللَّوَاءَ، وَنَهَضَ مَعَهُ النَّاسُ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ، فَبَازَا مَرْحَبَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَرْتَجِزُ، وَإِذَا هُوَ يَقُولُ: قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْيَوْمُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبٌ \ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أُضْرِبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ، فَضْرَبَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ بِأُضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ أَهْلَ الْعُسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، قَالَ: فَمَا تَعَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فُتِحَ لِأَوْلِهِمْ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ فَفُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ "

﴿مسند احمد: ۳۵۸/۵/الخصائص للنسائي، ص: ۵﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک نبی کریم ﷺ جب اہل خیبر کے پڑاؤ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا اُس آدمی کے سپرد کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی۔ آپ ﷺ نے اُن کی آنکھوں پر اپنا العاب دہن مبارک لگایا اور انہیں جھنڈا دے دیا۔ لوگ بھی تیزی سے اُٹھ کر ان کے ساتھ چل دیے اور اہل خیبر کے سامنے جا پہنچے۔ وہاں ان کے سامنے مرحب یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرُ أُنْسِي مَرْحَبُ شَاكِي السَّلَامِ بَطْلٌ مُجَرَّبُ  
إِذَا السُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَّهَبُ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أُضْرَبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سو ماہوں۔ جب طاقت و مضبوطی دکھانے کا وقت آتا ہے تو پھر شعلے اُٹھتے ہیں، پھر میں کبھی نیزے سے وار کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے“

پھر دنوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سر پر (اس قوت سے) وار کیا کہ تلوار اُس کے جڑوں تک دھنس گئی اور سارے لشکر نے اس ضرب کی آواز سنی۔ ابھی لشکر کا دوسرا حصہ خیبر نہیں پہنچا تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔

﴿1035﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَعَفَّانُ الْمَعْنِيُّ،

وَهَذَا حَدِيثٌ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ،

فَأُحْدِثَ شَيْئًا فِي سَفَرِهِ، فَتَعَاهَدَ، قَالَ عَفَّانُ: فَتَعَاهَدَ أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرُوا

أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ بَدَأْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فَبَهْتَمْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ

عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

اللَّهُ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّابِعِ وَقَدِ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَقَالَ: دَعُوا عَلِيًّا، دَعُوا عَلِيًّا، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔ ﴿مسند احمد: ۴/۳۷۷، الخصائص للنسائي، ص: ۲۳، مجمع الصحابة للخروجي ۴۲۰﴾

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا، تو انہوں نے اپنے سفر میں کچھ ایسے نئے کام کیے کہ جن پر نبی کریم ﷺ کے چار صحابا نے ایک دوسرے سے یہ پختہ عہد کیا کہ وہ ان کے اس کام کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کریں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ ہے ہیں کہ جب فر سے واپس آئے تو ہم سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سلام عرض کیا۔ پھر جب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں ایک کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کیا، آپ ﷺ نے اعراض کیا، پھر تیسرا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کیا، آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا، پھر چوتھا کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ یہ کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ چوتھے کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو چھوڑ دو، علی کو چھوڑ دو، بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿1036﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ: نَا عِكْرِمَةُ

بُن (ص 606): عَمَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيسَى بْنُ سَلْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ بَارَزَ عَمِي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبًا الْيَهُودِيَّ، فَقَالَ مَرْحَبٌ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أُنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ

فَقَالَ عَمِي عَامِرٌ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أُنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُغَامِرٌ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٍ فِي تَرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ يُسْفِلُ لَهُ، فَرَجَعَ السَّيْفُ عَلَى سَاقِهِ، فَقَطَعَهُ أَصْحَلُهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، قَالَ سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: فَلَقِيْتُمْ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: بَطْلٌ عَمَلٌ عَامِرٌ قَتَلَ نَفْسَهُ، قَالَ سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَطْلٌ عَمَلٌ عَامِرٌ قَتَلَ نَفْسَهُ؟ قَالَ: مَنْ قَالَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرَةٌ

مَرَّتَيْنِ، إِنَّهُ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْتَجِزُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ الرِّكَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا  
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا  
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيْدِينَا  
فَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عَامِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرُ لِإِنْسَانٍ قَطُّ يَخْصُهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، فَاسْتَشْهَدَ "قَالَ سَلَمَةُ: ثُمَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ" قَالَ: فَجَنَّتْ بِهِ أَقْوَدَةٌ أَرْمَدٌ، فَبَصَقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُولُ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ  
شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ  
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةً  
كَلِمَتِ غَابَاتٍ كَرِيهِهِ الْمُنْظَرَةَ  
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَسِيلِ السَّنْدَرَةَ  
فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ

صحیح البخاری: ۴۶۳۷/۴ صحیح مسلم: ۱۴۷۳/۱۴ مسند احمد: ۴۲۵۱۴/۴۲ مسند ابی عوایتہ: ۲۸۳/۴

✿ ✿ ✿ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ جب خیبر کے دن مرحب یہودی کے مقابلے کے لئے نکلے تو مرحب نے کہا: ”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سو ماہوں، جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں“ (اس کے جواب میں) میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي عَامِرٌ  
شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُغَامِرٌ

”خیبر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانناز شہسوار ہوں“

پھر دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑھی اور عامر نے نیچے سے اس پر وار کرنا چاہا لیکن اُن کی تلوار انہی کو آگئی اور ان کی شرگ کٹ گئی، جس سے اُن کی شہادت ہو گئی۔ حضرت سلمہ بن اکوع



ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملا جو کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا، انہوں نے خودکشی کی ہے، تو میں روتا ہوا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ کیا اُس نے خودکشی کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ ﷺ کے کچھ صحابہ نے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اُس نے جھوٹ کہا ہے، بلکہ عامر کو تو دو ہرا اجر ملے گا، بے شک جس وقت حضرت عامر رضی اللہ عنہ خیمبر کی جانب نکلے تھے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو رجزیہ اشعار سناتے ہوئے آرہے تھے اور ان میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے، وہ ساریوں کو چلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا  
وَمَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا  
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْنَا عَلَيْنَا  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَيُّنَا  
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا  
فَقَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَا قَيْنَا  
وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا

”اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکوٰۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ بے شک ان (کافر) لوگوں نے ہم پر ظلم و زیادتی کی ہے لیکن جب بھی انہوں نے ہم کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنا چاہا ہم نے انکار کر دیا (اور بھر پور دفاع کیا) ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، لہذا جب ہمارا دشمن سے آمناسا منا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر اطمینان نازل فرمانا،“ رسول اللہ ﷺ نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! میں عامر ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عامر!) تمہارا رب تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دعا کرتے تھے تو اُسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ جب اس بات کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر حضرت عامر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج یہ جھنڈا ضرور ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے یا (فرمایا کہ) اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر لے کر آیا، کیونکہ انہیں آشوب چشم کا مرض تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا، پھر انہیں جھنڈا اتھا دیا۔ پھر مرحب غرور سے تلوار لہراتا ہوا نکلا اور بولا:

قَدْ عَمِلْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ  
شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ  
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سوراں ہوں، جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں“  
(اس کے جواب میں) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةٌ  
كَلِمَةٌ غَابَاتٍ كَرِيهٍ الْمُنْظَرَةُ  
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَسِيلِ السَّنْدَرَةِ

”میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ”حیدر“ رکھا ہے، اُس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اُس کی شکل نہایت ڈراؤنی ہوتی ہے (یعنی اُسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کرا ایک سندرہ دیتا ہوں“  
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کے وار سے اُس کا سرتن سے جدا کر دیا اور یوں اُن کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ ”صاع“ اور ”سندرہ“ عرب کے دو پیمانے تھے۔ ”صاع“ چھوٹا پیمانہ تھا اور ”سندرہ“ بڑا پیمانہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شعر کا مطلب ہے کہ اگر کوئی مجھ پر خفیف وار کرے گا تو میں اُس پر اُس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو اُس کا کام ہی تمام کر دوں گا۔

﴿ 1037 ﴾ ◀ سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ:

﴿ مثن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لِأَعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: أَيُّنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ، فَأَتَى بِهِ، فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ قَالَ: انْفِذْ عَلَيَّ رَسْلَكَ حَتَّى تَنْزَلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

﴿ صحیح البخاری: ۴۷۶۷/صحیح مسلم: ۱۸۷۲/مسند احمد: ۵/۳۳۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا: میں کل جنہا شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح عطا

فرمائے گا، اُس کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت ہے اور اللہ و رسول ﷺ کو اس سے محبت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے رات یوں بسر کی کہ سب رات بھر بے چین رہے کہ آپ ﷺ کس کو جھنڈا اٹھاتے ہیں۔ پھر جب لوگ صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے۔ ہر ایک کو اُمید تھی کہ جھنڈا اُسے دیا جائے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ تو کسی نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی آنکھوں میں اپنا تھوک مبارک لگایا اور اُن کے لیے دُعا فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (ٹھیک ٹھاک) ہو گئے کہ جیسے انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ان سے اُس وقت تک لڑائی کروں جب تک کہ وہ ہمارے مثل نہیں ہو جاتے؟ (یعنی جب تک اسلام قبول نہیں کر لیتے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں ہی چلے جاؤ اور جب تم ان کی سرحد پر اُترو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں وہ اُمور بتلانا جو ان پر (اسلام کے ناطے) واجب ہوتے ہیں اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تیرے ذریعے ایک بھی آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

﴿1038﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو أَحْمَدَ، وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدِيِّ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَهَيِّنَاهُ.

﴿مسند احمد: ۳/۳۳۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے ہاں موجود تھے جس نے ہماری کھانے کی دعوت کی تھی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی) اور اس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آ رہا ہے۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا سر مبارک کھجوروں کے جھنڈے کے نیچے داخل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر تو بھی چاہتا ہے تو یہ علی ہو۔ چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے۔ تو ہم نے ان کو (جنت کی) مبارک باد دی۔



وَمِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ شَيْوَجِهِ غَيْرِ عَبْدِ اللَّهِ  
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزید فضائل

﴿1039﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ الْبَصْرِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فِي شَهْرِ رَجَبِ الْاٰخِرِ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا أَبُو عَاصِمٍ وَهُوَ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ، عَنْ أُمِّ شَرَّاحِيلَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمَتِّنِي حَتَّى تُرِنِّي عَلِيًّا ﴿سنن الترمذی: ۶۳۳/۵﴾

◀ سیدہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مجھے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے ”علی“ نہ دکھا دے۔

﴿1040﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ قَتْنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو، يَعْنِي: ابْنَ مَرْثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

﴿مضی برقم: ۱۰۰۳﴾

◀ حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے جس نے نماز ادا کی وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1041﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ، قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: نَا حَمَّادًا، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ وَأَنَا أَهَابُكَ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ قَالَ: فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا فَسَلْنِي عَنْهُ وَلَا تَهْبِنِي، فَقُلْتُ: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّي حِينَ خَلَفَهُ فِي الْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُخَلِّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ قَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ قَالَ: بَلَى، فَرَجَعَ مُسْرِعًا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ قَدَمَيْهِ يَسْطَعُ. ﴿السنن لابن أبي عاصم: ۱۴۳﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ نہیں سکتا، انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! ایسا نہ کرو جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس (اس مسئلے کا) علم ہے تو پھر مجھ سے پوچھ لیا کرو، مجھ سے ڈرانہ کرو۔ میں نے کہا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وہ فرمان کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تبوک میں انہیں پیچھے مدینہ میں چھوڑ گئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر وہ اس جلدی سے واپس لوٹے کہ میں (چشم تصور سے) ان کے قدموں کی غبار کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اڑ رہی تھی۔

﴿1042﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا حَجَّابٌ قَتْنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ

بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَازِبٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ حَتَّى كُنَّا بِغَدِيرِ خُمٍّ،

فَنُودِيَ فِينَا: إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكُسِعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: هَذَا مَوْلَى مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَال مَنْ وَإِلَاهُ وَعَادٍ مَنْ عَادَاهُ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: هُنَيْنًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ.

﴿﴾ ماضی برقم: ۹۴۷ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے، یہاں تک کہ جب ہم غدیر خم مقام پر پہنچے تو ہم میں یہ آواز لگائی گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے) سب اکٹھے ہو جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو درختوں کے نیچے جگہ صاف کی گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی ذات سے مقدم نہیں ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اس کا دوست ہونا چاہیے جس کا



دوست میں ہوں اے اللہ! اس کو اپنا دوست بنالے جو اس سے دوستی رکھے اور اس کو اپنا دشمن بنالے جو اس سے عداوت رکھے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو آپ کی صبح و شام یوں ہوئی کہ آپ ہر مومن اور مومنہ کے مولا ہیں۔

﴿1043﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا حَجَّاجُ، نَا حَمَّادُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ

ابن عباس

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيِّ: أَلَسْتُ أَبْسَطَ مِنْكَ لِسَانًا وَأَحَدًا مِنْكَ سِنَانًا، وَأَمَلًا مِنْكَ حَشْوًا؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ) (السجدة: 18).

﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۶۸/۲۱/ الدر المنثور للسيوطی: ۱۷۷/۵﴾

◀ حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ولید بن عقبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تم سے زیادہ کشادہ زبان نہیں ہوں؟ کیا میں تم سے زیادہ تیز دندان نہیں ہوں؟ اور کیا میں تم سے زیادہ شکم سیر نہیں ہوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

”کیا بھلا ایک مومن اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہو؟ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔“

﴿1044﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَتْنَا حَمَّادُ، عَنِ سُهَيْلِ بْنِ

أَبِي صَالِحٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَادْفَعَنَّ اللَّوَاءَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ:

فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمِنِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا عَلِيُّ، فَدْفَعَ إِلَيْهِ اللَّوَاءَ قَالَ:

أَذْهَبُ وَلَا تَلْتَفِتُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ، فَقَالَ عَلِيُّ: عَلَامَ أَتَقَابِلُ النَّاسَ؟ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَشْهَدُوا

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﴿مضی برقم: ۹۸۷﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

میں جھنڈا لازماً اس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسی کے

ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ

میرے دل میں اس کی اُمٹگ پیدا ہوگئی، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور مڑ کر نہ دیکھنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح عطا

فرمادے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں لوگوں سے کس بنیاد پر قتال کروں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بنیاد پر کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول رضی اللہ عنہ ہوں۔

﴿1045﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ قَالَ: نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى . قَالَ سُفْيَانُ: أَرَاهُ قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. ﴿مضیٰ برقم: ۱۰۴۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے (یہ بھی) فرمایا: سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿1046﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَمَّادِ الشُّعَيْثِيَّ قَتْنَا ابْنَ عَوْنٍ قَتْنَا مُحَمَّدًا وَهُوَ ابْنُ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا أَنْبُتُكَ إِلَّا مَا أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: فِيهِمْ مُودُنُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ، أَوْ مُخَدَّبُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطُرُوا لِأَنْبَاتِكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ، إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ، يَعْنِي ثَلَاثًا ﴿مسند احمد: ۱۲۱/۱ / مسند ابی داؤد الطيالسی: ۱۸۷/۲ / السنن لابن ابی عاصم: ۸۷ / الخصائص للنسائی، ص: ۳۷﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان میں (یعنی خوارج میں) ایک شخص ایسا ہے جس کا ہاتھ ناقص ہے یا (فرمایا کہ) چھوٹا سا ہے یا (فرمایا کہ) ادھوار ہے اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں بتا دیتا کہ انہیں قتل کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے کیا (کچھ انعامات اور اجر و ثواب کا) وعدہ کر رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: کیا آپ نے یہ بات حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے (براہ راست) سنی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! آپ نے تین مرتبہ کہا۔

﴿1047﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي قَتْنَا أَبُو مَسْعُودٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ

عَقِيلٍ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ الْخَطَّابِ قَتْنَا عِمْسَى، ذَكَرَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ تُوْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ فَتَرُكِبُهَا وَرُكْبَتِكَ مَعَ رُكْبَتِي، وَفِي ذَلِكَ مَعَ فِخْذِي حَتَّى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ. ﴿ذَخَائِرُ الْعَقْلِ لِلْمَجِبِ الطَّرِي، ص: ٩١/ شرح نهج البلاغه: ٢٣١/٢﴾

◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

روز قیامت جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لائی جائے گی، پھر تم اس پر سوار ہو جاؤ گے اور تمہارا گھنٹنا میرے گھنٹنے کے ساتھ اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ملی ہوگی، یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

﴿1048﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جِنَازَةً فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: أَبَا عَامِرٍ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ لِعَلِيٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو لَيْلَى: فَقُلْتُ لَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ قَالَهَا لَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ "

﴿مَضَى بِرَقْم: ٢٦٠﴾

◀ حضرت ابولیلیٰ کنندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

ہم ایک جنازے کے انتظار میں تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے سوال کیا: اے ابو عامر! کیا آپ نے غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ فرماتے سنا تھا کہ جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ابولیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

﴿1049﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّهْشَلِيُّ قَتْنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ قَتْنَا أَبُو الْجَارُودِ الرَّحْبِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَدْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَسْتَقِي لَنَا مِنَ الْمَاءِ؟ فَأَحْجَمَ النَّاسُ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَاحْتَضَنَ قَرَبَةً ثُمَّ أَتَى بِنْرًا بَعِيدَةً الْقَعْرَ مُظْلَمَةً فَانْحَدَرَ فِيهَا، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ: تَأَهَّبُوا لِلنَّصْرِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحِزْبِهِ، فَهَبَطُوا مِنَ السَّمَاءِ لَهُمْ لَغَطٌ

يُدْعِرُ مَنْ سَبِعَهُ فَلَمَّا حَاذُوا الْبَيْتَ سَلَّمُوا عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ إِكْرَامًا وَتَجْلِيلًا.

﴿ذخائر العقبى للمحب الطبري، ص: ۶۹/شرح صحیح البلاغۃ: ۳۰۲﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب غزوہ بدر کی رات تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا؟ لوگ پیچھے ہٹ گئے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چڑے کا مشکیزہ اٹھایا، پھر ایک کنویں پر گئے جو بہت گہرا اور اندھیرے والا تھا۔ آپ اس میں (سے) پانی نکالنے کے لیے اس میں (اتر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کو حکم فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت کی امداد کے لیے تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ آسمان سے اترے۔ ان کی شور و غل والی آوازیں تھیں جو سننے والوں کو خوف زدہ کر رہی تھیں۔ پھر جب وہ کنویں کے برابر آئے تو انہوں نے آپ کو عزت اور عظمت بخشتے ہوئے سلام کیا۔

﴿1050﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمَخْزُومِيُّ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرِو الْأَقْطَعِ قَتْنَا عَتَّابَ بْنَ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ: أَلَا تَصَلُّونَ؟ فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! إِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا، فَانصَرَفَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا وَهُوَ يَقُولُ: (وَكَانَ الْبُحْرَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54). ﴿﴾ صحیح بخاری: ۱۰۳۳/صحیح مسلم: ۵۳۷۱/مستدرک: ۷۷۱ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا تم (تہجد کی) نماز نہیں پڑھتے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، اگر وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوبارہ کچھ نہ کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (الكهف: 54)

”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ نماز تہجد چونکہ نفلی نماز ہے، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زور نہیں دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب پر خاموشی اختیار کی اور مزید بات کیے بغیر تشریف لے گئے۔

﴿1051﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ خُشْرَمِ الْمَرْوَزِيُّ قَتْنَا الْفُضْلُ بْنَ مُوسَى السَّيْنَانِيَّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ خَطَبَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطْمَئَنَّا فَقَالَ: إِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِيُّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. ﴿سنن النسائی: ۶۲۶۶/المعجم الکبیر للطبرانی: ۴۰۴/مجمع الزوائد للصبیحی: ۲۰۴/۹﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ چھوٹی ہے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔

﴿1052﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَلْفٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الدُّورِيُّ قَتْنَا شَادَانَ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَنَسٍ، يَعْنِي: ابْنَ مَالِكٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْنَا لِسُلْمَانَ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ وَصِيكَ؟ قَالَ: يَا سُلْمَانُ، مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسَى؟ قَالَ: يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ: فَإِنَّ وَصِيَّيَّ وَوَارِثِيَّ يُقْضَى دِينِي، وَيُنْجِزُ مَوْعُودِي: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ " ﴿ذخائر العقبی للبحر الطبری: ۱۷﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا: حضور نبی کریم رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصی کون ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یا رسول اللہ رضی اللہ عنہ! آپ رضی اللہ عنہ کا وصی کون ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا: اے سلمان! (حضرت) موسیٰ علیہ السلام کا وصی کون تھا؟ انہوں نے کہا: یوشع بن نون۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میرا وصی اور میرا وارث میرا قرض چکائے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا (وہ) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿1053﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ خُشْرَمِ قَتْنَا الْفُضْلُ، يَعْنِي: ابْنَ مُوسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً إِذَا دَعَوْتَ بِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

﴿سنن الترمذی: ۵۲۹۸/۵ شعب الایمان للصبیحی: ۳۵۶/۱﴾ <https://alislami.net>



﴿ ﴿ ﴿ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسی دُعا نہ سکھلاؤں کہ جب بھی تم وہ دُعا مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادے، اگرچہ تجھے بخش ہی دیا گیا ہو؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بلند عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار بڑے کرم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے، جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔“

﴿ ﴿ ﴿ 1054 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَاطِيسِيُّ قَتْنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ قَتْنَا

النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ ﴿ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذْهَا

بِحَقِّهَا؟ قَالَ: فَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: أَمِطُ، ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ: أَمِطُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَأُعْطِيَنَّهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ بِهَا“ هَاكَ يَا عَلِيُّ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ وَفَدَكَ.

﴿ ﴿ ﴿ مَضَى بِرَقْمٍ: ٩٨٤ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا اٹھا اور اُسے لہرا کر فرمایا: کون ہے جو اسے اس کے حق کے ساتھ پکڑے؟ (یعنی اسے لے کر اس کا حق ادا کرے) تو حضرت زبیرؓ آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم رہنے دو۔ پھر دوسرا آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی رہنے دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے رُوئے محمد (ﷺ) کو عزت بخشی! میں یہ جھنڈا لازماً اُس شخص کو دوں گا جو اسے لے کر میدان نہیں چھوڑے گا، اے علی! یہ لو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں خیر اور فدک کی فتح نصیب فرمائی۔

﴿ ﴿ ﴿ تَشْرِيحٌ ﴿ ﴿ ﴿ ”فدک“ ایک مقام کا نام ہے جو حجاز مقدس کے قریب ہی واقع تھا، اس مقام کے اور

مدینہ منورہ کے درمیان اُس وقت دو دن کی مسافت کا فاصلہ تھا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1055 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا أَبُو عَمْرٍو سَهْلُ بْنُ

زَنْجَلَةَ الرَّازِيَّ قَتْنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ عَلِيًّا حَتَّى بَقِيَ آخِرَهُمْ

لَا يَرَى لَهُ أَخًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخِيَّتَ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَتَنِي؟ قَالَ: "وَلِمَ تَرَائِي تَرَكَتُكَ؟ إِنَّمَا تَرَكَتُكَ لِنَفْسِي، أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ ذَاكَرَكَ أَحَدٌ فَقُلْ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ لَا يَدَّعِيهَا بَعْدُ إِلَّا كَذَّابٌ." ﴿مسند ابی یعلیٰ الموسلی: ۲۶۴/۳﴾

﴿﴾ حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ صرف آخری شخص (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ہی رہ گئے، انہوں نے جب اپنا کوئی بھائی نہ دیکھا تو عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے متعلق یہ کیسے سوچ لیا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے؟ میں نے تو تمہیں صرف اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے (یعنی) تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں، پس اگر کوئی شخص تم سے کوئی بات کرے تو تم کہنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں، میرے بعد اس بات کا دعویٰ صرف جھوٹا شخص ہی کر سکتا ہے۔

﴿1056﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَسَنِ الْغُرَيْبِيُّ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ قَتْنَا حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَادْفَعَنَّ الرَّأْيَةَ عَنَّا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحَبُّتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، قَالَ: فَقَالَ لِعَبِيٍّ: قُمْ، فَادْفَعْ الْبُؤَاءَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ وَلَا تَلْتَفِتْ لِلْعَزِيمَةِ، فَقَالَ عَلِيُّ: عَلَامَ أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاتِلَهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ. ﴿مضی برقم: ۱۰۳۱۹۸۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

میں کل لازماً جھنڈا اُس شخص کے حوالے کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے پہلے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی، چنانچہ میرے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی اور میں اس امید سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھنڈا میرے حوالے کر دیں، سامنے آ گیا۔ لیکن جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہما کو بلایا اور جھنڈا اُن کے حوالے کر کے فرمایا: لڑتے رہنا اور تب تک نہ مڑنا جب تک کہ تم فتح یاب نہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ چل کر قریب ہی گئے تھے کہ انہوں نے پکارا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم! میں کس بنیاد پر قال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے

رسول ہیں چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اپنے اموال پچائیں گے البتہ ان کا جو حق اور حساب ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

﴿1057﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا أَبِي، نَا الْأَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47). ﴿اسناد صحیح﴾

◊ ◊ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ مجھے امید ہے کہ میں عثمان، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿الحجر: 47﴾

”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے“

﴿1058﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: نَا مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ، وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ. ﴿التاريخ للخطيب: ۳۳۹/۹﴾

◊ ◊ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو ہاشم کی جماعت! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر معبود فرمایا ہے! اگر میں نے جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑا تو تم ہی سے ابتدا کروں گا۔

﴿1059﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسَاوِرِ الْجَمِيرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ لَا يَبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ

﴿سنن الترمذی: ۶۳۵/۵ / مسند احمد: ۲۹/۶ / السنن لابن ابی عاصم: ۱۳۰﴾

◊ ◊ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

﴿1060﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَتْنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، وَهُوَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ،

تَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا جَعْفَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ الرَّشْكِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَاسْتَعْمَلَ يُعْنَى عَلِيًّا، فَصَنَعَ شَيْئًا  
 أَنْكَرُوهُ، فَتَعَاقَدُوا أَرْبَعَةً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُعْنَى شَكَاتَهُ، وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ  
 سَفَرٍ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، وَنَظَرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ  
 السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيٍّ صَنَعَ  
 كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيٍّ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَقْبَلَ  
 إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ  
 عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. ﴿مكرر رقم: ۱۰۳۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا، تو انہوں نے کچھ ایسا  
 کام کیا جس کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انکار کیا۔ چنانچہ چار اصحاب رسول ﷺ نے ایک دوسرے سے پختہ عہد کر لیا، یعنی حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ کی شکایت نبی کریم ﷺ سے کرنے کا۔ جب وہ سفر سے واپس آئے تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے  
 اور آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور آپ ﷺ کی جانب دیکھا۔ پھر سب لوگ اپنی رہائشوں کی طرف لوٹ گئے۔ جب جنگی دستہ  
 آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کیا۔ پھر ان چار اصحاب میں سے ایک کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ  
 ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ”علی“ کو نہیں دیکھا کہ اُس نے ایسے ایسے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر ان میں  
 سے دوسرا شخص اُٹھا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ”علی“ کو نہیں دیکھا کہ اُس نے اس طرح کیا ہے؟  
 رسول اللہ ﷺ اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصہ دکھائی دے رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم علی  
 سے کیا چاہتے ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہونا چاہیے۔

﴿1061﴾ ◀ ◀ ◀ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَاقْتَبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ، نَاعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ

مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهْدِنِي فَمَا عَلَيْكَ

إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدٌ. ﴿مضیٰ رقم: ۸۲۸۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم حراء پہاڑ پر موجود تھے کہ پہاڑ کی چٹان حرکت کرنے لگی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی موجود نہیں ہے۔

﴿ 1062 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورِ الْحَاسِبِ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا أَبُو عِمْرَانَ الْوُرْكَانِيَّ قَتْنَا الْمُعَافَى بْنَ عِمْرَانَ، عَنْ مُخْتَارِ التَّمَارِ، عَنْ أَبِي مَطَرِ الْبَصْرِيِّ: ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَيْهَا أَتَى أَصْحَابَ التَّمْرِ وَجَارِيَةَ تَبْكِي عِنْدَ التَّمَارِ فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: بَاعَنِي تَمْرًا بِدِرْهَمٍ، فَرَدَّهُ مَوْلَايَ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ، قَالَ: يَا صَاحِبَ التَّمْرِ، خُذْ تَمْرَكَ وَأَعْطِهَا دِرْهَمَهَا، فَإِنَّهَا خَادِمَةٌ وَلَيْسَ لَهَا أَمْرٌ، فَدَفَعَهَا عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ: تَدْرِي مَنْ دَفَعَتْ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَبَّ تَمْرَهَا وَأَعْطَاهَا دِرْهَمَهَا، قَالَ: أَحَبُّ أَنْ تَرْضَى عَيْنِي، قَالَ: مَا أَرْضَانِي عَنْكَ إِذَا أَوْفَيْتَ النَّاسَ حُقُوقَهُمْ.

﴿ الرياض النضرة للمحب الطبري: ۳/۲۷۸ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو مطر بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کھجوریں بیچنے والوں کے پاس آئے تو ایک کھجور فروش کے پاس ایک لڑکی بیٹھی رو رہی تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے (اُس لڑکی سے) پوچھا: تجھے کیا ہوا ہے؟ اُس نے کہا: اس نے مجھے ایک درہم کے بدلے کھجور فروخت کی لیکن میرے مالک نے اُسے واپس کر دیا ہے اور اب یہ اسے واپس نہیں لے رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کھجوروں والے! اپنی کھجور پکڑو اور اسے اس کا درہم واپس کر، کیونکہ یہ تو نوکرانی ہے، اُس کے بس میں تو کچھ نہیں ہے۔ لیکن اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات نہ مانی۔ مسلمانوں نے اُس شخص سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جس کی بات تم نہیں مان رہے یہ کون ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں۔ پھر اُس نے اُس لڑکی کی کھجور واپس کر کے اُسے اس کا درہم دے دیا۔ پھر اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے خوش ہو کر جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو ان کے پورے حقوق ادا کرو گے تو میں تم بہت زیادہ خوش ہوں گا۔

﴿ 1063 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورِ الْقُرْطُبِيِّ قَتْنَا الْمُعَافَى بْنَ عِمْرَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَضَّاحِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَالَ: ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ رَأَيْتُ عَلِيًّا مَرًّا بِجَارِيَةٍ تَبْتَاعُ مِنْ لَحَامٍ، فَقَالَتْ: زِدْنِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَقَالَ:



زُدَّهَا وَيَحْكُ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِبَرَكََةِ الْبَيْعِ.

◆ ﴿﴾ حضرت ابووضاح شیبانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک بچی کے پاس سے گزرے جو گوشت فروش سے گوشت خرید رہی تھی اور اس نے کہا: مجھے اور بھی دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گوشت فروش کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اسے مزید دے دو تجھ پر افسوس ہو! بے شک یہ تجارت کی برکت کے لیے عظیم تر ہے۔

﴿1064﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرَّمِيُّ إِمْلاءً مِنْ كِتَابِهِ نَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ نَا عَبْدُ الْغَفُورِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ الرَّمَازِيُّ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُمَسِّكُ الشُّعْوَ بِيَدِهِ، يَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ فَيُنَاوِلُ الرَّجُلَ الشُّعْوَ، وَيُرْشِدُ الضَّالَّ، وَيُعِينُ الْحَمَالَ عَلَى الْحَمُولَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ (تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ) (القصص 83:)، ثُمَّ يَقُولُ: هَذِهِ آيَةُ أَنْزَلْتُ فِي الْوَلَاةِ وَذَوَى الْقُدْرَةِ مِنَ النَّاسِ. ﴿﴾ تاریخ بغداد: ۱۱/۱۳۰۰ ﴿﴾

◆ ﴿﴾ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ میں جوتوں کے تسمے پکڑے ہوئے بازار میں چلے جا رہے تھے پھر وہ (جس) آدمی کو (ضرورت ہوتی اُسے) تسمہ دے دیتے، جسے راستے کا نہ پتا ہوتا اُس کی راہنمائی کرتے اور بوجھ اٹھانے والوں کی بوجھ اٹھانے پر مدد فرماتے اور یہ آیت پڑھتے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔

”یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے“

پھر فرماتے: یہ آیت حکمرانوں کے متعلق اور لوگوں میں سے صاحب قدرت افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

﴿1065﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَتْنَا الضَّحَّاكَ بْنَ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ، قَالُوا: نَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَ قُوَّةِ رَجُلَيْنِ، يَعْنِي مِنْ

غَيْرِهِ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: يُرِيدُ بِذَلِكَ نُبَلَ الرَّأْيِ

﴿مسند احمد: ۸۱/۴/المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۵/۲/المستدرک للحاکم: ۲/۴/مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۶/۱۰﴾

﴿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک ایک قریشی کو دو آدمیوں کے برابر طاقت حاصل ہے، یعنی قریش کے علاوہ کے مقابلے میں۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد صائب الرائے ہونا تھا۔ (یعنی اچھی رائے اور درست موقف ہونے کے سلسلے میں ایک قریشی دو غیر قریشی آدمیوں کے برابر ہے)

﴿ 1066 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

بْنِ الْمَسْمُورِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ خَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ

قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدِّمُوها" وَتَعَلَّمُوا مِنْهَا وَلَا تَعَلِّمُوها" قُوَّةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَأَمَانَةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَعْدِلُ أَمَانَةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ" يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَوْصِيكُمْ بِحُبِّ ذِي أَقْرَبِيهَا: أَخِي وَأَبْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ فَإِنَّهُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي عَذَّبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ."

﴿ مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۵۵/مناقب الشافعی للبيهقي: ۲۰/۱/مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۵/۱۰﴾

﴿ حضرت عبداللہ بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو آگے کرو اور تم ان سے آگے نہ بڑھو! انہیں نہ سکھاؤ بلکہ ان سے سیکھو۔ قریش کے ایک آدمی کی قوت ان کے علاوہ (کسی اور قبیلے کے) دو آدمیوں کی قوت کے برابر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت داری ان کے علاوہ دو آدمیوں کی امانت داری کے برابر ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں ان کے قرابت داروں سے محبت کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے بھائی اور چچا زاد علی بن ابی طالب سے صرف مومن ہی محبت رکھتا ہے اور صرف منافق ہی ان سے نفرت کرتا ہے۔ جس شخص نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے نفرت کی اس نے مجھ سے نفرت کی اور جس نے مجھ سے نفرت کی اسے اللہ تعالیٰ عذاب سے دوچار کرے گا۔

﴿ 1067 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِمْسَى الْجُهَنِيُّ قَتْنَا جَعْفَرَ بْنَ

مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّيْحَانَتَيْنِ مِنَ الدُّنْيَا، فَعَنْ قَلِيلٍ يَذْهَبُ رُكْنًا وَاللَّهُ  
 خَلِيفَتِي عَلَيْكَ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ: هَذَا أَحَدُ الرُّكْنَيْنِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ: هُوَ الرُّكْنُ الْأَخْرُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب

رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے دنیا کے دو خوشبودار پھولوں کے والد! تھوڑے ہی عرصے میں تمہارے دونوں رکن ختم ہو جائیں گے اور تجھ پر اللہ  
 ہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ان دو رکنوں میں سے  
 ایک ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ  
 دوسرا رکن ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ ◀ ”دو خوشبودار پھولوں“ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تھے۔

جیسا کہ ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق یہ فرمان مذکور ہے:

هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

”یہ دونوں دنیا میں میرے خوشبودار پھول ہیں“ ﴿صحیح البخاری: ۳۷۵۳﴾

﴿1068﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَائِشَةَ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَدَ النَّاسِ إِلَيَّ، فَقَالَ: "أَمَا

تَرْضَى أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَأَزْوَاجُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا، وَعَنْ

شِمَانِلِنَا، وَذَرَارِينَا خَلْفَ أَزْوَاجِنَا" وَشِيعَتُنَا مِنْ وَرَائِنَا. ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۲۲۹/۱، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۱/۹﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کے میرے ساتھ حسد کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات  
 سے خوش نہیں ہو کہ تم چار افراد میں سے چوتھے ہو؟ سب سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ میں صلی اللہ علیہ وسلم تم رضی اللہ عنہ اور  
 حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) ہوں گے ہماری ازواج ہمارے دائیں اور بائیں طرف ہوں گی ہماری اولاد ہماری ازواج کے پیچھے اور

ہمارے پیروکار ہمارے پیچھے ہوں گے۔

﴿1069﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا الْمُعَلَّى بْنَ أُسَيْدٍ، نَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ،

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ :

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ أُمَّ كَلْثُومَ فَقَالَ: أَنْكِحْنِيهَا فَقَالَ عَلِيٌّ:

إِنِّي أَرُصِدُهَا لِابْنِ أُخِي جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللَّهِ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ يَرُصِدُ مِنْ أَمْرَهَا مَا أَرُصِدُ، فَاَنْكِحْهُ عَلِيٌّ، فَاتَى عُمَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ: أَلَا تَهْنِئُونَنِي؟ فَقَالُوا: بَمَنْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِأُمَّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ وَنَسَبٌ. ﴿المستدرک للحاکم ۱/۴۲۳/ مناقب الشافعی للبيهقي ۱/۶۳۱/ مجمع الزوائد للهيثمی ۱۷۳۹﴾

◀ حضرت محمد ﷺ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ام کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا اور کہا: ان کا نکاح مجھ سے کر دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اُسے اپنے بھتیجے جعفر کے لیے رکھا ہوا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کا مجھ سے نکاح کر دیجئے، اللہ کی قسم! لوگوں میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو ان کا اس طرح خیال رکھے گا جس طرح میں ان کا خیال رکھوں گا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے اور کہا: کیا تم مجھے مبارک نہیں دو گے؟ انہوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کس بات کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی ام کلثوم کے ساتھ شادی کی بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: قیامت کے روز ہر نسب اور سبب ٹوٹ جائے گا، سوائے اس کے جو میرے نسب اور سبب سے ہوگا۔ چنانچہ میں نے چاہا کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سبب اور نسب قائم ہو جائے۔

﴿1070﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ نَا شَرِيكَ، عَنْ شَيْبِ بْنِ

غُرْقَدَةَ عَنِ الْمُسْتَضَلِّ :

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أُمَّ كَلْثُومَ، فَاعْتَلَّ عَلَيْهِ

بَصِغَرَهَا، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرِدِ الْبَاءَةَ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي، كُلُّ وَكَدَّ أَبٍ فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ، مَا خَلَا وَكَدَّ فَاطِمَةَ؛ فَإِنِّي أَنَا

أَبُوهُمْ وَعَصَبَتْهُمْ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمى: ١٤٣٩﴾

﴿﴾ حضرت مُسْتَظِلُّ عِيسَى بِيَان كرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (ان کی صاحبزادی) اُم کلثوم سے شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اُن کی کم عمری کا عذر پیش کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میرا ازدواجی تعلقات کا ارادہ نہیں ہے بلکہ (میں تو صرف اس لیے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: روز قیامت ہر سبب اور نسب منقطع ہو گا، سوائے میرے سبب اور نسب کے، ہر باپ کی اولاد اپنے باپ کی عصبہ ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے، کیونکہ میں ہی ان کا باپ اور عصبہ ہوں۔

﴿1071﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ قَتْنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ

يُصْلِحُهَا ثُمَّ مَشَى فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ يُقَاتِلُ عَلِيَّ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلِيَّ تَنْزِيلِهِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَخَرَجْتُ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُكَبِّرْ بِهِ فَرَحًا كَأَنَّهُ شَيْءٌ قَدْ سَمِعَهُ.

﴿مسند احمد: ٨٢٣٣/المستدرک للحاكم: ١٢٢٣﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بحوالہ اللہ

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ اسے درست کر دیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے اور فرمایا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص لازماً قرآن کی تفسیر پر اسی طرح قتل کرے گا، جس طرح میں نے اس کے نازل ہونے پر قتل کیا ہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نکلا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خوشخبری سنائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو انہوں نے یہ سن کر خوشی سے ”اللہ اکبر“ نہیں کہا، گویا کہ یہ ایسی بات تھی جو انہوں نے سنی ہوئی تھی۔

﴿1072﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: نَا

عَمْرُو بْنُ جَمِيْعٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِمْسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبُ بْنُ مُرَايٍ النَّجَّارُ مُؤْمِنٌ آلِ يَاسِينَ، وَخِرْتَيْلُ مُؤْمِنٌ





آلِ فِرْعَوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ" ﴿الجامع الصغير للسيوطي: ٥٠٢﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صدیق تین ہیں: حبیب بن مری النجار: جو کہ آل یاسین میں سے مومن تھا، خرتیل: جو کہ آل فرعون میں سے مومن تھا اور تیسرا علی بن ابی طالب: اور یہ ان سب سے افضل ہے۔

﴿1073﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَتْنَا بَهْلُولُ بْنُ مَوْرِقِ السَّامِيُّ قَتْنَا مُوسَى بْنَ عَبِيدَةَ الرَّبَذِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾ ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ قَالَ لِي جَبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، قَلْبُتِ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، فَلَمْ أَجِدْ وَكَدَّ أَبِ خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. ﴿﴾ ﴿﴾ مجمع الزوائد للهيثمی: ٤٣٩/١، الجامع الصغير للسيوطي: ٨٢٢﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے زمین کے مشرق و مغرب تک پھرا ہوں لیکن میں نے بنو ہاشم سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿1074﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: نَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ سَلْمَى قَالَتْ: ﴿﴾ ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ اَشْتَكْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَتْهَا، فَاصْبَحَتْ يَوْمًا كَأَمَثَلِ مَا كَانَتْ، فَخَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا أُمَّتَاهُ اسْكُبِي لِي مَاءً غُسْلًا، فَسَكَبَتْ لَهَا، فَقَامَتْ فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: هَاتِي ثِيَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَيْتَهَا، فَلَبَسَتْهَا ثُمَّ جَاءَتْ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدِمِي الْفِرَاشَ إِلَى وَسْطِ الْبَيْتِ، فَقَدَّمْتُهُ فَاضْطَجَعْتُ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ: يَا أُمَّتَاهُ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ اغْتَسَلْتُ، فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، وَقَبِضْتُ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَكْشِفُهَا أَحَدٌ، ثُمَّ حَمَلَهَا بِغُسْلِهَا ذَلِكَ فَدَفَنَهَا. ﴿﴾ ﴿﴾ مسند احمد: ٣٦٠/٦، مجمع الزوائد للهيثمی: ٢١٠/٩﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں تو میں ان کی بیمار پرسی کے لیے گئی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجئے۔ تو میں نے ان کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھیں اور بڑے اچھے طریقے سے غسل کیا جیسے

وہ کرتی تھیں۔ پھر کہا: میرے نئے کپڑے لاد دیجئے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لاد دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر اسی گھر میں آگئیں جس میں وہ تھیں اور کہا: گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دو۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رخ کر کے بولیں: اے اماں جان! بلاشبہ اب میری روح قبض ہونے والی ہے اور میں نے غسل بھی کر لیا ہے لہذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ اور (پھر ایسا ہی ہوا کہ) آپ کی روح پرواز کر گئی۔ پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہیں کوئی بے پردہ نہیں کرے گا۔ پھر آپ نے انہیں ان کے غسل کے ساتھ اٹھایا اور انہیں دفن کر دیا۔

﴿1075﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنِ الْأَشَقْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي

ابْنُ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسٍ مَرَحَبٍ لَعَنَهُ اللَّهُ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم ﷺ کے پاس مرحب کا سر لے کر آیا اللہ اس پر لعنت فرمائے۔

﴿1076﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَتْنَا

سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُخْطَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ أَنْ لَا

شَيْءَ لِي، ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ وَصَلَّتَهُ فَخَطَبْتُهَا فَقَالَ: وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَيْمِيَّةُ

الَّتِي كُنْتُ أُعْطِيكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قُلْتُ: هِيَ عِنْدِي قَالَ: فَأَتِ بِهَا قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَنكَحَنِيهَا فَلَمَّا أَنْ

دَخَلْتُ عَلَى قَالَ: لَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى آتِيكَمَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ أَوْ

قَطِيفَةٌ فَتَحْشَحْنَا فَقَالَ: مَكَانِكُمَا عَلَى حَالِكُمَا، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عِنْدَ

رُءُوسِنَا فَدَعَا بِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ فَدَعَا فِيهِ بِالْبُرْكَاتِ، ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ

هِيَ؟ قَالَ: هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. ﴿سنن ابی داؤد: ۲۳۰۲/۲۳ سنن الترمذی: ۱۲۹۶/۱۲۹۶ سنن احمد: ۸۰۷۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو نَجِيح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر

پر یہ فرماتے سنا:

جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے) نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو مجھے یاد آیا کہ میرے

پاس تو (حق مہر دینے کے لیے) کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ پھر مجھے آپ ﷺ کی ہمدردی اور صلہ رحمی یاد آئی تو میں نے پیغام نکاح بھیج دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری وہ ہٹھی زرہ کہاں ہے جو میں نے فلاں دن تمہیں دی تھی؟ میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے کر آیا تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ پھر جب وہ میرے پاس آگئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ابھی تمہارے پاس آتا ہوں تم میرا انتظار کرنا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی، اُس وقت ہم چادر یا کبیل اوڑھے ہوئے تھے تو ہم جلدی سے اٹھ بیٹھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رہو، اسی حالت میں رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا ایک برتن منگوا لیا۔ وہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دُعا فرمائی، پھر ہم پر اُس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو زیادہ محبوب ہوں یا یہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھے تمہاری نسبت زیادہ محبوب ہے لیکن تم میری نظر میں اس سے زیادہ معزز ہو۔

﴿1077﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ أَحْمَدَ قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: ﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ طَلَبْتُ عَلِيًّا فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: ذَهَبَ يَا تَبِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَاءَ أَجْمِيعًا فَدَخَلَا، وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَأَجْلَسَ عَلِيًّا عَنْ يَسَارِهَا، وَفَاطِمَةَ عَنْ يَمِينِهِ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ التَفَعَ عَلَيْهِمْ بِثَوْبِهِ قَالَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: 33)، اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَحَقُّ، قَالَ وَائِلَةُ: فَقُلْتُ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: وَأَنَا مِنْ أَهْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِي، قَالَ وَائِلَةُ: فَذَلِكَ أَرْجَا مَا أَرْجُو مِنْ عَمَلِي. ﴿مُضَى بَرَقْم: ٩٤٨﴾

◀ ◀ ◀ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اُن کے گھر آیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کو لینے گئے ہیں۔ پھر آپ دونوں اکٹھے تشریف لائے اور (گھر میں) داخل ہوئے۔ میں بھی آپ دونوں کے ساتھ اندر آ گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب بٹھالیا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی بائیں جانب اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر اپنا کپڑا ان پر ڈال کر فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“  
 اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں اے اللہ! میرے اہل بیت کا زیادہ حق ہے۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے گھر  
 کے ایک گوشے سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی میرے اہل  
 سے ہو۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سب سے اُمید والا عمل ہے جس عمل سے میں (نجات کی) اُمید کر سکتا ہوں۔

﴿1078﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ أَحْمَدَ قَالَ: نَا مَرْوَانَ

بْنَ مُعَاوِيَةَ نَا قَتَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي ﴿﴾ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۳۷۵/۵

◀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے علی کو تکلیف دی بے شک اُس نے مجھے تکلیف دی۔

﴿1079﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ

الْمَاجْشُونُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكْدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ، مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ؟

قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشَافَهُ بِذَلِكَ سَعْدًا، فَلَقِيْتَهُ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا ذَكَرْنِي عَامِرٌ، قَالَ: فَوَضَعَ أُصْبُعِي فِي أُذُنِيهِ  
 ثُمَّ قَالَ: اسْتَكْتَأَ إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿﴾ الخصال للنسائی، ص: ۱۵ ﴿﴾

◀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا:

کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 تھی؟ سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿1080﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَتْنَا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي طَرِيفُ بْنُ عِمْسَى، وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَقِيتُ ثُوبَانَ، فَرَأَى عَلِيًّا ثِيَابًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذِهِ الثِّيَابِ؟ وَرَأَى فِي يَدَيَّ

خَاتَمًا فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهَذَا الْخَاتَمِ؟ إِنَّمَا الْخَوَاتِيمُ لِلْمُلُوكِ، قَالَ: فَمَا اتَّخَذْتُ بَعْدَهُ خَاتَمًا، قَالَ: فَحَدَّثَنَا ثُوبَانُ  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأَهْلِ بَيْتِهِ فَذَكَرَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَغَيْرَهُمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمِنْ أَهْلِ



الْبَيْتِ أَنَا؟ قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنَا؟ قَالَ: فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَقُمْ عَلَيَّ سُدَّةً، أَوْ تَأْتِي أَمِيرًا تَسْأَلُهُ.

﴿﴾ حضرت یوسف بن عبد الحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کپڑے زیب تن کیے دیکھا تو پوچھا: تم ان کپڑوں سے کیا کرتے ہو؟ پھر انہوں نے میرے ہاتھوں میں انگوٹھی دیکھی تو پوچھا: تم اس انگوٹھی سے کیا کرتے ہو؟ انگوٹھیاں تو صرف بادشاہوں کے لیے ہوتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد انگوٹھی نہیں پہنی۔ پھر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کے لیے دُعا فرمائی اور سید علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کا اور ان کے علاوہ کسی اور کا بھی تذکرہ کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی۔ میں نے پھر عرض کیا: کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ہاں! جب تک کہ تم گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے نہیں ہو گے یا کسی امیر کے پاس آ کر اس سے مانگو گے نہیں۔

﴿1081﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّومِيُّ قَالَ: نَا شَرِيكُ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الصَّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيُّ بَابُهَا ﴿﴾ سنن الترمذی: ۶۳۷/۵ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

﴿1082﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: نَا كَثِيرُ النَّوَّاءِ، عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ نَجْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أُعْطِيَ كُلُّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قِيلَ لِعَلِيِّ: مَنْ هُمُ؟ قَالَ: أَنَا، وَأَبْنَايَ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنُ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرُ، وَعَقِيلُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَالْبِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. ﴿﴾ مفصلی برقم: ۲۷۵/۲۷۴/۱۰۹ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کو سات ساتھی دیے گئے جبکہ مجھے چودہ سے نوازا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے حسن و حسین، حمزہ، جعفر، عقیل، ابو بکر، عمر، عثمان، مقداد، سلمان، عمار، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

﴿1083﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَتْنَا أَحْمَدَ بْنَ مُنْصُورٍ قَتْنَا الْأَحْوَصُ بْنَ جَوَابٍ قَالَ: نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيُّ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ، وَأَنْقَطَعْتُ سَمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهَا عَلِيًّا يُصَلِّحُهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلِيًّا تَأْوِيلَ الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلِيًّا تَنْزِيلِهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ عُمَرُ: أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ النَّعْلِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ يَعْنِي عَلِيًّا بِالرَّحْبَةِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْ كَانَ مِنْ حَدِيثِ النَّعْلِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَقَدْ بَلَغْتُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ مِمَّا كَانَ يُخْفِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

﴿العلل المتناهیة سنن الجوزی: ۲۳۹/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے جوتے مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جسے آپ ﷺ نے درست کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بیشک تم میں ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر اسی طرح مزاحمت کرے گا جس طرح میں اُس کے نازل ہونے پر کرتا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ جوتا (ٹھیک کرنے) والا ہے (یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ)۔

﴿1084﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ زُنُجُوبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

إِسْحَاقَ، وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَكَمِ، وَالْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ، وَكَانَ يَسْمُرُ مَعَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَنْكَرُوا مِنْكَ أَنَّكَ تَخْرُجُ فِي الْبُرْدِ فِي مَلَأَيْنِ، وَفِي الْحَرِّ فِي الْحَشْوِ وَفِي الثَّوْبِ الثَّقِيلِ، فَقَالَ لَهُ: أَوَلَمْ تَكُنْ مَعَنَا بِخَبِيرٍ؟ فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ، لَيْسَ بِفَرَارٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمُدُ، قَالَ: فَتَفَلَّ فِي

عَيْنِي ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَذِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا. لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ. ❀ ❀ ❀ حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

وہ (یعنی ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو باتیں کیا کرتے تھے تو انہوں نے آپ سے کہا: بیشک لوگ آپ کے اس عمل کو بہت عجیب سمجھتے ہیں کہ آپ سردی میں اوڑھنے کی دوہی چادریں استعمال کرتے ہیں اور گرمیوں میں رُوئی کے موٹے کپڑے زیب تن کر لیتے ہیں۔ تو آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے کہا: بلاشبہ (اس وقت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں جھنڈا لازماً اس شخص کو عطا کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اللہ اسے فتح سے ہمکنار کرے گا اور وہ میدان سے فرار ہونے والا بھی نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعابِ دہن مبارک میری آنکھوں میں لگایا، پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو گرمی اور سردی کی تکلیف سے کافی ہو جا۔ چنانچہ مجھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے) گرمی اور سردی محسوس نہیں ہوتی۔

﴿1085﴾ ❀ ❀ ❀ سند حدیث ❀ ❀ ❀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّارِعِيُّ قَتْنَا عَبْدَ الْمُؤْمِنِ بْنِ

عَبَادٍ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ❀ ❀ ❀ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ، فَذَكَرَ قِصَّةَ مُوَاحَاةِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ، يُعْنِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ نَهَبْتُ رُوحِي،

وَأَنْقَطَعْتُ ظَهْرِي، حِينَ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطِ عَلِيٍّ، فَلَكَ الْعُتْبِيُّ

وَالْكَرَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخْرَجْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ

هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: وَمَا أَرْتُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا وَرَثَ

الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي، قَالَ: وَمَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ: كِتَابَ اللَّهِ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ

فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرَفِيقِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر:

47)، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. ﴿ذَخَارُ الْعَقْمِ لِلْحَبِّ الطَّمْرِيِّ: ٤٩﴾

❀ ❀ ❀ حضرت زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا..... پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یقیناً میری جان نکل گئی اور کمر

ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے موخر کیا ہے کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا وارث مجھ سے پہلے انبیاء نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ تم جنت کے محل میں میرے اور میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گے، تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

” (وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے“

﴿1086﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى قَالَ:

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السُّلَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مَنَافِقِينَ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا﴾

﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۲/۹/الرياض النضره للمحب الطبري: ۲۳۲/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ہم انصار کی جماعت میں سے منافقین کو صرف اس علامت سے پہچان لیا کرتے تھے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض رکھتے تھے۔

﴿1087﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: نَا

أَبُو حَفْصِ الْأَبَّارِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَيْبَعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ مَنَافِقِينَ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا﴾

حَتَّى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ

﴿الخصائص للنسائي: ۲۷/مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۳/۹/العلل المتناهية لابن الجوزي: ۲۳۳/۱/التاريخ الكبير للبخاري: ۲۵۷/۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

وَقَالَ عَلِيُّ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَاكِي عَلِيٍّ أَنْ يَبْهَتَنِي. لَفْظُ  
سُرَيْجِ بْنِ يُونُسَ.

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا جو مجھے ایسے تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا جسے میری دشمنی اس بات پر ابھارے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

﴿ 1088 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا أَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوسَى الْبَاهِلِيُّ،  
سَنَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِسُورَةِ بَرَاءَةِ عَلَى الْمُوسِمِ وَأَرْبَعِ  
كَلِمَاتٍ إِلَى النَّاسِ، فَلَحِقَهُ عَلِيُّ فِي الطَّرِيقِ، فَأَخَذَ السُّورَةَ وَالْكَلِمَاتِ، فَكَانَ عَلِيُّ يُبَلِّغُ وَأَبُو بَكْرٍ عَلَى  
الْمُوسِمِ، فَإِذَا قَرَأَ السُّورَةَ نَادَى: أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسَلِّمَةٌ، وَلَا يَقْرُبُ الْمَسْجِدَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ هَذَا، وَلَا  
يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدٌ فَأَجَلُهُ مَدَّتُهُ، حَتَّى قَالَ  
رَجُلٌ: لَوْلَا أَنْ يُقْطَعَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ ابْنِ عَمِّكَ مِنَ الْحَلِيفِ، فَقَالَ عَلِيُّ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَمَرَنِي إِلَّا أَحَدِثَ  
شَيْئًا حَتَّى آتِيَهُ لَقَتَلْتُكَ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۳/۱۱۱/سنن الترمذی: ۲۷۶۵/۵

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام حج میں حضرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ براءت اور چار کلمات دے کر لوگوں کی طرف بھیجا، ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ پیچھے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے جا ملے۔ انہوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے) سورت اور کلمات لے لیے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس سورت کے احکام کی) تبلیغ کرتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر حج تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورت پڑھ کر سنائی تو پکار کر کہا: خبردا! جنت میں صرف مسلمان جان ہی جائے گی، اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئے اور نہ ہی کوئی برہمن ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی



معاہدہ ہے وہ مقررہ مدت تک برقرار رہے گا۔ اتنے میں ایک آدمی بولا: (ہم یہ سب کچھ اسی صورت میں کریں گے) اگر ہمارے اور تمہارے چچا زاد (یعنی نبی کریم ﷺ) کے درمیان جو حلف ہے اُسے توڑ نہ دیا جائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم نہ دیا ہوتا کہ میں (واپس) ان کی خدمت میں حاضر ہونے تک کوئی نیا کام نہیں کروں گا، تو بیشک میں تجھے (اس گستاخی پر) قتل کر دیتا۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿ سورة برأت کا دوسرا نام سورة التوبہ ہے۔ اسے سورة برأت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ

یہ جہاد و قتال کے احکام اور ان پر غیظ و غضب کے تذکروں پر مشتمل ہے اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مشرکوں کے ساتھ واضح طور پر اعلان برأت کرنے کا حکم فرما دیا تھا، وہی اعلان برأت مشرکین کو سنانے کے لیے نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔

﴿ 1089 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْفُضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْبَصْرِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ: نَا الْقُعْبِيُّ عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَتْنَا ابْنَ لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عِلْيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِمَحْضَرٍ مِنْ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَعْرِفُ

صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ؟ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَا تُذَكِّرْ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّكَ إِنِ أَبْغَضْتَهُ "أَذَيْتَ هَذَا فِي قَبْرِهِ." ﴿ الرياض النضرة للمحب الطمري: ۱۵۸/۳ ﴾

﴿ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ﴿

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نامناسب گفتگو کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس آدمی سے فرمایا: کیا تم اس قبر میں موجود شخصیت کو جانتے ہو؟ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوطالب کے بیٹے اور حضرت عبد المطلب کے پوتے ہیں، پس تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ صرف اچھے الفاظ میں ہی کیا کرو، کیونکہ یقینی بات ہے کہ اگر تم ان سے نفرت کرو گے تو تم اس قبر میں موجود پاک ہستی کو تکلیف پہنچاؤ گے۔

﴿ 1090 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْفُضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيِّ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ

سَلْمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ،

فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرْدَةً وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَبَعَثَ عَلِيًّا.

﴿ مسند احمد: ۲/۱۲۳/سنن الترمذی: ۲۷۵/۵ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ التوبہ دے کر اہل مکہ کی جانب بھیجا۔ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو ان کے پیچھے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا: اس سورت کو میرے اہل بیت کا ہی کوئی آدمی لے کر جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿ 1091 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَبِيُّ، نَا أَبُو نَعِيمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَسٍّ، عَنِ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۳۶۹/۶

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس بات کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

﴿ 1092 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا وَسَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ مَنْ أَحَبَّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَحَبِيبُكَ حَبِيبُ اللَّهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللَّهِ، الْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ مِنْ بَعْدِي.

﴿ ﴿ ﴿ للخطیب: ۴/۴۱۱/۱ ریاض النضرۃ للجب الطبری: ۱۵۶/۳

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلانے بھیجا اور پھر ان سے فرمایا:

تم دنیا و آخرت میں سردار ہو، جس نے تم سے محبت کی بیشک اُس نے مجھ سے محبت کی، تم سے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب ہے، تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے، اس شخص کی تباہی و بربادی ہے جو میرے بعد تم سے نفرت کرے گا۔

﴿ 1093 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقَرِ، سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَتْنَا

يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ قَتْنَا سَفِيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِبِيعَةَ الْجَرَشِيِّ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّهُ ذَكَرَ عَلِيٌّ عِنْدَ رَجُلٍ وَعِنْدَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَتَذْكُرُ

عَلِيًّا إِنَّ لَهُ مَنَاقِبَ أَرْبَعًا لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا. وَذَكَرَ حُمَرَ النَّعَمَ وَقَوْلَهُ: لَأَعْطِينَ الرَّايَةَ، وَقَوْلَهُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، وَقَوْلَهُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلِيٌّ مَوْلَاةٌ، وَنَسِيَ سَفِيَانَ

وَاحِدَةً. ﴿التَّارِخُ الْكَبِيرُ لِلخَمَارِيِّ: ٢/٢٨١/٢ السَّنَةُ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ: ١٣٢﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ربیعہ الجرشئی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی اُس کے پاس موجود تھے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کر رہے ہو؟ ان کو چار ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو یہ مجھے اتنے اتنے (مال) سے بھی زیادہ پسند ہوتا اور انہوں نے (مال میں) سرخ اونٹوں کا ذکر کیا (یعنی ان چار خوبیوں میں سے کسی ایک کا حاصل ہو جانا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میں (علی رضی اللہ عنہ کو) لازماً جھنڈا دوں گا۔ (دوسری فضیلت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ (تیسری فضیلت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ جس کا میں دوست ہوں اُس کا علی بھی دوست ہے۔ اور حضرت سفیان رضی اللہ عنہ ایک فضیلت بھول گئے۔

﴿1094﴾ ◀ ﴿سُنَدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَّابِ قَتْنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةَ

بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلْمَةَ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَكَانَ عَيْبِيُّ يَرْتَجِزُ وَهُوَ يَقُولُ:

وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَتَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنْ لَأَقَيْنَا

وَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عَامِرٌ قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا عَامِرُ، وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ خَصَّهُ إِلَّا اسْتَشْهَدَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ خَرَجَ مَرْحَبٌ

يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أُنْسَى مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَبَرَزَ لَهُ عَامِرٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرَ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُحَاذِرٌ  
فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٍ فِي تَرْسِ عَامِرٍ، وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفِلُ لَهُ فَرَجَعَهُ سَيْفُهُ عَلَيَّ نَفْسِي فَقَطَعَهُ  
أَكْحَلَهُ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، وَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ  
بَطْلَ عَمَلِ عَامِرٍ، قَتَلَ عَامِرٌ نَفْسَهُ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَطْلٌ عَمَلُ  
عَامِرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ هَذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ  
ذَلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرَةٌ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَاتَيْتُهُ وَهُوَ أَرْمَأُ  
حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ  
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَةٌ كَلَيْتِ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمُنْظَرَةَ  
أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَةِ

قَالَ: فَضْرَبَهُ، فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدِي عَلِيٍّ ﴿مكرر برقم: ۱۰۳۶﴾

﴿﴾ حضرت سلمہ کو ع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو نہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں، لہذا جب ہمارا دشمن سے آنا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھنا اور ہم پر اطمینان نازل فرمانا۔“  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ اشعار سن کر) استفسار فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عامر ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عامر! اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے لیے خصوصی طور پر مغفرت کی دعا کرتے تھے تو اُسے شہادت نصیب ہو جاتی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کاش کہ آپ ہمیں عامر کے ذریعے فائدہ پہنچاتے۔ پھر جب ہم خیبر میں آئے تو مرحب اپنی تلوار کو بڑے غرور سے لہراتے ہوئے نکلا اور وہ کہہ رہا تھا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبِرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں۔ جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں۔“  
تو عامر رضی اللہ عنہ نے اُسے لکار تے ہوئے کہا:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُحَادِرٌ

”خیبر کو علم ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور جانباز شہسوار ہوں۔“

پھر ان دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا تو مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے اُس پر وار کرنا چاہا لیکن ان کی تلوار انہی کو آگئی اور ان کی شہ رگ کٹ گئی، جس سے اُن کی شہادت ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کہنے لگے کہ عامر کا عمل ضائع ہو گیا، عامر کا عمل ضائع ہو گیا، اس نے خودکشی کی ہے۔ تو میں روتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کا عمل ضائع ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ایسا کس نے کہا: میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی یہ کہا ہے اُس نے جھوٹ کہا ہے، بلکہ اس کو تو دوہرا اجر ملے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا تو انہیں آشوب چشم کی بیماری لگی ہوئی تھی۔ پھر میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ (پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے) مرحب نکلا اور بولا۔

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

”خیبر کو علم ہے کہ میں مرحب ہوں، ہتھیار بند رہتا ہوں اور تجربہ کار سورما ہوں، جب لڑائیاں آتی ہیں تو شعلے اٹھاتی ہیں“  
تو (اُس کے جواب میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلِمَاتٍ غَابَاتٍ كَرِيهٍ الْمُنْظَرَهُ

أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السُّنْدَرَةِ

”میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ”حیدر“ رکھا ہے، اُس شیر کے مثل جو جنگلوں میں ہوتا ہے اور اُس کی شکل ایسی

ہوتی ہے جسے دیکھتے ہی خوف آنے لگتا ہے میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے پورا پورا تول کر ایک سندرہ دیتا ہوں“

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کے سر (پر وار کر کے) اُسے پھاڑ دیا اور اُسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

یوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ ”صاع“ اور ”سندرہ“ عرب کے ماپ تول کے لئے دو پیمانے تھے۔ ”صاع“ چھوٹا

پیمانہ تھا اور ”سندرہ“ بڑا پیمانہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مجھ سے تھوڑا سا وار کرے گا تو میں اُس



پراس سے بڑھ کر سخت وار کروں گا اور جو کوئی مجھ پر سخت حملہ کرے گا تو میں اس کا کام ہی تمام کر دوں گا۔

﴿1095﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْجُبَابِ قَتْنَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ، نَا

سُفْيَانَ قَتْنَا الْأَجْلَحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أُنِيَ عَلِيٌّ بِالْيَمَنِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوا عَلَيَّ جَارِيَةً فِي طَهْرٍ وَاحِدٍ فَوَلَدَتْ وَلَدًا

فَادْعَوْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ لِآخَرَ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، وَقَالَ

لِلْآخَرَ: تَطِيبُ بِهِ نَفْسًا لِهَذَا؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: أَرَأَيْكُمْ شُرَكَاءَ مُتَشَاكِسُونَ، إِنِّي مَقْرَعٌ بَيْنَكُمْ، فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ

الْقِرْعَةُ أَغْرَمَتْهُ ثُلثِي الْيَقِيَّةِ وَالزَّمْتَةُ الْوَلَدَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَجِدُ فِيهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

﴿مسند احمد: ۳۷۳/۳، سنن ابی داؤد: ۲۸۱/۲، سنن الترمذی: ۱۸۲۶، سنن ابن ماجہ: ۷۸۶/۲، المستدرک للحاکم: ۱۳۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں تین ایسے لوگوں کے پاس لایا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر (یعنی وقت) میں ایک لونڈی

سے ہم بستری کی تھی اور اس کے لطن سے ایک بچے نے جنم لیا تھا۔ اب ان تینوں نے دعویٰ کر دیا (کہ یہ بیٹا میرا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔

آپ نے دوسرے سے کہا: کیا تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں دستبردار ہوتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میری رائے میں باہم ضد رکھنے والے شریک ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے گا

اُسے دیت کا دو تہائی دینا ہوگا اور بچہ اُسے مل جائے گا۔ لوگوں نے اس فیصلے کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے بھی اس کا وہی فیصلہ لگتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔

﴿1096﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُرَّاسَانِيُّ قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ عَمْرِو الضَّبِّيِّ،

وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، قَالَا: نَا شَرِيكَهُ عَنْ سِمَالِهِ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي شَابٌّ

وَتَبَعْتَنِي إِلَى ذَوِي أَسْنَانَ، فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ. هَذَا لَفْظُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَزَادَ دَاوُدُ فِي حَدِيثِهِ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى

صَدْرِي وَقَالَ: ثَبَّتَكَ اللَّهُ وَسَدَّدَكَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي الرَّبِيعِ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ بَعْدَ ذَلِكَ الْقَضَاءُ ﴿مضی برقم: ۹۸۴﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) قاضی کے طور پر (یمن) بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو نوجوان



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابواسود اور زاذان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُن کی ذات کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیشک میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرتا ہوں اللہ کی قسم! میں جب بھی (کسی سے کچھ) مانگتا ہوں تو مجھے دیا جاتا ہے اور جب خاموشی چھا جاتی ہے تو میں پہل کرتا ہوں میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ”علم“ بھر پڑا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فرمان: ”بیشک میں اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرتا ہوں“

سے ان کی مراد یہ تھی کہ اپنے علم کو لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے میرا مطلوب یہ نہیں ہے کہ میں اپنے علم کی جڑ چا کر ناچاہتا ہوں بلکہ یہ علم تو میرے رب تعالیٰ کی مجھ سے بہت بڑی نعمت ہے اور میں بس اس کی اس نعمت کا اظہار کرتا ہوں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1100 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْقَوَائِرِي قَالَ: نَا مُؤَمَّلُ قَتْنَا ابْنَ

عُمَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضَلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو حَسَنٍ. ﴿ ﴿ ﴿ معجم البغوی: ۴۱۸ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے ناقابل حل مسئلے سے پناہ مانگا کرتے تھے کہ جس کے (حل) کے لیے ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) میسر نہ ہوں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1101 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا هُدْبَةَ بْنَ خَالِدٍ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ يَا عَلِيُّ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنِيهَا، فَلَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ؛ فَإِنَّ لَكَ

الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ.

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۵۹۱/سنن الدارمی: ۲۹۸۲/مجمع الزوائد للشمسی: ۲/۴۷۷/المستدرک للحاکم: ۱۲۳۳/الدار المعنوی للسیوطی: ۴۰/۵ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے علی! بیشک تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم جنت کے دو کناروں والے ہو (کسی نامحرم پر) ایک نظر پڑ

جانے کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے (معاف) ہے جبکہ دوسری نظر ڈالنا تیرے لیے (معاف) نہیں ہے۔

﴿1102﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْأَخْنَسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ قَتْنَا أَبُو نَصْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُسَاوِرِ الْحَمِيرِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۲۰۲۱/مجموع البغوی: ۴۱۹﴾

﴿﴾ حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے سنا تم سے مومن کے سوا کوئی شخص محبت نہیں کرے گا اور تم سے منافق کے سوا کوئی شخص نفرت نہیں کرے گا۔

﴿1103﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَانِيُّ، نَا شَرِيكَ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْبَايَادِيِّ، عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، إِنَّكَ يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ، يَا عَلِيُّ مِنْهُمْ. ﴿المستدرک للحاكم: ۱۳۰/۳/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۲۷۱/۱/الخصائص للنسائی: ۳۰۶﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم فرمایا: اور مجھے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ اے علی! بیشک تم بھی ان میں سے ہو اے علی! بیشک تم بھی ان میں سے ہو! بیشک تم بھی ان میں سے ہو۔

﴿1104﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا يَزِيدُ الرَّشَكِيُّ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَلِيُّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ﴿مفصل برقم: ۱۰۳۵﴾ ﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔

﴿1105﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْحَمَانِيِّ، نَا شَرِيكَ قَتْنَا مَنْصُورٌ - وَكَوَأَنَّ غَيْرَ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي مَا قَبْلَهُ مِنْهُ، وَلَقَدْ سَأَلْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُحَدِّثَنِي، فَلَمَّا جَرَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَعْرِفَةُ كَانَ هُوَ الَّذِي دَعَانِي إِلَيْهِ، وَمَا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَلَكِنْ هُوَ ابْتَدَأَنِي بِهِ - قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ جِرَاشٍ، قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ سَهِيلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ قَوْمًا لِحُقُوبِكَ فَارَدُوهُمْ عَلَيْنَا، فَغَضِبَ حَتَّى رَأَى الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: لَتَنْتَهُنَّ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ، امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّينِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قِيلَ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ. ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ: أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَلِجِ النَّارَ.

﴿مضی رقم: ۹۶۶﴾

◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قریش کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ انہوں نے کہا: اے محمد! کچھ لوگ تمہارے ساتھ آئے ہیں، لہذا ان کو ہمیں واپس کر دو۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر غصہ آیا کہ ایسا غصہ آپ کے رُوئے مبارک پر کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم باز آ جاؤ یا پھر میں تمہارے اوپر تم ہی میں سے ایسے آدمی کو بھیجوں گا، جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہے، وہ دین کی بنیاد پر تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا: کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ حجرے میں جوتا گانٹھنے والا شخص ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ)۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو بیشک جو شخص جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے گا اُسے جہنم میں ہی جانا چاہیے۔

﴿1106﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، نَا أَبُو شَيْبَةَ، عَنِ

الْحَكَمِ، عَنِ مِقْسَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ بِرَأْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ الْحَكَمُ:

يَوْمَ بَدْرٍ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا ﴿المستدرک للحاکم: ۱۱۱/۳﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے روز (ایک اور روایت میں ہے کہ) تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھاتا کرتے تھے۔

﴿1107﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا وَكَيْعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ





﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاتَيْنَا عَلَى حَدِيقَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَهَا وَلَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَيْنَا عَلَى حَدِيقَةٍ أُخْرَى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيقَةٍ فَقَالَ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى سَبْعِ حَدَائِقَ أَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَهَا وَيَقُولُ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا.

﴿التاريخ الكبير للبخاري: ۱۱۷۴/۳، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۱۸/۹﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مدینے شریف کی ایک گزرگاہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا رہا تھا کہ ہم ایک باغ میں پہنچ گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس قدر خوبصورت باغ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کتنا خوبصورت ہے، جبکہ جنت میں تمہارے لیے اس سے بھی خوبصورت باغ ہوگا۔ پھر ہم ایک اور باغ کے پاس آئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ باغ بھی کتنا پیارا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں تمہیں اس سے بھی پیارا باغ ملے گا۔ ہم چلتے چلتے سات باغوں کے پاس پہنچے اور میں (ہر باغ کو دیکھا کر) یہی کہتا رہا کہ یہ کتنا اچھا باغ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ جنت میں تمہارے لیے اس سے بھی اچھا باغ ہوگا۔

﴿1110﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقِنَادِ قَتْنَا أَسْبَاطَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنْ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: (أَفَانُ مَاتَ أَوْ قَتَلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ) (آل عمران 144:)، وَاللَّهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلَى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ، وَلَكِنْ مَاتَ أَوْ قَتَلَ لَأَقَاتِلَنَّ عَلَى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى أَمُوتَ، وَاللَّهِ إِنِّي لِأَخُوهُ، وَوَلِيِّهُ، وَابْنُ عَيْبِهِ، وَوَارِثُهُ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي؟ ﴿ذخائر العقبى للمحب الطبري: ۱۰۰/۱، الدر المنثور للسيوطي: ۸۱/۲، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۴/۹﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَفَانُ مَاتَ أَوْ قَتَلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ

”وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کیا اگر وصال فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم دین سے برگشتہ ہو جاؤ گے؟“

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کے ہمیں ہدایت سے نوازنے کے بعد ہم دین سے برگشتہ نہیں ہو سکتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما

جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو بیشک میں مرتے دم تک اسی بنیاد پر قائل کروں گا جس بنیاد پر آپ ﷺ نے قائل کیا ہے اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کا بھائی، آپ ﷺ کا ولی، آپ ﷺ کا چچا زاد اور آپ ﷺ کا وارث ہوں اور آپ ﷺ پر مجھ سے زیادہ حق کون رکھتا ہے؟

﴿1111﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو خَيْثَمَةَ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ جَعَلَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْمِهِ شَيْئًا مِمَّا يَرَى مِنَ الْمَوْتِ، وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَطْيَبَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا. ﴿المصدر للحاكم: ۵۹/۳، الخصائص للسيوطي: ۲۷۶﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ (کے وصال کے بعد آپ ﷺ) کو غسل دے رہے تھے تو انہیں آپ میں ایسا کچھ بھی دکھائی نہیں دیا جو میت میں نظر آتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں بھی اور وصال فرمانے کے بعد بھی کس قدر پاک و صاف رکھا ہے۔

﴿1112﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ذَكَرَ عِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ رَجُلًا كَانَ يَسْمَعُ وَطَاءَ جَبْرِيلَ فَوْقَ بَيْتِهِ. ﴿ذخائر العقبين للحب الطبري: ۹۴﴾

◀ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیشک تم ایسے آدمی کا تذکرہ کر رہے ہو جو اپنے گھر کے اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آواز سنانا کرتے تھے۔

﴿1113﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: نَا مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو أَنَسِ الْأَنْصَارِيُّ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَتْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدِ الْمَدَنِيِّ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَاءَ قَضَى بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ.

﴿ذخائر العقبين للحب الطبري: ۲۰﴾

﴿﴾ حضرت حمید بن عبداللہ یزید مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے فیصلے کا ذکر کیا گیا جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ بہت پسند آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہل بیت! اُس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں حکمت سے نوازا۔

﴿1114﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكَ الْكُوفِيُّ قَتْنَا زَكْرِيَّا بْنَ يَحْيَى

الْكِسَائِيُّ قَتْنَا عِمْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ آيَةِ فِي الْقُرْآنِ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) (البقرة 104):

إِلَّا وَعَلَى رَأْسِهَا وَأَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا، وَلَقَدْ عَاتَبَ اللَّهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي الْقُرْآنِ، وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ.

﴿﴾ ذخائر العقبیٰ للمحب الطبری: ۸۹/۱/الریاض النضرۃ للمحب الطبری: ۳/۲۲۹ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قرآن میں جو بھی آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ ”یعنی اے ایمان والو“ ﴿البقرة: ۱۰۳﴾ کے الفاظ سے آئی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے سربراہ، امیر اور معزز شخص ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر عتاب فرمایا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی کیا۔

﴿1115﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكَ قَتْنَا عُقْبَةَ بْنَ مَكْرَمِ الضَّبِّيَّ قَتْنَا يُونُسَ

بْنَ بَكَيْرٍ، عَنِ السَّوَّارِ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَافِ قَالِ أَبُو مُكْرَمٍ عُقْبَةُ: وَكَانَ مِنَ الشَّيْعَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي لَيْلَتِي فَغَدَتُ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ،

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ أَبَشِرْ، فَإِنَّكَ وَأَصْحَابُكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ. وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ

﴿﴾ التاريخ للخطيب: ۲۸۹/۱۴/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۲۹/۳/مجمع الزوائد للشمسینی: ۲۲۲/۱۰ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میری باری کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں موجود تھے کہ صبح سویرے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ مولا علی رضی اللہ عنہ آپ کی

خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! خوش ہو جاؤ، بیشک تم، تمہارے ساتھی اور تمہاری جماعت کے لوگ جنت میں جائیں گے۔

﴿1116﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَتْنَا الضَّحَّاكَ بْنَ مَخْلَدٍ أَبُو

عَاصِمِ النَّبِيلِ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ أُمِّ شَرَاهِيلَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيًّا فِي سَرِيَّةٍ، فَرَأَيْتُهُ رَافِعًا يَدَيْهِ

وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّنِي حَتَّى تُرَبِّئَنِي عَلِيًّا. ﴿سنن الترمذی: ۶۳۳/۵﴾

◊ ◊ ◊ سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کی کمان دے کر بھیجا، تو میں نے آپ ﷺ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر  
 یہ دعا فرماتے سنا: اے اللہ! تو مجھے اُس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی نہ دکھا دے۔

﴿1117﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◊ ◊ ◊ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامِ الْكُوفِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ الْحَسَنَ  
 بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى الْمَكْفُوفَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَنَا عَمْرُو بْنُ جَمِيْعِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ  
 عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ◊ ◊ ◊ الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ: حَبِيبُ النَّجَّارِ مُؤْمِنٌ آلِ يَاسِينَ الَّذِي قَالَ: (يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا  
 الْمُرْسَلِينَ) (يس 20:)، وَحَزْقِيلُ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ الَّذِي قَالَ: (اتَّقُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ) (غافر 28:)،  
 وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّلَاثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ " ﴿مضیٰ رقم: ۱۰۷۲﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صدیق تین ہیں:

(پہلے) حبیب النجار، آل یاسین کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: اے قوم! رسولوں کی اتباع کرو۔

(دوسرے) حزقیل، آل فرعون کا وہ مومن شخص جس نے کہا تھا: کیا تم ایک آدمی کو اس لیے قتل کر دینا چاہتے ہو کہ وہ کہتا

ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟

(تیسرے) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تیسرے ہیں اور یہ ان سب سے افضل ہیں۔

﴿1118﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◊ ◊ ◊ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ أَبِي عَوْفٍ قَتْنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا زَكْرِيَّا

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصُّهْبَانِيَّ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◊ ◊ ◊ طَلَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي فِي حَائِطٍ نَائِمًا فَضَرَبَنِي

بِرَجْلِهِ قَالَ: قُمْ، فَوَاللَّهِ لَأَرْضِيَنَّكَ، أَنْتَ أَخِي، وَأَبُو وَكَيْدِي، تُقَاتِلُ عَلِيَّ سُنَّتِي، مَنْ مَاتَ عَلِيَّ عَهْدِي فَهُوَ فِي كَنْزِ

اللَّهِ، وَمَنْ مَاتَ عَلِيَّ عَهْدِكَ فَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ ﴿https://www.stamjnet.com بعد موتک ختم اللہ لہ بالامن والایمان ما



طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۲۲﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تلاش میں نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک باغ میں سوتا ہوا پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا پاؤں مبارک لگایا اور فرمایا: اٹھو! اللہ کی قسم! بیشک میں تجھ سے راضی ہوں، تم میرے بھائی ہو اور میرے نواسے کے باپ ہو، تم میری سنت (کی حفاظت) کی بنیاد پر قتال کرو گے، جس شخص کو میرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی وہ اللہ کے خزانے میں ہوگا اور جسے تیرے عہد پر قائم رہتے ہوئے موت آئے گی تو یقیناً اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اور جو شخص تمہارے وصال کے بعد بھی تم سے محبت کرتے ہوئے مرے گا، تو جب تک سورج طلوع اور غروب ہوتا رہے گا تب تک اللہ تعالیٰ اس پر امن اور ایمان کی مہر ثبت فرمادے گا۔

﴿1119﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ فِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ مُطِينٌ، يَذْكُرُ أَنَّ

عَلِيَّ بْنَ حَكِيمٍ الْأَوْدِيِّ حَدَّثَهُمُ قَتْنَا حَبَّانَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ لَمَّا قَتَلَ عَلِيُّ أَصْحَابَ الْأَلْوِيَةِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ جَبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذِهِ

لَهِيَ الْمَوَاسَاةُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَالَ جَبْرِيلُ: وَأَنَا مِنْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

﴿الحجم الكبير للطبرانی: ۶۳۵/۳/الرياض النضرة للحب الطمري: ۱۶۸/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوہ اُحد کے روز جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جھنڈے والوں کو موت کے گھاٹ اتارا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ (علی) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

﴿1120﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ وَكَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ سَعِيدٍ

حَدَّثَهُمْ قَتْنَا عَمْرُو بْنَ ثَابِتٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفَرَ النَّاسُ فَقُلْتُ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِيَفِرَّ، فَحَمَلْتُ عَلَى الْقَوْمِ، فَاذًا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ جَبْرِيلُ: إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمَوَاسَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِنَّهُ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، فَقَالَ جَبْرِيلُ: وَأَنَا مِنْكُمْ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب غزوہٴ احد کا دن تھا اور لوگ میدان چھوڑنے لگے تو میں نے کہا: نبی ﷺ ایسے نہیں ہیں کہ وہ میدان چھوڑ جائیں۔ چنانچہ میں لوگوں پر اس طرح چڑھ دوڑا جیسے میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ یہ دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یقیناً یہی اصل ہمدردی ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے فرمایا:

یہ (علی) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

﴿1121﴾ ► سند حدیث ﴿ ► وَكَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَتْنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبَّادِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَاهَى بِكُمْ وَغَفَرَ لَكُمْ عَامَةً، وَلِعَلِّيَّ خَاصَّةً، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ غَيْرَ مُحَابٍ بِقِرَائَتِي، إِنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ.

﴿الحجم الكبير للطبرانی: ۱۰۲۶/۱ الرياض بالنصرة للجب الطبری: ۱۷۶۳/۱ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۲۹﴾

◊ ◊ ◊ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرفہ کی شام رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر فخر کیا اور تم سب کو عام مغفرت سے نوازا دیا اور علی کو خاص طور پر، میں اقربا پروری سے ہٹ کر تمہاری جانب اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں، بیشک بہ درجہ کمال اور کما حقہ سعادت مندی کا حامل وہ شخص ہے جو علی (رضی اللہ عنہ) کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس سے محبت رکھے۔

﴿1122﴾ ► سند حدیث ﴿ ► حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ قَتْنَا قَتِيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرِ

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لِأُعْطِينَ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَحْبَبْتُ الْبِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَشَارَفْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أَدْعَى، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: امْسِ وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ، قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا، ثُمَّ وَقَفَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابِهِمْ

<https://aalslam.net>

عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مضی برقم: ۱۰۳۱، ۱۰۵۳، ۹۸۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا:

پیشک میں جھنڈا اُس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے (اور) اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھوں فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صرف اسی دن امارت کی خواہش ہوئی، چنانچہ میں اس اُمید کے ساتھ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) سامنے آیا کہ مجھے اس کے لیے بلایا جائے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور جھنڈا انہیں عطا کیا اور فرمایا: (شکر کو لے کر) چل پڑو اور ادھر ادھر نہ دیکھنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح سے نواز دے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھوڑا سا ہی چلے تھے کہ پھر کھڑے ہو گئے اور واپس مڑے بغیر ہی بلند آواز کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں کس بنیاد پر ان لوگوں سے قتال کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے اُس وقت تک قتال کرنا جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور پیشک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ جب وہ یہ اقرار کر لیں گے تو تجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے، البتہ ان کا جو حق اور حساب ہو گا وہ اللہ کے ذمے ہے۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کمال اطاعت ثابت ہو رہا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو روانہ ہونے اور ادھر ادھر نہ دیکھنے کا حکم فرمایا تو تھوڑا ہی چلنے کے بعد آپ کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوا جو آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا چاہا، لیکن اس کے لیے بھی واپس مڑ کر دیکھنا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی تصور کیا، اسی لیے انہیں پیروں پر کھڑے کھڑے اپنا منہ پیچھے کئے بغیر ہی اپنا سوال پوچھ لیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ویسے تو مجھے کبھی امارت کی آرزو نہیں ہوئی لیکن اس دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کی قیادت کرنے والے کی اس قدر فضیلت بیان فرمائی تو مجھ میں بھی خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش! یہ جھنڈا میرے حوالے کر دیا جائے۔

﴿1123﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ طَيْفُورٍ قَتَيْبَةَ، نَا يَعْقُوبُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ لَقَدْ أوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثًا، لَأَنَّ أَكُونَ أَوْ تَمَّتْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِعْطَاءِ

حُمُرِ النَّعَمِ: جِوَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَالرَّأْيَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَالثَّلَاثَةُ نَسِيمًا سُهَيْلٍ-

﴿﴾ مسند احمد: ۹۴۱/۱، المستدرک للحاكم: ۵۰۸/۱، عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱۳۳/۱

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تین ایسے امور سے نوازا گیا کہ اگر مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی مل جاتا تو مجھے سرخ اونٹ دیئے جانے سے زیادہ پسند ہوتا:

- (۱) مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی  
(۲) غزوہ خیبر کے دن جھنڈا ملنا  
(۳) تیسری بات راوی سہیل کو بھول گئی

﴿1124﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا يَعْقُوبُ عَنْ ابْنِ عَبَّانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَقَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَأَمَرَنِي أَنْ نَزَلَ بِي كَرَبٌ أَوْ شِدَّةٌ أَنْ أَقُولَهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَلْقَاهَا الْمَيِّتَ، وَيَنْفُثُ بِهَا عَلَى الْمَوْعُوكِ، وَيُعَلِّمُهَا الْمَغْتَرِبَةَ مِنْ بَنَاتِهِ.

◀ ◀ ◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ کلمات سکھائے اور حکم فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا دشوار معاملہ درپیش ہو تو میں ان کلمات کو پڑھوں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ سُبْحَانَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

اللہ کریم و حلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نہایت پاک ذات ہے، اللہ بڑا بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم قریب المرگ شخص کو ان کلمات کی تلقین کیا کرتے تھے..... بخاری میں بتلا آدمی کو پڑھ کر دم کرتے تھے..... اور اپنی نادار بیٹیوں کو سکھاتے تھے۔

﴿1125﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا جَبْرِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ،

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَنْتَقِصُونَ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ: اللَّهُ اللَّهُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ضَرَبَ

يَعْسُوبُ الدِّينِ بِذَنْبِهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بَعَثَ إِلَيْهِ بَعْثًا يَتَجَمَّعُونَ عَلَى أَطْرَافِ الْأَرْضِ، كَمَا تَتَجَمَّعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ، وَاللَّهُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَسْمَ أَمِيرِهِمْ، وَمَنَاخِرِ كَابِهِمْ.

◀ ◀ ◀ حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگ (دین کے معاملات میں) مسلسل کوتاہی برتتے جائیں گے، یہاں تک کہ ”اللہ اللہ“ کرنے والا کوئی نہیں رہ جائے گا۔ جب یہ صورت حال ہو جائے گی تو دین کا سرکردہ شخص اپنی غلطیوں کے باعث ڈنگ مارے گا۔ جب یہ ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اور لوگ زمین کے اطراف پر اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح موسم خزاں کا بادل جمع ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم! بیشک میں ان کے امیر کا نام بھی جانتا ہوں اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہوں۔

﴿1126﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجَوِيهِ الْقَطَّانُ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارِ الدَّمَشَقِيُّ

قَتْنَا أَسَدًا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاقَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ

﴿المستدرک للحاكم: ۱۵۰/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص ہم اہل بیت سے نفرت کرتا ہے وہ منافق ہے۔

﴿1127﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ قَتْنَا الْحُسَيْنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ

الْعَجَلِيُّ قَتْنَا الْفَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ► أُعْطِيتُ فِي عَلِيٍّ خَمْسًا، هُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: أُمًّا وَاحِدَةً، فَهُوَ

تُكَايَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ، وَأُمًّا الثَّانِيَةَ، فَلِوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِهِ، آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ

وُلِدَ تَحْتَهُ، وَأُمًّا الثَّلَاثَةَ، فَوَاقِفٌ عَلَى عَقْرِ حَوْضِي يُسْقَى مِنْ عَرَفٍ مِنْ أُمَّتِي، وَأُمًّا الرَّابِعَةَ، فَسَاتِرٌ عَوْرَتِي وَمُسَلِّمِي

إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، وَأُمًّا الْخَامِسَةَ، فَلَسْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ أَنْ يَرْجِعَ زَانِيًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، وَلَا كَافِرًا بَعْدَ إِيْمَانٍ.

﴿شرح صحیح البلاغۃ: ۲۳۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کے متعلق مجھے پانچ امور سے نوازا گیا ہے، وہ امور مجھے ساری دنیا اور اس میں موجود تمام

چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں:

(۱)..... یہ اللہ کے سامنے میری ٹیک ہوگا۔ (یعنی اللہ کے سامنے میں اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوں گا) یہاں تک

کہ اللہ حساب سے فارغ ہو جائے گا۔

(۲)..... لواء الحمد (تعریف کا جھنڈا) اس کے ہاتھ میں ہوگا اور (حضرت) آدم علیہ السلام اور ان کی ساری اولاد اس کے



نیچے ہوگی۔

(۳)..... وہ میرے حوضِ کوثر کے درمیان میں کھڑا ہوگا اور میرے اُمتیوں کو پہچان کر انہیں (پانی) پلا رہا ہوگا۔

(۴)..... وہ میرے قابلِ سزا مور کو چھپائے گا اور میرے پروردگار کے ہاں میرا تسلیم کنندہ ہوگا۔

(۵)..... مجھے اس کے متعلق یہ خوف نہیں ہے کہ وہ پارسائی کے بعد بدکاری کا مرتکب ہو سکتا ہے اور نہ ہی ایمان لانے

کے بعد وہ کافر بن سکتا ہے۔

﴿1128﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ الْجَعْدِ قَتْنَا زُهَيْرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ

عُمَرُو الْأَصَمِّ قَالَ:

قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ هَؤُلَاءِ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: كَذَبُوا وَاللَّهِ مَا

هَؤُلَاءِ بِالشَّيْعَةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّهُ مَبْعُوثٌ مَا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ وَلَا قَسَمْنَا مَالَهُ. ﴿المجم الكبير للطبرانی: ۱۳/۳/۱۳۵/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت عمر و اصم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ شیعہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ روزِ قیامت سے

پہلے دُنیا میں بھیجے جائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جھوٹ بولتے ہیں، بلکہ یہ شیعہ ہیں ہی نہیں (یعنی یہ حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے ماننے والے نہیں ہیں) اگر ہمیں علم ہوتا کہ وہ دوبارہ دُنیا میں آئیں گے تو نہ ہم ان کی ازواج کی شادیاں کرتے اور

نہ ان کا مال تقسیم کرتے۔

﴿1129﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَتْنَا أَبِي قَتْنَا

الْحَكَمُ بْنُ ظَهْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ الْوَفَاةُ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ -

﴿الرياض النضره للمحب الطبري: ۱۶۷/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بہ وقتِ وصال فرمایا:

اے اللہ! میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت کے صدقے تیرا تقرب حاصل کرتا ہوں۔

﴿تشریح﴾ ﴿ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام خصوصاً مولانا علی رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا خصوصی عمل رہا ہے، جو کہ آج بھی اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے۔

﴿1130﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ قَتْنَا الْفَضِيلُ بْنُ

عِيَاضُ قَثْنَا ثُورُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا أَنَا وَعَلِيٌّ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ جُزْءَيْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا، وَجُزْءٌ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

﴿الرياض النضرة للمحب الطبري: ۵۴۳﴾

◀ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے میں اور علیؑ اللہ کے سامنے نور تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک حصہ میں ﷺ ہوں اور دوسرا حصہ علیؑ علیہ السلام ہے۔

◀ ﴿1131﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَثْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ رَاشِدِ الطَّفَاوِيِّ،

وَالصَّبَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو بَشْرٍ، جَارُ بَدَلِ بْنِ الْمُحَبَّرِ، يَتَقَارِبَانِ فِي اللَّفْظِ وَيَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ، قَالَا: نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَثْنَا سَعْدُ الْخَفَّافُ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ مَحْدُوجِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي،

أَمَا عَلِمْتَ يَا عَلِيُّ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُدْعَى بِبِي، فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فِي ظِلِّهِ، فَأُكْسَى حُلَّةَ خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُدْعَى بِالنَّبِيِّينَ بَعْضُهُمْ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ، فَيَقُومُونَ سِمَاطِينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَيُكْسُونَ حُلَلًا خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنِّي أَخْبَرْتُكَ يَا عَلِيُّ أَنَّ أُمَّتِي أَوَّلُ الْأُمَّةِ يُحَاسِبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَبْشَرُ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى بِكَ لِقَرَابَتِكَ مِنِّي، وَمَنْزِلَتِكَ عِنْدِي، وَيُدْفَعُ إِلَيْكَ لِوَانِي، وَهُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ، فَتَسِيرُ بِهِ بَيْنَ السِّمَاطِينَ، آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعُ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَضِلُّونَ بِظِلِّ لِوَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَطَوْلُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ، سِنَانُهُ يَأْقُوتُهُ حَمْرَاءُ، قُضْبُهُ فِضَّةٌ بَيْضَاءُ، رُجُّهُ دَرَّةٌ خَضْرَاءُ، لَهُ ثَلَاثُ ذَوَائِبَ مِنْ نُورٍ، ذُوَابَةٌ فِي الْمَشْرِقِ، وَذُوَابَةٌ فِي الْمَغْرَبِ، وَالثَّالِثَةُ وَسَطُ الدُّنْيَا، مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَسْطُرٍ الْأَوَّلُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَالثَّانِي: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالثَّالِثُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، طَوْلُ كُلِّ سَطْرِ أَلْفُ سَنَةٍ، وَعَرْضُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ، فَتَسِيرُ بِاللِّوَاءِ وَالْحَسَنُ عَنْ يَمِينِكَ، وَالْحُسَيْنُ عَنْ يَسَارِكَ، حَتَّى تَقِفَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِبْرَاهِيمَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، ثُمَّ تُكْسَى حُلَّةَ خَضْرَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يَنَادِي مَنَادٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ: نِعْمَ الْأَبُ أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ، وَنِعْمَ الْأَخُ أَخُوكَ

عَلَيْ، أَبْشُرْ يَا عَلِيُّ، إِنَّكَ تُكْسَى إِذَا كُسِيتُ، وَتُدْعَى إِذَا دُعِيتُ، وَتُحْيَا إِذَا حَيِّتُ."

﴿ذخائر العقبى للمحب الطبري: ٤٥/ شرح نهج البلاغة: ٢٣٠/٢﴾

حضرت محدوج بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں بھائی چارہ قائم کیا، پھر

ارشاد فرمایا:

اے علی! تو میرا بھائی ہے، تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا، بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علی! کیا تجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن جس شخص کو سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ میں عرش کی دائیں جانب اُس کے سائے میں کھڑا ہو جاؤں گا، پھر مجھے جنتی حُلّوں میں سے سبز رنگ کا ایک حُلّہ پہنایا جائے گا، پھر یکے بعد دیگرے تمام انبیاء کرام کو بلایا جائے گا، وہ سب عرش کی دائیں جانب دو صفوں میں کھڑے ہو جائیں گے اور انہیں بھی جنتی حُلّوں میں سے سبز رنگ کے حُلّے زیب تن کرائے جائیں گے۔ اے علی! آگاہ رہو! میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ بیشک میری اُمت کا تمام اُمتوں سے پہلے حساب لیا جائے گا اور خوش ہو جاؤ، کیونکہ پھر تمہاری مجھ سے قرابت داری اور میری نظر میں تمہارا مقام و مرتبہ ہونے کی وجہ سے تمہیں بلایا جائے گا اور میرا جھنڈا تمہارے حوالے کر دیا جائے گا، وہ جھنڈا ’لواء الحمد‘ ہوگا، تو اس جھنڈے کو لے کر (انبیاء کرام کی) دنوں صفوں کے درمیان چلنے لگے گا اور ساری مخلوق خدا قیامت کے دن میرے اس جھنڈے کے نیچے سایہ حاصل کرے گی۔ اس جھنڈے کی لمبائی ایک ہزار سال کی مسافت جتنی ہوگی۔ اس کا اوپر والا حصہ سرخ یا قوت کا ہوگا، اُس کی شاخیں سفید چاندی کی ہوں گی اور اُس کا نیچے والا حصہ سبز موتی کا ہوگا، نور سے بنی ہوئی اس کی تین پٹیاں ہوں گی: ایک پٹی مشرق میں ہوگی، دوسری مغرب میں اور تیسری پٹی دُنیا کے درمیان میں ہوگی۔ اس پر تین سطریں لکھی ہوں گی:

پہلی سطر میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

دوسری سطر میں ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“

اور تیسری سطر میں ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ لکھا ہوگا

ہر سطر کی لمبائی ایک ہزار سال اور چوڑائی بھی ایک ہزار سال کی مسافت کے بقدر ہوگی۔ تو وہ جھنڈا لے کر چلے گا، حسن تیرے دائیں جانب اور حسین تیرے بائیں جانب ہوگا، یہاں تک کہ تو عرش کے سائے میں میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں آکر ٹھہر جائے گا۔ پھر تجھے جنت کا سبز حُلّہ پہنایا جائے گا، پھر عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ یہ آواز لگائے گا کہ (اے محمد ﷺ! آپ کے) باپ بھی اچھے ہیں (یعنی) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بھائی بھی اچھے ہیں (یعنی) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ اے علی! خوش ہو جاؤ، جب مجھے حُلّہ پہنایا جائے گا تب بھی پہنایا جائے گا، جب مجھے بلایا جائے گا تب تجھے بھی

بلایا جائے گا اور جب مجھے سلام کہا جائے گا تب تجھے بھی سلام کیا جائے گا۔

﴿1132﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ، نَا شَرِيكَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِيَمِينِهِ، فَلْيَتَمَسَّكَ بِحَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ﴾. ﴿الموضوعات لابن الجوزي: ٣٨٤/١﴾

◀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ اس سرخ شاخ کو مضبوطی سے تھام لے جسے اللہ تعالیٰ نے جنت عدن میں اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے اُگایا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی محبت کو مضبوطی سے تھام لے۔

﴿1133﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الزُّهْرَانِيُّ قَتْنَا أَبِي هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:

﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِيَمِينِهِ، فَلْيَتَمَسَّكَ بِحَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ﴾. ﴿الموضوعات لابن الجوزي: ٣٨٤/١﴾

◀ بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا مع أصحابہ، إذ جاء علي بن أبي طالب فلم يجد مجلساً، فتزحزح له أبو بكر ثم أجلسه إلى جنبه، فوسر النبي صلی اللہ علیہ وسلم بما صنع ثم قال: أهل الفضل أولى بالفضل، ولا يعرف لأهل الفضل فضلهم إلا أهل الفضل.

﴿التاريخ للخطيب: ١٠٥/٣﴾

◀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آگئے اور انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ نہ ملی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے تھوڑا سا ہٹ گئے، پھر انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اس عمل سے بڑی خوشی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب مرتبہ ہی عزت و احترام کے زیادہ لائق ہوتا ہے اور مقام و مرتبہ کے لائق لوگوں کی فضیلت کو صرف وہی لوگ پہچانتے ہیں جو خود صاحب مرتبہ (ومقام) ہوتے ہیں۔

﴿1134﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَمَزَةُ بْنُ دَاوُدَ الْأَبْلِيُّ بِالْأَبْلَةِ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ الرَّبِيعِ النَّهْدِيُّ الْكُوفِيُّ قَتْنَا كَادِحُ بْنُ رَحْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَمْسِكَ بِالْقَضِيبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي غَرَسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ بِيَمِينِهِ، فَلْيَتَمَسَّكَ بِحَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ﴾. ﴿الموضوعات لابن الجوزي: ٣٨٤/١﴾

اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيُّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ "

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھائی ہیں۔“

﴿ ﴿ ﴿ 1135 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَمَزَةُ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ الرَّبِيعِ، قَتْنَا كَادِحًا قَالَ: نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ عَلِيُّ أَخِي، وَصَاحِبُ لِيَأْنِي ﴿ ﴿ التارخ الكبير للبخاري: ۲۸۸/۱ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

علی میرا بھائی اور میرا جھنڈا اٹھانے والا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1136 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ قَتْنَا أَبُو جَعْفَرٍ النَّفِيلِيُّ قَتْنَا ابْنَ زَيْدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا قَالَ، وَكُلَّ مُحِبِّ لَنَا غَالٍ

﴿ ﴿ الرياض النضرة للحب الطبري: ۳۳/۲۳۸ / السنن لابن ابی عاصم: ۹۷ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ہم سے نفرت کرنے والے ہر دریدہ دہن شخص پر اور ہم سے غلو آمیز محبت کرنے والے پر لعنت فرما۔

﴿ ﴿ ﴿ 1137 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَتْنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ، فِي جُمَادَى الْأُولَى سَنَةِ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَهُ فَقَالَ: أَيَنْ فَلَانٌ؟ أَيَنْ فَلَانٌ؟ فَجَعَلَ يَنْظُرُ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، وَيَتَفَقَّدُهُمْ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ، حَتَّى تَوَافَوْا عِنْدَهُ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثَمَ عَلَيْهِ، فَأَخَى بَيْنَهُمْ، وَظَهَرَ الْحَدِيثَ حَدِيثَ الْمُوَاحَاةِ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ عَلِيُّ: لَقَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، وَأَنْقَطَعَ ظَهْرِي، حِينَ رَأَيْتَكَ فَعَلْتَ بِأَصْحَابِكَ مَا فَعَلْتَ غَيْرِي، فَإِنْ كَانَ هَذَا مِنْ سَخَطِ عَلِيٍّ فَتَك الْعَتَمِي وَالْعَرَامَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْرُتَكَ إِلَّا لِنَفْسِي، وَأَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَأَنْتَ أَخِي وَوَارِثِي، قَالَ: مَا أَرُتُ مِنْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي، وَمَا وَرَثَ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ: "كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِي فِي قَصْرِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَأَنْتَ أَخِي وَرِثِي، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر 47:)، الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. ﴿ذَخَائِرُ الْعَقْلِ لِلْمَحَبِّ الطَّبْرِيِّ ص ١٥١﴾

✿ ◆ ✿ حضرت زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ پوچھ رہے تھے: فلاں کہاں ہے؟ فلاں کہاں ہے؟ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں کی جانب دیکھ رہے تھے اور جن لوگوں کو غیر حاضر پاتے انہیں بلانے کے لیے آدمی کو بھیج دیتے، یہاں تک کہ سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا (یعنی انصار و مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا)..... پھر روای نے رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنے کا واقعہ بیان کیا۔..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میری جان نکل گئی اور کمر ٹوٹ گئی جب میں نے دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے (تمام) صحابہ کے ساتھ ایسا کیا ہے (یعنی سب میں بھائی چارہ قائم کیا ہے لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا) اگر تو یہ میرے ساتھ کسی ناراضگی کی بنا پر ہے تو یہ آپ کی مرضی اور حق ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر معبود کیا ہے! میں نے تجھے صرف اپنے لیے بچا کر رکھا ہے، کیونکہ تیرا مجھ سے وہی تعلق ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ ﷺ! میں آپ کی کس چیز کا وارث ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا وارث مجھے سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے بنایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: آپ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام نے کس چیز کا وارث بنایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب اور ان کے نبی کی سنت۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ

” (وہاں سب) بھائی بھائی ہوں گے اور مسہریوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔“

((اس سے مراد) رضائے الہی کی خاطر باہم محبت کرنے والے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے)

﴿1138﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخْتَارِ

الْأَنْصَارِيُّ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ فَيْرُوزَ قَتْنَا الْحُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَأَبِي بَالُوَيْدٍ بْنَ عُقْبَةَ، وَقَدْ صَلَّى بِأَهْلِ الْكُوفَةِ

الصُّبْحِ أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ: أُرِيدُكُمْ، فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانٌ وَرَجُلٌ آخَرُ، شَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَأَاهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَّقِيوُهَا، فَقَالَ عُمَانُ لِعَلِيِّ، فَقَالَ عَلِيُّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: وَلَ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَهَا، فَقَالَ لِابْنِ أُخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَأَخَذَ السُّوْطَ فَضْرَبَهُ، فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ قَالَ: أَمْسِكْ، جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلُّ سَنَةٍ، وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

﴿سنن الدارقطني ۲۰۹/۳ / السنن الكبرى للبيهقي ۳۱۶/۸ / شرح معاني الآثار للطحاوي ۱۵۲/۳﴾

﴿ حضرت حصین بن منذر رقاشی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ﴾

میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ ولید بن عقبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حمران اور ایک دوسرے آدمی نے اس کے خلاف گواہی دی، ایک نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو (شراب پینے کی وجہ سے) قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے، تبھی تو قے کی ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کیجئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ اس پر حد قائم کر دو۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے خلافت کا مزہ اٹھایا ہے اس کی شدت کا بار بھی وہی اٹھائے۔ تو آپ نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر حد قائم کرو۔ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اسے مارنے لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے رہے یہاں تک کہ چالیس کوڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: بس کرو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں۔ عبد العزیز فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مارے۔ یہ سب سنت ہیں، لیکن یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

﴿1139﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّجِسْتَانِيُّ، نَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نَا

مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَنْ حَدَّثَنِي بِأَحَدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ مَا لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ أَخَذْتُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ مَا

بَدَأْتُ إِلَّا بِكُمْ﴾ ﴿مضی برقم: ۱۰۵۸﴾

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴾

اے بنو ہاشم کی جماعت! اُس ذات کی قسم جس نے مجھے دین حق دے کر مبعوث فرمایا! اگر میں جنت کے دروازے کا

ایک حصہ پکڑ لوں تو میں (جنت میں لوگوں کو داخل کرنا) تم ہی سے شروع کروں گا۔

﴿1140﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنَ

يَحْيَى الْكِسَائِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ، نَا أَشْعَثُ بْنُ عَمْرٍو حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، وَكَانَ يُفَضَّلُ عَلَيْهِ، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ بِأَبِ الْجَنَّةِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلَيَّ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ، قَبْلَ أَنْ

تُخْلَقَ السَّمَاوَاتُ بِالْفَلْقِ سَنَةً. " ﴿ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۲۵۶/۷ / العلیل المتعمدۃ لابن الجوزی: ۲۳۵/۱ / التاریخ للخطیب: ۳۷۸/۷ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر یہ لکھا جا چکا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علی (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بھائی ہیں۔

﴿ 1141 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ،

يَذْكُرُ أَنَّ حَرْبَ بْنَ الْحَسَنِ الطَّحَّانَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: نَا حُسَيْنُ الْأَشْقَرُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَمَّا نَزَلَتْ (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى) (الشورى 23):،

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتُنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَأَبْنَاهَا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. ﴿ مجمع الزوائد للذهبي: ۱۶۸، ۹ / الدر المنثور للسيوطي: ۷۶/۷ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى

” (اے نبی!) کہہ دیجئے کہ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، البتہ قرابت کی محبت ضرور چاہتا ہوں“  
تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں کہ جن سے محبت رکھنا ہم پر واجب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں صاحبزادے (رضی اللہ عنہم)۔

﴿ 1142 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ عَبْدَ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكُوفِيِّ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَمْسَى عَلَيْنَا رَجُلٌ فَالَسَّ النَّاسَ بِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُصَاحَبَتَيْ فَاغَيْبِي، قَالَ

عَلَيْ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَنَانِيرَ لَادَاهُنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

سنن الترمذی: ۵۶۰/۵، المستدرک للحاکم: ۱/۵۲۸

✽ ◆ ✽ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے، اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اُس نے کہا: کیوں نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دُعا پڑھا کرو:

اللَّهُمَّ أَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

”اے اللہ! مجھے اپنے حلال رِزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر

ایک سے بے نیاز کر دے۔“

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿ ﴾ مکاتبت سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اُس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم

اتنی رقم ادا کرو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

﴿ 1143 ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَذْكُرُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مِهْرَانَ

حَدَّثَهُمْ قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عِيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ ﴾ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ﴿ السنن لابن عاصم: ۱۳۲ ﴾

✽ ◆ ✽ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

﴿ 1144 ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا أَيضًا، يَذْكُرُ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ أَسَدِ الْبَجَلِيِّ ابْنَ بِنْتِ

مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ عَنِ الشَّيْعَةِ، قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ ﴾ هُمُ الذُّبُلُ الشَّفَاةُ، تُعْرَفُ فِيهِمُ الرَّهْبَانِيَّةُ

❖ ❖ ❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شیعہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وہ بھیجے ہوئے ہونٹوں والے ہوں گے اور ان میں رہبانیت کے آثار دکھائی دیتے ہوں گے۔

❖ ❖ ❖ 1145 ❖ ﴿سند حدیث﴾ ﴿وَفِي مَا كَتَبَ إِلَيْنَا أَيُّضًا يَذْكُرُ أَنَّ يُوسُفَ بْنَ نَفِيسٍ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ؛ إِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ؛ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ؛ فَإِذَا

ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۷۴/۹ / المستدرک للحاکم: ۱۳۹/۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آسمان والوں کے لیے ستارے امان ہیں؛ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی ختم ہو جائیں گے اور

(اسی طرح) میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں؛ پس جب میرے اہل بیت ختم ہو جائیں گے تو زمین والے بھی ختم ہو جائیں گے۔

❖ ❖ ❖ 1146 ❖ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلْفٍ قَتْنَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ أَبُو إِسْحَاقَ

الطَّائِيُّ، نَامُاعَاوِيَةَ بْنَ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿قُلْتُ لِحَبَابِرٍ: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ فِيكُمْ؟ قَالَ: ذَلِكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ، مَا كُنَّا

نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ أَيَّاهُ.

❖ ❖ ❖ حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام و مرتبہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: وہ

بہترین انسان تھے؛ ہم منافقین کی پہچان صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے ہی کرتے تھے۔

❖ ❖ ❖ 1147 ❖ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا هَيْثَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَادٍ سَجَّادَةَ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ

يَعْلَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، وَجَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبُّ مَفْرُطٍ، وَمُبْغِضُ مُفْتَرِي. ﴿مضی برقم: ۹۵۱﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں؛ غلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی

حدت تک نفرت کرنے والا۔



﴿1148﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا هَيْثَمُ، قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ قَتْنَا صَالِحَ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ، فَقَالَتْ: أَنْتِ عَلِيًّا فَسَلِّهِ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: إِذَا تَوَضَّأَتْ فَأَحْسَنْتِ الْوُضُوءَ مِنْ أَوَّلِ نَهَارِكَ، أَجْزَاكَ يَوْمَكَ وَلَيْلَتِكَ تَمَسُّهُ ﴿سند احمد: ۱۱۰۶﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت شرح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: جب تم دن کے اول وقت میں اچھی طرح وضو کر لو تو ایک دن اور ایک رات تک مسح کرنا تمہیں کفایت کر جائے گا۔

﴿1149﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْحَنْفِيُّ،

نَا عُمَرَ بْنَ يُونُسَ، نَا سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ الرَّهْرِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ بَنِي أَبِي كَثِيرٍ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَقَدْ جِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَغَضِبَ

وَائِلَةَ وَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَزَالُ أَحِبُّ عَلَيْهَا وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَقَاطِمَةَ أَبَدًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أَمَّ سَلَمَةَ يَقُولُ فِيهِمْ مَا قَالَ قَالَ وَائِلَةُ: رَأَيْتُنِي ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أَمَّ سَلَمَةَ، وَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَيَّ فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَّلَهُ وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَجْلَسَهُ عَلَيَّ فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَجْلَسَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بَعْلِي فَجَاءَ، ثُمَّ أَغْدَفَ عَلَيْهِمْ كِسَاءً خَيْرِيًّا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ) (الأحزاب 33): أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا، فَقُلْتُ لَوَائِلَةَ: مَا الرِّجْسُ؟ قَالَ: الشُّكُّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿سند احمد: ۱۰۷۴﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر لایا گیا تو حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ سے ایک شامی آدمی ملا، حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا غصے میں آگے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس دن سے ہمیشہ حضرت علی سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم سے محبت کر رہا ہوں جب سے

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں وہ بات کرتے سنا تھا جو آپ ﷺ نے فرمائی۔ حضرت وائلہ رضی اللہ عنہا بیان کرنے لگے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آگئے، آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھالیا اور ان کا منہ چوما، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آگئے، آپ ﷺ نے انہیں اپنی بائیں ران پر بٹھالیا اور ان کا بھی منہ چوما، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے سامنے بٹھالیا، پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بھی تشریف لے آئے، پھر آپ ﷺ نے ان تمام پر خیمہ چادر ڈال دی۔ میں اب بھی گویا (چشم تصور سے) وہ منظر دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“ (شہاد کہتے ہیں کہ) میں نے وائلہ سے پوچھا: ناپاکی سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ذات باری تعالیٰ کے متعلق شک میں مبتلا ہونا۔

﴿1150﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ سَالِمٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَابِقٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالشَّاهِدِ مَعَ الْيَمِينِ بِالْحِجَازِ، وَقَضَى بِهِ عَلِيُّ بِالْكُوفَةِ ﴿﴾ سنن الترمذی: ۶۲۸/۳، سنن ابن ماجہ: ۷۹۳/۲، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۰۷/۱، سنن الدارقطنی: ۲۱۲/۳ ﴿﴾

◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے حجاز میں ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طرز پر کوفہ میں فیصلہ فرمایا۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ ◀ مدعی کے پاس جب صرف ایک گواہ ہو تو مالی امور میں اُس سے قسم لے کر فیصلہ کیا جاتا ہے، یہ قسم دوسرے گواہ کے قائم مقام ہوتی ہے۔

اس روایت سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی موافقت نبی کریم ﷺ کے فیصلوں سے ہوتی تھی۔

﴿1151﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَعْدِ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَدِينِيِّ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ أَبِي فَاخْتَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ اُهِدِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسَيَّرَةً سَدَاهَا حَرِيرٌ، قَالَ: فَارْسَلْ بِهَا إِلَيَّ، فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ: مَاذَا أَصْنَعُ بِهَا الْبُسْهًا أَمْ لَا؟ قَالَ: إِنِّي لَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا لِلْفَوَاطِمِ. ﴿ الرياض النضرة للجب الطبري: ۳/۲۴۷/مجمع الزوائد للهيثمي: ۵/۱۳۲/مسند ابی داؤد الطيالسي: ۱/۳۵۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رواجی حلتہ تحفے میں پیش کیا گیا جس پر ریشم کا تانا استعمال ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حلتہ مجھے بھیج دیا۔ میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اس کا کیا کروں؟ پہن لوں یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا اسے تمہارے لیے بھی پسند نہیں کر سکتا، البتہ اس سے تم چھوٹے بچوں کا لباس بنا دو۔

﴿ 1152 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: نَا شَرِيكَ بْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ

الْحَنْفِيُّ قَتْنَا الْهَيْثَمُ الْبُكَاءُ قَتْنَا ثَابِتَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لَمَّا مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أُرْسِلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَشْفِينِي، فَإِنَّ رَبَّكَ يُطِيعُكَ، وَأَبْعَثْ إِلَيَّ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِ الْجَنَّةِ، فَارْسَلْ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنْتَ يَا عَمَّ، إِنْ أَطَعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَطَاعَكَ.

◀ ◀ ◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

جب حضرت ابو طالب کو وہ مرض لاحق ہوا جس میں ان کی وفات ہو گئی تھی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجا کہ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا دے دے کیونکہ تیرا رب تیری بات مانتا ہے اور مجھے جنت کے درختوں سے ٹوٹے ہوئے پھل بھیج۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جوابی پیغام بھیجا کہ اے چچا! اگر آپ بھی اللہ کی بات مان لیں تو وہ آپ کی بات بھی مان لے گا۔

﴿ 1153 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نَا وَهْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَثْمَانَ النَّمِرِيُّ

الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ مُسْأَلَةٍ، فَقَالَ: سَلْ عَنْهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، جَوَابُكَ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَوَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: بِنَسْ مَا قُلْتَ، وَلَوْ مَا جَنَّتْ بِهِ، لَقَدْ كَرِهْتُ رَجُلًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرُهُ الْعِلْمَ غَرًّا، وَلَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَكَانَ عَمْرٌ إِذَا أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَأْخُذُ مِنْهُ

وَلَقَدْ شَهِدْتُ عُمَرَ وَقَدْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَالَ: هَا هُنَا عَلِيٌّ، قُمْ لَا أَقَامَ اللَّهُ رَجُلِيكَ.

﴿الرياض النضرة للحب الطبري: ۲۰۶/۳﴾

◆ ﴿ حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُس نے آپ سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: اس کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کرو، وہ (میری بہ نسبت) زیادہ جانتے ہیں۔ تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس مسئلہ کے بارے میں میرے نزدیک آپ کا جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے بہت بری بات کہی ہے اور تو نے قابل ملامت حرکت کی ہے، تو نے ایسے شخص کو ناپسند کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے علم کو سراہا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے فرمایا تھا کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب کسی چیز کے بارے میں مشکل پیش آتی تو وہ بھی ان ہی سے راہنمائی لیتے تھے۔

﴿1154﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ

بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ بِخَطِّ يَدِهِ: نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتْنَا الرَّبِيعَ بْنَ مُنْذِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَقُولُ:

﴿مَنْ دَمَعَتَا عَيْنَاهُ فِينَا دَمْعَةً، أَوْ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِينَا قَطْرَةً، أَثْوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ

﴿ذخائر العقبى للحب الطبري، ص: ۱۹﴾

◆ ﴿ حضرت منذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

ہمارے حق میں جس شخص کی آنکھ سے ایک آنسو یا ایک قطرہ بھی نکل آیا، اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں ٹھہرائے گا۔

﴿1155﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَيْفِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْمُخَرَّمِيُّ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ

وَأَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ، قَالَ: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ الْمُخَرَّمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرٍ، نَا قَيْسٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿يُولَدُ لَكَ ابْنٌ قَدْ نَحَلْتَهُ اسْمِي وَكُنِّيَّتِي.

﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۲۱۸/۱۱/العلل امتناہیہ لابن الجوزی: ۲۳۵/۱﴾

◆ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

تیرے ہاں بچے کی پیدائش ہوگی جسے میں اپنا نام اور اپنی کنیت دوں گا۔

﴿1156﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامِ الْكُوفِيُّ، يَذْكُرُ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ وَهْبٍ الْوَأَسِطِيَّ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ أَبِي عَلِيٍّ الدَّارِسِيُّ قَالَ: نَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَبَلِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ صِغَارًا تَنْتَفِعُوا بِهِ كِبَارًا، تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ لِيَصِرَ لِدَاتِ اللَّهِ.

﴿ترجمہ﴾ ◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بچپن میں ہی علم حاصل کر لو تا کہ بڑے ہو کر اُس سے فائدہ اٹھا سکو اللہ کے غیر سے علم سیکھو تا کہ وہ بھی اللہ کے لیے ہی

ہو جائے۔

﴿1157﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا يَذْكُرُ أَنَّ عَبَادَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَهُمْ، نَا عَلِيُّ بْنُ

عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اشْتَكَيْتُ أَبُو الْأَسْوَدِ الْفَالَجِيَّ، فَنِعْتَ لَهُ ثَعْلَبٌ، فَطَلَبْنَاهَا فِي خَرِبِ الْبَصْرَةِ، فَبَيْنَا أَنَا

أَطُوفُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، فَقَالَ: أَتَرَى أَبَاكَ

السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فُلَانٍ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لِأَذُودَنَ بِيَدَيَّ

هَاتَيْنِ الْقَصِيرَتَيْنِ عَنْ حَوْضِ رَسُولِ اللَّهِ رَايَاتِ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ، كَمَا تَذَادُ غَرِيبَةُ الْبَيْلِ عَنْ حِيَاضِهَا.

﴿مجمع الزوائد شمس: 135/9﴾

﴿ترجمہ﴾ ◀ حضرت ابو حرب بن ابوالاسود الدؤلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابوالاسود رضی اللہ عنہ کو فالج کی شکایت ہوگئی تو انہوں نے بہ طور علاج کسی نے لومڑ کا بتلایا۔ ہم اُسے بصرہ کے ویرانوں

سے تلاش کر کے لائے۔ پھر (ایک روز) میں چکر لگا رہا تھا تو میرا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہا تھا، اُس نے

مجھے اشارہ کیا تو میں اس کے پاس آیا، اُس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ ابو حرب بن ابوالاسود۔ اس نے کہا: اپنے

والد کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ عبد اللہ بن فلاں آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں

کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: بیشک میں اپنے ان دو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض

مبارک سے کفار کے جھنڈے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح اونٹوں کے تالابوں سے اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔

﴿1158﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَامِ أَيْضًا، يَذْكُرُ أَنَّ عَبَادَ بْنَ



يَعْقُوبَ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ خُثَعَمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اللَّهُمَّ أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى: اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي، عَلِيًّا أَخِي، أَشَدُّ بِهِ أَزْرِي، وَأَشْرِكُهُ فِي أَمْرِي، كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا، وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا، إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا. "◀  
﴿الرياض النضرة للحب الطمري: ٣/١٥٠، الدر المنثور للسيوطي: ٣/٢٩٥﴾

◀ ◀ ◀ حضرت سیدہ اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

اے اللہ! میں بھی اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح میرے بھائی (حضرت) موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی: "اے اللہ! میرے اہل بیت میں سے ہی میرا وزیر بنا دے، یعنی میرے بھائی علی کو، اس کے ذریعے سے میرا ہاتھ مضبوط کر اور اس کو میرے کام میں شریک کر دے، تاکہ ہم خوب تیری تسبیح بیان کریں اور کثرت سے تیرا ذکر کریں یقیناً تو ہمیشہ ہمارے حال پر نگران رہا ہے"

﴿1159﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا، يَذْكُرُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا أَبُو مَالِكٍ عَنِ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ ◀ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ سَبْعَةً وَسَبْعِينَ رَجُلًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَكَانَ صَاحِبَ رَأْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ﴿المستدرک للحاكم: ٣/١١١﴾  
◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

غزوہ بدر کے روز مہاجرین کی تعداد ستر (۷۷) تھی..... آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: (اس روز) رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا۔

﴿1160﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ ◀ وَفِيمَا كَتَبَ إِلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ يَذْكُرُ أَنَّ مُوسَى بْنَ زِيَادٍ حَدَّثَهُمْ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ يَعْلَى بْنِ بَسَّامِ الصَّيْرَفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو الْفَقِيمِيِّ، عَنِ رَشْدِينَ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنِ حَبَّةَ، وَهُوَ الْعُرَنِيُّ، عَنِ عَلِيِّ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ ◀ نَحْنُ النَّجَبَاءُ، وَأَفْرَاطُنَا أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ، وَحِزْبُنَا حِزْبُ اللَّهِ، وَحِزْبُ الْفِتْنَةِ الْبَاغِيَّةِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ سَوَى بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَدُوِّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

◀ ◀ ◀ حضرت حبہ عرنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ہم ممتاز اور ستودہ صفات لوگ ہیں، ہمارے ساتھ <https://www.alisalam.net> لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے

ہیں اور ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے جبکہ باغی گروہ کی جماعت شیطان کی جماعت ہے اور جو شخص ہم میں اور ہمارے دشمن میں برابری پیدا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

﴿1161﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ أَبُو طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ وَابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ شَكَى عَلِيٌّ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي طَالِبٍ النَّاسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ لَهُوَ أَحْيَشُنُ فِي ذَاتِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿مسند احمد: ۸۶۳/۱ المستدرک للحاكم: ۱۳۴/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی کوئی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ دینے لگے اور میں نے آپ کو فرماتے سنا: اے لوگو! علی کو تنگ نہ کیا کرو کیونکہ اللہ کی قسم! بیشک یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور راہِ خدا سے متعلقہ امور میں بہت سخت ہے۔

﴿1162﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَزْوَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْيَمَ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا عَلِيُّ، طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ، وَصَدَقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ، وَكَذَبَ فِيكَ ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۲/۹﴾

﴿﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: اے علی! اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو تجھ سے محبت کرے اور تمہارے متعلق سچ بولے اور اس شخص کے لیے جہنم کی وادی ہے جو تجھ سے نفرت کرے اور تمہارے متعلق جھوٹ بولے۔

﴿1163﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سَيَّارًا، يَعْنِي: ابْنَ حَاتِمٍ، قَالَ: نَا جَعْفَرًا، يَعْنِي: ابْنَ سُلَيْمَانَ، قَالَ: نَا مَالِكًا، يَعْنِي: ابْنَ دِينَارًا، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: كَأَنَّكَ رَخِيُّ الْبَالِ، فَغَضِبْتُ وَشَكَّوْتُهُ إِلَى إِخْوَانِهِ مِنَ الْقَرَاءِ قُلْتُ: أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سَعِيدٍ؟ إِنِّي سَأَلْتُهُ: مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَنَظَرَ إِلَيَّ وَقَالَ: إِنَّكَ لِرَخِيِّ الْبَالِ قَالُوا: أَرَأَيْتَ حِينَ تَسْأَلُهُ وَهُوَ خَائِفٌ مِنَ الْحُجَّاجِ قَدْ لَازَ بِالْبَيْتِ، كَانَ حَامِلَهَا عَلَيَّ.

﴿المستدرک للحاکم: ۱۳۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت امام مالک بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے کون صحابی تھے؟ انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ مجھے ان کے (اس جواب سے) بہت غصہ آیا اور میں نے ان کے قراء ساتھیوں کو ان کی شکایت کی اور کہا: کیا آپ کو سعید کی اس بات سے تعجب نہیں ہوگا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے کون صحابی تھے؟ تو وہ میری طرف دیکھ کر بولے: لگتا ہے تم فارغ البال ہو۔ تو انہوں نے (یعنی ان کے قراء ساتھیوں نے) جواب دیا: کیا آپ کو خیال نہیں ہے کہ آپ نے ان سے ایسے حالات میں یہ سوال کیا ہے کہ جب انہیں حجاج کا ڈر ہے اور انہوں نے گھر میں پناہ لے رکھی ہے (آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ) جھنڈا اٹھانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1164﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْجَهْمِ الْأَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، وَدَاوُدُ بْنُ

عَمْرٍو، قَالَا: نَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبَّةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ يَوْمًا ضَحِكًا لَمْ أَرَهُ ضَحِكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ ذَلِكَ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدٌ سَبْعًا " ﴿المستدرک للحاکم: ۱۱۲/۳﴾

﴿﴾ حضرت حبہ عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن اس طرح ہنستے دیکھا کہ میں نے انہیں اس سے زیادہ ہنستے کبھی نہیں دیکھا تھا، ہنستے ہنستے ان کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا..... آگے انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں مانتا کہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس امت میں سے کوئی بندہ ایسا ہوگا کہ جس نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے متعدد بار یہی کہا اور پھر فرمایا: میں نے سات دن تک

نماز ادا کی، قبل اس کے کہ کوئی نماز پڑھتا۔

﴿1165﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ، نَأْبِي، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرِ يَعْنِي الْجُعْفَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْمٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ صَلَّىتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ. ﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تین سال تک نماز پڑھی اور اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا۔

﴿1166﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَتْنَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَقَدْ صَلَّىتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ. ﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

میں نے لوگوں میں سے کسی کے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے سے قبل تین سال تک آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

﴿1167﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو نَعِيمٍ، قَالَا: نَا فِطْرًا، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ جَمَعَ عَلِيُّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ: أُنشِدُ بِاللَّهِ كُلَّ أَمْرٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ مَا سَمِعَ إِلَّا قَامًا، فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو نَعِيمٍ: فَقَامَ أَنَسُ كَثِيرٌ فَشَهِدُوا حِينَ قَالَ لِلنَّاسِ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَإِلَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. ﴿﴾ (مضی برقم: ۹۳۷، ۹۵۳، ۹۶۱)

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں جمع کیا، پھر فرمایا: میں ہر اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے غدیر خم کے روز کوئی بات سنی تھی وہ کھڑا ہو جائے۔ تو میں لوگ کھڑے ہو گئے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ کیا تمہیں علم نہیں کہ میں مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! جی ہاں (علم ہے)۔ تو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کا دوست میں ہوں، تو یہ علی بھی اُس کا دوست ہے اے اللہ! جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اُس سے عداوت رکھ۔

﴿1168﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ حَمَّادٍ، قَتْنَا أَبُو

عَوَانَةَ، قَتْنَا (ص 683): أَبُو بَلَدٍ قَتْنَا عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ:

► ﴿مِثْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ آتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ قَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ، إِمَّا أَنْ تَقُومَ

مَعَنَا، وَإِمَّا أَنْ تَخْلُوَ بِنَا عَنْ هَؤُلَاءِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَنَا أَقُومُ مَعَكُمْ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمُنِيذٍ صَحِيحٍ قَبْلَ أَنْ

يَعْمَى، قَالَ: فَأَبْتَدَأَ وَافْتَحَدْتُوَا فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا، قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثُوبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ

عَشْرٌ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ،

قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ، قَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ، قَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَطْحَنُ،

قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ أَنْ يُبْصِرَ، قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنِهِ ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ

(ص 684): بِنْتِ حَيْبِي، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَانَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا

رَجُلٌ مِثِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّي: أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ جَالِسٌ مَعَهُمْ، فَقَالَ

عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ: فَبَرَكَ لَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ رَجُلًا رَجُلًا مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا، قَالَ: فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ

خَدِيجَةَ، وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُوبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، فَقَالَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ

اللَّهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب 33)، قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ لِبَسِّ

ثُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ:

إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَنِي مَيْمُونٍ فَأَدْرِكُهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَرْمِي

بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثُّوبِ لَا يُخْرِجُهُ حَتَّى أَصَبَهُ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ

رَأْسِهِ فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلنَّبِيِّ، كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ، وَأَنْتَ تَضَوَّرُ، وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ، قَالَ: وَخَرَجَ

بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرَجُ مَعَكَ؟ قَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ

فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَؤُلَاءِ، إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا



وَأَنْتَ خَلِيفَتِي ' قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٌ ' قَالَ: وَسَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابٍ (ص 685: عَلِيٍّ) قَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنْبًا وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ ' قَالَ: وَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَإِنَّ مَوْلَاَهُ عَلِيٌّ ' قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ' عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ' فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ' هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: وَقَالَ: نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِينَ قَالَ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عَنْقَهُ ' قَالَ: "وَكُنْتُ فَاعِلًا ' وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَطَّلَعَ عَلَيَّ أَهْلَ بَدْرٍ ' فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ . " (مسند احمد: ۳۳۱/۱ / المستدرک للحاكم: ۱۳۲/۳ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۱۹/۹)

حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس نو افراد پر مشتمل ایک جماعت آئی، انہوں نے کہا: اے ابو عباس! یا تو آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں یا پھر آپ ہمیں ان لوگوں سے تنہا کر دیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اس وقت آپ بالکل تندرست تھے اور یہ آپ کے نابینا ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ باتیں کرنا شروع ہو گئے اور ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا باتیں کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے کو جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: اُف! افسوس! یہ لوگ اُس شخص کے بارے میں عیب جوئی کر رہے ہیں جسے دس خصلتیں حاصل ہیں:

۱..... یہ اُس شخص کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے (غزوہ خیبر کے وقت) فرمایا: میں ضرور اس شخص کو (امیر بنا کر) بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی (شکست سے) رُسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ کچھ لوگ نگاہیں اٹھا کر دیکھنے لگے (کہ شاید ہمیں امیر بنا دیا جائے) لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ چکی میں بیٹھے غلہ پس رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی غلہ کیوں نہیں پس لیتا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو ان کی آنکھیں خراب تھیں، انہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن مبارک کے چھیننے لگائے اور تین مرتبہ جھنڈے کو حرکت دی، پھر وہ انہیں تھما دیا۔ پھر آپ ﷺ (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ صفیہ بنت حنی رضی اللہ عنہا کو لے کر آئے۔ پھر فلاں شخص کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا اور اس کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، تو انہوں نے اس سے وہ سورت یاد کی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا اس سورت کو صرف وہی شخص یاد کر کے جائے گا جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

۲..... آپ ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دُنیا و آخرت میں میرا والی بنے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دُنیا و آخرت میں آپ کا والی بنتا ہوں۔ آپ ﷺ

نے ان کے لیے برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر لوگوں میں سے ایک ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم میں کون ہے جو دُنیا و آخرت میں میرا والی بنے گا؟ تو سب نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم دُنیا و آخرت میں میرے دوست ہو۔

۳..... حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ تھے (اور ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پکڑا اور اُسے علیؑ، فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم پر ڈال کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“

۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کے مکہ سے ہجرت کرتے وقت) اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر نبی کریم ﷺ کے کپڑے پہنے اور آپ ﷺ کی جگہ پر سو گئے اور مشرکین سمجھ رہے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سو رہے تھے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی لگا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، چنانچہ انہوں نے کہا: یا نبی اللہ ﷺ، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کے نبی بَرِ مِیْمُون کی طرف گئے ہیں، لہذا آپ بھی ان کے پیچھے ہی چلے جائیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چل دیے اور آپ کے ساتھ غار میں جا داخل ہوئے۔ ادھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی طرح پتھر مارے جانے لگے جس طرح اللہ کے رسول ﷺ کو مارے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تڑپتے رہے لیکن اپنا سر کپڑے میں ہی چھپائے رکھا (تا کہ دشمنوں کو پتا نہ چل جائے کہ یہ نبی ﷺ نہیں ہیں) یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو مشرکین نے کہا: تو بہت ہی برا شخص ہے، تمہارے صاحب کو تو ہم پتھر مارتے تھے تو وہ تڑپتا ہی نہیں تھا لیکن تم تڑپتے رہے ہو اور ہمیں یہ عجیب لگ رہا تھا (کہ اگر یہ محمد ﷺ ہے تو تڑپ کیوں رہا ہے)

۵..... نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک میں لوگوں کو لے کر نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے وہی تعلق ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا، سوائے اس کے کہ تم نبی نہیں ہو گے؟ بے شک یہ بات بھی ضروری ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ کی حیثیت سے رہو۔

۶..... رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد ہر مومن مرد و عورت کے ولی ہو۔

۷..... آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد (میں کھلنے والے تمام لوگوں) کے دروازے بند کر دیے تھے۔ چنانچہ آپ جنسی حالت میں بھی مسجد میں آ جایا کرتے تھے، کیونکہ آپ کا وہی راستہ تھا، اس کے سوا آپ کا کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔

۸..... اور آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: جس کا میں دوست ہوں اُس کا علی بھی دوست ہے۔  
 ۹..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں یہ خبر دی ہے کہ وہ اصحابِ شجرہ (بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والوں) سے راضی ہو گیا ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے وہ اس نے جان لیا، تو کیا اس نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس کے بعد ان پر ناراض ہوا ہے؟

۱۰..... نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب انہوں نے (ایک شخص کے بارے میں) کہا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرو گے؟ حالانکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر فرمایا تھا کہ تم جو چاہو عمل کرو (میں نے تمہیں معاف فرما دیا ہے)

﴿1169﴾ ▶ **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عُمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسَاوِرُ الْجَمِيرِيُّ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ لَا يَبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ ﴿﴾ مضمون رقم: ۱۰۵۹ ﴿﴾

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کوئی مومن تجھ سے نفرت نہیں کرے گا اور کوئی منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔

﴿1170﴾ ▶ **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا عَبْدَ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَهْرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ نَعَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَعْنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ فَقَالَتْ: ﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ تَتَلَوُهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، غَرُوهُ وَذَلُّوهُ لَعْنَهُمُ اللَّهُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ عُدِيَّةُ بَيْرُمَةَ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فِيهَا عَصِيدَةً تَحْمِلُهَا فِي طَبَقٍ لَهَا حَتَّى وَضَعَتْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ، قَالَ: أَذْهَبِي فَادْعِيهِ، وَأَنْتِ مَنِي بِأَبْنَيْهِ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَقُودُ ابْنَيْهَا كَلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِيَدِي، وَعَلِيٌّ يَمْسِسُ فِي أَثْرِهِمَا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْلَسَهُمَا فِي حِجْرَةٍ، وَجَلَسَ عَلِيُّ عَلَى يَمِينِهِ، وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ، قَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ: فَاجْتَبَدَ حِسَاءُ خَمِيرِيًّا كَانَ بَسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ، فَلَقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِشِمَالِهِ طَرَفِي الْحِسَاءِ، وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِيهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اللَّهُمَّ أَهْلِي أَذْهَبْ

عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَهْبُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ: بَلَى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَمَا قَضَى دُعَاءَهُ لِابْنِ عَمِّي عَلِيٍّ وَابْنَتِهِ فَاطِمَةَ ﴿مسند احمد: ۶/۲۹۸، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۳/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت شہر بن مسعود سے روایت ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو اُم المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کو عارت کرے، انہوں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے رُسوا کیا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک صبح آپ کی خدمت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آٹے اور گھی کا حلوا بنایا تھا۔ وہ اسے اپنے ایک تھال میں اٹھائے لائیں اور لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارا چچا زاد (علی) کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ اور اس کے صاحبزادوں کو بھی ساتھ لیتی آنا۔ وہ اپنے دونوں بچوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیا، حضرت علی رضی اللہ عنہما آپ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سب پر ڈال دی، پھر اپنے بائیں ہاتھ سے چادر کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جانب اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو ختم کر دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ اس سے پہلے اپنے چچا زاد علی (رضی اللہ عنہ) ان کے دونوں صاحبزادوں اور اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دُعا کر چکے تھے۔

﴿1171﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ وَالَّذِي أُحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلَيَّ لِأَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ: جَاءَ عَلَيٌّ؟ مِرَارًا، قَالَتْ فَاطِمَةُ: كَانَ بَعَثُهُ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ، قَالَتْ: فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ وَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلَيٌّ فَجَعَلَ يَسَارُهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا ﴿ مسند احمد ۶: ۳۰۰ / المستدرک للحاكم ۳: ۱۳۸ ﴾

◊ ◊ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اُس ذات کی قسم جس کے نام کی میں قسم اٹھاتی ہوں! بیشک آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرب رہا ہے۔ ہم لوگ روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار پوچھتے کہ علی آگیا ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غالباً انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آگے میں سمجھ گئی کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے، چنانچہ ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور میں دروازے پر سب سے زیادہ قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی میں راز کی باتیں کرنے لگے۔ پھر اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہو گیا۔ چنانچہ آخری وقت میں تمام لوگوں سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرب رہا ہے۔

﴿ 1172 ﴾ ◊ ◊ ﴿ سند حدیث ﴾ ◊ ◊ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ بَحْرٍ قَتْنَا عَيْسَى بْنَ يُونُسَ (ص 687): قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُثَيْمِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُثَيْمِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◊ ◊ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لَهُمْ فِي نَخْلِ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيُقْطَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجَنَانَاهُمْ، فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرِ مِنَ النَّخْلِ فِي دُقْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ فَمِنَّمَا فَوَاللَّهِ مَا أَهْبَنَّا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَبَّنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَشَقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَحْيِمِرُ ثُمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ - يَعْنِي قَرْنَهُ - حَتَّى تَبُلَّ مِنْهُ هَذِهِ يَعْنِي لِحْيَتَهُ.



﴿سند احمد: ۲۶۳/۳ / المستدرک للحاکم: ۱۴۰/۳ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۶/۹﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں اور علی رضی اللہ عنہ غزوہ ذی العشیرہ میں رفیق سفر تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا اور وہاں قیام فرمایا تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو اپنے باغات کے چشموں میں کام کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابویقظان! آؤ ان لوگوں کے پاس چل کر دیکھتے ہیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم ان کے قریب چلے گئے۔ تھوڑی دیر تک ان کا کام دیکھا، پھر ہمیں نیند کے جھونکے آنے لگے، تو ہم واپس آگئے اور کھجوروں کے ایک باغ کے کنارے بنجر زمین پر مٹی کے اوپر ہی لیٹ گئے۔ اللہ کی قسم! ہم اسی طرح بے خبر لیٹے ہوئے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگ مبارک سے ہلاتے ہوئے اٹھایا، اور ہم اس مٹی میں لت پت ہوئے پڑے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ”اے ابوتراب“ کہا تھا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر مٹی لگی دیکھ رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمام لوگوں سے زیادہ بد بخت دو آدمی نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تو قوم شمود کا وہ سرخ و سپید آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹ دی تھیں اور دوسرا وہ آدمی جو اے علی! تمہارے سر پر وار کر کے تمہاری داڑھی کو خون سے تر کر دے گا۔

﴿1173﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ الْحَرَّانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَزِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ كُنْتُ أَنَا وَعَلِيُّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ الْعَشِيرَةِ فَمَرَرْنَا بِرِجَالٍ مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي نَخْلِ، فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عِمْسَى بْنِ يُونُسَ.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ عشییرہ میں ساتھ ساتھ (موسفر) تھے کہ ہمارا گزر بنو مدلج کے کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو باغ میں کام کاج کر رہے تھے۔ پھر راوی نے عیسیٰ بن یونس کی (گزشتہ) حدیث کے ہم معنی ہی بیان کیا۔

﴿1174﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ:

حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَى عَلِيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ.

﴿مضیٰ برقم: ۱۰۰۹﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا تھا۔

﴿1175﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَابِئُ نَمِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَجَلُهُ

الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ▶ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ، عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ

أَبِي طَالِبٍ، وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: إِذَا لَقَيْتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ، وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِيهِ، قَالَ: فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ،

وَسَبِينَا الدَّرِيَّةَ، فَاصْطَفَى عَلِيُّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ، قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ يَعْنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ، فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ،

فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ، بَعَثْتَنِي مَعَ

رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَطِيعَهُ، قَدْ بَلَغْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَعُ فِي عَلِيٍّ، فَإِنَّهُ

مِثِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي. ﴿مسند احمد: ۳۵۶/۵﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے، جن میں ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جبکہ دوسرے کا امیر

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب تم لوگ ایک جگہ جمع ہو تو تم سب کا امیر علی ہوگا اور جب تم جدا جدا ہو تو پھر

ہر ایک دستے کا امیر ہوگا۔ پھر اہل یمن کے قبیلہ بنو زید سے ہمارا آنا سامنا ہو گیا، چنانچہ ہم نے قتال کیا تو مسلمانوں کو مشرکین

پر غلبہ حاصل ہوا۔ ہم نے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں و بچوں کو قیدی بنا لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قیدیوں میں سے ایک

عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھ کر

اس بات کی خبر دی۔ تو جب میں (وہ خط لے کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط پڑھ کر سنایا گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دیکھے، میں نے عرض کیا: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کے ہمراہ بھیجا تھا اور حکم فرمایا تھا کہ میں اس کی اطاعت

کروں، چنانچہ میں نے تو وہی کیا ہے جو مجھے کہہ کر بھیجا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کے بارے میں کسی بدگمانی کا شکار

نہ ہونا، کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ تمہارا دوست ہوگا۔



اپنے لیے رکھ لی تھی۔ میں ایسا شخص تھا کہ اپنی نگاہیں نیچی ہی رکھتا تھا۔ چنانچہ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک (کارنگ ناراضگی کے باعث) متغیر ہو گیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا دوست میں ہوں، اُس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ یہ جنگی مہم نبی کریم ﷺ نے یمن کے علاقے میں بھیجی تھی اور اس کی قیادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ نبی کریم ﷺ نے جب اپنے پیارے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق شکوے شکایت سنے تو آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور غصے سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا: ”جس کا میں دوست ہوں، اس کا علی بھی دوست ہونا چاہیے۔“ یعنی جس کو میرے ساتھ محبت ہے اُس کو علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میری عزت و احترام کرتا ہے اُس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی عزت و احترام بھی کرنا چاہیے۔

﴿ 1178 ﴾ ◀ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَائِبِي، نَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِي، نَائِبِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سَلِيحٍ، عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ لَمَّا خَطَبَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَكِيْمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: عَلَيَّ كَبْشٌ، وَقَالَ فُلَانٌ: عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرِّيَّةٍ. ﴿ مسند احمد: ۳۵۹/۵ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شادی کے لیے ولیمہ ضروری ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مینڈھا میرے ذمے ہے۔ اور فلان نے کہا: میرے ذمے اتنے جو ہیں۔

﴿ 1179 ﴾ ◀ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَائِبِي، نَا رَوْحٌ، نَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنجُوْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴾ ◀ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلَيْدِ لِيُقْسِمَ الْخُمْسَ - وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: لِيُقْبِضَ بَعْضَ الْخُمْسِ - قَالَ: فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ خَالِدٌ لِبَرِيْدَةَ: أَلَا تَرَى مَا يَصْنَعُ هَذَا، أَوْ مَا صَنَعَ هَذَا؟ قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ: وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ: يَا بَرِيْدَةُ، أَبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا تَبْغِضُهُ - قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً: فَأَجِبَهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. ﴿ صحیح البخاری: ۶۶۸/۱ مسند احمد: ۳۵۹/۵ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خمس کی تقسیم کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جہاز بھجوا۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ خمس کا کچھ حصہ لینے کے لیے بھجوا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے جو اس نے کیا ہے؟ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت ہو کر تھی، چنانچہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ سب بتلایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے نفرت نہ کرو۔ روح نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) بلکہ اس سے محبت کرو۔ یقیناً خمس میں اس کا حصہ اس سے بھی زیادہ بنتا ہے۔

﴿1180﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِيهَا أَبُو مَجْلَزٍ وَابْنَا بَرِيدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي بَرِيدَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بَغْضًا لَمْ أَبْغُضْهُ أَحَدًا قَطُّ، قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أَحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بَغْضِهِ عَلِيًّا، قَالَ: فَبَعَثَ حِيَالَ الرَّجُلِ عَلِيَّ خَيْلٌ، فَصَحِبْتُهُ مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بَغْضِهِ عَلِيًّا، فَاصْبْنَا سَبِيًّا، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْعَثْ إِلَيْنَا مِنْ يَخْمَسِهِ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ مِنْ أَفْضَلِ السَّبْيِ، فَخَمَسَ وَقَسَمَ، فَخَرَجَ وَرَأْيُهُ يَقْطُرُ، فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ، فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ، فَصَارَتْ فِي الْخُمْسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، فَوَقَعْتُ بِهَا، قَالَ: وَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَيَّ نَبِيَّ اللَّهِ، فَقُلْتُ: ابْعَثْنِي مُصَدِّقًا، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ: صَدَقَ، قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ قَالَ: ابْتِغِضْ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَبْغِضْهُ، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازِدْ لَهُ حُبًّا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَعْبِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمْسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ، قَالَ: فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ. ﴿مسند احمد: ۵/۳۵۰﴾

◀ ◀ ◀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قدر نفرت تھی کہ اتنی نفرت میں نے کبھی کسی سے نہیں کی تھی بلکہ میں ایک قریشی آدمی سے صرف اس وجہ سے محبت کرتا تھا کہ اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت تھی۔ ایک مرتبہ اُس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھجوا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا۔ ہم نے کچھ قیدی پکڑے اور



اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیجیں جو مالِ غنیمت کا خمس وصول کر لے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ نامی لونڈی بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اُسے تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا: اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے خمس وصول کیا تو وہ بھی خمس میں شامل تھی، پھر وہ اہل بیتِ نبوت میں آگئی اور وہاں سے آلِ علی میں آگئی اور میں نے اس سے جماعت بھی کر لی ہے۔ اس (قریشی) آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھجو۔ چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا۔ میں بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے خط پر سے میرے ہاتھ کو ہٹا کر فرمایا: کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو، کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! خمس میں آلِ علی کا حصہ وصیفہ سے بھی افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

﴿1181﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِدُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، عَنْ شَرِيكَ قَتْنَا أَبُو رَيْبَعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَحِبَّهُمْ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ ﴿مفہوم برقم: ۱۱۰۳﴾ ◀ ﴿۱۱۷۷﴾

◀ ﴿۱۱۷۷﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ میرے صحابہ میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے، اس نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بھی ان سے محبت کروں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک علی بھی ان میں سے ہے۔

﴿1182﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْيْنٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَدْنَاهُ وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ، صَالِحُهُمْ تَبِعَ لِصَالِحِهِمْ، شَرَّارُهُمْ تَبِعَ لِشَرَّارِهِمْ

﴿بخاری: ۵۲۷۶/صحیح مسلم: ۱۳۵۱۳/مسند احمد: ۱۰۱۱۱/السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۳۱۸۸/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۶۳۲۲/مسند المزین: ۲۷۰۲/مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۹۱/۵﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا اور میرے دل میں محفوظ ہو گیا:

لوگ (امارت کے معاملے میں) قریش کے تابع ہیں۔ نیک لوگ ان کے نیک لوگوں کے تابع ہیں اور برے لوگ ان کے برے لوگوں کے تابع ہیں۔

﴿1183﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِقَانُ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْرَقِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ فَاسْتَسْقَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ لَنَا بِكَيْءٍ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَنَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّهُ أَحْبَبَهُمَا إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى قَبْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَا الرَّاقِدُ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

﴿مسند احمد: ۱۰۱۱۱/مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۶۹۹۹/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۹۲۲﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں خواب گاہ میں سو رہا تھا۔ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے کچھ مانگ لیا، تو نبی کریم ﷺ ہماری ایک بکری کی طرف بڑھے جو بہت کم دودھ دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ دوہا تو وہ بہت زیادہ نکل آیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آگئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک طرف بٹھالیا۔ پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! لگتا ہے آپ ﷺ کو ان دونوں میں سے اس کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی بات نہیں ہے، دراصل اس نے اس سے پہلے مانگا تھا۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن میں تم یہ دونوں اور یہ سونے والا ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔

﴿1184﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - كَتَبْتُ إِلَيْكَ

بَخْطِي وَخَتَمْتُ الْكِتَابَ بِخَاتَمِي - يَذْكُرُ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ الْحُسَيْنَ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ فَقَالَ: أَلَا تَصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَبِإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا، فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54).

﴿مضی برقم: ۱۰۵۰﴾

◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم (تہجد) نماز نہیں پڑھتے؟ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہیں جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرماتے سنا کہ:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿الكهف: ۵۴﴾  
”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے“

﴿1185﴾ ◀ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا، كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۴۱۵/۵ / مسند احمد: ۲۵/۲﴾  
◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: جس شخص نے مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کی وہ روز قیامت میرے درجے میں میرے ساتھ ہی ہوگا۔

﴿1186﴾ ◀ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيَّ قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا نَائِمٌ وَأَنَا نَائِمٌ وَفَاطِمَةُ، وَذَلِكَ مِنَ السَّحَرِ

حَتَّى قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَقَالَ: أَلَا تَصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ مُجِيبًا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا نَفُوسَنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ: فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ الْكَلَامَ، وَضَرَبَ يَدَيْهِ عَلَيَّ فَخِذَهُ يَقُولُ: (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا) (الكهف: 54). ﴿مضی برقم: ۱۰۵۰، ۱۱۸۴﴾

﴿﴾ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں سو رہا تھا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی سو رہی تھیں اور یہ سحری کا وقت تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا: کیا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے آپ کو جواب دیتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں تو صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا۔ یہ جواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور دوبارہ مجھ سے بات نہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے:

وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿الكهف: ۵۴﴾

”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے“

﴿1187﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاهَا شِمُّ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا مُحَمَّدًا،

يَعْنِي: ابْنَ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ أَبُو فَضَالَةَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ، قَالَ:

فَقَالَ لَهُ أَبِي: مَا يُعِيمُكَ بِمَنْزِلِكَ هَذَا؟ لَوْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ لَمْ يَلِكْ إِلَّا أَعْرَابُ جُهَيْنَةَ، نَحْمِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَإِنْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ وَلَيْكَ أَصْحَابُكَ، فَقَالَ عَلِيُّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنِّي لَا أَمُوتُ حَتَّى أُؤَمَّرَ ثُمَّ تُخَضَّبُ هَذِهِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - مِنْ دَمِ هَذِهِ - يَعْنِي هَامَتَهُ - فَقُتِلَ وَقُتِلَ أَبُو فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ.

﴿مسند احمد: ۱۰۲۱/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۳۶۹﴾

﴿﴾ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں اپنے والد (ابو فضالہ بدری رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا، وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے اور اس سے ان کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔ میرے والد نے ان سے کہا: بیماری نے آپ کا کیا حال کر رکھا ہے، اگر آپ کا آخری وقت آپ پہنچا تو آپ کے پاس جہینہ کے دیہاتوں کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا جو آپ کو مدینہ منورہ لے جائیں گے، لہذا اگر آپ کا وصال ہو جائے تو آپ کے ساتھیوں کو آپ کا خیال کرنا چاہیے اور آپ کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بات بتا رکھی ہے کہ مجھے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک میں خلیفہ نہ بن جاؤں، اس کے بعد یہ داڑھی سر کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں شہید ہوئے، جبکہ ابو الفضالہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر جنگ صفین کے موقع پر شہید ہوئے۔

﴿1188﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسِحًا بِنِ الْغَاسِمِ قَتْنَا عَبْدُ

الْعَزِيزِ، يُعْنِي: ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ:

وَجِهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوْلُ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي، فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، لَا يُغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَأَصْرِفْ عَنِّي سَهْنَهَا، لَا يَصْرِفُ سَهْنَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمَنْعِي، وَعِظَامِي، وَعَصْبِي، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، مِلءِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِثْلَهُمَا مِثْلَهُمَا، وَمِثْلَهُمَا شَيْءٌ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصُورَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ، فَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ، وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

صحیح مسلم: ۵۳۴۱/۱، مسند احمد: ۱۰۲۱/۱، سنن ابی داؤد: ۲۰۱۱/۱، سنن الترمذی: ۳۸۵/۵، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳۲۲/۲

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو ”اللہ اکبر“ کہتے پھر یہ دعائیں پڑھتے:

وَجِهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ..... الخ

”میں نے یکسو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں“



مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرماں بردار ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، سو تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تیرے سوا کوئی بھی بخشنے والا نہیں۔ سب سے عمدہ اخلاق اپنانے کے لیے میری راہنمائی فرما، اس کی عمدگی کے لیے صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، اور مجھ سے برے اخلاق کو دور لے جا، اسے دور بھی صرف تو ہی لے جاسکتا ہے۔ میں حاضر ہوں اور کامل توجہ سے حاضر ہوں، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، اور برائی کی نسبت تیری جانب نہیں کی جاسکتی۔ میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے۔ تو بڑی برکتوں والا اور رفعتوں والا ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کر رہا ہوں۔“

جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ ..... اَلْحَمْدُ

”اے اللہ! میں تیرے لیے جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، گود اور پٹھے سب ہی تیرے سامنے عاجزی کا مظہر ہیں۔“

اور جب آپ ﷺ (رکوع سے) سر اٹھاتے تو فرماتے:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ..... اَلْحَمْدُ

”اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی۔ اے ہمارے رب! تیری ہی تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر میں، اور ان کے مابین بھر کر اور اس کے بعد اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔“

اور جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اس طرح فرماتے:

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ ..... اَلْحَمْدُ

اے اللہ! میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں، اور (تو نے مجھے) بہترین شکل دی، اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ بڑی برکتوں والا ہے اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔“

اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو جاتے اور سلام پھیرتے تو یہ دُعا کرتے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ ..... اَلْحَمْدُ

”اے اللہ! میرے سب گناہ اور میری تمام تقصیریں معاف فرما دے، جو میں پہلے کر چکا اور جو میں نے بعد میں کیں، جو چھپے ہوئے کیں اور جو ظاہر میں کیں، جو میں حد سے بڑھا رہا اور جن کا تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ تو ہی (نیکی اور خیر میں) آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

﴿1189﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَلَّغْنَا عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوِيَّةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ أَنَّهُ

قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، قَالَ: لَا يُتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ.

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت نصیر بن شمیل رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

(وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ) کا مطلب ہے کہ لَا يُتَقَرَّبُ بِالشَّرِّ إِلَيْكَ یعنی کسی برے ذریعے سے تیرا تقرب حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

﴿1190﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاحِجِينَ، هُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى، نَاحِجٌ

الْعَزِيزِ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ:

وَجَّهْتُ وَجْهِي، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: وَأَصْرَفُ عَنِّي سَوْئَهَا. ﴿مسند احمد: ۱۰۳/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ پڑھتے: میں نے اپنے چہرے کو متوجہ کیا..... آگے

انہوں نے اسی (گذشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا، البتہ اس میں یہ الفاظ بیان فرمائے کہ: وَأَصْرَفُ عَنِّي سَوْئَهَا ”مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے۔“

﴿1191﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نَادَاؤُودُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَسْلَمَةَ الرَّازِيَّ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُفْتَنَ التَّوَابَ.

﴿زیادات المسند: ۱۰۳/۱/ مجمع الزوائد للشمسی: ۲۰۰/۱۰﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جس کی خوب آزمائش کی گئی ہو اور جو بہت زیادہ توبہ کرنے والا ہو۔

﴿1192﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاحِجِينَ، هُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى، نَاحِجٌ

عَمْرٍو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ

كَانَ أَجْلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحَمَنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعَنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرُنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتُمْ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ: فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَافِهِ، أَوْ اللَّهُمَّ اشْفِهِ - شَكَتْ شُعْبَةُ - قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي ذَلِكَ بَعْدُ. ﴿مسند احمد: ۱۰۷/۱، سنن الترمذی: ۵۶۶/۵﴾

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں (ایک مرتبہ) بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں یہ دُعا کر رہا تھا: ”اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آچکا ہے تو مجھے راحت عطا فرما اور اگر (میری موت کا وقت) مؤخر ہے تو مجھے (بسترِ مرض سے) اٹھالے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔“ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیسے دُعا کی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دُعا کو دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا پاؤں مبارک لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: اے اللہ! اسے شفا عطا فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

﴿1193﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: أَنَا

شَرِيكُهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضْحِيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضْحِي عَنْهُ أَبَدًا.

﴿﴾ مسند احمد: ۱۰۷/۱، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۸۸/۹، المستدرک للحاکم: ۲۲۹/۳، سنن ابی داؤد: ۹۴۳/۳، سنن الترمذی: ۸۴۳/۳﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کروں، چنانچہ میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

﴿1194﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ،

وَمُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نَا زَائِدَةُ، نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيْلٍ وَقَرْبِيَّةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ

حَشْوَهَا لَيْفٌ. قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِذْخِرْ، قَالَ أَبِي: الْخَمِيْلُ: الْقَطِيفَةُ الْمُخَمَّلَةُ. ﴿مسند احمد: ۹۳/۱، دلائل النبوة للبیہقی: ۴۳۰/۲﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جھالردار چادر، ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ دیا تھا، جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک تصویر <https://www.youtube.com/watch?v=...> ذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔

﴿1195﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسُودُ بْنُ عَامِرٍ، نَاشِرِيكٌ، عَنْ سَمَائَةَ عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَبْعَثَنِي إِلَى قَوْمٍ أَسَنَ مِنِّي، وَأَنَا حَدِيثٌ لَا أَبْصِرُ الْقَضَاءَ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ، وَاهْدِ قَلْبَهُ، يَا عَلِيُّ! إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ الْخُصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَيْنَهُمَا حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ مَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ تَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ: فَمَا اخْتَلَفَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ، أَوْ مَا أَشْكَلَ عَلَيَّ قَضَاءٌ بَعْدُ. ﴿مضی برقم: ۹۸۴﴾

◀ ◆ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی جانب بھیجا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کی بھی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کی زبان کو قائم رکھنا اور اس کے دل کو ہدایت سے روشناس فرما۔ (پھر فرمایا:) اے علی! جب تیرے پاس جھگڑے کے دو فریق آکر بیٹھیں تو تم تب تک ان کا فیصلہ نہ کرنا جب تک کہ دوسرے فریق سے بھی اس کا اسی طرح موقف نہ سن لو جیسے پہلے کا سنا ہو، پس جب تم ایسا کر لو گے تو تمہارے سامنے فیصلہ از خود واضح ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نصیحت کے بعد کوئی فیصلہ مجھ پر مشکل ثابت نہیں ہوا۔

﴿1196﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، نَاشِرِيكٌ، نَاسُودُ بْنُ عَامِرٍ، نَاشِرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ،

عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) (الشعراء: 214): جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَاجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ فَأَكَلُوا وَشَرَبُوا، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دِينِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يَسْمَعْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا مَنْ يَقُومُ بِهِذَا؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِآخَرَ، قَالَ: فَعَرَّضَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيُّ: أَنَا. ﴿مضی برقم: ۱۱۰۸﴾

◀ ◆ ◀ حضرت عبد اللہ بن اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

”اور اپنے خاندان کے قریبی لوگوں کو ڈرائیے۔“

تو نبی کریم ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ تیس آدمی جمع ہوئے اور جب وہ کھاپی چکے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: میرے قرض کو چکانے اور میرے وعدوں کو نبھانے کی ذمہ داری کون لے گا؟ (اس کے بدلے میں) وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا۔ ایک آدمی کہ جس کا راوی نے نام ذکر نہیں کیا، بولا: یَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! آپ ﷺ تو ایک سمندر ہیں، بھلا یہ ذمہ داری کون اٹھائے گا؟ پھر آپ ﷺ نے دوسرے کو کہا، پھر یہی پیشکش آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت کو کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: میں (یعنی یہ ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں)۔

﴿1197﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ، نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا

يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِيهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَأَبْعَثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ أُسَوِيَ كُلَّ قَبْرِ،

وَأَنْ أُطِيسَ كُلَّ صَنْمٍ ﴿مسند احمد: ۹۶۱/۳ سنن ابی داؤد: ۳۱۵/۳ سنن الترمذی: ۳۶۶/۳﴾

✿ ✿ ✿ حضرت جریر بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد (حیان رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: بیشک میں تجھے لازماً اس کام کے لیے بھیجوں گا جس کام کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا (وہ کام یہ تھا کہ) میں ہر قبر کو برابر کر دوں اور ہر بت کو مسمار کر دوں۔

﴿1198﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

خَيْثَمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَلَانَ آخِرًا مِنَ

السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانَهُمْ حَنَا جِرَهُمْ، فَإِنَّمَا لَقَيْتَهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿مسند احمد: ۸۱۱/۱ مسند ابن ماجہ: ۳۶۴/۲﴾

✿ ✿ ✿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے یہ بات کہ میں آسمان سے (زمین پر) گر پڑوں، اس بات کی بہ نسبت زیادہ پسند ہوگی کہ میں آپ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو، لیکن جب میں تم سے اس معاملے کے بارے میں بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو (میں اس



حدیث: ”یقیناً جنگ ایک چال ہے“ (کو دلیل بناتے ہوئے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں)۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: عنقریب (خلافت راشدہ کے) آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے وہ (ظاہری طور پر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین کے اندر سے اس طرح تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جس طرح زوردار تیر زکار میں سے نکل جاتا ہے۔ تمہارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا، جس نے ان کو قتل کیا، بیشک اُس کے لیے قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔

﴿1199﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتْ: أَنْتِ عَلِيًّا فَهُوَ أَعْلَمُ مِنِّي، قَالَ: فَاتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَّيْنِ، قَالَ: فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخَفَّيْنِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا. ﴿سنن الترمذی: ۸۴۱/سنن ابن ماجہ: ۱۸۳۱﴾

◀ حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کریں جبکہ مسافر کے لیے تین دن کا حکم فرماتے تھے۔

﴿1200﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنْشِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَجِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضَجِّيَ عَنْهُ. ﴿مفصل برقم: ۱۱۹۳﴾

◀ حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔

﴿1201﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا عَمْرُو بْنَ

طَلَحَهُ عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ، عَنْ سِمَالَةَ عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئِنَ بَعَثَهُ بِرَاءَةً فَقَالَ  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِّنِ، وَلَا بِالْخَطِيبِ، قَالَ: مَا بُدُّ أَنْ يَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ  
 تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدُّ، فَسَأَدُهَا أَنَا، قَالَ: انْطَلِقْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَثْبِتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي  
 قَلْبَكَ، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ.﴾ ﴿مسند احمد: ١٥٠١﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں سورۃ البراء سنانے (یعنی مشرکین سے  
 بروایت) کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا:  
 یا نبی اللہ ﷺ! میں نہ تو فصیح و بلیغ ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں (پھر آپ ﷺ اس کام کے لیے مجھے کیوں بھیج رہے  
 ہیں؟) اس کے لیے ضروری ہے کہ یا تو میں اسے لے کر جاؤں یا پھر تم اسے لے جاؤ۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ضروری  
 ہی ہے تو پھر میں ہی لے جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری زبانی کو جمائے اور تمہارے دل کو راست روی  
 پر قائم رکھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ان کے منہ پر رکھا۔

﴿ 1202 ﴾ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي  
 أَبِي، عَنْ أَبِي سَلَامَةَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ اَللّٰهُمَّ بَكَ اَصْوَلُ، وَبِكَ اَجَلُّ، وَبِكَ اَسْبَرُ

﴿ ﴿ مسند احمد: ٩١١/سنن ابی داؤد: ٣٢٣٣/مجمع الزوائد شمی: ١٣٠١٠﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو فرماتے:

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے رخت سرفراں ہوتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا پھرتا ہوں۔  
 ﴿ 1203 ﴾ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ،

عَنْ سِمَالَةَ عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلِيِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي:  
 أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ، فَحَيْثُ مَا لَجِئْتَهُ فَعِزِّدِ الْجِئَابَ مِنْهُ، فَالْتَمِسْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِمْ، فَلَجِئْتُهُ بِالْجِئَابَةِ  
 فَأَعَدْتُ الْجِئَابَ مِنْهُ، وَدَجَعْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ:

لَا وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ نَبِي فَقَالَ: لَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ. " (مسند احمد: ۱۵۱/۱ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۲۹/۷) ﴿﴾  
 ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

جب سورۃ البراءۃ (سورۃ التوبہ) کی دس آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ آیات دے کر بھیجا تا کہ وہ اہل مکہ کو سنا کر آئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: ابوبکر کے پیچھے جاؤ اور جہاں بھی تم ان سے ملو ان سے وہ تحریر لے لینا اور اسے لے کر تم خود اہل مکہ کے پاس جانا اور انہیں وہ آیات سنانا۔ چنانچہ (میں) جگہ مقام پر انہیں جا ملا اور ان سے وہ تحریر وصول کر لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے متعلق کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: یہ ذمہ داری صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ادا کر سکتے ہیں یا پھر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہی ہو۔

﴿﴾ 1204 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، نَا

سُلَيْمَانَ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ قِيلَ لِعَلِيِّ: إِنَّ رَسُولَكُمْ كَانَ يَخُصُّكُمْ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ عَامَّةً، قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَخُصَّ النَّاسَ بِهِ إِلَّا شَيْءٌ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ أَسْنَانِ الْبَابِلِ، وَفِيهَا: إِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَمٌ مِنْ ثُورٍ إِلَى عَايِرٍ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدِيثًا، أَوْ آوَى مُحَدِّثًا، فَإِنَّ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى مَوْلَى بَغِيرٍ إِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. " (مسند احمد: ۱۵۱/۱ / سنن ابی داؤد: ۱۸۰۳/۳ / سنن الترمذی: ۲۴۲۸) ﴿﴾

﴿﴾ حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: بے شک آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام لوگوں سے ہٹ کر آپ کو کوئی خاص بات بھی بتلائی ہوگی۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی کوئی خصوصی بات نہیں بتلائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نہ بتلائی ہو سوائے ایک چیز کے جو میری اس تلوار کی میان میں موجود ہے۔ پھر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں دیت کے طور پر ادا کیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا اور اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ ثور پہاڑ سے لے کر عایر تک بدینہ حرم ہے جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے گا یا کسی بدعتی کو پناہ دے گا، تو بے شک اُس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت

ہے روزِ قیامت اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔ اور مسلمانوں پر یہ ذمہ داری مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہے (کہ وہ اس حکم کا پاس و لحاظ رکھیں)۔ جو شخص مسلمانوں کے عہد کو توڑے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔ اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی اور سے موالات کا رشتہ بنا لے (یعنی اس کو اپنا مالک بنا لے) تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کی بھی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ کی جائے گی۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ اس حدیث پاک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت سے متعلق یہ بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فرامین کا صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، گویا آپ بھی نبی کریم ﷺ کے خاص علمی وارث تھے۔

حرم سے مراد وہ تمام جگہ جو قابل احترام اور لائق تقدیس ہو۔ مذکورہ حدیث میں بیان حرم مدینہ کی حد تقریباً بارہ میل بنتی ہے اس ساری حد کے اندر شکار کرنا، درخت اکھاڑنا اور گھاس کا نسا حرام ہے۔

البتہ کسی ناگزیر صورت کے لیے گھاس وغیرہ کا نسا جائز ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے اذخر بوٹی کو کاٹنے کی اجازت لی تھی، کیونکہ اس سے وہ چیزوں کی دباغت کیا کرتے تھے۔

﴿ 1205 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَيْثَمَةَ قَتْنَا شَبَابَةَ بْنَ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ قَالَ: قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّ قَوْمًا يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، عَلَّامَتُهُمْ رَجُلٌ مُخَذَّبٌ الْيَدِ. ﴿ مسند احمد: ۸۸/۱ ﴾

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک کچھ لوگ اسلام سے اس طرح (تیزی کے ساتھ) نکل جائیں گے جس طرح تیر اس چیز سے نکل جاتا ہے جس پر اس سے نشانہ لگایا گیا ہوتا ہے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اس شخص کے لیے جنت کی بشارت ہے جو انہیں قتل کرے گا اور وہ اسے شہید کر دیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ادھورے ہاتھ والا ایک شخص ہوگا۔

﴿ 1206 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَتْنَا شَبَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ، وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَن كُنْتُ مَوْلَاةً فَعَلَيْ مَوْلَاةٌ . قَالَ فَزَادَ النَّاسُ بَعْدُ: اللَّهُمَّ وَاَلِ مَنْ وَاِلَاةُ وَعَادِ

مَنْ عَادَاةُ- ﴿مسند احمد: ۱۵۲/۱﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز ارشاد فرمایا:

جس کا دوست میں ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ان الفاظ کے بعد لوگوں نے یہ بھی اضافہ کیا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اے اللہ! جو اس سے دوستی

رکھے اس سے تو بھی دوستی رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے اس سے تو بھی عداوت رکھ۔

﴿1207﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَتْنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، نَا سَعِيدَ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوُرْدِ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: يَا ابْنَ أَعْبَدَ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قَالَ:

قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: تَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا، قَالَ: وَمَا تَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا

فَرَعْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا شُكْرُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ

فَاطِمَةَ؟ كَانَتْ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ زَوْجَتِي، فَجَرَّتْ بِالرَّحَى

حَتَّى أَثَرَ الرَّحَى بِيَدَيْهَا، وَأَسْتَقَّتْ بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَرَتْ الْقِرْبَةُ بِنَحْرِهَا، وَقَمَّتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابَهَا، وَأَوْقَدَتْ

تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنَسَتْ ثِيَابَهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرٌّْ، فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا أَوْ خَدَمًا،

قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلِيهِ خَادِمًا يَبْقِيكَ حَرًّا مَا أَنْتِ فِيهِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ خَدَمًا أَوْ خَدَامًا، فَرَجَعْتُ وَلَمْ تَسْأَلْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: أَلَا

أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أُوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،

وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: فَأَخْرَجْتُ رَأْسَهَا فَقَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، مَرَّتَيْنِ. فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ

عَلِيٍّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، أَوْ نَحْوَهُ. ﴿مسند احمد: ۱۵۲/۱﴾ سنن ابی داؤد: ۳/۱۵۲/۳/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۲/۵﴾

﴿﴾ حضرت ابن اعبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن اعبد! کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض

کیا: اے ابن ابی طالب! (آپ ہی بتلا دیجیے کہ) اس کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس کا حق یہ ہے کہ) تم یہ دُعا پڑھو:



بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا

اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! جو تو نے ہمیں رزق عطا کیا ہے اس میں ہمارے لیے برکت فرمادے۔“  
(پھر فرمایا:) کیا تم جانتے ہو کہ کھانے سے فراغت کے بعد شکر کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ میں نے پوچھا: (فرمائیے) شکر ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) تم یوں کہو:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

”تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔“

پھر فرمایا: کیا میں تجھے اپنے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نہ بتلاؤں؟ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں آپ کے اہل خانہ میں سب سے زیادہ لائق عزت تھیں اور میری اہلیہ محترمہ تھیں۔ انہوں نے اتنی چمکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں اس کے نشان پڑ گئے اور مشکیزے بھی اس قدر ڈھوئے کہ گردن پر نشان پڑ گئے، گھر کو اتنا سنوارا کہ اپنے کپڑے غبار آلود ہو گئے اور ہانڈی کے نیچے آگ اتنی جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے، جس سے انہیں جسمانی طور پر شدید اذیت ہوئی۔ اتفاقاً انہیں دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے۔ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہما سے کہا: جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم کی درخواست کرو تا کہ تم اس گرمی سے تونچ جاؤ۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، انہوں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں، لیکن وہ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس آ گئیں۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں ذکر کیا کہ (جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما نے خادم کی درخواست کی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ (وہ یہ ہے کہ) جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ مرتبہ ”سبحان اللہ“ ۳۳ مرتبہ ”الحمد للہ“ اور ۳۳ مرتبہ ”اللہ اکبر“ پڑھ لیا کرو۔ یہ سن کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما نے اپنا سر نکالا اور دو مرتبہ کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوں۔

﴿1208﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَتْنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ▶ أَنَسَى عَلِيًّا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مَكَاتِبَتِي فَأَعِينِي،

فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَنَا بَعْدَ

لَدَاةِ اللَّهِ عَنْكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

﴿سنن الترمذی: ۵۶۰۷/۵، المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۸﴾

◀ ◆ ◀ حضرت ابووائل سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنین! میں اپنی مکاتبت سے عاجز آچکا ہوں لہذا آپ میری مدد فرمائیے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے، اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ سے وہ قرض چکا دے گا؟ اُس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ دُعا پڑھا کرو:

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے اپنے حلال رزق کے ذریعے اپنے حرام کردہ مال سے بے نیاز کر دے اور اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے"

﴿ تَشْرِیْحُ ﴾ ﴿ ﴾ مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا ہے جس کے ساتھ اُس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کرو گے تو آزاد ہو جاؤ گے۔

﴿ 1209 ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِفَانُ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ ﴾ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُنِي بِأَمْرٍ أَوْ قَدْ زَنَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَذَهَبُوا بِهَا لِيُرْجَمُوهَا

فَلَقِيَهُمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا لِهَذِهِ؟ فَقَالُوا: زَنَتْ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَانْتَزَعَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَرَدَّهَا، فَرَجَعُوا إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا رَدَّكُمْ؟ قَالُوا: رَدَّنَا يَعْنِي عَلِيٌّ، قَالَ: مَا فَعَلَ هَذَا عَلِيٌّ إِلَّا لِشَيْءٍ قَدْ عَلِمَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَلِيٌّ، فَجَاءَ وَهُوَ شَبِيهُ الْمَغْضُوبِ، فَقَالَ: مَا لَكَ رَدَدْتَ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَعْقِلَ"؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ عَلِيٌّ: هَذِهِ مُبْتَلَاةُ بَنِي فُلَانٍ، فَلَعَلَّهَا أَنَا هَا وَهُوَ بِهَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: وَأَنَا لَا أَدْرِي، فَلَمْ يَرْجُمُوهَا.

﴿ مسند احمد: ۱۵۵/۱، سنن ابی داؤد: ۱۴۰/۴، صحیح ابن خذیمہ: ۲۴۸/۴، سنن الداری قطنی: ۱۳۹/۳ ﴾

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حضرت ابو ظبیان الجنبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لایا گیا جس نے زنا کیا تھا، آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا: لوگ اس عورت کو رجم کرنے کے لیے لے گئے۔ راستے میں انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے پوچھا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھوں سے عورت کو کھینچ لیا اور انہیں واپس بھیج دیا۔ وہ واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں

نے پوچھا: تمہیں کس نے واپس بھیج دیا؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واپس بھیج دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی نے ایسا ضرور کسی ایسی بات کی وجہ سے کیا ہوگا جو ان کے علم میں ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو ان کی کیفیت ایسی تھی کہ جیسے کسی شخص کو غصہ دلایا گیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے آپ نے ان لوگوں کو واپس کیوں بھیج دیا؟ تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا نہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے): سوئے ہوئے شخص سے جب تک وہ بیدار نہیں ہو جاتا، بچے سے جب تک کہ وہ بڑا نہیں ہو جاتا اور پاگل سے جب تک کہ وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں (میں نے یہ فرمان سنا ہوا ہے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی پاگل عورت ہے، ہو سکتا ہے کہ جب کسی نے اس کے ساتھ بد فعلی کی ہو اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ تو نہیں پتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بھی نہیں پتا۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رحم نہیں کیا۔

﴿1210﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مُوسَى، فَاتَانَا عَلِيُّ فَقَامَ عَلِيٌّ أَبِي مُوسَى فَاَمْرَةً بِأَمْرٍ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ: ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اللَّهُمَّ اهْدِنِي، وَسِدِّدِنِي، وَأَذْكُرْ بِالْهُدَى هَدَايَتَكَ الطَّرِيقَ، وَأَذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَ السَّهْمِ "، وَنَهَانِي أَنْ أُجْعَلَ خَاتِمِي فِي هَذِهِ، وَأَهْوَى أَبُو بَرْدَةَ إِلَى السَّبَابَةِ أَوْ الْوُسْطَى، قَالَ عَاصِمٌ: أَنَا الَّذِي اشْتَبَهَ عَلِيٌّ أَيَّتَهُمَا عَنِي، وَنَهَانِي عَنِ الْمَيْثَرَةِ وَالْقَسِيَّةِ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الْمَيْثَرَةُ وَمَا الْقَسِيَّةُ؟ قَالَ: الْمَيْثَرَةُ فَشْيٌ، كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِيُعُولَتِهِنَّ، لِيَجْعَلُوهُ عَلَى رِحَالِهِنَّ، وَأَمَّا الْقَسِيَّةُ فَثِيَابٌ كَانَتْ تَأْتِينَا مِنَ الشَّامِ أَوْ الْيَمَنِ، شَكَّ عَاصِمٌ، فِيهَا حَرِيرٌ، فِيهَا أَمْثَالُ الْأَثَرِجِ. قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبِيْنَ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ. ﴿مسند احمد: 152/1، سنن ابی داؤد: 907/4، سنن الترمذی: 219/8﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

دُعَا مَانَا كَرُو كَرَا لَلَّهِ! مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے درنگی سے نواز۔ ہدایت سے مراد راہِ راست کی ہدایت لیا کرو اور درنگی سے تیر کا درست نشانے پر لگنا مراد لیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شہادت یا درمیان والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ”مشرہ“ اور ”تھیہ“ سے منع فرمایا۔

ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! مشرہ اور تھیہ سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: عورتیں اپنے



﴿1213﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا هَاشِمًا،

يَعْنِي: ابْنَ الْيَزِيدِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنْفِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخَذَ بِيَدِي عَلِيُّ فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى جَلَسْنَا عَلَى شَطِئِ الْفَرَاتِ فَقَالَ عَلِيُّ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ سَبَقَ لَهَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَقَاءٌ أَوْ سَعَادَةٌ، فَقَامَ

رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِيمَ إِذَنْ نَعْمَلُ؟ قَالَ: اْعْمَلُوا فَكُلَّ مَيْسِرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ، ثُمَّ قرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (فَأَمَّا مَنْ

أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرَةٌ لِلْيُسْرَى، وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنِيسِرَةٌ

لِلْعُسْرَى) (الليل: 6). ﴿صحیح البخاری: ۴۰۸۸/صحیح مسلم: ۲۰۳۹، ۲/مسناد احمد: ۱۵۷۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم چہل قدمی کرتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ ہم فرات کے کنارے پر جا

بیٹھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کا بد بخت یا خوش ہونا اللہ کے علم میں ہے۔ یہ

سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيَّ پھر ہم عمل کس لیے کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کیا کرو

کیونکہ ہر شخص کے لیے وہی عمل آسان کیا جاتا ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں:

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ○ فَسَنِيسِرَةٌ لِلْيُسْرَى ○ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ○ وَكَذَّبَ

بِالْحُسْنَى ○ فَسَنِيسِرَةٌ لِلْعُسْرَى ○

”جس نے (اللہ کی راہ میں) دیا اور (اپنے رب سے) ڈر گیا، اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا، تو ہم بھی اسے

آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی، اور نیک بات کی تکذیب کی، تو ہم بھی اسے تنگی و

مشکل کا سامان میسر کر دیں گے۔“

﴿1214﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا سُؤدُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا مَرْوَانَ الْفَزَارِيَّ، عَنِ

الْمُخْتَارِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَطَرٍ الْبَصْرِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ عَلِيًّا أَنْ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ، فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ، وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔ ﴿مسناد احمد: ۱۵۷۱/جمع الزوائد للهيتمي: ۱۱۹/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو مطر بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:



حضرت علیؓ نے تین درہم کے عوض ایک کپڑا خریدا جب وہ زیب تن کیا تو یہ دُعا پڑھی:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي -

”تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا، جس کے ذریعے میں لوگوں میں

خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔“

پھر فرمایا: میں نے رسول ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا تھا۔

﴿1215﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا مُخْتَارُ

بُنْ نَافِعِ التَّمَارُ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا أَنَّى غُلَامًا حَدَّثَنَا فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ وَكَبَسَهُ مَا بَيْنَ

الرُّصْغَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، يَقُولُ وَكَبَسَهُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ

عَوْرَتِي، فَقِيلَ: هَذَا شَيْءٌ تَرَوِيهِ عَنْ نَفْسِكَ، أَوْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هَذَا شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكِسْوَةِ. ﴿مسند احمد: 1/154﴾

◀ حضرت ابو مطرؓ ہی سے روایت ہے:

انہوں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ ایک نوجوان غلام کے پاس آئے اور اس سے تین درہم کے عوض ایک قمیض

خریدا جسے انہوں نے کلائیوں سے ٹخنوں تک کے درمیانی حصے میں پہنا (یعنی وہ قمیض سائے جسم کو محیط تھا) اور پہنتے ہوئے وہ

یہ دُعا پڑھ رہے تھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي -

”تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ شاندار لباس عنایت فرمایا، جس کے ذریعے میں لوگوں میں

خوبصورتی اختیار کرتا ہوں اور اس کے ساتھ میں اپنا ستر چھپاتا ہوں۔“

آپ سے پوچھا گیا: کیا یہ دُعا آپ اپنی طرف سے ہی پڑ رہے ہیں یا کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے؟ تو آپ نے

فرمایا: میں نے اس دُعا کو رسول اللہ ﷺ سے لباس پہنتے ہوئے پڑھتے سنا ہے۔

﴿1216﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ

قَتْنَا إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلَى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ

الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ."

﴿سند احمد: ۱۵۸/ المستدرک للحاکم: ۱۳۸/ السنن لابن ابی عاصم: ۱۲۹﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں کہ جب تم انہیں پڑھو گے تو تمہیں بخش دیا جائے گا، باوجودیکہ تمہیں بخش دیا گیا

ہو (وہ کلمات یہ ہیں):

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بالا اور بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار اور بڑی

عزت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہے، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے“

﴿1217﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَا حَجَّاجٌ نَا شَرِيكُهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كَلْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرظِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرِيظُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي

مِنَ الْجُوعِ، وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَأَرْبَعُونَ أَلْفًا. ﴿مفہمی رقم: ۸۹۹﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اس حالت میں بھی) دیکھا ہے کہ میں نے بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر

باندھا ہوتا تھا، جبکہ آج میں چالیس ہزار صدقہ کر دیتا ہوں۔

﴿1218﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَسْوَدٌ، نَا شَرِيكُهُ عَنْ عَاصِمِ

بْنِ كَلْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ وَإِنَّ صَدَقَةَ مَالِي لَتَبْلُغُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ.

﴿﴾ اس کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں یہ بھی فرمایا:

یقیناً میرے مال کی زکوٰۃ چالیس ہزار دینار تک پہنچ جاتی ہے۔

﴿1219﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّاهُ حَمْزَةً، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بَعِيَّةَ جَعْفَرٍ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَهُ هَذَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. ﴾ (اسنادہ حسن) مسند الزبير: ۱۵۲/۱ مجمع الزوائد للهيثمی: ۵۲۸/۸

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت امام حسن (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا نام حمزہ رکھ دیا۔ پھر جب حضرت امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی ولادت ہوئی تو انہوں نے ان کا نام ان کے چچا کی نسبت سے جعفر رکھ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام تبدیل کر دوں۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام حسن اور حسین رکھ دیے۔

﴿ 1220 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِقَانُ أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَانَ

بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْخُذُ الْجَذْعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرْقَ، قَالَ: فَصَنَعَ لَهُمْ مِدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بَعْضَ فِشْرَبُوا حَتَّى رَوَوْا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يَمَسَّ أَوْ لَمْ يَشْرَبْ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ خَاصَّةً، وَإِلَى النَّاسِ عَامَّةً، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلِيٌّ أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ:

فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَكُنْتُ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ

ذَلِكَ أَقَوْمٌ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي: اجْلِسْ، حَتَّى كَانَ فِي الْعَائِلَةِ ضَرْبٌ بِيَدِهِ عَلَيَّ يَدِيَّ-

﴿ ﴿ خصائص علی للنسائی/۲۶۶ ریاض النضرۃ للحب الطبری: ۱۵۹/۳

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کو اکٹھا کیا یا بلایا۔ ان میں کچھ لوگ تو ایسے تھے کہ بکری کا پورا بچہ کھا جاتے اور رسول رطل کے برابر پانی پی جاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کی دعوت میں صرف ایک ”مد“ کھانا تیار کروایا۔ ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو اتنے سے کھانے میں ہی وہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا ویسے ہی بچا رہا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کھانے کو کسی نے چھوا تک نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پانی منگوا لیا، وہ بھی سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا، لیکن پانی بھی اسی طرح بچا رہا

اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہو یا کسی نے پیا ہی نہ ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہاری جانب بالخصوص اور دیگر لوگوں کی جانب بالعموم بھیجا گیا ہوں، تم نے کھانے کا یہ معجزہ بھی دیکھ لیا ہے اب تم میں سے کون مجھ سے اس بات پر بیعت کرے گا کہ وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی بنے گا؟ یہ سن کر کوئی بھی آدمی کھڑا نہ ہوا۔ اتنے میں میں کھڑا ہو گیا، جبکہ میں سب لوگوں سے چھوٹی عمر کا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ وہی بات فرمائی۔ ہر بار میں ہی کھڑا ہوتا اور آپ ﷺ مجھے کہتے: بیٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ تیسری بار آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھوں پر مارا (یعنی مجھ سے بیعت لے لی)۔

﴿1221﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْبُ بْنُ يُونُسَ أَبُو الْحَارِثِ قَتْنَا أَبُو حَفْصِ الْأَبَّارِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَهُودِيٍّ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبَتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي لَيْسَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ، مُحِبٌّ مُفْرَطٌ، يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي.

﴿الخصائص للنسائي، ص: ۲۷/ مجمع الزوائد للذهبي، ۹: ۱۳۳/ العلل المتناهية لابن الجوزي، ۲۲۳: ۱/ التاريخ الكبير للبخاري، ۲: ۲۵۷﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل ایک بات پائی جاتی ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

يَهْلِكُ فِي رَجُلَانِ: مُحِبٌّ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَتَائِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي.

میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) محبت کرنے والا جو مجھے ایسی تعریف و ستائش سے متصف کرے جو مجھ میں موجود ہی نہ ہو اور (دوسرا مجھ سے نفرت) نفرت کرنے والا جسے میری دشمنی اس بات پر ابھار دے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔

﴿1222﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحٍ قَتْنَا أَبُو مَخْلَدٍ قَتْنَا أَبُو غِيلَانَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ فِيكَ مِنْ عَيْسَى مَثَلًا، أَبْغَضْتَهُ يَهُودٌ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّهُ، وَأَحْبَبْتَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلِ الَّذِي لَيْسَ بِهِ، أَلَا وَإِنَّهُ يَهْلِكُ فِي أَثْنَانِ: مُحِبُّ مُطْرَى يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَايِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي، إِلَّا إِنِّي لَسْتُ بِنَبِيٍّ وَلَا يُوحَى إِلَيَّ، وَلَكِنِّي أَعْمَلُ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ مَا اسْتَطَعْتُ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ فَحَقُّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي، فِيمَا أَحْبَبْتُمْ وَكَرِهْتُمْ ﴿مسند احمد ۲/۲۵۷﴾

◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا:

بے شک تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتی جلتی ایک بات ہے۔ ان سے یہودیوں نے اس قدر نفرت کی کہ ان کی والدہ پر بہتان لگا دیا اور ان سے عیسائیوں نے اس قدر محبت کی کہ انہیں وہ مقام و مرتبہ دے دیا جو ان کا نہیں تھا۔ (یہ بیان کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) آگاہ رہنا! میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاکت کا شکار ہوں گے: (مجھ سے) حد درجہ کی محبت کرنے والا جو میرے ایسے خصائص و محاسن بیان کرے جو مجھ میں موجود ہی نہیں اور (دوسرا مجھ سے) نفرت کرنے والا جسے میری دشمنی اس بات پر ابھارے کہ وہ مجھ پر بہتان تراشی کرنے لگے۔ البتہ میں نہ تو نبی ہوں اور نہ ہی مجھ پر وحی آتی ہے، لیکن میں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پر بقدر استطاعت عمل کرتا ہوں، پس جو بھی میں تمہیں اطاعت الہی سے متعلقہ حکم دوں تو تم پر میری بات ماننا لازم ہے، ان تمام امور میں جسے تم پسند کرو اور جنہیں تم ناپسند کرو۔

﴿1223﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا الْقَاسِمُ

بْنُ مَالِكِ الْمَزْنِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ إِلَّا عَائِشَةُ

فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ كَيْفَ أَنْتَ وَقَوْمُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّبٌ أَيْدِي كَأَنَّ يَدَيْهِ تُدْيِ حَبَشِيَّةً. ﴿مجمع الزوائد ۶/۲۳۸، السنن لابن ابی عاصم: ۸۷﴾

◀ حضرت کلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور موجود نہ تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہارا ایسی ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم ہوگی جو مشرق سے نکلے گی، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ لوگ دین سے اس تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔ ﴿https://www.alkhaleel.com﴾



دونوں ہاتھ ایسے ہوں گے جیسے حبشی عورت کے پستان ہوتے ہیں۔

﴿1224﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَارَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّهْدِ وَأَنَّ النَّهْدَ وَإِنَّ فَتَلَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: اطْلُبُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► سَمِجِيُّ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِكَلِمَةِ الْحَقِّ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ سِمَاهُمْ أَوْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَسْوَدٌ، مُخَدَّجٌ الْيَدِ فِي يَدَيْهِ شَعْرَاتٌ سُودٌ، إِنْ كَانَ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّا وَجَدْنَا الْمُخَدَّجَ قَالَ: فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيُّ سَاجِدًا مَعَنَا. ﴿مسند احمد: ۱/۱۴۷۱/الخصائص للنسائي، ص: ۴۵﴾

✽ ✽ ✽ حضرت طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہروان کی جانب گئے اور خوارج کو قتل کیا، پھر فرمایا: یہ جہاں کہیں بھی ہیں انہیں تلاش کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو (بظاہر) حق بات کہیں گے لیکن (درحقیقت حق کی بات خود) ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اسلام سے (اس تیزی سے) نکل جائیں گے جس طرح تیرنشانہ بننے والے جانور میں سے نکل جاتا ہے۔ ان کے چہرے (سیاہ ہوں گے) یا فرمایا کہ ان میں ایک نہایت سیاہ آدمی ہوگا، اس کا ہاتھ ادھورا ہوگا، اس کے ہاتھ میں سیاہ بال ہوں گے، اگر تو یہ علامات ان میں ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم لوگوں میں سے بدترین لوگوں کو قتل کرو گے اور اگر یہ علامات ان میں نہ ہوں (اور تم ان کو قتل کر دو) تو تم بہترین لوگوں کو قتل کرو گے (یعنی انہیں ناحق مار دو گے)۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے (جب خوارج سے جنگ کی تو) ان میں ایک ادھورے ہاتھ والا شخص دیکھا، تو ہم (رب تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے) سجدے میں گر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ سجدہ شکر ادا کیا۔

﴿1225﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، نَا فِطْرٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَافِعِ النَّوَّاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "► ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نَجَبَاءَ وَزُرَّاءَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ حَمَزَةً، وَجَعْفَرًا وَعَلِيًّا، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ﴿مکرر برقم: ۲۷۷﴾

✽ ✽ ✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں تھا کہ جسے سات ممتاز اور ہونہار وزراء یعنی ساتھی نہ دیے گئے ہوں جبکہ مجھے

چودہ دیے گئے ہیں: حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین..... اور راوی نے باقی حدیث بیان کی۔

﴿1226﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا شَرِيكَ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ الشَّيْعَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا يَرْجِعُ، قَالَ: كَذَبَ أَوْلَانِكَ.

الْكَذَّابُونَ، لَوْ عَلِمْنَا ذَلِكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ، وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ. ﴿مسند احمد: ۱۳۸/۱﴾

◀ ﴿﴾ حضرت عاصم بن ضمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دوبارہ واپس آئیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اگر ہمیں اس بات کا یقین ہوتا تو ان کی بیویاں (دوسری) شادیاں نہ کرتیں اور نہ ہی ہم ان کی میراث تقسیم کرتے۔

﴿1227﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ

حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ، وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْوُرْكَانِيِّ قَالَ: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوِيَّةً، وَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَّارَةَ الْخَضْرَمِيُّ، وَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضُّبِّيُّ، قَالُوا: نَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاثَةَ عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ: تَبْعَثُنِي إِلَى قَوْمٍ

وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيَّ صَدْرِي فَقَالَ: ثَبَتَكَ اللَّهُ وَسَدَدَكَ، إِذَا جَاءَكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يَتِمَّ لَكَ الْقَضَاءُ - قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا. وَهَذَا لَفْظُ

حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو وَبَعْضُهُمْ أَمُّ كَلَامًا مِنْ بَعْضٍ ﴿مسند احمد: ۱۳۹/۱﴾

◀ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قاضی بنا کر یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جبکہ میں نوجوان ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا بھی علم نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر رکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ثابت قدم رکھے اور درستگی پر قائم رکھے، جب تمہارے پاس دو فریق آئیں تو تم پہلے کی ہی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا، جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق و مناسب ہوگا کہ تمہارے سامنے فیصلہ خوب واضح ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ (اسی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے) فیصلے کرتا رہا۔

﴿1228﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ قَتْنَا النَّعْمَانَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ، فَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا) (مريم 85): قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا عَلَى أَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُونَ، وَلَكِنْ بِنُوقٍ، لَمْ تَرَ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا عَلَيْهَا رَحَائِلُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَرْكَبُونَ عَلَيْهَا حَتَّى يَضْرِبُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ. ﴿المصدر: للحاكم ۳/۲۲۳/۲ تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۶/۹۶/۱ الدر المنثور للسيوطی: ۳/۲۸۵﴾

◀ ◆ ◀ حضرت نعمان بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا

”جس دن ہم متقی لوگوں کو مہمانوں کی صورت میں رحمن کے حضور میں پیش کریں گے۔“

اس کے بعد انہوں نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! انہیں ان کے قدموں پر (یعنی پیدل) اکٹھا نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اونٹنیوں پر آئیں گے، وہ ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ مخلوقات نے ان جیسی اونٹنیاں دیکھی ہی نہیں ہوں گی۔ ان کے اوپر سونے کے کجاوے ہوں گے، وہ ان پر سوار ہو کر آئیں گے، یہاں تک کہ جنت کا دروازہ آکھٹھنائیں گے۔

﴿1229﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

﴿مُتَنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدْرًا، فَظَنَنْتُهَا تُرِيدُ بَلَّةً فَأَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا كُلَّ ذَنْبٍ، عَلَى تَمْرَةٍ، فَمَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنْبًا حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَأَصَبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفِّي هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا - وَبَسَطَ إِسْمَاعِيلُ يَدَيْهِ وَجَمَعَهَا - فَعَدَّتْ لِي سِتَّ عَشْرَةَ تَمْرَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكَلَ مَعِيَ مِنْهَا. ﴿مجمع الزوائد للسيوطي: ۴/۹۷﴾

◀ ◆ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ مجھے سخت بھوک لگی تو میں مدینہ کے گرد و نواح میں کوئی مزدوری وغیرہ ڈھونڈنے کے لیے نکل پڑا۔ اچانک میں ایسی عورت کے پاس سے گزرا جس نے گارا اکٹھا کر رکھا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اسے پانی میں تر بتر کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے پاس آ کر اس سے یہ معاہدہ کیا کہ ایک ڈول کھینچنے کے بدلے میں تم مجھے ایک کھجور دو گی۔ پھر میں نے سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھ جواب دے گئے۔ پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا اور اس کے بعد

عورت کے پاس جا کر اپنے ہاتھ پھیلا دیے تو اس نے گن کر مجھے سولہ کھجوریں دے دیں۔ میں وہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ بھی سنایا تو آپ ﷺ نے بھی میرے ساتھ وہ کھجوریں کھائیں۔

﴿1230﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ قَتْنَا أَبُو شَهَابٍ

عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَوْرَعِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ فَقَالَ: ﴿مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا يَطْلُخُهَا وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَّرَهُ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا، ثُمَّ هَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةَ فَجَلَسَ، قَالَ عَلِيٌّ: فَاَنْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَدَعُ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا صُورَةً إِلَّا طَلَخْتُهَا، وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَّرْتَهُ قَالَ: فَقَالَ "مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، يَا عَلِيُّ لَا تَكُونَنَّ فِتْنَانًا، أَوْ قَالَ: مُخْتَلًا، وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ، فَإِنَّ أَوْلَيْنِكَ هُمُ الْمُسْبِقُونَ فِي الْعَمَلِ." ﴿مسند احمد: ۱/۱۳۸﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کون ہے جو مدینے جا کر کوئی بھی قبر (اونچی) نہ چھوڑے، مگر اسے برابر کر دے اور جو بھی تصویر دیکھے اس کو منادے اور جو بھی بت نظر آئے اس کو توڑ دے؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میں۔ پھر وہ اہل مدینہ سے خوفزدہ ہو گیا اور بیٹھ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ کام کرنے کے لیے) میں چل پڑا۔ پھر (جب فارغ ہو کر) میں آیا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے مدینہ میں کوئی بھی قبر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے برابر نہ کر دیا ہو، کوئی بھی تصویر ایسی نہیں چھوڑی کہ جسے مٹا نہ دیا ہو اور کوئی بھی بت ایسا نہیں چھوڑا کہ جسے توڑ نہ دیا ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان کاموں میں سے دوبارہ کوئی کیا (یعنی اونچی قبر بنائی، یا تصویر بنائی یا بت بنایا) تو بیشک اُس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو (حضرت) محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے۔ اے علی! تم فتنہ پرداز اور متکبر ہرگز نہ ہو جانا اور نہ ہی تاجر بننا، البتہ خیر و بھلائی کے تاجر بن جانا، کیونکہ بلاشبہ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگ عمل کرنے میں ان سے آگے نکل جاتے ہیں۔

﴿1231﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نَا حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ، نَا جَمِيلُ بْنُ مَرَّةٍ، عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ قَالَ:

﴿مَنْ جَاءَ الْمَدِينَةَ فَلَا يَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُورَةً إِلَّا يَطْلُخُهَا وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَّرَهُ قَالَ: فَقَالَ: ارْجِعُوا

فَالْتِمِسُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ، فَارْجِعُوا فَالْتِمِسُوا فَرَدَّ ذَلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا

كُذِبَتْ، فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ تَحْتَ الْقَتْلَى، فِي طِينٍ فَاسْتَخْرَجُوهُ فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ: أَبُو الْوَضِيِّ: فَكَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيًّا عَلَيْهِ ثُدْيَانِ إِحْدَى ثُدْيَيْهِ، مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرَأَةِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ مِثْلُ شَعْرَاتِ تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْيَرْبُوعِ.

﴿مسند احمد: ۱۳۹/ سنن ابی داؤد: ۲۳۵/۴﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابوالوضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے اہل نہر

وان کو قتل کیا تو ارشاد فرمایا:

(ان مقتولوں میں سے) اُدھوزے ہاتھ والے شخص کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے اُسے قتل ہونے والوں میں تلاش کیا اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ڈھونڈو اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ واپس گئے (اور تلاش کیا، لیکن نہ ملا) چنانچہ باہر انہوں نے آ کر یہی جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر بار اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے کہ نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ تلاش کرنے لگ گئے تو انہیں وہ مقتولوں کے نیچے مٹی میں پڑا ہوا نظر آ گیا، تو انہوں نے اُسے نکالا اور آپ کے پاس لے آئے۔ ابوالوضی کہتے ہیں کہ میں گویا (اب بھی چشم تصور سے) اس کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سیاہ قام تھا اور اس کے دو پستان تھے جن میں سے ایک پستان عورت کے پستان کی مانند تھا، اس پر اس طرح بال اُگے ہوئے تھے جس طرح چوہے کی دم پر بال ہوتے ہیں۔

﴿1232﴾ ✽ ✽ ✽ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: نَا

سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ:

﴿متن حدیث﴾ ✽ ✽ ✽ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرَادَ أَنْ يُرْجَمَ مَجْنُونَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا لَكَ ذَلِكَ، سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْوَضِيِّ حَتَّى

يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ، أَوْ يَعْقِلَ. فَدَرَأَ عَنْهَا عُمَرُ. " ﴿مسند احمد: ۱۹۶/۱، سنن الترمذی: ۳۲/۳﴾

✽ ✽ ✽ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک پاگل عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ایسا نہیں

کر سکتے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے (یعنی ان کا گناہ اور سزا

نہیں لکھی جاتی بلکہ ان سے درگزر کیا جاتا ہے): سوئے ہوئے شخص سے جب تک کہ وہ بیدار نہیں ہو جاتا، بچے سے جب تک

کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور پاگل سے جب تک کہ اُس کا پاگل پن ختم نہیں ہو جاتا، یا فرمایا کہ جب تک وہ عقلمند نہیں ہو جاتا۔ یہ



سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو چھوڑ دیا۔

﴿1233﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا سَعِيدٌ، عَنْ

قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ شَرَاةَ الْهُمْدَانِيَّةِ أَتَتْ عَلِيًّا فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ غَيْرِي، لَعَلَّكَ

رَأَيْتِ فِي مَنَامِكَ، لَعَلَّكَ اسْتَكْرَهْتِ فَكُلُّ ذَلِكَ تَقُولُ: لَا، فَجَلَدَهَا يَوْمَ الْخَيْبِ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ:

جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿مسند احمد: ۱۴۰/۱﴾

﴿﴾ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

شراحہ ہمدانیہ نامی عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ فرمانے لگے: شاید کہ تجھے وہم ہوا ہے، شاید تو نے نیند میں کچھ دیکھا ہوگا، شاید تجھے کسی نے مجبور کر دیا ہوگا۔ لیکن وہ ہر بار یہی کہتی رہی کہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے جمعرات کے روز اسے کوڑے لگائے اور جمعے کے دن اس کو سنگسار کر دیا، اور فرمایا: میں نے کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس کو کوڑے لگائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق اس کو سنگسار کیا ہے۔

﴿1234﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ:

حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا الْوَضِيِّ عَرَّابًا حَدَّثَهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الْكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا بَلَّغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ

ثَلَاثٍ مِنْ حُرُورَاءَ، شَدَّ مِنَّا نَاسٌ كَثِيرٌ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِعَلِيِّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ أَمْرُهُمْ فَإِنَّهُمْ سَيَرَجْعُونَ،

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ قَائِدَ هَؤُلَاءِ رَجُلٌ

مُخَدَّبٌ الْيَدِ عَلَى ثَدْيِهِ شَعْرَاتٌ، حَلْمَةٌ ثَدْيِهِ شَعْرَاتٌ، كَأَنَّهُنَّ ذَنَبُ الْهَرَبُوعِ "فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَيْنَاهُ فَقُلْنَا:

إِنَّا لَمْ نَجِدْهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَ يَقُولُ: اقْبَلُوا ذَا، اقْبَلُوا ذَا، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: هُوَ ذَا، قَالَ

عَلِيٌّ: اللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَأْتِيكُمْ أَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ أَبُوهُ؟ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: هَذَا مَالِكٌ، هَذَا مَالِكٌ يَقُولُ

عَلِيُّ ابْنُ مَنْ؟ ﴿مسند احمد: ۱۴۱/۱﴾ الخصاص للنسائي، ص: ۴۸/۴۳ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابو الوضی عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم کوفہ جانے کے ارادے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب ہم ”حُروراء“ نامی مقام سے دو یا تین راتوں کی مسافت پر رہ گئے تو ہم سے بہت سارے لوگ جدا ہو کر چلے گئے۔ ہم نے اس بات کا ذکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا تو

انہوں نے فرمایا: ان کے جانے سے آپ بالکل پریشان نہ ہوں، کیونکہ وہ جلد ہی واپس آجائیں گے۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں کہا: پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور فرمایا: بلاشبہ میرے دوست (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتلایا کہ ان لوگوں کا قائد ایسا شخص ہوگا جس کا ہاتھ ادھورا ہوگا اور اس کے پستان کی گھنڈی پر اس طرح بال ہوں گے کہ جیسے چوہے کی دم ہوتی ہے۔ پھر لوگوں نے اُسے ڈھونڈا تو انہیں نہ ملا۔ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمیں وہ نہیں ملا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ڈھونڈو اللہ کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے کہا: ہمیں وہ ملا ہی نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود تشریف لائے اور فرمانے لگے: اس کو پلٹ کر دیکھو اس کو پلٹ کر دیکھو۔ یہاں تک کہ ایک کوئی شخص آیا اور اس نے کہا: یہ ہے وہ شخص۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر ”اللہ اکبر“ کا نعرہ لگایا اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آیا ہے کہ جو تمہیں یہ بتلائے کہ اس کا باپ کون ہے؟ تو لوگ کہنے لگے: اس کا نام مالک ہے، اس کا نام مالک ہے۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھ رہے تھے کہ یہ کس کا بیٹا ہے؟ ﴿ لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے رہا تھا ﴾

﴿ 1235 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَا: نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَعِيمِ بْنِ دَجَاجَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ لَهُ يَا فَرُوخُ: أَنْتَ الْقَائِلُ: لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ سَنَةً وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرَفُهُ أَخْطَاتِ اسْتَكَّ الْحُفْرَةَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْتِي عَلَى النَّاسِ مِائَةٌ سَنَةً وَعَلَى الْأَرْضِ عَيْنٌ تَطْرَفُ مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ، وَإِنَّمَا رَخَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَفَرَجُهَا بَعْدَ الْمِائَةِ ﴿ صحیح البخاری: ۷۳۲/۷ صحیح مسلم: ۱۹۶۹/۳ منہاج احمد: ۱۴۰/۱ منہاج ابن ابی عمیر: ۱۲۱/۱ ﴾

◀ حضرت نعیم بن دجاجہ اسدی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ان کے پاس ابو مسعود رضی اللہ عنہ آئے، تو آپ نے ان سے فرمایا: اے فروخ! کیا آپ ایسا کہتے ہیں کہ لوگوں پر سو سال نہیں گزرنے سے پہلے پہلے زمین پر کوئی آنکھ ایسی نہ بچے گی جس کی پلکیں جھپکتیں ہوں؟ (یعنی سب مرجائیں گے۔) اس میں آپ سے غلطی ہوئی ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فرمان ہے، وہ یہ ہے کہ آج جو لوگ زندہ ہیں، سو سال گزرنے پر ان میں سے کسی کی آنکھ ایسی نہ رہے گی کہ وہ جھپکتی ہو (یعنی قیامت مرا نہیں ہے) بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ سو سال بعد تو اس امت کو خوش حالی اور آسودگی ملنی ہے۔

﴿ 1236 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ

عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَأْصِلُ مِنَ السَّحَرِ إِلَى السَّحَرِ -

﴿مشد احمد: ۱۴۱۱/۱ / مصنف عبدالرزاق: ۲۶۸/۴﴾

◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ◀ ”وصال“ سے مراد بغیر افطار کیے روزے رکھنا ہے، یعنی ایک دن سحری کی اس کے بعد

کچھ نہ کھایا اور نہ پیا، افطاری کے وقت افطاری بھی نہ کی اور دوبارہ اگلے دن سحری کے وقت ہی کھانا کھایا وصال کہلاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سحری سے دوسری سحری تک وصال کی اجازت دی ہے، خود آپ کا عمل بھی یہی تھا۔ اس سے

زیادہ وقت تک وصال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ﴿صحیح البخاری: ۱۹۶۳ / صحیح مسلم: ۱۱۰۴﴾

﴿1237﴾ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا ابْنُ

عُمَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ ◀ جَاءَ إِلَيَّ عَلِيٌّ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَشَكَّوْا سَعَاءَ عُثْمَانَ قَالَ: فَقَالَ لِي أَبِي: "اذهب

بِهَذَا الْكِتَابِ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَكَّوْا سَعَاتِكَ وَهَذَا أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الصَّدَقَةِ فَمَرَّهُمْ فَلْيَأْخُذُوا بِهِ" قَالَ: فَاتَيْتُ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: فَلَوْ كَانَ ذَاكِرًا عُثْمَانَ بِشَيْءٍ

لَذَكَرَهُ يَوْمَئِذٍ - يَعْنِي بِسُوءٍ ﴿صحیح البخاری: ۲۱۳۶﴾

◀ ◀ ◀ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کی، تو مجھ

سے میرے والد صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ خط حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ لوگ آپ

کے مقرر کردہ گورنروں کی شکایت کر رہے ہیں اور یہ زکوٰۃ کی وصولی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ہیں، لہذا ان

(گورنروں) سے کہیے کہ وہ اسی کے مطابق ہی زکوٰۃ وصول کریں۔

راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو یہ بات بتلائی۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نامناسب انداز میں تذکرہ کرنا ہوتا تو اس روز کرتے۔

﴿1238﴾ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ

الصَّمدِ بْنِ عَبْدِ الوَارِثِ نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ إِنَّ أَبَا الوَضِيِّ عَبَّادًا حَدَّثَهُ إِنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا عَامِدِينَ إِلَى الكُوفَةِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَ حَدِيثَ المُخْدَجِ. قَالَ عَلِيُّ: فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذِبْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ عَلِيُّ أَمَا إِنَّ خَلِيلِي أَخْبَرَنِي أَنَّ ثَلَاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الجِنِّ هَذَا أَكْبَرُهُمْ، وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ، وَالثَّلَاثُ فِيهِ ضَعْفٌ. ﴿مسند احمد: ۱۴۱/۱﴾

◀ ◆ ﴿ حضرت ابو الوضی عباد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ روانہ ہوئے..... پھر راوی نے اس ہاتھ کئے خارجی والی حدیث بیان کی (اور آخر میں یہ الفاظ بیان کیے کہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اللہ کی قسم! نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی مجھ کو جھوٹ بتلایا گیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: سنو! میرے دلی دوست (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتلایا تھا کہ جنات میں تین بھائی ہیں: یہ ان میں سب سے بڑا ہے دوسرے کے پاس بھی جم غفیر ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

﴿1239﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ قَتْنَا سِمَاكَ عَنْ حَنْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى اليَمَنِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زِبْيَةَ لِلْأَسَدِ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ يَتَدَاَفَعُونَ إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِأَخْرٍ ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِأَخْرٍ حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فَانْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ، فَقَامَ أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ، فَأَخْرَجُوا السِّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا فَاتَاهُمْ عَلِيُّ عَلَى تَفِينَةِ ذَلِكَ، فَقَالَ: تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً إِنْ رَضِيْتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ وَإِلَّا حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَكُونُ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ، فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ أَجْمَعُوا مِنْ قَبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبُرَّ رُبْعَ الدِّيَةِ، وَثَلُثُ الدِّيَةِ، وَنِصْفَ الدِّيَةِ، وَالِدِّيَّةُ كَامِلَةٌ فَلِلْأَوَّلِ الرُّبْعُ لِأَنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ فَوْقَهُ، وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَلِلثَّلَاثِ نِصْفُ الدِّيَةِ، فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا فَاتَوَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَضَوْا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ: أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَأَحْتَبِي فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فَبَيْنَا فَقَضَوْا عَلَيْهِ فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿السنن الكبرى للبيهقي: ۱۱۱/۸، مجمع الزوائد للهيتمي: ۲۸۷/۶﴾

◀ ◆ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا، میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر

اُسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا) ابھی وہ یہ کام کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر گیا۔ اس کے پیچھے دوسرا تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر گئے۔ اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا۔ شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دُنیا سے چل بسے۔ مقتولین کے والی (ورثاء) ہتھیار نکال کر جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔ اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں اور تم ان کے ہوتے ہوئے ہی آپس میں لڑائی کرنے لگے ہو؟ اگر میں تمہاری تسلی نہ کر سکا تو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس جھگڑے کا فیصلہ کروالینا، وہ تمہارے درمیان اس کا فیصلہ کر دیں گے، اس کے بعد جو زیادتی کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا۔ فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت، تہائی دیت، نصف دیت اور کامل دیت لے کر جمع کرو، پھر جو شخص گڑھے میں پہلے گر کر شیر سے زخمی ہوا ہے اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو۔ ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا) چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام ابراہیم کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ گوٹھ مار کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارا فیصلہ کیا ہے۔ پھر انہوں نے ان کا فیصلہ سنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی فیصلے کو نافذ کر دیا۔

﴿1240﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَمَادًا قَالَ: أَنَا سِمَاكُ عَنْ حَنْشِ

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَلِيًّا قَالَ: وَكَالرَّابِعِ الدِّيَةِ كَامِلَةً

◀ حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کنویں میں گرنے والے چوتھے شخص کے لیے فرمایا اسے مکمل دیت دی جائے۔ ﴿مسند احمد: ۱۹/۱﴾

﴿1241﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْيَبِ، وَأَبُو سَعِيدٍ

مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَا: نَا ابْنُ لَهَيْعَةَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ، أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَسَنُ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خَزِيرَةً

فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ لَوْ قَرَّبْتَ إِلَيْنَا هَذَا الْبَطَّ يَعْنِي الْوَزَّ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْثَرَ الْخَيْرَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ زُرَيْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ مَالِ اللَّهِ إِلَّا قِصْعَتَانِ، قِصْعَةٌ يَأْكُلُهَا هُوَ وَآهْلُهُ

وَقِصْعَةٌ يَضَعُهَا بَيْنَ يَدَيْ النَّاسِ۔ ﴿مسند احمد: ۷۸/۱﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن زریر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ عید الاضحیٰ کا دن تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خزیرہ رکھا تو میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، اگر آپ یہ بطخ ہمارے سامنے پیش کرتے تو کیا ہو جاتا؟ اب تو اللہ نے مالِ غنیمت کی بھی فراوانی کر رکھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن زریر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے اللہ کے مال میں صرف دو پیالے ہی حلال ہیں: ایک وہ پیالہ جس میں سے وہ خود اور اس کے اہل خانہ کھاسکیں اور دوسرا وہ پیالہ جسے وہ لوگوں کے سامنے (یعنی مہمان نوازی کے لیے) پیش کر سکیں۔

﴿ ﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ ”خزیرہ“ عرب کی ایک ڈش تھی۔ گوشت کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر اس میں بہت سا پانی ڈال دیا جاتا تھا، جب وہ خوب پک جاتا تو اس پر آنا چھڑک دیا جاتا تھا تو وہ (خزیرہ) بن جاتا۔ عرب اسے شوق سے کھاتے تھے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1242 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نَا هَارُونَ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ يَا عَلِيُّ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ، وَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ، وَلَا تَنْزِ الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ، وَلَا تَجَالِسْ أَصْحَابَ النَّجُومِ. ﴿ سنن النسائی، ۶/۲۲۳/۲۲۴/سنن احمد، ۱/۷۸۱/شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/۲۷۱/۲۷۲ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے علی! کامل وضوء کیا کرو، خواہ اس سے تمہیں مشقت ہی ہو، صدقہ نہ کھانا، گدھے کو گھوڑے پر مت کدوانا اور نہ ہی نجومیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1243 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو النَّضْرِ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّهِ سَلْمَى قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ اَشْتَكْتُ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيهِ، فَكُنْتُ أَمْرَضُهَا فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا كَأَمَلٍ مَا رَأَيْتُهَا فِي شَكْوَاهَا ذَلِكَ قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَتْ: يَا أُمَّةُ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ أَعْطِينِي ثِيَابِي الْجُدَدَ، فَأَعْطَيْتُهَا، فَلَبَسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ قَدِمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ، فَفَعَلْتُ وَأَضْطَجَعْتُ فَاسْتَقْبَلَتْ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا ثُمَّ قَالَتْ: يَا أُمَّةُ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضْتُ

مَكَانَهَا قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَخْبَرَتْهُ. ﴿مضی برقم: ۱۰۷۴﴾

﴿﴾ حضرت سیدہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس بیماری میں مبتلا ہوئیں جس میں وہ وصال فرما گئی تھیں۔ میں ان کی بیمار پرسی کے لیے جایا کرتی تھی۔ ایک روز وہ اسی کیفیت میں تھیں جس تکلیف میں انہیں میں نے دیکھا تھا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کسی ضروری کام کی غرض سے باہر نکلے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (مجھ سے) کہا: اے اماں جان! میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دیجیے۔ تو میں نے ان کے نہانے کے لیے پانی رکھ دیا۔ چنانچہ انہوں نے بڑا اچھا غسل کیا، جیسے میں انہیں غسل کرتے دیکھتی ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! مجھے نئے کپڑے لا کر دیجیے۔ تو میں نے انہیں (نئے کپڑے) لا دیے۔ انہوں نے وہ پہن لیے۔ پھر انہوں نے کہا: اے اماں جان! گھر کے درمیان میں میرا بستر لگا دیجیے۔ تو میں نے لگا دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا: اے اماں جان! بلا شبہ اب میری روح قبض ہونے والی ہے، میں (غسل کر کے) پاک صاف ہو چکی ہوں، لہذا مجھے کوئی بے پردہ نہ کرے۔ پھر اسی جگہ ان کی روح پرواز کر گئی۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے انہیں بتلایا۔

﴿1244﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو رَجَائِي،

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ نَحْوَهُ ﴿مسند احمد: ۶/۲۶۲﴾

﴿﴾ اس سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

﴿1245﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ قَالَ ابْنُ مَالِكٍ: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيِّ قَتْنَا

مُحَمَّدَ بْنَ بَكَّارِ بْنِ الرِّيَّانِ قَتْنَا أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ الْمَدِينِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ دَخَلَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا لَهُ: مَا صَبَرْتُمْ بَعْدَ

نَبِيِّكُمْ إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: "قَدْ كَانَ صَبْرًا وَخَيْرًا" فَذَكَرَ

صَبْرًا وَخَيْرًا، وَلَكِنْ مَا جَفَّتْ أقدامُكُمْ مِنَ الْبُحْرِ حَتَّى قُلْتُمْ: (يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ

إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ) (الأعراف: 138): ﴿الرياض النضرة للمحب الطبري: ۲۵۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

کچھ یہودی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: تم اپنے نبی (کے وصال) کے بعد پندرہ برس بھی نہیں گزارنے پائے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ گئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانوں نے صبر کیا ہے اور بہتر صبر کیا ہے۔ پھر آپ نے صبر و خیر کی مثالیں بیان کیں (اور یہودیوں سے فرمایا: تمہارے تو ابھی سمندر (کے پانی) سے

پاؤں بھی خشک نہیں ہوئے تھے اور تم نے کہہ دیا تھا:

يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○

”اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں، تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا:

”بیشک تم تو بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔“

﴿1246﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ جَبْرِةَ أَوْ خَيْرَةَ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ سِبَاعٍ، عَنْ أَبِيهَا، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَنِ الْوَجْوهِ . ﴿ضعیف الجامع للابانی: ۲۸۹/۱﴾

◀ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اچھی صورتوں والے لوگوں کے ہاں بھلائی تلاش کیا کرو۔

﴿تشریح﴾ ◀ اس سے مراد ظاہری طور پر صورت اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ ہنستے مسکراتے رہنے

والے اور خندہ پیشانی سے ملنے والے لوگ ہیں، جنہیں دیکھ کر خیر و بھلائی کے حصول کی امید لگے، خواہ ان کی ظاہری صورت کیسی ہی ہو۔

﴿1247﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي غِيلَانَ، نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ السَّرِيَّ بْنَ يَحْيَى قَالَ: نَا شُجَاعُ بْنُ أَبِي فَاطِمَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أَلَا أَمْرُكَ لَكَ بَعْطَانِكَ؟ قَالَ: لَا حَاجَةَ لِي بِهِ، قَالَ: يَكُونُ لِبَنَاتِكَ قَالَ: إِنِّي قَدْ أَمَرْتُ بَنَاتِي أَنْ يَقْرَأْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ - أَوْ قَالَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ - سُورَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا. قَالَ السَّرِيُّ: وَكَانَ أَبُو فَاطِمَةَ لَا يَدْعُهَا كُلَّ لَيْلَةٍ

﴿عمل ایوم واللیلة لابن السنی، ص: ۲۵۲/ الحد کارنی افضل الاذکار، ص: ۱۷۸/ العلل المتناهیة لابن الجوزی: ۱۰۵/ تنزیہ الشریعة لا

بن عراق: ۳۰۱/۱﴾

◀ حضرت شجاع بن ابوفاطمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے عطیات کا حکم نہ دوں؟ انہوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری بیٹیوں کے کام آجائیں گے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے اپنی بیٹیوں سے کہہ رکھا ہے کہ وہ روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو سورۃ واقعہ پڑھتا ہے اُسے کبھی فاقہ نہیں آتا۔

## فضائلُ عبدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَصِيَّ اللَّهُ عَنْهُ حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1248﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَ رَهْطًا فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَلَمْ يُعْطِهِ مَعَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَبْكِي، فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا يَبْكِيكَ؟ فَقَالَ: أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا مَعَهُمْ وَلَمْ يُعْطِنِي، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا مَنَعَهُ مَوْجِدَةٌ وَجَدَهَا عَلِيٌّ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِي سَخَطَةٌ عَلَيْهِ، وَلَكِنِّي وَكَلْتُهُ إِلَى إِيْمَانِهِ. ﴿مصنف عبد الرزاق: ۲۳۳/۱۱/الرياض النضرة للحب الطمري: ۸۳/۴﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبثہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی ایک جماعت کو عطیات دیے، ان میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کو کچھ نہ دیا۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روتے ہوئے باہر نکلے تو انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے، انہوں نے پوچھا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو عطیات دیے ہیں، میں بھی ان میں شامل تھا، لیکن مجھے کچھ نہیں دیا، مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں آپ ﷺ نے میرے ساتھ کسی ناراضگی کی وجہ سے ایسا نہ کیا ہو۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اُس سے کوئی ناراضگی نہیں ہے، بلکہ میں نے تو اُسے اُس کے ایمان کے سہرا دیا ہے۔

﴿1249﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، نَا أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ

دِينَارَ فَقَسَمَ فِي فَقَرَاءِ بَنِي زُهْرَةَ وَفِي ذِي الْحَاجَةِ مِنَ النَّاسِ، وَفِي أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ الْمِسُورُ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ بِنْتِهَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ: مَنْ أُرْسِلَ بِهَذَا؟ قُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحْنَأُ عَلَيْكَنَّ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ، سَقَى اللَّهُ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سُلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ ﴿سنن الترمذی: ۶۳۸/۵ / مسند احمد: ۱۳۵/۶ / المستدرک للحاکم: ۳۱۰/۳﴾

﴿﴾ حضرت ام بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو چالیس ہزار دینار کے عوض اپنی زمین فروخت کی، پھر وہ دینار بنوزہرہ کے غریبوں، ضرورت مند لوگوں اور اُمہات المؤمنین میں تقسیم کر دیے۔ مسور بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حصہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: یہ کس نے بھیجا ہے؟ میں نے بتلایا: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد صبر کرنے والے ہی تم پر مہربانی کریں گے، اللہ تعالیٰ ابن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔

﴿1250﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، نَابِئِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ، قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمُّ بَكْرٍ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحْنَأُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ ﴿مسند احمد: ۱۳۵/۶﴾ ﴿﴾ حضرت ام بکر رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین فروخت کی..... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ان الفاظ میں ذکر کیا کہ سنو! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد تم پر صبر کرنے والے ہی مہربانی کریں گے۔

﴿1251﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَابِئِي، قَتْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو، وَقَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ الْمِسُورُ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي رَكْبِ بَيْنَ عُثْمَانَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قُدَامِي وَعَلَيْهِ خَيْمِصَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ صَاحِبُ الْخَيْمِصَةِ السَّوْدَاءِ؟ قَالُوا: عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَنَادَانِي عُثْمَانُ فَقَالَ: يَا مِسُورُ قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ خَيْرٌ مِنْ خَالِكَ فِي الْهَجْرَةِ الْأُولَى، وَفِي الْهَجْرَةِ الْآخِرَةِ فَقَدْ



كَذَبَ ﴿المصدر رک للحاکم: ۳۰۹/۳﴾

﴿﴾ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: عموماً اللہ

میں ایک قافلے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان میں چل رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھاری دار کرتے والا کون ہے؟ تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: اے مسور! جو شخص سمجھے کہ وہ پہلی ہجرت میں تیرے ماموں عبدالرحمن سے بہتر ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔

﴿1252﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَ أَبِي، نَ سَفِيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: قَالَ:

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ إِنَّ مَنْ حَافِظَ عَلَيَّ أَزْوَاجِي - وَقَالَ سَفِيَانُ مَرَّةً -: عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ - إِنَّ

الَّذِي يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ بَعْدِي فَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَحُجُّ بِيَهُنَّ، وَيَجْعَلُ عَلَيَّ هَوَادِجَهُنَّ الطَّيَالِسَةَ وَيُنْزِلُهُنَّ الشَّعْبَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَنْفَذٌ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲۱۸/۸﴾

﴿﴾ حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک جو شخص میرے بعد میری ازواج (امہات المؤمنین) کا خیال رکھے گا، وہ سچا اور نیکوکار شخص ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان (امہات المؤمنین) کو حج کروایا کرتے تھے اور ان کے ہودجوں پر سبز رنگ کی شالیں رکھواتے تھے اور راستے میں ان کا قیام بھی عام گزرگاہ سے ہٹ کر کروایا کرتے تھے۔

﴿تشریح﴾ ﴿﴾ سبز رنگ کی شالیں رکھنے سے مقصود یہ ہوتا تھا کہ امہات المؤمنین کے بیٹھے مکے لیے

جگہیں آرام دہ ہو جائیں اور عام گزرگاہ میں اس لیے قیام نہیں کرواتے تھے تاکہ لوگوں کے گزرنے سے وہ بے آرام اور پریشان نہ ہوں۔

﴿1253﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا زَكْرِيَّاهُ

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ لَمْ يَنْزِلْ مَنْزِلَهُ الَّذِي كَانَ

يُنْزِلُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا. " ﴿الطبقات لابن سعد: ۱۳۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لاتے تھے تو کسی ایسی جگہ پر نہیں ٹھہرتے تھے جہاں وہ دور جاہلیت میں ٹھہرا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ مکہ سے نکل جاتے۔

﴿1254﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: أَذْهَبَ ابْنُ عَوْفٍ بِبُطْنَتِكَ لَمْ يَتَغَضَّضْ مِنْهَا شَيْءٌ. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۰۷/۱/المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۹/۱﴾

◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کے جسد خاکی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابن عوف رضی اللہ عنہ! دنیا سے اپنی ساری عادات لے جا ان میں سے کچھ بھی نہ چھوڑ کر جانا۔

﴿1255﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نَا شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَذْهَبَ ابْنُ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكَتْ صَفْوَهَا وَسَبَقَتْ رَتْقَهَا. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۹/۱/المستدرک للحاکم: ۳۰۶/۳﴾

◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حضرت ابراہیم بن قارظ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ دنیا سے پردہ فرما گئے تو میں نے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف رضی اللہ عنہ! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب و تاب پر فوقیت لے گئے ہو۔

﴿1256﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: نَا شُعْبَةَ وَحَجَّاجٍ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ فِي جِنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِنْدَ قَائِمَتِي السَّرِيرِ فَجَعَلَ يَقُولُ: وَاجْبَلَاةً. ﴿المستدرک للحاکم: ۳۰۸/۳﴾

◄ ﴿سند حدیث﴾ ◄ حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

(آپ فرماتے کہ) میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے میں چارپائی کے پاؤں کے پاس دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے: ہائے علم کے پہاڑ۔

﴿1257﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبَ قَتْنَا أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ يَوْمَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اذْهَبِ ابْنُ عَوْفٍ: فَقَدْ أَدْرَكْتَ صَفْوَهَا وَسَبَقْتَ رَنْقَهَا۔ ﴿مضی برقم: ۱۲۵۵﴾

✽ ✽ ✽ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے وصال کے موقع پر فرمایا: اے ابن عوف! تم نے اس کے انتخاب کو پالیا اور اس کی آب و تاب پر فوقیت لے گئے ہو۔

﴿1258﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مَنْصُورَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَتْنَا صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَهُنَّ: إِنَّ أَمْرَكُمْ لِيَمَانًا يَهْمُنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُمْ إِلَّا الصَّابِرُونَ ثُمَّ تَقُولُ لِي: سَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سُلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَكَانَ أَعْطَى نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالًا يَبِيعُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا وَصَلَهُنَّ بِهِ۔ ﴿سنن الترمذی: ۶۲۸/۵/المستدرک للحاکم: ۳۱۲/۳/صحیح ابن حبان: ۵۴۷﴾

✽ ✽ ✽ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات سے ارشاد فرمایا کرتے تھے: تمہارا معاملہ ان امور میں سے ہے جو میرے بعد (کے معاملات کے متعلق) مجھے پریشان کر دیتے ہیں اور تمہارا خیال صرف صبر کرنے والے ہی رکھیں گے۔ پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مجھ سے فرماتیں: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی نہر سے مشروب پلائے۔ ان کی مراد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو وہ مال (یعنی باغ) دیا تھا جو چالیس ہزار دینار میں فروخت ہوا تھا۔

﴿1259﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَرَأْتُ كِتَابًا لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ، يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ ضَرْبَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بِأَحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَبَايَعُوهُ.

✽ ✽ ✽ حضرت محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ماریں تو تم ان سے بیعت کر لینا۔

## فضائل الزبير بن العوام رضي الله عنه

### حضرت زبير بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1260﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنَ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ سَلَّ سَيْفَهُ فِي ذَاتِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَبَيْنَمَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ قَائِلٌ

فِي شُعْبِ الْمَطَابِخِ إِذْ سَمِعَ نَغْمَةً: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ، فَخَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ مُتَجَرِّدًا بِيَدِهِ السَّيْفُ

صَلْتًا، فَلَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَفَّةَ كَفَّةً" فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ يَا زُبَيْرُ؟" قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّكَ قُتِلْتَ،

قَالَ: فَمَا كُنْتُ صَانِعًا؟ قَالَ: أَرَدْتُ وَاللَّهِ أَنْ أَسْتَعْرِضَ أَهْلَ مَكَّةَ قَالَ: فدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ

قَالَ سَعِيدٌ أَرَجُو أَنْ لَا تَضِيْعَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَعْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿المستدرک للحاكم: ۳۶۰/۳﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جس شخص نے تلوار اٹھائی وہ حضرت زبير رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک بار حضرت

زبير بن عوام رضی اللہ عنہ نے کسی کی آواز سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا، تو آپ تلوار میان سے نکالے ہوئے گھر سے نکلے،

آپ کے ہاتھ میں تیز تلوار تھی، تو انہیں (راستے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا اور پوچھا: اے زبير!

تجھے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کیا کرنے جا رہے

تھے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اہل مکہ سے اپنی پروا کیے بغیر جا کر لڑوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

آپ کے لیے دُعاے خیر فرمائی۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے (کامل) یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا رد نہیں ہوگی۔

﴿تشریح﴾ ◀ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے سبب اللہ تعالیٰ حضرت زبير رضی اللہ عنہ کو خیر و بھلائی سے ضرور

ہمکنہ فرمائے گا۔

﴿1261﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ، عَنْ

سَمَاعِيلَ عَنِ عَامِرٍ، قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ شَكََا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا لَكَ وَمَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. ﴿ مکرر برقم: ۱۲ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! تمہارا اور اس مہاجر شخص (یعنی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا کیا معاملہ ہے؟ اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کرو تو پھر بھی تم اس کے عمل کو نہیں پہنچ سکو گے۔

﴿ 1262 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ قَالَ: أَنَا

هَشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ وَلَا إِخَالَهُ يَتَهُمُ عَلَيْنَا قَالَ: كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ عُثْمَانَ وَقَدْ أَصَابَهُ رُعَافٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَوْصَى، وَمَنْعَهُ مِنَ الْحَجِّ قَالَ: فَاتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَدْ قِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الرَّجُلُ قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْتَ أَحَدًا؟ قَالَ عُثْمَانُ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ الزُّبَيْرُ قَالَ عُثْمَانُ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرٌكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ﴿ صحیح البخاری: ۷۹۷/۷۹۸/۷۹۹/۸۰۰/۸۰۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کو بہت سخت نکسیر پھوٹ گئی (تکلیف اس قدر شدید تھی کہ) آپ رضی اللہ عنہ نے (موت کے ڈر سے) وصیت کر دی۔ اتنے میں قریش کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! خلیفہ مقرر کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا: کیا اس بارے میں باتیں ہو رہی ہیں؟ تو وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اُس نے بھی وہی بات کی۔ پھر قریش کا ہی ایک اور آدمی آیا، اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے کسی کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! بیشک تمہیں بھی علم ہے کہ وہ تم میں سے بہترین شخص ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

﴿ 1263 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ



عَنْ أَبِيهِ، وَيَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ **متن حدیث** ﴾ ﴿ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ وَأَبْنُ عَمَّتِي. ﴾ (السنن لابن عاصم: ۱۳۶) ﴿

﴿ ﴿ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور یقیناً میرا حواری زبیر اور میرا چچا زاد ہے۔

﴿ 1264 ﴾ ﴿ **سند حدیث** ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ،

سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ:

﴿ **متن حدیث** ﴾ ﴿ نَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ

نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ.

﴿ صحیح البخاری: ۵۲۶۶ / صحیح مسلم: ۱۸۷۹ / سنن الترمذی: ۶۲۶۷ / سنن ابن ماجہ: ۴۵۱ / مسند احمد: ۳ / ۳۰۷ / المعجم الکبیر للطبرانی:

۱۸۹ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۵۶۲ ﴿

﴿ ﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے روز (دُشمن کی خبر لانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) دعوت دی تو حضرت زبیر

رضی اللہ عنہ نے کہا: بلیک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو

دعوت دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلیک۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر نبی کا ایک حواری (جاں نثار ساتھی) ہوتا ہے، میرا حواری ”زبیر“ ہے۔

﴿ **تشریح** ﴾ ﴿ تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم کے حواری ہوتے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے حواریوں کا ذکر ہوا ہے:

﴿ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ﴾ (الصف: ۱۳) ﴿

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے) کہا: اللہ کی دعوت میں میرا کون مددگار بنے گا؟ تو حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ (کی دعوت

میں آپ علیہ السلام) کے مددگار۔“

حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہونے کا اعزاز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے۔

﴿ 1265 ﴾ ﴿ **سند حدیث** ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَمَادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ: أَنَا

ہشام، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً. وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ، وَقُتِلَ وَهُوَ ابْنُ بَضْعٍ وَسِتِّينَ.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۵۹/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۸۹/مجمع الزوائد للصحیحی: ۱۵۱/۹﴾

﴿﴾ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور آپ کسی بھی ایسے غزوے سے پیچھے نہیں رہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی ہو ساٹھ سے کچھ زائد برس کی عمر میں آپ کی شہادت ہوئی۔

﴿1266﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَالَ: نَا حَمَّادٌ قَالَ: أَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفَهُ فِي اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، نَفْحَةً نَفَحَهَا الشَّيْطَانُ، أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ قَالَ: مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ؟ قَالَ: أَخْبِرْتُ أَنَّكَ أَخَذْتَ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۲۴۱/حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۱/۸۹﴾

﴿﴾ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے معاملے میں جس شخص نے تلوار اٹھائی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شیطان نے یہ افواہ اڑا دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ سن کر نکلے اور اپنی تلوار سے لوگوں کو چیرتے ہوئے آئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے زبیر! تجھے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: مجھے بتلایا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رحمت کی دعا فرمائی اور ان کی تلوار کو بھی دعا دی۔

﴿1267﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا هِشَامَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَمَعَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ.

﴿صحیح البخاری: ۷/۸۰/صحیح مسلم: ۳/۱۸۸۰/سنن الترمذی: ۵/۶۳۶/مسند احمد: ۱/۱۶۴﴾

﴿﴾ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہٴ اُحد کے دن میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

﴿تشریح﴾ ◀ ماں باپ کو جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوہٴ اُحد کے روز حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بڑی

جو اس مردی سے لڑ رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا:

”میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں“

بے شک یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے بہت بڑی سعادت اور اعزاز کی بات تھی۔

﴿1268﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَتْ عَلَى الزُّبَيْرِ رِطَّةٌ صَفْرَاءُ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صَفْرَاءُ

﴿سنن سعید بن منصور: ۲۲۲/۳ المستدرک للحاکم: ۳۶۱﴾

﴿﴾ حضرت عباد بن حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے (غزوہ بدر کے دن اپنے سر پر) زرد رنگ کا باریک و ملائم کپڑا اوڑھا ہوا تھا اور فرشتے بھی بدر کے دن زرد پگڑیاں ہی پہن کر اترے تھے۔

﴿1269﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَالَ: نَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ

﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنَّ الزُّبَيْرَ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَزَلَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهَا عَمَائِمُ صَفْرَاءُ

﴿﴾ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے روز زرد عمامہ پہن رکھا تھا اور جب فرشتے اترے تو انہوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے پہنے ہوئے تھے۔

﴿1270﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ،

عَنْ سُنْبُلَةَ عَنْ مَوْلَاتِهَا قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ جَاءَ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، وَأَنَا عِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسَةٌ يَسْتَأْذِنُ فَجَاءَ الْغَلَامُ فَقَالَ: هَذَا قَاتِلُ

الزُّبَيْرِ فَقَالَ: لِيَدْخُلْ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ قَالَتْ: وَجَاءَ قَاتِلُ طَلْحَةَ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ الْغَلَامُ: هَذَا قَاتِلُ طَلْحَةَ يَسْتَأْذِنُ

فَقَالَ: لِيَدْخُلْ قَاتِلُ النَّارِ. ﴿التاريخ للفسوي: ۸۱۶/۲﴾

﴿﴾ حضرت سنبلہ رضی اللہ عنہا اپنی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتی ہیں:

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل آ کر ملاقات کی اجازت طلب کرنے لگا، اتنے میں ایک غلام آیا اور اُس نے بتلایا کہ یہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبیر کے قاتل کو جہنم

میں ہی چلے جانا چاہیے۔ راویہ بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل (اندر) آ گیا، جو اجازت مانگ رہا تھا، تو اسی غلام نے بتلایا کہ یہی ہے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا قاتل، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طلحہ کے قاتل کو بھی جہنم میں ہی چلے جانا چاہیے۔

﴿1271﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا زَائِدَةُ قَالَ: نَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زُرِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ. ﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱۸۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1272﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ قَتْنَا زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ، عَنْ زُرِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنُ ابْنُ جُرْمُوزٍ عَلَيَّ، وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: عَلِيُّ بَشْرٍ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ.

﴿سنن الترمذی: ۶۳۶/۵/المستدرک للحاکم: ۳۶۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت زُر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میں بھی اُن کے پاس موجود تھا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن صفیہ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کے قاتل (ابن جرموز) کو جہنم کی بشارت دے دو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1273﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا سَفِيَانَهُ عَنْ عَاصِمِ، عَنْ زُرِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنُ ابْنُ جُرْمُوزٍ عَلَيَّ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: ابْنُ جُرْمُوزٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: انْذِنُوا لَهُ لِيَدْخُلَ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ النَّارَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ.

﴿﴾ حضرت زُر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارشاد کیا کہ: میں نے <https://www.islami.net> کی اجازت طلب کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون

ہے؟ تو اس نے کہا: ابن جرموز اجازت کا طلبگار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو (اندر آنے کی) اجازت دے دو زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل کو جہنم میں ہی جانا چاہیے (کیونکہ) بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور بلاشبہ میرا حواری زبیر ہے۔

﴿1274﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَالَ: نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ. أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: مَنْ كَانَ عَلَى الْجَبَلِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلِيُّ، وَعُثْمَانُ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ يَقُولُونَ: لِبَعْضِ الْجَنَّةِ وَبَعْضِ النَّارِ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَلْفِ إِنْسَانٍ، لَرَأَيْتُ أَنِّي صَادِقٌ. ﴿مضی برقم: ۸۲۸۱﴾

◀ حضرت منصور بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے امام شععی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے احاطہ علم میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان آیا ہے کہ اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی، صدیق اور شہید موجود ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اس دن پہاڑ پر کون کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم۔

﴿1275﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، رَجُلًا يَقُولُ: أَنَا بَنِي حَوَارِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ كُنْتَ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ وَإِلَّا فَلَا. ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۷۸۱﴾

◀ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حواری (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کی اولاد ہوں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ہو تو (پھر ہم تمہیں خصوصی عزت سے نوازیں گے) اور اگر تم ان کی آل میں سے نہیں ہو تو پھر (ہم خصوصی اعزاز) نہیں دیں گے۔



## فضائلُ اَبی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1276﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: أَرْسَلُ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا أَمِينًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَأُرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا أَمِينًا قَالَ: فَجِئْنَا لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْبِ. قَالَ: فَبِعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ."

﴿مسند احمد: ۳۰۱/۵/سنن الترمذی: ۶۶۷/۵/سنن ابن ماجہ: ۳۸۱/۱/المستدرک للحاکم: ۲۶۷/۳/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۵۹/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عاقب اور سید (نجران کے سردار) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہمارے ساتھ ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو، امین ہو، امین ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں عنقریب تمہارے ساتھ ایسے آدمی کو ہی بھیجوں گا جو امین ہوگا، امین ہوگا، امین ہوگا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام دوزانو بیٹھ کر دیکھنے لگے کہ شاید انہیں میں سے کسی کو بھیجا جائے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

﴿1277﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخْلَانِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثَةٌ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

﴿مضی برقم: ۳۵۸﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس امت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

﴿1278﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ استَعْمَلَ عُمَرُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: بَعَثَ عَلَيْكُمْ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ﴿مسند احمد: ۹۰/۳/۱۲۹﴾

◀ حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے (شامیوں سے) کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس اس امت کے امین کو بھیج رہے ہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ، وَنَعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: (حضرت) خالد (رضی اللہ عنہ) اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور (اپنے) خاندان کا بہت اچھا فرد ہے۔

﴿1279﴾ ◀ ﴿سُنْدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: قَتْنَا يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ: أَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ :

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلُوهُ أَنْ يَبْعَثَ مَعَهُمْ رَجُلًا يَعْلَمُهُمْ، فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَقَالَ: هُوَ أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ - ﴿مسند احمد: ۱۲۵/۱/۱۵۹﴾

◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

جب یمنی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ کوئی ایسا آدمی بھیج دیجیے جو انہیں تعلیم دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا اور فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔

﴿1280﴾ ◀ ﴿سُنْدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَتْنَا حَيَوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا لِمَنْ حَوْلَهُ: تَمَنَّاوُا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَتَمَنَى لَوْ أَنَّ هَذِهِ الدَّارَ مَمْلُوءَةٌ ذَهَبًا فَأَنْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: تَمَنَّاوُا فَقَالَ رَجُلٌ: أَتَمَنَى لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ لَوْلَا أَوْ زَبْرَجْدًا أَوْ جَوْهَرًا فَأَنْفِقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَتَصَدَّقُ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: تَمَنَّاوُا فَقَالُوا: مَا نَدْرِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ

عَمْرُو: أَمَّنَى لَوْ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ رِجَالًا مِثْلَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَحُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ. ﴿المستدرک للحاکم: ۲۲۶/۳ صفحہ الصفوة لابن الجوزی: ۱/۳۶﴾

﴿﴾ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں سے فرمایا: اپنی خواہش ظاہر کرو۔ ایک نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: اور خواہش بتلاؤ۔ ایک اور آدمی نے کہا: میری خواہش ہے کہ یہ گھر زبرد اور جواہرات سے بھرا ہو اور میں اسے راہِ خدا میں خرچ کر دوں اور صدقہ و خیرات کر دوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور کوئی خواہش ہو تو ظاہر کرو تو لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نہیں جانتے کہ کیا خواہش کریں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جیسے آدمیوں سے بھرا ہو۔

﴿1281﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَانُ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو هَا

قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ - ﴿مسند احمد: ۲۰۳/۴ سنن ابن ماجہ: ۱/۳۸﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُو هَا

بن عاص رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مردوں میں سے کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے والد (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ انہوں نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ)۔

﴿1282﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا حَمَادُ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحَمِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ إِنَّ لِمُعَاذِ رَتْوَةَ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ -

﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک علماء کے سامنے معاذ کا باعزت مقام ہے۔ ﴿المستدرک للحاکم: ۲۶۸/۳ مجمع الزوائد للہیثمی: ۱/۳۱۱﴾

﴿1283﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ حُمَيْدٍ، وَزِيَادِ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي إِلَّا لَوْ شِئْتُ أَخَذْتُ عَلَيْهِ خُلُقَهُ إِلَّا أَخَذْتُ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجُرَّاحِ -

﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اگر میں اس کے اخلاق پر مواخذہ کرنا چاہوں تو کرنے سکوں، سوائے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے۔ ﴿التاریخ للفسوی: ۳۸۸/۱/کنز العمال: ۷۱۱/۱﴾

﴿1284﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمِيعٍ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ: ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنْتَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: "مَا كُنْتُ لِأَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ يَوْمَنَا فَأَمَّا حَتَّى مَاتَ." ﴿﴾ حضرت ابی البختری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا رضی اللہ عنہ تھو دیجئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ اس امت کے امین ہیں۔ تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسے شخص سے مقدم نہیں ہو سکتا، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا کہ وہ ہماری امامت کروائیں (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) تو انہوں نے ہماری امامت کروائی یہاں تک کہ ان کا وصال مبارک ہو گیا۔

﴿مسند احمد: ۳۵۱/۱/المستدرک للحاکم: ۲۶۷/۳﴾

﴿1285﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَتْنَا جَعْفَرُ قَالَ: نَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ أَدْرَكْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ فَاسْتَخَلَفْتَهُ وَمَا شَاوَرْتُ فِيهِ فَإِن سُنِلْتُ عَنْهُ قُلْتُ: اسْتَخَلَفْتُ أَمِينَ اللَّهِ وَأَمِينَ رَسُولِهِ." ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ثابت بن حجاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر میں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پالیا تو میں انہیں خلیفہ منتخب کر لوں گا اور اس بارے میں کسی سے مشاورت بھی نہیں کروں گا، پس اگر کسی نے اس کے متعلق مجھ سے سوال کیا تو میں کہوں گا: میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ منتخب کیا ہے۔ ﴿مسند احمد: ۱۸۱﴾

﴿1286﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ: "أَبُو بَكْرٍ. قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: أَبُو عُبَيْدَةَ. " قَالَ: ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت اُبی بن ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، جبکہ اُن سے سوال کیا گیا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ مقرر کرتے تو کسے کرتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پھر اُن سے پوچھا گیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو۔ بس آپ نے یہیں تک بتایا۔ ﴿صحیح مسلم: ۱۸۵۶/۳﴾

﴿1287﴾ ﴿﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثَ نَامِرُوانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَتْنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ" وَكَوْ اسْتَخْلَفْتُ سَالِمًا مَوْلَى حَذِيفَةَ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي: مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ رَحِبُ اللَّهِ حَقًّا مِنْ قَلْبِهِ" وَكَوْ اسْتَخْلَفْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَسَأَلَنِي عَنْهُ رَبِّي مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ لَقُلْتُ: "رَبِّ سَمِعْتُ نَبِيَّكَ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ إِذَا حَضَرُوا رَبَّهُمْ كَانَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ رُتُوءَةٌ بِحَجَرٍ." ﴿تاریخ المدینہ لابن شہ: ۲۵۹/۱، تاریخ الطبری: ۳۳/۵، سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۶۵/۱۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور (روزِ قیامت جب) میرا رب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اس اُمت کا امین ہے۔ اور اگر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور میرا پروردگار جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے دل سے سچی محبت کرتا ہے۔ اور اگر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دوں اور میرا رب جب مجھ سے اس بارے میں پوچھے گا کہ تجھے اس کام کی کس چیز نے ترغیب دلائی؟ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں) یہ فرماتے سنا تھا کہ بے شک علماء جب اپنے رب تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے تو ان کے آگے آگے یہ عزت و شرف والا عالم ہوگا۔



## باب:- فضائل طُلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1288﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا أَبَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ دَرْعَيْنِ قَالَ: فَلَمَّا صَعَدَ فِي الْجَبَلِ انْتَهَى إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصْعَدَهَا. قَالَ: فَجَاءَ طُلْحَةُ فَبَرَكَ لَهُ، فَصَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَضْرِبَهُ بِالسَّيْفِ قَالَ: فَوَقَاهُ طُلْحَةُ بِيَدِهِ فَشَلَّتْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْجَبَ طُلْحَةُ. ﴿المستدرک للحاكم: ۳۷۴﴾

◀ حضرت ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ غزوہ اُحُد کے دن دوزرہیں پہنچے تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو چٹان کے پاس پہنچ کر اوپر چڑھنے سے رُک گئے، پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تو آپ ﷺ ان کی پشت پر سوار ہو گئے۔ اتنے میں ایک دشمن آیا جو آپ ﷺ پر تلوار کا وار کرنا چاہتا تھا، لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ ﷺ کو بچالیا، جس کی وجہ سے ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

﴿1289﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا أَبُو مَالِكِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَوْمَئِذٍ: أَبَشْرُ يَا طُلْحَةُ بِالْجَنَّةِ الْيَوْمَ

◀ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! آج تم جنت کی بشارت حاصل کر لو۔

﴿1290﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ: أَوْجَبَ طُلْحَةُ حِينَ صَنَعَ

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ - يَعْنِي حِينَ بَرَكَ لَهُ طَلْحَةُ فَصَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِهِ. ﴿سنن الترمذی: ۲۰۱/۳/صحیح ابن حبان: ۵۴۵/مسند الزواہر: ۳۲۲/۲/مجمع الزوائد للذهبی: ۱۰۸/۶﴾

﴿﴾ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے قربانی کا کمال مظاہرہ کیا، یعنی جب وہ آپ ﷺ کے لیے گھٹنوں کے بل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی پشت پر سوار ہو گئے، تو اُس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

﴿1291﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا جَرِيرًا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ ابْنُ جَرْمُوزٍ الَّذِي قَتَلَ الزُّبَيْرَ أَوْ أَشْرَكَ فِي قَتْلِهِ عَلِيًّا عَلَيْهِ فِي الْبَدَنِ جَفْوَةً فَلَمَّا دَخَلَ عَلِيٌّ قَالَ: أَمَا فَلَانٌ فَلَانٌ فَيُؤْذَنُ لَهُمَا، وَأَمَا أَنَا فَلَا، قَاتِلُ الزُّبَيْرِ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: "بِفَيْكِ التُّرَابُ بِفَيْكِ التُّرَابُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47)". ﴿﴾ تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۳ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ابن جرموز، جس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا یا ان کو شہید کرنے میں شرکت کی تھی، نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی تو اُس نے اجازت دینے میں ناگواری دیکھی، پھر جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو بولا: فلاں فلاں شخص کو تو اجازت دے دی جاتی ہے، لیکن مجھے ملنے کی اجازت نہیں دی جاتی، حالانکہ میں زبیر کا قاتل ہوں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: تیرے منہ میں خاک، تیرے منہ میں خاک، بے شک مجھے اُمید ہے کہ زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿﴾ (الحجر: ۴۷) ﴿﴾

”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

﴿1292﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَالَ: نَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ

قَيْسٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَاءَ، وَقَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔ ﴾

﴿ صحیح البخاری: ۸۲/۷/۸۲/۷/سنن ابن ماجہ: ۱۶۱/۱/سنن ابی داؤد: ۱۶۱/۱/سنن سعید بن منصور: ۳۳۱/۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو شل ہو چکا تھا، انہوں نے اس سے غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا۔

﴿ 1293 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا عَوْفَةَ عَنِ الْحَسَنِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بَاعَ أَرْضًا لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ أَلْفِ فَبَاتَ لَيْلَةً عِنْدَهُ ذَلِكَ الْمَالُ،

فَبَاتَ أَرْقًا مِنْ مَخَافَةِ ذَلِكَ الْمَالِ حَتَّى أَصْبَحَ فَفَرَّقَهُ. ﴿ الزهد للاحمد بن حنبل: ۱۳۵/۱/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۸۹/۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے سات لاکھ کے عوض اپنی زمین فروخت کی تو انہوں نے اس حالت میں رات گزاری کہ وہ مال ان کے پاس موجود تھا، تو انہوں نے اس مال کے ڈر سے وہ رات بے خوابی میں ہی گزاری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو انہوں نے سارا مال (راہ خدا) میں تقسیم کر دیا۔

﴿ 1294 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمًا قَالَ: أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ طَلْحَةَ ضُرِبَتْ كَفُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: حَسِبْتُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "لَوْ قُلْتَ: بِسْمِ اللَّهِ لَرَأَيْتَ يُبْنَى لَكَ بِهَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ حَيٌّ فِي الدُّنْيَا." ﴿ سنن الترمذی: ۶۳۴/۵ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوہ احد کے دن جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کٹا تو انہوں نے ”حس“ کی آواز نکالی (یعنی درد کی ہلکی سی آواز) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم ”بِسْمِ اللَّهِ“ کہتے تو تم دیکھتے کہ اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا باوجودیکہ تم دنیا میں زندہ ہوتے۔

﴿ 1295 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ، يَعْنِي: ابْنَ

يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَبِيبَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ جَاءَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ، إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: "هَا هُنَا يَا ابْنَ أَخِي، فَأَجْلَسَهُ عَلَى

طُنْفِسَةً وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ كَمَنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47)، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ: اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِدِرَّتِهِ فَضْرَبَهُ فَقَالَ: أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ وَأَصْحَابُكَ يَنْكِرُونَ هَذَا."

❖ ❖ ❖ حضرت ابو حبیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! یہاں آؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دری پر بٹھالیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک مجھے اُمید ہے کہ میں اور آپ کے والد ایسے ہی ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ ﴿الحجر: 47﴾

"ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔"

تو ابن الکواء نے آپ سے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کوڑا لے کر اٹھے اور اس کو مارا اور فرمایا: تیری ماں نہ رہے! تو اور تیرے ساتھی اس کا انکار کرتے ہیں۔

﴿1296﴾ ❖ سند حدیث ❖ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: نَا مُوسَى بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ مِنْ وَكَيْدِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَقُولُ:

﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ❖ ﴿ جَرِحَ طَلْحَةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جِرَاحَةً.

❖ ❖ ❖ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیس سے زائد زخم لگے۔

﴿1297﴾ ❖ سند حدیث ❖ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى

عَنْ عِمْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْهُ

﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ❖ ﴿ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ طَلْحَةُ فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ."

﴿ السنة لابن ابی ماسم: ۱۳۸ / اسباب النزول للواحدی: ۲۰۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا

وعدہ نبھادیا ہے۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿﴾ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان قرآن کریم کی اس آیت مقدسیہ کی طرف اشارہ ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ  
”مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا ان میں سے بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور بعض انتظار میں ہیں“

﴿ 1298 ﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا أَبُو مَالِكِ

الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى طَلْحَةَ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿﴾ دَخَلَ عِمْرَانُ بْنُ طَلْحَةَ عَلَى عَلِيٍّ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ: فَرَّحَبَ بِهِ وَقَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَنِي اللَّهُ وَأَبَاكَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحجر: 47) قَالَ: وَرَجُلَانِ جَالِسَانِ عَلَى نَاحِيَةِ الْبَسَاطِ فَقَالَ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ تَقْتُلُهُمْ بِالْأَمْسِ وَتَكُونُونَ إِخْوَانًا فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ عَلِيٌّ قَوْمًا أَبْعَدَ أَرْضٍ وَأَسْحَقَهَا؟ فَمَنْ هُوَ؟ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَنَا وَطَلْحَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِعِمْرَانَ كَيْفَ أَهْلِكَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِ أَبِيكَ؟ أَمَا إِنَّا لَمْ نَقْبِضْ أَرْضَكُمْ هَذِهِ السِّنِينَ، وَنَحْنُ نُرِيدُ أَنْ نَأْخُذَهَا إِنَّمَا أَخَذْنَاهَا مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَهَبَهَا النَّاسُ، يَا فُلَانُ أَهْبُ مَعَهُ إِلَى ابْنِ قَرْظَةَ فَمَرَّةٌ فَلْيُدْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَغَلَّةَ هَذِهِ السِّنِينَ، يَا ابْنَ أَخِي جِنْنَا فِي الْحَاجَةِ إِذَا كَانَتْ لَكَ. ﴿المصدر: رك للمحکم: ۳/۲۷۶/تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۳/۲۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو حبیبہ سے روایت ہے:

حضرت عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ اصحابِ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہا اور فرمایا: بے شک مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کے والد (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ○ ﴿الحجر: ۴۷﴾

”وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

راوی کہتے ہیں کہ دو آدمی چٹائی کے کونے پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، ہم نے کل ان لوگوں کو قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی بنے ہوں گے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اٹھو اور اس علاقے سے کہیں دُور چلے جاؤ، اگر وہ لوگ (یعنی اس آیت کے مصداق لوگوں میں سے) میں اور طلحہ نہیں ہیں تو



پھر اور کون ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمران سے فرمایا: میں انہیں کیونکر ہلاک کر سکتا ہوں جو تمہاری اُمہات میں سے زندہ بچ گئی ہیں، سنو! ہم تمہاری اس زمین کو قبضے میں نہیں لیں گے، ہم نے تو صرف اس لیے اس کو لے لیا تھا کہ کہیں لوگ نہ لوٹ کر لے جائیں۔ اے فلاں! ان کے ساتھ ابن قریظہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ان کو ان کی زمین اور اس کا اناج واپس کر دے۔ (پھر فرمایا) اے بھتیجے! جب بھی آپ کو کوئی کام ہوگا تو ہم حاضر ہو جائیں گے۔

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف فریق میں سے تھے اس لیے ان دو آدمیوں نے ایسا کہا تھا کہ ہم نے کل انہیں قتل کر دیا ہے اور آپ جنت میں بھائی بھائی ہونے کی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایمان کا کمال دیکھیں کہ اس قدر اختلافات کے باوجود بھی ان کی عظمت اور فضیلت کے معترف رہے۔ ہمیں اس بات پر یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اجتہادی کوتاہیوں سے صرف نظر فرمائے گا۔

﴿ 1299 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَالَ: تَتَّبَعْنِي سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَا: ﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ جَاءَ ابْنُ جَرْمُوزٍ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ يَسْتَأْذِنُ عَلِيَّ عَلَيْهِ فَحَجَبَهُ طَوِيلًا، ثُمَّ أَدِنَ لَهُ فَقَالَ: أَمَا أَهْلُ الْبَلَاءِ فَتَجْفُوهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: "بِفِيكَ التُّرَابُ" إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) (الحج 47):

﴿ تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۳ ﴾

﴿ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والا ابن جرموز آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کرنے لگا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بہت دیر تک اُس کو اجازت نہ دی، پھر اس کو اجازت دی تو اُس نے کہا: جو لوگ آزمائش اور مصیبت پر پڑے ہیں آپ ان سے ناروا سلوک کرتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے منہ میں خاک، تیرے منہ میں خاک، بے شک مجھے اُمید ہے کہ میں زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴾ ﴿ الحجر: ۴۷ ﴾

”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

﴿ 1300 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَتْنَا أَبَانَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ الْبَجَلِيُّ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدَةَ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اِنِّي لَارْجُو اِنْ اَكُوْنَ اَنَا وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، مِمَّنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ) (الحجر: 47): "قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَقَالَ: اللهُ اَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَصَاحَ بِهِ عَلِيُّ صَيْحَةً: اِنَّ الْقَصْرَ يَدْهِيْهِ لَهَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ هُمْ؟ اِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ هُمْ؟" ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۲۵/۱۴﴾

◀ ◆ ◀ حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں یہ امید کرتا ہوں کہ میں زبیر اور طلحہ (رضی اللہ عنہم) اُن لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ◌ ﴿الحجر: ۴۷﴾

”ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم وہ سب نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے (جنت میں) ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“

راوی کہتے ہیں کہ ہمدان کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (اُس کا مطلب تھا لازمی نہیں ہے کہ اس آیت کا مصداق زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما ہوں) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس طرح چیخ پڑے کہ جیسے ان پر کوئی عمارت گر گئی ہو پھر انہوں نے فرمایا: اگر وہ لوگ ہم نہیں ہیں تو پھر اور کون ہیں؟



## فضائل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1301﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَا بِنْتُ الْمُهَاجِرِ الَّذِي فَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْأَبْوَيْنِ ﴿مصنف عبدالرزاق: ۳۳۶/۱۱﴾

﴿﴾ حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اُس مہاجر کی بیٹی ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہٴ اُحد کے روز اپنے والدین کو فدا کیا تھا۔

﴿1302﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بَنُ سَعِيدٍ قَتْنَا يَحْيَىٰ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَمَعَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ. ﴿صحیح البخاری: ۳۵۸۷﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

رسول اللہ ﷺ نے غزوہٴ اُحد کے روز میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا۔

﴿تشریح﴾ ◀ ماں باپ کو فدا کرنے اور جمع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غزوہٴ اُحد کے دن حضرت سعد

بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بڑے جوش اور مہارت سے تیر اندازی کر رہے تھے تو رسول کریم ﷺ نے اُن کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمایا تھا: تیر چلاؤ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ ﴿صحیح البخاری: ۶۱۸۴﴾

﴿1303﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ مَكَثَ أَبِي يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ، وَإِنَّ لَهُ لَثَلَاثَ الْإِسْلَامِ۔

﴿صحیح البخاری: ۸۳۷۷/۸۳۷۸﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

بیشک ایک دن میرے والد رات تک اسلام کا ایک تہائی حصہ رہے ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ اسلام کا ایک تہائی سے مراد مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی یعنی جب آپ نے اسلام

قبول کیا تو آپ سے قبل صرف دو افراد اسلام لائے تھے اور آپ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد تین ہو گئی، یوں آپ مسلمانوں کی تعداد کا ایک تہائی تھے۔ پھر اس دن رات تک کوئی اور شخص مسلمان نہیں ہوا۔ یہاں آپ کے تیسرے نمبر پر اسلام لانے سے مراد جواں مردوں میں سے آپ کا تیسرا نمبر تھا، ورنہ مجموعی طور پر اور بھی کئی لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے، مثال کے طور پر عورتوں میں سے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، بچوں میں سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور غلاموں میں سے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، البتہ جواں مردوں میں سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، ان کے بعد ایک اور صاحب مسلمان ہوئے اور پھر تیسرے نمبر پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1304 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا

أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ

غَيْرُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أَحَدٍ يَقُولُ: أَرْمِ يَا سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

﴿ ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۶/۹۳/۶/صحیح مسلم: ۶/۱۸۷/۱/مسند احمد: ۱/۹۲/۱/سنن الترمذی: ۵/۶۵۰/سنن ابن ماجہ: ۱/۴۷۱/﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کرتے نہیں سنا، میں نے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ احد کے روز یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ، تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1305 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا

يُحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهِيَ إِلَى جَنْبِهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ:

مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ

سَمِعْتُ صَوْتَ السَّلَاحِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ: جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ غَطِيطَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ

﴿ صحیح البخاری: ۸۱/۶۰ / صحیح مسلم: ۱۸۷۵/۳ / سنن الترمذی: ۶۵۰۷/۶ / مسند احمد: ۱۳۱/۶ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نیند نہیں آرہی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے قریب تشریف فرما تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرا پہرہ دے۔ ہم ابھی اسی کیفیت میں تھے کہ اچانک ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کون؟ جواب آیا میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! آپ ﷺ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اس قدر آرام کی نیند سوئے کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1306 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَنَا أَيُّوبُ قَالَ:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ ﴿ أَبِي وَاللَّهِ الَّذِي جَمَعَهُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَوَيْنِ يَوْمَ أُحُدٍ-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اللہ کی قسم! میرے والد وہ ہیں جن کے لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے روز اپنے والدین کو جمع کیا تھا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1307 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَتْنَا

إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ ﴿ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا نَغْزُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمْرُ حَتَّىٰ إِنَّا أَحَدُنَا يَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي

﴿ ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۸۳/۷۷ / صحیح مسلم: ۲۲۷۷/۳ / سنن الترمذی: ۵۸۲/۵ / سنن ابن ماجہ: ۴۷۱/۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

یشک میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے راہ خدا میں تیر اندازی کی ہماری یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ لڑا کرتے تھے اور ہمارے پاس انگور کی بیل اور ببول کے درخت کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ جب ہم پاخانہ کرتے تھے تو وہ بھی ایسا آتا کہ جیسے بکری میٹنی کرتی ہے۔ مگر اب بنو اسد کا حال یہ ہے کہ وہ دین کے احکام پر عمل کرنے میں مجھ میں عیب نکالتے ہیں، اس صورت میں تو میں ناکام و نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہو گئے۔



﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ بنو أسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق شکایت کی تھی کہ یہ نماز ٹھیک طرح سے نہیں پڑھتے، تب انہوں نے یہ بات بیان فرمائی تھی۔

﴿ 1308 ﴾ ﴿ ۱ ﴾ ﴿ سُنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا قَيْسٌ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ: ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَهُ إِذَا دَعَاكَ .

﴿ سنن الترمذی: ۶۴۹/۵ / المستدرک للحاکم: ۴۹۹/۳ / دلائل النبوة للبيهقي: ۳۰۶/۳ ﴾

﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ بتلایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

اے اللہ! جب یہ تجھ سے دُعا کرے تو اس کی دُعا قبول فرماتا۔

﴿ 1309 ﴾ ﴿ ۱ ﴾ ﴿ سُنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ انْتَلُوا سَعْدًا، اللَّهُمَّ ارْمِ لَهُ، ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي . " ﴿ صحیح البخاری: ۳۵۸/۷ ﴾

﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے روز ارشاد فرمایا:

سعد کو تیر نکال نکال کر دو اے اللہ! اس کا نشانہ دُست جگہ لگانا (اے سعد!) تیر پھینکو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

﴿ 1310 ﴾ ﴿ ۱ ﴾ ﴿ سُنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ شَهِدْتُ بَدَأًا وَمَا فِي وَجْهِ غَيْرُ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ أَمْسَهَا يَدِي، ثُمَّ

أَكْثَرَ اللَّهُ لِي بَعْدَ اللَّحَى . ﴿ الزهد لاجم بن حنبل: ۳۱ / الرياض النضرة للمحب الطبري: ۱۱۳/۴ ﴾

﴿ ۱ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں جب غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا تو میرے چہرے پر (داڑھی کا) صرف ایک ہی بال تھا، جسے میں اپنے ہاتھ سے چھوتا رہتا تھا، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری داڑھی کو بڑھا دیا۔

﴿ 1311 ﴾ ﴿ ۱ ﴾ ﴿ سُنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ﴿ ۱ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَعَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ: نَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَهَابٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَكَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ سَعْدِ كَلَامٌ، وَقَالَ: فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا

قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ عِنْدَ سَعْدٍ. قَالَ: فَقَالَ: سَعْدٌ إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا. ﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۹۴/۱﴾

◀ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت خالد بن ولید اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی۔ پھر ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے درمیان جو بھی اختلاف ہے اس سے ہمارے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔

﴿1312﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ مُجَالِدٍ قَتْنَا عَامِرَ،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ سَعْدٌ فَقَالَ: هَذَا خَالِي-

﴿سنن الترمذی: ۶۳۹/۵ / المستدرک للحاکم: ۳/۴۹۸﴾

◀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

﴿1313﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ

قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ ﴿المطالب العالیۃ: ۷۹/۳﴾

◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) کی بددعاؤں سے بچو۔

﴿1314﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْدِي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا سَعْدَ بْنَ

مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ أَرِمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. ﴿مفصل برقم: ۱۳۰/۳﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو قربان کرتے نہیں سنا، میں نے آپ ﷺ کو غزوہ احد کے روز یہ فرماتے سنا: اے سعد! تیر چلاؤ، تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

﴿1315﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: ﴿

﴿مِثْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. ﴿السنن لابن ابی عاصم: ۱۳۸﴾ ﴿

﴿ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

بلاشبہ عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر اندازی کی۔

﴿1316﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ قَالَ: ﴿

﴿مِثْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ سَمِعْتُ سَعْدًا وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴿مسند احمد: ۱۷۴/۱﴾ ﴿

﴿ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: وہ (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ) پہلے شخص ہیں جنہوں نے راہ خدا میں تیر چلایا۔

﴿1317﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عُمَرَ وَ قَتْنَا زَائِدَةَ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: ﴿

﴿مِثْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَعْدٌ

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۴۹۸، مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۵۵/۹﴾ ﴿

﴿ حضرت ابو خالد والیبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی میدان جہاد) میں سب سے پہلے جس نے تیر چلایا وہ سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1318﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا زَائِدَةَ عَنْ

الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿

﴿مِثْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿ بَكُنْتُ أَنَا وَسَعْدٌ وَعُمَيْرُ بْنُ مَالِكٍ فِي حَجَفَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّ سَعْدًا لِيُقَاتِلَ فِي

يَوْمِ بَدْرٍ قِتَالَ الْفَارِسِ فِي الرِّجَالِ۔

﴿ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوہ بدر کے روز میں سعد اور عمیر بن مالک ایک ہی ڈھال میں تھے اور بلاشبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پیادوں میں شہسوار کی

طرح لڑ رہے تھے۔

﴿1319﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشَ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ سَعْدًا يُقَاتِلُ يَوْمَ بَدْرٍ قِتَالَ الْفَارِسِ فِي الرِّجَالِ.

﴿الطبقات لابن سعد: ۱۴۱/۳﴾

◀ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں نے غزوہ بدر کے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پیادوں میں شہسوار کی طرح لڑ رہے تھے۔

﴿1320﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مَكِّيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَتْنَا هَاشِمًا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَ لَيَالٍ ثَلَاثَ الْإِسْلَامِ

﴿صحیح البخاری: ۸۳/۷﴾

◀ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس دن میں نے اسلام قبول کیا تھا اُس دن اور کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا اور سات روز تک میں اسلام کا ایک تہائی رہا تھا۔

﴿1321﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزًا قَالَ: نَا حَمَادًا، عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَأْسُ أَبِي فِي حِجْرِي وَهُوَ يَقْضِي فَبَكَيْتُ فَدَمَعَتْ عَيْنِي عَلَيْهِ فَنظَرَ إِلَيَّ

فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ أَيْ بَنِي؟ قُلْتُ: لِمَكَانِكَ وَمَا أَرَى بِكَ؟ قَالَ: "فَلَا تَبْكِ عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُنِي أَبَدًا وَإِنِّي لَمِنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدِينُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِحَسَنَاتِهِمْ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ، فَيُخَفِّفُ عَنْهُمْ بِحَسَنَاتِهِمْ مَا عَمِلُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا نَفَدَتْ قَالَ: لِيَطْلُبَ كُلُّ عَامِلٍ ثَوَابَ عَمَلِهِ مِمَّنْ عَمِلَ لَهُ."

﴿الطبقات لابن سعد: ۱۴۷/۳﴾

◀ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب میرے والد گرامی کی روح نفسِ غضری سے پرواز کر رہی تھی تو اُن کا سر میری گود میں تھا، میری آنکھ سے آنسو بہہ پڑے، اُنہوں نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: میرے پیارے بیٹے! کیوں رورہے ہو؟ میں نے کہا: آپ کی حالت کی وجہ سے اور جس کیفیت میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: تو مجھ پر نہ رو، کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بیشک میں جنتیوں میں سے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مومنوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ دے گا اور جہاں تک کافروں کا معاملہ ہے، تو ان کی نیکیوں کی وجہ سے ان سے عذاب میں کمی کرے گا، جو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کی ہوں گی، پھر جب وہ ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کا ثواب اسی سے جا کر لے جس کے لیے اُس نے عمل کیا تھا۔

## فضائل فاطمۃ بنتِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

﴿1322﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَعْقُوبُ نَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ► ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَهَا فَبَكَتُ ثُمَّ سَارَهَا فَضَحِكْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَا هَذَا الَّذِي سَارَكَ بِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَبَكَيْتَ، ثُمَّ سَارَكَ فَضَحِكْتَ؟ قَالَتْ: سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يَتَّبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ فَضَحِكْتُ. ﴿صحیح البخاری: ۱۳۵۸/۸ صحیح مسلم: ۱۹۰۴/۴ مسند احمد: ۷۷۶﴾

◀ ◆ ◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگ گئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: وہ کون سی بات تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کان میں کہی تھی اور آپ رونے لگ گئیں تھیں، پھر دوبارہ تمہارے کان میں کچھ کہا تو آپ ہنسنے لگ گئیں؟ تو انہوں نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وصال کے متعلق بتلایا تو میں رونے لگ گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں مجھے یہ بتلایا کہ میں سب سے پہلے ان سے ملوں گی، تو میں خوش ہو گئی۔

﴿1323﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► ◀ خَصَطَبَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَ: أَعَنْ حَسَبَهَا تَسْأَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ قَدْ أَعْلَمْتُ مَا حَسَبُهَا، وَلَكِنْ أَنَا مُرْنِي بِهَا؟ فَقَالَ: "لَا، فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَلَا أَحِبُّ أَنْ تَحْزَنَ أَوْ تَجْزَعَ" فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا آتِي شَيْئًا



تَكَرُّهُ". ﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳﴾

﴿﴾ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حارث بن ہشام کے ہاں اُس کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا، اس کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کے حسب و نسب کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کا حسب و نسب تو مجھے معلوم ہی ہے (میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ) کیا آپ مجھے اس سے شادی کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، فاطمہ میرے جگر کا حصہ ہے، اگر وہ پریشان ہوگی یا روئے گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا کام کبھی نہیں کروں گا جسے آپ پسند نہیں فرمائیں گے۔

﴿1324﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَائِزِيدُ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ

أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهَا: لَا نَزَوِّجُكَ عَلَى ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ

آذَانِي. ﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۹/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے اہل مکہ میں سے ایک شخص نے فرمایا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا تو اُس کے گھر والوں نے کہا: ہم تیرے عقد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی موجودگی میں اس کا نکاح تجھ سے نہیں کر سکتے۔ اس بات کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک فاطمہ تو میرے جگر کا حصہ ہے، پس جو اس کو تکلیف دے گا، بیشک اُس نے مجھے تکلیف دی۔

﴿1325﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَائِبُ الرِّزَاقِ أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرِيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَ

فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

﴿مسند احمد: ۱۳۵/۳، سنن الترمذی: ۴۰۲/۵، صحیح ابن حبان: ۵۳۹/۵، المستدرک للحاکم: ۱۵۷/۳، مجمع الزوائد للصبی: ۳۷۷/۳، حلیہ

الاولیاء لابن نعیم: ۳۳۲/۲﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی کافی ہیں..... (رضی اللہ عنہم)

﴿ تَشْرِيحٌ ﴾ ◀ ان کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ چاروں خواتین مراتبِ کمال پر فائز تھیں اور ان میں سے ہر ایک کے بہت سے مناقب و فضائل مروی ہیں۔ حضرت مریم بنت عمران ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کہا اور ان کے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ سیدہ خدیجہ ﷺ کی اس سے بڑھ کر کیا شان ہو سکتی ہے کہ انہیں خود اللہ تعالیٰ سلام بھیجتا ہے۔ سیدہ فاطمہ ﷺ کو دنیا میں شرف ملا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صاحبزادی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور آخرت میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوں گی کہ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی اور فرعون کی بیوی آسیہ ﷺ جب ایمان لائیں تو فرعون نے ان پر مظالم کی ایک داستان رقم کر دی لیکن حضرت آسیہ ﷺ کے پائے استقامت میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور ان کی اس عظیم قربانی پر اللہ تعالیٰ نے ان کے آخری لمحاتِ زندگی میں انہیں دنیا میں ہی جنت میں اُن کا مقام دکھلا دیا تھا۔

﴿ 1326 ﴾ ▶ ◀ سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسُفِيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلِيُّ الْمُنْبَرِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّ عَلِيًّا أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ الْعُورَاءَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَدُوِّ اللَّهِ، وَبَيْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي

◀ ◀ ◀ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کے بعد) ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا:

(حضرت) علی، ابو جہل کی بیٹی عوراء سے نکاح کرنا چاہتا ہے حالانکہ اُسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی کو اور اللہ کے رسول کی بیٹی کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا رکھے فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

﴿ 1327 ﴾ ▶ ◀ سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاسُفِيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا.

﴿ مسند احمد: ۵/۴۰۳/سنن الترمذی: ۶۹۸/۵/المستدرک للحکمہ: ۱۵۹/۳ ﴾

❁ ❁ ❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا تذکرہ کیا تو اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جو بات اس کو تکلیف دیتی ہے، وہ مجھ کو تکلیف دیتی ہے اور جو اس کو آرام پہنچاتی ہے وہ مجھ کو بھی آرام پہنچاتی ہے۔

﴿1328﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاهَا شِمُّ بْنُ الْعَاسِمِ قَتْنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا أَدْنُ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَا أَدْنُ، ثُمَّ لَا أَدْنُ، ثُمَّ قَالَ: لَا أَدْنُ فَإِنَّمَا ابْنَتِي مِنِّي، يَرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا. ﴿صحیح البخاری: ۳۲۷۹/صحیح مسلم: ۱۹۰۲۳/سنن الترمذی: ۶۹۸/سنن ابی داؤد: ۲۲۶۲/مسند احمد: ۳۲۸/۳﴾

❁ ❁ ❁ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا:

بیشک بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس بارے میں اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی بن ابی طالب سے کر دیں، تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اجازت نہیں دی، پھر میں نے اجازت نہیں دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ پھر یہی) فرمایا کہ میں نے اجازت نہیں دی، کیونکہ میری بیٹی مجھ سے ہے اس کو بھی وہی بات پریشان کرتی ہے جو مجھ کو کرتی ہے اور اسے بھی وہی بات تکلیف دیتی ہے جو مجھے دیتی ہے۔

﴿1329﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاهَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، إِنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَظَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيُّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، قَالَ الْمُسَوَّرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَنُوهَا، وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيُّ عَنِ الْخُطْبَةِ. ﴿صحیح البخاری: ۸۵۷۷/صحیح مسلم: ۱۹۰۳۳/سنن ابی داؤد: ۲۲۵/۳﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان کے نکاح میں تھیں۔ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لئے غصے میں نہیں آتے، اسی لیے علی، ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید و رسالت کی گواہی دیتے سنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اما بعد! میں نے اپنی (ایک بیٹی کا) ابوالعاس بن ربیع سے نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اس کو سچ کر دکھایا، اور بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ اور اللہ کی قسم! بیشک اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی آدمی کے ہاں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

﴿ 1330 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ حَتَّى وَعَدَ النِّكَاحَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ

فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِأَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا أَبُو حَسَنِ قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ وَقَدْ وَعَدَ النِّكَاحَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي صَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَخْشَى أَنْ يَفْتِنُوهَا، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ تَحْتَ رَجُلٍ قَالَ: فَسَكَتَ عَلِيٌّ عَنْ ذَلِكَ النِّكَاحِ وَتَرَكَهُ. ﴿ سنن ابی داؤد: ۲۲۶/۲ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، یہاں تک کہ نکاح کا وعدہ کر لیا۔ جب اس بات کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پتا چلا تو انہوں نے اپنے والد گرامی (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، جبکہ ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح بھیج دیا ہے، بلکہ نکاح کا وعدہ تک کر لیا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثناء بیان کی، پھر ابوالعاص بن





الْعَتَمَةَ قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ الْمِسُورَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: أَمَا بَعْدُ أَمَا وَاللَّهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَيَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَإِنَّ الْأَسْبَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَصِهْرِي وَعِنْدَكَ ابْنَتُهَا لَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذَلِكَ فَانْطَلَقَ عَافِرًا لَهُ. ﴿مسند احمد: ۳۲۳/۳/ المستدرک للحاكم: ۱۵۸/۳/ مجمع الزوائد للهيتمي: ۲۰۳/۹﴾

✽ ◆ ✽ حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ، حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے قاصد سے کہا: انہیں کہیے کہ وہ عشاء کے وقت میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! اللہ کی قسم! تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے وہ ناراض ہوتی ہے اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں، بیشک روزِ قیامت میرے حسب و نسب اور سسرال کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔“ لہذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دوں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) پریشان کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

﴿1334﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نَا أَبِي قَالَ:

سَمِعْتُ النَّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ:

◀ ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ فَوَعَدَ بِالنِّكَاحِ فَاتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ

فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: "إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا،

وَذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَأَكْثَرَ الثَّنَاءَ وَقَالَ: لَا يَجْمَعُ اللَّهُ بَيْنَ ابْنَةِ نَبِيِّ اللَّهِ، وَبِنْتِ عَدُوِّ اللَّهِ" فَرَفَضَ عَلِيُّ

ذَلِكَ. ﴿مسند احمد: ۳۲۶/۳﴾

✽ ◆ ✽ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، پھر نکاح کا وعدہ کر لیا، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آئیں اور کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، جبکہ علی رضی اللہ عنہ

نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کرنے کے بعد فرمایا: بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے (اپنے دوسرے داماد) سیدنا ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور ان کی بہت تعریف کی، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پیغمبر خدا کی بیٹی کو اور دشمن خدا کی بیٹی کو اکٹھا نہیں کرے گا۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اس سے دستبردار ہو گئے۔

﴿1335﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي: ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، نَا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ ﴿متن حدیث﴾ ◀ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدَ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَا، قَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ، وَأَيُّمُ اللَّهُ لَئِنْ أَعْطَيْتَهُ لَا يَخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي. إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: "إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا" وَقَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ أَيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي وَوَعَدَنِي فَوْقِي، وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا، وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا. " ﴿صحیح بخاری: ۲۱۲۶/۱، صحیح مسلم: ۱۹۰۳/۳، سنن ابی داؤد: ۲۲۵۲/۲، مستدرک: ۳۲۶/۳﴾

◀ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ہم لوگ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو مجھے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے (مجھ سے) کہا: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم فرمائیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت فرما سکتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے متعلق قوم کہیں آپ پر غالب نہ آجائے۔ اللہ کی قسم! اگر آپ یہ مجھے عنایت فرمادیں تو میرے جیتے جی کبھی کوئی اس تک نہیں پہنچ سکے گا۔ (رسول اللہ ﷺ کی عزت اور آپ کی عترت کی حفاظت اور دفاع ہم پر لازم ہے اس سلسلے کا ایک واقعہ یہ ہے کہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہوتے ہوئے ابو جہل کی بیٹی کو شادی کا پیغام بھیج دیا۔ میں نے اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے سنا، جبکہ ان دنوں میں بالغ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے فکر ہے کہ کہیں اس کے دین میں کوئی امتحان نہ آجائے۔ پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس (یعنی بنو امیہ) میں سے اپنے داماد (ابوالعاص بن الربیع رضی اللہ عنہ)

کا ذکر کیا اور اس کی تعریف فرمائی اور خوب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے مجھ سے بات کی تو سچی کی وعدہ کیا تو پورا کیا۔ میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کرتا۔ لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اس کے دشمن کی بیٹی کبھی بھی ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

﴿1336﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، بِخَطِّ يَدِهِ نَاعِدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: نَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ. وَقَالَ يَعْقُوبُ ابْنَةُ مَزَاحِمٍ

﴿المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۲۳/۹﴾

﴿﴾ حضرت صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: چار عورتیں اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

﴿1337﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ.

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت کے لحاظ سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ ہی کافی ہیں۔

﴿1338﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاعِدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تجھ کو سارے جہان کی عورتوں سے (فضیلت میں) یہ کافی ہیں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل بیان کی۔  
﴿ 1339 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَا يُونُسُ، نَادَاؤُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ

عَنْ عِلْبَاءَ هُوَ ابْنُ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ فَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ﴿ ﴿ المستدرک للحاکم: ۱۶۰۳/۱ مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۲۳/۹

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین میں چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اور فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور (پھر راوی نے آگے) باقی حدیث بیان کی۔

﴿ 1340 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا حَجَّاجٌ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ

بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَقُولُ: "الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب 33):" ﴿ ﴿ المستدرک للحاکم: ۱۵۸/۳ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۶۸/۹

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے جاتے ہوئے چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے رہے اور (وہاں پہنچ کر) فرمایا کرتے: نماز، نماز (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرماتے):

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“  
﴿ 1341 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا حَجَّاجٌ نَا حَمَّادُ بْنُ عَلِيٍّ بِنِ زَيْدٍ،

عَنْ أَنَسٍ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي بَيْتَ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: "يَا أَهْلَ الْبَيْتِ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: 33)"

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کے لیے نکلتے تھے تو چھ ماہ تک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے: اے اہل بیت! نماز (کا وقت ہو گیا) اے اہل بیت! نماز (کے لیے اٹھ جاؤ) (پھر یہ آیت تلاوت فرماتے)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“

﴿ 1342 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كُنْتُ فِي زَفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا جَاءَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ فَقَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ ادْعِي لِي أُخِي، فَقَالَتْ: هُوَ أَخُوكَ وَتَنَكُّحُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا

أُمَّ أَيْمَنَ قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيُّ فَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوا لِي فَاطِمَةَ

قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَعْتُرُ مِنَ الْحَيَاءِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُتِي فَقَدْ أَنْكَحْتُكَ أَحَبَّ أَهْلِ بَيْتِي

إِلَيَّ قَالَتْ: وَنَضَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهَا قَالَتْ: ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فَرَأَى سَوَادًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: أَسْمَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَسْمَاءُ بِنْتِ عُمَيْسٍ قُلْتُ:

نَعَمْ، قَالَ: جِئْتِي فِي زَفَافِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ تَكْرِمَةً لِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَدَعَا لِي

﴿ مصنف عبدالرزاق: ۲۸۵/۵ / المستدرک للحاكم: ۱۵۹/۳ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۰۹/۹ ﴾

◀ حضرت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں موجود تھی جب ہم نے صبح کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

دروازے کے پاس آئے اور فرمایا: اے ام ایمن! میرے بھائی (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلا کر لاؤ تو اسماء رضی اللہ عنہا

نے کہا: وہ آپ کے بھائی ہیں جبکہ آپ نے تو (اپنی صاحبزادی کا) ان سے نکاح کر دیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ام ایمن۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر پانی کے چھینٹے مارے اور ان کے لیے دعا کی۔ پھر

فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ براویہ کہتی ہیں کہ اس کے باعث پھسلے جا رہی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان



سے فرمایا: ٹھہر جاؤ، میں نے تمہارا نکاح اپنے اہل بیت میں سے اُس شخص سے کیا ہے جو مجھ کو سب سے پیارا ہے۔ راوی کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنے آگے سیاہ چیز (یعنی سایہ) دیکھا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اسماء ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ (ﷺ) کے اکرام میں ان کی بیٹی کی شادی سے آرہی ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

﴿1343﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ، نَاسَهُلُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اجْتَمَعَ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تَخْطِئُ مِشْيَتَهَا مِشْيَةَ أَبِيهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، فَأَقْعَدَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ. فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِنَا بِالسَّرَارِ فَتَبْكِينَ؟ فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي بِمَا سَارَكَ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَنْفُسِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ سَرًّا، فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا: أَسْأَلُكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ حَقٍّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي، فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنِعْمَ، قَالَتْ: سَأَرَنِي، فَقَالَ: إِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَأَنَّهُ عَارِضُنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَى ذَلِكَ إِلَّا عِنْدَ اقْتِرَابِ الْأَجَلِ، فَاتَّقِي اللَّهَ وَأَصْبِرِي، فَنِعْمَ السَّلْفُ أَنَا لِكَ، فَبَكَيتُ، ثُمَّ سَأَرَنِي فَقَالَ: أَمَّا تَرْضِينَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ قَالَ: نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ ﴿صحیح البخاری: ۷۹/۱۱﴾

◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کی ازواجِ مطہرات جمع تھیں، ان میں سے کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال اپنے والد گرامی رسول اللہ ﷺ کی چال جیسی تھی۔ وہ آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی! خوش آمدید۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھالیا۔ پھر ان سے سرگوشی کے انداز میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں۔ پھر ایک اور بات سرگوشی کے انداز میں کی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم تمام میں سے صرف آپ کو ہی سرگوشی کی خصوصیت بخشی، پھر آپ رونے لگ گئیں۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) جب آپ ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے بھی وہ بات بتلائیں جو نبی کریم ﷺ نے آپ سے سرگوشی میں کہی تھی۔ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اس دُنیا سے پردہ فرما گئے تو میں نے ان سے کہا: آپ پر میرا جو حق ہے، میں اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتلا دیں۔ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ جی ہاں، اب میں بتلا دیتی ہوں۔ جب نبی کریم ﷺ نے (پہلی) سرگوشی کی تھی تب آپ ﷺ نے فرمایا تھا

کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھ سے ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے اس سے یہی بات میری سمجھ میں آتی ہے کہ میرے وصال کا وقت قریب آچکا ہے پس تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کا مظاہرہ کرنا، میں تمہارے لیے بہترین میر سفر ہوں گا، یہ سن کر میں رو پڑی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہوگی؟ یا فرمایا کہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار۔

﴿1344﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرِ الْكُوفِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ بَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ غَضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رِبْطَتَانِ خَضْرَاوَانٍ. قَالَ: أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ لِي أَبُو قَلَابَةَ وَكَانَ مَعَنَا عِنْدَ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَنَّهُ قَالَ: حَمْرَاوَانٍ ﴾ المستدرک للحاکم: ۱/۱۶۱۳/ مجمع الزوائد شمی: ۲۱۲/۹ ﴿

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اکٹھے ہونے والو! اپنی نگاہیں جھکا لو، تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر جائیں۔ پھر وہ گزریں گی اور انہوں نے دو بڑی سبز چادریں زیب تن کی ہوں گی۔

﴿1345﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نَا هَلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ لِفَاطِمَةَ أَنْتِ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقَائِي. ﴾ مضی برقم: ۱۳۲۲ ﴿

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم میرے گھرانے میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی۔

(یعنی جنت میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ملیں گی)

﴿1346﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيْسِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيِّ، نَا مَفْضَلُ بْنُ صَالِحٍ، نَا جَابِرُ الْجَعْفِيُّ، عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ قُمْ بِنَا يَا بَرِيدَةُ نَعُودُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَلَمَّا أَنْ دَخَلْنَا عَلَيْهَا أَبْصَرَتْ أَبَاهَا وَدَمِعَتْ عَيْنَاهَا قَالَ: مَا يَبْكِيكِ يَا بَنِيَّةُ؟ قَالَتْ: قِلَّةُ الطَّعْمِ وَكَثْرَةُ الْهَمِّ، وَشِدَّةُ السَّقَمِ. قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَرْغِبِينَ إِلَيْهِ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ ابْنِي زَوْجَتِكَ أَقْدَمَهُمْ سَلْمًا وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا وَاللَّهِ إِنَّ ابْنِيكَ لَمِنْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ - ﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۴۳/۲﴾

﴿ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اے بریدہ! اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو، ہم (سیدہ) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی تیمارداری کر کے آئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم ان کے گھر پہنچے اور انہوں نے اپنے والد گرامی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا تو رو پڑیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: میری پیاری بیٹی! کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا: خوراک کی قلت پریشانیوں کی کثرت اور بیماری کی شدت کی وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں ایسے ایسے بہترین انعامات ہیں جن کی تم رغبت رکھتی ہو۔ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا، سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور سب سے بڑھ کر حلم و بردباری والا ہے اللہ کی قسم! تیرے دونوں بیٹے جنتی نوجوانوں میں سے ہیں۔

﴿1347﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا أَبُو سَعِيدٍ،

نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ، وَجَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمُسَوَّرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَتَبَ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ إِلَى الْمُسَوَّرِ يَخُطِبُ ابْنَةَ لَهُ قَالَ لَهُ: تَوَافِينِي فِي الْعَتَمَةِ

فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللَّهُ الْمُسَوَّرُ وَقَالَ: مَا مِنْ سَبَبٍ وَلَا نَسَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا وَأَنَّهُ يَنْقُطُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي وَتَحْتِكَ ابْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ أَغْضَبَهَا ذَلِكَ فَذَهَبَ عَازِرًا لَهُ.

﴿المستدرک للحاكم: ۱۵۲/۳/ سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۳۱۸/۳﴾

﴿﴾ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کی صاحبزادی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے عشاء کے وقت ملیں۔ چنانچہ وہ ان سے ملے تو مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد کہا: تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ مجھے کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے اُس سے میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ ناراض ہوتی ہے اُس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں، بیشک روز قیامت میرے حسب و نسب کے علاوہ سب نسب نامے ختم ہو جائیں گے۔“ لہذا آپ کے نکاح میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی پہلے سے موجود ہے، اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کروں گا تو یہ بات انہیں (یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو) ناراض کرے گی۔ یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

## فضائلُ الحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حضرت امامین حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1348﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبًا أَبَا حُجَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ. ﴿صحیح البخاری: ۵۶۴/۶/۵۶۴/۵/سنن الترمذی: ۳۰۷۳/۳۰۷۳/۱/مجموع الکبیر للطبرانی: ۱۰۳/۱۰۳﴾

◀ حضرت وہب ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

﴿1349﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَبِيصَةُ سَفِيَّانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لِحَسَنِ:

﴿متن حدیث﴾ ► اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ -

﴿صحیح البخاری: ۳۳۲/۱۰/صحیح مسلم: ۱۸۸۲/۳/مسند احمد: ۲۴۹/۲/سنن ابن ماجہ: ۵۱/۱﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، اس لیے تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔

﴿1350﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا تَلِيدٌ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو الْجَحَافِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَأَلَكُمْ.

﴿مجموع الکبیر للطبرانی: ۳۰۷۳/۳۰۷۳/۱/سنن الترمذی: ۶۹۹/۵/سنن ابن ماجہ: ۵۲۱/۱/مجموع الزوائد للہیثمی: ۱۶۹/۹﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم

کی جانب دیکھا اور فرمایا:

میں اُس کے لیے جنگ کا پیغام ہوں جو تمہارے ساتھ جنگ کرے گا اور میں اُس کے لیے سلامتی کا پیغام ہوں جو تمہارے ساتھ سلامتی سے رہے گا۔

﴿1351﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، نَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ► خَرَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ بَعْدَ وِفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِيَّالٍ وَعَلِيٌّ يَمْشِي إِلَى جَنْبِهِ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غُلَمَانٍ فَاحْتَمَلَهُ عَلَى رَقَبَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي شَبَهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهَا بِعَلِيٍّ قَالَ: وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. ﴿صحیح البخاری: ۹۵/۷/المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۳/المعجم الکبیر للطبرانی: ۵/۳﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ► حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال مبارک سے کچھ ہی دن بعد میں نماز عصر پڑھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد سے باہر) نکلا اور ان کے ساتھ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے آ رہے تھے اتنے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے وہاں سے گزرے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں اٹھا کر اپنے کندھوں پر بٹھالیا اور فرمانے لگے: میرا باپ تم پر فدا ہو! تم رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو، علی کے مشابہ نہیں ہو، یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔

﴿1352﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنُ فِيَقُولُ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ► اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهَا فَأَحِبَّهُمَا ﴿مسند احمد: ۲۱۰/۵/المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۹/۳﴾  
 ﴿متن حدیث﴾ ► حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑا کرتے اور فرماتے:

اے اللہ! بے شک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

﴿1353﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبُرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْعَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ► اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

﴿مسند احمد: ۲۸۳/۳/سنن الترمذی: ۶۶۱/۵/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۹۳/۲/المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰/۳﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علیؓ کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے:

اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں اس لیے تو بھی اس سے محبت فرما۔

﴿ 1354 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ وَقَالَ: سُفْيَانُ مَرَّةً. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَسَنٌ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى

النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةٌ وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

﴿ صحیح البخاری: ۳۰۷۷/۵ سنن الترمذی: ۶۵۱/۵ سنن ابی داؤد: ۲۱۶/۳ سنن التسانی: ۱۰۷/۳ مسند احمد: ۳۷/۵ مصنف

عبدالرزاق: ۴۵۲/۱۱ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/۳

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت حسنؓ آپ کے ساتھ تھے آپ

ﷺ ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک بار حضرت حسنؓ پر نگاہ ڈالی اور پھر ارشاد فرمایا:

بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے۔

﴿ 1355 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ ابْنِ

عَوْنٍ عَنْ أَنَسٍ، يُعْنَى: ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ كَلَّمَهُ مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ جَابِرِ بْنِ جَابَلِقَ وَرَجُلٍ جَدُّهُ

نَبِيُّ غَيْرِي وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أُصَلِّحَ بَيْنَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ أَحَقُّهُمْ بِذَلِكَ إِلَّا إِنَّا قَدْ بَايَعْنَا

مُعَاوِيَةَ وَلَا أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَيَّ حِينٍ-

﴿ مصنف عبدالرزاق: ۴۵۲/۱۱ المعجم للطبرانی: ۸۹/۳ المستدرک للحاکم: ۱۷۶/۳ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۲۷/۴ حلیۃ الاولیاء لا

بی نعیم: ۳۹/۲

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام ابن سیرینؒ سے روایت ہے:

حضرت حسن بن علیؓ نے ارشاد فرمایا: جابر بن جابلق (یعنی شرق و مغرب) کے درمیان میرے علاوہ کوئی بھی

آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کا نانا نبی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ میں حضرت محمد (مصطفیٰ) ﷺ کی امت کے درمیان صلح کرواؤں گا

اور میں ہی اس کا زیادہ حق رکھتا ہوں، بے شک ہم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ شاید یہ تمہارے لیے ایک آزمائش ہے اور ایک خاص وقت تک فائدے کا سامان ہے۔

﴿1356﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: مَا حَيَوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، إِنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَلَ حُسَيْنًا وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ يَشْمُهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَلْتَهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ، فَمَا ذُنُوبِي؟ ﴿مسند احمد: ۲/۲۶۹﴾

◀ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو چوما، انہیں سینے سے لگایا اور انہیں سونگھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری بیٹھا ہوا تھا، وہ یہ دیکھ کر بولا: میرا بھی ایک بیٹا ہے، جو جوان ہو چکا ہے، لیکن میں نے تو اسے کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہی تمہارے دل سے رحم دلی چھین لی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

﴿1357﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: وَكَيْعُ شَكَهُ هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا خَدَاهُمَا:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلِكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ: لِي إِنْ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ فَإِنَّ شَنْتَ آتِيكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا قَالَ: فَأَخْرَجَ إِلَيَّ تُرْبَةً حَمْرَاءَ.

﴿مسند احمد: ۲/۲۹۳﴾ / مجمع الزوائد: ۹/۱۸۷ / المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۱۱۳ / المستدرک للحاكم: ۳/۱۷۶﴾

◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا، جو اس سے پہلے کبھی میرے پاس نہیں آیا تھا، اس نے مجھ سے کہا: آپ کے اس صاحبزادے حسین کو شہید کر دیا جائے گا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ مٹی بھی لا کر دیتا ہوں جس (مقام) میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر اس فرشتے نے مجھے سرخ مٹی لا کر دی۔

﴿1358﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ؛ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ؛ ثُمَّ قَالَ: "صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: 15) نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا."

﴿ مسند احمد: ۳۵۴/۵/سنن ابی داؤد: ۲۹۰۱/سنن الترمذی: ۶۵۸/۵/سنن النسائی: ۱۰۸/۳/سنن ابن ماجہ: ۱۱۹۰/۲ ﴾

◀ حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ میں خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے۔ ان دونوں نے سرخ قمیصیں زیب تن کر رکھی تھیں۔ وہ گرتے اٹھتے چلے آ رہے تھے۔ آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اترے اور ان دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ نے سچ ہی کہا ہے:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

”تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تو بس ایک آزمائش ہیں“

میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع کر دیا۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ گرتے اٹھتے چلے آ رہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہوا، یہاں تک کہ میں نے اپنی بات روک کر انہیں اٹھالیا۔

﴿ 1359 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

الْجَعْفَرِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ ﴿ مِنْ أَحْبَبْتُمْ فَقَدْ أَحْبَبْتُمْ، وَمَنْ أَبْغَضْتُمْ فَقَدْ أَبْغَضْتُمْ، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا. ﴾

﴿ مسند احمد: ۲۸۸/۲/سنن ابن ماجہ: ۵۱/۱/المجم الكبير للطبرانی: ۴۱/۳/المستدرک للحاکم: ۱۷۱/۳ ﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے ان دونوں سے محبت کی بے شک اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا بے شک اُس نے میرے ساتھ بغض رکھا (ان دونوں سے مراد) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿ 1360 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَفَّانُ، نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ: أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مُتَن حَدِيثٍ﴾ ◀ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ. ﴿مسند احمد: ۶۴۳/۳ / المستدرک للحاکم: ۱۶۶/۳ / حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۵۱/۵﴾

﴿﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی، مگر جو فضیلت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوگی (وہ انہی کا حصہ ہے)

﴿1361﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَفَّانُ نَا وَهَيْبُ نَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عُمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ:

﴿مُتَن حَدِيثٍ﴾ ◀ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ قَالَ:

فَاسْتَمَثَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غُلَمَانٍ يُلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفْرِهَا هُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَاحِكُهُ حَتَّى

أَخَذَهُ قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ وَالْأُخْرَى تَحْتَ ذُقْنِيهِ وَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ وَقَبْلَهُ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا

مِنْ حُسَيْنٍ، اللَّهُمَّ أَحِبَّ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطُ مِنَ الْأَسْبَاطِ - ﴿مسند احمد: ۱۷۲/۴ / المستدرک للحاکم: ۱۷۷/۳﴾

﴿﴾ حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی ایک دعوت میں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے آگے آگے چل رہے تھے اور

حضرت حسین رضی اللہ عنہ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑنا چاہا لیکن حضرت حسین رضی اللہ عنہ

کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ہنسی کھیل کرنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑ لیا، پھر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے دوسرا ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر بوسہ لے

لیا، اور فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اے اللہ! جو حسین سے محبت کرے اُس سے تو بھی محبت فرما، حضرت

حسین رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے نواسوں میں سے ایک کے نواسے ہیں۔

﴿1362﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَفَّانُ نَا وَهَيْبُ نَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عُمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ جَاءَ سَنٌ، وَحُسَيْنٌ يَسْتَبِقَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَبَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ:

﴿مُتَن حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنَّ الْوَكْدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ.

﴿مسند احمد: ۱۷۲/۳/سنن ابن ماجہ: ۱۲۰۹/۲/سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۰۲/۱/المستدرک للحاکم: ۱۶۴/۳/المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا:  
اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾: یعنی انسان اپنے بچوں کے لیے بخیل اور کنجوسی کرتا ہے ہر طرف سے پیسے بچاتا ہے حتیٰ کہ اپنے آپ پر بھی خرچ کرنے سے ہاتھ کھینچے رکھتا ہے تاکہ ان کی تمام ضروریات پوری کر سکے اور انہیں کسی قسم کی کوئی کمی نہ آنے دے اسی طرح کسی بھی اقدام سے اس لیے گریز کرتا رہتا ہے کہ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو میرے بچوں کا کیا بنے گا؟ سو اسی لیے فرمایا کہ اولاد بخل اور بزدلی کا باعث بن جاتی ہے۔

﴿﴾ 1363 ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةَ بِنْتُ حَكِيمٍ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُحْتَضِنًا أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُونَ، وَتُبَخِلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ تَعَالَى، وَقَالَ سُفْيَانُ: مَرَّةً إِنَّكُمْ لَتُبَخِلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُونَ ﴿﴾ ﴿﴾ مسند احمد: ۳۰۹/۶/سنن الترمذی: ۳۱۷۷/۳ ﴿﴾  
﴿﴾ حضرت سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نواسے کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے گود میں اٹھا کر فرمایا:

اللہ کی قسم! بے شک تم (انسان کو) بزدل اور بخیل بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ کی رحمت و مہربانی کا حصہ ہو۔

اور حضرت سفیان سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر کہا: بے شک تم (انسان کو) بخیل اور بزدل بنا دیتے ہو۔

﴿﴾ 1364 ﴿﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنِ الْمَثَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ ﴿﴾ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدَائِنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، إِنَّ كُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ وَقَعُ إِذْلَالُهُ، وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَاثْنِي وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَتَى مِنْ أَمْرِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَزِنُ مِثْقَالَ حَبَّةِ خَرْدَلٍ، يُهْرَاقُ فِيهَا مُحِجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَقَلْتُ مَا يَنْفَعُنِي.



مِمَّا يَضُرُّنِي فَالْحَقُّوا بِمَطِيئَتِكُمْ .

❖ ❖ ❖ حضرت صدقہ بن ثنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے جد امجد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد لوگ مدائن میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس جمع ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! بیشک ہر وہ ذن جو آنے والا ہے وہ بہت نزدیک ہے اور بیشک اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا ہے، خواہ لوگوں کو پسند نہ بھی آئے، اور اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے کسی کام کا اتنا سا بھی نگران بنوں جتنا رائی کے دانے کا وزن ہوتا ہے، جس میں خون بہایا جائے، میں نے تو بس یہ بات سمجھی ہے کہ جو چیز میرے لیے نقصان دہ ہے وہ مجھے کبھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی لہذا اب تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔

❖ ❖ ❖ ﴿1365﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَجَّاجٌ قَالَ: أَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانَ بْنِ هَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ: حَرْبًا قَالَ: هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: ابْنِي سَمَّيْتُمُوهُ بِأَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُونَ شَبْرٌ، وَشَبِيرٌ، وَمُشْبِرٌ.

﴿مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲۳۲۱/ المستدرک للحاکم: ۱۶۵/۳/ صحیح ابن حبان: ۵۵۱/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۰/۳﴾

❖ ❖ ❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) اس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تیسرے بیٹے نے جنم لیا تو آپ ﷺ تشریف لئے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اور بتاؤ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) یہ محسن ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں پر رکھے ہیں، یعنی شبر ... شبیر ... مشبر

﴿تشریح﴾ ◀ حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام شبر، شبیر، مشبر تھے، جو کہ فعل، فاعیل، اور مفعول

کے وزن پر تھے، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ناموں کے ساتھ مشابہت کرتے ہوئے انہی اوزان پر اپنے پیارے نواسوں کے نام حسن، حسین اور محسن رکھے۔

﴿1366﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. "

﴿مسند احمد: 99/1/سنن الترمذی: ۶۶۰۵﴾

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہی سے روایت ہے:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ، سر سے لے کر سینے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ، اس سے نیچے کے جسمانی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

﴿1367﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي سَمَّيْتُ ابْنِي هَازِنًا حَسَنًا وَحُسَيْنًا بِأَسْمَاءِ ابْنِي هَارُونَ شَبْرًا وَشَبِيرًا -

﴿﴾ حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے اپنے ان دونوں صاحبزادوں، حسن و حسین کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے دونوں بیٹوں، شبر اور شبیر کے ناموں پر رکھے ہیں۔

﴿1368﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو نُعَيْمٍ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ، جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

﴿1369﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

﴿ مسند احمد: ۱۶۴/۳ / سنن الترمذی: ۶۵۹/۵ / المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۳ / صحیح ابن حبان: ۵۵۵ / المصنف لابن ابی شیبہ: ۳۵۳/۱۱ ﴾  
 ◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔

﴿ 1370 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَلَعَابُهُ يَسِيلُ عَلَيْهِ. ﴿ مسند احمد: ۲۴۷/۲ / سنن ابن ماجہ: ۲۱۶/۲ ﴾  
 ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھایا ہوا تھا اور ان کا لعاب آپ پر بہ رہا تھا۔

﴿ 1371 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَحَافِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

﴿ سنن الترمذی: ۶۵۶/۵ / مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۸۰/۹ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۹۲/۲ ﴾  
 ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! بلاشبہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

﴿ 1372 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: دَخَلَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَسْجِدَ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَيِّدِ شَبَابِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿ صحیح ابن حبان: ۵۵۳ / مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۸۷/۹ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ جنت کے نوجوانوں کے سردار کو دیکھے تو اُسے اس شخص (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لینا چاہیے (کیونکہ) میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1373 ﴿ ﴿ ﴿ سَنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ سَمِعْتُ الْجَنَّ يَبْكِينَ عَلَى حُسَيْنٍ

قَالَ: وَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ الْجَنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ﴿ ﴿ ﴿ الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ: ١٣٠/٣ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں نے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کی وفات پر جنوں کو بھی روتے سنا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے:

میں نے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کی وفات پر جنوں کو نوحہ کرتے سنا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1374 ﴿ ﴿ ﴿ سَنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا حَسَنٌ هُوَ ابْنُ مُوسَى، نَا حَمَادُ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ جَاءَ رَاهِبًا نَجْرَانٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمَا تَسْلَمَا، فَقَالَا: قَدْ أَسْلَمْنَا قَبْلَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَذَبْتُمَا مَنَعَكُمَا مِنَ

الْإِسْلَامِ ثَلَاثٌ، سُجُودُكُمَا لِلصَّلِيبِ، وَقَوْلُكُمَا: (اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا) (البقرة 116): وَشُرْبُكُمَا الْخَمْرَ"، فَقَالَا: فَمَا

تَقُولُ فِي عِمْسِي؟ قَالَ: "فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ (ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ

وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ) (آل عمران 58): إِلَى قَوْلِهِ: (أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) (آل عمران 61): قَالَ: فَدَعَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَلَاعِنَةِ قَالَ: وَجَاءَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَفَاطِمَةَ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ" قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ

عِنْدَهُ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَقْرِرْ بِالْجُزِيَّةِ وَلَا تَلَاعِنُهُ قَالَ: فَرَجَعَا" فَقَالَا: نَقِرُّ بِالْجُزِيَّةِ وَلَا نَلَاعِنُكَ قَالَ: فَأَقْرَأَا

بِالْجُزِيَّةِ. ﴿ ﴿ ﴿ دَلَالُ النَّبِيِّ لَابِي نَعِيمٍ: ١٢٣/٢ / الدر المنثور للسيوطي: ٣٨٠/٢ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نجران کے دوراہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان دونوں سے فرمایا: اسلام قبول کر لو سلامتی میں

رہو گے۔ انہوں نے کہا: ہم آپ سے بھی پہلے اسلام لا چکے ہیں (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو تمہیں اسلام لانے سے تین کاموں نے روک رکھا ہے:

(۱) تمہارا صلیب کے آگے سجدہ ریز ہونا۔

(۲) تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا بیٹا ہے۔

(۳) اور تمہارا شراب پینا۔

انہوں نے پوچھا: آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہی تھے کہ قرآن پاک کا نزول شروع ہو گیا: ﴿آل عمران: ۶۱﴾

”(اے نبی!) یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔ یقیناً اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اُسے مٹی سے پیدا کیا اور کہا کہ ہو جا: تو وہ ہو گیا۔ یہ اصل حقیقت ہے جو آپ کے رب کی طرف سے بتائی جا رہی ہے اور آپ ان لوگوں میں شامل نہ ہوں جو شک کرتے ہیں۔ یہ علم آ جانے کے بعد اب جو کوئی اس معاملے میں آپ سے جھگڑا کرے تو اس سے کہیے کہ آؤ ہم اور تم خود بھی آ جائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی لے آئیں اور خدا سے دُعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اُس پر اللہ کی لعنت ہو۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ملامت (ایک دوسرے پر لعنت کی بددعا کے لیے) بلایا اور اپنے اہل خانہ اور اولاد کے طور پر حضرات حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ جب وہ دونوں راہب آپ کے ہاں سے نکلے تو ایک نے دوسرے سے کہا: جزیہ ہی مقرر کر لو اور ان سے مبالغہ نہ کرنا۔ چنانچہ وہ دونوں واپس آئے اور بولے: ہم جزیہ کی ادائیگی کرنے پر رضامند ہیں اور ہم آپ سے مبالغہ نہیں کریں گے۔ پھر ان دونوں نے جزیہ مقرر کر لیا۔

﴿1375﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ،

عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَلَقِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: "أَرِنِي أُقْبِلُ مِنْكَ حَيْثُ

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُ، قَالَ: فَقَالَ: بِقِيمِصِهِ قَالَ: فَقَبِلَ سُرَّتَهُ."

﴿مسند احمد: ۲/۲۵۵، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۹۳/۱۹۳، المستدرک للحاکم: ۱۶۸/۳﴾

◀ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے (حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے)

فرمایا: مجھے اپنے جسم کا وہ حصہ دکھاؤ جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قمیض کو اوپر کر لیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کی ناف پر بوسہ دیا۔



﴿1376﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أَنَا الْحُجَّابُ يَعْنِي ابْنَ دِينَارِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْتَمُّ هَذَا مَرَّةً وَيَلْتَمُّ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿المستدرک للحاکم: ۱۶۶/۳ / مسند احمد: ۴۴۰/۲ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۷۹/۹﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے، ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کندھے پر سوار تھا اور ایک اُس کندھے پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوار اس کا بوسہ لیتے اور ایک بار اُس کا بوسہ لیتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پہنچ گئے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ان دونوں سے محبت کی اُس نے یقیناً میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اُس نے یقیناً میرے ساتھ بغض رکھا۔

﴿1377﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ رَزِينِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاتَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَرَّجِبًا بِالْحَبِيبِ بْنِ الْحَبِيبِ. ﴿التاريخ الكبير: ۳۲۴﴾

﴿﴾ حضرت رزین ابن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پیارے باپ کے پیارے بیٹے کو خوش آمدید۔

﴿1378﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْوَلِيدِ، نَا سُفْيَانُ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ: إِنِّي لَشَهِدُ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَذَكَرَ الْقِصَّةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جس روز حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اُس روز میں بھی وہاں موجود تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے ان دونوں سے محبت کی، پس اُس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، پس اُس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

﴿ 1379 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، نَا سَالِمٌ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَلَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ يَسْتَخْلِبُنِي دُونَهُمَا وَأَنَا صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر ہیں، حالانکہ انہیں علم ہے کہ وہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) ان کے بجائے مجھ سے علیحدگی میں باتیں کیا کرتے تھے اور سفید خچر کی ذمہ داری بھی میرے پاس ہی ہوتی تھی۔

﴿ 1380 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴿ ﴿ "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ، أَوْ يَتَّبَعُ فِيهَا شَيْئًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَّبَعُهُ مِنْذُ الْيَوْمِ قَالَ عَمَّارٌ: فَحَفِظْنَا ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ قَتِيلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

﴿ مسند احمد: ۳۳۳/۱ المستدرک للحاکم: ۳۹۷/۳ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱۶/۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوتل تھی جس میں خون تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی چیز تلاش کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ یاد رکھی، پھر معلوم ہوا کہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اسی دن شہادت ہوئی تھی

﴿1381﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَانُ نَا حَمَادٌ قَالَ: أَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ، قَائِلًا أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُورَةً فِيهَا دَمٌ، فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ فَلَمْ أَزَلْ التَّقِطُهُ مِنْذُ الْيَوْمِ، فَأَحْصَيْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہم نے اس دن کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ پھر انہوں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ان (یعنی امام حسین رضی اللہ عنہ کی) اسی دن شہادت ہوئی تھی۔

﴿1382﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

﴿مسند احمد: ۱۴/۳/۱۴۳۳/۱۴۳۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں اپنے بعد دو نہایت ہی اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: ایک کتاب اللہ ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی رسی ہے اور دوسری میرے اہل بیت ہیں۔ یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آجائیں۔

﴿1383﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو النَّضْرِ، نَا مُحَمَّدٌ، يُعْنِي: ابْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أَلْقِيَ الْغَيْبُ وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابُ اللَّهِ، وَعِترَتِي



﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ الْحَسَنَ يُعْنِي: ابْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَرَفَعُ ثَوْبَكَ حَتَّى أُقْبِلَ مِنْكَ حَيْثُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِلُ، فَرَفَعَهُ عَنْ بَطْنِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ عَلَى سُرَّتِهِ. ﴿المجم الكبير للطبرانی: ۹۷۳﴾  
 ◀ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو ملے اور فرمایا: اپنا کپڑا اٹھائے تاکہ میں آپ کے جسم کے اُس حصے کو بوسہ دے سکوں جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا تھا، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا لیا، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ اُن کی ناف پر رکھ دیا۔

﴿1387﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَسَلِيمَانُ قَالَ: نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعُهُ فِي حَبْوَتِهِ. وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ وَكُلَّوَا عَزِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَدَّثْتُ. ﴿مسند احمد: ۳۶۶/۵/ المستدرک للحاكم: ۱۷۶۳/۱/ مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۷۶۹﴾  
 ◀ حضرت زہیر بن اقرم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی ران پر بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اُس کو اس سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو یہاں موجود ہے وہ یہ بات اُس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ لہذا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم نہ ہوتا تو میں یہ بات بیان نہ کرتا۔

﴿1388﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَا حَجَّاجٌ قَالَ: نَا شُعْبَةُ قَالَ: نَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يُعْنِي: ابْنَ عَازِبٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ۔

◀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تم بھی اس سے محبت فرما۔



﴿1389﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، نَا حَجَّاجٌ، نَا حَمَّادٌ، قَتْنَا عَمَّارُ

بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّاسُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَغْبَرَ

أَشْعَثَ بِيَدِهِ قَارُورَةً فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ مُنْذُ الْيَوْمِ أَلْتَقِطُهُ فَأَحْصِي ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدُوهُ قَتِلَ يَوْمَئِذٍ. ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۱۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں نے (ایک مرتبہ) نصف النہار کے وقت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم غبار آلود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، یہ کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں صبح سے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ دن یاد رکھا تو انہوں نے اسی روز انہیں شہید ہو پایا۔

﴿1390﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا حَجَّاجٌ، وَأَبُو عَمْرٍو قَالَا: نَا مَهْدِيُّ بْنُ

مَيْمُونٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ

أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمَا رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳۷/۳ سنن الترمذی: ۶۵۴/۵ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۹۲/۲﴾

﴿﴾ حضرت یعقوب بن ابی نعیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جب ان سے ایک آدمی نے مچھر کے خون (یعنی مچھر کو مارنے کے گناہ) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: تیرا تعلق کن سے ہے؟ اس نے جواب دیا: اہل عراق سے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے، حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر کو شہید کر دیا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: یہ دونوں (یعنی سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

﴿تشریح﴾ ◀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے لوگ زیادہ تر کوفہ کے باشندے تھے

کوفہ اُس وقت عراق کا دار الخلافہ تھا۔ ان لوگوں نے بار بار خط لکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا، اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا، لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے تو اُن لوگوں (یعنی کوفیوں نے اپنی وفاداریاں بدل لیں، آپ رضی اللہ عنہ کے مخالفین کے ساتھ مل کر آپ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آکھڑے ہوئے۔ ایسے بدطیبت و بد بخت لوگوں کے بارے میں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

عربی شعر کا مفہوم: ”جن لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے، کیا وہ روزِ حساب ان کے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت کی امید رکھیں گے؟“ (بے شک ایسے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نہیں نصیب ہوگی)

﴿1391﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا حَجَّاجٌ، نا حَمَّادٌ، عَنْ اَبَانَةَ عَنْ شَهْرِ

بِنِ حَوْشِبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ مَعِيَ فَبَكَى، فَتَرَكَتُهُ فَدَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَبْرِيلُ اُنْجِبْهُ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْتُكَ مِنْ تَرْبَةِ اَرْضِ اَلَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَاَرَاهُ اِيَّاهُ فَاِذَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ

﴿الحجج الكبير للطبرانی: ۱۱۴/۳ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۹/۹﴾

﴿﴾ حضرت ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور حسین رضی اللہ عنہ میرے ساتھ تھے وہ رونے لگ گئے تو میں نے انہیں چھوڑ دیا۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا: بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت عنقریب اسے شہید کر دے گی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس زمین کی مٹی بھی دکھا دیتا ہوں جس میں ان کی شہادت ہوگی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مٹی دکھائی تو وہ اس زمین کی مٹی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔

﴿1392﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا حَجَّاجٌ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ

الْفَزَارِيُّ، نا شَهْرُ بْنُ حَوْشِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جِئِنِ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لَعْنَتْ اَهْلَ الْعِرَاقِ وَقَالَتْ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ غَرَوُهُ وَذَلُّوهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَجَاءَتْهُ

فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَمَعَهَا ابْنَيْهَا جَاءَتْ بِهَمَا تَحْمِلُهُمَا حَتَّى وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اَيُّنَ ابْنِ عَمِكَ؟ قَالَتْ: هُوَ فِي الْبَيْتِ قَالَ: اَفْهَبِي فَاَدْعِيهِ وَانْتِمِنِي بِاَبْنَيْي قَالَ: فَجَاءَتْ تَقُوْدُ ابْنَيْهَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي يَدِ وَعَلِيٍّ

يَمْشِي فِي أَثَرِهَا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَجَلَسَ عَلَيَّ عَلَى يَمِينِهِ وَجَلَسَتْ فَاطِمَةُ عَلَى يَسَارِهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَأَخَذَ مِنْ تَحْتِي كِسَاءً كَانَ بَسَاطًا لَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فِي الْمَدِينَةِ فَلَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ بِشِمَالِهِ بَطْرَفِي الْكِسَاءِ وَأَلْوَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَهْلُ بَيْتِي أَذْهَبُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا ثَلَاثَ مَرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَهْلِي أَذْهَبُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ فَقَالَ: بَلَى فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ قَالَتْ: فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَ مَا قَضَى دُعَاءَهُ لِبْنِ عَمِيهِ وَأَبْنَيْهِ وَأَبْنَتِهِ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ..... ﴿مسند احمد ٦: ٢٩٨/١﴾  
المعجم الكبير للطبراني: ١١٣٣/٣

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نعش مبارک آئی تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کوفیوں پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے، انہوں نے اسے دھوکہ دیا اور اسے رسوا کیا، اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرمائے۔ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہانڈی لے کر حاضر ہوئیں، انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آٹے اور گھی کا حلوا بنایا تھا۔ وہ اسے اپنے ایک تھال میں اٹھائے لائیں اور لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ اور صاحبزادوں کو بھی ساتھ لے آنا۔ سیدہ پاک اپنے دونوں بیٹوں کا ایک ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے آ رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلے آ رہے تھے بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں بچوں کو اپنی گود میں بٹھالیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کی جگہ (یعنی ہمارے بستر) کا بچھونا ہوا کرتی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر مبارک ان سب پر ڈال دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے چادر کے دونوں کنارے تھامے اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک پروردگار کی جناب میں اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی کو دور فرما دے اور انہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں، تم بھی چادر میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے اپنے چچا زاد حضرت علی رضی اللہ عنہ، دونوں صاحبزادوں اور اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کر چکے تھے۔

﴿1393﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَجَّاجُ نَا حَمَّادُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ  
 ► **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ أَنْ فِتِيَةً مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبُوا بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَخَطَبَهَا الْعَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ  
 فَشَاوَرَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ لَنَا صَدِيقًا فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ فَاهُ فَإِنْ  
 اسْتَطَعْتَ إِنْ تَقَبَّلِي مُقْبَلٌ رَسُولِ اللَّهِ فَافْعَلِي فَتَزَوَّجْتَهُ.

◀ ◀ ◀ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قریش کے کچھ نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بھی  
 انہیں نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ انہوں نے ہمارے دوست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا منہ چوم رہے تھے لہذا اگر تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ کیا ہو امنہ چومنا چاہتی ہو تو  
 (ان سے شادی) کر لو۔ چنانچہ انہوں نے ان سے شادی کر لی۔

﴿1394﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيُّ، نَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نَا النَّضْرُ  
 بْنُ شُمَيْلٍ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ هِيَ بِنْتُ سِهْرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:  
 ► **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيْبِهِ  
 فِي أَنْفِهِ، وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا، قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳۵/۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی ان کے ناک میں مار کر کہنے  
 لگا: میں نے اس جیسا حسین نہیں دیکھا تو میں نے کہا: سنو! بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔  
 ﴿1395﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ  
 زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ:

► **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ شَهِدْتُ ابْنَ زِيَادٍ حَيْثُ أَتَى بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ  
 بِقَضِيْبِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهُمَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿صحیح البخاری: ۱/۹۴۷/۱، المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳۵/۳﴾  
 ◀ ◀ ◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر آیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی انہیں

مارنے لگا، تو میں نے کہا: سنو! بیشک یہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشابہ ہیں۔

﴿1396﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَسْلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِهِ يَوْمًا بِنِصْفِ النَّهَارِ

وَهُوَ أَشَعْتُ أُغْبِرُ فِي يَدَيْهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الدَّمُ؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ لَمْ أَزَلْ أَلْقِيهِ مُنْذُ الْيَوْمِ فَأُحْصِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَوَجَدُوهُ قَتِيلًا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

◀ ◀ ◀ حضرت عمار بن ابوعمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ کے

بال بکھرے ہوئے تھے اور اور جسم غبار آلود تھا، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں خون تھا۔ میں نے عرض کیا: یا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! یہ خون کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین (رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے ان کی

تلاش میں لگا ہوا ہوں۔ اس دن کو یاد رکھ لیا گیا، پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اسی روز شہید کیے گئے۔

﴿1397﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَسْلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَحْمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ

بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَمَّا أُوتِيَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ يُعْنَى إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: فَجَعَلَ يَنْكُتُ

بِقَضِيبٍ فِي يَدَيْهِ يَقُولُ: إِنَّ كَانَ لِحَسَنِ الثَّغْرِ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَسْوَأَ نَكٍّ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُقْبَلُ مَوْضِعَ قَضِيبِكَ مِنْ فِيهِ. ◀ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۳۴۳/۱۳۴۴ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۹۵/۹

◀ ◀ ◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی

انہیں مارتے ہوئے کہنے لگا: اس کا منہ کتنا خوبصورت ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں تیرے ساتھ بہت برا کروں

گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے اس جگہ پر بوسہ کیا تھا جہاں تو منہ پر چھڑی مار رہا ہے۔

﴿1398﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَسْلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَشُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

قَالَ: سَمِعْتُ الْبُرَاءَ قَالَ: زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ - شَكَ أَبُو مُسْلِمٍ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ عَلَيَّ عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

◀ ◀ ◀ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت



حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت فرما۔

﴿1399﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَدَعْمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ، أَوِ الْحُسَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اُحِبُّهُ فَاُحِبُّهُ۔

﴿1399﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَدَعْمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ

ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ، أَوِ الْحُسَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ:

اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

﴿1400﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ، نَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَيَّ جُنْبِهِ وَهُوَ

يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ نَظْرَةً وَإِلَيْهِ نَظْرَةً وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

﴿1400﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارِ الرَّمَادِيِّ، نَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَيَّ جُنْبِهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ نَظْرَةً وَإِلَيْهِ نَظْرَةً وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

﴿1401﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيْسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

الْأَحْمَسِيُّ، نَا أَسْبَاطُ، عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَكَانَ الْحَسَنُ

وَالْحُسَيْنُ يَثْبَانِ عَلَى ظَهْرِهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَذْهَبُ بِهِمَا إِلَيَّ أُمِّهِمَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، فَبَرَقَتْ بَرَقَةٌ فَمَا زَالَ فِي ضَوْئِهَا حَتَّى دَخَلَ إِلَيَّ أُمِّهِمَا۔

﴿1401﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَرَّاطِيْسِيُّ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دونوں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر کھیلتے رہتے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھا چکے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں انہیں ان کی والدہ کے پاس نہ چھوڑ آؤں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر ایک بجلی سی روشن ہوئی اور وہ دونوں اس روشنی میں چلتے گئے یہاں تک کہ اپنی والدہ کے پاس پہنچ گئے۔

﴿1402﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكُعْبَةِ: مَنْ عَرَفَنِي فَأَنَا مَنْ قَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ أَنْكَرَنِي فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَلَا إِنَّ مَثَلِ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

﴿المستدرک للحاکم: ۱۵۰۳/۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۷۳/۳، مجمع الزوائد للہیثمی: ۱۶۸/۹، المعجم الصغیر للطبرانی: ۲۲۲/۲، حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۰۶/۳﴾  
 حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کعبے کا دروازہ پکڑ کر کہا: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں ابو ذر ہوں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:  
 خبردار! میرے اہل بیت کی تم میں اسی طرح مثال ہے جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

﴿1403﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا أَبُو عَدْرِو مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، جَارُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ، نَا الْفَضْلُ، عَنْ شَرِيكَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي عَنِ الرَّكْبِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ، كِتَابَ اللَّهِ وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا يَرِدَانِ عَلَيَّ الْحَوْضِ. ﴿مسند احمد: ۱۸۱/۵﴾

﴿متن حدیث﴾ ◄ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 بے شک میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں: اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت، یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

﴿1404﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْجَوْهَرِيُّ - سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ -

نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ الدَّهَّانُ نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يُحَدِّثُ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ طَلَبْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: قَدْ ذَهَبَ يَا نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلْتُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَأَجْلَسَ فَاطِمَةَ عَلَى يَمِينِهِ وَعَلِيَّ عَلَى يَسَارِهِ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَفَعَ عَلَيْهِمْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: 33).

◀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی تلاش میں ان کے گھر گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے گئے ہیں۔ اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی اندر چلا آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر بیٹھ گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں جانب، علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بائیں جانب اور حسن حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے سامنے بٹھالیا، پھر ان پر اپنا کپڑا اتان کر فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○

”اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے“

﴿ 1405 ﴾ ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ بْنُ خَلْفٍ الدُّورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ، نا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذَ بِيَدِي الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ وَضَعَ قَدَمَ الْحُسَيْنِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِيهِ وَهُوَ يَقُولُ: تَرَقَّى عَيْنُ بَقَّةٍ تَرَقَّى عَيْنُ بَقَّةٍ.

﴿ ساجم الکبیر للطبرانی: ۴۲۳۳/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۶۷۹/۱ ﴾

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قدم اپنے قدموں کی پشت پر رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ اے چھوٹی آنکھ والے! اوپر چڑھ۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ جس طرح ہم کسی بچے کے لئے کوئی ایسا لفظ استعمال کرتے ہیں جس سے اُس کا بچپن

اور معصوم ہونا واضح ہوتا ہو اسی طرح یہ کہا گیا ہے نہ کہ حقیقت میں ان کی آنکھ چھوٹی تھی۔

﴿1406﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمْرُو

الْعَنْقَرِيُّ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَتْ لِي أُمِّي: مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ،

وَقَالَ: فِي آخِرِهِ: سَيَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْتَغْفِرُ لِي وَلِكَ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرَبَ قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَا بَيْنَهُمَا مَا بَيْنَ الْمَغْرَبِ وَالْعِشَاءِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاتَّبَعْتَهُ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ

يَمْشِي إِذْ عَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ مَضَى، وَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: حُذَيْفَةُ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا حُذَيْفَةُ؟

فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي قَالَتْ لِي أُمِّي، فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حُذَيْفَةُ وَلِأُمَّكَ أَمَا رَأَيْتِ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي؟ قُلْتُ: بَلَى

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: "فَإِنَّهُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْمُطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ لَيْلَتِهِ هَذِهِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي أَنْ يُسَلَّمَ

عَلَيَّ فَبَشَّرَنِي أَوْ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّ الْحُسَيْنَ، وَالْحُسَيْنَ سَيُؤَدِّبُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيُؤَدِّبُ نِسَاءَ أَهْلِ الْجَنَّةِ."

﴿مسند احمد: ۳۹۱/۵، سنن الترمذی: ۶۶۰/۵، السنن الکبریٰ للنسائی: ۳/۱۳، ابن خذیمہ: ۲۰۶/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھ سے میری والدہ محترمہ نے کہا: تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کب جاتے ہو؟ پھر

راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا: عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو وہ میرے لیے اور آپ

کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان والی نماز پڑھی (یعنی نماز مغرب کی سنتیں اور نفل

ادا کیے)۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ اسی دوران کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے

تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا، اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کی اور چلا گیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حذیفہ! کس لیے آئے ہو؟ میں نے انہیں وہ

بات بتلائی جو میری والدہ نے مجھ سے کی تھی (یعنی دعائے درخواست)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ تعالیٰ تمہاری

اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو میرے سامنے آیا تھا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں

باپ آپ پر قربان ہوں! کیوں نہیں (ضرور دیکھا تھا)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں

اُتر تھا اس نے اپنے پروردگار سے مجھ کو سلام کرنے کی اجازت طلب کیا، پھر اس نے مجھے یہ بشارت دی یا (فرمایا کہ) مجھے خبر دی

کہ بلاشبہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

﴿1407﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَسِيُّ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ

قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمَّرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَا رَأَيْتُ حَسَنًا قَطُّ إِلَّا دَمَعَتْ عَيْنِي، جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ادْعُوا لِي لُكْعًا أَوْ أَيْنَ لُكْعٍ؟ فَجَاءَ الْحَسَنُ يَشْتَدُّ حَتَّى أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ عَلَى فَمِهِ أَوْ فَمَهُ عَلَى فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحَبَّ مَنْ يُحِبُّهُ. ﴾ صحیح البخاری: ۳۳۹۴/صحیح مسلم: ۱۸۸۲۴/منداحم: ۵۳۲۲

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میری آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ننھے بچے کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ یا فرمایا کہ ننھا بچہ کہاں ہے؟ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھاگتے ہوئے آئے یہاں تک کہ اپنا ہاتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ مبارک اُن کے منہ پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں، پس جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت فرما۔

﴿1408﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَسْلُيْمَانَ بْنِ حَرْبَةَ نَسْلُيْمَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ. ﴾ صحیح البخاری: ۲۴۳۳/سنن ابن ماجہ: ۲۸۴۱/منداحم: ۲۸۴۳

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں اس کو دودھ پلانے والی (ایک عورت مقرر) ہوگی۔

﴿تشریح﴾ ﴿ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے بیٹے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک شیر خواری کی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف بخشا کہ جنت میں ان کو دودھ پلانے کے لیے حوروں کو مقرر کر دیا۔

﴿1409﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، نَسْلُيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، نَسْلُيْمَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ يُونُسَ، نَسْلُيْمَانَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴾

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَلَوْ قَدِّرَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا، لَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ﴾ صحیح البخاری: ۵۷۷۱/سنن ابن ماجہ: ۲۸۴۱

﴿﴾ حضرت اسماعیل بن ابوالخالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے

پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا:

اُن کا بچپن میں ہی وصال ہو گیا تھا اور اگر حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی ہونا ہوتا تو وہی ہوتے۔



## فضائل الأنصار رضی اللہ عنہم

### انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

﴿1410﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَتْنَا شَدَّادَ أَبُو طَلْحَةَ قَتْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بَنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ جَدِّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ آتَى الْأَنْصَارُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا - وَذَكَرَ الْقِصَّةَ - ادْعُ اللَّهُ لَنَا إِنْ يَغْفِرْ لَنَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلَادِنَا مِنْ غَيْرِنَا؟ قَالَ: وَأَوْلَادِ الْأَنْصَارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَوْلَانَا؟ قَالَ: وَمَوْلَى الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي أُمِّي، عَنْ أُمِّ الْحَكَمِ ابْنَةِ النَّعْمَانِ بْنِ صُهَيْبَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ وَكُنَائِنِ الْأَنْصَارِ ﴿مسند احمد: ۲۱۶/۳﴾

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ ہمیں معاف کر دے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو معاف فرمادے، انصار کے بیٹوں کو معاف فرمادے اور انصار کے پوتوں کو بھی معاف فرمادے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہماری دیگر اولاد ہم سے الگ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کی اولاد کو بھی معاف فرمادے۔ انہوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے غلام؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے غلاموں کو بھی معاف فرمادے۔

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور انصار کی بہوؤں اور بھائیوں کو بھی معاف فرمادے۔

﴿1411﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا شَجَاعَ بْنَ الْوَلِيدِ، عَنْ هِشَامِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْأَنْصَارُ مِحْنَةٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ، وَلَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ - ﴿مسند احمد: ۲۸۵/۵ / مصنف عبدالرزاق: ۵۹/۱۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انصار ایک آزمائش ہیں؛ چنانچہ جس نے ان سے محبت کی اُس نے (گویا) میرے ساتھ بہت ہونے کے باعث ان سے محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے (گویا) میرے ساتھ بغض ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ بغض رکھا، ان سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔

﴿ 1412 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكْمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَأْسُهُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَمَّا بَعْدُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّكُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ تَزِيدُونَ، وَأَصَبَتْ الْأَنْصَارُ لَا تَزِيدُ عَلَيَّ هَيْئَتَهَا الَّتِي هِيَ عَلَيْهَا الْيَوْمَ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا، فَأَكْرِمُوا كَرِيمَهُمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۵۰۰۳/۵ / مصنف عبدالرزاق: ۶۳۱۱ / مجمع الزوائد: ۳۹۱۰

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:

اما بعد! اے مہاجرین کی جماعت! تم لوگوں کی تعداد روز بہ روز بڑھ رہی ہے جبکہ انصار جس حالت میں آج ہیں یہ اس سے نہیں بڑھیں گے اور بلاشبہ انصار میرے ہم راز ہیں؛ جن کے پاس میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، لہذا تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿ 1413 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ النُّعْمَانَ بْنَ مَرْثَةَ أَوْ غَيْرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرْكَةً وَضِيعَةً، وَإِنَّ تَرْكَتِي أَوْ ضِيعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلَا وَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ أَلَا فَاقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ. ﴿ ﴿ مجمع الزوائد للهيثمی: ۳۲۱۰

﴿ ﴿ ﴿ حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک ہر نبی کی کچھ نہ کچھ وراثت ہوتی ہے اور میری وراثت انصار ہیں۔ خبردار! لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے رہیں گے۔ سنو! ان کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿ 1414 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ



﴿1418﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنٌ قَتْنَا حَمَادًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. ﴿

﴿مسند احمد: ۵۰۱/۲/۵۰۱/سنن ابن ماجہ: ۵۷۱/۱/مجمع الزوائد للهيثمی: ۳۹۱/۱۰﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو انصار سے محبت کرے گا اُس سے اللہ محبت کرے گا اور جو ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ نفرت کرے گا۔

﴿1419﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي حَسَنٌ قَالَ: نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ زَمَانَ الْحَرَّةَ يُعَزِّيهُ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَاكِدِهِ وَقَوْمِهِ، وَقَالَ: أَبَشْرَكَ بِبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿

﴿مسند احمد: ۳۷۰/۲/۳۷۰/سنن ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۷۲/۱/المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۳۳/۵﴾

◀ حضرت نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے واقعہ حرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اولاد اور قوم کے کچھ لوگوں کی شہادت کی تعزیت کے سلسلے میں ان کے نام خط لکھا اور اس میں کہا: اللہ کی جانب سے اس بشارت پر خوش ہو جائیے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنی تھی کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما، انصار کی عورتوں کی مغفرت فرما، انصار کے بیٹوں کی بیویوں کی مغفرت فرما اور انصار کے پوتوں کی بیویوں کی مغفرت فرما۔

﴿تشریح﴾ ◀ واقعہ ”حرہ“ وہ جس میں یزید پلید کی فوج نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس میں بے شمار

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، خواتین کی عزت کو پامال کیا گیا، مسجد نبوی شریف میں کئی دن تک نہ اذان ہوئی نہ ہی جماعت یہ یزید پلید کا بہت برا فعل تھا۔

﴿1420﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزُ قَتْنَا حَمَادًا قَالَ: أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ. ﴿

﴿مسند احمد: ۱۹۱/۳/سنن الترمذی: ۷۱۲/۵/سنن الدارمی: ۲۳۰/۲﴾

﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

﴿ 1421 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ زَكْرِيَّا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ مَنْ أَخَافَ هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى جَنْبَيْهِ. ﴾ ﴿ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۸/۲/مجمع الزوائد للہیثمی: ۳۷۱/۱۰﴾

﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس قبیلہ انصار کو خوفزدہ کیا، بیشک اُس نے ان دونوں کے درمیان والے کو خوفزدہ کیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں اپنے پہلوؤں پر رکھیں۔

﴿ تشریح ﴾ ﴿ اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جس نے انصار کو خوفزدہ کیا، اُس نے گویا مجھے خوفزدہ کیا۔

﴿ 1422 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذُكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. ﴾

﴿ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے نفرت نہیں کر سکتا۔

﴿ 1423 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَتْنَا مُعَاوِيَةَ

بْنَ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَلِكُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ،

وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. ﴾ ﴿ مسند احمد: ۳۶۲/۲/سنن الترمذی: ۷۲۷/۵﴾

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خلافت قریش میں ہے، قضاء (فیصلہ کرنے کی خوبی) انصار میں ہے، اذان حبشہ میں اور تیزی یمن میں ہے۔



﴿1424﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَجُلًا، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّاهِرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ وَالْأَمَانَةَ فِي الْأَزْدِ  
 ◀◆◀ اس سند کے ساتھ اسی کی مثل روایت ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے ان الفاظ کا اضافہ ہے:  
 اور امانت داری ”ازد“ قبیلے میں ہے۔

﴿1425﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: فَذَكَرَ فَتَمَّ مَكَّةَ قَالَ: فَنَظَرَ فَرَأَى فَقَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: اهْتَفُ بِالْأَنْصَارِ وَلَا يَأْتِيَنِي إِلَّا أَنْصَارِي، فَهَتَفْتُ بِهِمْ، فَجَاءُوا فَأَطَافُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَرُونَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى: أَحْصِدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا" قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتَلَ مِنْهُمْ مَا شَاءَ، وَمَا أَحَدٌ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّحِثْ خَضِرَاءُ قُرَيْشٍ، لَا قُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَغْلِقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ قَالَ: فَغَلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ: فَاقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَيَدْعُوهُ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتَهُ رَغْبَةً فِي قَرِيْبَتِهِ، وَرَأْفَةً فِي عَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَجَاءَ الْوَحْيُ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَقْضِيَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقْلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَذْرَكْتَهُ رَغْبَةً فِي قَرِيْبَتِهِ وَرَأْفَةً بِعَشِيرَتِهِ؟" قَالُوا: قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَمَا اسْمِي إِذَا كَلَّا إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالَ: فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ، وَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضَّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيُعْذِرَانِكُمْ.

﴿صحیح مسلم: ۱۳۰۵/۳، مسند احمد: ۵۳۸۱/۲، سنن ابی داؤد: ۱۶۳/۳﴾

◀◆◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کا ذکر کرتے ہوئے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا اور

فرمایا:

اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: ﷺ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس (آنے کی) آواز دو اور انصار کے علاوہ کوئی اور میرے پاس نہ آئے۔ چنانچہ وہ سب آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے، قریش نے بھی اپنے حمایتی اور متبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں، اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور متبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو اور) مجھے کوہ صفا پر ملنا۔ ہم چل دیے اور ہم میں سے جو کسی (کافر) کو قتل کرنا چاہتا کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر پاتا۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قریش کی سرداری ختم ہو گئی، آج کے بعد کوئی قریشی نہیں رہے گا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے گا وہ محفوظ رہے گا اور جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ بھی امن میں رہے گا۔ چنانچہ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا..... آگے راوی نے کچھ حدیث بیان کرنے کے بعد کہا..... پھر آپ ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے جہاں سے بیت اللہ نظر آ سکتا تھا، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تب تک ذکر اور دُعا کرتے رہے۔ انصار اس کے نیچے تھے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: حضور نبی کریم ﷺ پر ان کی بستی کی محبت اور ان کے خاندان کی چاہت غالب آگئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو گئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو کوئی بھی نظر اٹھا کر آپ کی طرف دیکھ نہیں سکتا تھا، یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ پس جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم نے کہا ہے کہ اس شخص پر اپنے شہر کی محبت غالب آگئی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ہم نے ایسا کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہے، میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہی ہوگی۔ یہ سن کر (انصار) روتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ بھی کہا وہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی حرص میں کہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ اور اُس کا رسول ﷺ تمہاری اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

﴿1426﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ﴿اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ ابْنَاءِ الْأَنْصَارِ﴾ ﴿مسند احمد: ۳/۳۶۹﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، ان کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور ان کے پوتوں کی بھی بخشش فرما دے۔

﴿ 1427 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ

عُثْمَانَ الْجَزْرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ إِنَّ رَأْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَكُونُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

وَرَأْيَةُ الْأَنْصَارِ مَعَ سَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ، وَكَانَ إِذَا اسْتَحَرَّ الْقِتَالُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَكُونُ تَحْتَ

رَأْيَةِ الْأَنْصَارِ. ﴿ مسند احمد: ۳۶۸/۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا کرتا تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن

عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ جب سخت خونریزی لڑائی ہونے لگتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں شامل ہو جاتے جو انصار کے

جھنڈے تلے ہوتے تھے۔

﴿ 1428 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ قَالَ: أُنَا:

عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ

مِنَ الْأَنْصَارِ. ﴿ مسند احمد: ۱۳۷/۵ سنن الترمذی: ۷۱۱/۵/ المستدرک للحاکم: ۷۸/۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اگر ہجرت نہ ہوئی ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلتے تو میں انصار کے ساتھ ہوتا۔

﴿ 1429 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ

ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخُنْدَقِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ اَللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَالْعَنْ عَضَلًا

وَالْقَارَةَ هُمْ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ. ﴿ سنن الترمذی: ۶۹۳/۵ مسند احمد: ۱۱۸/۳ مصنف عبد الرزاق: ۶۲/۱۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے، تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ ”عضل“ اور قبیلہ ”قارہ“ پر لعنت فرما، انہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

﴿1430﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْأَنْصَارَ تَلَقَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

﴿صحیح البخاری: ۲۶۵۷/۲ صحیح مسلم: ۳۷۴۱﴾

✿ ◆ ✿ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے آپ کا استقبال کیا۔

﴿1431﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: أَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ فَقَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُجِيرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بِيوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا. قَالَ: حَجَّاجٌ وَسَلَكْتُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ. ﴿صحیح البخاری: ۵۵۲۶/۵ صحیح مسلم: ۷۳۲۲/۷ سنن الترمذی: ۲۱۲۵/۲۱ سنن ابن ماجہ: ۲۷۵۳﴾

✿ ◆ ✿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں تمہارے علاوہ تو کوئی موجود نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قریش کو جاہلیت اور مصیبت کا دور چھوڑے کچھ ہی وقت ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں کچھ ساز و سامان دے دیا کروں اور ان کی تالیفِ قلب کر دیا کروں، کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر جاؤ؟ اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھائی میں تو میں انصار کی گھائی میں ہی چلوں گا۔

﴿1432﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَتْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْأَخِرَةِ قَالَ: حَجَّاجٌ قَالَ: شُعْبَةُ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْأَخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْأَخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ. ﴾ صحیح البخاری: ۱۱۸/۷

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پیشک زندگی تو بس آخرت کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پیشک خیر و بھلائی تو بس آخرت کی ہے۔ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔

﴿1433﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ يَحْفِرُونَ الْخُنْدَقَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ خَدَمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْأَخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ قَالَ: فَأَجَابُوهُ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار ٹھنڈی صبح میں خندق کھودنے

نکلے اور ان کے پاس خادم بھی نہیں تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”

”اے اللہ! خیر و بھلائی تو صرف آخرت کی ہی ہے، پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے“

یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب میں کہا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا... عَلَى الْجِهَادِ مَا يَقِينَا أَبَدًا " أَوْ لَا نَفِرُّ أَبَدًا-

”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر تب تک کے لیے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے“

﴿1434﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ

حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَعْصُوبُ الرَّأْسِ، فَتَلَقَاهُ الْأَنْصَارُ وَنَسَاؤُهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ، فَبَادَا هُوَ بِوَجْهِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوْا مَا عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ مَا عَلَيْكُمْ فَأَحْسِنُوا إِلَيَّ مُحْسِنِيهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنِّي مُسِينِيهِمْ."

﴿ مسند احمد: ۲/۳۰۵، مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۶۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:



رسول اللہ ﷺ ایک روز باہر نکلے اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ ﷺ کی ملاقات انصار اور ان کے بیوی بچوں سے ہو گئی، آپ ﷺ انصار کے سامنے آکھڑے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! بیشک میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: بیشک انصار کا جو فرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا ہے، اب ان کا تم پر حق باقی ہے، لہذا ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کر دیا کرو۔

﴿1435﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ آتِكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي؟ أَوَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي؟ أَوَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَآلَفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْنَا خَائِفًا فَأَمَّنَّاكَ، وَطَرِيدًا فَأَوْيْنَاكَ، وَمَخْذُومًا فَفَنَصَرْنَاكَ، قَالُوا: بَلَى لِلَّهِ الْمَنُّ عَلَيْنَا وَرَسُولِهِ.

﴿صحیح البخاری: ۲۸۸۸/صحیح مسلم: ۲۸۸۲/مسند احمد: ۱۰۴۳۳/مصنف عبدالرزاق: ۶۴۱۱/مجمع الزوائد للہیثمی: ۳۰۱۰﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے قریش کی جماعت! جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت بخشی۔ جب میں تمہارے پاس آیا تو کیا تم تفرقہ بازی میں نہیں پڑے ہوئے تھے؟ پھر میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں (ایسا ہی تھا)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی تو ہمارے پاس ڈرے ہوئے آئے تھے اور ہم نے تمہیں امن بخشی، تم بے گھر آئے تھے اور ہم نے رہنے کو جگہ دی اور تم بے سہارا آئے تھے اور ہم نے تمہاری مدد کی؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔

﴿1436﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَهُمْ رَهْطُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ، قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ثُمَّ



بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور اس میں یہ الفاظ تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
بنو نجار پھر بنو عبدالاشہل۔

اس کے بعد راوی نے زہری کی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی روایت بیان کی۔

﴿1438﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ

حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ خَرَجَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَسَكَتَ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا يُرِيدُكُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا نَكُونُ كَمَا قَالَتْ: بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا حَتَّى تَبْلُغَ بَرَكَ الْعِمَادِ لَكُنَّا مَعَكَ. ﴿صحیح مسلم: ۱۳۰۳/۱۳۰۳/۱۰۵۱۳﴾

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ ﷺ بدر کی جانب روانہ ہونے لگے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے مشورہ لیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو مشورہ دیا پھر آپ ﷺ نے ان سے مشورہ لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ یہ دیکھ کر ایک انصاری صحابی بولے: اے پیارے نبی ﷺ! آپ لوگوں کو ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بولے: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! اللہ کی قسم! ہم اس طرح کے نہیں ہیں جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ تم اور تمہارا رب جا کر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ اللہ کی قسم! اگر آپ ﷺ انہوں کے جگر مارتے ہوئے برک الغماد (مقام) تک بھی جا پہنچیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہوں گے۔

﴿1439﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ

إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ فِي وَادٍ أَوْ شِعْبٍ

وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكَتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبِهِمْ. ﴿مسند احمد: ۵۰۱۲/۵۰۱۲/۵۱۲﴾

◀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

اگر ہجرت نہ کی ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو بیشک میں انصار کی ہی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔

﴿1440﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ، فَإِنَّهُمْ قَدْ آدَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَيَقَى الَّذِي لَهُمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱۲۱/۷/۱۶۱۳﴾

◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک انصار میرے ہم راز ہیں جن کے پاس میں نے قیام کیا، لہذا تم انصار کے اچھے لوگوں کی قدر کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔ بیشک جو ان کا فرض تھا وہ انہوں نے پورا کر دیا ہے اور اب کا حق تمہارے ذمے باقی ہے۔

﴿1441﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْأَخِرَةِ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَالْعَنْ عَضْلًا وَالْقَارَةَ هُمُ كَلَّفُونَا نَقْلَ الْحِجَارَةِ. ﴿صحیح البخاری: ۲۳۹/۷﴾

◀ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اجر تو آخرت کا ہی ہے، پس (اے خدا!) تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما اور قبیلہ ”عضل“ اور قبیلہ ”قارہ“ پر لعنت فرما، انہوں نے ہمیں پتھر ڈھونے پر مجبور کر دیا۔

﴿1442﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلَا بُنَاءَ الْأَنْصَارِ، وَلَا بُنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿مصنف عبد الرزاق: ۶۲/۱۱﴾

◀ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اے اللہ!) انصار کو انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

﴿1443﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ مَعْمَرٌ: فَبَلَّغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مِنْ

أَهْلِ الدَّعْوَةِ غَيْرِي

◀ ◀ ◀ اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

﴿1444﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدْ تَبِعْنَاكَ فَادْعُ اللَّهَ إِنْ

يَجْعَلُ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ: فَنَمِيتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ: زَعَمَ ذَلِكَ

زَيْدٌ ﴿صحیح البخاری: ۱۱۴۷﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصار نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے بھی آپ ﷺ کی پیروی کی

ہے، پس آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ ہمارے پیروان ہم ہی میں سے بنا دے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے

دعا فرمادی کہ وہ ان کے پیروان ان ہی میں سے بنا دے۔

﴿1445﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ

حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أُصِيبُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَحُدٍ سَبْعَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

كُلُّهُمْ يَقُولُ: نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَنَفْسِي دُونَ نَفْسِكَ .

◀ ◀ ◀ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

غزوہ احد کے روز رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات انصاری صحابہ کی شہادت ہوئی، ان میں سے ہر ایک یہی کہہ رہا تھا:

آپ ﷺ کے سینہ مبارک کی جگہ میرا سینہ حاضر ہے اور آپ ﷺ کی جان کی بجائے میری جان قربان ہے۔

﴿1446﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ

حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ

دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ . ﴿مفصلی رقم: ۱۳۳۶، ۱۳۳۷﴾





﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. ﴿ صحیح البخاری: ۱۱۷۷/۴ / مسند احمد: ۳۵۱/۳ / سنن الترمذی: ۳۸۲/۳ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۷/۲ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اُسید بن خضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو تنہائی میں لے جا کر کہا: کیا آپ ﷺ مجھے بھی اسی طرح ملازمت نہیں دیں گے جس طرح فلاں کو دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا، یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آملو۔

﴿ 1450 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَتْنَا شُعْبَةَ وَحَجَّاجَ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ: بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ قَالَ: حَجَّاجٌ: ابْنُ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ، فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ. ﴿ صحیح البخاری: ۱۱۵/۷ / صحیح مسلم: ۱۹۵/۳ / مسند احمد: ۳۹۶/۳ / مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۶/۲ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انصار کے بہترین گھر بنو نجار، بنو عبدالاشہل اور پھر بنو حارث ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے مزید فرمایا:) پھر بنو ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر و بھلائی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے خیال میں رسول اللہ ﷺ نے ہم پر (دوسرے گھروں کو) فضیلت دی ہے، تو ان سے کہا گیا: بیشک آپ ﷺ نے تمہیں بہت زیادہ لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

﴿ 1451 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الصَّمَدِ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي

يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِيهِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ الْأَنْصَارَ اشْتَدَّتْ عَلَيْهِمُ السَّوَابِيُّ فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُو لَهُمْ، أَوْ يَحْفِرَ لَهُمْ نَهْرًا، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلَّا أُعْطُوا، فَأُخْبِرَتِ الْأَنْصَارُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا سَمِعُوا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: ادْعُ اللَّهُ لَنَا بِالْمَغْفِرَةِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ

لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. ﴿مسند احمد: ۳/۲۱۳۳/ المستدرک للحاکم: ۸۰۴﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصار پر جب پانی کی تنگی کا معاملہ کافی شدت اختیار کر گیا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دُعا کر دیں یا ان کے لیے نہر کھدوادیں۔ تو اس بات کی جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آج مجھ سے جو بھی مانگیں گے وہ ان کو عطا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جب انصار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی اطلاع پہنچی تو وہ کہنے لگے: (يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!) ہمارے لیے مغفرت کی دُعا فرما دیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کو انصار کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کی اولادوں کو بھی بخش دے۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آخرت کی فکر کا پتا چلتا ہے کہ وہ دینی و اخروی معاملات میں اس قدر حریص تھے کہ دنیوی امور و فوائد کو بالکل ہیچ سمجھتے اور ان کو یکسر نظر انداز کر کے اپنی نجات و مغفرت کے سامان کو ترجیح دیتے تھے۔

﴿﴾ 1452 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَتْنَا شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاِدْيَا وَشُعْبًا لَسَلَكَتُ وَاِدْيَا الْأَنْصَارِ أَوْ شُعْبَهُمْ، وَلَوْ لَا الْهَجْرَةَ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَمَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي لَقَدْ آوَوْتُ، وَنَصْرُوهُ، أَوْ آسُوهُ، وَنَصْرُوهُ.

﴿﴾ مسند احمد: ۳/۲۶۹۲ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر انصار کسی وادی اور گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصاری کی وادی اور گھاٹی میں ہی چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ہی آدمی ہوتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی یہ اسی وجہ سے تھا کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔ یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غم خوار بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی۔

﴿﴾ 1453 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَوَكَيْعَةَ، عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ: وَفِي

كُلِّ خَيْرٍ". ﴿منداحمہ: ۳/۲۹۶﴾

﴿﴾ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انصار کے بہترین گھر بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو ساعدہ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (انصار کے) ہر گھر میں ہی خیر و بھلائی ہے۔

﴿1454﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ زِيَادٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ مَن أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَلْقَاهُ ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۳/۳۰۰﴾

﴿﴾ حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو انصار سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے گا یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے اور جو انصار سے نفرت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا یہاں تک کہ وہ اس سے جا ملے۔

﴿1455﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبِرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ، وَلَا يَبْغِضُهُمْ إِلَّا الْمُنَافِقُ، مَنِ أَحْبَبَهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ الْبِرَاءَ؟ قَالَ: إِنِّي أَيْ يَحَدِّثُ. ﴿منداحمہ: ۳/۲۹۶﴾ مندابی: ۱/۱۳۷﴾

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق ارشاد فرمایا:

ان (انصار) سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی نفرت کرے گا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرے گا اور جو شخص ان سے نفرت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت کرے گا۔

﴿1456﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبِرَاءَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ هَاجِهِمْ أَوْ اهْجُهُمْ وَجَبْرِئِلُ مَعَكَ -

﴿ صحیح البخاری: ۶/۳۰۴/صحیح مسلم: ۴/۱۹۳۳/مسند احمد: ۴/۲۸۶ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ان کی ہجو کو ذرا نیل (غیلاں) تمہارے ساتھ ہیں۔

﴿ 1457 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا، وَقَالَ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؛ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ. ﴿ صحیح البخاری: ۹/۳۳۳/مسند احمد: ۳/۱۲۵/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۱۳۷ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انصاری کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ اُسے علیحدگی میں فرمایا: اُس ذات کی

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک تم انصار مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

﴿ 1458 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

﴿ ﴿ ﴿ مفضی برقم: ۱۳۳۹ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار صحابہ سے ارشاد فرمایا:

بیشک تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، ایسے حالات میں تم صبر کیے رکھنا، یہاں تک کہ مجھے حوض

کوثر پر آلو۔

﴿ 1459 ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَتْنَا زَيْدُ

قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

﴿ ﴿ ﴿ مفضی برقم: ۱۳۱۸ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:





الْآخِرَةَ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. ﴿صحیح البخاری: ۲۲۹/۱۱/ منہاجم: ۲۷۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی ہی ہے، تو

انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

﴿1464﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّابٌ

قَالَ: نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقْتُلُونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ

مُحْسِنِهِمْ، وَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱۲۱/۷/ صحیح مسلم: ۱۹۳۹/۳/ منہاجم: ۱۷۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بلاشبہ انصار میرے مخلص ساتھی اور میرے ہم راز ہیں، بیشک لوگ عنقریب زیادہ ہونے لگیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں

گئے، پس تم ان کے اچھے لوگوں کی عزت کیا کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا کرو۔

﴿1465﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَتْنَا سُفْيَانَ

عَنْ سَعْدِ، يَعْنِي: ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَجَهَنَّةٌ، وَمَزِينَةٌ وَأَسْلَمٌ، وَغِفَارٌ، وَأَشْجَعٌ مَوْلَى لَيْسَ لَهُمْ

مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ..... ﴿منہاجم: ۴۸۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع، ان تمام قبیلوں کا مولیٰ (ساتھی اور مددگار) صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا

رسول ﷺ ہی ہے۔

﴿1466﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

الْمَعْنِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ جَاءَتْ بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَتَغَيَّرَ

وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ: فَجَاءَ حَىٌّ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ

لَمْ تَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَبِلْنَا. ﴿صحیح البخاری: ۹۸۱/۸/ منہاجم: ۴۲۶/۳/ سنن الترمذی: ۷۳۲/۵﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بنو تمیم کے لوگ آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بھی کچھ دیجئے۔ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اتنے میں یعنی لوگوں کا ایک قافلہ آ گیا تو کسی نے (آپ ﷺ کو بتلایا کہ) یمن سے ایک قبیلہ آیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: تم بشارت کو قبول کر لو، جب بنو تمیم قبول نہیں کر رہے تو۔ بنو تمیم کے لوگ بولے: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے قبول کر لی۔

﴿ 1467 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْهٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ، وَأَسْلَمُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ مَوَالِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ، لَا مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ - ..... ﴿ ﴿ مضمون رقم: ۱۳۶۵ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش، انصار، اشجع، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی مولیٰ (ساتھی و مددگار) ہیں، ان کے علاوہ ان کا اور کوئی مولیٰ نہیں۔

﴿ 1468 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْهٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا! قَالَ: فَوَالَّذِي يُعْنِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمْ خَيْرٌ - ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۵۳۲۶/۵/صحیح مسلم: ۱۹۵۶۳/۱/مسند احمد: ۳۹۵/۳/سنن الترمذی: ۵۳۳۵/۱/المجموع الصغیر للطبرانی: ۵۴۱ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنو تمیم، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ لوگوں نے کہا: یقیناً وہ ہلاکت و خسارے میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے لیے خیر و بھلائی ہے۔

﴿ 1469 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ خَيْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمَنْ بَنِي تَيْمِيمٍ، وَمَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ، وَمَنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَمَنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ. ﴿ صحیح البخاری: ۵۳۲/۶ / مسند احمد: ۳۶/۵ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم، غفار اور مزینہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بنو اسد، بنو تميم، بنو عبد اللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں تو؟ ایک آدمی نے کہا: بیشک وہ تو ہلاک ہو گئے اور انہوں نے خسارہ پایا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بنو تميم، بنو عامر بن صعصعہ، بنو اسد اور بنو عبد اللہ بن غطفان سے بہتر ہیں۔

﴿ 1470 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ، وَأَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَهُوَ زَيْنٌ، وَغَطَفَانَ ..... ﴿ صحیح البخاری: ۵۳۳/۶ / صحیح مسلم: ۱۹۵۰/۴ / مسند احمد: ۳۴۰/۲ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلم، غفار، جہینہ کے کچھ لوگ اور مزینہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی نظر میں بنو تميم، اسد بن خزیمہ، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

﴿ 1471 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَاوْدِيًا أَوْ شُعْبَةً، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاوْدِيًا أَوْ شُعْبَةً لَسَلَكْتُ وَاوْدِي الْأَنْصَارِ، وَشُعْبَتَهُمْ ..... ﴿ مسند احمد: ۵۰۱/۲ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو بیشک میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں ہی چلوں گا۔

﴿ 1472 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرُو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ غِفَارٌ وَأَسْلَمٌ، وَمُزَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنَ الْحَلِيفِينَ أَسَدٍ،  
وَعَطْفَانَ، وَهَوَازِنَ، وَتَمِيمٍ، دَبَّرَ لَهُمْ فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الْخَيْلِ ..... ﴿مسند احمد: ۲/۲۵۰﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے کچھ لوگ ان دو حلیفوں (یعنی) اسد اور عطفان سے بہتر ہیں اور ہوازن اور تمیم ان کے پیچھے ہیں، کیونکہ یہ گھوڑوں والے ہیں۔

﴿1473﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارٌ وَشِيءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، أَوْ شِيءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ، خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ

قَالَ: أَحْسَبُهُ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَعَطْفَانَ، وَهَوَازِنَ، وَتَمِيمٍ. " ..... ﴿مسند احمد: ۲/۲۳۰﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک اسلم، غفار، مزینہ کے کچھ لوگ، جہینہ یا (فرمایا کہ) جہینہ کے کچھ لوگ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی نظر میں اسد، عطفان، ہوازن اور تمیم سے بہتر ہوں گے۔

﴿1474﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ حَنْصِ قَالَ: أَنَا

وَرَقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَسْلَمُ، وَغِفَارٌ وَجُهَيْنَةُ، وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ،

وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ، وَطِيءٌ، وَعَطْفَانَ.

﴿مسند احمد: ۲/۳۶۹، سنن الترمذی: ۵/۴۳۲﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک اسلم، غفار، جہینہ، مزینہ یا (فرمایا کہ) مزید کے کچھ لوگ

اور جہینہ کے کچھ لوگ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اسد، طیء اور عطفان سے بہتر ہوں گے۔





## فضائل خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَحِمَهُ اللَّهُ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1475﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بْنَ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، وَابْنِ نُمَيْرٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، يُحَدِّثُ الْقَوْمَ بِالْحَيْرَةِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ مَوْتَةِ أُنْذِقُ بِيَدِي تِسْعَةَ أَسْيَافٍ، وَصَبَرْتُ بِيَدِي صَفِيحَةً لِي يَمَانِيَّةً ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۱۳۱/۳﴾

◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حیرہ کے مقام پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے یہ فرماتے سنا:

بیشک جنگ موتہ کے دن میں نے خود کو دیکھا کہ میرے ہاتھ میں نو (۹) تلواریں ٹوٹیں، اس کے باوجود میرے ہاتھ نے میری یمنی تلوار تھامے رکھی۔

﴿1476﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا لَيْلَةٌ تَهْدِي إِلَيَّ فِيهَا عَرُوسٌ أَوْ أَبْشَرُ فِيهَا بِغُلَامٍ، بِأَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ لَيْلَةِ شَدِيدَةِ الْجَلِيدِ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ أَصَبَتْ بِهَا الْعَدُوَّ ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۳۵۰/۹﴾

◀ حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رات میں مجھے کوئی ایسی دلہن تحفے میں ملے جو مجھے بہت زیادہ پسند ہو یا جس میں مجھے بچے کی خوشخبری دی جائے، اُس رات کی بہ نسبت مجھے وہ شدید برفانی رات زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے جس میں میں مہاجرین کے لشکر میں ہوتا ہوں اور انہیں لے کر صبح سویرے دشمن پر دھاوا بولتا ہوں۔

﴿1477﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي

إِسْمَاعِيلُ، وَأَبْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلِ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ مَنَعَنِي كَثِيرًا مِنَ الْقِرَاءَةِ . قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ:

مِنَ الْقُرْآنِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ . ﴿الطَّالِبُ الْعَالِيَةُ لِابْنِ حَجْرٍ: ٨٩/٣﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابن نمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: راہِ خدا میں جہاد کرنے (کے عمل) نے مجھے قرآنِ پاک کی کثرت سے تلاوت نہ کرنے دی۔

﴿1478﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْمَى بْنَ زَكْرِيَّا قَالَ:

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ نَزَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجِهْرَةَ عَلَى بَنِي أُمِّ الْمُرَازِبَةِ، فَقَالُوا لَهُ: احْذِرِ السَّمَ لَا

يَسْقِيكَهَ الْأَعَاجِمُ، فَقَالَ: "إِيْتُونِي بِهِ فَأَتِي مِنْهُ بِشَيْءٍ، فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ اقْتَحَمَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ فَلَمْ يَضُرَّهُ شَيْئًا

﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ لِلصَّحِيحِيِّ: ٣٥/٩﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ مقام پر بنو ام مرزبہ کے ہاں پڑاؤ کیا تو انہوں نے آپ سے کہا: زہر سے بچ کر رہیے گا، کہیں عجمی لوگ آپ کو پلانہ دیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے زہر لا کر دو۔ چنانچہ کچھ زہر لا کر دیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا، پھر بغیر سوچے "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" پڑھ کر اسے پی گئے، تو اُس (زہر) نے آپ کو کوئی بھی نقصان نہ پہنچایا۔

﴿1479﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْمَى بْنَ زَكْرِيَّا، عَنْ

إِسْمَاعِيلِ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَا تَسْبُوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ صَبَّهَ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ .

﴿صَحِيحُ الْجَامِعِ لِلْإِسْلَامِيِّ: ١٠٥/٣﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم خالد کو برا نہ کہا کرو، کیونکہ یہ اللہ کی تلوار ہے جسے (اللہ تعالیٰ) نے کافروں پر مسلط کر رکھا ہے۔

﴿1480﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ عِيَّاشٍ قَتْنَا الْوَلِيدَ

بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ :  
 ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عَقَدَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرَّقَّةِ وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نِعَمَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَسَيْفٌ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ سَلَّهُ  
 اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ. ﴿ مسند احمد: ۸/۱۸۱، المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۰/۳، المستدرک للحاكم: ۳/۲۹۸ ﴾  
 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مرتدوں سے جنگ کرنے کے لیے مقرر کیا اور کہا: میں  
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: خالد بن ولید اللہ تعالیٰ کا بڑا اچھا بندہ اور (اپنے) خاندان کا معزز شخص ہے اور اللہ تعالیٰ کی  
 تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اُس نے کافروں اور منافقوں پر مسلط کر رکھا ہے۔

﴿ 1481 ﴾ ﴿ ﴿ سُنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ  
 قَيْسٍ، قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمِعْتُ خَالِدًا يَقُولُ فَقَالَ:

﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ لَقَدْ اُنْدَقْتُ فِي يَدِي يَوْمَ مَوْتَةِ تِسْعَةَ أَسْيَافٍ فَلَمْ يَبْقَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ  
 يَمَانِيَّةٌ وَأُتِيَ بِالسَّمِّ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: السَّمُّ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، فَشَرِبَهُ. ﴿ مَضَى بِرَقْم: ۱۴۷۵ ﴾  
 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

جنگ موتہ کے روز میرے ہاتھ میں (۹) تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار ہی باقی رہ گئی۔  
 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ زہر ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ  
 اُسے ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھ کر پی گئے۔

﴿ 1482 ﴾ ﴿ ﴿ سُنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ  
 ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ أُتِيَ خَالِدٌ بِسَمِّ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: سَمٌّ. فَشَرِبَهُ.  
 ﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس بن عیینہ سے روایت ہے:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس زہر لایا گیا تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کسی نے بتلایا کہ زہر ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے  
 اُسے پی لیا۔

﴿ 1483 ﴾ ﴿ ﴿ سُنَدُ حَدِيثٍ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مَعْشَرَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: نَا  
 هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْنَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا تَحْتَ ثَنِيَّةٍ لَفِيتَ طَلَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنَ الثَّنِيَّةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنْظِرْ مَنْ هَذَا؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا. ﴿سنن الترمذی: ۶۸۷۵﴾

◀ ◆ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ہم ”لِفِت“ پہاڑی کے نیچے پہنچے تو پہاڑی میں سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ظاہر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا: خالد بن ولید ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔

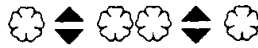
﴿ 1484 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ لَا تُؤْذُوا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سِوْفِ اللَّهِ، سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى أَعْدَائِهِ

﴿کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: ۶۷۹/۱۱﴾

◀ ◆ ◀ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم بھی خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کو تنگ مت کیا کرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے، جسے اللہ نے اپنے دشمنوں پر مسلط کر رکھا ہے۔



## فضائل سعد بن معاذ رحمہ اللہ

### حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1485﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ► قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اهْتَزَّ عَرْشُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ -

﴿صحیح البخاری: ۱۲۳/۷/صحیح مسلم: ۱۹۱۵/۳/مسند احمد: ۳۱۶/۳/المستدرک للحاکم: ۲۰۶/۳/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/۶﴾

◀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

﴿1486﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ قَتْنَا عَوْفٌ قَتْنَا أَبُو نُضْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ► اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. ﴿مسند احمد: ۲۴/۳/المستدرک للحاکم: ۲۰۶/۳﴾

◀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی جھوم اٹھا۔

﴿1487﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَىٰ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِثَوْبٍ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ

وَلِكَيْنِهِ، فَقَالَ: لِمَنَادَيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ، أَفْضَلُ أَوْ خَيْرٌ مِنْهَا

﴿صحیح البخاری: ۱۲۳/۷/صحیح مسلم: ۱۹۱۶/۳/سنن الترمذی: ۶۸۹/۵/سنن ابن ماجہ: ۵۵/۱/مسند احمد: ۲۸۹/۳﴾

◀ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑا لایا گیا تو لوگ اس کی خوبصورتی اور ملامت دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی افضل یا (فرمایا کہ) بہتر ہوں گے۔

﴿1488﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو

بْنِ عَلْقَمَةَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْخُنْدُقِ قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: فَلَمَّا طَلَعَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ► قَوْمُوا إِلَيَّ سَوِّدَكُمْ فَأَنْزَلُوهُ، فَقَالَ عُمَرُ سَوِّدْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: أَنْزَلُوهُ

فَأَنْزَلُوهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْكُمُ فِيهِمْ. ﴿صحیح البخاری: ۱۶۵۶/صحیح مسلم: ۱۳۸۸/۳/مسند احمد: ۱۳۱۶﴾

﴿۱﴾ ﴿۲﴾ ﴿۳﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا:

اٹھ کر اپنے سردار کا استقبال کرو اور انہیں نیچے اتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارا سردار تو اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ان کو اتارو۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں (سواری سے) نیچے اتارا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے متعلق فیصلہ کریں۔

﴿1489﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ:

﴿متن حدیث﴾ ► رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حِينَ أَمْسَى فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ جَاءَهُ جَبْرِيلُ

أَوْ قَالَ: مَلَكٌ فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ اسْتَبَشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ أَمْسَى دِينًا مَا فَعَلَ سَعْدٌ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قُبِضَ، وَجَاءَ قَوْمُهُ

فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ قَالَ: فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ النَّاسُ

مَشْيًا حَتَّى إِنَّ شُوعًا نِعَالِهِمْ تَقَطَّعَ مِنْ أَرْجُلِهِمْ وَإِنَّ أَرْدِيَّتَهُمْ تَسْقُطُ مِنْ عَوَاتِقِهِمْ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ بَتَّتِ النَّاسَ مَشْيًا قَالَ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ تُسَبِّقَنَا إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ كَمَا سَبَقْتَنَا إِلَى حُنْظَلَةٍ.

﴿التاريخ الكبير: ۴۲۷/۱﴾

﴿۱﴾ ﴿۲﴾ ﴿۳﴾ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات سوئے ہوئے تھے جب بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف

لائے۔ یا راوی نے کہا کہ ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: آج رات آپ کی امت میں سے ایسا شخص فوت ہوا ہے کہ جس کی

موت سے آسمان والوں نے بھی خوشی منائی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ شام کے وقت سخت بیمار تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے پوچھا: سعد کو کیا ہوا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وہ وفات پا گئے ہیں۔ ان کے قبیلے کے لوگ آئے اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ ﷺ ان کے قبیلے کی طرف نکلے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ پیدل روانہ ہو گئے (اور اس قدر تیز چلے کہ) ان کے جوتوں کے تسمے پاؤں میں ہی ٹوٹنے لگے اور ان کے کندھوں سے ان کی چادریں گرنے لگیں، تو ایک آدمی نے عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ ﷺ نے لوگوں کو چلا چلا کر تھکا دیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں سعد (رضی اللہ عنہ) کے پاس فرشتے ہم سے پہلے نہ پہنچ جائیں، جس طرح وہ حظلہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے وقت بھی) ہم سے پہلے پہنچ گئے تھے۔

﴿1490﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَأَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ فَحَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْسَلُ قَالَ: فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ رُكْبَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ مَلَكٌ فَلَمْ يَجِدْ مَجْلِسًا فَأَوْسَعَتْ لَهُ قَالَ: وَأُمُّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ  
وَيْلٌ لَأُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا      بَرَاةً وَحَدًّا  
بَعْدَ إِيَادِيَالَهُ وَمَجْدًا      مَقْدِمَ سَدِّ بِهِ مَسَدًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ الْبُؤَاكِ يَكْذِبُ، إِلَّا أُمَّ سَعْدٍ  
◀ ◆ ◀ حضرت اشعث بن اسحاق بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہیں غسل دیا جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا گھٹنا اکٹھا کر دیا اور فرمایا:

”ایک فرشتہ آیا تھا اور اُسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی، اس لیے میں نے اُس کے لیے جگہ کشادہ کی ہے۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رور رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: ”سعد کی ماں کے لیے ہلاکت ہے! سعد کس قدر کمال مہارت رکھتا تھا اور کتنا تعریف کے لائق تھا، اس کی مضبوطی و پختگی کے بعد اب بزرگی کا تاج کس کے سر ہوگا؟ اب تو ایسے شخص کے آنے کا دروازہ ہی بند ہو گیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: تمام رونے والیاں جھوٹ بولتی ہیں، سوائے سعد کی والدہ کے۔

﴿1491﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ مُحَمَّدٌ: فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُخْرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدٍ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ: مَا أَخَفَّ سَرِيرَ سَعْدٍ أَوْ جِنَازَةَ سَعْدٍ قَالَ: فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ: لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مَا وَطِنُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ.

﴿مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۲۳۵/سنن الترمذی: ۵/۶۹۰/المستدرک للحاکم: ۳/۲۰۷﴾

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا: ستر ہزار ایسے فرشتوں نے (آسمان سے) اتر کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کی ہے کہ جنہوں نے اس دن سے پہلے کبھی زمین پر قدم بھی نہیں رکھا تھا۔

﴿1492﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَسَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، وَدَخَلَ عَلَيْنَا الْفُسْطَاطَ وَنَحْنُ نَدْفِنُ وَأَقْدَبُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَلَا أَحَدٌ ثُكْمٌ مَا سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا يَقُولُونَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ: لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا وَفَاةَ سَعْدٍ، مَا وَطِنُوا الْأَرْضَ قَبْلَ يَوْمِئِذٍ. ﴿التاریخ الکبیر: ۱/۳۲۷﴾

﴿﴾ حضرت فسطاط بن عمرو سے روایت ہے:

میں نے اپنے بزرگوں کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے روز فرمایا: بیشک ستر ہزار فرشتے اترے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات (یعنی جنازے) میں شریک ہوئے انہوں نے اس دن سے پہلے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔

﴿1493﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:

أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدٍ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ساتھیوں (یعنی حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان دونوں میں سے کسی ایک کے وصال فرمانے کے بعد مسلمانوں پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وصال فرمانے سے شدید تر کوئی سانحہ نہیں آیا۔

﴿1494﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرُو قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ، وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً:

﴿متن حدیث﴾ ◀ شُرْحَبِيلُ إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدِ قَبْضَةً يَوْمَ دُفِنَ، فَفَتَحَهَا بَعْدَ فَإِذَا

هِيَ مِسْكٌ

◀ ◀ ◀ حضرت محمد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی مٹی اپنی مٹی میں لی، جس روز انہیں دفن کیا گیا تھا، پھر اس نے مٹی کھولی تو دیکھا کہ وہ کستوری بنی ہوئی تھی۔

﴿1495﴾ ◀ ◀ ◀ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرُو قَالَ: وَحَدَّثَنِي وَقَدُّ بْنُ عَمْرُو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: أَنَا وَقَدُّ بْنُ عَمْرُو

بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَكَانَ وَقَدُّ بْنُ عَمْرُو مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَعْظَمِهِمْ وَأَطْوَلِهِمْ قَالَ: إِنَّكَ لِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ، ثُمَّ بَكَى فَكَثَرَ الْبُكَاءُ وَقَالَ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى سَعْدٍ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا إِلَى أُكَيْدِرِ دَوْمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَبَّةٍ دِيْبَاخٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبَسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَوْ جَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ نَزَلَ فَجَعَلَ يَلْمِسُونَ الْجَبَّةَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ .

﴿سنن الترمذی: ۲۱۸/۴/سنن النسائی: ۱۹۹/۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: **عظیم کلین** ہو؟ میں نے بتلایا کہ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ واقد عام لوگوں کی بہ نسبت بہت خوبصورت اور لمبے قد کاٹھ کے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **بلا اللہ** تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہو۔ پھر وہ رو پڑے اور بہت زیادہ روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ بھی عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے لمبے قد کاٹھ کے مالک تھے۔ پھر انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومتہ الجندل کے حاکم اُکیدر کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک حُلہ بھیجا جس میں سونے کی تارکشی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پہنا اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لیکن کوئی گفتگو نہ کی اور نیچے تشریف لے آئے۔ لوگ اس حُلے کو چھونے لگے اور اسے دیکھنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جو رومال ملیں گے وہ اس سے بھی اچھے ہوں گے جسے تم دیکھ رہے ہو۔

﴿1496﴾ ► سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ اللَّيْثِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ متن حدیث ﴿ لِهَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُ.﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس نیک بندے (حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، پہلے تو اس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادگی سے نواز دیا۔

﴿1497﴾ ► سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ أَسَامَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُدْفَنُ لِهَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ شُدِّدَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَرَجَ عَنْهُ.﴾

﴿ مسند احمد: ۳/۳۲۷، سنن النسائی: ۳/۱۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳/۶﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور انہیں دفن کیا جا رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا: اِس نیک بندے کے لیے عرش بھی حرکت میں آ گیا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے، پہلے تو اس پر کچھ سختی ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کشادگی سے نواز دیا۔

﴿1498﴾ ► سند حدیث ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ،

عَنْ أَنَسٍ:

﴿ متن حدیث ﴿ أَهْدَى أَكْبَدِرُ دَوْمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّةً فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا دِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ أَوْ أَحْسَنُ مِنْهَا

﴿ صحیح مسلم: ۳/۱۹۱۵، مسند احمد: ۳/۱۱۱، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۵/۶﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

دومۃ (الجندل) کے حاکم اُکیدر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حُلَبہ تحفہ میں دیا، لوگوں نے اس کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بھی بہتر یا (فرمایا کہ) اس سے بھی اچھے ہوں گے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1499 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَمَّا قَضَى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ رَجَعَ فَأَنْفَجَرَتْ يَدُهُ دَمًا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ فِي نَفَرٍ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ سَعْدًا قَدْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِكَ، وَصَدَّقَ رُسُلَكَ وَقَضَى الَّذِي عَلَيْهِ، فَأَقْبَلُ رُوحَهُ بِخَيْرٍ مَا تَقَبَّلْتَ بِهِ الْأَرْوَاحَ.

﴿ ﴿ الطبقات لابن سعد: ۳/۲۲۷ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ ایک انصاری شخص سے روایت ہے:

جس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ کر کے لوٹے تو ان کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس بات کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ چند لوگ لے کر تشریف لائے اور ان کے پاس گئے پھر ان کا سراپنی گود میں رکھ کر فرمایا: اے اللہ! بیشک سعد رضی اللہ عنہ نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے، تیرے رسول کی تصدیق کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے لہذا تو اس کی رُوح کو اسی خیر و بھلائی سے قبول فرما جس سے تو (نیک) رُوحوں کو قبول فرماتا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1500 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا: أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ سَكْنٍ قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَمَّا تَوَفَّى سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا يَرَأَى دَمْعَكَ وَيَذْهَبُ حُزْنُكَ بِأَنَّ ابْنَكَ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

﴿ ﴿ مسند احمد: ۳۵۶/۶/۳۵۶/۳/المستدرک للحاکم: ۳۰۶/۳/المجم الكبير للطبرانی: ۱۴/۶/مجمع الزوائد للهيثمی: ۳۰۹/۹ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی والدہ زور زور سے رونے لگیں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے آنسو خشک نہیں ہوئے اور تیری پریشانی ابھی تک گئی نہیں؟ کیونکہ تیرا بیٹا وہ پہلا انسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ

بھی ہنس پڑے اور اس کی موت سے عرش بھی کانپ اٹھا۔

﴿1501﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَتْنَا سَعْدُ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا، نَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ.

﴿مسند احمد: ۶/۵۵﴾

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک قبر میں دباؤ ہوتا ہے (یعنی قبر ایک دفعہ اپنے اند آنے والے کو دباتی ہے) اگر اس سے کسی نے نجات پائی تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہی اس سے نجات پائے گا۔

﴿1502﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاحِيحِي، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلَ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا انْفَرَجَ جُرْحُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ التَّزَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَتْ الدِّمَاءُ تَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَاكْسِرْ ظَهْرِيَاةُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. ﴿اسد الغابة في معرفة الصحابة: ۲/۲۹۷﴾ ﴿﴾ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم کھل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا تو خون حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: ہائے اس کی تو کمر ٹوٹ گئی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو بکر! ایسے مت کہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اِنَّا لِلَّهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا۔

﴿1503﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ سَعْدُ بْنَ عَبَّادَةَ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ الْأَنْصَارِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَغَيْرِهَا.

﴿﴾ حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

غزوہ بدر وغیرہ کے روز حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے۔

﴿1504﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بِهِزُ قَالَ نَا حَمَادُ قَالَ: أَنَا

سَمَاكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ: فَدَعَا لَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدَهُ مَرَّتْ بِهِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ قَالَ: فَقَالَ: هَذَا رُوحُ سَعْدٍ قَدْ مَرَّ بِهِ قَالَ: فَلَمَّا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا كَانَ رَجُلًا بَادِنًا وَإِنَّا وَجَدْنَاهُ خَفِيفًا قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِبْتُمْ أَنَّكُمْ حَمَلْتُمُوهُ وَحَدَّكُمْ، أَعَانَتْكُمْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ.

◀ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تیمارداری کی اور ان کے حق میں دُعا فرمائی۔ پھر جب ان کے ہاں سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک بہت ہی پیاری خوشبو گزری، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سعد رضی اللہ عنہ کی رُوح ہے جسے یہاں سے گزرا گیا ہے۔ جب انہیں قبر میں اتارا گیا تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ“ تو ہماری جسم کے تھے لیکن ہمیں تو یہ بہت ہلکے پھلکے محسوس ہوئے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو کہ اسے صرف اکیلے تم ہی لوگوں نے اٹھا، کھا تھا؟ (نہیں بلکہ) فرشتوں نے بھی اسے اٹھانے پر تمہاری مدد کی ہے۔

﴿1505﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ

قَالَ: أَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدِّتِهِ رُمَيْثَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءَ أَنْ أُقْبَلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبَى مِنْهُ لَفَعَلْتُ يَقُولُ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ تُوْفِي.

﴿مسند احمد: ۶/۳۲۹/جمع الزوائد للهيثمی: ۳۰۸/۹﴾

◀ حضرت سیدہ رُمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر قریب تھی کہ اگر میں آپ کی انگوٹھی کو چومنا چاہتی تو چوم سکتی تھی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے رحمان کا عرش بھی جھوم اٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس دن فرمایا تھا) جس دن ان کا وصال ہوا تھا۔

﴿1506﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ

رَجُلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرَّ عَامِرُ الشَّعْبِيِّ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أُسَيْدٍ، وَرَجُلٍ مِنْ قَيْسٍ قَالَ: فَجَعَلَ الْأَسَدِيُّ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ، وَلَا يَدَعُهُ الْآخِرُ قَالَ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْرِفَكَ قَوْمَكَ وَتَعْرِفَ مَنِّي أَنْتَ؟ فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: دَعِ الرَّجُلَ، قَالَ: لَا حَتَّى أَعْرِفَهُ قَوْمَهُ وَنَفْسَهُ قَالَ: دَعَهُ فَلَعَمْرِي إِنَّهُ لَيَجِدُ مَفْخَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ قَالَ: فَأَبَى قَالَ: فَاجْلِسَا وَجَلَسَا

مَعَهُمَا الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: يَا أَخَا قَيْسٍ أَكَانَتْ فِيكُمْ أَوْلُ رَايَةَ عُقِدْتُ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ فِي بَنِي أُسَيْدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ سَبْعُ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أُسَيْدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ أَوْلُ غَنِيمَةٍ كَانَتْ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَتْ فِي بَنِي أُسَيْدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ بَشَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أُسَيْدٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَتْ فِيكُمْ امْرَأَةٌ زَوَّجَهَا اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ، كَانَ الْخَاطِبُ رَسُولُ اللَّهِ، وَالسَّفِيرُ جَبْرِيلُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ فِي بَنِي أُسَيْدٍ، فَلَعَمْرِي أَنَّهُ لِيَجِدُ مَفْعَرًا لَوْ كَانَ يَعْلَمُ، فَاَنْطَلَقَ الرَّجُلُ وَتَرَكَهُ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْلِ رَايَةَ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ الَّذِي بَشَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ. .... (مصنف عبدالرزاق: ۲۸/۱۱)

✿ ◆ ✿ حضرت معمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

عامر شععی بنو اسد کے ایک آدمی اور قیس کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو اسدی اس سے اپنی جان چھڑا رہا تھا لیکن دوسرا اُسے چھوڑ نہیں رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ نہیں! اللہ کی قسم! جب تک میں تیری قوم کا تعارف نہیں جان لیتا (تب تک تجھے نہیں چھوڑوں گا لہذا) تو اپنا تعارف کروا کہ تیرا کن سے تعلق ہے؟ یہ دیکھ کر عامر نے اُس سے کہا: اس آدمی کو چھوڑ دو۔ اُس نے کہا: نہیں میں اسے تب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ اس کا ذاتی اور اس کی قوم کا تعارف نہیں جان لیتا۔ انہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دے، میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس کو معلوم ہو جائے تو یہ خود پر فخر کرنے لگے۔ لیکن اُس نے چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر عامر شععی نے کہا: تم دونوں بیٹھ جاؤ اور شععی بھی اُن کے ساتھ بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قیس قبیلے والے! کیا تم میں کوئی ایسا جھنڈا ہے جو سب سے پہلے اسلام میں گاڑا گیا ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیشک یہ بنو اسد میں موجود تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا غزوہ بدر کے روز تم میں سے مہاجرین کا ساتواں حصہ لوگ تھے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیشک یہ بنو اسد میں تھے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی غنیمت ہے جو اسلام میں سب سے پہلے حاصل ہوئی تھی؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بنو اسد میں یہ بھی ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہو؟ اُس نے کہا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: ایسا سعادت مند شخص بنو اسد میں موجود ہے۔ پھر آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جس کی شادی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کی ہو، نکاح کا پیغام بھیجنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور پیغام لانے والے حضرت جبرائیل علیہ السلام ہوں؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بنو اسد میں یہ عورت بھی موجود ہے۔ (پھر فرمایا:) اس آدمی کا راستہ چھوڑ دو۔ مجھے قسم ہے کہ اگر اس کو علم ہوتا تو یہ فخر محسوس کرتا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور قیس نے اس کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کو اسلام کا پہلا جھنڈا دے کر روانہ فرمایا تھا وہ عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھے اور جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت سنائی تھی وہ عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ تھے۔

## فضائل حارثۃ بن النعمان رضی اللہ عنہ

### حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1507﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟" فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ، وَكَانَ أَبْرَ النَّاسِ بِأَمِيهِ. ﴿مسند احمد: ۱۵۱/۶ / مصنف عبد الرزاق: ۱۳۲/۱۱ / مسند الحمیدی: ۱۳۶/۱﴾

﴿1508﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. ﴿مسند احمد: ۲۳۲/۵﴾

﴿1508﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. ﴿مسند احمد: ۲۳۲/۵﴾

﴿1508﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ، وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي: هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ قَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. ﴿مسند احمد: ۲۳۲/۵﴾



## فضائلِ صہیب رضی اللہ عنہ

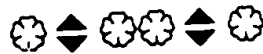
### حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1509﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا عَوْفَ، عَنْ أَبِي عُمَانَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ صُهَيْبًا حِينَ أَرَادَ الْهَجْرَةَ فَقَالَ لَهُ كِفَارُ قَرَيْشٍ: أَتَيْتَنَا صُعْلُوكًا حَقِيرًا، ثُمَّ أَصَبْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَالَ، وَبَلَغْتَ الَّذِي بَلَغْتَ، ثُمَّ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ أَنْتَ وَمَالُكَ؟ وَاللَّهِ لَا يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ: فَقَالَ صُهَيْبٌ أَرَأَيْتُ، إِنْ جَعَلْتُ لَكُمْ مَالِي أَمْخَلُونَ أَنْتُمْ سَبِيلِي؟ قَالَ: قَالُوا: نَعَمْ، فَخَلَعَ لَهُمْ مَالَهُ قَالَ: فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَبِّعْ صُهَيْبٌ رَبِّعْ صُهَيْبٌ. ﴿سيرة ابن ہشام: ۱: ۴۷۷﴾

◀ حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو ان سے کفارِ قریش نے کہا: تم ہمارے پاس غربت و افلاس اور حقیر حالت میں آئے تھے، پھر تم نے ہمارے درمیان رہ کر مال و دولت حاصل کر لی اور اب تم اس مقام کو پہنچ چکے ہو اور اب خود بھی جانا چاہتے ہو اور اپنا مال بھی ساتھ لے جا رہے ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنا مال تمہیں دے دوں تو تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اتار کر انہیں دے دیا۔ جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صہیب (رضی اللہ عنہ) نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے، صہیب (رضی اللہ عنہ) نے بہت فائدے کا سودا کیا ہے۔



## فضائلُ العربِ عرب کے فضائل

﴿1510﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَالْبَحْرَيْنِ ..... ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵۲/۱۱﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال مبارک ہوا تو تمام عرب مرتد ہو گئے، سوائے تین مساجد کے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور بحرین۔

﴿1511﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ قَتْنَا الْعَوَّامُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا كَانَ يَوْمُ ذِي قَارِ انْتَصَفَتْ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ مِنَ الْفُرْسِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "انْتَصَفُوا مِنْهُمْ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ مِنَ الْفُرْسِ وَنَحْوَهُمْ قَالَ: هَذَا أَوَّلُ يَوْمٍ فَضَّ اللَّهُ فِيهِ جُنُودَ الْفُرْسِ بِفَوَارِسَ مِنْ بَنِي ذُهَلِ بْنِ شَيْبَانَ." ..... ﴿كتاب العلل لأحمد بن حنبل، ص: ۳﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابراہیم تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب ذی قار کا دن تھا تو بکر بن وائل آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کو اس بات کا پتا چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بکر بن وائل ان میں سے آدھے فارسیوں کو لے کر الگ ہو گیا ہے اور یہ پہلا دن ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنو ذہل بن شیبان کے فارسیوں کے ذریعے فارسیوں کے لشکروں کو توڑا ہے۔

﴿1512﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ قَيْسٍ يُقَالُ لَهُ: حَفْصُ بْنُ مُجَاهِدٍ، وَكَانَ عَالِمًا بِأَخْبَارِ النَّاسِ قَالَ: بَلَّغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ بی نَصْرُوا قَالَ: وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت حفص بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری وجہ سے ان کی مدد کی گئی ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت کا واقعہ ہے۔

﴿1513﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا شُعْبَةَ قَتْنَا قَتَادَةَ قَالَ

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ أَشْعَرُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: قَالُوا: بَنُو فُلَانٍ قَالَ: إِنَّ أَشْعَرَ الْعَرَبِ لِلزُّرْقِ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ فِي أَصُولِ الْعُرْفِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصُّفْرُ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ الْمُتَفَرِّقَةِ أَعْضَادَهُمْ فِي أَصُولِ الْفُسَيْلِ.﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: عرب کے سب سے بڑے شاعر کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: فلاں قبیلے والے۔ آپ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) عرب کے سب سے بڑے شاعر بنو قیس بن ثعلبہ ہیں جو عرنج کی نسل سے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر کون؟ تو آپ نے فرمایا: پھر بنو نجار کے صفر، جن کی شاخیں فسیل کی نسل میں الگ الگ ہو جاتی ہیں۔

﴿1514﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا عَوْفَ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَبُو الْقَمُوصِ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَفْدِ الَّذِينَ وَفَدُوا :

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: وَأَهْدَيْنَا لَهُ فِيمَا نَهَدَى نَوْطًا أَوْ قِرْبَةً مِنْ تَعْضُوضٍ أَوْ بَرْنِي فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْنَا: هَدِيَّةٌ قَالَ: فَأَحْسَبُهُ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى تَمْرَةٍ مِنْهَا فَأَعَادَهَا مَكَانَهَا وَقَالَ: أَبْلِغُوهَا آلَ مُحَمَّدٍ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: أَيُّ هَجْرٍ أَعَزُّ؟ قُلْنَا: الْمَشْقَرُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا أَيُّ الْخَطِّ أَعَزُّ؟ قُلْنَا: الزَّرَارَةُ فَقَالَ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ دَخَلْتُهَا وَأَخَذْتُ إِقْلِيدَهَا قَالَ: وَقَدْ كُنْتُ نَسِيتُ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا فَأَذْكَرْنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَرُودَةَ قَالَ: وَقَمْتُ عَلَى عَيْنِ الزَّرَارَةِ، ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ قَيْسٍ إِذْ أَسْلَمُوا طَانِعِينَ غَيْرَ كَارِهِينَ غَيْرَ خَزَائِيَا وَلَا مَوْتُورِينَ، إِذْ بَعْضُ قَوْمٍ لَا يُسَلِّمُونَ حَتَّى يُخْزَوْا وَيُوتَرُوا قَالَ: وَأَبْتَهَلْ وَجْهَهُ هَا هُنَا مِنَ الْعِبَلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْعِبَلَةَ، وَقَالَ: إِنَّ خَيْرَ الْمَشْرِقِ عَبْدُ قَيْسٍ " ..... ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ مسند احمد: ۲۰۶/۳ / مجمع الزوائد للمصنفی: ۴۹/۱۰

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو القموص زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبد القیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے بیان

کیا:

ہم لوگ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے تحائف میں تعضوض یا برنی کھجوروں کی ایک ٹوکری بھی لے کر آئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے بتلایا کہ یہ تحفہ ہے۔ غالباً! آپ ﷺ نے اس میں سے ایک کھجور نکال کر دیکھی، پھر واپس رکھ دی اور فرمایا: یہ ٹوکری آل محمد (ﷺ) کو پہنچا دو۔ لوگوں نے اس موقع پر حضور نبی کریم ﷺ سے مختلف سوال پوچھے تھے جن میں سے ایک سوال پینے کے برتنوں سے متعلق بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن، سبز رنگ کا برتن جس میں روغن ملا گیا ہو، چوبی برتن اور روغن زیت لگے برتن میں پانی یا نبید نہ پیو، بلکہ اُس حلال برتن میں پیا کرو جس کا منہ بندھا ہوا ہو۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ چاروں برتن کیا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ برتن کیسے ہوتے ہیں یہ بتاؤ کہ ہجر کا کون سا علاقہ سب سے معزز ہے؟ ہم نے کہا: شتر۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس میں داخل ہوا ہوں اور اس کی چابی بھی پکڑی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کا کچھ حصہ بھول گیا تھا بعد میں عبید اللہ بن ابی جروہ نے یاد دلایا کہ (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ) میں ”عین زاراء“ پر کھڑا ہوا تھا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! عبد القیس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ بغیر کسی جبر کے اپنی رضامندی کے ساتھ مسلمان ہوئے ہیں اب یہ شرمندہ ہوں گے اور نہ ہی ہلاک جبکہ ہماری قوم کے کچھ لوگ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتے جب تک رسوا اور ہلاک نہ ہو جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک کا رخ موڑتے ہوئے قبلہ کی جانب کیا اور فرمایا: بلاشبہ اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبد القیس ہیں۔

﴿ تشریح ﴾ ◀ اس روایت میں بیان کردہ چار قسم کے برتنوں میں پانی یا نبید پینے سے اس لیے منع فرمایا گیا، کیونکہ اسلام سے پہلے ان میں شراب بنائی جاتی تھی۔

﴿ 1515 ﴾ ▶ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا عَوْفَ،

عَنْ أَبِي الْقَمُوصِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحَدُ الْوَأْفِدِينَ الَّذِينَ وَقَدُوا :

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ فَإِنْ لَا يَكُنْ؟ قَالَ قَيْسٌ

بُنُّ النَّعْمَانِ فَإِنِّي نَسِيتُ اسْمَهُ، قَالَ: وَأَهْدِينَا لَهُ فِيمَا نُهْدَى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: وَأَبْتَهْلَ يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ

وَجْهَهُ هُنَا مِنَ الْقِبْلَةِ يَعْنِي عَنْ يَمِينِ الْقِبْلَةِ حَتَّى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، يَدْعُو لِعَبْدِ الْقَيْسِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ خَيْرَ أَهْلِ

الْمَشْرِقِ عَبْدُ الْقَيْسِ ..... ﴿ مسند احمد: ۲۰۶/۴ / سنن ابی داؤد: ۳۳۱/۳ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو القموص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبد القیس کے وفد میں شامل ایک شخص نے

بیان کیا:

ہم جو آپ ﷺ کے لیے تحائف لائے تھے..... اس کے بعد راوی نے کمال حدیث بیان کی اور کہا: آپ ﷺ نے ادھر سے قبلہ کی جانب اپنا رخ مبارک پھیر لیا، یعنی قبلے کی دائیں جانب سے مڑ کر سیدھا قبلہ رخ ہو گئے اور عبدالقیس کے لیے دُعا کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اہل مشرق میں سب سے بہترین لوگ عبدالقیس ہیں۔

﴿1516﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: قَتْنَا عَقَانُ قَتْنَا مَهْدِيُّ بِنُ

مِيمُونٍ نَا أَبُو الْوَاذِعِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي رَاسِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَرَزَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَهُ إِلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي

شَيْءٍ لَا يَدْرِي مَهْدِيُّ مَا هُوَ؟ قَالَ: فَسَبَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ

أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ. .... ﴿صحیح مسلم: ۱۹۷۴﴾

﴿حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے﴾

رسول اللہ ﷺ نے عرب کے ایک قبیلے کی طرف اپنا ایک نمائندہ کسی کام کی غرض سے بھیجا، اس قبیلے والوں نے اس کے ساتھ نازیبا زبان استعمال کی اور مارا پیٹا، اُس نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم (سب سے پہلے) عمان والوں کے پاس جاتے تو نہ انہوں نے تمہارے ساتھ نازیبا زبان استعمال کرنا تھی اور نہ ہی تمہیں مارنا تھا۔

﴿1517﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ

إِسْحَاقَ قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ هُمْ بَنُو حَنِيفَةَ أَصْحَابُ مُسَيْلِمَةَ الْكُذَّابِ يَعْنِي قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: (سُتَدْعُونَ

إِلَى قَوْمٍ أُولَى بِأُسِّ شَدِيدٍ) (الفتح 16:). "..... ﴿الدر المنثور للسيوطي: ۷۲۶﴾

﴿حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے﴾

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

سُتَدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ أُولَى بِأُسِّ شَدِيدٍ

”عنقریب تمہیں ایسے لوگوں (سے لڑائی کرنے) کی طرف بلا یا جائے گا جو بہت زور آور ہیں۔“

سے مراد مسیلمہ کذاب کے ساتھی بنو حنیفہ ہیں۔

﴿1518﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ



عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ يَعْنِي الْمُقْبِرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: أَتَقَاهُمْ،  
 قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ، قَالَ:  
 فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَّهُوا.  
 ﴿صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ٣٨٤٧٦/صَحِيحُ مُسْلِمٍ: ١٨٢٦٤/مُسْتَدْرَكٌ: ٢٣١٢/سُنَنِ الدَّارِمِيِّ: ٤٣١﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان میں سب سے  
 زیادہ رب سے ڈرنے والا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے، تو آپ ﷺ نے  
 فرمایا: پھر حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس پیغمبر (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے ہیں جو خلیل اللہ (یعنی حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس بارے میں بھی آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ آپ  
 ﷺ نے فرمایا: تم خاندان عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ جو زمانہ جاہلیت میں ان میں سے بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر  
 ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1519﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بَنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ  
 بَنِ عَمْرٍو قَتْنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ النَّاسُ مَعَادِنٌ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَّهُوا.  
 ﴿مُسْتَدْرَكٌ: ٢٦٠٢﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے دینوں (یعنی خزانوں) کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں  
 بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1520﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ،  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْبَةُ بْنُ بَدْرٍ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ،  
 وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاةٍ، فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ سَكْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ: جَدُّ بَنِي عَامِرٍ

جَمَلٌ أَحْمَرٌ أَوْ آدَمٌ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي رَوْضَةٍ وَغَطْفَانٍ أَكْمَةٌ خَشْنَاءُ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا " قَالَ: فَقَالَ: الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَأَيْنَ جَدُّ بَنِي تَمِيمٍ؟ قَالَ: لَوْ سَكَتَ. ﴿مسند احمد: ۳۲۶/۵﴾

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

عینیہ بن بدر اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاشہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور اپنے دادوں کا تذکرہ کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں بتلاتا ہوں، بنو عامر کا دادا تو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو، بنو غطفان کا دادا اُس کھر درے ٹیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دُور رکھتا ہے، اس پر اقرع بن حابس نے کہا: بنو تمیم کا دادا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! یہ خاموش ہی رہتا۔

﴿1521﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحًا أَوْ غَيْرَهُ قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ خِيَارُ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَّوْا. ﴿مسند احمد: ۳۸۳/۳﴾

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1522﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحًا قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ النَّاسُ مَعَادِنٌ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَّوْا۔

﴿﴾ مسند احمد: ۳۸۳/۳ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے دھنوں (خزانوں) کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دورِ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1523﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَتْنَا أَبُو كَامِلٍ قَتْنَا حَمَادًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

دُغْلَةَ السَّدُوسِيِّ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ قَطُّ، إِلَّا كَانَ الْحَقُّ مَعَ مُضَرٍّ - ﴿التاریخ الکبیر: ۲۵۵/۲﴾

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے اختلاف کیا تو حق ہمیشہ مضر کے پاس رہتا ہے۔ ﴿التاریخ الکبیر: ۲۵۵/۲﴾

لوگوں کا جب بھی اختلاف ہوا ہے تو حق موقوف مضر قبیلے کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

﴿1524﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا نَبِيَّ اللَّهِ بَنُ يَزِيدَ قَتْنَا سَعِيدٌ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بَنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنِ الْحَارِثِ بَنِ هِشَامِ الْمُخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا مُضَرَ فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ، وَإِنَّ أَوَّلَ دِينِ إِبْرَاهِيمَ لَعُمُرُو بَنِ لُحَيٍّ بَنِ قَمْعَةَ بَنِ خِنْدِفٍ، وَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَجْرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ.

﴿صحیح البخاری: ۵۴۷۶/۵۴۷۶/۲۷۵۲/الجامع الصغير للسيوطي: ۲۰۰۲/المعجم الكبير للطبراني: ۳۹۸/۱۰/مجمع الزوائد للهيثمي: ۱۱۶۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن حارث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مضر کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ یہ دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں اور سب سے پہلے جس نے دین ابراہیم کو تبدیل کیا وہ عمرو بن لُحی بن قمعہ بن خندف تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔



## فضائل أسامة بن زيد رضي الله عنه

### حضرت أسامة بن زيد رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1525﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَسَامَةَ عَلَى قَوْمٍ قَالَ: فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ: إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ، وَإِيمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ، وَإِنَّ ابْنَهُ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

﴿صحیح البخاری: ۸۶۷/صحیح مسلم: ۱۸۸۳/۲/مسند احمد: ۲۰۶/۲/سنن الترمذی: ۶۷۶/۵﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت أسامة رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کا امیر بنایا تو لوگ ان کی امارت پر اعتراض کرنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بیشک وہ اس امارت کے اہل اور حق دار تھے اور بلاشبہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح یہ (أسامة رضی اللہ عنہ) ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

﴿1526﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَتْ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُصِمَتْ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَصُوبُهَا عَلَيَّ أَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي.

﴿مسند احمد: ۲۰۱/۵/سنن الترمذی: ۶۷۷/۵/المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲۳/۱/مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۸۶/۹﴾

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب (مرض الوفات میں) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے کسی سے بات نہیں کر رہے تھے۔ پھر اپنا ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھانے لگے پھر وہ ہاتھ مجھ پر پھیر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی ہے۔

﴿1527﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ متن حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلْيُحِبِّ أُسَامَةَ..... ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ (مسند احمد: ۱۵۶/۶)

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حضرت امام شعبي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے یہ فرمان سن لینے کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اُسامہ رضی اللہ عنہ سے نفرت کرے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اُس کو چاہیے کہ وہ اُسامہ سے بھی محبت کرے۔

﴿1528﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، قَالَ:

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ متن حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَّا هُوَ أَمِيرُهَا

..... ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ (مسند احمد: ۲۲۷/۶، مسند الحمیدی: ۱۳۰/۱)

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جس بھی لشکر میں بھیجا، اُس کا نہیں ہی امیر مقرر کیا۔

﴿1529﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ سند حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ:

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ متن حدیث ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ يَلُومُنِي النَّاسُ فِي تَأْمِيرِي أُسَامَةَ، كَمَا لَامُونِي فِي تَأْمِيرِي أَبَاهُ قَبْلَهُ، وَأَنَّ أَبَاهُ

كَانَ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ، وَأَنَّهُ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ بَعْدَهُ..... ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ (مصنف عبدالرزاق: ۲۲۲/۱۱)

﴿ ﴾ ﴿ ﴾ ﴿ ﴾ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا تو

ارشاد فرمایا:



لوگ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے پر مجھ پہ اعتراض کر رہے ہیں، جس طرح کہ انہوں نے اس سے قبل مجھ پہ اس کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا، بیشک اس کا والد تم سب سے زیادہ مجھے محبوب تھا اور اس کے بعد یہ مجھے تم سب سے محبوب ہے۔

﴿1530﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدًا قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ

قَيْسٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَامَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْآقَى مِنْكَ الْيَوْمَ، مَا لَقَيْتُ مِنْكَ بِالْأَمْسِ - ﴿البدایہ والنہایہ لابن کثیر: ۳/۲۵۵/ مجمع الزوائد للہیثمی: ۹/۲۷۵﴾

◀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد کی شہادت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، پھر وہ اگلے روز آئے اور اسی جگہ کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تجھے دیکھ کر آج بھی وہی یاد آ رہا ہے جو کل یاد آیا تھا۔

﴿1531﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدًا قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ أَنَا قَتَلُ زَيْدٍ

﴿متن حدیث﴾ ◀ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي زَيْدٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَعْفَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ -

◀ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

﴿1532﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

زَيْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَمَرَّ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ

هَذَا ابْنُ حَبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

◀ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا گزر ہوا تو ابوسلمہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی کا بیٹا ہے۔

﴿1533﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ، سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا عَلِمْنَا أَحَدًا أَسْلَمَ قَبْلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ - ... ﴿مجمع الروايات للشیخ: ۲۷۹﴾

◀ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمارے علم میں ایسا کوئی نہیں جس نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا ہو۔ (یعنی غلاموں میں)

﴿1534﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ إِلَّا أَمَرَهُ عَلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ: زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلَاحَهُ زَيْدًا

◀ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی لشکر بھیجا، اس کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ہی مقرر فرمایا۔

حضرت امام سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلَاحَهُ زَيْدًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود کسی غزوے میں شریک نہ ہو پاتے تھے تو اپنے ہتھیار حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دے دیتے تھے۔



## فضائل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1535﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَهَرَ بِالْقُرْآنِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: اجْتَمَعَ يَوْمًا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ قَرِيشَ هَذَا الْقُرْآنَ يَجْهَرُ لَهَا بِهِ قَطُّ، فَمَنْ رَجُلٌ يَسْمِعُهُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَنَا، قَالُوا: إِنَّا نَخْشَاهُمْ عَلَيْكَ، إِنَّمَا نُرِيدُ رَجُلًا لَهُ عَشِيرَةٌ يَمْنَعُونَهُ مِنَ الْقَوْمِ إِنْ أَرَادُوهُ، قَالَ: دَعُونِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَمْنَعُنِي قَالَ: فَغَدَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَى الْمَقَامَ فِي الضُّحَى، وَقَرِيشٌ فِي أُنْدِيئِهَا فَقَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ، ثُمَّ قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَافِعًا صَوْتَهُ (الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ) (الرحمن 2):" قَالَ: "ثُمَّ اسْتَقْبَلَهَا يَقْرَأُ فِيهَا" قَالَ: "وَتَأْمَلُوا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: مَا يَقُولُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ؟" قَالَ: "ثُمَّ قَالُوا: إِنَّهُ لَيَتْلُو بَعْضَ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ فِي وَجْهِهِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ حَتَّى بَلَغَ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَدِ اثْرُوا فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي خَشِينَا عَلَيْكَ قَالَ: مَا كَانَ أَعْدَاءُ اللَّهِ أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْآنَ، وَلَئِنْ شِئْتُمْ لِأَعْدَائِهِمْ بِمِثْلِهَا، قَالُوا: حَسْبُكَ فَقَدْ أَسْمَعْتَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ. ﴿سيرة ابن هشام: ۱/۳۱۴/ اسد الغابة في معرفة الصحابة: ۲۵۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کے بعد مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے جس شخص نے بلند آواز میں قرآن پاک پڑھ کر سنایا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! قریش نے کبھی بھی اس قرآن کو اس طرح نہیں سنا کہ انہیں اونچی آواز میں پڑھ کر سنایا گیا ہو لہذا کون ہے جو انہیں قرآن سنائے گا؟ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: (نہیں) ہم کو تمہارے بارے میں ڈر ہے، ہم تو ایسا آدمی چاہتے ہیں کہ جس کا کنبہ قبیلہ بھی ہو کہ اگر کفار قریش اُس کو مارنے پینے لگیں تو اس کی قوم کے لوگ

اس کو ان سے بچالیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، بیشک اللہ تعالیٰ مجھے بچالے گا۔  
راوی کہتے ہیں کہ اگلی صبح چاشت کے وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مقام ابراہیم کے پاس آگئے اور قریش اپنی مجالس میں مشغول تھے تو آپ مقام ابراہیم کے پاس آکھڑے ہوئے اور پھر بلند آواز سے بڑھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○

پھر آپ کفار کی جانب رخ کر کے مقام ابراہیم میں ہی قرآن پاک پڑھنے لگے۔ کفار نے قدرے تامل کیا، پھر وہ کہنے لگے: ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کیا کہہ رہا ہے؟ تو دوسرے لوگوں نے کہا: یہ وہ کلام پڑھ رہا ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لے کر آیا ہے۔ پھر وہ اٹھ کر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے چہرے پر مارنے لگے جبکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن پڑھے جارہے تھے جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا (آپ نے) اتنا قرآن پاک پڑھا، پھر آپ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آگئے۔ ان کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہمیں آپ کے بارے میں اسی بات کا ڈر تھا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب مجھے اللہ کے ان دشمنوں کا کوئی ڈر نہیں رہا، اگر تم چاہو تو میں کل پھر ان کے سامنے اسی طرح (قرآن پاک) پڑھوں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: بس کافی ہے، آپ نے انہیں وہ سنا دیا ہے جسے وہ ناپسند کرتے ہیں۔

﴿1536﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ وَكَرِهْتُ لِأُمَّتِي مَا كَرِهَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ. ﴿العجم الكبير للطبرانی: ۷/۷۷۹/المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۸/مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۹۰/۹﴾  
◀ ◆ ◀ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو پسند کیا جو ان کے لیے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے پسند کیا اور میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو ناپسند کیا جو ان کے لیے ابن ام عبد نے ناپسند کیا۔

﴿1537﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْعُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ - ﴿سنن ابن ماجہ: ۴۹۱/۴/مسند احمد: ۲/۲۳۶/مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۸۸/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۵۲/۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پاک کو اسی طرح تروتازہ پڑھنا پسند کرے جس طرح (قرآن پاک) نازل کیا گیا تو اُس کو ابن ام عبد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1538 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ اسْتَخَلَفْتُ أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَسْتَخَلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۰۸۱۰۷۷۶۱ / سنن الترمذی: ۶۷۳۵ / سنن ابن ماجہ: ۴۹۱ / المستدرک للحاکم: ۳۱۸ / ۳ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر میں مشورے کے بغیر کسی کو خلیفہ منتخب کروں تو میں ابن ام عبد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو لوگوں پر خلیفہ مقرر کروں گا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1539 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا مَالِكَ يَعْنِي ابْنَ مَغُولٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد الرحمن بن سعید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے اپنی امت کے لیے اسی کام کو پسند کیا جو اس کے لیے ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے پسند کیا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1540 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى قَتْنَا سُفْيَانَ نَا سَلِيمَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ جَاءَ نَعْيُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبِي الدُّدَاءِ فَقَالَ: مَا تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ

﴿ ﴿ ﴿ التاريخ الكبير: ۶۹ / ۲ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت حرث بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد اپنی مثال نہیں چھوڑی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1541 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ



أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ :

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَلْنَا لِحَدِيثِكَ " أَخْبَرْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ، وَنَسْمَعُ مِنْهُ، فَقَالَ: كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدِيًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ. " ﴾ صحیح البخاری: ۱۰۲/۷ / مسند احمد: ۴۰۱/۵ / سنن الترمذی: ۶۷۳/۵ / المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۸/۹ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبدالرحمن بن بزیذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں اُس شخص کے بارے میں بتلائیے جو اخلاق و عادات کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور اس سے کچھ باتیں سنیں تو انہوں نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور اطوار طریقے میں ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

﴿ 1542 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ وَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَدِيثِكَ :

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ وَسَيْلَةً. ﴾ مسند احمد: ۳۹۵/۵ / سنن الترمذی: ۶۷۳/۵ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ یہ خوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

﴿ 1543 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَالَ حَدِيثُكَ إِنَّ أَشْبَهُ النَّاسِ هَدِيًّا، وَدَلًّا وَسَمْتًا بِمُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ، لَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ. ﴾ مسند احمد: ۳۹۴/۵ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیشک اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور طور طریقے میں گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹ آنے تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے البتہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے۔

﴿ 1544 ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي الْحَمِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَابْنِ جَعْفَرٍ، قَتْنَا شُعْبَةَ، قَتْنَا

ابو اسحاق، عن عبدالرحمن بن یزید، قال:

قلت لحذيفة أخبرنا برجل قريب الهدى والسمت والدل برسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نأخذ عنه، قال: ما أعلم أحداً أقرب سمتاً وهدياً ودلاً برسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حتى يُواريه جدار بيته من ابن ام عبد- ﴿المعجم الكبير للطبراني: ٨٨/٩﴾

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسے شخص کے متعلق بتلائیے جو اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور طور طریقے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب ہو، تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کر سکیں تو انہوں نے فرمایا: میرے علم میں تو ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ایسا کوئی نہیں ہے جو اخلاق و عادات، سیرت و صورت اور طور طریقے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریبی ہو، یہاں تک کہ انہیں ان کی گھر کی دیواریں چھپا لیتیں۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو وہ ہمارے درمیان رہتے، ان کا ہر کام رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوتا تھا، جب وہ اپنے گھر چلے جاتے تھے تب کا علم نہیں ہے کہ گھر میں ان کے معمولات کیا ہوتے تھے۔

﴿﴾ 1545 ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، فِي حَدِيثِهِ

قَالَ: أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ

وَسَيِّلَةً. ﴿المعجم الكبير للطبراني: ٨٨/٩﴾

﴿﴾ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جو کہ جھوٹ سے بالکل محفوظ ہیں، وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد (عبداللہ بن

مسعود) رضی اللہ عنہ تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

﴿﴾ 1546 ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ قَتْنَا شَرِيكَ،

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ قُرءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ أَمَا بَعْدُ، فَإِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَّارًا

أَمِيرًا، وَعَبْدَ اللَّهِ مَعْلَمًا وَوَزِيرًا، وَإِنَّهُمَا مِنْ نَجْبَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، أَسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَقَدْ

أَثَرْتُكُمْ بِهِمَا عَلَى نَفْسِي-

﴿ ﴿ ﴿ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا (اُس میں لکھا تھا کہ) السلام علیکم! اما بعد! میں نے تمہارے پاس حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے، یہ دونوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں، لہذا ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا اور میں نے ان دونوں کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے۔

﴿ 1547 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قُرءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ هَهُنَا: إِنِّي بَعِثْتُ إِلَيْكُمْ عَمَرًا أَمِيرًا، وَبَعْدَ اللَّهِ بِنِ

مَسْعُودٍ مُعَلِّمًا وَوَزِيرًا، وَهُمَا مِنَ النَّجْبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا، وَأَثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدِ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ عَلَى بَيْتِ مَالِكُمْ، وَرَزَقْتَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً، وَبَعَثْتُ حَذِيفَةَ، وَابْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ، فَجَعَلَ لِعَمَارٍ شَطْرَهَا وَبَطْنَهَا وَجَعَلَ الشَّطْرَ الْبَاقِي بَيْنَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ.

﴿ ﴿ المعجم الكبير للطبرانی: ۸۵/۹، مجمع الزوائد: ۲۹۱/۹، سير اعلام النبلاء للذهبي: ۲۹۱/۹

﴿ ﴿ ﴿ حضرت حارثہ بن مضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہمیں یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھ کر سنایا گیا کہ میں نے تمہارے پاس حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیجا ہے، یہ دونوں بدری صحابہ میں سے چنیدہ اور پسندیدہ ہیں، لہذا تم ان کی بات سن کر اطاعت بجالانا، میں نے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے تم کو اپنے آپ پر ترجیح دی ہے اور اسے تمہارے بیت المال کا نگران مقرر کیا ہے۔ ان کا حق خدمت روزانہ ایک بکری ہوگا۔ آپ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنیف رضی اللہ عنہ کو سواد (عراق) میں بھیجا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے لیے بکری کا نصف حصہ اور اس کا پیٹ مقرر کیا اور باقی آدھا حصہ ان تینوں اصحاب کے درمیان تقسیم کے لیے رکھا۔

﴿ 1548 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ،

عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حَذِيفَةَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

بِنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَسَيْلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۳۱۱

﴿ ﴿ ﴿ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ جھوٹ سے بالکل پاک ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ وسیلے کے اعتبار سے روز قیامت تمام لوگوں سے بڑھ کر اللہ کے قریب اور نزدیک ہوں گے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1549 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ،

عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ،

وَسَالِمِ بْنِ أَبِي حَذِيفَةَ. " قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَا أَزَالُ أَحِبُّهُ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَدَأُ بِهِ ﴿ ﴿ ﴿ صحیح البخاری: ۱۰۱۷۷/صحیح مسلم: ۹۳۱۳۳/سنن الترمذی: ۶۷۴۵/مسند احمد: ۱۹۰۲/المستدرک للحاکم: ۲۲۵/۲ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار لوگوں سے قرآن پاک کا علم حاصل کرو، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل

رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا نام سب سے پہلے لیتے دیکھا، تب سے مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1550 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ فِدَنَا مِنْهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَهُ فَلَمَّا

انصَرَفَ قَالَ عُمَرُ: كُنَيْفٌ مَلَأَ عِلْمًا ﴿ ﴿ ﴿ المعجم الكبير للطبرانی: ۸۵۰۹ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ آگئے، آپ ان کے قریب ہو گئے اور ان پر

جھک کر کوئی بات کی، جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چھوٹے سے بدن والا علم سے بھرا ہوا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1551 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، أَخْلَانِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اس امت میں سے تین بندے میرے گہرے دوست ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت

ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

﴿ ﴿ ﴿ 1552 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنٌ، قَتْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ :  
 ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ أَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِي سِوَاكَ مِنَ الْأَرَاكِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ  
 الرِّيَاءُ تَكْفُوهُ وَكَانَ فِي سَاقِيهِ دِقَّةٌ قَالَ: فَضَحِكَ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي  
 يَدَيْهِ لَهْمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أَحَدٍ

﴿ مسند احمد: ۳۲۱/۱ / المعجم الكبير للطبرانی: ۵۵/۹ / حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱۲۷/۱ / المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۷ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۸۹/۹ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے پیلو کے درخت کی مسواک توڑ کر لایا کرتے تھے ان کی پنڈلیاں پتی تھیں، جب ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک دونوں پنڈلیاں میزانِ عمل میں اُحد پہاڑ سے بھی وزنی ہیں۔

﴿ 1553 ﴾ ◀ ﴿ سُنْدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ (التاريخ الكبير للبخاري: ۳۰۸/۳) ◀  
 حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص قرآنِ پاک کو اس طرح تر و تازہ پڑھنا پسند کرے، جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اس کو ابنِ ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) کی قرأت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔

﴿ 1554 ﴾ ◀ ﴿ سُنْدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعَمْرًا، بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أَنْزَلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ

﴿ مسند احمد: ۳۰۸/۳ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ قرآنِ پاک کو اس طرح تر و تازہ پڑھے، جس طرح وہ نازل کیا گیا، تو اُسے چاہئے کہ (قرآنِ پاک) کو ابنِ ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) کی قرأت کے مطابق پڑھے۔



## فضائلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

### حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1555﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعَمْرٍو أَلَا تَدْعُو أَبْنَاءَنَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: ذَاكَ فَتَى

الْكُهُولِ، إِنَّ لَهُ لِسَانًا سَنُورًا، وَقَلْبًا عَقُولًا. ﴿المصدر: للحاكم ۳/۵۳۹/۵۰/المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/۳۲۳/۱۰/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱/۳۱۸﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مہاجرین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (مشاورت میں) بلاتے ہیں، ہمارے بیٹوں کو کیوں نہیں بلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ پختہ عمر کا جوان ہے، اس کے پاس بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور خوب سمجھنے والا دل ہے۔

﴿1556﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: نَارُ رَجُلٍ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ

ابْنِ مَالِكٍ قَتْنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعْمَ تَرَجَّمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۶﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کے بہترین ترجمان ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿1557﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ

سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ) (الكهف 22): قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا مِنْ

أَوْلِيكَ الْقَلِيلِ. ﴿الخرجا ابن سعد: ۲/۳۶۶﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مَا يَعْلَمُهُمُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿الکہف: ۲۲﴾ ”انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:  
ان تھوڑے لوگوں میں ایک میں بھی ہوں۔

﴿1558﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعْمَ تَرْجَمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ .

﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۱۱/۱/ المستدرک للحاکم: ۵۳۷/۳/ مجمع الزوائد للکھیتی: ۲۷۶/۹/ التاریخ الکبیر: ۲۶۳/۳/ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۶/۱﴾  
◀ حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:  
ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

﴿1559﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ . ﴿المستدرک للحاکم: ۵۳۷/۳﴾  
◀ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں بھی حاصل کر لیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی بھی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔

﴿1560﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ، ثنا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي نَصْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿متن حدیث﴾ ◀ اللَّهُمَّ فَتِّهِهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمَهُ التَّأْوِيلَ

﴿مسند احمد: ۲۶۶/۱/ المستدرک للحاکم: ۵۳۳/۳/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۳/۱۰﴾  
◀ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:  
اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

﴿تشریح﴾ ◀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا ہی نتیجہ تھا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑے مفسر قرآن تھے۔ آپ کی ذہانت اور قرآن فہمی سے متعلقہ ایک دلچسپ قصہ ملاحظہ کیجیے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بٹھالیا کرتے تھے ان میں سے کسی نے اعتراض کر دیا کہ انہیں نہ لے کر آیا کیجیے کیونکہ یہ تو ہمارے بچوں جیسے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اہمیت بتلانے کے لیے ایک روز ان سے پوچھا کہ سورہ نصر (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

وَالْفَتْحُ ..... الخ) کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو کس بات کی خبر دی ہے۔ بعض نے کہا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس کی حمد و ثنائیاں کرنے اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہنے کا حکم دیا ہے، کچھ نے کہا کہ اس میں فتح مکہ کے بعد شکر بجالانے کا حکم ہے، جبکہ باقی خاموش رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری جانب توجہ فرمائی اور مجھے اس کی تفسیر کرنے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا: (جو کچھ انہوں نے بتایا ہے) ان میں سے کچھ بھی اس سورت کی تفسیر نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استفسار فرمایا کہ پھر اور کیا مراد ہے؟ تو میں نے کہا: اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے انتقال فرما جانے کی خبر ہے، آپ کو اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ آپ نے تبلیغ کا فریضہ بخوبی ادا کر دیا ہے اور اب آپ کی دنیوی زندگی ختم ہونے کو ہے، لہذا اب آپ صرف تسبیح و تحمید اور استغفار میں مشغول رہا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: یہی تفسیر میرے علم میں تھی۔ ﴿صحیح بخاری: ۴۹۷۰﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس قدر قرآن فہمی دیکھ کر سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حبر الامۃ (امت مسلمہ کے عالم) کا لقب ملا تھا۔

﴿1561﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْضَمِ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِكْمَةِ مَرَّتَيْنِ ﴿سنن الترمذی: ۱۷۹۵﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابو جہضم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے حکمت کی دعا بھی دو مرتبہ ہی فرمائی۔

﴿1562﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مَنَّا رَجُلٌ نَعْمَ التَّرْجُمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرَّانِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲ / التاريخ للفسوی: ۴۹۴﴾

◀ ◀ ◀ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمروں تک پہنچ جاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کے بہترین مفسر ہیں۔

## فضائل خدیجہ و غیرہا اُم المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کے فضائل

﴿1563﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، وَوَكَيْعٌ قَالَا: نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَقَالَ وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ابْنُ بَشْرٍ فِي حَدِيثِهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ - لَمْ يَقُلْ وَكَيْعٌ ابْنَةُ عِمْرَانَ - وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. ﴿صحیح البخاری: ۴۷۰۶/۴/صحیح مسلم: ۱۸۸۶/۳/سنن الترمذی: ۷۰۲/۵/سنن الکبریٰ للنسائی: ۳۵۹/۷﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

﴿التیسیر بشرح الجامع الصغیر: ۵۳۱/۱﴾

﴿1564﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا وَحَجَّابٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّهَا قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ خَادِمِكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ. قَالَ حَجَّابٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَقَالَ أَنَسُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِي أَنَّهُ قَدْ دُفِنَ مِنْ وَلَدِي، وَوَلَدٌ وَكَلْدِي أَكْثَرُ مِنْ مِائَةٍ. ﴿صحیح البخاری: ۱۳۴۱/۱/صحیح مسلم: ۱۹۲۸/۳/مسند احمد: ۴۳۰۶/۲/سنن الترمذی: ۶۸۲/۵﴾

◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (میری والدہ) اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انس آپ کا خادم ہے، اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمادیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے

اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ فرمادے اور جو بھی تو اسے عطا فرمائے اس میں برکت ڈال دے۔ حجاج اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ایک بیٹے نے مجھے بتلایا کہ میرے بچے کو دفن کر دیا گیا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اولاد میں اتنی برکت فرمائی کہ انہیں علم ہی نہ ہوا کہ کسی بچے کی وفات ہو گئی ہے) اور میرے پوتوں کی تعداد ایک سو

سے زائد ہے۔

﴿1565﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: نَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ: ابْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ ذَلِكَ ﴿﴾ ◄ ﴿﴾ اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

﴿1566﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى قَتْنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةَ بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ. ﴿صحیح مسلم: ۱۹۰۸/۳/۱۰۶۳﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتلایا کہ یہ غمیساء بنت ملحان ہے۔

﴿1567﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ قَالَ: فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ بَقِي بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ. ﴿صحیح البخاری: ۹۳۶۶/صحیح مسلم: ۱۴۴۳/۳/۲۶۵﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے سے سر اٹھاتے اور دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینہ تان کر رسول اللہ ﷺ کو چھپانے کے لیے گردن لمبی کر لیتے اور آپ ﷺ کا بچاؤ کرتے اور کہتے: یا رسول اللہ ﷺ! میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے موجود رہے گا۔

﴿1568﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ قَتْنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ

بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: <https://alislami.net>



﴿ متن حدیث ﴾ ◀ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَإِذَا هِيَ الْغَمِيصَاءُ ابْنَةُ مِلْحَانَ أُمَّ أَنَسِ

بِنِ مَالِكٍ -

◊ ◊ ◊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جب جنت میں داخل ہوا تو مجھے اپنے آگے آگے چلنے کی آواز سنائی دی دیکھا تو وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ غمیصاء بنت ملحان تھی۔

﴿ 1569 ﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ أَبِي: قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْعِبَادِيُّ :

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ الْغَمِيصَاءُ هِيَ أُمُّ حَرَامِ بِنْتُ مِلْحَانَ، وَهِيَ أُخْتُ أُمِّ سَلِيمٍ، وَتَرَوُجَهَا عِبَادَةٌ

يُرِيدُ أُمَّ حَرَامٍ

◊ ◊ ◊ حضرت ابواسحاق عبادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

غمیصاء سے مراد ام حرام بنت ملحان ہے اور یہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں ان سے عبادہ نے شادی کی تھی۔

﴿ 1570 ﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ يُعْنَى ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ :

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَحْمَسَ. قَالَ: مَا حَيٌّ بَعْدَ قُرَيْشٍ،

وَالْأَنْصَارِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ مِنْهُمْ مِنْ أَحْمَسَ.

◊ ◊ ◊ حضرت اسماعیل بن ابوخالد حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

انہوں نے ایک آدمی سے پوچھا: تیرا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اُس نے کہا: احمس سے تو انہوں نے فرمایا: قریش اور

انصار کے بعد احمس سے بڑھ کر کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ میں ان میں سے ہوں۔

﴿ 1571 ﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا

وَحَجَّابٌ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بِنْتِي نَاجِيَةَ فَقَالَ: هُمُ مِنَّا وَقَالَ سَعْدٌ: يَرُودُونَ

وَقَالَ حَجَّابٌ: يُرْوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: هُمُ حَيٌّ مِنِّي. قَالَ شُعْبَةُ:

وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ: وَأَهْدُوا إِلَيَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً قَالَ حَجَّابٌ: عِلَافِيَّةٌ

﴿ مجمع الزوائد للهيتمي: ٥٠/١٠ ﴾

❖ ❖ ❖ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے بنوناجیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہیں۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: اس قبیلے کے لوگ مجھ سے ہیں۔ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں ان میں سے ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو علانی کجاوہ تحفہ میں دیا تھا۔

❖ ❖ ❖ (1572) ❖ ❖ ❖ ﴿سند حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ مَهَاجِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ جَاءَتْ بُنَانَةُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالُوا: نَحْنُ مِنْكَ وَأَنْتَ مِنْهَا، فَقَالَ: مَا

سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْ آبَائِي يَذْكُرُ ذَلِكَ -

❖ ❖ ❖ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بنانہ قبیلے کے لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہم آپ سے ہیں اور آپ ہم سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی کو بھی یہ بات بیان کرتے نہیں سنا۔

❖ ❖ ❖ (1573) ❖ ❖ ❖ ﴿سند حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ: أَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ

﴿متن حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَهُ الشَّاةُ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ

❖ ❖ ❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کیا کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی اس کا گوشت بھیجتے۔

❖ ❖ ❖ (1574) ❖ ❖ ❖ ﴿سند حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: تُوَفِّيتُ خَدِيجَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ أُرَيْتُ لِخَدِيجَةَ بَيْتًا مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ قَالَ: وَهُوَ قَصَبُ اللَّوْلُؤِ

❖ ❖ ❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے (جنت میں) خدیجہ کا موتیوں سے بنا گھر دکھایا گیا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل تھا اور نہ کوئی تکلیف تھی۔

❖ ❖ ❖ (1575) ❖ ❖ ❖ ﴿سند حدیث﴾ ❖ ❖ ❖ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَجُلٌ سَقَطَ مِنْ كِتَابِ ابْنِ

مَالِكٍ قَالَ: نَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 ﴿مَنْ حَدَّثَنَا مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ،  
 وَقَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ﴾. ﴿مضی رقم: ۱۳۲۵﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سارے جہان کی عورتوں سے تجھے (فضیلت کے لحاظ سے) چار عورتیں ہی کافی ہیں: مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، فرعون کی

بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔

﴿1576﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِيهِ نَاعِدُ بْنُ  
 إِبْرَاهِيمَ، وَيَعْقُوبُ قَالَ: نَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: يُقَالُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
 أَبْشُرَكِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿مَنْ حَدَّثَنَا مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَقَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ،  
 وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ، وَأَسِيَّةُ ابْنَةِ مَزَاحِمٍ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ﴾.

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ بشارت نہ

سناؤں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جنتی عورتوں کی سردار یہ چار خواتین ہوں گی: مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدیجہ بنت خویلد

رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا۔

قَالَ يَعْقُوبُ: ابْنَةُ مَرَّاحِمٍ مِنْ هُنَا إِلَى آخِرِ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الْمَذْهَبِ  
 وَالْجَوْهَرِيِّ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﴿مضی رقم: ۱۳۳۶﴾

﴿1577﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، صَاحِبُ

الْهَرَوِيِّ الْمُقَرَّبِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿مَنْ حَدَّثَنَا مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ: مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَقَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ، وَخَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ﴾.

﴿سند احمد: ۳۵۶۴﴾

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ

کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1578﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خَادِمُ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِخَدِيجَةَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَي خَدِيجَةَ وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ اللَّاتَ أَبَدًا، وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ الْعُزَّى أَبَدًا قَالَ: فَتَقُولُ خَدِيجَةُ خَلَّ الْعُزَّى، قَالَ: كَانَتْ صَنَمَهُمُ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَجِعُونَ۔

◀ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے خادم نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے سنا:

اے خدیجہ! اللہ کی قسم! نہ تو میں نے کبھی لات کی عبادت کی اور نہ ہی کبھی عُزَّى کو پوجا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمانے لگیں: عُزَّى کو چھوڑیے۔ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کا معبود تھا جو اس کی پرستش کیا کرتے، پھر لیٹ کر سو جاتے۔

﴿1579﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، نَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ۔

﴿صحیح البخاری: ۱۳۳۷/۷، صحیح مسلم: ۱۸۸۶/۳، مسند احمد: ۱۴۳۱/۱، السنن الکبریٰ للنسائی: ۳۹۵/۷﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ﴿1580﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، نَاهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿مسند احمد: ۱۳۲۱﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔ ﴿1581﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى الْمَعْنِيُّ

قَالَا: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى، أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرًا خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بَشَرًا بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا لُغُوفَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. ﴿مسند احمد: ۳۵۵/۴﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسماعیل بن ابوخالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں کوئی فضول گوئی اور شور و غل نہیں ہوگا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1582 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ ﴿ ﴿ ﴿ مضمون برقم: ۱۵۷۷ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1583 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا وَكَيْعٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: نَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ خَيْرٌ نِسَائِهَا مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرٌ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿ ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱/۸۴۱/المستدرک للحاكم: ۳/۱۸۴ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1584 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، نَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ ﴿ ﴿ ﴿ (اسناد صحیح) مکرر برقم: ۱۵۷۹ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1585 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَمَرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

﴿(اسناد صحیح) المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ) حکم دیا گیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں موتیوں سے بنے گھر کی بشارت دوں، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1586﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَبُو الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَمَرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

﴿(اسناد صحیح) المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿1587﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُلْتُ لِأَبِي: إِنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَطْعُنُ عَلِيَّ عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ هَذَا قَالَ: يَقُولُ:

مَاذَا؟ قُلْتُ رَأَاهُ يَسْمَعُ مِنْ حَجَّاجٍ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ أَنَا حَجَّاجًا يَسْمَعُ مِنْ هُشَيْمٍ وَهَذَا عَيْبٌ يَسْمَعُ الرَّجُلُ مِمَّنْ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ وَأَكْبَرُ؟ ﴿(اسناد صحیح) المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے اپنے والد سے کہا: حضرت یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ عامر بن صالح پر عیب لگاتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: انہوں نے اسے حجاج سے سماع کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے حجاج کو ہشیم سے سماع کرتے دیکھا ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے کہ حجاج اس راوی سے سنے جو اس سے عمر میں چھوٹا یا بڑا ہے۔

﴿1588﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ

عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَسَى جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ وَمَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَأَقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ

وَجَلَّ وَبَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

﴿(اسناد صحیح) مسند احمد مجلد ۲۳/۱۸۵/۳: المستدرک للحاکم: ۱۸۵/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدیجہ آ رہی ہیں اور ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے، جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں ان کے پروردگار کی طرف سے سلام کہیے گا، اور انہیں جنت میں بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دیجیے گا جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿1589﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو أُسَامَةَ حَمَادُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ:

أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي،

- تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لِيَذِيبُ الشَّاةَ ثُمَّ يَهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا

﴿(اسناد صحیح) صحیح البخاری: ۱۳۳/۷-۱/۳۳۲-۱/۳۳۲: سنن الترمذی: ۵۰۲/۵-۱/۴۰۲: المستدرک للحاکم: ۱۸۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک ہوا، حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجھ سے شادی کرنے سے تین سال قبل وفات پا گئی تھیں، لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کثرت سے تذکرہ سنتی رہتی تھی (اس لیے مجھے رشک ہوتا تھا) اور بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کیا کرتے تھے تو اس سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سپیلیوں کو بھی (گوشت) بھیجتے تھے۔

﴿1590﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَتْنَا

وَكَيْعٌ قَالَ قَالَ اللَّهُ وَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكَيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

﴿(اسناد صحیح) تاریخ بغداد للخطیب: ۳۳۲/۶﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عورتوں میں سے بہترین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین سیدہ مریم رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان دونوں پر سلامتی ہو۔

﴿ ﴿ ﴿ 1591 ﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا أَبُو عَمْرٍو نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ أَمْرُتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بَبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبٍ.

﴿ ﴿ ﴿ (اسنادہ حسن) مسند احمد: ۲۰۵/۱، مجمع الزوائد لکھنؤ: ۲۲۳/۹

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھ کو یہ حکم دیا گیا کہ میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری سناؤں جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1592 ﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ، مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ﴿ ﴿ ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ مَا غَرَّتْ عَلَيَّ أَمْرًا مَا غَرَّتْ عَلَيَّ خَدِيجَةَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبٍ. ﴿ ﴿ ﴿ (المستدرک للحاکم: ۱۸۶/۳)

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

مجھے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں ہوا جس قدر مجھے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک ہوا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے دیکھا ہے اور بیشک آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1593 ﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ،

نَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنِ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بَبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا

صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبٍ. ﴿ ﴿ ﴿ (مضی برقم: ۱۵۸۱)

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

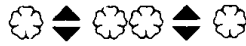
﴿1594﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ نَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ اس سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت مروی ہے۔

﴿1595﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي الْقَطِيعِيَّ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ﴿﴾ بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ . إِلَى هُنَا رَوَايَةُ الشَّيْخِ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ الطَّيُورِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمَذْهَبِ، وَالْجَوْهَرِيِّ، عَنِ ابْنِ مَالِكٍ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت سنا دو جو موتیوں سے بنا ہوگا، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔



## فضائلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1596﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، قَتْنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اذُنُ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلَّا

عَمَّارٌ قَالَ: فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ "

﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱/۳۵۹/ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۳/۱۷۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو لیلیٰ کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: قریب ہو کر بیٹھ جاؤ اس جگہ بیٹھنے کا حق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں سوائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت پر پڑے وہ نشانات دکھانے لگ گئے جو مشرکین نے انہیں سزائیں دی تھیں۔

﴿1597﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ:

وَقَالَ أَبُو قَيْسٍ، عَنِ الْهَزْبِيِّ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ: إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ حَانِطٌ فَمَاتَ قَالَ:

مَا مَاتَ عَمَّارٌ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۳/۲۵۴﴾

﴿﴾ حضرت امام ہزبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے کہا: عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی ہے جس کے باعث ان کی وفات ہو گئی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار فوت نہیں ہوا۔

﴿1598﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ

كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: <https://www.islamli.net>



﴿متن حدیث﴾ ﴿ مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوهُ إِلَى النَّارِ وَذَلِكَ دَابُّ الْأَشْقِيَاءِ الْفَجَّارِ ﴾۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: ۷۳۳/۱۱

﴿﴾ امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان لوگوں کو عمار سے کیا نسبت ہے کہ عمار تو انہیں جنت کی طرف بلائے گا اور یہ اسے جہنم کی طرف بلائیں گے بد بختوں اور فاجروں کی یہی خصلت ہوتی ہے۔

﴿1599﴾ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَكَيْعٌ، وَأَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ هَانَ بْنِ هَانَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ فَاسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: ائْذِنُوا لَهُ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ ﴾۔ (اسناد صحیح) مسند احمد: ۹۹/۱، سنن الترمذی: ۶۶۸/۵، سنن ابن ماجہ: ۵۲/۱، المسند رک للحاکم: ۳۸۸/۳، مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۵۲/۲

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے (داخلے کی) اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو اس پاکباز اور پاک کیے ہوئے کو خوش آمدید۔

﴿1600﴾ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ أَبِي عَمَّارِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرْحَبِيلَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ عَمَّارٌ مَلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِيهِ ﴾۔ المسند رک للحاکم: ۳۹۲/۳، حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱۳۹/۱

﴿﴾ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عمار سرتا پائیمان سے معمور ہے۔

﴿1601﴾ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿ جَاءَ رَجُلَانِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَامِ مُتَزَلِّقِينَ، مُتَدَهِنِينَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَحْنُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ: عَلِيُّ الْمُهَاجِرِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ﴾۔ مجمع الزوائد ص ۲۹۲/۹

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

دو آدمی حمام سے نکل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے وہ دونوں خوب سچے سنورے ہوئے اور تیل لگائے ہوئے تھے آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مہاجرین میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مہاجر تو عمار بن یاسر

رضی اللہ عنہم ہیں۔

﴿1602﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زَيْدٍ قَتْنَا لَيْثَ،

عَنْ مُجَاهِدٍ :

﴿متن حدیث﴾ ◄ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَا لَنَا لَا نَرَى رَجُلًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ) (ص: 6):

قَالَ: يَقُولُ أَبُو جَهْلٍ فِي النَّارِ: آيْنَ عَمَّارُ آيْنَ بِلَالٌ؟ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری ۱۱۶/۲۳/ الدر المنثور للسيوطی: ۳۱۹/۵﴾

﴿62﴾ ◄ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (مَا لَنَا لَا نَرَى رَجُلًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ) (ص:

62) ”ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہمیں وہ لوگ دکھائی نہیں دے رہے جنہیں ہم (دُنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے؟“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”جنہم میں ابو جہل کہے گا: عمار کہاں ہے؟ بلال کہاں ہے؟“

﴿تشریح﴾ ◄ یعنی ابو جہل جنہم میں کہے گا کہ عمار (رضی اللہ عنہ) اور بلال (رضی اللہ عنہ) دُنیا میں ہم سے حسب و

نسب رُتبہ و مقام اور مال و دولت میں ہم سے کہیں نیچے تھے اور ہم تو انہیں برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے، لیکن کیا بات ہے کہ آج وہ ہمیں یہاں دکھائی نہیں دے رہے؟ یعنی اُس کا زخم باطل ہو گا کہ جب ہم اتنے اعلیٰ حسب و نسب رکھنے والے بھی جنہم میں ہیں تو وہ یہاں کیوں نہیں ہیں؟ اُس پر بخت کو کیا معلوم کہ وہ تو ان اصحاب ذی سعادت میں سے ہیں جن پر ان کے پروردگار نے اپنی رضامندی لکھ دی ہے اور انہیں جنت کے عالی ترین محلات میں فروکش فرمایا ہے۔

﴿1603﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لِعَمَّارٍ مِثْلٍ، مِنْ كَعْبِيِّهِ إِلَى قَرْنِ إِيمَانًا ﴿(اسناد صحیح) مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۹۵/۹﴾

﴿62﴾ ◄ ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ سیدہ یقینہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں

ارشاد فرمایا:

آپ اپنی ایزتوں سے لے کر میری چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

﴿1604﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ،

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ بَيْنَ عَمَّارٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَلَامٌ فَشَكَاهُ عَمَّارٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يُبْغِضُهُ يُبْغِضُهُ اللَّهُ

وَمَنْ يَسْبَهُ يَسْبَهُ اللَّهُ قَالَ سَلَمَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ ﴿مسند احمد: ۹۰۴/۱۵۲/۲/ المسند رک للحاکم: ۳۸۹/۳﴾  
 ﴿۱۶۰۵﴾ حضرت اشتر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عمار اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً جس نے عمار سے دشمنی رکھی اُس سے اللہ دشمنی رکھے گا، جس نے اُن سے نفرت کی اس سے اللہ نفرت کرے گا اور جس نے اس کو برا بھلا کہا اس کو اللہ برا بھلا کہے گا۔

﴿1605﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَاشِعَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ عَمَّارًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ الطَّيِّبُ الْمُطِيبُ انْذَنَ لَهُ ﴾ ﴿مُضَى بَرَق: ۱۵۹۹﴾

﴿۱۶۰۶﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(یہ) پاکباز اور پاک کیا ہوا (ہے) اس کو اجازت دے دو۔

﴿1606﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا أَزْهَرَ قَالَ: أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ مَا كُنَّا نَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا فَيَدْخُلُهُ اللَّهُ النَّارَ، فَيَقِيلُ لَهُ: قَدْ كَانَ يَسْتَعْمِلُكَ فَقَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ أَحَبِّي أَمْ تَأَلَّفِي وَلَكِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ رَجُلًا، فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قِيلَ لَهُ: ذَاكَ قَتَيْلُكُمْ يَوْمَ صِفِّينَ، قَالَ: قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْنَاهُ. ﴿سند احمد: ۱۹۹/۳/ المسند الكبير للنسائي: ۱۵۲/۲۸/ سير اعلام النبلاء للذهبي: ۱۷۵/۳﴾

﴿۱۶۰۷﴾ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہماری رائے میں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کسی آدمی سے محبت کرتے رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کر دے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ اعزاز بخشا تھا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ہی بہ خوبی علم ہے کہ آپ کو میرے ساتھ محبت تھی یا الفت تھی البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے محبت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون (سعادت مند) تھے؟ انہوں نے فرمایا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ وہ تو جنگ صفین کے روز آپ لوگوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! بیشک ہم نے ہی انہیں شہید کیا ہے۔

## فضائل اہل الیمین

### اہل یمن کے فضائل

﴿1607﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَتْنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطَّلَعَ قِبَلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ، وَأَطَّلِعْ مِنْ قِبَلِ كَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمِدِّنَا. ﴿مسند احمد: ۱۸۵/۵/سنن الترمذی: ۲۶۷۵/۷/المجم الكبير للطبرانی: ۱۲۳/۵/مسند المزاري: ۵۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف سے جہانک لر مایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف سے جہانک لر مایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو (دین کی طرف) متوجہ کر دے اور ہمارے ”صاع“ اور ”مد“ میں برکت فرما۔

﴿تشریح﴾ ◀ ”مد“ اور ”صاع“ عرب کے دو پیمانے تھے۔ ”مد“ کی مقدار فقہائے شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک آدھا پیالہ اور اہل حجاز کے ہاں ایک رطل اور ثلث رطل ہے، ایک رطل ۶۳ تو لے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام۔ ”صاع“ کی مقدار اہل حجاز کے نزدیک تقریباً ۲۱۲۳ ملی گرام ہے جبکہ مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک ایک صاع دو پیالے کے برابر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

﴿1608﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَتْنَا قَيْسُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ الْيَمَانُ هَهُنَا، الْيَمَانُ هَهُنَا، وَإِنَّ الْقُسُوءَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْبَابِلِ، حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ.

﴿(اسناد صحیح) صحیح البخاری: ۹۸/۸/صحیح مسلم: ۷۱/۱۔ مسند احمد: ۱۱۸/۳/مسند ابی عوانہ: ۵۸/۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے یمن کی جانب اشارہ

کیا اور فرمایا:

ایمان اس علاقے میں ہے، ایمان اس علاقے میں ہے، بیشک سختی اور سنگدلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کے

پچھے آوازیں بلند کرنے والے ہیں جہاں شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں، یعنی ربیعہ اور مضر قبیلوں میں۔

﴿1609﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ أَفْنِدَةً، الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. ﴿صحیح البخاری: ۹۸۸۸/صحیح مسلم: ۱۷۱/سنن الترمذی: ۲۶۶۵/مسند احمد: ۲۳۵/۲﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

﴿1610﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ، الْبِيْمَانُ يَمَانٍ، رَأْسُ الْكُفْرِ الْمَشْرِقُ، وَالْكِبْرُ وَالْفَخْرُ فِي الْفَدَائِينَ أَصْحَابِ الْوَبْرِ. ﴿مسند احمد: ۲۳۵/۲﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

ایمان یمن والوں کا ہے، ایمان یمن والوں کا ہے، کفر کا سر مشرق میں ہے، تکبر اور فخر ان کا شکاروں میں ہے جو اونچی آواز میں چلاتے ہیں۔

﴿1611﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ غَلِظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَالْإِيْمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ.

﴿مسند احمد: ۳۳۲/۳﴾

◀ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

دلوں کی سختی اور بے وفائی اہل مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

﴿1612﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،



عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً فَقَالَ: قَدِ اسْتَمَرَّتْ، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ: قَدْ جَاءَ وَيَقُودُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ وَالَّذِينَ كَانُوا فِي السَّفِينَةِ الْأَشْعَرِيُّونَ كَانُوا أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَالَّذِي قَادَهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَيِّقِ الْخَزَاعِيُّ -

﴿ مسند احمد: ۵۴۱۱ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ ایک روز اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کشتی والوں کو پار لگا دے۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا: اب کشتی چل پڑی ہے۔ پھر جب وہ لوگ مدینہ کے قریب آگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگئے ہیں ان کی قیادت ایک نیک آدمی کر رہا تھا۔ جو لوگ کشتی میں سوار تھے وہ اشعری تھے ان کی تعداد چالیس تھی اور جو صاحب ان کی قیادت کر رہے تھے وہ عمرو بن حقی الخزاعی تھے۔

﴿ 1613 ﴾ ﴿ ﴿ سَنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ أَبِيهِ قَالَ: ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ إِذْ قَالَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، كَأَنَّهُمُ السَّحَابُ هُمْ خِيَارُ مَنْ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ قَالَ: وَلَا نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: فِي الثَّلَاثَةِ كَلِمَةٌ ضَعِيفَةٌ: إِلَّا أَنْتُمْ. ﴿ صحیح البخاری: ۲۷۲۱ / مسند احمد: ۸۴۶۳ / کنز العمال: ۵۰۱۲ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۵۴۱۰ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ کی ایک گزرگاہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے وہ گویا بادلوں کے مانند ہوں گے وہ زمین میں بسنے والے بہترین لوگ ہیں۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کیے رکھی۔ اُس نے دوبارہ پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بہترین نہیں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ کمزور سا جواب دیا تھا کہ ہاں تم بھی ہو۔

﴿ 1614 ﴾ ﴿ ﴿ سَنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَنَا حَيُّوَةٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّ مِشْرَحَ بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَهْلُ الْيَمَنِ أَرْقُ قُلُوبًا، وَالْيَمَنُ أَفِنَّةٌ، وَأَبْخَعُ طَاعَةً. ﴿مسند احمد: ۱۵۴/۴/مجمع الزوائد للسيوطي: ۵۵/۱۰﴾

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اہل یمن دل کے بڑے نرم دل کے پردوں کے باریک اور فرمانبرداری میں پیش پیش ہوتے ہیں۔

﴿تشریح﴾ ◀ دل نرم اور دل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا

خوف اور تواضع ہے، یہ صحیح سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿1615﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَتْنَا

سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ بْنُ شَرِيكَ الْمَعَاظِرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مَثَلَ الْأَشْعَرِيِّينَ فِي النَّاسِ كَصِرَارِ

الْمِسْكِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۲۸/۱﴾

﴿﴾ حضرت علی بن رباح نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں اشعریوں کی مثال کستوری کی تھیلی جیسی ہے۔

﴿1616﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَتْنَا عَبْدَ

اللَّهِ بْنَ لَهَيْعَةَ بْنِ عَقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَرْجَلُ أَمْرَأَةٍ

أَمْ أَرْضٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ وَكَدَّ عَشْرَةَ فَسَكَنَ الْيَمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبِالشَّامِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الْيَمَانُونَ فَمَذْحِجٌ وَكِنْدَةُ، وَالْأَزْدُ، وَالْأَشْعَرُونَ، وَأَنْمَارٌ، وَحَمِيرٌ غَيْرُ مَاكَلَهَا. وَأَمَّا الشَّامِيَّةُ فَلَخْمٌ، وَجَذَامٌ، وَعَامِلَةٌ،

وَعَسَّانٌ. ﴿سنن الترمذی: ۳۶۱/۵/سنن ابی داؤد: ۳۴/۴/المستدرک للحاکم: ۴۲۳/۲/الدر المنثور للسيوطی: ۲۳۱/۵﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کے بارے میں پوچھا کہ وہ آدمی تھا، عورتی تھی یا کوئی علاقہ تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نہیں بلکہ وہ آدمی تھا اس کے دس بچے تھے جن میں سے چھ نے یمن میں رہائش اختیار کی اور چار نے شام میں سکونت

اختیار کی۔ جو یمن میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: مذحج، کندہ، ازد، اشعری، انمار اور حمیر۔ اور جو شام میں آباد ہوئے وہ یہ ہیں: فخم،

جذامِ عاملہ اور غسان۔

﴿1617﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي هَمَّامِ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خُثْعَمٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِي اللَّيْلَةَ الْكُنُزِينَ كُنُزَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَأَمْدَنِي بِالْمُلُوكِ مُلُوكِ حِمَيْرٍ وَلَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ، يَأْتُونَ فَيَأْخُذُونَ مَالَ اللَّهِ وَيُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَهَا ثَلَاثًا.

﴿مسند احمد: ۲۷۲۵/ مصنف عبدالرزاق: ۳۸/۱۱/ مجمع الزوائد للسيوطي: ۵۶/۱۰﴾

﴿﴾ حضرت ابوہمام شعبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے خثعم قبیلے کے ایک صحابی نے روایت کیا۔

ہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک رات آپ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس جمع ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اس رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں: فارس اور روم کا خزانہ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے بادشاہوں کے ذریعے میری مدد فرمائی، درحقیقت بادشاہی تو صرف اللہ ہی کی ہے، وہ آئیں گے اللہ کا مال لیں گے اور راہِ خدا میں قتال کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ بیان فرمائی۔

﴿1618﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ، قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ. ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵۲/۱۱﴾

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل بہت نرم ہوتے ہیں، ایمان یمن والوں کا (اچھا) ہے، سمجھ بوجھ بھی یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمنیوں کی (اچھی) ہے۔

﴿1619﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ الْإِيمَانُ يَمَانٍ، إِلَى هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ حَتَّى جُذَامَ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيَّ جُذَامَ.

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایمان اس طرف کا (یعنی) یمن میں ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے جذام تک اشارہ کیا (اور فرمایا: اللہ تعالیٰ

جذام پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

﴿1620﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، يَعْنِي: ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أضعفُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں یہ دل کے بڑے کمزور اور ان کے دل کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی (اچھی) ہے۔

﴿1621﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَتْنَا حَمَادًا قَالَ: أَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَكَذَا، وَوَصَفَ أَنَّهُ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ وَقَالَ ﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ الْإِيمَانُ يَمَانٍ إِلَى حُدُسٍ، وَجَذَامٌ ﴿التَّارِخُ الْكَبِيرُ لِلْبُخَارِيِّ: ۱۵۶۳﴾

◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے میں جوڑ کر ارشاد فرمایا:

ایمان یمن میں ہے، حدس اور جذام تک۔

﴿1622﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. قَالَ حَنْظَلَةُ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا يُعَدُّ الْيَمَنُ؟ قَالَ: الْمَدِينَةُ ﴿﴾ ◀ ◀ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں ان کے دل بڑے نرم اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! یمن میں کس کو شمار کیا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: مدینہ کو۔

﴿1623﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو كَامِلٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ قَتْنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: ﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ الْإِيمَانُ يَمَانٍ ﴿﴾

✿ ◆ ✿ حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ایمان یمن کا ہی (کامل) ہے۔

﴿1624﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَيَوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ قَتْنَا بَقِيَّةَ

قَتْنَا بِحَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عْتَبَةَ بْنِ عَبْدِ، أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْعَنَ أَهْلَ الْيَمَنِ فَإِنَّهُمْ شَدِيدٌ بِأَسْهُمٍ، كَثِيرٌ

عَدَدُهُمْ، حَصِينَةٌ حُصُونُهُمْ قَالَ: لَا، ثُمَّ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْجَمِينَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرُّوا بِكُمْ يَسُوقُونَ نِسَاءَهُمْ، يَحْمِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَإِنَّهُمْ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُمْ.

﴿مسند احمد: ۱۸۴/۴ / مجمع الزوائد للسيوطي: ۹۶/۱۰﴾

✿ ◆ ✿ حضرت عتبہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یمن والوں پر لعنت فرمائیے، کیونکہ ان سے بہت سخت جنگ ہوگئی ہے، ان کی

تعداد بھی بہت زیادہ ہے اور ان کے قلعے بھی بڑے مضبوط ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں

پر لعنت کی اور فرمایا: جب یہ تمہارے پاس سے اس حالت میں گزریں کہ اپنی عورتوں کو لے کر جا رہے ہوں اور اپنے بچوں کو

کاندھوں پر اٹھا رکھا ہو تو یہ لوگ مجھ سے ہوں گے اور میں ان سے ہوں گا۔





## فضائل عائشہ أم المؤمنین رضی اللہ عنہا وغیر ذلک فی اهل الیمن أم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل اور اہل یمن کے مزید فضائل

﴿1625﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
► **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي عَائِشَةَ وَعَابَهَا، فَقَالَ: لَهُ عَمَّارٌ وَيُحَكُّ مَا تُرِيدُ مِنْ حَبِيبَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تُرِيدُ مِنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، بَيْنَ يَدَيَّ عَلِيٍّ  
وَعَلِيِّ سَاجِدًا. ﴿سنن الترمذی: ۷۰۷/۵/۷۰۷/۴/۲۶۵﴾  
◀ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کی اور ان کی عیب جوئی کی تو حضرت عمار  
رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ بیوی سے کیا چاہتا ہے؟ تو أم المؤمنین سے کیا چاہتا ہے؟  
بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ زوجہ مطہرہ جنتی ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے  
بیان فرمائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

﴿1626﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: ثنا أُمُّ عُمَرَ ابْنَةُ حَسَّانِ بْنِ  
زَيْدٍ قَالَتْ: وَحَدَّثَنِي يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ:  
► **متن حدیث** ﴿﴾ ◀ لَا يَنْتَقِصُنِي إِنْسَانٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا تَبَرَّأْتُ مِنْهُ فِي الْآخِرَةِ

﴿المطالب العالیہ لابن حجر: ۱۲۹/۴﴾

◀ حضرت یحییٰ بن قیس بن عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:  
جو شخص دنیا میں میرا مقام گھٹاتا ہے، میں اُس سے آخرت میں برأت کا اظہار کروں گی۔

﴿1627﴾ ► **سند حدیث** ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا:

﴿متن حدیث﴾ ◀ هَذَا جَبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔ ﴿صحیح البخاری: ۱۰۶۷۷/منداحمہ: ۱۵۰۶۶/سنن النسائی: ۶۹۷۷﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا: ”وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔

﴿1628﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عُمَانَ بْنَ عُمَرَ قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الشَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

﴿صحیح البخاری: ۴۷۱۶۶/صحیح مسلم: ۱۸۸۷۴/منداحمہ: ۱۵۹۶۶/سنن الترمذی: ۷۰۶۷۵/سنن النسائی: ۶۷۷۷﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے شیر کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿1629﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يُحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعذَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَخْشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَالَهَا أَبُو بَكْرٍ بِالذِّي نَالَهَا، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَلَطَمَ فِي صَدْرِ عَائِشَةَ، فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَا أَنَا بِمُسْتَعْذِرِكَ مِنْهَا بَعْدَ فِعْلِكَ هَذِهِ۔

﴿الطبقات لابن سعد: ۸۱/۸﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت یحییٰ بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق عذر خواہی (شکوہ و شکایت) کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قطعاً یہ خدشہ نہیں تھا کہ وہ ان سے اس طرح کا سلوک کریں گے جو انہوں نے کر دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینے پر گھونسا دے مارا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا رنج ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کے ایسا کرنے کے بعد میں آپ سے کوئی عذر خواہی نہیں کروں گا۔

﴿1630﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ الْوَلِيدِ وَكَادَ أَنْ يَتَنَاوَلَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَلَا أَحَدِيثُكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَكَانَ أَوْتَى حِكْمَةً قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَسَمِعَ أَهْلَ الشَّامِ كَادُوا يَنَالُونَ مِنْ عَائِشَةَ، فَقَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِكُمْ وَمَثَلِ أُمَّكُمْ هَذِهِ، كَمَثَلِ عَيْنَيْنِ فِي رَأْسٍ يُؤْذِيَانِ صَاحِبَهُمَا وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُعَاقِبَهُمَا، إِلَّا بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَهُمَا قَالَ: فَسَكَتَ. " ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ

﴿﴾ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں ولید کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کوئی نازیبا گفتگو کرنے لگے۔ میں نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا میں آپ کو ایک ایسے شامی آدمی کے متعلق نہ بتلاؤں جس کو حکمت و دانائی عطا کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابو مسلم خولانی۔ انہوں نے ایک مرتبہ سنا کہ شامی لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نازیبا زبان استعمال کرنے لگ گئے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہاری اور تمہاری اس ماں کی مثال نہ بیان کروں؟ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے ایک سر میں دو آنکھیں ہوں، وہ دونوں اپنے مالک کو تکلیف دے رہی ہوں لیکن وہ بیچارہ ان کو کوئی سزا بھی نہ دے سکتا، البتہ صرف وہی کر سکتا ہو جو ان کے حق میں بہتر ہو۔ یہ سن کر ولید خاموش ہو گئے۔

﴿1631﴾ ◀ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ عَرِيبِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ فَقَامَ عَمَّارٌ فَقَالَ: أَخْرَجَ مَقْبُوحًا مَنبُوحًا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. ﴿سنن الترمذی: ۷۰۷/۵﴾

﴿﴾ حضرت عریب بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نامناسب باتیں کیں تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: او بد صورت اور بھونکنے والے نکل جا، اللہ کی قسم! وہ دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

﴿1632﴾ ◀ سَنَدُ حَدِيثٍ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، قَتْنَا شُعْبَةَ قَالَ:

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَمُلَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَّةُ. قَالَ: يَحْيَى: امْرَأَةٌ

فَرُوعُونَ، وَمَرِيْمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

﴿صحیح البخاری: ۳۳۱۱/صحیح مسلم: ۲۲۳۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مردوں میں بہت سے درجہ کمال کو پہنچے لیکن عورتوں میں صرف فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا نے ہی درجہ کمال پایا۔ اور بلاشبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی (دیگر) عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ درجہ کمال پر پہنچنے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کامل طور پر اطاعت بجالانا، اس کی عبادت

کامل طور پر کرنا اور اس کے ولی کامل بننا۔

﴿1633﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ لَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَفِّهَا، لِيَهْوَنُ بِذَلِكَ عَلَيَّ

عِنْدَ مَوْتِي. ﴿مسند احمد: ۱۳۸/۲﴾

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں دیکھا ہے، میں گویا (چشم تصور سے) اُن کی ہتھیلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اور یہ بات میری وفات کے وقت اطمینان کا باعث بن جائے گی۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

دُنیا میں ان کے ساتھ بہترین پیار و محبت والی گزارنے کے بعد ان کی اُخروی زندگی کے متعلق فکر مند تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا تو فرمایا کہ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اور موت کے وقت عائشہ کے متعلق یہ پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ جنت میں جائے گی یا نہیں؟

﴿1634﴾ ﴿﴾ **سند حدیث** ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ

زَكَرِيَّاهُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ **متن حدیث** ﴿﴾ إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ﴿مضیٰ رقم: ۱۲۲۸﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبرائیل علیہ السلام تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: ”وَعَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ یا کہا کہ ”وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“۔

﴿ 1635 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ

الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُكَ وَأَضَعَا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ الْفَرَسِ وَأَنْتَ تَكَلِّمُ رَجُلًا

وَقَالَ مَرَّةً: قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضَعَا يَدَهُ عَلَى مَعْرِفَةِ رَأْسِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ

دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ وَأَضَعَا يَدَكَ عَلَى مَعْرِفَةِ فَرَسٍ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَنْتَ تَكَلِّمُهُ قَالَ: أَوْ رَأَيْتِيهِ؟ قَالَتْ:

نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ، وَهُوَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ

صَاحِبٍ وَدَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ. "قَالَ سُفْيَانُ: الدَّخِيلُ: الضَّيْفُ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۱۳۶/۶﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک گھوڑے کے سر کے

بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے گفتگو کر رہے تھے۔ (بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں

نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ اپنا ہاتھ مبارک دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے سر کے بالوں کی جگہ پر رکھا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان

سے باتیں کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ”وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ“ اللہ تعالیٰ انہیں صاحب اور دخیل کی جانب سے بہترین جزا عطا فرمائے، صاحب بھی کتنے پیارے ہیں اور دخیل

بھی کیا خوب اچھے ہیں۔ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: دخیل سے مراد مہمان ہے۔

﴿ 1636 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ

بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ فِي مَرَضِهَا الَّذِي مَاتَتْ فِيهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ

فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى أَذِنَتْ لَهُ فَسَمِعَهَا وَهِيَ تَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ

أَعَاذَكَ مِنَ النَّارِ كُنْتِ أَوَّلَ امْرَأَةٍ نَزَلَ عَذْرُهَا مِنَ السَّمَاءِ. ﴿ ﴿ مسند احمد: ۳۳۹/۱﴾



﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عبید جونیئہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں ان سے ملاقات کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ مسلسل اجازت مانگتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتی ہوں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اُم المؤمنین! بے شک اللہ عزوجل نے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہے، آپ پہلی خاتون ہیں جن کی بے گناہی کا ثبوت آسمان سے نازل ہوا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1637 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا ابْنَ أَبِي خَالِدٍ،

عَنْ قَيْسٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: قُلْتُ إِنَّمَا أَقُولُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا.

﴿ ﴿ ﴿ صحیح مسلم: ۱۸۵۴/۱۸۵۴/۲۰۳۴/سنن الترمذی: ۵۰۶۵/سنن ابن ماجہ: ۳۸۰۹/سنن الکبریٰ للنسائی: ۱۵۷۸/المستدرک للحاکم: ۱۲۴ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! میں نے صرف مردوں میں سے پوچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کا باپ (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ سَنَ ۷: هَجْرِيٍّ فِي مِثْلِهَا اس كِي كَمَا نَبِي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةِ عَمْرُو

بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ دی تھی، حالانکہ اس غزوے میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان دونوں اصحاب کے ہوتے ہوئے بھی لشکر کی کمان مجھے سونپی گئی ہے تو شاید اس کی وجہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں، میں ان دونوں سے افضل ہوں گا۔ اسی بنا پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس غزوے سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1638 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ قَالَ:

سَمِعْتُ هِشَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أُرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ  
 أَمْرَاتُكَ، فَأَقُولُ: إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضُهُ. ﴿صحيح البخاري: ٣٩٩١/١٢/منداحم: ١٦١/٦﴾

◊ ◊ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

مجھے خواب میں تم نظر آئی ہو تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لاتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے: یہ  
 آپ کی بیوی ہیں تو میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا ہوں تو وہ تم ہی ہوتی ہو۔ پھر میں کہتا ہوں: اگر یہ خواب اللہ کی طرف  
 سے ہے تو وہ ضرور اسے پورا کرے گا۔

﴿1639﴾ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

وَأَبْنُ خَثِيمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ :

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تَمُوتُ وَعِنْدَهَا ابْنُ أُخِيهَا عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ وَهُوَ مِنْ خَيْرِ بَنِيكَ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمِنْ  
 تَزْكِيَّتِهِ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ فِقِيهٌ فِي دِينِ اللَّهِ، فَأَذِنِي لَهُ لِيَسْلِمَ عَلَيْكَ،  
 وَلِيُودِّعَكَ، قَالَتْ: فَأَذِنَ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ سَلَّمَ وَجَلَسَ، فَقَالَ: "أَبْشِرِي يَا أُمَّ  
 الْمُؤْمِنِينَ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ كُلُّ أَذَى وَنَصَبٍ - أَوْ قَالَ: وَصَبٍ - وَتَلْقَى الْأَجِبَةَ مُحَمَّدًا  
 وَحِزْبَهُ، أَوْ قَالَ أَصْحَابَهُ، إِلَّا أَنْ يُفَارِقَ رُوْحَكَ جَسَدِكَ"، فَقَالَتْ: وَأَيْضًا، فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: "كُنْتُ أَحَبَّ أَزْوَاجِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ، وَلَمْ يَكُنْ لِي حُبٌّ إِلَّا طَيِّبًا، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَرَاءَتِكَ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ  
 سَمَوَاتٍ، فَلَيْسَ فِي الْأَرْضِ مَسْجِدٌ إِلَّا هُوَ يُتْلَى فِيهِ آثَاءُ اللَّيْلِ وَآثَاءُ النَّهَارِ، وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكَ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَاحْتَبَسَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلِ وَالنَّاسُ مَعَهُ فِي ابْتِغَائِهَا" أَوْ قَالَ: فِي طَلِبِهَا حَتَّى أَصْبَحَ الْقَوْمُ مِنْ غَيْرِ مَاءٍ  
 ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَتَتِمُّوا صَعِيدًا طَيِّبًا) (النساء: 43): الْآيَةَ. فَكَانَ فِي ذَلِكَ رُحْمَةً لِلنَّاسِ عَامَّةً فِي سَبَبِكَ،  
 فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لِمُبَارَكَةٌ"، فَقَالَتْ: دَعْنِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ هَذَا، فَوَاللَّهِ لَوِودِدْتُ لَوْ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًا مَنْسِيًا

﴿منداحم: ٣٩٩١/٦/المستدرک للحاکم: ٨/٣/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ٣٥٨/٢﴾

◊ ◊ حضرت ابن ابی ملیکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ذکوان سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرض الموت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے ملاقات کی اجازت چاہی ان کے

پاس ان کے بھتیجے بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان کے بھتیجے سے کہا کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) ملاقات کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ ان کے بھتیجے نے جھک کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ رہنے دو (مجھ میں ہمت نہیں ہے) انہوں نے کہا: اماں جان! ابن عباس تو آپ کے بڑے نیک فرزند ہیں وہ آپ کو سلام کرنا اور رخصت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو اجازت دے دو۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ وہ اندر آئے سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے پھر کہا: آپ خوش ہو جائیں! کیونکہ آپ کے اور آپ کے دیگر ساتھیوں کے درمیان ملاقات کا صرف اتنا ہی وقت باقی رہ گیا ہے جس میں رُوح جسم سے جدا ہو جائے، آپ نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ محبوب رہیں اور آپ ﷺ اسی چیز کو محبوب رکھتے تھے جو بہت اچھی ہوتی تھی لیلۃ الالباء کے موقع پر آپ کا ہارٹوٹ کر گر پڑا تھا تو نبی کریم ﷺ نے وہاں پڑاؤ کر لیا، پھر جب صبح ہوئی تو مسلمانوں کے پاس پانی نہیں تھا، اللہ نے آپ کی برکت سے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کرنے کا حکم نازل فرما دیا جس میں اس اُمت کے لیے اللہ نے رُخصت عنایت فرمادی۔ آپ کی شان میں تو قرآن کریم کی آیات نازل ہو گئی تھیں جو سات آسمانوں کے اوپر سے جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ اب مسلمانوں کی کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جہاں پر دن رات آپ کے عذر کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ باتیں سن کر وہ فرمانے لگیں: اے ابن عباس! اپنی ان تعریفوں کو چھوڑو اللہ کی قسم! میری تو خواہش ہے کہ میں کوئی بھولی بھولی عورت بن چکی ہوتی۔

﴿1640﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سَفِيَانَهُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا سَمَّيْتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ لِتَسْعَدِي وَإِنَّهُ لَأَسْمُكَ قَبْلَ أَنْ تُولَدِي. ﴿مسند احمد: ۲۲۲۰۱/ مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۴۴۹﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

آپ کو ”أم المؤمنین“ لالقب اس لیے دیا گیا تاکہ آپ سعادت و خوش بختی سے ہمکنار ہوں، حالانکہ آپ کا نام تو آپ کی ولادت سے بھی پہلے رکھ دیا گیا تھا۔

﴿1641﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي حِينَ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ.

﴿صحیح البخاری: ۲۵۵۳/ صحیح مسلم: ۱۲۵۷۳/ مسند احمد: ۲۷۴۶﴾

◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا، اُس وقت (آپ ﷺ کا سر مبارک) میری گود میں تھا۔

﴿1642﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَتْنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذُكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ دُرَّجًا أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنظَرَ إِلَيْهِ وَنظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَعْرِفُوا قِيَمَتَهُ فَقَالَ: أَتَأْذَنُونَ لِي أَنْ أُرْسَلَ بِهَذَا أُرْسَلَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّاهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَتَى بِهِ عَائِشَةَ فَفَتَحَتْهُ وَقِيلَ لَهَا: هَذَا أُرْسَلَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَتْ: مَاذَا فَتَحَ عَلَيَّ ابْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تُبْقِنِي لِعَطِيَّتِهِ لِقَابِلٍ - ﴿المستدرک للحاكم: ۹۴﴾

◀ ◆ ◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صندوق آیا۔ آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے اس کو دیکھا لیکن انہیں اس کی قیمت معلوم نہ تھی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مجھے اجازت دو تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ (وہ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا گیا) جب وہ اسے لے کر آئیں اور اسے کھولا تو انہیں بتلایا گیا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن خطاب پر کس قدر فتوحات کا دروازہ کھول دیا گیا ہے؟ اے اللہ! تو مجھے آئندہ سال ان کے تحفے کے لیے زندہ نہ رکھنا۔

﴿1643﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. ﴿مفصل برقم: ۱۶۲۸﴾

◀ ◆ ◀ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عام عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿1644﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عَائِشَةَ قُبَيْلَ مَوْتِهَا وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُغْنِي عَلَيَّ، فَقِيلَ لَهَا: ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ وَمَنْ وَجُوهَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكَ يَا أُمَّهُ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنْ اتَّقَيْتُ قَالَ: فَإِنَّكَ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِنْ اتَّقَيْتُ زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ

يُنَكِّهُ بَكْرًا غَيْرَكَ وَنَزَلَ عُدْرَتِكَ مِنَ السَّمَاءِ فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَتَنِي وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسِيًّا مَنَسِيًّا. ﴿سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۳۳۰/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے کچھ ہی دیر پہلے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کی اور اس وقت ان پر (موت کا) غلبہ تھا تو انہوں نے فرمایا: میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ یہ میری تعریفیں کریں گے۔ تو آپ سے کہا گیا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ہیں اور معزز مسلمانوں میں سے ہیں۔ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (ٹھیک ہے) انہیں اجازت دے دو۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (آ کر) پوچھا: اے اماں جان! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر میں اللہ سے ڈرتی ہوں تو خیریت سے ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ان شاء اللہ بیشک اگر آپ اللہ سے ڈرتی ہیں تو خیریت سے ہی رہیں گی۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زوجہ مطہرہ ہیں کہ آپ کے علاوہ کسی کنواری عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہیں کیا اور آپ کی بے گناہی کی شہادت تو آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ پھر ان کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آئے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے تو انہوں نے میری تعریف کی حالانکہ میں چاہتی ہوں کہ (کاش!) میں بھولی بسری کوئی چیز ہوتی۔

﴿﴾ **تشریح** ﴿﴾ آسمان سے بے گناہی کی شہادت نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب واقعہ افک جیسا سانحہ پیش آیا اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی پر بہتان و الزام کے چھینٹے پھینکنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے قرآن نازل فرما کر بتلایا کہ عائشہ فقط ”صدیقہ“ ہی نہیں بلکہ ”طاہرہ“ اور ”محضہ“ بھی ہے۔

﴿﴾ 1645 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو قَتْنَا زَائِدَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. ﴿﴾ مضی رقم: ۱۶۴۸ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک عائشہ کو عام عورتوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو عام کھانے پر فضیلت ہے۔

﴿﴾ 1646 ﴿﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعَاوِيَةَ قَتْنَا زَائِدَةَ قَالَ: نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:





سَعِيدٌ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي وَعَلَى صَدْرِي، وَكَانَ آخِرُ مَا أَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا رَيْقِي، مَضَعْتُ لَهُ السَّوَاكَ فَنَآوَلْتُهُ أَيَّاهُ ﴿صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ: ١٣٨٠٨﴾

◀ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ کی میرے گھر میں میری باری کے دن اور میرے سینے پر وفات ہوئی تھی اور آپ نے دنیا کی جو آخری چیز لی تھی وہ میرا لعاب تھا، کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو مسواک چبا کر دی تھی۔

﴿1650﴾ ◀ ﴿سُنَدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَتْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدِ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبَسَةَ السَّلْمِيِّ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْضُ يَوْمًا خَيْلًا وَعِنْدَهُ عَيْيَنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَفْرَسُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ، فَقَالَ عَيْيَنَةُ: وَأَنَا أَفْرَسُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالٌ يَحْمِلُونَ سِيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ جَاعِلُوا رِمَاحَهُمْ عَلَى مَنْاسِجِ خِيُولِهِمْ لِابْسُوا الْبُرُودَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ أَهْلِ الْيَمَنِ، وَالْيَمَانُ يَمَانٌ إِلَى لَحْمٍ، وَجَذَامٌ، وَعَامِلَةٌ، وَمَأْكُولٌ حَمِيرٌ خَيْرٌ مِنْ أَكْلِهَا وَحَضْرَمُوتٌ خَيْرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، وَقَبِيلَةٌ خَيْرٌ مِنْ قَبِيلَةٍ، وَقَبِيلَةٌ شَرٌّ مِنْ قَبِيلَةٍ، وَاللَّهُ مَا أَبَالِي أَنْ يَهْلِكَ الْحَارِثَانِ كِلَاهُمَا، لَعَنَ اللَّهُ الْمُلُوكَ الْأَرْبَعَةَ جَمْدَاءَ، وَمُخُوسًا، وَمَشْرَحًا، وَأَبْضَعَةً، وَأَخْتَهُمُ الْعَمْرَدَةَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَلْعَنَ قَرِيْشًا مَرَّتَيْنِ، فَلَعَنْتَهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ لَعَنَ قَبَائِلَ فَسَّاهُمْ، ثُمَّ قَالَ: عُصْبَةُ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ غَيْرُ قَيْسٍ، وَجَعْدَةُ وَعِصْمَةُ، ثُمَّ قَالَ: لَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُرَيْنَةُ، وَأَخْلَاطُهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَتَبِيْمٌ، وَغَطْفَانُ، وَهَوَازِنُ، عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَبِيلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ فَسَّاهُمَا وَأَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحَجٌ. قَالَ صَفْوَانُ: وَمَأْكُولٌ حَمِيرٌ خَيْرٌ مِنْ أَكْلِهَا قَالَ: مَنْ مَضَى خَيْرٌ مِمَّنْ بَقِيَ ﴿سُنَدٌ أَحْمَدُ: ٣٨٤٠٣/ المستدرک للحاكم: ٨١٠٣/ مجمع الزوائد للهيثمی: ٣٣١٠﴾

◀ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ ایک دن گھوڑوں کا معائنہ کر رہے تھے تو آپ ﷺ کے پاس عینیہ بن بدر فزاری بھی موجود تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس سے فرمایا: میں گھوڑوں کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ تو عینیہ نے کہا: میں مردوں کے بارے

میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا: کیسے؟ اُس نے کہا: بہترین مرد نجد والے ہیں جو اپنی تلوار میں اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں، اپنے نیزے گھوڑوں کی زینوں پر رکھتے ہیں اور اسلحہ و ہتھیار زیب تن کیے رکھتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو، بلکہ بہترین مرد یمن کے ہیں، یمن سے لُحْم اور جذام تک کے لوگوں کا ایمان بہترین ہے، حمیر کا کھانا اُس کو کھانے والے سے بہتر ہے، قبیلہ حضر موت، قبیلہ بنو حارث سے بہتر ہے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر قبیلہ حارث کے تمام لوگ بھی تباہ و برباد ہو جائیں، اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں جمدا، محوس، وابضعہ اور اس کی بہن عمدہ پر لعنت کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: میں قریش پر لعنت کروں، دو مرتبہ کہا، چنانچہ میں نے ان پر لعنت کی۔ مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں، میں نے دو مرتبہ ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ﷺ نے پانچ مرتبہ تمیم بن مرہ پر اور سات مرتبہ قبیلہ بکر بن وائل پر لعنت کی، بنو تمیم کے دو قبائل مقاعس اور ملادس پر اللہ کی لعنت کی دُعا کی۔ پھر فرمایا: عبد قیس، وجعدہ اور عصمہ یہ نافرمان ہیں۔ نیز فرمایا قبیلہ غفار، قبیلہ اسلم اور قبیلہ مزنیہ اور ان کے حلیف جو جہنیہ سے ہیں وہ قیامت کے دن قبیلہ بنو اسد، قبیلہ تمیم، قبیلہ غطفان اور قبیلہ ہوازن سے اللہ کے ہاں بہتر ہوں گے۔ اسی طرح فرمایا: قبیلہ نجران اور قبیلہ بنو تغلب عرب کے بدترین قبائل ہیں، قبیلہ مذحج کے اکثر لوگ جنت میں ہوں گے۔

حضرت صفوان نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ حمیر کا کھانا اس کو کھانے والے سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا: جو لوگ اس دُنیا سے جا چکے ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو ابھی زندہ ہیں۔

﴿1651﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ حَفْصِ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ◀ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَهْلُ الْيَمَنِ ﴿﴾ ◀ ﴿حضرت خيثمه رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:﴾

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے بہتر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یمن والے۔

﴿1652﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنٌ قَتْنَا شُعْبَةَ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ، مِنْ قَوْمِ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ وَكَانَ يَوْمَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ:

﴿مُتَن حَدِيث﴾ ◀ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنِلَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ أَهْلُ الْيَمَنِ ﴿﴾ ◀ ﴿حضرت خيثمه بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:﴾

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یمن والے۔  
﴿1653﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنْ

قَتَادَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فِي زَيْهَا فَقَالَ: أُنْرَيْنَ قَرَابَتِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا؟ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَتَرْجُو شَفَاعَتِي صِدًّا وَسَلَهَبٌ ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵۶۱۱﴾

◀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو اُس کی اصل ہیئت میں دیکھا تو کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرابت تمہیں کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟ اُس عورت نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ بہادر عورت میری شفاعت کے حصول کی امید رکھتی ہے

﴿1654﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ خَلَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهَا أُمُّ هَانِءِ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ وَأَنَّهُ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ لَتَرْغَبُ فِي شَفَاعَتِي خَاءٌ وَحُكْمٌ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ خَاءٌ وَحُكْمٌ، قَبِيلَتَانِ: خَاءٌ خَوْلَانٌ وَحُكْمٌ مُذَجَبٌ۔ ﴿مجمع الزوائد ص ۲۵۷/۹﴾

◀ حضرت خلاد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورت (جس کا گزشتہ روایت میں ذکر ہوا ہے) اُم ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً خاء اور حکم میری شفاعت کی رغبت اور شوق رکھتے ہیں۔ حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خاء اور حکم دو قبیلوں کے نام ہیں: خاء سے مراد خولان قبیلہ ہے اور حکم سے مراد مذجج قبیلہ ہے۔

﴿1655﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ أَقْوَامٌ، هُمْ أَرْقُ مِنْكُمْ أَفْنِدَةٌ، فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ فِيهِمْ، أَوْ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى، فَجَعَلُوا لَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ: غَدَا نَلْقَى الْأَجِبَةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ.

◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس کچھ قومیں آئی ہیں وہ تم سے زیادہ نرم دل والے ہیں۔ پھر اشعری لوگ آئے جن میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو وہ جب مدینہ کے قریب آ رہے تھے رجزیہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: کل ہم محبوب ترین ہستی محمد ﷺ کو ان (کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی جماعت سے ملاقات کریں گے۔

﴿1656﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ حَفْصٍ قَالَ: أَنَا وَرَقَاءُ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْنِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. ﴿﴾ مضمّن برقم: ۱۶۰۹ ﴿﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ دلوں کے بہت کمزور ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت نرم ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

﴿1657﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الصَّمَدِ قَتْنَا حَمَادًا، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْقُ قُلُوبًا مِنْكُمْ، وَهُمْ أَوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافِحَةِ ﴿﴾

﴿﴾ مسند احمد: ۲۱۲۳۳ / سنن ابی داؤد: ۳۵۴۴ ﴿﴾

◊ ◊ ◊ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں یہ تمہاری بہ نسبت دلوں کے بہت نرم ہوتے ہیں اور یہی وہ پہلے لوگ ہیں جو مصافحہ (جیسا اچھا فعل) لے کر آئے ہیں۔

﴿1658﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْلَى قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ الْيَمَانُ أَفْنِدَةٌ وَأَرْقُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ. ﴿﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں ان کے دلوں کے پردے بہت باریک اور ان کے دل بڑے نرم ہوتے ہیں ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے۔

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ ◀ دل نرم اور دل کے پردے باریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا

خوف اور تواضع ہے، یہ نصیحت سننے کے خواہشمند رہتے ہیں اور اسے قبول کرنے پر جلد تیار ہو جاتے ہیں، اللہ کی یاد میں رو پڑتے ہیں اور اس کے عذاب سے بہت ڈرتے رہتے ہیں۔

﴿1659﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَصَدَّقُ: ﴿﴾

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشْعَرِيِّينَ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي مَالِكٍ مَنْ



أَيْنَ جَنَّتُمْ؟ قَالُوا: مِنْ زُبَيْدٍ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ قَالُوا: وَفِي رَمَعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي زُبَيْدٍ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ وَفِي رَمَعٍ - ﴿مصنف عبدالرزاق: ۵۳۱/۱۱﴾

﴿﴾ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخصیت نے بیان کیا جن کی میں تصدیق کرتا ہوں (یعنی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے):

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعری لوگوں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: زُبید سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رَمَع کے بارے میں بھی (دعا فرمادیجیے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زُبید میں برکت فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ دعا کرنے کے بعد تیسری مرتبہ ساتھ یہ فرمایا: اور رَمَع میں بھی برکت فرما۔

﴿1660﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿قَدِمَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: وَلَمْ يَقْدَمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَشْرَةٌ رَهْطٌ، قَالَ قَتَادَةُ: وَمَا رَحَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ أَحَدٌ.﴾ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۵۱/۱﴾

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے اسی (۸۰) لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ بنو تميم کے دس ہی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بکر بن وائل کا صرف ایک ہی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

﴿1661﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلَيْنُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أُنْدَةٌ، الْيَمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ -﴾ ﴿صحیح مسلم: ۷۳۱﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ دلوں کے بڑے نرم ہوتے ہیں اور ان کے دلوں کے پردے بہت باریک ہوتے ہیں، ایمان بھی یمن کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی یمن کی (اچھی) ہے، کفر کا سر مشرق کی جانب ہے۔



## فضائل بنی غفار، وأسلم وغيرهم قبیلہ بنو غفار اور قبیلہ بنو اسلم وغیرہ کے فضائل

﴿1662﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ خُفَّافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخْرَجَةِ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ لِحْيَانَ، وَرَعْلًا، وَذَكَوَانَ، عُصِيَّةُ، عُصَبِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ.  
﴿صحیح البخاری: ۲/۲۹۲/۲/صحیح مسلم: ۱/۳۷۰/۱/مسند احمد: ۲/۲۲۶/۲/سنن الترمذی: ۵/۲۹۹/۵/سنن الدارمی: ۲/۲۳۳/۲/المعجم الكبير للطبرانی: ۴/۲۵۵/۲۵۵/مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲/۲۰۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو (دُعائے قنوت پڑھتے ہوئے) فرمایا: اللہ تعالیٰ لحيان، رعل اور ذکوان پر لعنت فرمائے۔ عصبیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی، اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے۔ جب نماز مکمل کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ بددعا میں نے نہیں کیس بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

﴿1663﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:  
﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

﴿صحیح البخاری: ۲/۲۹۲/۲/مسند احمد: ۲/۲۶۹/۲/المستدرک للحاکم: ۴/۸۲/۴﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

﴿تشریح﴾ ◀ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

دونوں قبیلوں کے ناموں کی لفظی مناسبت کے لحاظ سے انہیں دعائیں دیں، یعنی قبیلہ بنو اسلم کو ان کے نام کے لحاظ سے سلامتی کی دعا اور قبیلہ بنو غفار کو مغفرت کی دعا دی۔

﴿1664﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ -

﴿صحیح البخاری: ۵۴۲۶/۵ مسند احمد: ۶۰۲/۶ سنن الترمذی: ۷۲۹/۵ سنن الدارمی: ۲۳۳۲/۲﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور عصبیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿1665﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا .

﴿مسند احمد: ۱۷۷۵/۱ المعجم الكبير للطبرانی: ۳۳/۳ سنن الدارمی: ۲۳۳۲/۲﴾

﴿﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

﴿1666﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، نَا شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، مَا أَنَا قُلْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ .

﴿مسند احمد: ۲۲۳/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔

﴿1667﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: "أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ

اللَّهُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ الْقَوْمَ قَبْلَ أَنْ أُجْلِسَ. ﴿مسند احمد: ۱۵۳/۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ سُنَّتِ شَعْبَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ رِوَايَتِهِ هِيَ: ﴿ ﴿ ﴿

میں نے حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا کہ بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے میرے بیٹھنے سے پہلے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1668 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ

قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ هَلْ جَهَّزْتَ الرَّكْبَ الْبُجَلِيِّينَ؟ أَيْدًا بِالْأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِينَ -

﴿ ﴿ ﴿ الطَّبَقَاتُ لِابْنِ سَعْدٍ: ۳۲۷/۱﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

کیا تم نے بجلی سواروں کا ساز و سامان تیار کر دیا ہے؟ قسر یوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرنا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1669 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ أَبِي: قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ أَنَاهُ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا؟ فَقَالَ: ثَقَفِيَّانِ قَالَ: ثَقِيفٌ مِنْ إِيَادٍ

وَأِيَادٌ مِنْ ثَمُودَ، فَكَأَنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَى الرَّجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ شَقَّ عَلَيْهِمَا قَالَ: مَا يَشُقُّ عَلَيْكُمَا؟ إِنَّمَا نَجَا مِنْ ثَمُودَ صَالِحٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ فَأَنْتُمْ ذُرِّيَّةُ قَوْمٍ صَالِحِينَ -

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان کے پاس قبیلہ ثقیف کے دو آدمی آئے تو آپ نے پوچھا: تم دونوں کا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم دونوں ثقیفی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ثقیف ایاد سے ہیں اور ایاد قوم ثمود سے تھا۔ یہ بات ان دونوں کو ناگوار سی لگی۔ جب آپ نے ان دونوں پر ناگوار کی آثار دیکھے تو فرمایا: تمہیں کیا بات بری لگی ہے؟ قوم ثمود سے تو حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے نجات پا گئے تھے اور تم صالح لوگوں کی اولاد ہو۔

﴿ ﴿ ﴿ 1670 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَتْنَا

عُمَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَعْنِي لِرَجُلٍ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: فَإِنَّ ثَقِيفًا مِنْ إِيَادٍ وَإِيَادٌ مِنْ ثَمُودٍ قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ شَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ عِمْرَانُ لَا يَشُقُّ عَلَيْكَ فَإِنَّمَا نَجَا مِنْهُمْ خِيَارُهُمْ ﴿ التاريخ الكبير للبخاري: ٢٣٩/٢ ﴾

◀ ◆ ◀ حضرت زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا: تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ اُس نے کہا: ثقیف سے۔ آپ نے فرمایا: ثقیف ایاد سے ہیں اور ایاد ثمود سے تھا۔ اُس آدمی کو اس بات سے پریشانی اور ناگواری سی ہوئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تمہیں یہ بات ناگوار نہیں لگنی چاہیے، کیونکہ ان کے اچھے لوگوں نے تو ان سے نجات پالی تھی۔

﴿ 1671 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ جَاءَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادَعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكُوا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتِ بِهِمْ، اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتِ بِهِمْ - ﴿ صحيح البخاري: ١٠١٨/٨، صحيح مسلم: ١٩٥٤/٢٣٣٢/٢، مسند الشافعي: ١/١٨٢، المعجم الكبير للطبراني: ٣٩١/٨ ﴾

◀ ◆ ◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: قبیلہ دوس نا فرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ ورسول کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہذا آپ ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حضور میں بددعا کیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب رخ کیا اور اپنے ہاتھ اٹھالیے۔ یہ دیکھ کر لوگوں (نے سمجھا کہ شاید آپ بددعا کرنے لگے ہیں، اس لیے انہوں نے کہا: یہ تو ہلاک ہو گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ، اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس) لے آ۔ (یعنی دائرہ ایمان میں لے آ..... آغوشِ اسلام میں لے آ)

﴿ 1672 ﴾ ◀ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قَدِمَ الطَّفِيلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، فَقُلْتُ: هَلَكْتُ دَوْسٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتِ بِهَا.

❖ ❖ ❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ دوس نافرمانی کا مرتکب ہوا ہے اور (اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ماننے سے) انکار کیا ہے، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے بددعا کیجیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا تو میں نے کہا: دوس تباہ و برباد ہو گئے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں (میرے پاس یعنی اسلام کی آغوش میں) لے آ۔

﴿1673﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَنَا يُزِيدُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَنْ حَادَى مَعَادِنَ تَجِدُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَّمُوا﴾. ﴿مُضَى بِرَقْم: ١٥١٨، ١٥١٩﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگ چھپے ہوئے خزانوں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جن لوگوں کو دور جاہلیت میں بہتر پاؤ گے، وہی اسلام میں بھی بہتر ہوں گے، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔

﴿1674﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أُخْبِي أَبِي رَهْمٌ، ثُمَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَهْمٍ الْغِفَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ:

﴿مَنْ حَادَى مَعَادِنَ تَجِدُونَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَّمُوا﴾. ﴿مُضَى بِرَقْم: ١٥١٨، ١٥١٩﴾

﴿سند احمد: ٣٣٩٠٣﴾

❖ ❖ ❖ حضرت ابو رھم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنو! بیشک میرے اہل خانہ کے نزدیک یہ بات انتہائی اہم ہے کہ وہ مہاجرین، قریش، انصار، اسلم اور غفار سے پیچھے

رہیں۔

﴿1675﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرًا، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ:

﴿متن حدیث﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَبِي: أَوْ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: وَسَمَّاكَ لِي قَالَ: فَبَكَى أَبِي. ﴿صحیح البخاری: ۱۲۷۷/۷/صحیح مسلم: ۵۵۰۱/۵/سنن الترمذی: ۶۶۵/۵/مسند احمد: ۱۳۷/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے کہا ہے۔ یہ سن کر اُبی رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔

﴿1676﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ: أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ كَانَتْ أَسْلَمُ يَوْمَئِذٍ يَعْزِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ ثَمَنَ الْمُهَاجِرِينَ۔

﴿صحیح البخاری: ۴۳۳۷/۷/صحیح مسلم: ۱۳۸۵/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: اس دن، یعنی بیعت رضوان کے دن اسلم قبیلے کے لوگوں کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھی۔

﴿1677﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا أَبُو مَالِكٍ قَتْنَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ إِنَّ أَسْلَمَ، وَغِفَّارَ، وَمَزِينَةَ، وَأَشْجَعَ، وَجَهَيْنَةَ، وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِيَ دُونَ النَّاسِ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ ﴿صحیح مسلم: ۱۹۵۴/۳/سنن الترمذی: ۷۲۸/۵/المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۶۶/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک قبیلہ بنو اسلم، بنو غفار، مزینہ، اشجع، جبینہ اور بنو کعب کے لوگوں کے مونس و مددگار لوگ نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

﴿1678﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا،

وَعَصِيَّةٌ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ ﴿مضی برقم: ۱۶۶۲﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بنو اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور عصبیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

﴿1679﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا رَوْحَ قَتْنَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث ﴿﴾ ◀ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ- ﴿مسند احمد: ۳/۳۸۳﴾

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: (بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

﴿1680﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ وَحَجَّاجَ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ ﴿متن حدیث ﴿﴾ ◀ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا) (البينة: 1) " قَالَ: وَسَمَانِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَبَكِي - ﴿مضی برقم: ۱۶۷۵﴾

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا) یعنی "سورۃ البینۃ" پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، تو یہ سن کر وہ (یعنی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) رو پڑے۔ ﴿1681﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ قَتْنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿متن حدیث ﴿﴾ ◀ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَعَصِيَّةٌ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ .

﴿﴾ مضی برقم: ۱۶۶۷

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ ارشاد فرمایا:

(بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور عصبیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے

﴿1682﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ حَفْصٍ قَالَ: أَنَا وَرَقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمَ سَأَلَهَا اللَّهُ ﴿مضی برقم: ۱۶۶۳﴾  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 (بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے۔

﴿1683﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الصَّمَدِ قَتْنَا عُمَرَ بْنَ رَشِيدٍ قَتْنَا إِيَّاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، أَمَا وَاللَّهِ مَا أَنَا قَلْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ. ﴿مند احمد: ۴۸/۳، المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۳/۷، المستدرک للحاکم: ۸۳/۳، مجمع الزوائد للصبغی: ۱۰/۳۶۱﴾  
 ﴿﴾ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:  
 (بنو) اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور (بنو) غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ سنو! اللہ کی قسم! یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔

﴿1684﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيَّ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذَا" وَقَالَ مَرَّةً: ذِي الْجَنَاحِينَ. ﴿صحیح البخاری: ۷/۷۵، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۸/۲﴾  
 ﴿﴾ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر (طیار) رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کہتے تھے تو یوں کہتے:  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحِينَ  
 ”اے دوپروں والے کے بیٹے! تجھ پر سلامتی ہو۔“

﴿1685﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ قَتْنَا شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا قَدِمَهَا يُعْنَى الْبُصْرَةَ رَاكِبًا كَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَبِي مُوسَى. ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۲۶۵﴾

﴿﴾ حضرت امام حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:  
 بصرہ میں ایسے کسی سوار نے قدم رنج نہیں فرمائے جو بصریوں کے لیے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بہتر ثابت ہوا ہو۔

﴿1686﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمْ يَكُنْ فِينَا فَارَسَ يَوْمَ بَدْرٍ، غَيْرَ الْمُقَدَّادِ ﴿مسند احمد: ۱/۲۵۱، ۱۳۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: غزوہ بدر کے روز مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی گھوڑ سوار نہیں تھا۔

﴿1687﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ عَدِيٌّ لِعِمْرَانَ تَعْرِفُنِي؟ قَالَ: نَعَمْ أَعْرَفْتُكَ بِأَحْسَنِ مَعْرِفَةٍ أُسَلِّمَتْ إِذَا كَفَرُوا، وَأَقْبَلَتْ إِذَا أُدْبِرُوا، وَوَقَّيْتَ إِذَا غَدَرُوا. ﴿صحیح البخاری: ۱۰۲۸/۱، صحیح مسلم: ۱۹۵۷/۳، مسند احمد: ۱/۲۵۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں آپ کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، آپ نے اُس وقت اسلام قبول کیا جب لوگوں نے انکار کر دیا، آپ نے اس وقت (دشمن کا) سامنا کیا جب دوسرے پیٹھ دکھا گئے اور آپ نے اس وقت عہد و پیمان نبھایا جب لوگوں نے غداری کر دی۔

﴿1688﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ وَكَلَّ إِلَى إِيْمَانِهِ مِنْهُمْ فِرَاتُ بْنُ حَيَّانَ .

﴿مسند احمد: ۳/۳۳۶، سنن ابی داؤد: ۳/۴۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حارثہ بن مضر بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک تم میں سے جن لوگوں کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیا جائے گا، ان میں سے فرات بن حیان بھی ہوگا۔

﴿1689﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانِ الْأَسَدِيِّ ﴿اسنادہ صحیح الی الشعیب﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بیعت رضوان میں سب سے پہلے جس شخص نے بیعت کی وہ ابوسنان اسدی رضی اللہ عنہ تھے۔



## فضائل جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1690﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ ابْعَثِي إِلَيَّ بِنِي جَعْفَرٍ، فَأَتَيْتُ بِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللّٰهُمَّ اِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدَّمَ اِلَيْكَ اَحْسَنَ الثَّوَابِ، فَاَخْلُفْهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ - ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۰۶/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کو یہ پیغام بھیجا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس بھیجو چنانچہ وہ آپ کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بے شک جعفر نے تیری بارگاہ میں بہت عمدہ ثواب کا عمل پیش کیا ہے، لہذا تو اس کی اولاد میں اس کا بہتر جانشین پیدا فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندے کو جانشین عطا فرماتا ہے۔

﴿1691﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ رَجُلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَجَنَاحِيهِ مُضْرَجِينَ بِالدِّمَاءِ مَصْبُوعًا الْقَوَادِمِ يَعْنِي جَعْفَرًا. ﴿المستدرک للحاکم: ۲۱۲/۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اُسے (یعنی جعفر رضی اللہ عنہ) کو جنت میں دیکھا کہ اُس کے دوپرتھے جو خون میں لت پت تھے اور اُس کے گلے حصے رنگے ہوئے تھے۔

﴿1692﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَتْنَا سَعِيدٌ، عَنْ عَمِيلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

▶ **متن حدیث** ﴿ وَأَنْتَ يَا جَعْفَرُ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَتِي الَّتِي خُلِقْتُ مِنْهَا. ﴾

✿ ◆ ✿ حضرت امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے جعفر! تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے اور تجھے بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔

﴿ 1693 ﴾ ▶ **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، نَا ابْنَ

لَهَيْعَةَ، نَا بَكْرُ بْنُ سَوَاقَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَسْلَمَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِيَجْعَفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ :

▶ **متن حدیث** ﴿ أَشْبَهْتَ خَلْقِي، وَخُلُقِي

﴿ صحیح البخاری: ۳۰۳۷۵ / سنن الترمذی: ۶۵۴۷۵ / مسند احمد: ۱/۹۸ ﴾

✿ ◆ ✿ حضرت نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کرتے تھے:

تو میری صورت و سیرت میں مشابہت رکھتا ہے۔



## فضائل جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1694﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ لِي جَرِيرٌ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَنْ حَدِيث﴾ ◀ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خُثْعَمٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةِ قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ فِي خُمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ: وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضْرَبَ فِي صَدْرِي، حَتَّى رَأَيْتُ أَثْرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي قَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا، فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَقَهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ قَالَ: يَعْلى فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ثُمَّ بَعَثَ حُصَيْنَ بْنَ رَبِيعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكَتَهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أُجْرَبُ، فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرَجَالِهَا خُمْسَ مَرَّاتٍ

﴿صحیح البخاری: ۱۵۴۶۶/صحیح مسلم: ۱۹۲۵/۳/سنن احمد: ۳۶۲۴/۱/المجم الکبیر للطبرانی: ۳۳۹/۲/سنن الحمیدی: ۳۵۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”تم مجھے ذی الخصلہ سے راحت کیوں نہیں دیتے؟“ یہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا جس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کا فرمان سن کر قبیلہ حمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ہمراہ روانہ ہوا، ان سواروں کے پاس گھوڑے تھے، لیکن میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا جس سے میں نے آپ کی انگلیوں کے نشانات اپنے سینے پر دیکھے اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جمادے، اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور اس بت کو توڑ کر جلا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے ذریعے اس کی خوشخبری بھیجی۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے خوشخبری سنانے کے لیے

حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں آپ کی خدمت میں اسی وقت حاضر ہوا ہوں جب وہ بت خارش اونٹ کی طرح بے کار ہو چکا تھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ حمس کے گھوڑوں اور شہسواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دُعا فرمائی۔

﴿1695﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَدِيمٌ وَقَدْ بَجِيلَةٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ► اَكْتُبُوا الْبَجَلِيِّينَ وَابْدِءُوا بِالْأَحْمَسِيِّينَ قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مِنْ قَسْرٍ قَالَ: حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَقُولُ لَهُمْ، قَالَ: فَدَعَا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ، أَوْ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِمْ. مُخَارِقُ الَّذِي شَكََّ الْعَجْمُ الْكَبِيرَ لِلطَّبْرَانِيِّ: ۳۸۷/۸ / مسند ابی داؤد الطيالسی: ۱۳۶/۲ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۴۹/۱۰ ﴿﴾

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بجیلہ کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بجلیوں کے نام لکھو لیکن شروع حمسیوں سے کرنا“۔ قسر قبیلے کا ایک آدمی اس ارادے سے پیچھے رہ گیا، جس کی وجہ اس نے یہ بیان کی کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے کیا فرماتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ ان کے لیے دُعا فرمائی: اے اللہ! ان پر رحمت کا نزول فرما۔ (یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی: اے اللہ! ان میں برکت ڈال دے۔

﴿1696﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► مَا حَجَبَنِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أُسَلِّمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسًا.

﴿صحیح البخاری: ۱۶۱/۶ / صحیح مسلم: ۱۹۲۵/۴ / مسند احمد: ۳۵۸/۴ / سنن الترمذی: ۶۸۷/۵ / سنن ابن ماجہ: ۵۶/۱ / المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۳۱/۲ / مسند الحمیدی: ۳۵۰/۲﴾

﴿﴾ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب سے میں اسلام لایا ہوں تب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کبھی چہرہ نہیں چھپایا اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

دیکھا تو مسکرا دیے۔

﴿1697﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعْرِفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْفَجِّ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمِينٍ عَلَيْهِ مَسْحَةٌ مَلِكٍ قَالَ: فَدَخَلَ جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﴿مسند احمد: ۳/۳۶۰، المعجم الكبير للطبرانی: ۳۳۰/۲، مسند الحمیدی: ۳۵۰/۲﴾

﴿﴾ حضرت اسماعیل بن رجاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو (ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا:

اس دروازے سے (ابھی) یمن کا ایک آدمی داخل ہوگا جس پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا نشان ہوگا۔ تو جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

﴿1698﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لَمَّا صَالَحَ أَبُو بَكْرٍ أَهْلَ الرَّبَّةِ صَالَحَهُمْ عَلَى حَرْبٍ مُجَلِيَّةٍ، أَوْ سَلِمَ مُخْزِيَةَ قَالَ: قَدْ عَرَفْنَا الْحَرْبَ الْمُجَلِيَّةَ فَمَا السَّلْمُ الْمُخْزِيَةُ؟ قَالَ: تَشْهَدُونَ أَنْ قَتَلْنَا فِي الْجَنَّةِ وَأَنْ قَتَلَاكُمْ فِي النَّارِ، وَإِنْ تَدُوا قَتَلْنَا وَلَا نَدِي قَتَلَاكُمْ، وَإِنْ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ، فَهَوْلْنَا وَمَا أَصَبْتُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ إِلَى أَهْلِهِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ﴿البدایة والنہایة لابن کثیر: ۳۱۹/۶﴾

﴿﴾ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدوں سے اس شرط پر صلح کی کہ یہ تو تم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ یا پھر رُسوا کن صلح کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔ تو ہم میدان سے بھگا دینے والی جنگ کا تو سمجھ گئے لیکن رُسوا کن صلح کا مطلب ہمیں سمجھ نہ آیا۔ اس پر آپ نے (انہیں) فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) تم گواہی دو گے کہ ہمارے شہداء جنت میں جائیں گے اور تمہارے مقتولین جہنم میں، تم ہمارے شہداء کی دیت دو گے لیکن ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں دیں گے جو تمہارا مال و متاع اور ساز و سامان ہمیں ملے گا وہ ہمارا ہوگا اور جو ہمارا سامان تمہارے ہاتھ لگے گا وہ تمہیں اس کے مالک کو واپس کرنا



## فضائل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1699﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ أَوْ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا، إِلَّا قَدْ مَالَتْ بِهِ الدُّنْيَا، إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ﴿المستدرک للحاکم: ۵۶۰۳﴾

﴿﴾ حضرت سالم بن ابو جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ جس بھی آدمی کو دیکھا جس سے بھی ملا ہوں، وہ دنیا کی طرف جھکا ہوا تھا۔

﴿1700﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدَ ابْنُ عُمَرَ الْفَتْحَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِينَ وَمَعَهُ فَرَسٌ حَرُونَ وَرُمَحٌ ثَقِيلٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ يَخْتَلِي لِفَرَسِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ، إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ -

﴿مسند احمد: ۲۱۲/۲ / مجمع الزوائد للشمسي: ۳۳۶/۹﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فتح مکہ میں موجود تھے اور اُس وقت اُن کی عمر بیس سال تھی، اُن کے پاس ایک منہ زور گھوڑا اور ایک بھاری نیزہ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھوڑے کے لیے گھاس کاٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد اللہ، عبد اللہ (یعنی آپ نے انہیں آواز دے کر منع فرمایا)۔

﴿1701﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ مِنْ أَمْلَكِ شَبَابٍ قُرَيْشٍ لِنَفْسِهِ عَنِ الدُّنْيَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ.

﴿الاصابة في تمييز الصحابة: ۳۳۷/۲﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

بے شک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دنیا (کی رنگینوں میں کھوجانے) سے قریشی نوجوانوں میں سب سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1702 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا سَلَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَمَّا كَانَ مِنْ عُمَانَ مَا كَانَ، وَاخْتَلَاطِ النَّاسِ أَتَوْا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالُوا: أَنْتَ سَيِّدُنَا، وَأَبْنُ سَيِّدِنَا، أَخْرَجَ يَبَايَعُكَ النَّاسُ، وَكُلُّهُمْ بِكَ رَاضٍ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَهْرَاقُ فِي سَبَبِي مُحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، مَا كَانَ فِي رَوْحٍ، ثُمَّ عَادُوا إِلَيْهِ فَخَوْفُوهُ فَقَالُوا: لَتُخْرِجَنَّ أَوْ لَتُقْتَلَنَّ عَلَيَّ فِرَاشِكَ، فَقَالَ: مِثْلَهَا، فَأُطْمِعُ وَأُخِيفُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا اسْتَقَلُّوا مِنْهُ بَشْيءٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿ ﴿ ﴿ الطبقات لابن سعد: ۱۵۱/۳ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے متعلقہ سانحہ اور لوگوں کے اختلاط کا واقعہ پیش آیا تو لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے صاحبزادے ہیں، لہذا باہر تشریف لائے، لوگ آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں اور سبھی آپ پر راضی اور خوشی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جب تک میرے جسم میں رُوح ہے تب تک میری وجہ سے کسی کے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جاسکتا۔ (یہ سن کر وہ واپس لوٹ گئے) پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دھمکاتے ہوئے بولے: یا تو آپ باہر نکل آئیں، یا پھر آپ کو بستر پر ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا: یہی تو میری خواہش ہے اور اسی سے مجھے ڈرایا جاتا اور لالچ دیا جاتا ہے۔

روای بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ان کی آپ سے منسلک کوئی بھی ناپاک آرزو پوری نہ ہو سکی، یہاں تک کہ آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1703 ﴿ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:

﴿ ﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ ﴿ لَوْ كُنْتُ شَاهِدًا لِأَحَدٍ حَيٍّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَشَهِدْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ﴿ ﴿ ﴿ المستدرک للحاکم: ۵۵۹/۳ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اگر میں کسی کے جلتی ہونے کی گواہی دوں تو بے شک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی گواہی دوں گا۔

## فضائل قومِ شتیٰ من اهل الشام مختلف شامی اقوام کے فضائل

﴿1704﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَزِيدُ قَالَ: أَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَنزَةَ يُقَالُ لَهُ زَائِدَةٌ أَوْ مَزِيدَةٌ بِنُ حَوَالَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ مِنْ أَسْفَارِهِ قَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي فِتْنَةٍ تَغُورُ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صِيَاصِي بَقَرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ. ﴿مسند احمد: ۳۳/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت زائدہ یا مزیدہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! جب زمین کے اطراف و اکناف میں فتنے اس طرح اُبل پڑیں گے جیسے گائے کے سینگ ہوتے ہیں تو تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اُس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ملک) شام کو اپنے آپ پر لازم کر لینا (یعنی وہاں چلے جانا اور وہیں سکونت اختیار کر لینا)۔

﴿1705﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ فِرَاتِ الْقُرَازِ

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: (الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا) (الْأَنْبِيَاءُ 71): قَالَ الشَّامُ.

﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۳۳/۱۷﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت فرات القزاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:)- الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ﴿الانبياء: ۷۱﴾ ”وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔“ (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ”(ملک) شام“ ہے۔

﴿1706﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعُ، نَا سُفْيَانُ عَنْ

حُصَيْن :

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، ( الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ) ( الْأَنْبِيَاءُ 7 ) : قَالَ : الشَّامُ  
 ◀ ◀ ◀ حضرت حُصَيْن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان :  
 الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ﴿ الْأَنْبِيَاءُ : ۷ ﴾ ”وہ سرزمین جس میں ہم نے برکتوں کا نزول فرمایا۔“ سے مراد (مُلک) شام کی  
 سرزمین ہے۔

﴿ 1707 ﴾ ◀ ﴿ سَنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 رَاشِدٍ قَتْنَا مَكْحُولٌ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ سَيَكُونُ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ فَقَالَ رَجُلٌ : فَخِرَ لِي يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكَ بِالشَّامِ ، عَلَيْكَ بِالشَّامِ ، عَلَيْكَ بِالشَّامِ ،  
 فَمَنْ أَبِي فَلْيَلْحَقْ بِيَمِينِهِ وَلْيَسِقْ مِنْ غُدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ .

﴿ مسند احمد : ۳۳/۵ / سنن ابی داؤد : ۴/۳۳ / المستدرک للحاکم : ۵۱۰/۴ / المعجم الکبیر للطبرانی : ۲۷۵/۴ / مجمع الزوائد للہیثمی : ۵۹۱۰ / شرح

مشکل الآثار للطحاوی : ۳۵/۲ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن حوالہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

عنقریب ایک لشکر شام میں نمودار ہوگا، ایک عراق میں اور ایک یمن میں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ  
 ﷺ! جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو میرے لیے (ان میں سے کسی ایک علاقے کا) انتخاب فرما دیجیے۔ رسول اللہ  
 ﷺ نے فرمایا: (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا، (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا، (مُلک) شام کو خود پر لازم کر لینا۔ جو  
 شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (مُلک) شام اور اہل شام کا میرے  
 لیے ذمہ لیا ہے۔

﴿ 1708 ﴾ ◀ ﴿ سَنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ :  
 حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضِرَارِ الْأَسَدِيِّ :

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضِرَارٍ أَنَّهُ خَرَجَ  
 هُوَ وَعَبْدُ اللَّهِ إِلَى الْمُطَهَّرَةِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ ، فَتَطَهَّرَا مِنْهَا ، فَفَرَّغَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ضِرَارٍ قَبْلَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَاتَّاهُ  
 عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَنْتَظِرُهُ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ ضِرَارٍ آيْنَ هَوَاكَ الْيَوْمَ ؟ فَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الشَّامِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ :

أَمَّا إِنَّكَ إِنْ تَفَعَّلْ فَإِنَّ بِهَا تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ، وَعَشْرًا مِنَ الشَّرِّ، وَإِنَّ بِهَذِهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ، وَعَشْرًا مِنَ الْخَيْرِ  
﴿التاريخ الكبير للبخاری: ۲۸۸/۲﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ضرار اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وہ (یعنی حضرت عبداللہ بن ضرار الاسدی رضی اللہ عنہ) اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بڑی مسجد کے وضو خانے پر آئے اور وہاں وضو کرنے لگے، حضرت عبداللہ بن ضرار رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پہلے وضو کر لیا۔ چنانچہ جب وہ (وضو کر کے) ان کے پاس آئے تو وہ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ بن ضرار! آج تمہاری کیا آرزو ہے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے شام کی جانب اشارہ کیا (کہ میری آرزو یہ ہے کہ میں یہاں رہتا ہوتا) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: سنو! اگر تم سے ایسا ہو سکے (تو ضرور کرنا) کیونکہ یہاں نو (۹) حصے خیر و بھلائی کے ہیں اور دسواں حصہ برائی کا ہے، جبکہ یہاں نو (۹) حصے برائی کے ہیں اور دسواں حصہ بھلائی کا ہے۔

﴿1709﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَتْنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضِرَارٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿مُتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ إِنَّ الْخَيْرَ قِسْمَ عَشْرَةِ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِالشَّامِ، وَعَشْرٌ بِهَذِهِ، وَإِنَّ الشَّرَّ قِسْمَ

عَشْرَةِ أَعْشَارٍ، فَتِسْعَةٌ بِهَذِهِ، وَعَشْرٌ بِالشَّامِ. ﴿التاريخ للفسوی: ۲۹۵/۲، مجمع الزوائد للصبیحی: ۶۰۱/۱۰﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ضرار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بے شک خیر و بھلائی کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے شام میں ہیں اور دسواں حصہ یہ ہے (جو ہمیں حاصل ہے)

اور برائی کو بھی دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نو حصے یہ ہیں (جو ہمارے ہاں ہیں) اور دسواں حصہ شام میں ہے۔

﴿1710﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: نَا

شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبُهَزِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مُتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ هَهُنَا تُحْشَرُونَ، هَهُنَا تُحْشَرُونَ، هَهُنَا تُحْشَرُونَ، ثَلَاثًا رُكْبَانًا وَمُشَاةً، وَعَلَى

وَجُوهِكُمْ تُوْفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَّةِ وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. ﴿مسند احمد: ۴۲۶/۳﴾

﴿﴾ حضرت معاویہ بنی ہزیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شام کی طرف اشارہ کر کے) تین

مرتبہ فرمایا:



تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، تم یہاں اکٹھے کیے جاؤ گے، بعض سوار ہوں گے، بعض پیدل ہوں گے اور بعض چہروں کے بل آئیں گے، قیامت کے روز تم لوگ کامل ستر (۷۰) اُمتوں کی شکل میں ہو گے، تم سب سے آخری اُمت ہو گے اور اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ معزز بھی۔

﴿1711﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى، عَنْ بَهْزٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ: قُلْتُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ خِرْلِي، فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قَالَ: إِنَّكُمْ مُحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَجْرُونَ عَلَيَّ وَجُوهِكُمْ -

﴿مسند احمد: ۵/۵/سنن الترمذی: ۴۸۵/۴/المستدرک للحاکم: ۵۶۴/۴﴾

﴿﴾ حضرت بھز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہاں کا حکم فرماتے ہیں؟ میرے لیے خود ہی منتخب فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک تمہیں اکٹھا کیا جائے گا تو بعض پیدل آرہے ہوں گے اور بعض سوار اور بعض کو تو چہروں کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا۔

﴿1712﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ قَتْنَا مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ قَالَ: نَا مَكْحُولٌ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ فَسَطَّاطُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَلْحَمَةِ الْغُوَطَةُ مَدِينَةُ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ هِيَ خَيْرُ مَدَائِنِ الشَّامِ. ﴿مسند احمد: ۱۹۷/۵/سنن ابی داؤد: ۱۱۱/۴/المستدرک للحاکم: ۴۸۶/۴﴾

﴿﴾ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) غوطہ ہوگا، یہ دمشق نامی شہر ہوگا جو شام کے تمام شہروں سے بہتر ہوگا۔

﴿1713﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿متن حدیث﴾ ◄ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةَ) (المائدة: 21): قَالَ: هِيَ الشَّامُ

﴿﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةَ“ ﴿المائدة: ۲۱﴾ (مقدس زمین)

سے مراد ”(ملک) شام“ ہے۔ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۱۰/۶﴾

﴿1714﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنٌ، فِي تَفْسِيرِ شُبَّانَ



﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتوں نے کتاب کے ستونوں کو اٹھایا ہوا ہے اور اسے شام کی طرف لے جا رہے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فتنے ہونے لگیں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

﴿ 1717 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْحَاقَ بْنَ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَقِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ رَأَيْتُ عَمُودَ الْكِتَابِ احْتُمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ، فَاتَّبَعْتُهُ بِصَرِيٍّ فَعَمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْبَيْمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ.

﴿ مسند احمد: ۱۹۸/۵ / مجمع الزوائد للهيثمى: ۱۰/۵۷ / المعجم الكبير للطبراني: ۱۹۹/۸ / حلية الاولياء لابن نعيم: ۶/۹۸ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں سویا ہوا تھا تو اسی دوران (یعنی خواب میں) کتاب کے ستونوں کو دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اٹھائے گئے، میں سمجھ گیا کہ اسے لے جایا جانے لگا ہے، چنانچہ میں اُسے دیکھتا رہا، اُسے شام کی طرف لے جایا گیا۔ آگاہ رہو! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

﴿ 1718 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الْوَهَّابِ فِي تَفْسِيرِ

سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) (ق: 41): قَالَ سَعِيدٌ قَالَ قَتَادَةُ: "كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُنَادِي مِنْ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ: وَهِيَ وَسَطُ الْأَرْضِ." وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ﴿ ﴿ ق: ۴۱) ﴿ ﴿ تفسیر ابن جریر الطبری: ۱۱۴/۲۵ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان:

(وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ) (ق: 41):

”اور غور سے سنیے کہ جس دن ایک پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے پکارے گا۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم یہ بیان کرتے تھے کہ وہ بیت المقدس کے ”صخرہ“ سے پکارے گا اور وہ زمین کے درمیان کا مقام ہے۔

﴿ ﴿ تشریح ﴿ ﴿ ﴿ صخرہ ایک <https://al-islam.com> المقدس کے شہر میں مسجد اقصیٰ میں ہے، آج کل اس

چٹان پر گنبد بنا ہوا ہے۔ معراج شریف کی رات ہمارے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ جب تمام انبیاء کرام ﷺ کو نماز پڑھا کر آسمانوں کی طرف تشریف لے جانے لگے اس چٹان پر قدم مبارک رکھ کر سواری پر سوار ہوئے یہ چٹان آپ ﷺ کے پیچھے ہی روانہ ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا تو وہ چٹان وہیں رُک گئی اور آج تک اسی مقام پر رُک رہی ہے۔

﴿1719﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ،

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ هِيَ أَقْرَبُ الْأَرْضِينَ مِنَ السَّمَاءِ بِثَمَانِيَةِ عَشَرَ مِيلًا. ﴿الدر المنثور للسيوطي: ۶/۱۱۱﴾

◀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

زمین کے تمام علاقوں میں سے یہ علاقہ آسمان کے قریب تر (یعنی) صرف اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔

﴿1720﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ قِرَاءَةً نَا

يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ تَزَوَّجَ عَلِيُّ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

بَكْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا: أَنَا خَيْرٌ مِنْكَ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ، فَقَالَ عَلِيُّ لِأَسْمَاءَ: أَقْضِي بَيْنَهُمَا

فَقَالَتْ لِابْنِ جَعْفَرٍ: أَمَا أَنْتَ أَيُّ بَنِيٍّ فَمَا رَأَيْتُ شَابًا مِنَ الْعَرَبِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ، وَأَمَا أَنْتَ فَمَا رَأَيْتُ كَهْلًا

مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ أَبِيكَ قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ مَا تَرَ كُنْتَ لَنَا شَيْئًا وَلَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا لَمَقَّتْكَ قَالَ: فَقَالَتْ: وَاللَّهِ إِنَّ

ثَلَاثَةٌ أَنْتَ أَحْسَنُهُمْ لَخَيْرٌ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۸/۲۸۵﴾

◀ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے دونوں

بیٹے: محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرنے لگے۔ ایک بولا: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد بھی

تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا: تم ہی ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر

دو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے عرب کا کوئی جوان ایسا نہیں

دیکھا جو تمہارے والد سے بہتر ہو۔ (پھر دوسرے سے کہا) میں نے عرب کا کوئی بھی پختہ عمر کا شخص تمہارے والد سے بہتر نہیں

دیکھا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ہمارے لیے تو کچھ چھوڑا ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور کہتے تو بیشک میں

نے تم سے ناراض ہو جانا تھا۔ تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بولیں: اللہ کی قسم! بیشک یہ تینوں (جو میرے خاوند ہیں) آپ ان سب

سے کم بہتر ہیں۔

﴿1721﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْهُ، نَا يُحْيَى بْنُ

زَكَرِيَّا قَالَ: أَنَا مُجَالِدٌ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا سَأَلْتُ عَلِيًّا شَيْئًا قَطُّ، بِحَقِّ جَعْفَرٍ إِلَّا أَعْطَانِيهِ. ﴿الاصابة في تمييز الصحابة: ۱/۲۳۷﴾

◀◆◀ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کوئی چیز مانگی تو انہوں نے مجھے ضرور عطا کی۔

﴿1722﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَتْنَا شُعْبَةَ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا

يُضِرُّهُمْ مَنْ خَدَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

﴿مسند احمد: ۴/۳۳۶/سنن الترمذی: ۴/۴۸۵/مسند ابی داؤد الطیالیسی: ۲/۱۹۷/تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱/۵۱۱﴾

◀◆◀ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اہل شام بگڑ جائیں گے تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہیں رہے گی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ نصرت یافتہ رہے گا،

انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرنے والا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

﴿1723﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَنَا

عُمَرَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَفْيَانَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ فَإِنَّهُمْ الْجَنَدُ الْمَقْدَمُ

﴿التاریخ الکبیر للبخاری: ۴/۳۳۹﴾

◀◆◀ حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

تم اہل شام کو برا مت کہو، کیونکہ یہ آگے آگے رہنے والا لشکر ہوں گے۔

﴿1724﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَزْهَرَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: أَنَا ابْنُ

عَوْفٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ اَللَّهُمَّ بَارِكْ فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا قَالَ:



هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ، وَالْفِتَنُ، وَمِنْهَا أَوْ قَالَ: بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ."

﴿صحیح البخاری: ۲۵/۱۳/۲۵۱/سنن الترمذی: ۵/۲۳/۷/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۶/۱۳۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ہمارے شام میں برکت (عطا) فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت (عطا) فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور یہیں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

﴿1725﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ بِالشَّامِ جُنْدٌ، وَبِالعِرَاقِ جُنْدٌ،

وَبِالْيَمَنِ جُنْدٌ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَمَنْ أَبِي فَلْيُحَقِّقْ بِيَمِينِهِ وَلْيَسْتَقِ بِغُدْرِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ، وَأَهْلِهِ. ﴿مُضَى بِرَقْم: ۱۷۰۷﴾

﴿﴾ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شام میں ایک لشکر ہوگا، عراق میں ایک لشکر ہوگا اور یمن میں بھی ایک لشکر ہوگا۔ یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے (ان میں سے کوئی ایک علاقہ) منتخب فرما دیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کو خود پر لازم کر لو، لیکن جو ایسا نہ کر سکے وہ یمن میں چلا جائے اور وہاں کے تالابوں سے پانی پیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

﴿1726﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا مَعْمَرٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ﴿ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ صِفِّينَ: اللَّهُمَّ الْعَنِ أَهْلَ الشَّامِ فَقَالَ: عَلِيُّ لَا تَسُبَّ أَهْلَ الشَّامِ

جَمًّا غَفِيرًا فَإِنَّ بِهَا الْإِبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْإِبْدَالَ، فَإِنَّ بِهَا الْإِبْدَالَ. ﴿مسند احمد: ۱۱۲/۱/المستدرک للحاکم: ۴/۵۵۳﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جنگ صفین کے روز ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! شامیوں پر لعنت فرما۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شامیوں کے جم

غفیر کو برامت بولو، کیونکہ بیشک شام میں ابدال بھی ہیں، یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں، یقیناً شام میں ابدال بھی ہیں۔

﴿1727﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ قَتْنَا صَفْوَانَ

قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا: الْعُنُومُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيَنْتَصِرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ - ..... ﴿مسند احمد: ۱۱۲۱﴾

◀ ◆ ◀ حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عراق میں تھے تو ان کے پاس اہل شام کا تذکرہ کیا گیا اور لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان پر لعنت کیجیے۔ تو انہوں نے کہا: نہیں! بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ابدال: شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے جب بھی (ان میں سے) کوئی آدمی فوت ہوگا: اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک اور آدمی لے آئے گا انہیں بارش سے سیراب کیا جائے گا دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب کو دور رکھا جائے گا۔

﴿1728﴾ ◀ ﴿سُنْدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ: أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرَّقَاعِ إِذْ قَالَ: طُوبَى لِلشَّامِ قِيلَ: وَكَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بِاسِطَّةٍ أَجْنَحَتَهَا عَلَيْهَا. ﴿مسند احمد: ۱۸۵/۵، المستدرک للحاکم: ۲/۲۲۹، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۷۶/۵، مجمع الزوائد للهيثمی: ۶۰/۱۰﴾

◀ ◆ ◀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن پاک جمع کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کے لیے بشارت ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کس لیے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پروں کو پھیلائے رہتے ہیں۔





﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا.﴾

﴿ مسند احمد: ۳۵۴/۵ / سنن الترمذی: ۷۲۰/۵ / السنن الكبرى للنسائی: ۸۲/۲ / المستدرک للحاکم: ۳/۲۸۵ / المعجم الصغير للطبرانی: ۲/۵۹ / مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۲۹/۹ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا:

اے بلال! تم جنت کی طرف مجھ سے سبقت کیسے لے گئے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا، میں نے اپنے آگے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ گزشتہ رات بھی جب میں جنت میں گیا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی دی، تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ انہوں نے کہا: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں، پھر دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تمہیں یہ فضیلت ملی ہے)۔

﴿ 1732 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا مُغِيرَةُ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ :

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْفَةَ بِلَالٍ بَيْنَ يَدَيَّ فَيَقِيلُ لِبِلَالٍ فِي ذَلِكَ، قِيلَ بِمَ أَدْرَكْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَتَوَضَّأُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ.﴾

﴿ البخاری: ۳۴۳/۳ / صحیح مسلم: ۴/۱۹۱۰ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں جب بھی جنت میں داخل ہوا، مجھے اپنے آگے آگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آواز سنی دی۔ اس سلسلے میں جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ مقام کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے جب بھی وضو کیا ہے، ساتھ دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

﴿ 1733 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ الصَّبِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاعٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ﴿ مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۶/۱۰ ﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معاملے میں حکم کو ملحوظ رکھا تو قیامت کے دن میں بھی اُس کا خیال رکھوں گا۔

اور جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔

﴿1734﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا حَمَادَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَرَّ غَلَامَكَ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ وَجْهَ هَذَا الرَّجُلِ، قُلْتُ: بَلْ أَخْبَرَنِي أَنْتَ، قَالَ: "إِنَّ هَذَا رَجُلٌ قَدْ سَوَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ، قُلْتُ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يَقَعُ فِي عَلِيٍّ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، فَجَعَلَتْ أَنهَاهُ فَجَعَلَ يَا بَنِي، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَهُمْ سَوَابِقُ وَقَدَمٌ، فَإِنْ كَانَ مُسْخَطًا لَكَ مَا يَقُولُ فَأَرِيهِ وَأَجْعَلْهُ آيَةً قَالَ: فَسَوَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ."

◀ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اپنے غلام کو حکم دو کہ وہ اس آدمی کا چہرہ دیکھے۔ میں نے کہا: آپ ہی مجھے بتلا دیجیے (کیا بات ہے؟) انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کا چہرہ سیاہ کر دیا ہے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کیا کرتا تھا، میں اسے منع کرتا تھا لیکن یہ باز نہیں آتا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے اللہ! بیشک تو جانتا ہے کہ یہ اصحاب ان لوگوں سے سبقت لے جانے والے اور پہلے گزر جانے والے ہیں، اگر تو اس کی باتیں تجھے ناراض کرنے والی ہیں تو تو اس کا انجام دکھلا دے اور اس کو نشانِ عبرت بنا دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے کو سیاہ کر دیا۔

﴿1735﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مَدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ ﴿مضی برقم: ۵﴾

◀ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک ”مد“ بلکہ آدھے ”مد“ کے (صدقے کے) اجر و ثواب کو بھی نہیں پہنچ پائے گا۔  
نوٹ:- ”مد“ کے بارے میں اُپر وضاحت گزر چکی ہے۔

﴿1736﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعَةَ، نَاسُفِيَانُ عَنْ نَسِيرِ

بْنِ دَعْلُوقٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَا تَسْبُوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ



عَمَلٍ أَحَدِكُمْ عُمْرَةً ﴿مفصلی برقم: ۱۵﴾

﴿﴾ حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برامت کہو کیونکہ کسی ایک صحابی کا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں) ایک گھڑی ٹھہرنا

تم میں سے کسی کی عمر بھر کے عملوں سے بہتر ہے۔

﴿1737﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: ﴿مُتَنَ حَدِيثٍ﴾ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ،

وَصُهَيْبُ سَابِقُ الرُّومِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِيِّ. للشيخ: ۳۰۵/۹ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱۸۵/۱ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۳۶/۳ ﴿المستدرک للحاکم: ۴۰۲/۳ مجمع الزوائد للشیخ: ۳۰۵/۹ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱۸۵/۱ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۱۳۶/۳ ﴿

﴿﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمام عرب سے سبقت لے جانے والا ہوں، سلمان فارس سے سبقت لے جانے والا، صہیب روم میں سب سے

سبقت لے جانے والا اور بلال تمام حبشہ سے سبقت لے جانے والا ہے۔

﴿1738﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا

هَشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ:

﴿مُتَنَ حَدِيثٍ﴾ ﴿ أَمْرُوا بِالِاسْتِغْفَارِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَسَبَّوهُمْ وَقَالَ: أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَتْ: يَا ابْنَ

أُخْتِي أَمْرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَسَبَّوهُمْ. ﴿مفصلی برقم: ۱۶﴾

﴿﴾ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے لوگوں کو استغفار کا حکم دیا گیا، لیکن انہوں نے صحابہ کو برا کہا اور ایک

روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے فرمایا:

اے بھانجے! لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے مغفرت کی دُعا کریں، لیکن

انہوں نے (دُعا کرنے کی بہ جائے) انہیں برا بھلا کہا۔

﴿تَشْرِيحٌ﴾ ﴿ استغفار کا یہ حکم اس آیت میں بیان ہوا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ..... ﴿الحشر: ۱۰﴾

(اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ایمان میں ہم پر سبقت لے چکے ہیں)

﴿1739﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا جَعْفَرٌ، عَنْ

مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ:"

﴿متن حدیث﴾ ◀ ثَلَاثٌ أَرْضُوهُنَّ: سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّظَرُ فِي النُّجُومِ، وَالنَّظَرُ فِي الْقَدَرِ. ﴿مکرر برقم: ۱۹﴾

◀ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین کاموں سے تم کنارہ کش رہو: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا، ستاروں کو دیکھ کر حال بتانا اور تقدیر کے معاملے میں (بے جا) غور و خوض کرنا۔

﴿1740﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمَثَلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَقُولُ الْحَسَنُ وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ؟ ﴿مفصل برقم: ۱۷﴾

◀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: تمہیں لوگوں میں اس طرح مقام حاصل ہے جیسے نمک میں کھانے کا مقام ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کیا نمک کے بغیر کھانا عمدہ لگتا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اس قوم کا کیا حال ہوگا جن کا نمک ختم ہو جائے؟

﴿1741﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا رَجُلًا، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَ، وَيُحْدِثُونَ. ﴿مکرر برقم: ۱۸﴾

◀ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا نہ کہو، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنے کا حکم فرمایا ہے، حالانکہ اس کے علم میں ہے کہ عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔



## فضائل عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

### حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1742﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، قَتْنَا نَافِعَ بْنَ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: لَا أُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِ قُرَيْشٍ

﴿مسند احمد: ۱۶۱/۱/سنن الترمذی: ۶۸۸/۵/مجمع الزوائد للشمسی: ۳۵۴/۹﴾

﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تمہیں صرف وہی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے وہ یہ ہے:

بلاشبہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ قریش کے نیکوکار شخص تھے۔

﴿1743﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ قَالَ: وَزَادَ عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ وَرْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَنَعَمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.

﴿﴾ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ: عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

﴿1744﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: نَا

ابْنُ لَهَيْعَةَ قَالَ: نَا مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَقُولُ أَسْلَمَ النَّاسُ، وَأَمَّنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ. ﴿سنن الترمذی: ۶۸۷/۵﴾

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔

﴿1745﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ قَتْنَا مُوسَى بْنَ عَلِيٍّ

بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ يَا عَمْرُو اشْدُدْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، وَثِيَابَكَ، وَأَنْتَبِنِي فَفَعَلْتُ فَجَنَّتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ،

فَصَعَدَ فِي الْبَصْرِ وَصَوَّبَهُ وَقَالَ: يَا عَمْرُو إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ وَجْهًا فَيُسَلِّمَكَ اللَّهُ وَيُغْنِمَكَ، أَرُغِبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَمْ أُسَلِّمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ إِنَّمَا أُسَلِّمْتُ رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَيْفُونَةِ مَعَكَ، قَالَ: يَا عَمْرُو نِعْمًا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ. ﴿مسند احمد: ۲۰۲/۳/المستدرک للحاكم: ۲/۲﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

”اے عمرو! اپنے ہتھیار اور کپڑے باندھ لو اور میرے پاس آؤ“ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اچھی طرح نظر ڈالی، پھر سیدھا دیکھتے ہوئے فرمایا: اے عمرو! میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کسی طرف بھیجوں، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی سے رکھے اور تجھے مالِ غنیمت عطا فرمائے، میں تمہارے لیے حصولِ مال کی اچھی آرزو رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں مال کی رغبت میں اسلام نہیں لایا، بلکہ میں نے تو جہاد میں شرکت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کے ذوق و شوق سے اسلام قبول کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! بہت خوب! اچھا مال! اچھے آدمی کے لیے ہی ہوتا ہے۔

﴿1746﴾ ﴿﴾ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ: أَنَا

ابْنُ لَهَيْعَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا ابْنَ لَهَيْعَةَ قَالَ: نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. ﴿مضی برقم: ۱۷۴۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ، عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

﴿1747﴾ ﴿﴾ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، قَتْنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ

الْجَبَّارِ بْنُ وَرْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ نِعْمَ أَهْلُ الْبَيْتِ عَبْدُ اللَّهِ، وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَأُمُّ عَبْدِ اللَّهِ. ﴿مضی برقم: ۱۷۴۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

اہل بیت کے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں: عبد اللہ، عبد اللہ کے والد اور عبد اللہ کی والدہ۔

## فضائل معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل

﴿1748﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُونَا إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ هَلُّمُوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَرِقَةَ الْعَذَابِ

﴿1748﴾ ◀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت سے سنا جب آپ ہمیں ماہ رمضان میں سحری کھانے کے لیے بلا رہے تھے: بابرکت کھانا تناول کرنے کے لیے آ جاؤ۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔

﴿1749﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَتْنَا صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ : ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ، وَالْحِسَابَ، وَرِقَةَ الْعَذَابِ .

﴿1749﴾ ◀ حضرت شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے لیے یہ دعاء فرمائی:

اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ، وَرِقَةَ الْعَذَابِ

اے اللہ! معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے بچا۔

﴿1750﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا أَبُو



هِلَالٍ قَتْنَا جَبَلَةَ بِنْتُ عَطِيَّةَ عَنْ مَسْلَمَةَ بِنْتِ مَخْلَدٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بِنْتِ مَخْلَدٍ :  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَأْكُلُ فَقَالَ: لِعَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هَذَا الْمِخْضُ مَا  
 إِنِّي أَقُولُ ذَا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ، وَمَكِّنْ لَهُ فِي الْبِلَادِ، وَقَدْ  
 الْعَذَابَ .

◀ ◀ ◀ حضرت مسلمہ بن مخلص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھاتے دیکھا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ کے اس بسیار خور پیچھا  
 زاد کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ! اس کو کتاب کا علم سکھا، اسے شہروں  
 میں جگہ دے اور اس عذاب سے بچا۔

﴿1751﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي  
 قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يُعْنَى لِعَمْرٍو:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ، يُعْنَى الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .

◀ ◀ ◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت عباس بن  
 عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿1752﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَفَّانَةَ قَالَ: نَا حَمَّادٌ، يُعْنَى: ابْنُ  
 سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ هَلُمَّ هَهْنَا، فَإِنَّكَ صِنُو أَبِي

◀ ◀ ◀ حضرت ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یہاں تشریف لائیے، بیشک آپ میرے والد کے مقام پر ہیں۔

﴿1753﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَشْرِ

بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَرَادَ عُمَرُ تَوْسِيعَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ، فَقَالَ: أَلْأَعْطَيْكَهَا لَيْسَ لَكَ ذَاكَ



﴿1755﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُوسَى بْنَ دَاوُدَ قَتْنَا الْحَكَمَ

بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ: أَقْبَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَهُوَ ضَفِيرَتَانٍ وَهُوَ أَبْيَضُ  
 بَصٌّ، فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ؟  
 قَالَ: أَعْجَبَنِي جَمَالُكَ يَا عَمَّ النَّبِيِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا الْجَمَالُ فِي الرَّجُلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اللِّسَانُ.  
 ﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو انہوں نے ایک حلہ زیب تن کیا ہوا تھا اور آپ کی دوسفید  
 مینڈھیاں تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو مسکرا دیے۔ یہ دیکھ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم! خدا آپ کو مسکراتا ہی رکھے، آپ کیوں ہنسے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نبی کے چچا جان! مجھے آپ کی  
 خوبصورتی بہت پیاری لگی۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی میں خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبان (یعنی سلیقہ گفتگو)۔

﴿1756﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَعْرِفُ فِي وَجْهِ أَقْوَامِ الضَّغَانِ بَوَائِعَ أَوْقَعَتْهُمْ  
 فِيهِمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنَالُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلَّهِ، وَلِقَرَابَتِي تَرْجُو سَلَامَهُمْ شَفَاعَتِي،  
 وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت ابو الضحیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بجز اللہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی  
 کے آثار نظر آتے ہیں جب میں ان میں جا کر کھڑا ہوجاتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہرگز خیر و بھلائی کو نہیں پاسکتے،  
 یہاں تک کہ وہ تم سے اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر محبت کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا تم ہی میری شفاعت  
 کی امید رکھتے ہو اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے؟

﴿1757﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا  
 لَنَخْرُجُ فَنَرِي قُرَيْشًا تُحَدِّثُ فَإِذَا رَأَوْنَا سَكْتُوا، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ  
 قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبُّكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي -

﴿ ﴿ ﴾ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! جب ہم باہر نکلتے ہیں اور قریش کو دیکھتے ہیں کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ ہمیں دیکھتے ہیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ اتر آیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ قَسَمِ آدَمَ فِي يَوْمِ اسْرِهِ**۔ وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قربت داری کی خاطر تم سے سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔

﴿ 1758 ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ **سند حدیث** ﴿ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَتْنَا عَبَّاسُ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سَفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَتْنَا عَبَّاسُ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴾ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴾ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَيْكَ فَقَدْ كَانَ يَحْوُطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ، قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ - قَالَ: ابْنُ مَهْدِيٍّ - مِنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. ﴿ ﴿ ﴾ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (حضرت ابوطالب) کو کیا فائدہ پہنچایا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دوسروں سے خفا ہوتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک ہلکی آگ میں ہوگا اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے نچلے گڑھے میں ہوتا۔

﴿ 1759 ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ **سند حدیث** ﴿ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ، قَالَ:

﴿ ﴿ ﴾ **متن حدیث** ﴿ ﴿ ﴾ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَاتَى عَلَى الْعَبَّاسِ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ، قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكََا الْعَبَّاسَ إِلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا عَلِمْتَ يَا عُمَرُ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوءُ أَبِيهِ؟ إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوَّلِ - ﴿ ﴿ ﴾ حضرت حسن بن مسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کی ذمہ دے کر بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان سے سخت کلام سے پیش آئے اور ان دونوں کے درمیان کچھ بحث و تکرار ہو گئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مال سے اس سال کی زکوٰۃ پچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

﴿ 1760 ﴾ ﴿ ﴿ ﴾ **سند حدیث** ﴿ ﴿ ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَتْنَا

يَزِيدُ يَعْنِي: ابْنَ عَطَاءٍ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُ: مَا يُغْضِبُكَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بوجوهٍ مُبَشِّرَةٍ وَإِذَا لَقُّوْنَا لَقُّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهَهُ وَحَتَّى اسْتَدَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَّ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي أَوْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ آذَى الْعَبَّاسِ فَقَدْ آذَانِي إِنَّمَا عَمَّ الرَّجُلُ صِنُو أَبِيهِ."

﴿مسند احمد: ۲۰۷/۱، سنن الترمذی: ۶۵۲/۱، المستدرک للحاکم: ۳۳۳/۳، مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۴۷/۲﴾

◊ ◊ ◊ حضرت عبدالمطلب بن ربيعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: آپ ﷺ کو کس نے غصہ دلادیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! قریش ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کرتے ہیں کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہتے مسکراتے ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو تب ان کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ ٹپکنے لگا۔ آپ ﷺ کو جب غصہ آتا تھا تو پسینہ آ جاتا تھا۔ پس جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یا فرمایا کہ) اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ کی رضا اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے بیشک مجھے تکلیف پہنچائی، کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿1761﴾ ◊ ◊ ◊ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا

هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَبَسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ كَانَ ذُبَحَ لِلْعَبَّاسِ فَرَّخَانَ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صَبَّ مَاءٌ بَدَمَ الْفَرَّخِيِّ، فَأَصَابَ عُمَرَ وَفِيهِ دَمُ الْفَرَّخِيِّ، فَأَمَرَ عُمَرَ بِقَلْعِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَطَرَ حِثْيَابَهُ وَكَبَسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ لِلْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعَزُّمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلَ ذَلِكَ الْعَبَّاسُ.

﴿مسند احمد: ۲۱۰/۱، المستدرک للحاکم: ۳۳۱/۳﴾



حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایک پرنا لہ تھا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے میں آتا تھا۔ ایک مرتبہ جمعے کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اسی دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں دو چوزے ذبح ہوئے تھے۔ جب وہ پرنا لے کے برابر پہنچے تو اوپر سے چوزوں کے خون پر پانی انڈیلا گیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آگرا اور اس میں چوزوں کا خون بھی شامل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پرنا لے کو وہاں سے ہٹانے کا حکم دیا اور خود واپس آکر وہ کپڑے اتارے اور دوسرے کپڑے پہن لیے۔ پھر آکر لوگوں کو نماز پڑھائی (نماز کے بعد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور کہا: اللہ کی قسم! یہ جس جگہ لگا ہوا ہے وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں آپ کو تائیداً کہتا ہوں کہ آپ میری کمر پر چڑھ کر اسے اُسی جگہ پر لگا دیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لگایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

﴿1762﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعَمَ الرَّجُلِ عُمَرُ كَانَ لِي جَارًا فَكَانَ لَيْلَهُ قِيَامًا، وَنَهَارُهُ صِيَامًا، وَفِي حَوَائِجِ النَّاسِ قَالَ: فَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُرِيَنِيهِ فِي الْمَنَامِ، فَأَرَانِيهِ رَأْسَ الْحَوْلِ وَهُوَ جَاءُ مِنَ السُّوقِ مُسْتَحْبِيًّا فَقُلْتُ مَا صَنَعَ بِكَ أَوْ مَا لَقِيتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَادَ عَرْشِي أَنْ يَهُوِيَ لَوْلَا أَنْ لَقِيتُ رَبًّا رَحِيمًا. ﴿اسنادہ حسن﴾

﴿ترجمہ﴾ حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتنے اچھے آدمی ہیں! آپ میرے ہمسائے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ کی رات قیام میں اور دن روزے کی حالت میں اور لوگوں کی خدمت کرنے میں گزرتا تھا۔ میں نے اپنے رب سے دُعا کی کہ مجھے خواب میں ان کی زیارت کروا دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سال کے اختتام پر اُن کی زیارت کروادی وہ بازار سے آئے اور بہت شرم و حیا کی کیفیت میں تھے۔ میں نے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا؟ یا آپ کو کیا حاصل ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر میں پروردگار کو مہربان و رحمت والا نہ پاتا تو ممکن تھا کہ میں اپنا عزت و مقام کھودیتا۔

﴿1763﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أَنَا هُشَيْمٌ، قَتْنَا حَجَّاجَ، عَنِ

ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ: فَاتَى عَلِيَّ الْعَبَّاسَ فَسَأَلَهُ صَدَقَةَ مَالِهِ قَالَ: فَتَجَهَّمَهُ الْعَبَّاسُ قَالَ: حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا "فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا الْعَبَّاسُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ صِنُؤُ أَبِيهِ؟ إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ الْعَبَّاسِ الْعَامَ عَامَ أَوَّلِ. ﴿عَنْ بَرَقِ: ١٤٥٩﴾

﴿ترجمہ﴾ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کی زکوٰۃ کا پوچھا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان سے سخت کلام سے پیش آئے یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کچھ بحث و تکرار بھی ہو گئی۔ یہ ماجرا دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے؟ ہم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اس سال کی زکوٰۃ پچھلے سال پیشگی ہی لے لی تھی۔

﴿1764﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْعَبَّاسِ عَمَّهُ إِلَى السَّبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَ الْعُقْبَةِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ: لَيْتَكُمْ مَتَكَلَّمَكُمْ وَلَا يُطِلُّ الْخُطْبَةَ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَيْنًا وَإِنْ يَعْلَمُوا بِكُمْ يَفْضَحُوكُمْ فَقَالَ قَائِلُهُمْ: وَهُوَ أَبُو إِمَامَةٍ سَلَّ يَا مُحَمَّدُ لِرَبِّكَ مَا شِئْتَ سَلَّ لِنَفْسِكَ وَلَا صَحَابِكَ مَا شِئْتَ ثُمَّ أَخْبَرْنَا مَا لَنَا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْكُمْ إِذَا فَعَلْنَا ذَاكَ؟ قَالَ: أَسَأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَسَأَلُكُمْ لِنَفْسِي وَلَا صَحَابِي أَنْ تُؤْوُوا وَتَنْصُرُونَا وَتَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ قَالُوا: فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَاكَ؟ قَالَ: لَكُمْ الْجَنَّةُ قَالُوا: فَلَاكَ ذَاكَ.

﴿مسند احمد: ۱۱۹/۳، دلائل النبوة للبيهقي: ۱۸۸/۳، المستدرک للحاكم: ۳۲۲/۳﴾

﴿﴾ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (بیعت عقبہ کے موقع پر) اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گھائی کے نزدیک درخت کے نیچے ستر انصاریوں کے پاس پہنچے اور فرمایا: تم میں سے جس نے بات کرنی ہے وہ کرے لیکن لمبی بات نہ کرے، کیونکہ تم پر مشرکین کی طرف سے ایک جاسوس مقرر ہے اور اگر انہیں تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا تو وہ تمہیں رسوا کر دیں گے۔ پھر ان میں سے ایک شخص بولا: جس کا نام ابو امامہ تھا: اے محمد! آپ اپنے رب اپنی ذات اور اپنے ساتھیوں کے لیے جو چاہیں مطالبات پیش کریں، پھر ہمیں یہ بتلائیے کہ اگر ہم انہیں پورا کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا صلہ ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے اپنے پروردگار کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور میں تم سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ تم ہمیں رہنے کی جگہ فراہم کرنا، ہماری مدد کرنا اور ہماری اس سے حفاظت کرنا جس سے تم اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں جنت ملے گی۔ تو انہوں نے کہا: پھر ہم بھی آپ کے مطالبات مانتے ہیں۔

﴿1765﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ زَكَرِيَّا قَتْنَا

مَجَالِدَ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ، بِنَحْوِ هَذَا قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ وَكَانَ أَبُو مَسْعُودٍ أَصْغَرَهُمْ سِنًا ﴿ مسند احمد ۱۲۰/۴ ﴾

◀ ◀ ◀ اس سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے: ابو مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے کم سن تھے۔

﴿ 1766 ﴾ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ مَا سَمِعَ الشَّيْبُ وَلَا الشُّبَّانُ بِخُطْبَةٍ مِثْلَهَا

﴿ دلائل النبوة للبيهقي: ۱۸۹/۲ / مجمع الزوائد للسيوطي: ۲۸/۶ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کسی بوڑھے اور کسی نوجوان نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا۔

﴿ 1767 ﴾ ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَعْقُوبُ قَتْنَا أَبِي، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: فَحَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي كَعْبِ أَخُو بَنِي سَلَمَةَ أَنَّ أَخَاهُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِهِ وَكَانَ كَعْبٌ مِنْ أَعْلَمِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ الْعُقَبَةَ وَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ خَرَجْنَا فِي حُجَّاجٍ قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاجْتَمَعْنَا بِالشَّعْبِ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَنَا، وَمَعَهُ عُمَةُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: قُلْنَا: تَكَلَّمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَخَذَ لِنَفْسِكَ وَلِرَبِّكَ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي، وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ، وَقَالَ: أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ تَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ نِسَاءً كُمْ وَأَبْنَاءَ كُمْ قَالَ: فَأَخَذَ الْبِرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنَمْنَعَكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أُرِّتْنَا فَبَايَعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَحْنُ وَاللَّهِ أَهْلُ الْحُرُوبِ، وَأَهْلُ الْحَلْقَةِ وَرَثَتُهَا كَأَبْرَأُ عَنْ كَابِرٍ ﴿ مسند احمد ۳۶۰/۳ / دلائل النبوة للبيهقي: ۱۸۹/۲ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ انصار کے بڑے علماء میں تھے اور انہوں نے بیعت عقبہ میں شرکت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت بھی کی وہ بیان کرتے ہیں:

ہم اپنی قوم کے کچھ مشرک حجاج کے ساتھ روانہ ہوئے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ پھر کہا: پس ہم ایک گھائی میں جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بات کیجیے اور اپنے لیے اور اپنے پروردگار کے لیے جو آپ پسند کریں وہ ہم سے معاہدہ کیجیے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلے گفتگو کی، اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی، اور فرمایا: میں تم سے اس شرط پر www.alistami.net لیتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے بیوی بچوں کی حفاظت کرتے

ہو اسی طرح تم میری بھی حفاظت کرو گے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا پھر کہنے لگی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہم اپنی حفاظت کرتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! ہم جنگجو اور اہل حلقہ ہیں اور ہمیں یہ اکابر سے وراثت میں ملی ہے اور انہوں نے اپنے اکابر سے وراثت میں حاصل کی ہے۔

﴿1768﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّمِيمِيُّ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجُودُ قَرِيْشٍ كَفًا وَأَوْصَلَهَا

﴿مسند احمد: ۱/۱۸۵، المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۸، مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۶۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ (یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والے)

﴿1769﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَيَّ بِغَلَّةٍ شَهْبَاءَ، وَرَبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بَيْضَاءَ، قَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ.

﴿صحیح مسلم: ۳/۱۳۹۸، مسند احمد: ۱/۲۰۷، المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۷، السنن الکبریٰ: ۳/۲۶۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ صرف میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے۔ اور بسا اوقات معمر نے ”سفید خچر“ کے الفاظ بیان کیے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑ کر اسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا

تا کہ وہ مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے۔

﴿1770﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حُجَيْنَ بْنَ الْمُثَنَّى قَتْنَا

إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ :

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبِي لُبَّاسٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ

فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا: وَاللَّهِ لَنَلَطِمَنَّهٗ كَمَا لَطَمَهُ، فَلَبَسُوا السَّلَاحَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَيَّ اللَّهُ؟ قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، فَلَا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنَا، فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ.

﴿مسند احمد: ۳۰۰/۱، سنن الترمذی: ۶۵۲/۵، المستدرک للحاکم: ۳۲۵/۳، سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۲۹۰/۳، کنز العمال: ۷۰۳/۱۱﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک انصاری شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے متعلق کچھ نازیبا بات کہی جو کہ دور جاہلیت میں (فوت ہو گیا) تھا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُس کو طمانچہ دے مارا۔ اس پر اس کی قوم کے لوگ آگئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جس طرح انہوں نے اس کو طمانچہ مارا ہے اسی طرح ہم بھی انہیں طمانچہ مار کر ہی رہیں گے۔ انہوں نے (جوش میں آ کر) ہتھیار بھی پہن لیے۔ اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کی نگاہ میں اہل زمین میں سے کون سب سے معزز ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو برانہ کہا کرو، اس سے تم ہمارے زندوں کو اذیت پہنچاتے ہو۔ اس قوم کے لوگ آ کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔

﴿1771﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ قَتْنَا حَاتِمَ

قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ أَمَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا عَمَّكَ، كَبُرَتْ سِنِّي وَأَقْتَرَبَ أَجْلِي، فَعَلِمْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، قَالَ: يَا عَبَّاسُ أَنْتَ عَمِّي، وَلَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَلَكِنْ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوُ، وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ آتَاهُ قُرْبَ الْحَوْلِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ﴿مسند احمد: ۲۰۶/۱﴾

﴿﴾ ◀ ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا چچا ہوں، میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت بھی قریب آ گیا ہے، پس مجھے کوئی ایسی چیز سکھلا دیجیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ بخشے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! آپ میرے چچا ہیں اور میں (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر) اللہ سے بچانے میں آپ کے



کسی کام نہیں آسکتا، البتہ آپ اپنے رب سے معافی اور دُنیا و آخرت میں عافیت کی دُعا مانگیے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہی بات فرمائی۔ پھر وہ سال مکمل ہونے کے قریب دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے تب بھی یہی فرمایا۔

﴿1772﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حدیثنا عبد اللہ، قال: حدثني ابي، قثننا روح، قثننا أبو يونس القشيري حاتم بن ابي صغيرة، قال: حدثني رجل من بني عبدالمطلب، قال: قدم علينا علي بن عبد الله بن عباس فحضرة بنو عبدالمطلب، قال:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ اتيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله أنا عمك قد كبرت سني فذكر

معناه ﴿مسند احمد: ۲۰۹/۱/ الادب المفرد للبخاري، ص: ۲۵۲﴾

﴿﴾ ◀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کا چچا ہوں، میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں..... اس کے بعد گزشتہ روایت ہی کے مثل بیان کیا۔

﴿1773﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَثْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا

إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضَهَا بَعْضًا لَقَوْهُمْ بِبَشَرٍ حَسَنٍ وَإِذَا

لَقَوْنَا لَقَوْنَا بِوَجْوهٍ لَا نَعْرِفُهَا قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ. ﴿مسند احمد: ۲۰۷/۱/ تاريخ المدينة لابن هشبة: ۱۸۸﴾

﴿﴾ ◀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے بِسْمِ اللَّهِ

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش اخلاق اور اچھے انداز سے ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے ہیں تو عجیب سا منہ بنا لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو سخت غصے میں آگئے اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1774﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَثْنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي

زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ:

► متن حدیث ﴿﴾ ◀ دَخَلَ الْعَبَّاسُ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّا لَنُخْرِجُ فَنَرَى

قُرَيْشًا تُحَدِّثُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. ﴿مسند احمد: ۲۰۷/۱﴾

﴿﴾ ◀ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: ہم باہر نکلتے ہیں تو قریش کو باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہیں..... اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿1775﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ قَتْنَا مَعْمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ الْعَبَّاسِ قَالَ: ﴿مَنْ حَدِيث﴾ ﴿ شَهَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنِينًا فَلَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا أَنَا وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَزِمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَرَبِمَا قَالَ مَعْمَرٌ: بِيضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرَوْهُ بِنُوعَامَةَ الْجُدَامِيِّ، فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَكَلَى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ الْعَبَّاسُ: وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَهَا، وَهُوَ لَا يَأْلُو مَا أَسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ، وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِغُرْزِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبَّاسُ نَادِ: يَا أَصْحَابَ السَّمْرَةِ" قَالَ: وَكُنْتُ رَجُلًا صَوْتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي: أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمْرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ جِئْنَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا، فَقَالَ: لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، يَا لَبَّيْكَ، وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ، فَاتَّقَتُلُوا هُمُ وَالْكَفَّارُ، فَنَادَتِ الْأَنْصَارُ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّاعُونَ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَادُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، قَالَ: فَانظُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِئْنَ حِمَى الْوُطَيْسُ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزْمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، انْهَزْمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: فَذَهَبَتْ أَنْظَرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ. ﴿صحیح مسلم: ۱۳۹۹/۳، منہاجہ: ۲۰۷۱﴾

﴿﴾ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور آپ سے الگ نہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید خچر پر سوار تھے جس کی پیشانی پر خال خال ہی سیاہ بال تھے اور وہ خچر فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے میں دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ شروع ہوا تو مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر کو کفار کی جانب آگے بڑھانے لگے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے، میں اُسے روک رہا تھا، تاکہ وہ

مشرکین کی جانب تیزی سے آگے نہ بڑھے اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی رکاب کو پکڑا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آواز بہت اونچی تھی چنانچہ میں نے بلند آواز سے کہا: کیکر کے درخت (کے نیچے بیعت کرنے) والے کہاں ہیں؟ کہتے ہیں کہ میری آواز سن کر وہ اس طرح پلٹے کہ جیسے گائے اپنے بچوں کی (آواز سن کر ان کی) طرف پلٹی ہے۔ اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ پھر وہ اور کفار باہم لڑنے لگے۔ پھر انصار نے (اپنے ساتھیوں کو) آواز دی کہتے لگے: اے انصاری کی جماعت! پھر یہ آواز بنو حارث بن خرزج تک محدود ہو گئی اور لوگوں نے کہا: اے بنو حارث بن خرزج!۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر بیٹھے ہوئے گردن کو لمبا کر کے دیکھنے والے کی طرح ان کی لڑائی کا جائزہ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ (لڑائی کا) تنور گرم ہو گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر دے مارا، پھر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے رب کعبہ کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھنے لگا میرے خیال کے مطابق لڑائی اسی طرح جاری تھی پھر اللہ کی قسم! اسی طرح ہوا کہ جو نبی آپ ﷺ نے ان کی طرف کنکریاں پھینکیں تو میں دیکھ رہا تھا کہ ان کی دھار کند ہو گئی ہے اور ان کی میدان چھوڑنے والی حالت ہو گئی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ اور میں (اب بھی چشم تصور سے) گویا رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ خچر کو اڑی لگا کر ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔

﴿1776﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عِيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ - مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَلَمْ أَحْفَظْهُ - عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿كَانَ عَبَّاسٌ، وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَصَبَهُمْ وَقَالَ: "إِنَّ حِمَى الْوَطِيمِ وَقَالَ: نَادِيًا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ."﴾ ﴿مسند احمد: ۱/۲۰۷﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ ﷺ نے کافروں پر کنکریاں پھینکیں اور فرمایا: اب (لڑائی کا) تنور گرم ہو گیا ہے۔ اور فرمایا (اے عباس!) آواز لگاؤ! اے اصحاب سورۃ البقرہ!

﴿1777﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ﴿خَرَجَ عُمَرُ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَسْقِي بِهِ فَقَالَ: جِئْنَاكَ بَعْمَ نَبِينًا فَاسْقِنَا، فَسَقُوا.﴾ ﴿صحیح البخاری: ۲/۳۹۴۲/المستدرک للحاکم: ۳/۳۳۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط کے سال (نبی کریم ﷺ کے چچا) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو لے کر بارش کی دعا کے

لیے نکلے اور فرمایا: (اے اللہ!) ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم ﷺ کے چچا کو (بطور وسیلہ) لے کر آئے ہیں، لہذا تو ہمیں بارش عطا فرما دے۔ (اتنا کہنے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے) بارش برسا دی گئی۔

﴿1778﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أَنَا

وَرَقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ: مَنْعَ ابْنِ

جُمَيْلٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ عَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَنْقُمُ ابْنَ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلِيٌّ، وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ عَمَرَ الرَّجُلِ صِنُوَأَبِيهِ

﴿صحیح البخاری: ۳۳۱۳/صحیح مسلم: ۶۷۶۲/مسند احمد: ۳۲۲۲/سنن ابی داؤد: ۱۱۵۲/سنن النسائی: ۳۳۵﴾

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو آپ کو بتلایا گیا کہ حضرت ابن جمیل رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہیں دی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دار کر دیا، جہاں تک خالد کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں تک راہِ خدا میں دے دی ہیں اور عباس (رضی اللہ عنہ) کا معاملہ یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ اور اتنا ہی اور مال میرے ذمے ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ان تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابن جمیل رضی اللہ عنہ نے

تو سیدھے انکار ہی کر دیا تھا، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ان کے متعلق زجر و توبخ کا سا انداز اپنایا، اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض زکوٰۃ کی وصولی کے لیے اگر زبردستی بھی کرنا پڑے تو جائز ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ اس لیے نہ دی کہ وہ تو اپنا سارا مال زرہیں تک پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے چکے تھے۔ اور آپ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمایا کہ ”ان کی زکوٰۃ اور اسی کے مثل اور مال میرے ذمے ہے“ تو اس کی وضاحت ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ ان سے دو سال کی زکوٰۃ پیشگی لے چکے تھے۔ ﴿سنن الدارقطنی: ۱۲۳۲﴾

﴿1779﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ

الْعَلَاءِ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ ثُمَّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ؟ قَالُوا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي



وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسْبُوا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا، فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ، اسْتَغْفِرُ لَنَا.

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۵﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما ہوئے اور پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی نظر میں لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو، اس سے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔ پھر کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) بخشش طلب کیجیے۔

﴿1780﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَتْنَا ابْنَ أَبِي

الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَابْنُكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَّ رَسُولَ اللَّهِ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا. ﴿مفصل برقم: ۱۷۷۸﴾

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابن جمیل“ تو صرف اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب تھا تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے مال دار کر دیا، جہاں تک ”خالد“ کی بات ہے تو تم اس پر ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور گھوڑے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا معاملہ یہ ہے کہ اُن کی زکوٰۃ اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور مال میرے ذمے ہے۔

﴿1781﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ مِنْ كِتَابِهِ قَتْنَا

سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ لَا تُؤْذُونِي فِي عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ بِقِيَمَةِ آبَائِي، وَإِنَّ الْعَمَّ صَنَوْا أَبِيهِ.

﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۶۹﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں اذیت نہ دو، کیونکہ بے شک وہ میرے آباء و اجداد کی نشانی ہیں اور بلاشبہ چچا باپ کے ہی مثل ہوتا ہے۔



﴿1782﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ الْعَبَّاسَ فَلْيَكْفَ عَنْهُ فَإِنَّهُ مُكْرَهٌُ.

﴿(التاریخ للنفوس: ۱/۵۰۵/سیرة ابن ہشام: ۶۲۹/الطبقات لابن سعد: ۱۱/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے روز ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کا بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سامنا ہو وہ ان پر وار نہ کرے کیونکہ انہیں (ہمارے مقابلے میں آنے پر) مجبور کیا گیا ہے۔

﴿1783﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ: أَنَا خَالِدٌ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا بَالُ قَرِيشٍ إِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْا بِوَجْوهٍ مُبَشِّرَةٍ وَإِذَا تَلَقَّوْنَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: لَا يَدْخُلُ قَلْبُ امْرِءٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ: عَمُّ الرَّجُلِ صِنُؤُ أَبِيهِ. ﴿مفہمی رقم: ۱۸۵۷﴾

﴿﴾ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور وہ غصے میں تھے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوش باش ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو ان کی وہ کیفیت ہی نہیں ہوتی؟

راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس قدر غصے میں آ گئے کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے۔

﴿1784﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: أَنَا جَدِّي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْهِنَانِيُّ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى خَالَتِي وَكَانَتْ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَدِيٍّ فَقَالَ: أَخْبَرْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا الْخِلَافَةَ عِنْدَهُ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَكِنِّي فِي بَيْتِي عِنْدَ صِنُؤِ أَبِي الْعَبَّاسِ ﴿مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۷/۵﴾

﴿ ﴿ ﴿ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴾﴾ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پاس خلافت کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
خلافت میرے چچا کے بیٹوں میں ہوگی جو ابو العباس کے قائم مقام ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1785 ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ مَا أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدِ الْيَمَانَ لَمْ يُحِبِّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ، فَقَدْ آذَانِي، فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ. ﴿ ﴿ ﴿ مَضَى بَرَقْم: ١٤٦٠ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن حارث نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی شخص کی کوئی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اُس بندے کے دل میں ایمان کو داخل نہیں فرماتا جو تم سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی (رضا کی) خاطر محبت نہیں کرتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: جس نے عباس رضی اللہ عنہ کو تکلیف دی اُس نے بیشک مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہی ہوتا ہے۔

﴿ ﴿ ﴿ 1786 ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ: أَنَا خَالِدٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ عَمُّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي. ﴿ ﴿ ﴿ الطَّبَقَاتُ لِابْنِ ٢٤٧٣ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے، جس نے عباس کو تکلیف دی اُس نے بیشک مجھے تکلیف دی۔

﴿ ﴿ ﴿ 1787 ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَتْنَا يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ يَعْنِي

الْمَاجَشُونُ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ سُنَدِ حَدِيثٍ ﴾ ﴿ ﴿ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَأَخَذَ بَعْضُ عَبَّاسِ

بُن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَسْقِيكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ. ﴿ ﴿ ﴿ مَضَى بَرَقْم: ١٤٤٤ ﴾ ﴾ ﴾ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت یعقوب ماجشون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بیشک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کرنے کے لیے (میدان میں) نکلے تو انہوں نے

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا کندھا پکڑا اور فرمایا: اے اللہ! بیشک ہم تجھ سے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا کے وسیلے

سے بارش طلب کرتے ہیں۔

﴿1788﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَتْنَا أَبِي، عَنْ

إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :  
 ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا لَلْعَبَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ، فَبَلَغَ قَوْمَهُ، فَلْيَسُوا  
 السِّلَاحَ ثُمَّ جَاءُوا، فَقَالُوا: لَا نَرْضَى حَتَّى نُلْطِمَهُ كَمَا لَطَمَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ  
 وَقَالَ: "أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ؟ وَعَظِبَ وَقَالَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْحَيَّ" فَقَالُوا: نَعُوذُ بِاللَّهِ  
 مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَعَظِبِ رَسُولِهِ، اسْتَغْفِرُ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. ﴿مضی برقم: ۱۷۷۰﴾  
 ◄◆◄ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک آدمی نے عہد جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے باپ کو گالی دی تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے زور سے طمانچہ مار دیا۔ جب اُس کی قوم کو پتا چلا تو وہ ہتھیار باندھ کر آگئے اور کہا: ہم تب تک راضی نہیں ہوں گے جب تک ہم اسے طمانچہ نہ مار لیں، جیسے اس نے طمانچہ مارا ہے۔ تو اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں؟ آپ غصے میں تھے اور فرمایا: تم فوت شدگان کو برا بھلا مت کہا کرو اس طرح تم زندہ کو تکلیف دیتے ہو۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطاب سن کر) انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے مغفرت کی دُعا کیجیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

﴿1789﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قَتْنَا عَبْدَ  
 الْوَهَّابِ الْخُفَّافَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَيُّهَا النَّاسُ أُمَّيْ أَهْلَ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ: قُلْنَا: أَنْتَ، قَالَ: فَإِنَّ الْعَبَّاسَ  
 مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تُؤْذُوا الْعَبَّاسَ فَتُؤْذُونِي وَقَالَ: مَنْ سَبَّ الْعَبَّاسَ فَقَدْ سَبَّنِي. ﴿مکرر برقم: ۱۷۷۹﴾

◄◆◄ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل زمین میں سے سب سے معزز کون شخص ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس بلاشبہ عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، تم عباس (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا مت کہاؤ اس سے تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عباس (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہا، اُس نے بیشک مجھے برا بھلا کہا۔

﴿1790﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَتْنَا خَلْفُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبِي كَانَ لِلْعَبَّاسِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ  
 ﴿﴾ ◆ ﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کے بارے میں بدزبانی کی۔ پھر راوی نے سفیان کی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

﴿1791﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَتْنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَنَرِي ضَغَانِينَ فِي وُجُوهِ قَوْمٍ مِنْ وَقَائِعِ أَوْقَعْتَهَا بِهِمْ، قَالَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا كَانُوا الْيَوْمَ حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِقَرَابَتِي، أَتَرْجُو سَلَامَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﴿المصنف لابن أبي شيبة: ١٠٩١٢/١٠٩١٢﴾  
 ﴿﴾ ◆ ﴿﴾ حضرت ابو الضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بیشک ہمیں ایسے مواقع پر لوگوں کے چہروں پر نفرت و ناپسندیدگی کے آثار نظر آتے ہیں جب میں ان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ تم سے میری قرابت داری کی خاطر محبت نہ کرنے لگیں۔ ان سے پوچھو کہ کیا صرف تم ہی میری شفاعت کی امید رکھتے ہو اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے؟

﴿1792﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا أَبُو الْمُورِعِ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ جَلَسَ الْعَبَّاسُ إِلَى قَوْمٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَطَعُوا حَدِيثَهُمْ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَخَطَبَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ بِالْحَدِيثِ، فَإِذَا جَلَسَ إِلَيْهِمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ امْرَأٍ إِيمَانًا حَتَّى يُحِبَّهُمُ اللَّهُ، وَلِقَرَابَتِي مِنْهُمْ  
 ﴿سنن ابن ماجہ: ٥٠١١﴾

﴿﴾ ◆ ﴿﴾ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ لوگوں کے پاس جا کر بیٹھے تو انہوں نے اپنی بات ختم کر دی۔ تو انہوں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب ان کے پاس میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص جا کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ اس ذات کی

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1793﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَتْنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِبَشَرٍ حَسَنٍ، فَبِأَذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوَجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ﴿تاریخ المدینہ لابن حبیب: ۱۸۷/۱﴾

◄ ◄ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب قریشی ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو بہت خوش طبعی اور اچھے انداز سے ملتے ہیں لیکن جب ہمیں ملتے تو عجیب سا منہ بنا لیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو غصے میں آگئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی بھی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1794﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ أَخَذَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ جَمِينَ وَأَفَاءَ السَّبْعُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَأْخُذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَيَشْتَرِطُ لَهُمْ، وَذَلِكَ وَاللَّهِ فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ وَأَوَّلِهِ، مِنْ قَبْلِ أَنْ يَعْبُدَ اللَّهُ أَحَدٌ عَلَانِيَةً ﴿حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:﴾

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیعت عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھاما، جس وقت ستر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کا ساتھ دینے) کے لیے ان سے وعدہ لے رہے تھے اور ان پر شرط عائد کر رہے تھے۔

(روای کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! یہ اسلام کے بالکل ابتدائی دنوں کی بات ہے جب کوئی اللہ کی علانیہ عبادت بھی نہیں کرتا تھا۔

﴿1795﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِيُّ قَتْنَا عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءِ الْخُفَّافِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأَنْتِ بِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ قَالَ: فَغَدَا وَغَدُونَا مَعَهُ قَالَ: فَالْبَسْنَا كِسَاءَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَرَبِّهِ مَغْفِرَةً



ظَاهِرَةً بَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ أَخْلِفْهُ فِي وَكَلِيهِ

﴿المستدرک للحاکم: ۳۲۶/۳۱۳ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۵۲/۶ مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۶۹/۹﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جب سوموار کی صبح ہوگی تو آپ ﷺ اپنے بیٹے کے ہمراہ میرے پاس آنا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ (سوموار کے روز) صبح کو (آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے) اور ان کے ساتھ ہم بھی گئے، تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ہمیں پہنائی، پھر فرمایا: اے اللہ! عباس کی اور ان کے بیٹے کی بخشش فرما، ظاہری بھی اور باطنی بھی، ایسی بخشش کہ جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے، اے اللہ! ان کی اولاد میں ان کا بہترین جانشین پیدا فرمایا۔

﴿1796﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، نَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ نَجِيٌّ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ

حَدِيثَهُمْ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلِقُرَابَتِكُمْ مِنِّي.

﴿مضی برقم: ۱۷۹۲﴾

﴿﴾ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قریش کو کیا ہو گیا ہے کہ ہم آتے ہیں اور وہ (آپس میں) باتیں کر رہے ہوتے ہیں (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1797﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ

قَالَ: أَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا سَلْمَةَ بْنَ الْفَضْلِ يَعْنِي الْأَبْرَشَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ

عِكْرِمَةَ قَالَ:

﴿مَتْنِ حَدِيثٍ﴾ ﴿كَانَ الْعَبَّاسُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ لَا تُرْفَعُ مَائِدَتُهُ، حَتَّى يُرْفَعَ مِنْهَا لِلطَّيْرِ

وَالسَّبَاعِ

﴿﴾ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ جب محو سفر ہوتے تھے تو اُن کا دسترخوان اُس وقت تک نہیں اٹھایا جاتا تھا جب تک پرندے اور جانور بھی اُس سے کھانا لیتے۔

﴿1798﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَتْنَا عِيسَى

بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ قَالَ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَالَ الْعَبَّاسُ: كَانَ إِذَا جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ،  
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغَهُ عَنْهُمْ شَيْءٌ خَطَبَهُمْ فَيَتَعَطُونَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا إِذَا  
 جَلَسْنَا إِلَى قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ  
 رَجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ، فَإِذَا جَاءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ  
 الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمُ لِلَّهِ وَيُحِبَّهُمْ لِقَرَابَتِي.

◀ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قریش کی جماعت کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو  
 (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان سے کوئی بات پہنچتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خطبہ  
 دیتے تو وہ اصلاح حال پر توجہ دیتے تھے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک جب ہم قریش کے پاس جا کر  
 بیٹھتے ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خطبہ دیا اور فرمایا:  
 لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص آجاتا۔ تو وہ اپنی بات کو ختم  
 کر دیتے ہیں؟ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو  
 سکتا جب تک وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1799﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَتْنَا ابْنَ أَبِي الزِّنَادِ،  
 عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ: قَالَ كُرَيْبٌ أَبُو رَشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْلُ الْعَبَّاسَ إِجْلَالَ الْوَكْدِ وَالِدَا أَوْ  
 عَمَّا - المستدرک للحاکم: ۳۳۴/۳ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۲۸۷/۳

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب ابورشدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا اس طرح خاص عزت و احترام کیا کرتے تھے جس طرح بیٹا اپنے والد یا  
 چچا کی عزت و احترام کرتا ہے۔

﴿1800﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ يَمَانٍ قَالَ: نَا  
 الْعَبَّاسُ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ:  
 ﴿مَنْ حَدِيثٌ﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبَّاسُ وَصِيْبِي وَوَارِثِي.

◀ الجامع الصغير للسوطي: ۶۸۲/۲ سلسلۃ الاحادیث الفعیۃ: ۲۰۴/۲

◀ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(حضرت) عباس (رضی اللہ عنہ) میری وصیت اور میرے وارث ہیں۔

﴿1801﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَتْنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: أَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَمَا تَذْكُرُ جِهَنَ شَكْوَتِ الْعَبَّاسِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ، صِنُو أَبِيهِ ﴿مسند احمد: ۹۴۱/سنن الترمذی: ۶۵۳/۵/معجم الصحابة للبغوی: ۴۲۵﴾

◀ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی شکایت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہوتا ہے؟

﴿1802﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا ابْنُ فَضِيلٍ قَالَ: أَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ كَعْبًا الْحَبْرَ أَخَذَ بِيَدِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ: اخْتَبْنَهَا لِلشَّفَاعَةِ عِنْدَكَ قَالَ: وَهَلْ لِي شَفَاعَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ. ﴿الشريح للآجری: ۳۵۱﴾

◀ حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: اسے اپنے ہاں شفاعت کے لیے محفوظ رکھ بیجیے۔ انہوں نے کہا: کیا میرے پاس شفاعت کا حق ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جو بھی ہے اس کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

﴿1803﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ قُرَيْشًا جُلُوسٌ فَتَذَاكَرُوا أَنَسَابَهُمْ فَجَعَلُوا مِثْلَكَ مِثْلَ نَخْلَةٍ فِي كَبُوتٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَوْمَ يَخْلُقُ الْخَلْقَ، جَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ، جَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ يَعْنِي خَيْرًا، ثُمَّ جَعَلَ الْبُيُوتَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

﴿سنن الترمذی: ۵۸۴/۵/السنن الکبریٰ للنسائی: ۴۹۹/۱/مناقب الشافعی للبیہقی: ۴۶۱/۱/دلائل النبوة للبیہقی: ۱۳۰/۱﴾

◀ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک قریش بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے حسب و نسب کا تذکرہ کیا اور

آپ کی مثال اس درخت سے دی جو سطح زمین پر نہ ٹھہرنے والی زمین پر ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک جس روز اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اُس نے مجھے دو گروہوں میں سے اچھے گروہ میں شامل کیا، پھر اس نے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں شامل کیا، پھر اس نے گھر بنائے تو مجھے سب گھروں میں سے بہترین گھر میں شامل کیا، چنانچہ میں ان سے ذات کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور گھرانے کے اعتبار سے بھی بہتر ہوں۔

﴿1804﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلْفٍ، نَا

مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يُجْهَزُ بَعْثًا، فَطَلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: هَذَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ نَبِيِّكُمْ أَجُودُ قَرِيشًا كَفَاءً وَأَوْ صِلَهُمْ)) ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٤٦٨﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

بے شک نبی کریم ﷺ ایک دستے کو تیار کرنے نکلے تو (عین اسی دوران) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

تشریف لے گئے، پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) ہیں، تمہارے نبی (ﷺ) کے چچا، یہ قریش

میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی (یعنی بہت زیادہ سخاوت کرنے والے) اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

﴿1805﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَتْنَا شَبَابَهُ

عَنْ وِرْقَاءَ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿مُتَنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَمَنَّ ابْنُ

جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ كَانَ فَقِيرًا

فَأَغْنَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَاتَّكَمُ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ

عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلِيٌّ وَمِثْلُهَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا شَعَرْتُ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُّ الْآبِ أَوْ صِنُّ

أَبِيهِ؟ ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٤٤٨﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل تو اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ غریب

تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے مال دار کر دیا اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اُس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک اللہ تعالیٰ کی راہ

میں دے دیے اور جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس (رضی اللہ عنہ) کا تعلق ہے تو اُن کی زکوٰۃ اور اس کے مثل (یعنی جتنی

زکوٰۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آدمی کا چچا باپ کے یا

فرمایا کہ اُس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿1806﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ

الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمَةُ بِنْتُ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ الْهَنَانِيُّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي عُبَيْةَ بِنْتِ سَمْعَانَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَ: فَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بِنَ

حَسَنٍ قَالَ: فَاسْتَرْجَعْتُ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سِئِلَ فَقَالَ:

الْعَبَّاسُ صِنُو أَبِي ﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۳۵۷/۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت صدقہ بن ابوسہل ہنالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں اپنی خالہ عتبہ بنت سمعان عدویہ کے پاس تھا کہ زید بن علی بن حسن باہر نکلے تو عتبہ نے ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

رَاجِعُونَ“ پڑھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیوں پڑھا؟ تو انہوں نے کہا: مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس میرے والد کے قائم مقام ہیں۔

﴿1807﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا شَيْبَانَ قَالَ: نَا حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَتْنَا

عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كَانَ لِلْعَبَّاسِ دَارٌ اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ ضَيْقٌ فَارَادَ عُمَرُ أَنْ يَدْخُلَهَا

فِي الْمَسْجِدِ فَأَبَى، فَقَالَ: اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَا بَيْنَهُمَا اَبِي

بَنَ كَعْبٍ، فَقَضَى لِلْعَبَّاسِ عَلِيُّ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ اَجْرًا عَلَيَّ مِنْكَ، فَقَالَ اَبِي: اَوْ

اَنْصَحُ لَكَ مِثِّي؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَا بَلَغَكَ حَدِيثُ دَاوُدَ اَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمْرًا بِنَاءِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَادْخَلَ

فِيهِ بَيْتَ اَمْرَاةٍ بِغَيْرِ اِذْنِهَا، فَلَمَّا بَلَغَ حُجْرَ الرَّجَالِ مَنَعَهُ اللَّهُ بِنَاءَهُ، قَالَ دَاوُدُ: يَا رَبِّ مَنَعْتَنِي بِنَاءَهُ، فَاجْعَلْهُ فِي

عَقِبِي، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: ”اَلَيْسَ قَدْ صَارَتْ لِي وَقَضَى لِي بِهَا؟ قَالَ: فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ جَعَلْتُهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.“

﴿الطبقات لابن سعد: ۲۲۳/۲۲۳/ التاریخ للفسوی: ۵۱۲/۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مسجد کے پہلو میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر تھا اور مسجد کی جگہ تنگ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ اس گھر کو مسجد

میں شامل کر دیں لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے گھر دینے سے انکار کر دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اور اپنے درمیان

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم میں سے کوئی آدمی مقرر کر لیجئے (جو ہمارا فیصلہ کر دے)۔ چنانچہ دونوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو

منتخب کر لیا، تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے آپ سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھ پر یہ جرات دکھاتا۔ تو

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا مجھ سے بڑھ کر آپ کا کوئی خیر خواہ بھی ہے؟ اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو حضرت داؤد

علیہ السلام کا وہ واقعہ یاد نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیا تو انہوں نے اس میں ایک عورت کا گھر اس



کی اجازت کے بغیر شامل کر لیا اور جب آدمی کی کمر تک اس کی تعمیر پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کو بنانے سے روک دیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کی تعمیر سے روک دیا ہے، پس تو اس کی میری اولاد کو توفیق دے دینا۔ کیا یہ میرا گھر نہیں ہو گیا؟ جبکہ انہوں نے فیصلہ بھی میرے حق میں کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے یہ گھر اللہ کے لیے وقف کر دیا ہے۔

﴿1808﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ، نَا حَمَّادٌ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَنَحْوَهُ

◀ ◈ ◈ اس سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

﴿1809﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قَتْنَا

مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيُّ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ؟ أَمَا وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّهُمُ اللَّهُ، وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. ﴿﴾ مکرر رقم: ۱۷۹۲

◈ ◈ حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ہم قریش کی جماعت سے ملا کرتے تھے (یعنی جب ان کے پاس جاتے) اور وہ باتیں کر رہے ہوتے تو (ہمیں دیکھ کر) اپنی بات کو ختم کر دیتے تھے۔ ہم نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات کو ختم کر دیتے ہیں؟ سنو! اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ رضائے الہی کی خاطر اور میرے ساتھ تمہاری قرابت داری کے باعث ان سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1810﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ السُّلَمِيِّ الْكُعْبِيُّ الْخَزْرَجِيُّ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْقَيْظِ قَالَ:

فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، أَوْ قَالَ: لِيَتَوَضَّأَ، فَقَامَ إِلَيْهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَسْتَرَهُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: عَمَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ مِنْ خَلَلِ الْكِسَاءِ، وَهُوَ رَافِعُ رَأْسِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَ الْعَبَّاسِ مِنَ النَّارِ۔

﴿المستدرک للحاکم: ۳۲۶/۳/مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۶۹/۹/تاریخ بغداد للخطیب: ۱۰/۱۳۷/التاریخ الکبیر للبخاری: ۱/۳۷۰﴾

﴿ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ﴿﴾

ہم سخت گرمی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنے کسی ضروری کام کے لیے کھڑے ہوئے یا کہا کہ وضو کرنے کے لیے اٹھے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف گئے اور ایک اون کی چادر سے آپ کو پردہ کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہو؟ تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا چچا عباس۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ گویا رسول اللہ ﷺ کو چادر کے ایک گوشے میں سے دیکھ رہا تھا اور آپ ﷺ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے دُعایا مانگ رہے تھے: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے پردے میں لے لے۔

﴿1811﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْحَكَمِيُّ الْأَنْصَارِيُّ

قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَنِ الْحَرِّ فَنَزَلَ فَقَامَ يَغْتَسِلُ

فَسَتَرَهُ الْعَبَّاسُ بِكَسَاءٍ مِنْ صُوفٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ﴿﴾

ہم گرمی کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ (سواری سے) نیچے اترے اور کھڑے ہو کر غسل کرنے لگے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اون کی چادر سے آپ ﷺ کو پردہ کیا ہوا تھا۔

﴿1812﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ

الْأَنْصَارِيُّ السُّلَمِيُّ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ وَمَعَهُ عُمَةُ الْعَبَّاسُ قَالَ لَهُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَدْنَتْ لِي فَخَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ فَهَاجَرْتُ مِنْهَا أَوْ قَالَ: فَأَهَاجِرُ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمُّ اطْمَئِنِّي فَإِنَّكَ خَاتِمُ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْهَجْرَةِ كَمَا أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ فِي النَّبُوَّةِ

﴿ سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۲۹۰/۳/مجمع الزوائد للہیثمی: ۲۶۹/۹/تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۳۵/۶﴾

﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے: ﴿﴾

جب رسول اللہ ﷺ بدر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں مکہ کی جانب روانہ ہو جاتا ہوں پھر وہاں سے ہجرت کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے چچا! اطمینان رکھیے ہجرت کے معاملے میں آپ خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت کے سلسلے میں خاتم النبیین ہوں۔

﴿1813﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْأَنْصَارِيُّ

الْحَكِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَمَّا أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسَارِيِّ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 دَعْنِي فَأَخْرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَأَهَاجَرَ إِلَيْكَ كَمَا هَاجَرَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَيْكَ قَالَ: اجْلِسْ يَا عَمْرُؤُ فَانْتِ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِينَ،  
 كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ﴿تَارِيخٌ وَمَشْنُونٌ ابْنِ عَسَاكَرٍ: ٢٣٥/٦﴾  
 ◀ ◀ ◀ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدیوں کو لایا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت  
 دیجیے کہ میں مکہ جاؤں اور ہجرت کر کے آپ ﷺ کے پاس آؤں، جیسے (دوسرے) مہاجرین آئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے  
 فرمایا: اے چچا! بیٹھ جائیے، آپ اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں خاتم النبیین ہوں۔

﴿1814﴾ ◀ ◀ ◀ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ  
 أَبِي رَزْمَةَ قَالَ: أَنَا أَبِي، رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: أَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، لَا تَسْبُوا أَمْوَاتَنَا، فَتُوذُوا أَحْيَاءَنَا. ﴿مُضَى بَرَقْمٌ: ١٤٤٠﴾  
 ◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک عباس (رضی اللہ عنہ) مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، تم ہمارے فوت شدگان کو برامت کہا کرو اس سے تم ہمارے  
 زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو۔

﴿1815﴾ ◀ ◀ ◀ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَنَا سَهْلُ بْنُ  
 مُزَاحِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ خَرَجَ عَمْرُؤُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَطَّرَ عَلَيْهِ مِيزَابَ آلِ عَبَّاسٍ، فَأَمْرَبَهُ فَهَدِمَهُ، فَقَالَ  
 عَبَّاسٌ: هَدَمْتَ مِيزَابِي وَاللَّهِ مَا وَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ عَمْرُؤُ أَعِدْ مِيزَابَكَ  
 حَيْثُ كَانَ وَاللَّهِ لَا يَكُونُ لَكَ سَلْمٌ غَيْرِي، فَقَامَ عَلَى عُنُقِهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ مِيزَابِهِ. ﴿مُضَى بَرَقْمٌ: ١٤٦١﴾  
 ◀ ◀ ◀ حضرت يعقوب بن زيد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز (جمعہ پڑھانے کے لیے) نکلے تو آل عباس کے پرنا لے سے ان پر پانی گر پڑا، انہوں  
 نے اس (کو گرانے) کا حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے میرا پرنا لے گرا دیا ہے اللہ کی  
 قسم! وہ اس جگہ بنا ہوا تھا جہاں نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے  
 پرنا لے کو وہیں دوبارہ بنا لو جہاں وہ موجود تھا اللہ کی قسم! میرے علاوہ کوئی بھی آپ کی سیڑھی نہیں بنے گا (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ بات ہے تو میں نیچے بیٹھ جاتا اور آپ کندھوں پر سوار ہو کر پرنا لے اسی مقام پر لگائیں

جہاں رسول اللہ ﷺ نے لگایا تھا)۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گردن پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ پرنا لہ لگانے سے فارغ ہو گئے۔

﴿1816﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَنَا النَّضْرُ بْنُ

شَمِيلٍ قَتْنَا زَكَرِيَّاهُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ انطلق النبي صلى الله عليه وسلم ومعه العباس عمه وكان العباس ذارأي

إلى السبعين من الأنصار عند العقبة تحت الشجرة، ثم ذكر الحديث ﴿مفصل رقم: ۱۷۶۳﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی کریم ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ستر انصاریوں کی طرف ایک گھائی کے پاس درخت کے نیچے گئے

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت فہم و فراست والے تھے۔ پھر روای نے مکمل حدیث بیان کی۔

﴿1817﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَنَا النَّضْرُ بْنُ

شَمِيلٍ قَتْنَا حَمَادَ قَتْنَا عَمَّارًا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ يُكَلِّمُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ ذَاكَ جِبْرِيلَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ ﴿مسند احمد: ۲۹۴/۱/ مجمع الزوائد: ۲۷۶/۹﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی

طرف متوجہ ہوئے اور اس سے بات چیت کرنے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے ہی

مجھے آپ کو وقت دینے سے مشغول کر دیا تھا۔ (یعنی وہ انسان کی شکل میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے)

﴿1818﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَتْنَا ابْنَ عُمَيْيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُونِي فِي عَمِّي الْعَبَّاسِ، فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ

آبَائِي وَإِنَّ الْعَمَّ صِنُوفُ مِنَ الْآبِ. ﴿مکرر رقم: ۱۷۸۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں مجھے تکلیف نہ دو، کیونکہ یہ میرے آباء و اجداد کی نشانی ہیں اور بیشک چچا

باپ ہی کے قائم مقام ہوتا ہے۔

﴿1819﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ

رَجُلٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ إِطْعَامُ قُرَيْشٍ كُلَّ يَوْمٍ عَلَى رَجُلٍ، فَكَانَ يَوْمَ بَدْرِ عَلَى الْعَبَّاسِ فَاطْعَمَهُمْ ثُمَّ اقْتَتَلُوا ﴿مكرر برقم: ۱۷۸۱﴾

﴿﴾ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

روزانہ تمام قریشیوں کا کھانا ایک آدمی کے ذمے ہوتا تھا، پس غزوہ بدر کے دن (کھانا) حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کے ذمے تھا، تو انہوں نے قریشیوں کو کھانا کھلایا، پھر انہوں نے جنگ لڑی۔

﴿1820﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعُثْمَانُ قَالَ:

نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دَبْرَةَ قَالَ: وَالْعَبَّاسُ، وَأَبُو سَفْيَانَ أَخِذَيْنِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۲۶۰۳/صحیح البخاری: ۶۹۶۶/مسند احمد: ۲۸۰۴﴾

﴿﴾ حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نہیں، اللہ کی قسم! غزوہ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان نہیں چھوڑا تھا۔ حضرت عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

”میں جھوٹا نبی نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں“

﴿1821﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رُزْمَةَ

قَالَ: أَنَا يَعْلَى بْنُ عَبِيدَةَ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ قُرَيْشٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوا بِالْبَشَارَةِ وَإِذَا لَقِينَاهُمْ

لَقُونَا بِوَجْوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، فغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، أَوْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَسُولِهِ.

﴿﴾ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب قریش ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ان کے چہروں کی عجیب سی کیفیت بنی ہوتی ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت غصے میں آگئے، پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! (یا فرمایا کہ) اُس قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آدمی کے دل میں



اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر تم سے محبت نہ کرنے لگے۔

﴿1822﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرِ الْهُمْدَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا ابْنُ فَضِيلٍ، عَنْ يَزِيدَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ جَالِسٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: مَا أَغْضَبَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْا تَلَقَّوْا بوجوهٍ مُسْتَبْشِرَةٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ وَحَتَّى اسْتَدْرَكَ عِرْقَانِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدْرَأَ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ، وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي، إِنَّمَا عَمَّ الرَّجُلُ صِنُوءَ أَبِيهِ

﴿تاریخ بغداد وخطیب: ۶۸/۱۰﴾

◀ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں اُس وقت آپ ﷺ ہی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ، قریش کو ہم سے کیا مسئلہ ہے؟ وہ جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑے ہنستے مسکراتے، خوش باش چہروں کے ساتھ ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملتے ہیں تو اس وقت اُن کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیان پسینہ ٹپکنے لگا۔ جب آپ ﷺ کو غصہ آتا تھا تو پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! آدمی کے دل میں اُس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم سے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی خاطر محبت نہ کرنے لگ جائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی، بیشک اُس نے مجھے تکلیف دی، کیونکہ آدمی کا چچا اُس کے والد کے قائم مقام ہی ہوتا ہے۔

﴿1823﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَحْفَظُونِي فِي عَمِّي الْعَبَّاسِ، فَإِنَّمَا عَمَّ الرَّجُلُ صِنُوءَ أَبِيهِ ﴿مرسل ورجال ثقات﴾

◀ حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں میرا خیال رکھا کرو، کیونکہ بلاشبہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے قائم مقام

(ہی) ہوتا ہے۔

﴿1824﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَتْنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَامَ كَعْبٌ فَأَخَذَ بِحُجْرَةِ الْعَبَّاسِ وَقَالَ: أَدْخِرْهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ وَلِيَّ الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّ يُسَلِّمُ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ شَفَاعَةٌ ﴿مضی برقم: ۱۸۰۲﴾

◀ حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کمر بند باندھنے کی جگہ سے پکڑا اور کہا: اس کو قیامت کے دن (میری) شفاعت کے لیے اپنے پاس محفوظ رکھ لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے شفاعت کا حق ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے جو بھی مسلمان ہے، اُن کو شفاعت کا حق حاصل ہے۔

﴿1825﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دَكَّيْنٍ قَتْنَا زُهَيْرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَعْتَقَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ مَوْتِهِ سَبْعِينَ مَمْلُوكًا فَرَدَّ مِنْهُمْ اثْنِينَ، فَكُنَّا نَرَى إِنَّمَا رَدَّوهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا أَوْلَادَ الزَّنَا - ﴿المستدرک للحاکم: ۳۲۱/۳﴾

◀ حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس دنیا سے وصال کے وقت ستر (۷۰) غلام آزاد کیے، پھر ان میں سے دو کو واپس لے لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے انہیں اس لیے واپس لیا تھا کیونکہ وہ زنا کی اولاد تھے۔

﴿1826﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ أَبُو الْعَبَّاسِ الْكِنْدِيُّ الْحَمِصِيُّ قَالَ: أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الزُّهْرِيِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا حَضَرَتْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةَ بَعَثَ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: يَا بَنِيَّ إِنِّي وَاللَّهِ مَا مِتُّ مَوْتًا وَلَكِنِّي فَنَيْتُ فَنَاءً، يَا بَنِيَّ أَحَبُّ إِلَهُهُ وَطَاعَتُهُ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْهُ، وَمَنْ طَاعَتِهِ، وَخَفِيَ اللَّهُ وَمَعْصِيَتُهُ حَتَّى لَا يَكُونَ شَيْءٌ أَخْوَفَ إِلَيْكَ مِنْهُ وَمِنْ مَعْصِيَتِهِ، فَإِنَّكَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ وَطَاعَتَهُ نَفَعَكَ كُلُّ أَحِبٍّ، وَإِذَا خِفْتَ اللَّهَ وَمَعْصِيَتَهُ لَمْ تَضُرَّ أَحَدًا اسْتَوَدَعَكَ اللَّهُ

﴿تاریخ بغداد للخطیب: ۱۷۳/۳﴾

◀ حضرت عبد العزیز بن ابویحییٰ زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جب حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے اس دنیا سے وصال کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے صاحبزادے

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے نام پیغام بھیجا اور ان سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے موت نہیں آئے گی بلکہ میں فنا ہو جاؤں گا۔ اے میرے پیارے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے اور اس کی اطاعت سے محبت کر یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی اطاعت سے زیادہ محبوب نہ رہے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کی نافرمانی سے ڈرتے رہنا یہاں تک کہ تیری نگاہ میں کوئی بھی چیز اللہ سے اور اس کی نافرمانی سے زیادہ ڈرنے والی کوئی چیز نہ رہے، کیونکہ بلاشبہ جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی اطاعت سے محبت کرے گا تو ہر کوئی تجھے نفع دے گا اور جب تو اللہ تعالیٰ اور اس کی نافرمانی سے ڈرے گا تو تم کسی ایسے آدمی کو نقصان نہیں پہنچا سکو گے جس نے تمہیں اللہ کے سپرد کیا ہوگا۔

﴿1827﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَوْلَاهُ السَّائِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ السَّائِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ، وَيَقُولُ:

إِنَّهُ مِنْ تَمَامِ الْحَجَّةِ. ﴿مجمع الزوائد للهيتمي: ۲۸۶/۳ / أخبار مكة لللازرق: ۵۷/۲﴾

◀ ◀ ◀ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام کہتے ہیں:

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مجھے حکم فرمایا کرتے تھے کہ میں آل عباس کے مشکیزے سے پانی پیوں اور فرماتے: حج اسی عمل سے مکمل ہوتا ہے۔

﴿1828﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، نَاعِبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ

حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَشْرَبُ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ سُنَّةٌ

◀ ◀ ◀ حضرت حجاج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(پانی) آل عباس کے مشکیزے سے پیو کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پی ہے اور یہ سنت ہے۔

﴿1829﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَتْنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ

حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ لِي مَوْلَايَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ اشْرَبُ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ فَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سائب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے مجھے فرمایا:

(پانی) آل عباس کے مشکیزے سے پیو، کیونکہ اس سے مسلمانوں نے پیا ہے۔

﴿1830﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي

يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَدِينِيُّ قَالَ: كُتِبَتْ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ قَتْنَا ابْنَ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا

فَلَمْ يُكَافِهِ فِي الدُّنْيَا أَوْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا، فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ إِذَا لَقِينِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

﴿﴾ تاریخ بغداد للخطیب: ۱۰۳/۱۰۳، العلل المتناهیة لابن الجوزی: ۲۸۵/۱

﴿﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

جس نے بھی دنیا میں بنو عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کا کام کیا اور انہوں نے اس دنیا میں اس کا کوئی بدلہ نہ دیا تو جب وہ آدمی روز قیامت مجھے ملے گا اسے بدلہ دینا میرے ذمے ہوگا۔

﴿1831﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

﴿متن حدیث﴾ ﴿ قِيلَ لِلْعَبَّاسِ 'أَنْتَ أَكْبَرُ أَوْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي'

وَوَلِدْتُ قَبْلَهُ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۳۲۰، مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۷۹، سیر اعلام النبلاء للذہبی: ۳/۲۸۱﴾

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا، آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ (رسول اللہ ﷺ) مجھ سے بڑے ہیں البتہ میری پیدائش اُن سے پہلے ہوئی ہے۔

﴿1832﴾ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

قَتْنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْجُبَّارِ قَالَ: نَا سَلَمَةُ بْنُ الْمَجْنُونِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ دَخَلَ الْعَبَّاسُ بَيْتًا فِيهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ أَوْ هَلْ

عَلَيْكُمْ عَيْنٌ؟ قَالُوا: مَا فِينَا غَرِيبٌ وَلَا عَيْنٌ قَالَ: وَكَانُوا لَا يَعُدُّونِي مِنَ الْغُرَبَاءِ إِنِّي كُنْتُ مِنْ ضَيْفَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَكُنْتُ مُتَسَانِدًا فَلَمْ يُفْطَنُ بِي، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الرَّايَاتُ السُّودُ فَأَكْرَمُوا الْفُرْسَ فَإِنَّ دَوْلَتَنَا مَعَهُمْ ﴿تاریخ بغدادی للخطیب: ۸/۳۵۵، الموضوعات لابن الجوزی: ۲/۳۸، اللآلی المصنوعة: ۱/۴۳۶﴾

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، اُس میں بنو ہاشم کے کچھ لوگ تھے تو آپ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی اجنبی شخص ہے؟ یا (کہا کہ) کیا تم میں کوئی جاسوس ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہ تو ہم میں کوئی اجنبی شخص ہے اور نہ ہی جاسوس۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ مجھے اجنبیوں میں شمار نہیں کرتے تھے کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کے مہمانوں، یعنی اصحاب صفہ میں سے تھا، میں ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا، جس وجہ سے کسی کا مجھ پر دھیان نہیں پڑا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سیاہ پرچم آئیں تو تم فارسیوں کا ساتھ دینا، کیونکہ ہماری حکومت اُن ہی کے ساتھ ہے۔

﴿1833﴾ ﴿ سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: نَا بَشْرُ بْنُ



السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاعِيًا فَاتَى الْعَبَّاسَ

فَسَأَلَهُ صَدَقَتَهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَاَ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا عُمَرُ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوَ أَبِيهِ، إِنَّا كُنَّا تَعَجَّلْنَا صَدَقَةَ مَالِهِ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٤٤٨﴾

◀ ◀ ◀ حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی ﷺ نے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (زکوٰۃ اکٹھی کرنے کی) ذمہ داری دے کر بھیجا تو وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے زکوٰۃ مانگی تو وہ ان سے ناراض ہو گئے۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! بیشک آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے، ہم نے ان کے مال کی زکوٰۃ پہلے ہی لے لی تھی۔

﴿1834﴾ ◀ ﴿سُنَدٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَتْنَا النَّضْرُ بْنُ

مُحَمَّدِ الْمَرْوَزِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي

شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: يَا عَبَّاسُ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ قَالَ: فَمَكَثَ أَيَّامًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي قَالَ: يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ١٤٤١﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ پھر کچھ دن گزرے تو وہ (دوبارہ) آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی بات بتلائیے جو میں اپنے رب سے مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔

## فضائل عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

﴿1835﴾ ► **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ضَمِنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ﴿ **متن حدیث** ﴿ اَللّٰهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ

صحیح البخاری: ۱۶۹/۶ / مسند احمد: ۳۵۹/۱ / سنن الترمذی: ۶۸۰/۵ / سنن ابن ماجہ: ۵۸/۱ / حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۵/۱ ﴿

﴿ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زور سے اپنے سینے کے ساتھ

لگایا اور یہ دُعا فرمائی:

”..... اَللّٰهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ.....“

اے اللہ! اس کو قرآن کا علم سکھا دے۔

﴿1836﴾ ► **سند حدیث** ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَّارٍ، قَالَ:

﴿ **متن حدیث** ﴿ أَرْسَلَ الْعَبَّاسُ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَذْهَبُ فَاَنْظُرْ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَاَنْطَلِقُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا مَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ فَجَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَدَعَاهُ وَأَجْلَسَهُ فِي جُبْرَةٍ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ - ﴿ المستدرک للحاکم: ۵۳۶/۳

﴿ حضرت شعیب بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادے) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا: جاؤ اور دیکھ کر آؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون ہے؟ چنانچہ وہ گئے، پھر آ کر بتلایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟ پھر جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو بتلایا جو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: <https://www.ustazabulhasan.com> کو پیغام بھیج کر بلایا، پھر ان کے لیے دُعا

فرمائی اور انہیں اپنی گود میں بٹھالیا (کیونکہ اس وقت عبداللہ رضی اللہ عنہ بچے تھے) پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کو علم کی دُعا دی۔

﴿1837﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرْمَاتِ اللَّهِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاللَّهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتَهُ أَنْ أَبِي لَبَكَيْتُ .

◀ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی سختی سے تعظیم اور پاسداری کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو یقیناً مجھے رونا آجائے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ”حرمت“ سے مراد شریعت کے وہ واجب الرعايت کام ہیں جن کو پامال کرنا حرام ہو اور ان کی پاسداری کرنا ضروری اور لازم ہو۔

﴿1838﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ، يَعْنِي: ابْنَ عَلِيَّةَ قَالَ: أَنَا أَيُّوبُ قَالَ: نَبَّئْتُ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِحُرْمَاتِ اللَّهِ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاللَّهِ لَوْ أَشَاءُ إِذَا ذَكَرْتَهُ أَنْ أَبِي لَبَكَيْتُ - ﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۲۹/۱﴾

◀ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر حرمت خداوندی کی سختی سے تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو بیشک مجھے رونا آجائے۔

﴿1839﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَتْنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ، أَنَا أَيُّوبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: ذَكَرَ طَاوُسُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ تَعْظِيمًا لِمَحَارِمِ اللَّهِ مِنْهُ، وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أَبِي إِذَا ذَكَرْتَهُ لَبَكَيْتُ ﴿التاریخ للفسوی: ۵۴۱/۱﴾

◀ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے محارم کی تعظیم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اللہ کی قسم! اگر میں ان کے تذکرے پر رونا چاہوں تو بیشک مجھے رونا آجائے۔

﴿1840﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ

﴿متن حدیث﴾ ◀ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا نَزَلَ قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَسَأَلَهُ أَيُّوبُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ؟ قَالَ: قَرَأْتُ سُكْرَةَ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيدُ (ق 19): فَجَعَلَ يُرْتَلُ وَيُكْتَرُ فِي ذَلِكَ النَّشِيءِ. ﴿الزهدي لاهم بن جبل، ص: ١٨٨/التاريخ للفسوي: ٥٣٢/١/حلية الاولياء لابن نعيم: ٣٢٤﴾

﴿﴾ حضرت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(ایک مرتبہ) مجھے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی (میں نے دیکھا کہ) آپ رضی اللہ عنہ جب بھی کہیں رات گزارنے کے لئے رکتے تو آدھی رات تک قیام کرتے (یعنی نوافل پڑھتے)۔ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن ملیکہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کی قرأت کیسی تھی؟ تو انہوں نے بتلایا: انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَجَاءَتْ سُكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَحِيدُ  
”اور موت کی جانکی پیغام حق لے کر آن پہنچی یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔“  
آپ ٹھہر ٹھہر کر پڑھ رہے تھے اور بہت زیادہ رورہے تھے۔

﴿1841﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْكَرِيمِ يَعْنِي الْجَزْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ فَلَوْ يَأْذُنُ لِي أَنْ أَقْبِلَ رَأْسَهُ لَقَبِلْتُ

﴿الاصابة في تمیيز الصحابة: ٣٣٣/٢/الطبقات لابن سعد: ٢٤٠/٢﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے حدیث بیان کیا کرتے تھے اگر وہ مجھے اجازت مرحمت فرماتے کہ میں ان کا سر چوم لوں، تو میں نے چوم لینا تھا۔

﴿1842﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُنْذِرًا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ، أَنَا وَابْنُهُ، فَقَالَ: مَنْ أَيْنَ جَنَّتُمَا؟ قُلْتُ: مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ) (يوسف 41):، وَقَالَ يَوْمَ مَاتَ: الْيَوْمَ مَاتَ رَبَانِي هَذِهِ الْأُمَّةُ ﴿المستدرک للحاكم: ٣٥٠/٣/التاريخ للفسوي: ٥١٤/١﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سالم بن ابی حفصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا، حضرت امام منذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہوا (سفیان رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں کہ) ابن حنفیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں اور ان کا صاحبزادہ تو انہوں نے پوچھا: تم دونوں کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے، تو انہوں نے (اللہ کا یہ حکم تلاوت) فرمایا:

قَضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

”تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔“

اور جس دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی اس دن ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج اس اُمت کے ربانی فوت ہو گئے۔

﴿ ﴿ ﴿ تَشْرِيحُ ﴿ ﴿ ﴿ ”ربانی“ کا مطلب ہے اللہ والا خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں، اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1843 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثِ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُعْتَمِرًا، عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي

رَجَاءٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثِ ﴿ ﴿ ﴿ كَانَ هَذَا الْمَوْضِعُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدَّمُوعِ، كَأَنَّهُ الشِّرَاكُ الْبَالِي مِنَ

الدَّمُوعِ -

﴿ ﴿ ﴿ المصنف لابن ابی شیبہ: ۲۲۴/۷ / الزهد لہنادین السری: ۲۸۹/۱ / حلیۃ الاولیاء لابی نعیم: ۳۲۹/۱ / اسد الغلابۃ فی معرفۃ الصحابۃ:

۱۹۴/۳ / اخبار مکتہ لفاقھی: ۳۰۶/۲ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت ابورجاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آنسوؤں کے بہنے کی جگہ کی ایسی حالت ہو گئی تھی جیسے وہ بوسیدہ تمہ ہو۔

﴿ ﴿ ﴿ 1844 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثِ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنُ حَدِيثِ ﴿ ﴿ ﴿ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَذَ بِلِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمُ، أَوْ اصْمُتْ

تَسْلَمُ، قَبْلَ أَنْ تَنْدَمَ. ﴿ ﴿ ﴿ الزهد للاحمد بن جنبل، ص: ۱۸۸ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان پکڑ کر فرما رہے تھے: اے زبان! اچھی بات کہہ: فائدے

میں رہے گی یا پھر خاموش ہی رہ: شرمندہ ہونے سے پہلے ہی سلامتی بالوگے۔  
https://kallistabli.net



﴿1845﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَمِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَكَانَ يَقُومُ شَطْرَ اللَّيْلِ يُكَبِّرُ وَاللَّهُ فِي ذَلِكَمُ النَّشِيْءِ ﴿مضی برقم: ۱۸۴۰﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مجھے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سنگت نصیب ہوئی تو (میں نے دیکھا کہ) آپ دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور آدھی رات تک قیام کرتے تھے اللہ کی قسم! آپ قرأت کرتے ہوئے بہت زیادہ روتے تھے۔

﴿1846﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ آخِذًا بِشَمْرَةِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ: وَيَحَكَ قُلَّ خَيْرًا تَغْنَمُ، وَأَسْكُتُ عَنْ شَرِّ تَسْلَمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا لِي أَرَاكَ آخِذًا بِشَمْرَةِ لِسَانِكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ هُوَ عَلَى شَيْءٍ أَحَقُّ مِنْهُ عَلَى لِسَانِهِ. ﴿حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۲۸﴾ ﴿﴾ حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کی نوک کو پکڑے ہوئے فرما رہے تھے: افسوس! اچھی بات بول: فائدے میں رہے گی اور بری بات کرنے سے خاموش رہ، سلامتی میں رہے گی۔ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عباس! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی زبان کی نوک پکڑ کر یہ بات کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ روز قیامت زبان سے بڑھ کر کوئی ایسی چیز نہیں ہوگی جو انسان کو پھسانے کا باعث بنے گی۔

﴿1847﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا بَكْرُ بْنُ عَمِيْسَى الرَّاسِبِيُّ قَتْنَا أَبُو عَوَانَةَ قَتْنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَمِيصَهُ مُقْلَصًا فَوْقَ الْكَعْبِ، وَالْكَمَّ يَبْلُغُ أَصُولَ الْأَصَابِعِ، يُغَطِّي ظَهْرَ الْكَفِّ - ﴿الزهد للاحمد بن حنبل، ص: ۱۷۹﴾ ﴿﴾ حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ان کا قمیض گھٹنے سے اوپر تک سمٹا ہوا تھا اور آستینیں (ہاتھوں کی) انگلیوں کے کناروں تک تھیں اور ہتھیلی کی پشت کو ڈھانپ رکھا تھا۔

﴿1848﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أَحْمَدَ بْنِ الزُّبَيْرِيِّ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ وَلَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑا عالم ہو۔

﴿1849﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ آيَةَ فَوَقَفَ عِنْدَهَا أَسْهَرَتْهُ حَتَّى أَصْبَحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: مَنْ حَبْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ فَدَعَاؤُهُ فَقَالَ لَهُ: إِنِّي قَرَأْتُ آيَةَ كُنْتُ لَا أَتَفُؤُ عِنْدَهَا وَإِنِّي وَقَفْتُ اللَّيْلَ عِنْدَهَا فَأَسْهَرَتْ نَفْسِي، حَتَّى أَصْبَحْتُ (وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ) (يوسف: 10) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ " لَا تُسْهَرُكَ فَإِنَّا لَمْ نَعْنِ بِهَا" إِنَّمَا عَنِي بِهَا أَهْلُ الْكِتَابِ (وَلَكِنَّ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولَنَّ اللَّهُ) وَهُوَ (الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ) (يس: 83) (وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ) (المؤمنون: 88) سَيَقُولُونَ اللَّهُ فَمَنْ يُؤْمِنُونَ هَهُنَا وَهُمْ يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ ﴿تفسیر ابن جریر الطبری: ۵۰/۱۳﴾  
 ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت مطلب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آیت پڑھی اور اسی پر ٹھہر گئے اس آیت نے صبح تک آپ کو جگائے رکھا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے پوچھا: اس امت کے سب سے بڑے عالم کون ہیں؟ میں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ انہوں نے مجھے ان کی طرف بھیجا سو میں انہیں بلا لایا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں ایک آیت پڑھا کرتا ہوں اور اس پر ٹھہرتا نہیں ہوں لیکن گزشتہ رات میں نے وہ آیت پڑھی تو میں اس پر ٹھہر گیا، یہاں تک کہ اس نے صبح ہو جانے تک مجھے جگائے رکھا (وہ آیت یہ ہے:-)

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

”ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، مگر اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ اوروں کو بھی شریک کرتے ہیں“

یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ آیت آپ کو نہیں جگائے گی کیونکہ اس آیت سے ہم مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد اہل کتاب ہیں۔ (جیسا کہ ان دو آیات میں وضاحت مذکور ہے:-)

وَلَكِنَّ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولَنَّ اللَّهُ

”اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو بیشک وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔“ اور

قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ  
 ”کہہ دیجیے کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں  
 کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ تو وہ یہی کہیں گے کہ یہ اختیار تو بس اللہ کے پاس ہے۔“  
 وہ یہاں تو ایمان لارہے ہیں جبکہ وہ اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔

﴿1850﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَتْنَا ابْنَ

أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَبْصَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ وَهُوَ دَاخِلُ الْمَسْجِدِ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ

عَبَّاسِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتِهِ

﴿﴾ حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتلایا  
 کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ تو اس نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغامبری کا کام  
 کس سے لے اور کیسے لے۔

﴿1851﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَيْفِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَنْ اسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ

بِالسَّنَةِ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۹﴾

﴿﴾ حضرت سیف بن عبد اللہ سے روایت ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: انہوں نے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اعمال حج کی ذمہ داری کسے سونپی  
 ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو انہوں نے فرمایا: وہ سنت کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔

﴿1852﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنَ بْنَ مُوسَى قَتْنَا أَبُو

هَلَالٍ قَتْنَا عَمْرُو بْنَ دِينَارٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَوْعْتَبَةُ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَجْمَعَ لِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ

مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ، وَتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَالْعَرَبِيَّةِ وَأَنْسَابِ النَّاسِ وَالطَّعَامِ.

﴿الاستيعاب لابن عبد البر: ۲/۳۵۳/العلل للاحمد بن حنبل، ص: ۲۲۸﴾

﴿﴾ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس سے بڑھ کر ایسی کوئی مخلوق نہیں دیکھی جس میں ہر طرح کی خوبی اور بھلائی جمع ہو (یعنی) حلال و حرام قرآن کی تفسیر اور عربی دانی لوگوں کے انساب اور طعام وغیرہ کے مسائل (یعنی جملہ مسائل پر آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تکرار ہوتا تھا)

﴿1853﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو كَامِلٍ، وَعَفَّانُ قَالَ: نَا

حَمَّادٌ، يَعْنِي: ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ: أَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ

عَفَّانُ وَهُوَ كَالْمُعْرُضِ عَنِ الْعَبَّاسِ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَمِيكَ كَالْمُعْرُضِ عَنِّي؟ فَقُلْتُ: إِنَّهُ

كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ، قَالَ عَفَّانُ: قَالَ: أَوْ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجِعْ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ،

قَالَ: ذَاكَ جَبْرِيلُ، فَهُوَ الَّذِي شَفَعَنِي عِنْدَكَ قَالَ عَفَّانُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَكَ رَجُلٌ يُنَاجِيكَ.

﴿مسند احمد: ۳۱۲/۱، مسند ابی داؤد الطيالسی: ۱۳۹/۲، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰/۲۹۱، مجمع الزوائد للشمسی: ۶/۲۷۹﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے

اعراض کر رہے ہوں۔ جب ہم آپ کے ہاں سے نکل آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچا زاد کی طرف

نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔

انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا: یا

رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبد اللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا

تھا جس سے آپ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے عبد اللہ! کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں

نے کہا؟ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف سے مشغول کر دیا تھا۔

﴿1854﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ

زَكَرِيَّةَ عَنْ عَامِرٍ :

﴿متن حدیث﴾ ► فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ رَأَيْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَزْعُمُ ابْنُ عَمِيكَ أَنَّهُ

رَأَى عِنْدَكَ رَجُلًا قَالَ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جَبْرِيلُ. ﴿الاصابة في تمیيز الصحابة: ۳۳۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اپنے والد گرامی کو آ کر) بتلایا کہ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (جا کر نبی کریم ﷺ سے) کہا: آپ کے چچا کا بیٹا کہتا ہے کہ اس نے آپ کے پاس کسی آدمی کو بیٹھے دیکھا ہے جو اس اس طرح کا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔

﴿1855﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا وَكَيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: عِنْدَ قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ هَذَا كَانَ رَبَّانِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿مضی برقم: ۱۸۳۲﴾

◊ ◊ ◊ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

یہ اس امت کے ربانی تھے۔

﴿تشریح﴾ ◀ ”ربانی“ کا مطلب ہے اللہ والا خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

﴿1856﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَتْنَا زُهَيْرٌ،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ خَثِيمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ أَوْ عَلَى مَنْكِبِي، فَقَالَ:

اللَّهُمَّ فَفِّهْ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمَهُ التَّوْبِيلَ. ﴿مسند احمد: ۳۱۲/۱﴾

◊ ◊ ◊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کندھے پر یا (کہا کہ) میرے مونڈھے پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی

سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

﴿1857﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ قَتْنَا

حَاتِمٌ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ أَبُو يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا اللَّهُ لِي أَنْ يَزِيدَنِي عِلْمًا وَفَهْمًا.

﴿التاريخ للفسوی: ۵۱۸/۱/معرفۃ القراء للذہبی: ۳۱۲/۱﴾

◊ ◊ ◊ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائی کہ وہ میرے ”علم“

اور ”فہم“ میں اضافہ فرمادے۔



﴿1858﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَفَّانُ قَالَ: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ :  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا مِنْ اللَّيْلِ قَالَ: فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَضَعَكَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمَهُ التَّوْبِيلَ. ﴿مسند احمد: ۱/۳۲۸/۱/مجمع الكبير للطبراني: ۱۰/۳۲۰/۱/سير اعلام النبلاء للذهبي: ۳/۳۳۷﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ مطہرہ) سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے تو میں نے رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے وضو کا پانی رکھا، تو سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے رکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے دعا دیتے ہوئے) فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔

﴿1859﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَتْنَا وَرْقَاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءُ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: مَنْ وَضَعَهُ ذَا؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ ﴿صحیح مسلم: ۳/۱۹۲۷/مسند احمد: ۱/۳۲۸﴾  
 ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا؟ انہوں نے کہا: ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے (دین کی) سمجھ عطا فرما دے۔

﴿1860﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي الضُّبَعِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ نِعْمَ تَرَجُّمَانُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْقُرْآنِ ﴿مکرر برقم: ۱۵۵۸﴾  
 ◀ حضرت ابوالضحیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کے بہت اچھے ترجمان ہیں۔

﴿1861﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:  
 ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ - ﴿مکرر برقم: ۱۵۵۹﴾

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمریں پالیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ پاتا۔

﴿ 1862 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي

مُجَالِدٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَثْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ قَالَ لِي أَبِي: يَا بَنِي أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقْرُبُكَ وَيَخْلُو بِكَ وَيَسْتَشِيرُكَ مَعَ

نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا: اتَّقِ اللَّهَ، لَا تَفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا، وَلَا يُجْرِبَنَّ عَلَيْكَ كَذِبَةً، وَلَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا قَالَ عَامِرٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ

قَالَ: نَعَمْ، وَمِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ. ﴿ العجم الكبير للطبرانی: ۳۲۲/۱۰/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۸/۱ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

مجھ سے میرے والد گرامی (حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! میں دیکھتا

ہوں کہ امیر المؤمنین تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں، تم سے تنہائی میں باتیں کرتے ہیں اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کے ساتھ ساتھ تم سے بھی مشورہ لیتے ہیں، لہذا میری تین باتیں یاد رکھنا: اللہ سے ڈرتے رہنا اور ان کا کوئی راز فاش نہ کرنا، ان کو تم پر کسی جھوٹ کا تجربہ قطعاً نہ ہونے پائے اور ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ کرنا۔

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عباس! (ان میں سے) ہر ایک

نصیحت ایک ہزار نصیحتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

﴿ 1863 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَنَا

الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿ ﴿ ﴿ مَثْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ نِعْمَ تَرْجَمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ، لَوْ أَدْرَكَ أَسْنَانَنَا مَا عَشْرَةٌ مِنَّا رَجُلٌ

﴿ تاریخ بغداد للخطیب: ۱۷۴/۱ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کے بہترین ترجمان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، اگر وہ ہماری عمریں بھی حاصل کر لیتے تو ہم میں سے کوئی آدمی

ان کے (علم کے) دسویں حصے کو بھی نہ پہنچ سکتا۔

﴿ 1864 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا ابْنَ نُمَيْرٍ قَتْنَا مَالِكُ يَعْنِي:

ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ سَلْمَةَ يَعْنِي: ابْنَ كَهَيْلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ:

﴿ ﴿ ﴿ مَثْنُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ نِعْمَ تَرْجَمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ مکرر رقم: ۱۵۵۹ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

قرآن کے بہترین ترجمان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

﴿ ﴿ ﴿ 1865 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَاهُشِيمٌ قَالَ: أَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ شَهَدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، فَيُنشِدُ الشَّعْرَ وَقَالَ هُشَيْمٌ

مَرَّةً: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ مِمَّا يَسْتَعِينُ بِالشَّعْرِ ﴿ ﴿ ﴿ انظر الاثر برقم: ١٩١٦ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان سے جب بھی قرآن کی عربیت کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ

(جواب میں بطور دلیل) شعر پڑھا کرتے تھے۔

اور ہشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب ان سے قرآن کی عربیت کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ شعر

سے مدد لیتے تھے (یعنی دلیل کے طور پر عربی اشعار پیش کرتے تھے)۔

﴿ ﴿ ﴿ 1866 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو نَعِيمٍ قَتْنَا شَيْبُلُ بْنُ عَبَّادٍ،

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

﴿ ﴿ ﴿ حَلِيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ لِابْنِ نَعِيمٍ: ٢٨٠/٣ ﴿ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے دو یا تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

﴿ ﴿ ﴿ 1867 ﴿ ﴿ ﴿ سُنْدُ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ

لِشَرِيكٍ:

﴿ ﴿ ﴿ مَتْنٌ حَدِيثٍ ﴿ ﴿ ﴿ أَيْ الرَّجُلَيْنِ كَانَ أَعْلَمَ بِالتَّفْسِيرِ مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ

مُجَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

﴿ ﴿ ﴿ حضرت اسود بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شریک رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، ان دونوں شخصیات میں سے تفسیر کے بڑے عالم کون تھے؟ انہوں

نے کہا: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ تھے۔

امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا۔

﴿1868﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ

بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبَ عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: قَالَ لِي مُجَاهِدٌ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَقْفَهُ عَلَى كُلِّ آيَةٍ

◀ ﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا، میں انہیں ہر آیت پر ٹھہراتا تھا۔

﴿1869﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَتْنَا حَمَادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْهُ، وَكَانَ عَبِيدُ اللَّهِ يُلْطِفُهُ

فَكَانَ يَغْرُهُ غَرًّا

◀ ﴿﴾ حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کرتے تھے اور وہ ان سے احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

﴿1870﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، نَا أَبُو كَامِلٍ، وَعَفَّانُ الْمَعْنِيُّ

قَالَا: نَا حَمَادُ قَالَ: أَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ

عَفَّانُ وَهُوَ كَالْمُعْرُضِ عَنِ الْعَبَّاسِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَالْمُعْرُضِ عَنِّي؟ فَقُلْتُ لَهُ:

إِنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يُنَاجِيهِ قَالَ عَفَّانُ: فَقَالَ: أَوْ كَانَ عِنْدَهُ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ

اللَّهِ، هَلْ كَانَ عِنْدَكَ أَحَدٌ؟ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّ عِنْدَكَ رَجُلًا تُنَاجِيهِ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ؟ قُلْتُ:

نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ الَّذِي شَغَلَنِي عَنْكَ، قَالَ عَفَّانُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدَكَ رَجُلٌ يُنَاجِيكَ.

﴿مسند احمد: ۳۱۲/۱، مسند ابی داؤد الطیلسی: ۱۳۹/۲، المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۱/۱۰، مجمع الزوائد: ۲۷۶/۹﴾

◀ ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سرگوشیاں کر رہا تھا۔ حضرت عفان بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس انداز میں بیٹھے تھے کہ جیسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ

سے اعراض کر رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے ہاں سے نکل آئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے اپنے چچا زاد کی طرف نہیں دیکھا وہ کیسے مجھ سے اعراض کر رہے تھے۔ میں نے کہا: ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے پاس کوئی آدمی موجود تھا؟ کیونکہ عبد اللہ نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس سے آپ ﷺ سرگوشیاں کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اے عبد اللہ! کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے ہی مجھے آپ کی طرف مشغول کر دیا تھا۔

﴿1871﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمًا قَالَ: أَنَا أَبُو بَشْرٍ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿مُتْنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْذُنُ لِأَهْلِ بَدْرٍ وَيَأْذُنُ لِي مَعَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَأْذُنُ

لِهَذَا الْفَتَى مَعَنَا وَمَنْ أَبْنَانِنَا مَنْ هُوَ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ، وَأَذِنَ لِي مَعَهُمْ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ هَذِهِ السُّورَةِ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر:1) فَقَالُوا: أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَغْفِرَ وَأَنْ يَتُوبَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ كَذَلِكَ، "وَلَكِنَّهُ أَخْبَرَ نَبِيَّهُ بِحُضُورِ أَجَلِهِ، فَقَالَ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر:1): فَتَحَ مَكَّةَ، (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا) (النصر:2): أُمِّي فَذَلِكَ عَلَامَةٌ مَوْتِكَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر:3):" فَقَالَ لَهُمْ: كَيْفَ تَلُومُونِي عَلَى مَا تَرَوْنَ؟

صحیح البخاری: ۴۳۵/۸ / مسند احمد: ۳۳۸/۱ / الدر المنثور للسيوطی: ۴۰۷/۶ / حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۷/۱

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (کے بیٹوں) کو بھی اجازت دے دی اور مجھے بھی ان کے ساتھ بلا لیا۔ پھر ان سے سورۃ النصر کے متعلق سوال کیا (کہ اس کی تفسیر کیا ہے؟) تو انہوں نے کہا: اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ جب آپ کو فتح مل جائے تو آپ پروردگار سے استغفار کریں اور توبہ کریں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس کی تفسیر یہ نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو ان کی وفات کا وقت آجانے کی خبر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

”جب اللہ کی مدد اور فتح آن پینچی۔“



اس آیت سے مراد فتح مکہ ہے۔

وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا

”اور آپ نے دیکھا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔“

یہ آپ ﷺ کے وصال کی اطلاع ہے۔

فَسَبَّ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا

”پس آپ اپنے پروردگار کی تعریف کی تسبیح کیجیے اور اس سے مغفرت طلب کیجیے، بیشک وہ خوب توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۃ النصر کی یہ تفسیر سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو خوبی اور کمال آپ

دیکھ رہے ہیں اس پر آپ مجھے کیسے ملامت کر سکتے ہیں؟

﴿1872﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَسْوَدَ بْنَ عَامِرٍ قَتْنَا شَرِيكَ

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: أَجْمَلُ النَّاسِ، وَإِذَا تَكَلَّمْتُ، قُلْتُ: أَفْصَحُ

النَّاسِ، وَإِذَا أَفْتَى، قُلْتُ: أَقْضَى النَّاسِ، وَإِذَا ذَكَرَ أَهْلَ فَارِسٍ، قُلْتُ: أَعْلَمُ النَّاسِ " نَحْوَذَا قَالَ شَرِيكَ-

﴿الاصابة في تمييز الصحابة ۳۳۳/۲ الاستيعاب لابن عبد البر: ۳۵۳/۲﴾

﴿﴾ حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھتا تو کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، جب وہ گفتگو فرماتے تو میں

کہتا: تمام لوگوں سے بڑھ کر فصیح۔ جب وہ فتویٰ دیتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے بہتر فیصلہ کرنے والے۔ اور جب وہ اہل

فارس کا ذکر کرتے تو میں کہتا: تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

﴿1873﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ، نَا مَعْمَرٌ، عَنْ

عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دَفِنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتَّىٰ عَلَيْهِ التُّرَابُ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا

يُدْفَنُ الْعِلْمُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، فَقَالَ: وَأَبْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ قَدْ دُفِنَ بِهِ عِلْمٌ كَثِيرٌ

﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۱/۲﴾

﴿﴾ حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تو ان پر مٹی ڈال کر فرمایا: علم اس طرح دفن ہوتا

جائے گا۔ حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی بہت سا علم دفن ہو گیا ہے۔

﴿1874﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ

مَعْمَرًا يَقُولُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِأَخِي لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ " أَذْهَبُ بِنَا إِلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يُحْتَاجَ إِلَيْنَا" فَقَالَ: وَكَانَ إِذَا صَلَّى أَجْلَسَ غُلَمَانَهُ خَلْفَهُ، فَبِذَا مَرَّ بِآيَةٍ لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا شَيْئًا رَدَّهَا فَكَتَبُوهَا فَبِذَا خَرَجَ سَأَلَ عَنْهَا. " (التاريخ للفسوي: ۵۲۸/۱) ﴿

﴿﴾ حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک انصاری بھائی سے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس لے چلو شاید کہ انہیں ہماری ضرورت ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نماز پڑھاتے تو اپنے پیچھے اپنے بچوں کو بٹھالیتے، پھر جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں انہوں نے کچھ نہ سنا ہو تو اسے دوہراتے چنانچہ وہ اس آیت کو لکھ لیتے، پھر جب آپ باہر نکلتے تو اس آیت کے بارے میں سوال کرتے۔

﴿1875﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ نَامُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّوْشَجَانِ قَتْنَا بِشِيرِ أَبِي تَوْبَةَ قَالَ نَا خُصِيفٌ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ عَطَاءٌ إِذَا حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَتْنَا الْبَحْرُ

﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲﴾

﴿﴾ حضرت خُصِيفٌ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جب ہمیں کوئی حدیث سُناتے تو فرماتے: مجھے یہ حدیث "علم کے سمندر" نے بیان کی۔

﴿1876﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ -

﴿المستدرک للحاكم: ۵۱۸/۱، المعجم الكبير للطبراني: ۲۸۸/۱۰، المصنف لابن ابی سبیتہ: ۳۲۸/۳﴾

﴿﴾ حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس دُنیا سے وصال کے وقت طائف میں موجود تھا تو ان کی سرپرستی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی۔

﴿1877﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّى أَصَبْتَ هَذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: لِسَانًا سُنُورًا، وَقَلْبًا عَقُولًا

﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۲۹۹/۸﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت مغیرہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

﴿1878﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ،

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّ عُمَرَ كَانَ يُدْنِيهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءَ مِثْلِهِ فَقَالَ لَهُ

عُمَرُ أَنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعَلَّمُ. ﴿مضی مختصر ابرقم: ۱۸۷۱﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو (مشاورت کی غرض سے) اپنے قریب رکھا کرتے تھے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جیسے تو ہمارے بچے بھی ہیں (آپ انہیں اپنے قریب کیوں نہیں رکھتے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: یہ رتبہ اسے جس حیثیت سے ملا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں (یعنی علم کی بنا پر)

﴿1879﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو عَمْرٍو الْجَزْرِيُّ مَرَّوَانَ بْنَ

شُبَّاعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَجْلَانَ الْجَزْرِيُّ الْأَفْطُسُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَشَهِدَتْ جَنَازَتُهُ، فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يَرَ عَلَى خِلْقَتِهِ

حَتَّى دَخَلَ فِي نَعْشِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرَ خَارِجًا مِنْهُ فَلَمَّا دُفِنَ تَلَيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، لَا يَرَى مَنْ تَلَاهَا (يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّاتِي) (الفجر: 28). "قَالَ مَرَّوَانُ:

وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِمْسَى بْنُ عَلِيٍّ، فَقَالَا: هُوَ طَائِرٌ أَيْبُضُ

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۲۹۰/۱۰/المستدرک للحاكم: ۶۴۳/۳/مجمع الزوائد للنسفي: ۲۸۵/۹/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۲۹/۱﴾

﴿﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف نے طائف میں وصال فرمایا، میں نے ان کے جنازے میں شرکت کی، ہم نے دیکھا کہ ایک پرندہ آیا جو کہ عام پرندوں کی مثل نہیں تھا، اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہو گیا، پھر اسے اس کفن سے باہر نکلتے نہیں دیکھا گیا، پھر جب انہیں دفن کیا گیا تو قبر کے کنارے پر یہ آیات پڑھی جا رہی تھیں، لیکن پڑھنے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ اِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّرَضِيَةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝  
 ”اے مطمئن جان! اپنے رب کی جانب راضی خوشی لوٹ جا، پس تو میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔“

﴿1880﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا مُؤَمَّلًا قَتْنَا حَمَّادًا، يَعْنِي: ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ، وَيُوسُفَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولَانِ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ◀ مَا نَحْصِي كَمْ سَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ، فَيَقُولُ: هُوَ كَذَا وَكَذَا، أَمَا سَمِعْتَ الشَّاعِرَ يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا. ﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ لِحَدِيثِ﴾ ٢٤٨٧/٩ ﴿﴾

◊ ◊ ◊ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور یوسف بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم شمار ہی نہیں کر سکتے کہ کتنی ہی بار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کے کسی مسئلے کے بابت پوچھا جاتا تو وہ فرماتے: یہ اس طرح اس طرح ہے، کیا آپ نے شاعر کا فلاں فلاں شعر نہیں سنا؟

﴿تشریح﴾ ◊ ◊ ◊ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ ملکہ حاصل تھا کہ قرآن مجید کے جملہ علوم اور جمیع مسائل کا علم تھا جس بنا پر فوراً جواب دے دیتے تھے اور دوسری خوبی آپ کی یہ تھی کہ ہر مسئلے پر دلیل کے طور پر شعراء کے اشعار پیش کرنے پر بھی عبور حاصل تھا۔

﴿1881﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، أَبُو يَحْيَى إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ يَذْكُرُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ◀ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَسَى مُعَاوِيَةَ فَشَكِيَ إِلَيْهِ أَنْ عَلَيْهِ دَيْنًا، فَلَمْ يَرِ مِنْهُ مَا يُحِبُّ، وَرَأَى أَمْرًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ قَالَ: فَأَيُّ شَيْءٍ أَمْرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَالَ: أَصْبِرُوا قَالَ: فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُكَ شَيْئًا أَبَدًا، وَقَدِيمَ الْبُصْرَةَ فَتَرَكَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَرَعَهُ لَهُ بَيْتَهُ الَّذِي كَانَ فِيهِ، وَقَالَ: لِأَصْنَعَنَّ مَا صَنَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُونَ أَلْفًا، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا وَعِشْرِينَ مَمْلُوكًا، وَقَالَ: لَكَ مَا فِي الْبَيْتِ كُلُّهُ ◊ ◊ ◊ حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے گزارش کی کہ مجھ پر قرض ہے۔ لیکن انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے کوئی اچھا رویہ نہ دیکھا بلکہ ناگوار انداز ہی دیکھنے میں آیا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، بیشک عنقریب تم دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دیگر لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ایسے حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا کرنے کا حکم دیا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کہ صبر کرنا۔ اس کے بعد حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا اور ان کا دروازہ کھٹکھٹایا جس میں وہ رہتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: بیشک میں وہ کام ضرور کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا اور کہا تھا: آپ پر کتنا قرض ہے؟ انہوں نے کہا: بیس ہزار۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں چالیس ہزار اور بیس غلام دینے کے بعد فرمایا: گھر میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کا ہے۔

﴿1882﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَتْنَا زُهَيْرَ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى كَتِفِيَّ أَوْ مَنْكِبِي، -شَكَ سَعِيدٌ- ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ فَتَّهْ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمَهُ التَّوْبِيلَ. ﴿مُضَى بَرَقْم: ١٥٦٠، ١٥٦١﴾ ﴿ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میرے کندھے پر یا میرے مونڈھے پر رکھے۔ الفاظ کا یہ شک حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو ہوا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما دے۔

﴿1883﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَتْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ قَتْنَا حُسَيْنَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ اللَّهُمَّ أَعْطِ ابْنَ عَبَّاسٍ الْحِكْمَةَ وَعَلِّمَهُ التَّوْبِيلَ.

﴿مسند احمد: ٢٦٩١/ سنن ابن ماجہ: ٥٨١١/ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ٣١٥﴾

﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کو حکمت عطا فرما دے اور اسے تفسیر کا علم سکھا دے۔

﴿1884﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ قَتْنَا إِسْرَائِيلَ،

عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿مُتَن حَدِيث﴾ ﴿ أَرَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ خَلْفَةً، وَقَتُّهُ أَمَامَةً

﴿ حضرت مسلم بن صبیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنی سواری پر) اپنے پیچھے سوار کیا اور تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے۔

﴿1885﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّهِ قَالَ: أَخْبَرْتُ

عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمِلَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: <https://alislami.net>



﴿متن حدیث﴾ ﴿لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُدْرِجْنَا فِي أَكْفَانِهِ، فَجَاءَ طَائِرٌ أبيضٌ، فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ﴾

﴿معجم الصحابة للبغوي: ۳۳۶﴾

﴿﴾ حضرت غیلان بن عمرو بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس دنیا سے ظاہری وصال ہوا تو ہم انہیں کفن پہنارہے تھے اتنے میں ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔

﴿1886﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَتْنَا جَرِيرًا، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي

زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ، وَعَبِيدَ اللَّهِ، وَكَثِيرًا

بَنِي عَبَّاسٍ، ثُمَّ يَقُولُ: "مَنْ يُعْنِقُ إِلَيَّ فَكُذًا وَكَذَا قَالَ: فَيَسْبِقُونَ إِلَيْهِ، فَيَقْعُونَ عَلَى ظَهْرِهِ وَصَدْرِهِ، فَيَقْبَلُهُمْ وَيَلْتَمِزُهُمْ". ﴿مسند احمد: ۲۱۴/۱، مجمع الزوائد للهيثمی: ۲۸۵/۹، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ۳۳۰/۳﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں، عبداللہ، عبید اللہ اور کثیر کو ایک صف میں کھڑا کیا کرتے اور پھر

فرماتے: جو دوڑ کر سب سے پہلے میرے پاس پہنچے گا اس کو فلاں چیز انعام دوں گا۔ چنانچہ وہ تینوں آپ کی طرف دوڑ پڑتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر اور سینے پر چڑھ جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چومتے اور سینے سے لگا لیتے۔

﴿1887﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا

عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: أَنَا خَالِدُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿أَنَّ طَلْحَةَ قَالَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاحِبَةِ قَالَ: نَعَمْ فَتَحَاكَمَا إِلَيَّ

كَعْبٍ فَقَالَ لَهْمَا كَعْبٌ: أَمَا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ أَعْلَمُ بِأَحْسَابِكُمْ، وَأَمَّا أَنَا فَأَنِّي أَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا مِنْ خَيْرٍ مَنْ هُوَ مِنْهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْأَخْوِينَ، فَيَكُونُ مِنْ خَيْرِهِمَا فَقَضَى لِابْنِ عَبَّاسٍ.

﴿التاريخ للبخاری: ۱۵۶/۲﴾

﴿﴾ حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو کوئی فخریہ اعزاز حاصل ہے؟ انہوں نے کہا: جی

ہاں۔ چنانچہ وہ دونوں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ لے گئے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب و نسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو اور جہاں تک میری بات ہے تو میں نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس کے لیے وہ ان کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے، یہاں تک کہ جب بات دو

بھائیوں کے معاملے تک پہنچ جائے تو ان دونوں میں سے بھی بہترین ہی منتخب ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت کعب بن عوفؓ نے حضرت ابن عباسؓ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

﴿1888﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجُرَّاحِ نَا أَبِي،

عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► بَتُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مِيمُونََةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: ضَعِ لِي طَهُورًا فَوَضَعْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَفِيهِ فِي الدِّينِ ﴿مضی برقم: ۱۸۵۸﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

(ایک مرتبہ) میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہؓ کے گھر میں رات بسر کی، تو نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت (نوافل پڑھنے

کے لیے) اُٹھے اور فرمایا: میرے لیے وضو کا پانی رکھ دو۔ چنانچہ میں نے آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

﴿1889﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَتْنَا ابْنَ عِيْنَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► دَعَا لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي اللَّهُ عِلْمًا وَفَهْمًا.

﴿مضی برقم: ۱۸۵۷﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

نبی کریمؐ نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ اس کے علم و فہم میں اضافہ فرما۔

﴿1890﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا ابْنَ عِيْنَةَ،

عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► لَا تَمُضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِي مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَى لَمْ تَلْبَسَهُ الْفِتْنُ وَلَمْ

يَلْبَسَهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ تَعْجِزُ عَنْهَا مُشِيخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: هُوَ أَمْرُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

﴿المصنف لابن ابی شیبہ: ۳۲۱﴾

﴿﴾ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

شب و روز گزرتے رہیں گے یہاں تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک نوجوان زمام حکومت سنبھالے گا، نہ تو فتنے اُس

کے آڑے آئیں گے اور نہ ہی وہ خود ان کا شکار ہوگا۔ حضرت ابو معبد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عباس! تمہارے بزرگوں کو

تویہل نہ سکی، تو کیا تمہارے نوجوانوں کو یہل جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا امر ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

﴿1891﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا وَكَيْفٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، سَمِعَهُ مِنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ مِمَّا ثَلَاثَةٌ: مِمَّا السَّفَاحُ وَمِمَّا الْمَنْصُورُ وَمِمَّا الْمَهْدِيُّ. ﴿

﴿المستدرک للحاکم: ۵۱۴/۴/البدایة والنہایة: ۶/۲۳۶/التاریخ للفسوی: ۵۳۵/۱﴾

﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

تین شخصیات ہم میں سے ہیں: سفاح، منصور اور مہدی۔

﴿1892﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسِ السَّكُونِيِّ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثِ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ قِيلَ لَطَاوُسُ أَدْرَكْتَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْقَطَعْتَ إِلَى هَذَا الْغُلَامِ مِنْ بَيْنِهِمْ؟ قَالَ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُهُمْ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲/اسد الغابة في معرفة الصحابة: ۱۹۳/۳﴾

﴿﴾ حضرت امام لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ نے بہت سے اصحاب رسول رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف پایا ہے لیکن ان سب کے باوجود آپ نے اس نوجوان کے حلقہ درس کا ہی کیوں انتخاب کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ستر ایسے اصحاب نبی رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ان سب کا جب کسی مسئلے میں اختلاف ہوتا تھا تو وہ حتمی فیصلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی مانتے تھے۔

﴿1893﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ، نَابِئٌ وَهَبٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَلْيَسْأَلْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ.

﴿اسنادہ ضعیف﴾

﴿﴾ حضرت ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قرآن کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ عبید اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے سوال

کرے۔

﴿1894﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ الْأَبَجْرِ قَالَ:

﴿مَتْنُ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنَّمَا فَهَى أَهْلُ مَكَّةَ حِينَ نَزَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ ﴿التاریخ للفسوی: ۵۳۰/۱﴾

﴿﴾ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

بیشک اہل مکہ کو بھی اس وقت دین کی فقاہت حاصل ہوگئی جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں تشریف لے گئے۔

﴿1895﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ طَلْحَةَ الْأَيْمِيِّ قَالَ: كَانَ يُقَالُ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ بَغْضُ بَنِي هَاشِمٍ نِفَاقٌ

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ حضرت طلحہ ایامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ کہا جاتا تھا:

بنو ہاشم سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

﴿1896﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ الْكَوْسَجِيِّ قَتْنَا

يَحْيَى، يَعْنِي: ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ قَالَتْ عَائِشَةُ مَنْ اسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَوْسِمِ؟ قَالُوا: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ: هُوَ أَعْلَمُ

النَّاسِ بِالْحَدِيثِ. ﴿مضی برقم: ۱۸۵۱﴾

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ حضرت عبداللہ بن سیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے استفسار فرمایا: حج کا نگران کس کو مقرر کیا جائے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

کو تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حج کے احکام کو تو وہی تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔

﴿1897﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ،

يَعْنِي: ابْنَ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ﴿مضی برقم: ۱۸۴۱﴾

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ حضرت امام منذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات ہوئی تو حضرت علی

رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

آج اس امت کے ربانی فوت ہو گئے۔

﴿تشریح﴾ ◄ ”ربانی“ کا مطلب ہے اللہ والا خدا پرست۔ ایک مطلب ہے کامل علم والا۔ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں یہ دونوں صفات ہی بہ درجہ اتم پائی جاتی تھیں اس لیے یہ تمام معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

﴿1898﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◄ لَقَدْ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ حَبْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ. ﴿التاریخ للفسوی: ۵۴۰/۱﴾

◄ ﴿متن حدیث﴾ ◄ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وصال فرما گئے ہیں اور وہ آخر دم تک اس اُمت کے بہت بڑے عالم رہے۔

﴿1899﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا حَجَّاجَ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءُ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ نَاسٌ يَأْتُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ لِلشَّعْرِ، وَنَاسٌ لِلنَّسَابِ، وَنَاسٌ لِأَيَّامِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ صِنْفٍ إِلَّا يُقْبَلُ عَلَيْهِمْ بِمَا شَاءُوا ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۷/۲﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت امام عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس لوگ اشعار کے لیے آیا کرتے تھے کچھ لوگ انساب کی تعلیم کے لیے اور کئی لوگ عرب کے حالات و حادثات کو جاننے کے لیے آتے تھے۔ پس ان میں سے علم کی جو بھی صنف ہوتی، آپ ان کو وہی سکھا دیتے جو وہ چاہتے ہوتے۔

﴿1900﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ قَتْنَا حَجَّاجَ قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ كَانَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِذَا أَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَخَذَ النَّاسُ مَعَهُ، وَإِذَا أَخَذَ فِي الْقُرْآنِ لَمْ يَتَعَلَّقِ النَّاسُ مِنْهُ بِشَيْءٍ. ﴿الاستيعاب لابن عبد البر: ۳۵۷/۲﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب حلال و حرام کے متعلق بحث کرتے تو لوگ بھی ان کے ساتھ بحث میں حصہ لیتے لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ قرآن کی تفسیر بیان فرماتے تو پھر لوگ اس میدان میں ان کے سامنے نہ آتے۔

﴿1901﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمِ بْنِ خَالِدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ تَكَلَّمْ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لَوْ عَلِمْنَا جِنْنَا بِأَبْنَانِنَا مَعَنَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعَلَّمُ ﴿مضی رقم: ۱۸۷۱﴾ ◀ ◀ ◀ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اب آپ بولیں۔ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ہمیں علم ہوتا (کہ یہاں بچوں نے بھی بولنا ہے) تو ہم بھی اپنے ساتھ اپنے بیٹوں کو لے آتے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اعزاز جس وجہ سے ہے وہ آپ بھی (خوب) جانتے ہیں (یعنی علم کی وجہ سے)۔

﴿1902﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَتْنَا نَافِعَ بْنَ عُمَرَ، عَنْ



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَامِينٍ :

﴿ متن حدیث ﴾ ◀ أَنَّ طَائِرًا دَخَلَ فِي ثِيَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرِهِ، فَلَمْ يَرِ خَرَجَ حَتَّى دُفِنَ. "لَا أُدْرِي رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَوْ أُخْبِرَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ" ﴿التاريخ الكبير للبخاري: ۳۳۳/۳/ سير اعلام النبلاء للذهبي: ۱۷۳/۳﴾  
 ◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن یامین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک پرندہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کپڑوں میں داخل ہو گیا، جب وہ میت کی چارپائی پر تھے پھر وہ پرندہ باہر نہیں نکلا یہاں تک کہ انہیں دفن کر دیا گیا۔

﴿ 1903 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عُمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا جَرِيرًا، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَبْتَ هَذَا الْعِلْمَ؟ قَالَ: بِلِسَانِ سُؤُولٍ، وَقَلْبِ عَقُولٍ ﴿البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: ۲۹۹/۸﴾

◀ ◀ ◀ حضرت مغیرہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس قدر علم کیسے حاصل کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: سوال کرنے والی زبان اور سمجھنے والے دل کے ذریعے۔

﴿ 1904 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ قَتْنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿ متن حدیث ﴾ ◀ كَانَ عُمَرُ يُسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ لِي: "لَا تَكَلِّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا" فَبِذَا تَكَلَّمْتُ، قَالَ: غَلَبْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بَمَا جَاءَ بِهِ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شُونَ رَأْسِهِ. "قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ شُونَ رَأْسِهِ يَعْنِي السُّعْبَ الَّتِي تَكُونُ فِي الرَّأْسِ." ﴿المستدرک للحاكم: ۵۳۹/۳/ الفقيه والحققه للخطيب: ۱۳۳/۲/ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۷/۱﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عباتھ بلایا کرتے تھے اور فرماتے: تم اُس وقت تک نہ بولنا جب تک وہ بات نہ کر لیں۔ چنانچہ جب (ایک مسئلے میں) میں بولا (اور صحیح رائے دی) تو آپ نے (حاضرین سے) فرمایا: کیا تم سب اس ایک بات کا مجھے نہ بتا سکتے جو اس لڑکے نے بتا دی ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی تک جنے نہیں ہیں۔ ابن ادريس فرماتے ہیں: سر کے جوڑوں سے مراد وہ گوشے ہیں جو سر میں ہوتے ہیں۔

﴿ 1905 ﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ قَتْنَا مُجَالِدٌ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَالَ لِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَكْرَمَكَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثًا لَا تَغْتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا وَلَا تَغْشَيْنَّ لَهُ سِرًّا وَلَا يَتَعَلَّقَنَّ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ. فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: كُلُّ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنَ الْفِي قَالَ: نَعَمْ وَخَيْرٌ مِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ - ﴿المعجم الكبير للطبراني: ۳۲۲/۱۰/ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۸/۱﴾

◀ ◆ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

مجھ سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں ان صاحب کو یعنی حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں لہذا تم میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل مت کرنا، ان کے کسی بھی راز کو فاش نہ کرنا اور یہ تم پر کسی جھوٹ کی گرفت نہ کریں۔

(مجالد کہتے ہیں کہ) میں نے شعیب بن عبد اللہ سے کہا: ہر بات ایک ہزار باتوں سے بہتر ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! بلکہ دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

﴿1906﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِالسَّنَةِ وَلَا أَجَلَدَ رَأْيًا وَلَا أَثَقَبَ نَظْرًا حِمِينَ يَنْظُرُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿الطبقات لابن سعد: ۳۶۸/۲/ الاستیعاب لابن عبد البر: ۳۵۲/۲﴾

◀ ◆ ◀ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سنت کو جاننے والا مضبوط اور مستند رائے والا اور (مسائل پر) نہایت گہری نگاہ رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

﴿1907﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ غُرَابٍ قَتْنَا بَسَّامُ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ: نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَامِينٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَهِدَتْ جَنَازَتَهُ فَلَمَّا أَحَدْنَا بِهِ الْوَادِي رَأَيْتُ طَائِرًا أبيضَ يُقَالُ لَهُ: الْغُرْنُوقُ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ فِي نَعِيشِهِ فَيَرُونَ أَنَّهُ عَلِمَهُ ذَهَبَ مَعَهُ. ﴿مضی برقم: ۱۹۰۲﴾

◀ ◆ ◀ حضرت عبد اللہ بن یامین رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جہان سے رخصت ہوئے تو میں ان کے جنازے میں موجود تھا۔ جب ہم نے انہیں وادی میں لحد کے اندر اتارنا تو میں نے ایک نہایت سفید پرندہ دیکھا جسے ”غرناق“ کہا جاتا تھا وہ آیا اور ان کی نعش مبارک میں داخل ہو گیا۔ اہل علم اس کی تعبیر یہ کرتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا: جو ان کے ساتھ ہی چلا گیا۔

﴿1908﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا ابْنَ فَضِيلٍ، عَنِ الْأَجَلِدِ، عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ:

﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَمَّا مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَاءَ طَائِرٌ أبيضٌ فَدَخَلَ فِي أَكْفَانِهِ . قَالَ ابْنُ فَضِيلٍ إِنَّهُ عِلْمُهُ. ﴿المستدرک للحاکم: ۵۳۳/۳﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جہان سے رخصت ہوئے تو ایک نہایت سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا۔ حضرت ابن فضیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ان کا علم تھا۔

﴿1909﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَكْرِ السَّهْمِيِّ قَتْنَا حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ أَنْ يَرْزُقَهُ عِلْمًا وَفَهْمًا. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ۱۸۵۷﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

پیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ سے) ان کے لیے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے) دُعا فرمائی کہ وہ اسے علم اور فہم عطا فرمائے۔

﴿1910﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنَا لَيْثٌ وَمُوسَى، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ مَرَّتَيْنِ. ﴿مُضَى بِرَقْمٍ: ۱۵۶۱﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی دو مرتبہ دیکھا اور میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو مرتبہ یہ دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

﴿1911﴾ ◀ ﴿سُنْدُ حَدِيثٍ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا يَحْيَى بْنَ آدَمَ قَتْنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿مُتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ، وَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. ﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۳۲۰/۱۰﴾

﴿﴾ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی دو مرتبہ دیکھا اور میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دو مرتبہ یہ دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

﴿1912﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عَيْنَةَ، عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِي الثَّوْرِيَّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اشْتَرَى ثَوْبًا بِأَلْفٍ ﴿المستدرک للحاکم: ۳/۲۵۲۵/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱/۳۲۱﴾

﴿﴾ حضرت عثمان بن ابوسلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ہزار قیمت میں ایک کپڑا خریدا تھا۔

﴿1913﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ الْوُرْكَانِيُّ قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، يَعْنِي: ابْنَ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا جَاءَتْهُ الْأَقْضِيَّةُ الْمُعْضَلَةُ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَبَا عَبَّاسٍ قَدْ طَرَأَتْ عَلَيْنَا أَقْضِيَّةٌ عُضَلٌ وَأَنْتَ لَهَا وَلِأَمْثَالِهَا تُمْ يَا خُذْ بِرَأْيِهِ وَقَوْلِهِ، وَمَا كَانَ يَدْعُو لِذَلِكَ أَحَدًا سِوَاهُ إِذَا كَانَتْ الْعُضَلُ. قَالَ: يَقُولُ عُبَيْدُ اللَّهِ وَعُمَرُ عُمَرُ فِي جِدِّهِ وَأَجْتِهَادِهِ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَنَظَرِهِ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿اسد الغلبة فی معرفۃ الصحابة: ۳/۱۹۳/الاصابة فی تمییز الصحابة: ۲/۳۳۳/الطبقات لابن سعد: ۲/۳۶۹﴾

﴿﴾ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی کوئی ناقابل حل فیصلے آتے تو آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے: اے ابو عباس! ہمیں کچھ ایسے فیصلے پیش آگئے ہیں جو انتہائی دشوار ہیں، جبکہ آپ انہیں اور ان جیسے دیگر مسائل کا حل بہ خوبی سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے اور قول پر عمل کرتے۔ اور آپ کو جب بھی ایسا کوئی دشوار مسئلہ درپیش ہوتا تھا تو آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کو نہیں بلاتے تھے۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی ذات (یعنی دینی امور) کے بارے میں اجتہاد و محنت اور مسلمانوں کے حالات پر نظر ہونے میں یکتا روزگار تھے۔

﴿1914﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◄ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هَشَامٍ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ إِدْرِيسَ قَالَ: أَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قِيلَ لَهُ أَدْرَكَتْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ وَأَنْقَطَعْتَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◄ أَدْرَكَتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَدَارَوْا فِي شَيْءٍ انْتَهَوْا إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ﴿مضی برقم: ۱۸۹۲﴾

﴿﴾ حضرت لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام طاووس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اکثر ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے۔ لیکن آپ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہی محور علم کیوں منتخب کیا؟ تو انہوں نے فرمایا:

میں نے نبی کریم ﷺ کے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب بھی ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ بالآخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

﴿1915﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي جِجْرِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ - ﴿التاريخ للنفوس: ۴۹۴/۱﴾

◀ ﴿حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں اپنی گود مبارک میں بٹھا کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے علم کی دعا فرمائی۔

﴿1916﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْخُرَيْبِ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ يُنْشِدُ الشَّعْرَ. ﴿مضی برقم: ۱۸۶۵﴾

◀ ﴿حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

ان سے جب قرآن (پاک) کی عربیت سے متعلقہ کوئی چیز پوچھی جاتی تو وہ شعر پڑھ کر بتلایا کرتے تھے۔

﴿1917﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّأُورِدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ بَعَثَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَوَجَدَ مَعَهُ رَجُلًا فَرَجَعَهُ، وَلَمْ يُكَلِّمَهُ، فَقَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَلِكَ جَبْرِيلُ قَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَكَ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَذْهَبَ بِبَصْرَةَ وَيُؤْتِيَ عِلْمًا. ﴿مجمع الزوائد للهيثمی ۲/۷۹، البدایة والنہایة لابن کثیر: ۲۹۸/۸﴾

◀ ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام کی غرض سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا، اسے دیکھ کر آپ واپس چلے گئے اور نبی کریم ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ (بعد میں معلوم ہونے پر) آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے) آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! آپ کے بیٹے کو



میں نے نبی کریم ﷺ کے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب بھی ان کا کسی مسئلے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ بالآخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ہی ترجیح دیتے تھے۔

﴿1915﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ قَتْنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: ﴿مُتَنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي جِجْرِهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ - ﴿التَّارِخُ لِلْفَسَوِيِّ: ٣٩٣/١﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور انہیں اپنی گود مبارک میں بٹھا کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے علم کی دعا فرمائی۔

﴿1916﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْخُرَيْبِ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿مُتَنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ إِنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ، يَنْشِدُ الشَّعْرَ.

﴿مضی برقم: ۱۸۶۵﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

ان سے جب قرآن (پاک) کی عربیت سے متعلقہ کوئی چیز پوچھی جاتی تو وہ شعر پڑھ کر بتلایا کرتے تھے۔

﴿1917﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ﴿مُتَنِ حَدِيثٍ﴾ ◀ بَعَثَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَبْدَ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَوَجَدَ مَعَهُ رَجُلًا فَرَجَعَ، وَلَمْ يُكَلِّمَهُ، فَقَالَ: رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جَبْرِيلُ قَالَ: أَمَا إِنَّ ابْنَكَ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَذْهَبَ بَصْرُهُ وَيُوتَى عِلْمًا. ﴿مَجْمَعُ الزَّوَادِ الصَّغِيرِ: ٢٤٤/٩، البدایة والنہایة لابن کثیر: ٢٩٨/٨﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام کی غرض سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے آپ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا، اُسے دیکھ کر آپ واپس چلے گئے اور نبی کریم ﷺ سے کوئی بات نہ کی۔ (بعد میں معلوم ہونے پر) آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے) آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! آپ کے بیٹے کو

تب تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ اس کی بینائی نہ چلی جائے اور اسے علم سے نہ نوازدیا جائے۔

﴿1918﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَتْنَا هُدْبَةَ بِنَ خَالِدِ الْأَزْدِيَّ، قَتْنَا حَمَادَ بِنَ سَلْمَةَ،

عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي عَمَارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ► كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ لِي أَبِي: يَا بَنِي الْعَمْرِ تَرَى ابْنَ

عَمَرَ، كَيْفَ كَانَ مَعْرُضًا عَنِّي؟ قُلْتُ: يَا أَبَتَ أَنَا كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ يَنَاجِيهِ، قَالَ: أَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَنَاجِيهِ؟

قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ:

نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

﴿مسند احمد: ۳۱۲۱/ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۳۹۲/ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۹۱/ مجمع الزوائد للذهبی: ۲۷۶/ ۲۷۹﴾

◆ ◆ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب ہم نکل آئے تو میرے والد نے مجھ سے کہا: بیٹا!

کیا تم نے اپنے چچا زاد کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے اپنا رخ مبارک مجھ سے دوسری طرف پھیر رہے تھے؟ میں نے عرض کیا:

ابا جان! ان کے پاس ایک آدمی تھا جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے۔ میرے والد نے کہا: کیا ان کے پاس کوئی آدمی بیٹھا تھا

جس سے وہ سرگوشی کر رہے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ واپس نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ!

عبداللہ نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے اُسے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: جی

ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔

﴿1919﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا سُرَيْجٌ قَالَ: نَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ

السَّعْبِيِّ:

﴿متن حدیث﴾ ► أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ " إِنِّي أَرَى هَذَا الرَّجُلَ

قَدْ أَكْرَمَكَ وَأَدْنَاكَ فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلَاثَ خِصَالٍ: اتُّفِّسِينَ لَهُ سِرًّا وَلَا تَكْذِبِيَهُ، وَلَا تَغْتَابِيَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا "، يَعْني

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ﴿المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۲۲/ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۸﴾

◆ ◆ حضرت امام شعبی سے روایت ہے:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: بیشک میں ان صاحب کو یعنی حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا ہوں کہ یہ تمہاری عزت کرتے ہیں اور تمہیں اپنے قریب رکھتے ہیں چنانچہ میری تین باتیں یاد

رکھنا: ان کا کوئی راز فاش نہ کرنا، ان سے کبھی بھی جھوٹ نہ بولنا اور ان کے پاس کسی کی غیبت بالکل نہ کرنا۔

﴿1920﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، وَعُفْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا:

نا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ مِنْ كَثْرَةِ عَلَيْهِ .

﴿المستدرک للحاکم: ۵۳۵/۳/الطبقات لابن سعد: ۳۶۶/۲/التاریخ للفسوی: ۴۹۶/۱/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۳۱۶/۱/تاریخ بغداد

للخطیب: ۱۷۴/۱﴾

﴿﴾ ◀ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے علم کی فراوانی کے باعث ”سمندر“ کا نام دیا جاتا تھا۔

﴿1921﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

إِبْرِيْسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ عُمَرُ يُجْلِسُ مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ

لِي: لَا تَكَلِّمْ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا، ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ: مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَأْتُونِي بِمِثْلِ مَا يَأْتِينِي بِهِ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَسْتَوْشِنُونُ رَأْسَهُ؟ ﴿مضی برقم: ۱۹۰۴﴾

﴿﴾ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے: تم اس

وقت تک نہ بولنا جب تک وہ بات نہ کر لیں۔ پھر آپ ان کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: تمہارے لیے کون سی چیز مانع ہے

کہ تم وہ رائے نہیں دے سکتے جو یہ لڑکا دیتا ہے جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی برابر نہیں ہوئے؟

﴿1922﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نا جَرِيرٌ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، وَعَبِيدَ

اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَثِيرَ بْنَ عَبَّاسٍ، وَهُمْ صِيبَانٌ، ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ سَبَقَ إِلَيَّ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ يَسْتَبْقُونَ فَيُوقِلُهُمْ

﴿مضی برقم: ۱۸۸۶﴾

﴿﴾ ◀ حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عبید اللہ بن عباس اور کثیر بن عباس رضی اللہ عنہم کو لائن میں کھڑا کیا کرتے، جب وہ بچے

تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کو فلاں چیز انعام ملے گی۔ پھر وہ سب دوڑ کر آتے اور آپ انہیں

بوسہ دیتے۔

﴿1923﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزِّيُّ قَتْنَا عَبْدَ

الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَتْنَا خَالِدًا، عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
 ﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ

﴿مُضَى بِرَقْم: ١٨٣٥﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو حکمت عطا فرمادے۔

﴿1924﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا عَمْرُو بْنَ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ

الْكَرِيمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ:

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنِي بِالْحَدِيثِ، لَوْ يَأْذُنُ لِي أَنْ أَقُومَ فَأُقْبَلَ رَأْسَهُ لَفَعَلْتُ

﴿التاريخ للفسوي: ٥٣٣/١ جامع بيان العلم وفضله: ١٢٢١﴾

◀ ◀ ◀ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے احادیث بیان کرتے تھے، اگر وہ مجھے اجازت دیتے کہ میں اٹھ کر ان کا سر چوم لوں، تو

میں ضرور ایسا کرتا۔

﴿1925﴾ ◀ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَتْنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَبُو هَاشِمٍ قَتْنَا وَهْبُ بْنُ

جَرِيرٍ قَتْنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

﴿مَتْنٌ حَدِيثٌ﴾ ◀ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: هَلُمَّ فَلِنَسْأَلْ

أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمْ كَثِيرٌ قَالَ: الْعَجَبُ لَكَ

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي الْأَرْضِ مَنْ تَرَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَتَرَكَ ذَلِكَ،

وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ وَتَتَبِعُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كُنْتُ لِيَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ

الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَأَجِدُهُ قَائِلًا: فَاتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ تَسْفِي الرِّيَاحُ فِي وَجْهِ حَتَّى يَخْرُجَ، فَيَقُولُ: مَا جَاءَ

بِكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَأَقُولُ: بَلَّغْنِي أَنْكَ تَحَدِّثُهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ،

فَيَقُولُ: فَهَلَّا بَعَثْتَ إِلَيَّ حَتَّى آتِيكَ، فَأَقُولُ: أَنَا كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ آتِيكَ، فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ يَمْرُبِي بَعْدُ، وَالنَّاسُ

يَسْأَلُونِي فَيَقُولُ: أَنْتَ كُنْتَ أَعْقَلَ مِنِّي. ﴿سنن الدارمی: ١/١٣١/١ المعجم الكبير للطبرانی: ٢٩٩/١ المستدرک للحاکم: ٥٣٨/٣﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو میں نے انصار میں سے ایک شخص سے کہا: آؤ، ہم نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں پوچھیں، کیونکہ بیشک وہ کثرت میں موجود ہیں۔ تو

اُس صاحب نے کہا: اے ابن عباس! آپ پر تعجب ہے، کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں کہ وہ تو (اس معاملے میں) آپ کے محتاج ہیں اور آپ روئے زمین میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کسے دیکھ رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اُس انصاری کو چھوڑا اور مسائل کا علم حاصل کرنے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش و جستجو میں نکل کھڑے ہوئے۔ چنانچہ جب بھی مجھے کسی آدمی سے مروی ایسی حدیث کا پتا چلتا کہ جو اُس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوتی تھی، تو میں اپنی چادر کو تکیہ بنا کر اس کے دروازے پر (بیٹھ جاتا اور) ہوا مٹی اڑا کر میرے چہرے پہ ڈالتی رہتی یہاں تک کہ وہ باہر نکل آتا۔ (جب وہ باہر نکل کر مجھے دیکھتا) تو پوچھتا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد! کس لئے سے تشریف لائے ہیں؟ تو میں کہتا کہ مجھے پتا چلا تھا کہ آپ نبی کریم ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ میں وہ حدیث آپ سے سن لوں۔ تو وہ کہتا: آپ نے مجھے کیوں نہ پیغام بھیج دیا، تاکہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا؟ تو میں کہتا: میرا زیادہ حق بنتا تھا کہ میں آپ کے پاس آؤں۔ پھر اس کے بعد وہی شخص میرے پاس سے گزرا کرتا تھا اور لوگ مجھ سے سوال کر رہے ہوتے تھے وہ کہتا: آپ (احادیث کی) مجھ سے بھی زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔

﴿1926﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَتْنَا ابْنَ عِيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ نَحْنُ أَهْلُ مَكَّةَ نَفَخْرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فَمِهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، وَقَاصْنَا عَمِيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمَوْزِنُنَا أَبِي مَحْذُورَةَ، وَقَارِنُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ. ﴿لطبقات لابن سعد: ۴۳۵/۵﴾

◀ ﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم اہل مکہ چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے: (۱) ہمارے فقیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (۲) ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ (۳) ہمارے مؤذن ابو محذورہ رضی اللہ عنہ (۴) ہمارے قاری عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ

﴿1927﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا أَبُو أَسَمَةَ قَتْنَا الْأَعْمَشُ، سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ لِكَثْرَةِ عَلَيْهِ. ﴿مضی برقم: ۱۹۲۰﴾

◀ ﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اُن کے علم کی فراوانی کے باعث ”سندر“ کا نام دیا جاتا تھا۔

﴿1928﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا أَبُو تَمِيْلَةَ عَنْ ضِمَادِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفٍ قَتْنَا الْفُرَزْدِقُ بْنُ جَوَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ قَدِمَ عَلَيْنَا عِكْرَمَةُ وَنَحْنُ مَعَ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ بِجُرْجَانَ فَقَلْنَا لِشَهْرِ أَلَا نَأْتِيهِ؟



فَقَالَ: اَيْتُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ أُمَّةً إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهَا حَبْرٌ، وَإِنَّ مَوْلَى هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ حَبْرًا هَذِهِ الْأُمَّةُ.

﴿لم اجد ضادا والفرزدق والبقية ثقات﴾

﴿﴾ حضرت فرزدق بن جواس رضي الله عنه سے روایت ہے:

ہمارے پاس عکرمہ رضي الله عنه آئے اور ہم جرجان مقام پر شہر بن حوشب کے ساتھ تھے۔ ہم نے شہر رضي الله عنه سے کہا: کیا ہم ان کے پاس نہ جائیں؟ تو انہوں نے کہا: ان کے پاس جاؤ، کیونکہ ہر امت کا ایک پختہ اور جید عالم ہوتا ہے اور ان کے آقا حضرت ابن عباس رضي الله عنهما اس امت کے پختہ اور جید عالم تھے۔

﴿﴾ 1929 ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرَّمِيُّ قَتْنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَتْنَا عَبْدَ الْجُبَّارِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَكْرَمَ مِنْ مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانُوا يَجِينُونَ أَصْحَابَ الْقُرْآنِ

فَيَسْأَلُونَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ أَهْلُ الْعِلْمِ فَيَسْأَلُونَهُ، ثُمَّ يَجِيءُ أَصْحَابُ الشَّعْرِ فَيَسْأَلُونَهُ -

﴿﴾ التاریخ رضي الله عنه ص: ۵۲۰/۱ تاریخ بغداد ص: ۱۷۴/۱

﴿﴾ حضرت امام عطاء رضي الله عنه سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضي الله عنهما کی مجلس سے بڑھ کر کوئی بھی عزت والی مجلس نہیں دیکھی۔ قرآن کا علم سیکھنے والے آیا کرتے تھے اور آپ سے سوالات پوچھتے، پھر اہل علم آ کر آپ سے مسائل پوچھتے، پھر شعراء آ کر آپ سے سوالات کرتے۔

﴿﴾ 1930 ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَتْنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعَطَارِدِيَّ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الشِّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدَّمْعِ -

﴿﴾ مفضی برقم: ۱۸۴۳ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت ابو رجاء عطاردی رضي الله عنه سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضي الله عنهما کا رونے کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ جیسے وہ بوسیدہ تسمہ ہو۔

﴿﴾ 1931 ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارِ

الْوَأَسِطِيِّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ جَالَسْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

خَمْسِينَ مَا فِيهِمْ أَحَدٌ خَالَفَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي شَيْءٍ، فَفَارَقَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ ﴿﴾ مفضی برقم: ۱۸۹۲ ﴿﴾

﴿﴾ حضرت امام طاووس رضي الله عنه سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پچاس یا اس سے زائد لوگوں کے ساتھ مجلس کی ان میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں تھا جو کسی مسئلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کرتا ہو اگر کسی کی رائے ان سے جدا بھی ہوتی تو (بالآخر) وہ ان ہی کے موقف کی طرف رجوع کر لیتا تھا۔

﴿1932﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ التِّرْمِذِيُّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ نَصْرِ، نَاهُشِيمٌ قَالَ: أَنَا خَالِدُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ جَرَى بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ كَلَامٌ، فَقَالَ: طَلْحَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي الْمُنَاحِبَةِ وَتَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ شِئْتَ، فَقَالَ: بَيْنِي وَبَيْنَكَ كَعْبٌ، فَأَتَوْا كَعْبًا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ كَعْبٌ: أَمَا أَنْتُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَنْسَابِكُمْ، وَأَمَا نَحْنُ فَنَجِدُ فِي الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا مِنْ خَيْرِ أَهْلِ زَمَانِهِ فَقَضَى لِابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى طَلْحَةَ. ﴿مضی برقم: ۱۸۸۷﴾

◀ ◀ ◀ حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہو گئی تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو کوئی فخریہ بات حاصل ہے؟ آپ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اپنی قرابت داری کا تذکرہ کیے بغیر اور اس اعزاز و شرف کو درمیان میں لائے بغیر، کوئی اور فخر کی بات بتلائیے تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میرے اور اپنے درمیان جسے بھی چاہیں حاکم مقرر کر لیں (جو اس بارے میں ہمارا فیصلہ کر دے)۔ انہوں نے کہا: میرا اور آپ کا فیصلہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کریں گے۔ چنانچہ وہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو! تم خود ہی اپنے حسب و نسب کو بڑی اچھی طرح جانتے ہو اور جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم نے کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے تو اس زمانے کے بہترین شخص کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حق میں اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے خلاف فیصلہ دیا۔

﴿1933﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاهُ مَوْمِلٌ، نَاهُ سَفِيَّانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ لِمَ أَنْزَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر:1) حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ) (النصر:1) (وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا) (النصر:2) (فَسَبَّ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر:)

(3) أَيُّ إِنْكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ. ﴿مضی برقم: ۱۸۷۱﴾

✿ ◆ ✿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا کہ سورۃ النصر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں نازل کی گئی؟ سب سے پوچھ کر آخر میں آپ نے مجھ سے کہا: تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا:

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ○

”جب اللہ کی مدد اور فتح آن پہنچی اور آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ پس اب آپ اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کیجیے اور اس سے بخشش طلب کیجیے بیشک وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد یہ ہے کہ (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کے وصال کا وقت آن پہنچا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے کے مطابق تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

﴿1934﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارِ الْوَاسِطِيِّ قَتْنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمَوْرَعِ قَتْنَا الْأَعْمَشَ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: ﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ فَأَنْتَحَتْ سُورَةُ النُّورِ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَفْسِرُ، فَقَالَ شَيْخٌ مِنَ الْحَيِّ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ لَوْ سَمِعْتَهُ التُّرْكُ لَأَسْلَمْتُ. ”

﴿المستدرک للحاکم: ۳/۵۳۷/حلیۃ الاولیاء لابن نعیم: ۱/۳۲۳﴾

✿ ◆ ✿ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حج کے موقع پر خطبہ دیا تو سورۃ النور شروع کی اور اسے پڑھنے لگے، پھر تفسیر بیان کرنے لگے، تو قبیلے کے ایک بزرگ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی، اگر اسے ترک سن لیتے تو اسلام لے آتے۔

﴿1935﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَتْنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا فَسَّرَ الشَّيْءَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ نُورًا -

✿ ◆ ✿ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کسی آیت یا سورت کی تفسیر فرماتے تھے تو مجھے ان پر نور دکھائی دیتا تھا۔

﴿1936﴾ ► سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ

قَتْنَا أَبُو بَكْرُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِالْمَوْسِمِ قَرَأَ سُورَةَ فَفَسَّرَهَا فَقَالَ: إِنِّي لَأُظُنُّ أَنَّ التَّرْكَ لَوْ شَهِدْتُ يَوْمَئِذٍ تَفَقَّهُ مَا تَقُولُ لَأَسَلَمْتُ ﴿مضی برقم: ۱۹۳۳﴾

﴿﴾ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں حج کے ایام میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، آپ نے ایک سورت پڑھی، پھر اس کی تفسیر بیان کی۔ (ابووائل رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) میں سمجھتا ہوں اگر اس دن ترک لوگ وہاں موجود ہوتے اور وہ آپ کے بیان کی نقاہت دیکھتے تو اسلام لے آتے۔

﴿﴾ (1937) ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، نَاهُشِيمٌ قَالَ: أَنَا أَبُو جَرْمَةَ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ تَمَضُّضٌ، ثُمَّ فَسَّرَ - ﴿﴾ حضرت ابو جرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کی تفسیر کے متعلق کچھ پوچھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہما کلی فرماتے، پھر تفسیر بیان فرماتے۔

﴿﴾ (1938) ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، نَاهُشِيمٌ، وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ إِعْرَابِ الْقُرْآنِ قَالَ الشَّعْرَ كَذَلِكَ. ﴿﴾ مضی برقم: ۱۹۱۶﴾

﴿﴾ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب قرآن کے اعراب کے متعلق کوئی چیز پوچھی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہما فرماتے: (اس کی دلیل میں عربی ادب کا) شعر اس طرح ہے۔

﴿﴾ تَشْرِيحٌ ﴿﴾ ◀ یعنی آپ رضی اللہ عنہما کو فصیح عربی شاعری پر بھی عبور حاصل تھا اور اعراب قرآن سے متعلقہ

سوال کا جواب دیتے ہوئے دلیل کے طور پر اشعار بھی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔

﴿﴾ (1939) ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا أَبُو حَفْصِ الْأَبَارِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ سَأَلْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنِ الْعُزْلِ فَقَالَ: قَدْ أَجَلَّتْكُمْ فِيهَا عَشْرًا قَالَ: فَذَهَبْنَا ثُمَّ

رَجَعْنَا إِلَيْهِ؛ فَقَالَ: مَا قَالُوا لَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: كَمَا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْنَا آيَاتِ كَانَا كُنَّا عَنْهُمْ نِيَامًا  
(وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ) (المؤمنون 12): حَتَّىٰ بَلَغَ (فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ) (المؤمنون:  
14) (ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ) (المؤمنون 15): ﴿الدر المنثور للسيوطي: ٦٨٥﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”عزل“ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کا جواب دس دن کے لیے مؤخر کرتا ہوں۔ چنانچہ ہم چلے گئے پھر دوبارہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: لوگوں نے تم سے کیا کہا؟ ہم نے کہا: وہ اسی طرح کہہ رہے ہیں جیسے پہلے کہتے تھے۔ پھر آپ نے ہمیں کچھ آیات پڑھ کر سنائیں جن سے ہم گویا سوئے ہوئے تھے (یعنی ہمیں ان آیات کی خبر ہی نہیں تھی۔ وہ آیات یہ تھیں):

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ  
”اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔“

یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچ گئے:

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ لَمَيِّتُونَ

”وہ اللہ بہت برکت والا ہے جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ پھر بے شک تم سب یقیناً مرجانے والے ہو۔“

﴿﴾ تشریح ﴿﴾ ”عزل“ سے مراد یہ ہے کہ جب میاں بیوی جماع کریں تو انزال کے وقت آدمی پیچھے

ہٹ جائے اور بیوی کی شرماگاہ میں انزال نہ کرے، تاکہ حمل ٹھہرنے کا اندیشہ نہ رہے۔

﴿1940﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا يَحْيَىٰ بَنُ أَيُّوبَ قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بَنُ جَعْفَرَ

الْمَدِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بَنُ دِينَارٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ يَقُولُ:

غُصُّ غَوَاصٍ ﴿سیر اعلام النبلاء للذہبی: ١٦٣٣﴾

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن سے متعلقہ مسائل پوچھا کرتے تھے پھر فرماتے: اے

غوطہ خور! غوطہ لگا۔ (یعنی اپنے علم و حکمت میں غوطہ لگا کر میرے سوال کا جواب نکال کر لاؤ)

﴿1941﴾ ﴿سند حدیث﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُرَيْبُ بْنُ يُونُسَ قَتْنَا سُفْيَانَ عَنْ

دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ﴿ كُنَّا نَفْخِرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ: فِقْهِنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقَارِنَا عَبْدَ اللَّهِ بَنُ السَّائِبِ،



وَقَاصِنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمَوْذِنُنَا يَعْنِي أَبَا مَحْذُورَةَ. ﴿الطبقات لابن سعد: ۴۳۵/۵﴾

﴿﴾ حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ہم چار اصحاب کی وجہ سے لوگوں پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے:

(۱)..... ہمارے فقیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ؛

(۲)..... ہمارے قاری عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ؛

(۳)..... ہمارے قصہ گو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ؛

(۴)..... ہمارے مؤذن ابو محذورہ رضی اللہ عنہ؛

﴿1942﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ قَتْنَا عَلِيَّ بْنَ غُرَابٍ قَتْنَا

زَائِدَةَ بْنَ قُدَامَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ كَانَ عُمَرُ يَوْمًا جَالِسًا وَعِنْدَهُ الْعَبَّاسُ فَسُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ فِيهَا: فَقَامَ

إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَارَهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ الْأَمْرُ هَكَذَا، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَضْلِ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي عَبْدِ اللَّهِ إِيَّيْ قَدْ أَمَرْتَهُ عَلَى نَفْسِي، فَإِذَا أَخْطَأْتُ فَلْيَأْخُذْ عَلَيَّ.

﴿﴾ حضرت زائدہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کا جواب دیا۔ جسے سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اٹھ کر ان کے

پاس گئے اور ان سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ،

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے ابو الفضل! اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے معاملے میں آپ کو برکت

سے نوازے، بیشک میں نے اسے اپنے اوپر امیر مقرر کر لیا ہے، سو جب بھی میں غلطی کروں، اسے چاہیے کہ مجھے تنبیہ کرے۔

﴿1943﴾ ﴿﴾ سند حدیث ﴿﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الصَّيْرَفِيُّ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ

قَتْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

﴿﴾ متن حدیث ﴿﴾ ◀ جَلَسْتُ إِلَى خَمْسِينَ شَيْخًا، أَوْ سَبْعِينَ شَيْخًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يُخَالِفُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَيَقُومُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى قَوْلِهِ، أَوْ يَقُولُ بِقَوْلِهِ ﴿مضى برقم: ۱۸۹۲﴾

﴿﴾ حضرت امام طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پچاس یا ستر ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل

ہوا کہ جن میں سے ایک بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اختلاف نہیں کرتا تھا۔ وہ جو بھی مسئلہ لے کر کھڑے ہوتے: بالآخر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف ہی لوٹتے یا ان ہی کی بات کے قائل ہو جاتے۔

﴿1944﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مُعْمَرٍ قَتْنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ،

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَدْرَكْتُ خَمْسِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي

الشَّيْءِ رَدُّوهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ. ﴿مضی رقم: ۱۹۱۳﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت امام طاووس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچاس ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب ان کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جاتا تھا تو وہ

اس (مسئلے) کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کر دیتے۔

﴿تشریح﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ مطلب یہ ہے کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات اور رائے کو بہتر اور درست مانتے

تھے اور اختلافی مسائل میں وہ جو بھی فیصلہ فرمادیتے، وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے قبول کر لیتے تھے۔

﴿1945﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيِّ

قَتْنَا أَبِي قَتْنَا قُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ تُوِّفِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَبَاءَ كَهَيْئَةِ الطَّائِرِ الْأَبْيَضِ، فَدَخَلَ بَيْنَ لَسْرِيرِ

وَبَيْنَ الثُّوبِ الَّذِي عَلَيْهِ. قَالَ مَرَّةً فَبَلَّغَنِي أَنَّهُ الْحِكْمَةُ

﴿المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰/۲۸۶، مجمع الزوائد للهيثمی: ۹/۲۷۵، التاریخ للفسوی: ۱/۵۴۱﴾

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں وصال ہوا (اُس وقت) سفید پرندے کی صورت میں کوئی چیز آئی اور وہ ان کی

چارپائی اور ان پر موجود کپڑے (یعنی کفن) کے درمیان میں داخل ہو گئی۔

ایک روایت میں عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان منقول ہے کہ میرے علم کے مطابق وہ چیز ”حکمت“ تھی۔

﴿1946﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلْفٍ قَتْنَا

عُثْمَانُ يَعْنِي الْحَرَّانِيَّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: حَمَلْتُ أُمَّ الْفَضْلِ فِي الشَّعْبِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ إِنِّي لَأَرَجُو أَنْ يَبْوَصَ اللَّهُ وَجُوهَنَا بِغُلَامٍ، فَوَلَدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ

﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت داؤد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعب ابی طالب میں محسوری کے دوران سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا

حاملہ ہو گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بیشک مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کے ذریعے ہمارے چہرے روشن فرمادے گا“ اُس وقت سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تھا۔

﴿1947﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا عُقْبَةَ بْنَ مُكْرَمٍ الضَّبِّيَّ قَتْنَا يُونُسَ بْنَ بُكَيْرٍ قَتْنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا وَخَرَجَ مَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَ لِمُعَاوِيَةَ مَوْكِبٌ وَوَلَابِنِ عَبَّاسٍ مَوْكِبٌ مِمَّنْ يَسْأَلُ عَنِ الْفِقْهِ. ﴿سیر اعلام النبلاء للذھبی: ۵۴۱/۴﴾  
 ◀ حضرت یزید بن اَصَمٌ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کی غرض سے روانہ ہوئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ان کے ہمراہ چل پڑھے۔ اُس قافلے میں لوگوں کا ایک گروہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور ایک گروہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا جو ان سے فقہ کے متعلق سوالات (کرتے جا رہے تھے۔

﴿1948﴾ ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فُضَيْلٍ، مِنْ أَهْلِ رَأْسِ الْعَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَتْنَا مُوسَى بْنَ أَعْيُنٍ، عَنِ ابْنِ كَاسِبِ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ النُّورِ فَجَعَلَ يُفَسِّرُهَا (اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ) ثُمَّ قَالَ: النُّورُ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ وَفِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مِثْلُ ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ كَضَوْءِ الزُّجَاجَةِ كَضَوْءِ الزَّيْتِ (أَوْ كَضُلُمَاتٍ فِي بَحْرِ لَجِيٍّ) (النور: 40): وَالظُّلُمَاتُ فِي قَلْبِ الْكَافِرِ كَضُلُمَةِ الْمَوْجِ كَضُلُمَةِ الْبَحْرِ كَضُلُمَاتِ السَّحَابِ. فَقَالَ صَاحِبِي: مَا رَأَيْتُ كَلَامًا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ لَوْ سَمِعْتُ هَذَا التَّرْكَ لَأَسْلَمْتُ  
 ﴿الدر المنثور للسيوطي: ۴۸/۵﴾

◀ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جب ان کی حج پر ذمہ داری لگی ہوئی تھی، انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر سورۃ النور پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کرنے لگے۔ (انہوں نے یہ آیت پڑھی):

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ

”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا

ہو چراغ ایک فانوس میں ہو فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا۔“ پھر آپ نے فرمایا: نور: مومن کے دل کا نور اور آنکھوں میں ہوتا ہے یہ چراغ کی روشنی کے مثل ہوتا ہے فانوس کی روشنی کے مانند ہوتی ہے اور زیتون کی ضیاء جیسا ہوتا ہے۔

أَوْ كَظُلْمَتٍ فِي بَحْرِ لُجِّيٍّ

”یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا“ یہ اندھیرے کافر کے دل میں ہوتے ہیں اور مومن کے اندھیرے کے مثل ہوتے ہیں سمندر کے اندھیرے کے مانند ہوتے ہیں اور بادلوں کے اندھیرے جیسے ہوتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کسی آدمی کے دماغ سے ایسی کلام نکلتی نہیں دیکھی۔ اگر اس کلام کو ترک لوگ سن لیتے تو اسلام قبول کر لیتے۔

﴿1949﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ يَعْنِي حَوْثِرَةَ قَالَ:

أَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ بَحِيرِ أَبِي عُبَيْدٍ :

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَاتَ بِالطَّائِفِ فَلَمَّا دَلِّيَ فِي لُحْدِيهِ جَاءَ طَائِرٌ عَظِيمٌ أبيضٌ مِنْ

قَبْلِ وَجِّ حَتَّى خَالَطَ أَكْفَانَهُ ..... ﴿مضی برقم: ۱۸۷۹﴾

﴿تشریح﴾ ◀ حضرت بحیر ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طائف میں وصال ہوا جب انہیں لحد میں اتارا گیا تو ایک سفید رنگ کا بہت بڑا پرندہ

”وج“ کی جانب سے آیا یہاں تک کہ ان کے کفن میں ہی شامل ہو گیا۔

﴿تشریح﴾ ◀ ”وج“ طائف کے قرب وجوار میں ایک وادی کا نام ہے۔

﴿1950﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَتْنَا يَزِيدُ

بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاتَّاهُ الْمُؤَذِّنُونَ يُؤَذِّنُونَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ

الْآخِرَةِ، فَضَنَّ بِحَدِيثِ أَبِي، فَأَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ تَحَدَّثْنَا حَتَّى إِذَا فَرَعْنَا مِنْ حَدِيثِهِمَا، قَامَ مُعَاوِيَةُ

فَصَلَّى " وَلَيْسَ خَلْفَهُ غَيْرِي وَغَيْرُ أَبِي، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُصِيبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي بَصْرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى

رُكْعَةً، ثُمَّ أَنْصَرَفَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ أَمَا رَأَيْتَ مَا صَنَعَ؟ قَالَ: وَمَا صَنَعَ؟ قُلْتُ: أَوْتَرَبِرُكْعَةَ قَالَ: أَيْ بَنِي هُوَ

أَعْلَمُ مِنْكَ. ﴿السنن الكبرى للبيهقي: ۲۶۳﴾

﴿تشریح﴾ ◀ حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

میں ایک رات اپنے والد کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں ان کے پاس وہ مؤذن آئے

جو نمازِ عشاء کی اذان کہا کرتے تھے۔ انہیں دیکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے بات چیت جاری رکھی اور ایک آدمی کو کہا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ پھر ہم گفتگو کرنے لگ گئے یہاں تک کہ جب فارغ ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور نماز پڑھی۔ ان کے پیچھے میرے اور میرے والد کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی کے چلے جانے کے بعد کا ہے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت (وتر) پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! آپ نے دیکھا نہیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا: کیا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایک رکعت وتر پڑھا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا: بیٹا! وہ تم سے زیادہ دم رکھتے ہیں۔

﴿1951﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مَنَّادُ بْنُ حَيَّانَ الْبَغَوِيُّ قَالَ: أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَخَالَفُوا فِيهِ الْيَهُودَ، وَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَبُو بَعْدَهُ يَوْمًا ..... ﴿مسند احمد: ۲۴۱/۱/۲۳۱/سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۸۷/۳/۲۸۷/مجمع الزوائد للهيثمی: ۱۸۸/۳﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یومِ عاشورہ کا روزہ رکھا کرو اور اس بارے میں یہود کی مخالفت کرو (یعنی) اس سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھ لو یا ایک دن بعد۔

﴿1952﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَتْنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

﴿متن حدیث﴾ ◀ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي

لِحُبِّي.

﴿سنن الترمذی: ۶۶۳/۵/۱/المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۴۳/۱۰/۳/شعب الایمان للبیہقی: ۲۸۸/۱/المستدرک للحاکم: ۱۵۰/۳﴾

◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس وجہ سے کہ وہ اسی کے باعث تمہیں (اپنی) نعمت سے غذا دے گا اور مجھ سے اللہ کی محبت کے باعث محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی بنا پر محبت کرو۔

﴿1953﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانَ قَتْنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَنْعَمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدِ الدَّمَشْقِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ



أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ :

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ أَنَّهُمْ حَجُّوا أَوْ اعْتَمَرُوا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ كَعْبُ الْأَحْبَارِ فَأَصَابَهُمْ فِي سَفَرٍ مَطَرٌ وَرَعْدٌ وَبَرْدٌ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ مَعَ كَعْبٍ فَقَالَ لِي كَعْبٌ: "إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقُولُ: سُبْحَانَ مَنْ سَبَّهَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يَرَى سَحَابًا يَتَخَوَّفُ مِنْهُ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ السَّحَابِ فَقُلْنَا ذَلِكَ فَعُوفِينَا لَيْلَتَنَا" ثُمَّ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ أَصَابَهُمْ مِنْ ذَلِكَ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ عُمَرُ عَلَى أَنْفِهِ أَصَابَتُهُ بَرْدَةٌ فَلَمَّا رَأَى قَالَ: أَيْنَ كُنْتُمْ؟ فَوَاللَّهِ مَا أَرَاكُمْ إِلَّا قَدْ سَلِمْتُمْ لَقَدْ كُنْتُمْ فِي كُنٍّ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ قَوْلَ كَعْبٍ فَقَالَ عُمَرُ فَهَلَّا أَخْبَرْتُمَانِي بِذَلِكَ. ﴿ تَفْسِيرُ الْقُرْطُبِيِّ: ٢١٨/١ الدَّرَامِيُّ لِلْسَّيوطِيِّ: ٥١٣/٤ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج یا عمرہ کیا اور آپ کے ساتھ حضرت کعب جبار رضی اللہ عنہ بھی تھے دوران سفر ہی اولوں کو بارش بادلوں کی کڑک اور آسمانی بجلی نے آلیا تو لوگ (ایک دوسرے سے) جدا ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جو کوئی بھی شخص جب بادلوں کو دیکھے اور ان سے ڈرتے ہوئے تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ سَبَّهَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خَشْيَتِهِ۔

”بہت پاک ہے وہ ذات کہ بادلوں کی کڑک جس کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرتی ہے اور فرشتے اُس کے ڈر سے (اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں)۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں کے نقصان سے بچالے گا۔ چنانچہ ہم نے یہ کلمات پڑھے تو ہم اس رات عافیت و حفاظت میں رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو (پتا چلا کہ) لوگ تو اس میں گھر گئے تھے اور اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس مصیبت کا سامنا ہوا اور ان کی ناک پر ایک اولا آگیا تھا۔ انہوں نے جب ہمیں دیکھا تو پوچھا: تم دونوں کہاں تھے؟ اللہ کی قسم! میں تو تم دونوں کو ہی صحیح سلامت دیکھ رہا ہوں، ضرور تم کسی غار میں چھپے رہے ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے انہیں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بات بتلائی (یعنی انہوں نے جو دعا بتلائی تھی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ دعا مجھے کیوں نہیں بتلائی؟۔

﴿ 1954 ﴾ ◀ ◀ ◀ ﴿ سَنَدٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ مَرَّانُ بْنُ

شُبَّاعٍ: أَنَا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِبِلَةَ يَقُولُ:

﴿ مَتْنٌ حَدِيثٌ ﴾ ◀ دَخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا

فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عُمَرُ: لَوْ كَانَ إِلَيَّ مِنَ الْخِلَافَةِ شَيْءٌ لَقَمَصْتُهَا هَذَا الْخَارِجَ ﴿ التَّارِخُ الْكَبِيرُ لِلْبُخَارِيِّ: ٣١١/١ ﴾

◀ ◀ ◀ حضرت ابن ابی عبیلہ رضی اللہ عنہ سے



﴿ ﴿ ﴿ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اور رات میں ایک ہزار رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

﴿ 1957 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَّارِ

الْوَاسِطِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ وَكْدِ عَيْسَى بْنِ عَلِيٍّ :

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ إِعْظَامُكُمْ إِعْظَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ﴿ ﴿ تاریخ بغداد للخطیب: ۱۲۰/۶ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت وہب بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عیسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص سے فرمایا:

تمہاری تعظیم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے مترادف ہے۔

﴿ 1958 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُمَانَ

بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَذَفَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَمْ أَرَلَهُ مِنْ يَقْذِفُهُ، فَيَأْخُذُ حَدَّهُ مِنْهُ.

..... ﴿ ﴿ ابراہیم ماجد من وثقہ ﴿ ﴿

﴿ ﴿ ﴿ حضرت یزید بن ہارون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اگر کوئی شخص بنو ہاشم کے کسی آدمی پر تہمت لگائے اور میں نے اُس تہمت لگانے والے کو (تہمت لگاتے وقت) دیکھا

بھی نہ ہو پھر بھی اُس پر (اس فعل کی سزا میں) حد لگے گی۔

﴿ 1959 ﴾ ﴿ ﴿ سند حدیث ﴿ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: قَتْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبِيدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَانِيَّ،

عَنْ أَشْهَلِ بْنِ حَاتِمِ الْبَصْرِيِّ - وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ وَصِيَّ أَبِيهِ - قَتْنَا ابْنَ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ:

﴿ ﴿ عمير:

﴿ ﴿ متن حدیث ﴿ ﴿ كَانَ مَنْ أَدْرَكَتْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَكْبَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي قَالَ: قَالَ عُمَيْرُ بْنُ

إِسْحَاقَ: لَا تَكَادُ تَفْتِشُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا فَتَشْتَهُ عَنْ بَأْسٍ وَكَرَمِ

﴿ ﴿ ﴿ حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رحمۃ اللہ علیہ

مجھ سے پہلے کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے میری جس سے بھی ملاقات ہوئی وہ عمر میں مجھ

سے بڑے ہی تھے۔

حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں:

أَتَكَادُ تَفْتِشُ أَحَدًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا فَتَشْتَهُ عَنْ بَأْسٍ وَكَرَمِ

بنی عبدالمطلب میں سے تم جس کو بھی جاننے کی کوشش کرو گے اُسے سختی اور نرمی والا ہی پاؤ گے۔

﴿التاريخ الكبير للبخاری: ۶۸/۱/الجرح: ۳۳۸/۱/التعذيب: ۳۶۰/۱﴾

﴿ تشریح ﴾ ﴿ یعنی جنگ و جدل کے وقت وہ پیٹھ نہیں دکھاتے بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور پیار و

محبت کے معاملات میں ان سا نرم بھی کوئی نہیں ہے۔

﴿1960﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فُضَيْلٍ، مِنْ أَهْلِ

رَأْسِ الْعَيْنِ قَتْنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَأُنْسَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَتْنَا ابْنَ لَهَيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجِشَانِيَّ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: الْحَمْدُ

لِلَّهِ الَّذِي قَبَضَ نَفْسِي عَلَى حُبِّ بَنِي هَاشِمٍ -

﴿ حضرت ابن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ﴿

حضرت ابو تمیم جیشانی رضی اللہ عنہ کا جب اس دنیا سے وصال کا وقت آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ (اپنے) سینے پر رکھا اور فرمایا:

اَسْ اَللّٰهُ كَا شَكَرْ هَيْ جَسْ نِي بَنُو هَاشِمٍ كِي مَحَبَّتِ پَر مِيرِي جَانِ قَبْضِ كِي۔

﴿1961﴾ ﴿ سند حدیث ﴾ ﴿ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَتْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيَّ،

وَحَدَّثَنِي أَبُو مُعَمَّرٍ قَالًا: نَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغْبِرَةَ قَالَ:

﴿ متن حدیث ﴾ ﴿ كَانَ عِكْرَمَةُ يُحَدِّثُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَفَرِ

زَمْرَمَ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: مَا أَحْسَنُ حَدِيثِكَ، لَوْلَا أَنَّكَ تَفْخَرُ عَلَيْنَا ..... ﴿ رجال اسنادہ ثقات ﴾

﴿ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ﴿

حضرت عکرمہ بن عکرمہ رضی اللہ عنہ، سلیمان بن عبد الملک سے حضرت عبد المطلب اور زم زم کے کنویں کی کھدائی کے متعلق بات

چیت کر رہے تھے تو سلیمان (بن عبد الملک) نے اُن سے کہا: اگر تم ہم پر فخر نہ کرو تو تمہاری باتیں کتنی پیاری ہوتی ہیں۔

﴿1962﴾ ► ﴿سند حدیث﴾ ◀ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ

صَالِحٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي: ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ:

► ﴿متن حدیث﴾ ◀ شِيعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَبْلُغَهُ .

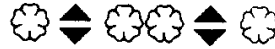
◊ ◊ ◊ حضرت امام ابن نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت علی (بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کے علوم و معارف) کو خوب پھیلا یا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (اس دُنیا میں ظاہری) زمانہ مبارک نہیں دیکھا۔

ترجمے پر نظر ثانی کے اہم کام سے راقم الحروف ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ / ۲۰۱۹-۰۸-۳۱ کو فارغ ہوا

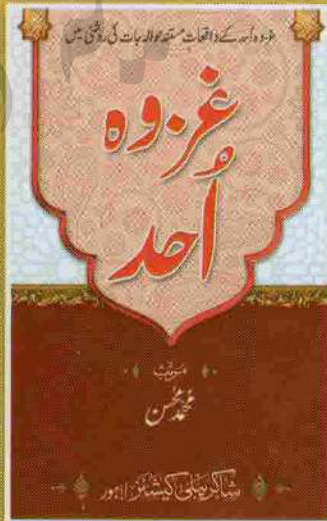
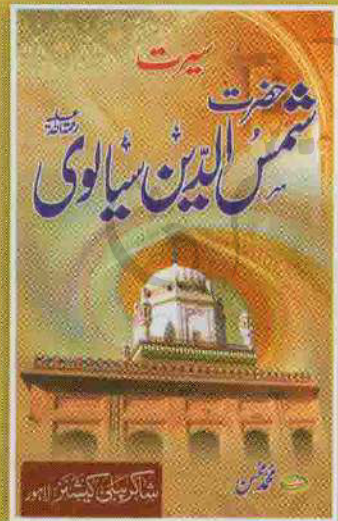
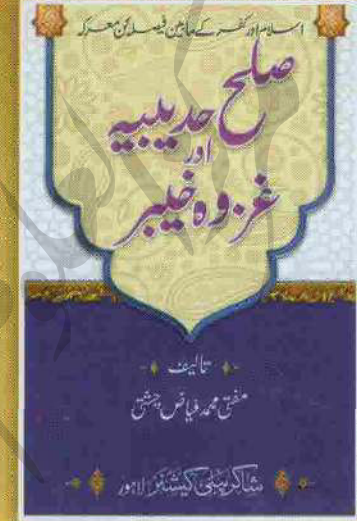
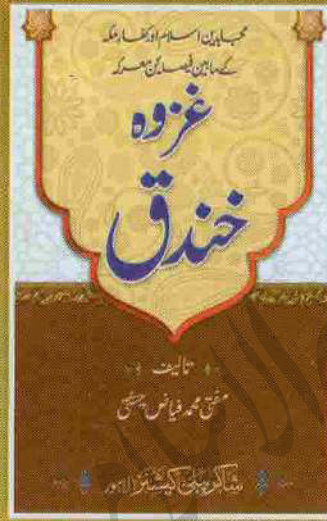
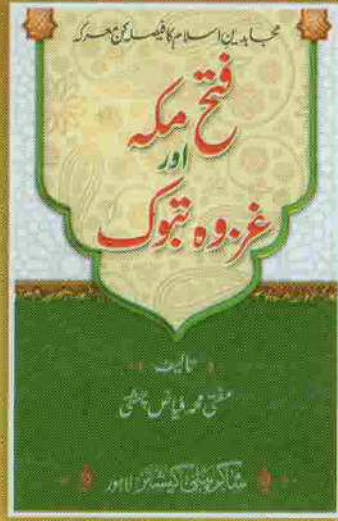
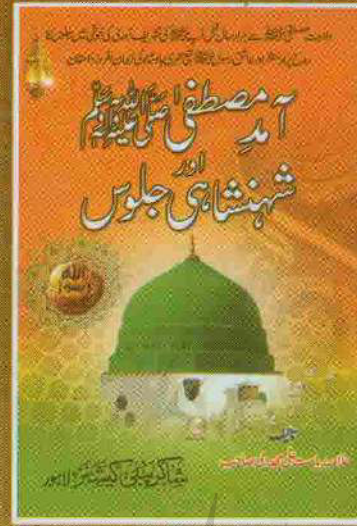
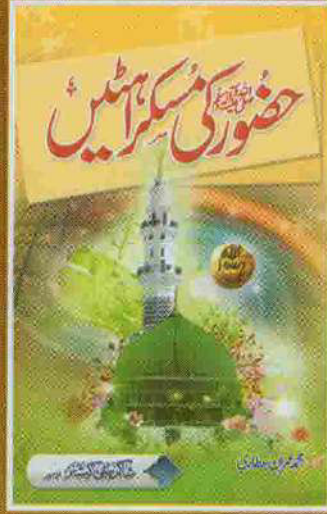
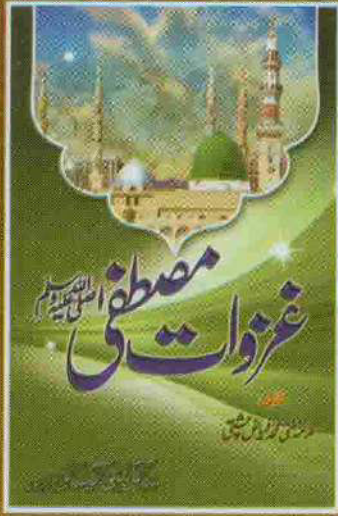
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ریاست علی مجددی





شاہکار پبلی کیشنز کی معیاری کتابیں



38- اردو بازار لاہور 042-37240084  
**شاہکار پبلی کیشنز**